UNIVERSAL
LIBRARY

OU-234664

UNIVERSAL
LIBRARY

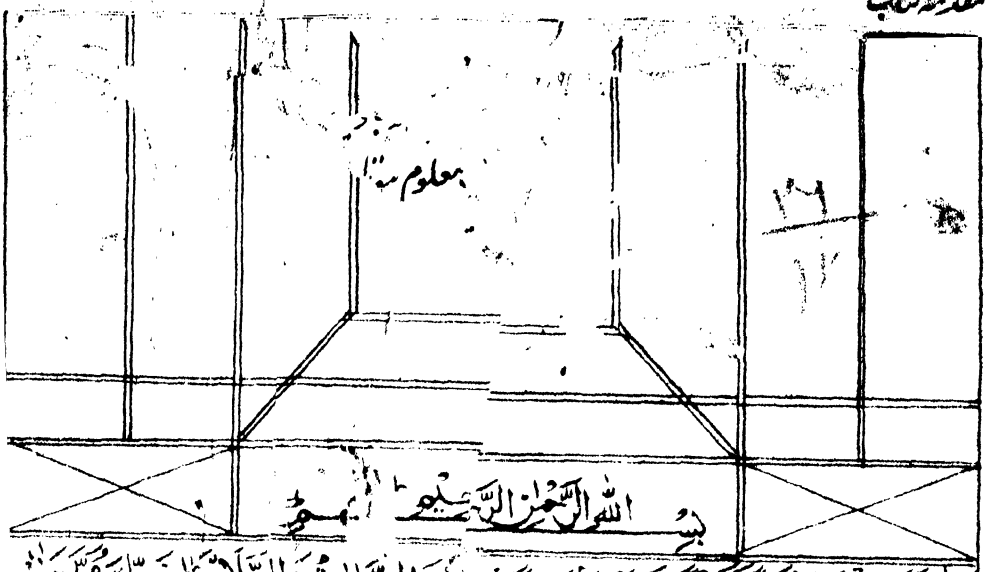

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللھم لک الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ والصلوٰۃ والسلام علی نبیک محمد وآلہ واصحابہ صلوٰۃ دائما قائما لا انقطاع فیھا **بعد** حمد اور صلوٰۃ کے فقیر حقیر کمترین زمان **وحید الزمان** عفی عنہ ومن تبعین کتاب وسنت کے عرض کرتا ہے کہ شروع سنہ ۱۲۹۶ ہجری مین اللہ جل جلالہ کے فضل اور انعام منجملہ صحاح ستہ ترجمہ موطا اور ترمذی شریف سے فراغ حاصل ہوئی ہر چند دل یہہ چاہتا تھا کہ صحیح بخاری علیہ الرحمہ کا شروع کیا جاوے کیونکہ حیات کا اعتبار نہین ہے معلوم نہین کہ عمر ہے کتابون کہ ترجمہ کے لئے مکتفی ہوتی ہے یا نہین اور جناب نواب نصاب قامع بدعت مروج سنت امیر المکارم **بہادر** کا بھی یہی منشا رہتا لیکن چونکہ ان دونون مین قطع نظر صعوبات سفر کے بہت مین مبتلا تھا اور منجملہ کتب ضروری کے کوئی کتاب ہمراہ نہ رکھتا تھا نہ شافعی علیہ الرحمہ کے ترجمہ کا اور بہت سامان شروح اور حواشی کا درکار تھا اور دل نے نہ مانا کہ اس کا ترجمہ بولے الغدر کا ترجمہ شروع کیا سری کر دیا جاوے اسواسطے حسب الحکم جناب نواب صاحب ممدوح سنہ ایک ایسی کتاب ہے جو حامل باحادیث کے لئے گوہر ہے ہے مگر حزین موجود ہین یہانتک کہ ابن الاعرابی نے کہا اگر کسیکو اللہ جل جلالہ کی کفایت کرتا ہے اور بعضون نے کہا کہ منصف حق پر کتاب کی تیسری کتاب کی احتیاج نہین ہے اور فی الواقع یہ کتاب بوداؤد کے نسخے قلمے اور مطبوع بسقدر آپس مین اختلاف ہوتی ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ ابوداؤد علیہ الرحمہ سے اس کتاب کو ایک حافظ ابوبکر بن محمد بن بکر بن عبدالرزاق تمار بصری جو ابن داسہ کے نام سے

ہے نام احادیث متعلقہ ب کا علم ہوجاوے اور کہ ایک سنن کتاب اور ایک سنن نام صحاح ستہ مین احادیث ف کہتی ہین اور تقدیم و تاخیر

ا ر روایتون کی نسبت بہت مکمل — حمد بن عمر ولولوئی بصری ان کا نسخہ ابن داسہ
کے نسخہ سے قریب قریب ہی مگر تقدیم و تاخیر اور بیر — بوسعید احمد بن محمد بن زیاد بن بشر جو ابن
اعرابی معروف ہین انکا نسخہ بہت صغیر ہے اور ابن داسہ — سے کم ہے چنانچہ کتاب الفتن اور ملاحم اور
بروف اور خاتم اور قریب نصف کتاب اللباس اور بہت سے احادیث — وضو اور صلوۃ اور نکاح اس نسخے مین ندارد ہین
چوتھے ابوعیسی اسحاق بن موسی بن سعید رملی کاتب ابی داؤد یہ نسخہ — رائج نہین ہے اور نہ نظر مین آیا البتہ پہلے تین نسخے
ا جاتے ہین لیکن نسخہ ابن داسہ کا تو بلاد مغرب مین زیادہ رائج ہے اور نسخہ لولوئی بلاد ہند اور عرب مین مروج ہے
ر ہندوستان مین جو سنن ابوداؤد مطبوع ہوا — وہ بروایت لولوئی ہے مگر کہین کہین اختلاف روایت ابن داسہ کا
حاشیے پر چڑھا دیا ہے اور مطبوعہ مصر بھی بروایت لو — ہے - اس کتاب کے ترجمہ کی وقت تین نسخے سنن ابوداؤد کے
ے ایک نسخہ مطبوعہ دہلی — اغلاط سے چندان محفوظ نہین ہے دوسرے نسخہ مطبوعہ مصر جو بہ نسبت
اور اکثر مقامات مین اسی ترجمہ مین اوسی پر اعتماد کیا ہے تیسرے نسخہ قلمی مصحح حافظ عبدالغنی
نسخون سے سنہ ۱۰۹۹ ہجری مین کیا گیا یہ نسخہ بہ نسبت اون دونون نسخون کے
ع ہوا - ہر چند سنن ابوداؤد کی شہر حیدرآباد مین تلاش کیے گئے پر افسوس کوئی شرح
سب سے عمدہ اور معتبر اور قدیم شرح اس کتاب کی معالم السنن ہی خطابی علیہ الرحمہ کی اور ایک
ن نووی کی اور ایک حاشیہ ہی حافظ زکی الدین منذری کا اور ایک حاشیہ ہی علامہ ابن
القیم رح کا جو تحقیقات لایقہ سے بھرا ہوا ہے لیکن مختصر ہے اور ایک شرح ہے حافظ مغلطائی کی اور ایک شرح ہے
شیخ ولی الدین عراقی کی مگر یہہ دونون کامل نہین ہوئین اور ایک شرح ہے جلال الدین سیوطی کی — تعہ مرقاۃ الصعود
وہ بڑی تلاش سے دستیاب ہوئی بعض مقامات مین اوسی سے نقل کیا ہے - — یہ حال ترجمہ شروع ہونے وقت
سے الی — اگر — اور شروح ملجاوینگے تو اون سے بھی نقل کیا جاویگا - اس
ت رہی اور حتی المقدور تطویل کلام سے بڑا پرہیز کیا ہے اسی وجہ سے
اختلاف مذاہب اور اقوال مجتہدین — ترک کیے الا ماشاء اللہ اگر کہین ہونگے تو قلیل ہونگے صرف ترجمہ
محاورے کے زبان مین حدیث کا کیا ہے اگر اوسمین کہین اغلاق یا اشکال ہے تو فائدہ لکھکر اوسکو رفع کر دیا ہے
اور میری نظر مین تو کوئی مقام ایسا نہین چھوڑا جسمین اشکال رہگیا ہو اور اوسکو رفع نہین کیا ہو جہانتک
ہوسکا آسانی عبارت اور مطلب مین کی گئی کہ ہر عامی ناواقف حدیث کے مضمون اور مطلب کو سمجھ جاوے اور
زاوند کریم سے امید ہے کہ اس کتاب کے ترجمے سے عمل بالحدیث بہت رائج ہوگا
عہد مین ہتی اور اب نسیا منسیا ہوگئی اوسکا پھر ظہور ہوگا اوسکے ظہور سے

متعصبانہ تقلید کی ظلمت اور تاریکی بار ترجمہ ہو جانے صحاح ستہ کے
تمام اہل ہند کی معمول بہ کسی زمانے میں ں مخصوص زمانہ امام مہدی علیہ السلام میں جواب
بلحاظ کیفیت اور حالت اعمال کی نہایت ہے - ایک روز میں سر جھکا کر عالم خلوت میں تصور
ذات الٰہی میں مصروف تھا دفعۃً الہام ہوا یہ ترجمہ صحاح ستہ ایک وقت میں نہایت مقبول ہوگا اور اہل
اسلام ہند کے واسطے ایک سند محکم شمار کیا جاویگا - اور ضرور ہے کہ امام مہدی علیہ السلام اگر ہماری حیات میں
پیدا ہوں تو ان ترجموں کو دیکھکر بہت خوش ہونگے اور نہایت پسند کرینگے اور اگر ہماری موت کی بعد ظاہر
ہوں تو اور مسلمانوں کو ہماری یہہ وصیت ہے کہ ان کتابوں کو حضرت کے ملاحظہ میں لیجاویں انشاء اللہ تعالیٰ
مطبوع طبع ہونگی اور حضرت ممدوح اپنی دعای مستجاب سے مؤلف اور مترجم اور باعث ترجمہ کو محروم نہ فرماوینگے
واللہ الموفق والمعین اب کچھہ تھوڑا سا احوال اس کتاب کے مؤلف کا بیان کیا جاتا ہے **امام ابوداؤد**
کا حال کنیت انکی **ابوداؤد** ہے اور نام انکا سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشر بن شداد بن عمرو بن
عمران ازدی سجستانی ہے سجستان معرب ہے سیستان کا جو ایک ملک ہے درمیان ہیرمند اور ہرات
کے متصل قندھار کے اس زمانے میں اوسکو بلوچستان کہتے ہیں - ابن خلکان نے جو لکھا ہے کہ سجستان یا
سجستانہ ایک قریہ ہے بصرے کی قریوں میں سے یہہ غلط ہے اور خطا ہے اون سے اون کا تولد سنہ دو سو ہجری
میں ہوا یعنی امام بخاری کے تولد سے چھہ سال بعد اور علم حدیث کی حاصل کرنیکے لیے بلاد مصر اور شام اور حجاز اور عراق
و خراسان وغیرہ میں پھرتے رہے اور خوب حاصل کیا اس علم کو حفظ حدیث اور اتقان روایت اور عبادت اور
قوی اور صلاح و احتیاط میں بہت بلند پایہ رکھتے تھے - بعضوں نے کہا ہے کہ ابوداؤد ایک دامن بڑا رکھتے تھے اور
سب چھوٹا لوگوں نے اسکی وجہ پوچھی اونہوں نے کہا ایک دامن کشادہ میں نے حدیث کی اجزا کے واسطے رکھا
ہے اور دوسرے دامن کا کشادہ رکھنا یا ضرور ہے بالکل اسلاف سے - ری بڑے شیخ ابوداؤد کے امام احمد بن حنبل
اور ابوالولید طیالسی اور عبداللہ بن مسلمہ قعنبی اور موسیٰ بن اسمٰعیل اور مسدد بن مسرہد اور مسلم بن ابراہیم اور ہناد
اور محمد بن بشار اور قتیبہ بن سعید اور عثمان بن ابی شیبہ وغیرہم ہیں اور ایہ ستہ میں سے ترمذی اور نسائی نے
انسے روایت کی ہے ابوداؤد نے اس کتاب کو پانچ لاکھہ حدیثوں میں سے انتخاب کیا - اس کتاب میں چار ہزار
آٹھہ سو حدیثیں درج کیں جو صحیح ہیں یا حسن اور جو اونمیں سے منکر تھے یا ضعیف اسکو بیان کر دیا ہے اور جس
حدیث سے ابوداؤد نے سکوت کیا ہے وہ مقبول ہے - ابوداؤد نے اس کتاب کو تصنیف کرکے امام احمد
حنبل کے روبرو پیش کیا انہوں نے بہت پسند کیا حافظ ابوبکر خطیب نے کہا ابوداؤد بصرے میں رہے اور کئی بار
بغداد میں آئے اور اپنی سنن کو وہاں نقل کیا اور لوگوں نے اونسے اس کتاب کو روایت کیا کتاب

ی کتاب ہے کہ علم دین میں اوسکے مثل کوئی کتاب مرتب نہین ہوئی اور بہت لوگون نے اسکو قبول کیا اور تمام
فقہا اور اہل مذاہب کے دلائل اس کتاب مین موجود ہین اور اسی کتاب پر اہل حجاز اور اہل عراق اور مصر اور مغرب کا
اور قبل سنن ابوداؤد کے جو اور کتابین تصنیف ہوئین نہین اونمین سنن اور احکام اور اخبار اور قصص اور مواعظ
سب موجود تھی مگر یہہ کتاب بالکل سنن اور احکام سے مالا مال ہے ابن اعرابی نے کہا کہ کلام اللہ اور سنن ابوداؤد کی
بعد پھر تیسری کتاب کی احتیاج نہین ہے خطابی نے کہا اسمین کچھہ شک نہین ہے اس کتاب مین اصول
علم اور دلائل مسائل اور احکام فقہ اسقدر موجود ہین جو کسی کتاب مین نہین ہین نہ متقدم کی نہ متاخر کی نووی
نے کہا جو مسائل فقہیہ کو حاصل کیا چاہے اوسکو سنن ابوداؤد دیکھنا چاہیے کیونکہ اکثر احادیث احکام
اوسمین موجود ہین ابوالعلا نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا خواب مین آپنے فرمایا جو سنن
سیکھنا چاہے تو ابوداؤد کی کتاب دیکھے حافظ ابوعبداللہ محمد بن اسحاق بن مندہ نے کہا ابوداؤد اور
نسائی کی شرط یہہ ہے اون لوگون سے روایت کرتے ہین جن کے ترک پر لوگون نے اجماع نہین کیا اور حدیث
صحیح ہو باتصال سند نہ اوسمین قطع ہو ارسال۔ خطابی نے کہا ابوداؤد کی کتاب جامع ہے صحیح اور حسن
کو اور سقیم مین سے موضوع اور مقلوب اور مجہول سے ابوداؤد کی کتاب خالی ہے ابوداؤد نے کہا مین
نے اس کتاب مین ایسی حدیث نہین لکھی جسکے ترک پر لوگون نے اجماع کیا ہو۔ چونکہ بعض اقسام حدیث
کا ذکر اس مقام پر آگیا اور آگے ابوداؤد بھی بعض حدیثون کے بعد اوسکی صحت اور سقم سے بحث کرتے ہین
اس لیے مجملا کچھہ تعریف چند اقسام حدیث کی لکھی دیتا ہون تاکہ پڑہنے والی کو اوسکے سمجھنے مین دقت نہو
مفصل رسالہ اس باب مین انشاء اللہ تعالی جداگانہ بزبان اردو تالیف کیا جاویگا **تعریفات اقسام**
حدیث صحیح وہ حدیث ہے جسکی سند راوی سے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک متصل ہو کوئی
چھوٹ نہ گیا ہو اور اوسکے سب راوی سچے اور پکے ہون اور اوسمین شذوذ یعنی لوگون کے روایت کا
خلاف اور علت یعنی پوشیدہ اسباب طعن کے نہون اور یہہ اعلی مرتبہ ہے **ضعیف** وہ حدیث ہے
جسکے راویونمین سے کوئی راوی دروغ گو یا فاسق یا اور کسیطرح سے مطعون ہو **حسن** وہ حدیث
ہے جسکے راویونمین کسی پر تہمت جہوٹہ کی نہوئی ہو نہ شاذ ہو اور وہی الفاظ حدیث کی دوسری طرح سے
بھی مروی ہون اسکا رتبہ صحیح کے رتبہ سے کم ہے **مرفوع** وہ ہی جو خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول
یا فعل یا مقرر کہا ہو **متصل** وہ حدیث ہی جسکے سند برابر ملی ہوئی ہو کوئی راوی چھوٹا نہو **مسند**
وہ حدیث ہی جسکے راویونکے نام مذکور ہون **مشہور** وہ حدیث ہی جسکے لیے طریقہ دو سے زیادہ ہون اور حد تواتر کو نہ پہونچی ہو
متواتر وہ حدیث ہے کہ اوسکے راوی اس کثرت سے ہون کہ اونکا اتفاق جہوٹ پر عادۃ محال ہو

موقوف وہ قول و فعل ہے جو کسی صحابی سی روایت کیا جاوے خواہ سند متصل ہو خواہ کوئی راوی بیچ گیا ہو
مرسل وہ حدیث ہی جو تابعی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرے کہ آپنے ایسا کہا یا ایسا کیا یعنی ذکر صحابی کا
نکرے **منقطع** وہ حدیث ہے جسکے اسناد برابر نہو شروع مین سے یا بیچ مین سے خواہ اوپر سے کوئی راوی چھوٹ
گیا ہو مگر اکثر اوس حدیث کو کہتے ہین جو تبع تابعے صحابی سے روایت کرے **غریب** وہ حدیث ہے جسکا راوی
کسی جگہہ روایت مین اکیلا ہو اور اگر ہر زمانہ مین ایک ہی ہوگا تو وہ فرد کہلاتی ہے **عزیز** وہ حدیث ہی جسکے راوی
ہر جگہہ دو ہون **شاذ** وہ حدیث ہی جو کوئی ثقہ اور معتبر شخص لوگون کی روایت کے خلاف بیان کرے اور
مقابل اوسکے ہی محفوظ **تعلیق** اوس فعل کو کہتی ہین جسکے اسناد کی شروع مین ایک یا زیادہ راویون کو چھوڑ دیا
جاوے **تدلیس** حدیث مین اوس فعل کو کہتے ہین کہ راوی جس شخص سی روایت کرے اوس سی ملاقات کی ہو یا وہ
اوسکا ہمعصر ہو مگر اوس سے اوس روایت کو سنا نہو اور ایسی لفظون سی بیان کرے کہ جس سی یہ وہم ہو کہ سنا ہوا
کہتا ہے **معلل** وہ حدیث ہی کہ ظاہر مین تو عیوب سی پاک معلوم ہوتی ہو مگر اوسمین پوشیدہ سبب طعن
کے پائے جاتے ہون **موضوع** وہ حدیث ہے جسمین طعن سا تہ کذب راوی کی ہو **احاد** اوسکو
کہتے ہین جسکے روایت مین اسقدر کثرت نہو اور آحاد تین قسم ہے مشہور اور غریب اور عزیز اور ہر ایک مین بعضے روایت
مقبول ہے اور بعضے مردود اگر راوی کی راستی اور صدق معلوم ہووے تو مقبول ورنہ مردود ہے **معضل**
اوسکو کہتے ہین جسمین دو راوی برابر ساقط ہون **متروک** وہ ہے جسکے راوی پر تہمت جہوٹ کی لگے ہو
مضطرب وہ ہے جسمین راویون نے اختلاف کیا ہو سند یا متن مین **مدرج** وہ ہے جسمین
راویون نے کچہ اپنا کلام بہی حدیث مین شامل کر دیا ہووے **مقطوع** وہ ہے جسکے اسناد تابعے تک
پہنچے **معنعن** وہ ہے جو برابر ایک نی دوسرے سے روایت کی ہو **منکر** وہ ہے کہ روایت
کرے اوسکو راوی ضعیف مخالف اوس ثقہ کی کہ ضعف راوی کا معلوم ہووے اور مقابل منکر کے معروف ہی **مقلوب**
وہ حدیث ہے جسکے اسناد یا متن مین اولٹ پلٹ ہوا ہو ۞ **تمت احوال ابو داؤد**
ابراہیم حربی نے کہا کہ ابو داؤد کے لیے حدیث نرم ہوگئی تہی جیسے لوہا حضرت داؤد علیہ السلام کے لیے نرم ہوگیا تہا
یحیے بن زکریا ساجی نے کہا اہل دین اسلام کی کتاب اللہ ہے اور ستون اسلام کا سنن ابی داؤد ہے - لوگون کا
اختلاف ہے کہ ابو داؤد شافعی تہی یا حنبلی بعض شافعی کہتے ہین اور بعض حنبلی اور تاریخ ابن خلکان مین ہے
کہ شیخ ابو اسحاق شیرازی نے طبقات الفقہا مین اونکو امام احمد کے اصحاب مین سے ذکر کیا ہے - حق یہ ہے کہ اوس
زمانی مین اس قسم کی تقلید اندہا دندہ جیسے اس زمانی مین مروج ہے نہی اگر کوئی مقلد تہا وہ بہی برای نام ایک
مذہب کے طرف منسوب تہا لیکن ہر بات مین خواہ حدیث کے خلاف ہو یا موافق پابند اپنی مذہب کا نہوتا بلکہ جو حق

معلوم ہوتا اوسکا اتباع لزنا ۴ ہجری تک یہی حال رہا بعد اوسکے لوگون نے یہ تقلید اختیار کی اور جدا جدا ہوگئی اور حدیث سے استدلال کرنا چھوڑ دیا وفات ابوداؤد کے سولہوین شوال ۲۷۵ھ دوسو پچھتر ہجری مین ہوئی اور بصری مین دفن ہوئے عمر اونکے تہتر سال کی تہی **مصطلحات مترجم** اس کتاب کے ترجمے مین چند باتون کا التزام کیا گیا ایک اختصار عبارت کا دوسرے بامحاورہ زبان کا ترجمہ لفظی کی رعایت نہین ہے تیسرے رفع اشکال اور اجمال کے لئے فوایدضروری کا بڑہانا چوتھے مذاہب فقہا سے کہین تعرض نہین کیا مگر کسی کسی جگہہ شاذ نادر پانچوین اختلاف روایات مین اگر بہت کہلم کہلا اختلاف ہو تو اون روایات کی الفاظ نقل کرکے ترجمہ کیا ہے ورنہ صرف ترجمہ پر اکتفا کیا ہے اور اختلاف اسنید کو بالکل چہوڑ دیا ہے کیونکہ اس سے کچہ مقصود نہین ہے اگر کسی لفظ کی تفسیر منظور ہوتی ہے یا کوئی عبارت اٹنامی ترجمہ مین بڑہانی ہوتی ہے کہے **ف** لکہکر اوسکو بڑہا دیا ہے بعد اوسکے پہر ترجمہ **ت** لکہکر شروع کیا ہے اور کبہی دو خط تفسیری اس طرح سے ( ) کرکے اونکے مابین مین لکہدیا ہے تاکہ دیکہنے والے کو معلوم ہوجاوے کہ یہہ عبارت حدیث کی نہین ہے حل مطلب یا اور کسی ضرورت سے بڑہائی گئی ہے - اس کتاب کے بتیس ۳۲ پارے حافظ ابوبکر خطیب نے کئے ہین مینے ہر ایک پارے کو علیحدہ علیحدہ کردیا اور ہر ایک پارہ کی فہرست مکمل جامع ابواب اوسکے آخر مین شامل کردی تاکہ کسی مطلب کے نکالنے مین دقت نہو - ہر حدیث کا مطلب ٹہیک ٹہیک لکہکر کمال آزادی سے اوسکے حکم پر بحث کی ہے کسی کے مذہب کی رعایت نہین کی نہ کسی مذہب کی مخالفت مضر سمجہی ہے اگر ائمہ اربعہ نے کسی حدیث کے خلاف کیا ہے تو وہان لکہدیا ہے کہ ائمہ اربعہ نے اسپر عمل نہین کیا مگر حدیث ہر طرح سے جائز العمل ہے اوسپر عمل نہ کرنے سے وہ حدیث غلط نہین ہوسکتی نہ عمل کرنیوالی پر کچہ طعن ہوسکتا ہے اسواسطے کہ سب امام اور علما خطا سے معصوم نہین ہین گو کیسی ہے ماہر اور واقف ہون پر غلطی کا ہونا اونسے بعید نہین برخلاف پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کے کامون مین آپ ہرگز غلطی پر قایم نہین رہ سکتے تہے اللہ جل جلالہ اوسیوقت مطلع کردیتا اور غلطے اور بہول چوک کی اصلاح فرماتا یہہ رتبہ کسی امام یا مجتہد کو عطا نہین ہوا جو شخص کسی مجتہد کے قول یا فعل کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قول فعل کیطرح واجب الاتباع جانے اور اوسکے پیروی ضرور سمجہے اوسنے رسالت اور اجتہاد مین تمیز نہین کی اور پیغمبر کے درجے اور مرتبہ کو نہ سمجہا اللہ جل جلالہ سب مسلمانون کو حق کی پیروی عطا فرماوے اور حدیث و قرآن کی محبت دل مین ڈالے و ما علینا الا البلاغ -

سند کتاب

ہرچند اسانید اس کتاب کی چارون نسخون کے علیحدہ علیحدہ ہین اور تحویلات بہت ہین مگر یہان پر ابوعلی لولوی کے نسخے کی سند جسطرح سے مترجم کو حاصل ہے لکہدی جاتی ہے کیونکہ اب وہی نسخہ مروج ہے اور اوسیکا ترجمہ

ہوا ہے اور اوسکے بھی سندون میں سے صرف ایک سند عالی مرقوم ہوتی ہے تفصیل کے گنجایش نہین ہے اجازت
دی مجھکو سنن ابی داؤد کی میری شیخ عالم علامہ شیخ احمد[1] بن عیسی بن ابراہیم شرقی حنبلی نے اونکو اجازت دی شیخ علامہ
عبداللطیف[2] بن عبدالرحمن بن حسن نے اونکو اجازت دی شیخ محمد[3] بن محمود جزایری نے اونکو اجازت دی اونکی دادا
محمد[4] بن حسین عنابی نے اونکو اجازت دی اونکے باپ حسین[5] بن محمد نے اونکو اجازت دی مصطفی[6] بن رمضان عنابی
نے اونکو اجازت دی ابوعبداللہ[7] محمد بن شقرون مقری نے اونہون نے ابوالحسن[8] علی الاجہوری انہون نے عمر[9] بن الحجاج
الحنفی سے انکو اجازت دی شیخ[10] الاسلام زکریای انصاری نے اونکو اجازت دی حافظ[11] شیخ الاسلام احمد بن علی بن حجر
عسقلانی نے اس سند مین مترجم سے حافظ ابن حجر رح تک نو واسطے ہین پھر علامہ ابن حجر نے روایت کیا اوسکو
ابوعلی[12] محمد بن احمد بن علی بن عبدالعزیز سے جو ابن المطرز مشہور ہین اونکو خبردی ابوالمحاسن یوسف بن عمر بن حسین
نے اونکو خبردی حافظ زکی الدین ابومحمد عبدالعظیم منذری نے اور ابوالفضل محمد بن محمد بکری نے اون دونون
نے کہا خبردی ہمکو ابوحفص عمر بن محمد بن معمر بن طبرزد بغدادی نے اونکو خبردی شیخ ابوبکر ابراہیم بن محمد بن منصور
کرخی نے اور شیخ ابوالفتح مفلح بن احمد بن محمد رومی نے ان دونون کو خبردی حافظ شیخ الاسلام ابوبکر احمد بن علی
بن ثابت نے جو خطیب بغدادی مشہور ہین انہون نے سنا ابوعمر قاسم بن جعفر بن عبدالواحد ہاشمی سے
اونہون نے سنا ابوعلی محمد بن احمد بن عمرو لولوی سے انہون نے سنا امام ہمام شیخ الاسلام
زین المحدثین ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی سے جو مؤلف ہین اس
کتاب کے حافظ ابن حجر سے ابوداؤد تک آٹھ واسطے ہین۔
اور مترجم کتاب سے ابوداؤد علیہ الرحمہ
تک اٹھارہ واسطے ہین اللہ راضی
ہوا ان سب بزرگوارون سے
اور ہمارا حشر اونکی ساتھہ کرے
آمین یارب العلمین
فقط

پارہ اول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب الطہارۃ کتاب طہارت کے بیان مین **ف** چونکہ نماز افضل ترین اعمال اور نہایت اہم ہے اور طہارت اُسکی شرط ہی اسلئے پہلے طہارت کی کتاب کو رکھا **باب** التخلی عند قضاء الحاجۃ حاجت کیواسطے تنہائی کی جگہہ مین جانا **عن** المغیرۃ بن شعبۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا ذھب ابعد ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پائخانہ کہجاتے تو دور جاتے **ف** تاکہ لوگون کی نظر نہ پڑے **عن** جابر بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد البراز انطلق حتی لا یراہ ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پائخانہ کا ارادہ کرتے تو چلے جاتے دور تک کہ کوئی اُنکو نہ دیکھتا **باب** الرجل یتبوأ لبولہ پیشاب کیلئے جگہہ ڈہونڈہنے کا بیان **عن** ابی اللہ حدثنی شیخ قال لما قدم عبد اللہ بن عباس البصرۃ فکان یحدث عن ابی موسی فکتب عبد اللہ الی ابی موسی یسالہ عن اشیاء فکتب الیہ ابو موسی انی کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فاراد ان یبول فاتی دمثا فی اصل جدار فبال ثم قال صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد احدکم ان یبول فلیرتد لبولہ ترجمہ عبداللہ بن عباس جب بصرے کو آئے تو حدیث نقل کرتے تہے ابو موسی سے ایکبار عبداللہ نے ابو موسی کو لکھا چند مسئلون کا سوال کیا ابو موسی نے جواب مین لکھا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تہا ایک روز آپنے پیشاب کا ارادہ کیا تو آپنے مین نرم مین ایک دیوار کی جڑ مین آئے اور پیشاب کیا پہر فرمایا جب تم مین سے کوئی پیشاب کرنا چاہے تو ایک جگہہ ڈہونڈہ لے پیشاب کیواسطے **ف** جو نرم ہو سخت نہو ورنہ چھینٹین اُڑینگی اور ڈہلوان ہو کہ پیشاب ادہر بہہ جاوے ادہر نہ آوے ورنہ کپڑے یا بدن گندے ہونگے **باب** مایقول الرجل اذا دخل الخلاء پائخانہ مین جاتے وقت آدمی کیا کہے **عن** انس ابن مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل الخلاء قال عن حماد قال اللھم انی اعوذ بک وقال عن عبد الوارث قال اعوذ باللہ من الخبث والخبائث ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جاتے پائخانہ کو تو حماد نے روایت کیا یون فرماتے اللھم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث اور عبد الوارث نے کہا یون فرماتے اعوذ باللہ من الخبث والخبائث **ف** یعنی پناہ مانگتا ہون میں اللہ سے شیطانون اور شیطانیون سے یعنی چڑیلون سے یا برائی سے اور شیاطین سے یا شیاطین سے اور پلیدیون سے کہا ابو داؤد نے روایت کی ہمسے حسن بن عمر سدوسی نے اُنہون نے وکیع سے اور اُنہون نے شعبہ سے اُنہون نے عبد العزیز بن صہیب سے اُنہون نے انس سے اسی حدیث کو اور اُسمین اللھم انی اعوذ بک ہے اور شعبہ نے کہا کبھی انس رضہ نے اعوذ باللہ کہا ہے اور وہب نے عبد العزیز بن صہیب سے جو روایت کیا اُسمین فلیتعوذ باللہ ہے **عن** زید بن ارقم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان ھذہ الحشوش محتضرۃ فاذا اتی احدکم الخلاء فلیقل اعوذ باللہ من الخبث والخبائث ترجمہ زید بن ارقم

سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان پاخانوں میں اکثر شیاطین آیا کرتے ہیں تو جب تم میں سے کوئی پاخانہ کو جاوے کہے اعوذ باللہ من الخبث والخبائث **باب** کراھیۃ استقبال القبلۃ عند قضاء الحاجۃ پاخانہ یا پیشاب کیوقت قبلہ کیطرف منہہ کرنا مکروہ ہے **ف** یا پیٹ کرنا جنگل میں ہو خواہ شہر میں بعضوں کے نزدیک یہہ کراہت جنگل میں ہے شہر میں نہیں بعضوں کے نزدیک صرف منہہ کرنا منع ہے پیٹ کرنا درست ہے بعضوں کے نزدیک سب درست ہے **عن** سلمان قال قیل لہ لقد علمکم نبیکم کل شیء حتی الخراءۃ قال اجل لقد نھانا ان نستقبل القبلۃ بغائط او بول وان لا یستنجی بالیمین او یستنجی احدنا باقل من ثلاثۃ احجار او یستنجی برجیع او عظم **ترجمہ** سلمان سے روایت ہے کسینے ان سے کہا تمہارے نبی نے تمکو سب چیزیں سکھادیں یہانتک کہ پاخانہ پھرنا بھی سلمان نے کہا ہاں البتہ منع کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پاخانے یا پیشاب کیوقت قبلہ کیطرف منہہ کرکے بیٹھنے اور داہنے ہاتھہ سے استنجا کرنے سے اور استنجا تین ڈھیلوں سے کم لینے سے اور گوبر یا ہڈی سے استنجا کرنے سے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما انا لکم بمنزلۃ الوالد اعلمکم فاذا اتی احدکم الغائط فلا یستقبل القبلۃ ولا یستدبرھا ولا یستطب بیمینہ وکان یأمر بثلاثۃ احجار وینھی عن الروث والرمۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں تمہارے واسطے مثل باپ کے ہوں تمکو سکھاتا ہوں جب تم میں سے کوئی پاخانے کو جاوے تو قبلہ کیطرف منہہ نکرے نہ پیٹ کرے نہ استنجا کرے داہنے ہاتھہ سے اور آپ حکم کرتے تھے تین ڈھیلے لینے کا اور منع کرتے تھے گوبر اور ہڈی سے استنجا کرنیسے **عن** ابی ایوب روایۃ قال اذا اتیتم الغائط فلا تستقبلوا القبلۃ بغائط ولا بول ولکن شرقوا او غربوا قد منا الشام فوجدنا مراحیض قد بنیت قبل الکعبۃ فکنا ننحرف عنھا ونستغفر اللہ **ترجمہ** ابی ایوب انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم آؤ پاخانہ میں تو منہہ مت کرو قبلہ کیطرف پاخانہ پھرتے وقت یا پیشاب کرتے وقت لیکن پورب کی طرف منہہ کرو یا پچھان کیطرف **ف** یہہ حکم آپنے مدینے والوں کے لئے فرمایا تھا جنکا قبلہ دکھن کیطرف ہے اور جن لوگوں کا قبلہ پورب یا پچھان کیطرف ہو انکو دکھن یا اوتر کی طرف منہہ کرنا چاہئے (خطابی) **ف** ابو ایوب نے کہا جب ہم شام میں آئے تو وہاں ہمنے دیکھا کہ ڈیاں قبلہ رخ بنی ہوئی ہیں ہم اس رخ سے پھر جاتے تھے (کنڈی پر بیٹھے وقت) اور استغفار کرتے تھے اللہ سے **عن** معقل بن ابی معقل الاسدی قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نستقبل القبلتین ببول او غائط **ترجمہ** معقل بن ابی معقل اسدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کعبہ شریف اور بیت المقدس کیطرف منہہ کرنیسے **ف** خطابی نے کہا بیت المقدس کی حرمت اسواسطے ہے کہ ایک مدت تک قبلہ اہل اسلام کا اسکی طرف رہا بعضوں نے کہا کہ بیت المقدس کیطرف منہہ کرنیکی ممانعت اسوجہ سے تھی کہ مدینہ میں جب کوئی بیت المقدس کیطرف منہہ کرتا ہے تو کعبہ کیطرف پشت ہوتی ہے نووی نے کہا یہہ نہی تنزیہی ہے

ربط وادب کے نہ تحریمی باتفاق علماء احمد بن حنبل نے کہا یہ ممانعت منسوخ ہے عبداللہ بن عمر کی حدیث سے جو آگے آتی ہے
بعضوں نے کہا یہ نعت اسوقت تھی جب بیت المقدس کیطرف نماز پڑھتے تھے بعضوں نے کہا یہ نعت مخاص ہے اہل مدینہ سے کیونکہ مدینہ میں بیت المقدس کیطرف ہونا نہیں کعبہ کیطرف
پشت ہوتی ہے (مرقاۃ الصعود) **عن** مروان الاصفر قال رایت ابن عمر اناخ راحلتہ مستقبل القبلۃ ثم جلس
یبول الیھا فقلت یا اباعبد الرحمن الیس قد نھی عن ھذا قال بلی انما نھی عن ذلک فی الفضاء فاذا کان بینک
وبین القبلۃ شیء یسترک فلا باس **ترجمہ** مروان الاصفر سے روایت ہے میں نے ابن عمر کو دیکھا اونہوں نے
اپنا اونٹ بٹھایا پھر اسکے آڑ میں قبلہ کیطرف منہ کر کے پیشاب کرنے لگے میں نے کہا اے ابا عبدالرحمن کیا یہ منع نہیں ہے
اونہوں نے کہا ہاں منع ہے خالی میدان میں اور جب تیرے اور قبلہ کے بیچ میں کچھ آڑ ہو تو کچھ قباحت نہیں **باب**
الرخصۃ فی ذلک پائخانہ یا پیشاب کے وقت قبلہ کیطرف منہ کرنیکی اجازت **عن** عبداللہ بن عمر قال القدارتقیت
علی ظھر البیت فرایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی لبنتین مستقبل بیت المقدس لحاجۃ۔
ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا میں کوٹھری کی چھت پر چڑھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا دو اینٹوں پر پائخانہ
پھرتے ہوئے بیت المقدس کیطرف منہ کئے تھے **عن** جابر بن عبداللہ قال نھی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
نستقبل القبلۃ بول فرایتہ قبل ان یقبض بعام یستقبلھا **ترجمہ** جابر بن عبداللہ نے کہا منع کیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کیطرف پیشاب کرنے سے پھر میں نے ایک سال پہلے وفات سے انکو دیکھا آپ قبلہ کیطرف منہ کرتے تھے
(پیشاب یا پاخانہ کیوقت) **باب** کیف التکشف عند الحاجۃ پاخانہ کے واسطے ستر کیوقت کہولے **عن**
ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد حاجۃ لم یرفع ثوبہ حتی یدنو من الارض۔
ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پائخانہ پھرنیکا قصد کرتے تو کپڑا نہ اٹھاتے جبتک زمین سے نزدیک
نہ ہو جاتے **ف** تاکہ ستر کسیکو دکھلائی نہ دے۔ کہا ابوداؤد نے عبدالسلام بن حرب نے اس حدیث کو روایت کیا اعمش سے
اونہوں نے انس بن مالک سے مگر وہ روایت ضعیف ہے **باب** کراھیۃ الکلام عند الخلاء پاخانہ میں باتیں کرنا
مکروہ ہے **عن** ابی سعید قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یخرج الرجلان یضربان
الغائط کاشفین عن عورتھما یتحدثان فان اللہ عزوجل یمقت علی ذلک **ترجمہ** ابی سعید نے کہا سنا میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جب دو مرد پاخانہ پھرنے کو نکلیں ستر کھولے ہوئے باتیں کرتے ہوئے تو اللہ
عزوجل غصے ہوتا ہے اُن پر۔ کہا ابوداؤد نے نہیں سنا ہم نے اس حدیث کو مگر عکرمہ بن عمار سے **باب** فی الرجل یرد السلام
وھو یبول پیشاب کرتے وقت سلام کا جواب دینا **عن** ابن عمر قال مر رجل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وھو یبول فسلم علیہ فلم یرد علیہ **ترجمہ** ابن عمر نے کہا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر گذرا اور آپ پیشاب کر رہے
تھے اُس نے سلام کیا آپ نے جواب نہ دیا۔ کہا ابوداؤد نے ابن عمر وغیرہ سے روایت ہے کہ آپ نے تیمم کیا پھر سلام کا جواب دیا **عن** المھاجر بن

قال انه اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یبول فسلم علیہ فلم یرد علیہ حتی توضاء ثم اعتذر الیہ فقال انی کرھت ان اذکر اللہ تعالی الا علی طھر او قال علی طھارۃ **ترجمہ** مہاجر بن قنفذ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور سلام کیا آپ پیشاب کر رہے تھے آپنے جواب نہ دیا یہانتک کہ وضو کیا بعد وضو کے آپنے عذر کیا اُنسے اور فرمایا مجھے برا معلوم ہوا کہ مین اللہ کا ذکر کرون بغیر طہارت کے **باب** فی الرجل یذکر اللہ تعالی علی غیر طھر بغیر طہارت کے ذکر الہی کا بیان **عن** عایشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یذکر اللہ عز وجل علی کل احیانہ **ترجمہ** حضرت عایشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر الہی کرتے تھے سب وقتون مین **باب** الخاتم فیہ ذکر اللہ یدخل بہ الخلاء جس انگوٹھی پر اللہ کا نام ہو پائخانہ مین اسکو نہ لیجاوے **عن** انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل الخلاء وضع خاتمہ **ترجمہ** انس سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب پائخانہ کو جاتے اپنی انگوٹھی نکال لیتے۔ کہا ابو داود نے یہہ حدیث منکر ہے (یعنی روایت ثقات کے برخلاف ہے) یہہ حدیث انس سے اس طرح معروف ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی چاندی کی بنائی پھر اسکو نکال ڈالا ہم کہا اس حدیث مین ہمام نے اور نہین روایت کیا اسکو مگر ہمام نے **باب** الاستبراء من البول پیشاب سے پاکی کا بیان **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر علی قبرین فقال انھما یعذبان وما یعذبان فی کبیر اما ھذا فکان لا یستنزہ من البول واما ھذا فکان یمشی بالنمیمۃ ثم دعا بعسیب طب فشقہ باثنین ثم غرز علی ھذا واحدا وعلی ھذا واحدا وقال لعلہ یخفف عنھما ما لم ییبسا قال ھناد یستنزہ ولم یکن یستنزہ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبرون پر گذرے آپنے فرمایا اُن دونون کو عذاب ہو رہا ہے اور کوئی بڑے گناہ پر عذاب نہین ہوتا ایک شخص تو پیشاب سے طہارت نہین کرتا تھا اور ایک شخص چغل خوری کرتا تھا پھر آپنے ایک تازی ٹہنی کھجور کی منگوائی اور بیچ مین سے چیر کر آدھی اس قبر پر گاڑی اور آدھی اُس قبر پر گاڑ دی اور فرمایا شاید انکا عذاب کم رہے جبتک یہہ ٹہنیان نہ سوکھین ہناد نے کہا پیشاب سے پردہ نہین کرتا تھا (یعنی کشف عورت کرتا تھا) **عن** عبد الرحمن بن حسنۃ قال انطلقت انا وعمرو بن العاص الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فخرج ومعہ درقۃ ثم استتر بھا ثم بال فقلنا انظروا الیہ یبول کما تبول المرأۃ فسمع ذلک فقال الم تعلموا ما لقی صاحب بنی اسرائیل کانوا اذا اصابھم البول قطعوا ما اصابہ البول منھم فنھوا فعذب فی قبرہ **ترجمہ** عبد الرحمن بن حسنہ سے روایت ہے مین اور عمرو بن العاص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے آپ نکلے اور ایک ڈھال سی جو آپ کے ساتھ تھی آڑ کر کے استنجا کرنے لگے ہم لوگون نے کہا دیکھو آپ ایسے پیشاب کرتے ہین جیسی عورتین پیشاب کرتی ہین (چھپ چھپا کر) آپ نے یہہ سنکر فرمایا کیا تم نہین جانتے جو بنی اسرائیل کے ایک شخص کا حال ہوا بنی اسرائیل مین سے جب کسیکو پیشاب لگ جاتا تو وہ اُس مقام کو کاٹ ڈالتے اُس شخص نے منع کیا اُس سے تو عذاب دیا گیا قبر مین ف بنی اسرائیل کی شرع مین یہی حکم ہوگا اُس شخص نے خلاف شرع اُس سے ممانعت کی اسوجہ سے قبر مین اسکو عذاب ہوا

حاصل حدیث یہ ہو کہ پیشاب سے جہانتک ہو سکے احتیاط کرنا چاہئے **باب** البول قائما کھڑے ہوکر پیشاب کرنیکا بیان
عن حذیفة قال اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم سباطة قوم فبال قائما ثم دعا بماء فجئته بماء فتوضأ
قال ابوداؤد قال مسدد فذهبت لاتباعد فدعانی حتی کنت عند عقبه **ترجمہ** حذیفہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھوڑے پر آئے آپنے کھڑے کھڑے پیشاب کیا **ف** کیونکہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنا دشوار ہے
بعضوں نے کہا آپکے گھٹنوں مین کوئی بیماری تھی جسکی وجہ سے بیٹھ نہ سکتے تھے حاکم اور بیہقی نے ایسا ہی روایت کیا ابوہریرہ سے
بعضوں نے کہا وہ مکان نجاست سے بھرا ہوا تھا بیٹھنے مین احتمال تھا نجاست سے ملوث ہونیکا ابن ابی شیبہ نے مجاہد سے روایت
کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کھڑے ہوکر پیشاب نہین کیا مگر ایک بار **ف** پھر پانی منگوایا اور مسح کیا موزون پر
مین دیر ہونے لگا آپ نے مجھے بلایا یہانتک کہ مین آپکی ایڑیون کے پاس تھا **باب** فی الرجل یبول باللیل فی الاناء ثم
یضعه عند ہ رات کو کسی برتن مین پیشاب کرکے اپنے پاس رہنے دے تو کیسا ہے **عن** امیمة بنت رقیقة انها قالت
کان للنبی صلی الله علیه وسلم قدح من عیدان تحت سریره یبول فیه باللیل **ترجمہ** امیمہ بنت رقیقہ سے روایت
ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالہ تھا لکڑی کا آپکے تخت کے نیچے رہتا تھا آپ اسمین رات کو پیشاب کرلیا کرتے
ف اس سے معلوم ہوا کہ اگر ضرورت ہو کسی وجہ سے یا اور کسی عذر سے آدمی رات کو پیشاب کے لئے باہر نہ جا سکے تو کسی برتن مین پیشاب
کرلیوے صبح کو پھینکدے **باب** المواضع التی نهی عن البول فیها جن مقامون مین پیشاب کرنا منع ہے انکا بیان
عن ابی هریرة قال ان النبی صلی الله علیه وسلم قال اتقوا اللاعنین قالوا وما اللاعنان یا رسول الله
قال صلی الله علیه وسلم الذی یتخلی فی طریق الناس او ظلهم **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو دو لعنت کے کام سے صحابہ نے کہا وہ کون سے کام ہین آپنے فرمایا جو آدمی لوگون کی راہ مین
پاخانہ پھرے یا سایہ کی جگہ مین **ف** راہ مین اور سایہ دار درخت کے تلے پاخانہ پھرنیسے لوگون کو تکلیف ہوتی ہو لوگ
اسپر لعنت کرتے ہین اور برا کہتے ہین تو یہہ فعل سبب ہوا لعنت کا اسواسطے آپنے منع کیا **عن** معاذ بن جبل قال
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اتقوا الملاعن الثلاثة البراز فی الموارد وقارعة الطریق والظل
ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو تین لعنت کے کاموں سے اترنیکے مقامون مین
اور سڑک مین اور سایہ کی جگہ مین پاخانہ پھرنیسے **عن** عبد الله بن مغفل قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
لا یبولن احدکم فی مستحمه ثم یغتسل فیه قال الخاء ثم یتوضأ فان عامة الوسواس منه **ترجمہ** عبد اللہ
ابن مغفل سے روایت ہو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پیشاب کرے کوئی تم مین سے اپنے نہانے کی جگہ مین پھر
غسل کرے اسجگہ یا وضو کرے اسلئے کہ اکثر وسوسہ اسی سے پیدا ہوتا ہے **ف** کیونکہ نہانے والے کو یاد نہ کرنیوالے کو
اسجگہ وہم ہو جاتا ہے شاید پیشاب پھر گیا ہو یہہ جب ہے کہ وہان پیشاب بہنے کی کوئی جگہ نہ ہو **عن** حمید الحمیری

وھو ابن عبد الرحمن قال لقد لقیت رجلا صحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کما صحبہ ابو ھریرۃ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یمتشط احدنا کل یوم او یبول فی مغتسلہ **ترجمہ** حمید بن عبد الرحمن سے روایت ہے میں نے ایک شخص سے ملاقات کی جو صحبت میں رہا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی طرح جیسے ابو ہریرہ رہتے تھے وہ کہتا تھا منع کیا آنحضرت صلعم نے ہر روز کنگھی کرنے سے یا یہ کہ بول کریں میں اپنا نیکی جگہ میں وضو کی جگہ میں تنزیہی ہے نہ تحریمی ترمذی نے شمائل میں روایت کیا حضرت انس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر سر میں تیل ڈالتے تھے اور اکثر داڑھی میں کنگھی کرتے تھے مگر اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ہر روز کرتے ہوں اور یہ جو منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر روز اپنی داڑھی میں کنگھی غبار کرتے تھے حدیث کی کتابوں میں نہیں ملا البتہ غزالی نے احیاء العلوم میں اس کو نقل کیا ہے ظاہر ہے کہ احیاء میں بے سند حدیثیں ہیں

عن عبد اللہ بن سرجس قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان یبال فی الجحر قال قالوا لقتادۃ ما یکرہ من البول فی الجحر قال کان یقال انھا مساکن الجن **ترجمہ** عبد اللہ بن سرجس سے روایت ہے منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کرنے سوراخ میں لوگوں نے قتادہ سے کہا کیا سبب ہے کہ پیشاب کرنا سوراخ میں مکروہ ہے قتادہ نے کہا لوگ کہا کرتے تھے کہ سوراخوں میں جن رہا کرتے ہیں **ف** یہاں جن سے مراد سانپ ہیں

باب ما یقول الرجل اذا خرج من الخلاء پاخانہ سے نکلکر کیا کہے

عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا خرج من الغائط قال غفرانک **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانہ سے نکلتے تو فرماتے غفرانک یعنی چاہتا ہوں بخشش تیری

باب کراھیۃ مس الذکر بالیمین فی الاستبراء استنجے کے وقت ذکر کو داہنے ہاتھ سے نہ پکڑے

عن عبد اللہ ابن ابی قتادۃ عن ابیہ قال قال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا بال احدکم فلا یمس ذکرہ بیمینہ واذا اتی الخلاء فلا یتمسح بیمینہ واذا شرب فلا یتنفس فی الاناء **ترجمہ** ابو قتادہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پیشاب کرے کوئی تم میں سے تو نہ تھامے ذکر کو داہنے ہاتھ سے اور جب پاخانہ کو جاوے تو داہنے ہاتھ سے ڈھیلے نہ لیوے اور آبدست نہ کرے اور جب پانی پیوے تو برتن میں ایک گھونٹ میں نہ پی جاوے

عن حفصۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یجعل یمینہ لطعامہ وشرابہ وثیابہ ویجعل شمالہ لما سوی ذلک **ترجمہ** حضرت حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داہنے ہاتھ کو کھانے اور پینے اور کپڑوں کے لئے رکھتے تھے اور بائیں ہاتھ کو اور کاموں کے لئے

عن عائشۃ قالت کانت ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیمنی لطھورہ وطعامہ وکانت یدہ الیسری لخلائہ وما کان من اذی **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا داہنا ہاتھ وضو اور کھانے کے واسطے تھا اور بایاں ہاتھ پاخانے اور نجاست کے واسطے تھا

باب الاستتار فی الخلاء پاخانہ کے وقت پردہ پوشی کرنا

عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اکتحل فلیوتر من فعل فقد احسن ومن لا فلا حرج

ومن اکل فما تخلل فلیلفظ ومالاک بلسانہ فلیبتلع من فعل فقد احسن ومن لا فلا حرج ومن اتی الغائط فلیستتر فان لم یجد الا ان یجمع کثیبا من رمل فلیستدبرہ فان الشیطان یلعب بمقاعد بنی ادم من فعل فقد احسن ومن لا فلا حرج **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سُرمہ لگاوے تو طاق بار لگاوے جو شخص کرے تو بہتر ہے اور نہ کرے تو کچھ حرج نہیں اور جو ڈھیلے لے تو طاق لیوے جو شخص کرے تو بہتر ہے اور نہ کرے تو حرج نہیں اور جو شخص کھانا کھاوے پھر خلال سے کچھ نکلے تو اسکو پھینکدے اور جو زبان سے لگا رہے اُسکو نگل جاوے جو ایسا کرے تو اچھا ہے جو نکرے تو کچھ حرج نہیں - جو شخص پاخانہ کو جاوے تو آڑ میں جاوے اگر کچھ بھی نہ ہو تو ریتے کا ایک ڈھیر لگا کر اُسی کے آڑ میں بیٹھ جاوے اِسلئے کہ شیطان آدمی کی شرمگاہ سے کھیلتا ہے **ف** شیطان کے کھیلنے سے یہ مقصود ہے کہ اگر آڑ نہ ہوگی تو پیچھے سے کوئی جانور آن کر اندام پنجا دیگا یا کوئی آدمی آکر ٹھٹھے مار یگا **ت** جو شخص ایسا کریگا تو بہتر ہے نہ کریگا تو کچھ حرج نہیں **باب** ما ینھی عنہ ان یستنجی بہ جن چیزوں سے استنجا کرنا منع ہے

عن شیبان القتبانی قال ان مسلمۃ ابن مخلد استعمل رویفع بن ثابت علی اسفل الارض قال شیبان فسرنا معھم من کوم شریک الی علقماء او من علقماء الی کوم شریک یرید علقام فقال رویفع ان کان احدنا فی زمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیاخذ نصف اخیہ علی ان لہ النصف مما یغنم ولنا النصف وان کان احدنا لیطیر لہ النصل والریش وللاخر القدح ثم قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا رویفع لعل الحیاۃ ستطول بک بعدی فاخبر الناس انہ من عقد لحیتہ او تقلد وترا او استنجی برجیع دابۃ او عظم فان محمدا منہ بریٔ **ترجمہ** شیبان قتبانی سے روایت ہے کہ مسلمہ بن مخلد نے عامل کیا رویفع بن ثابت کو نیچے کی زمین پر (یعنے اُس زمین پر جو نشیب میں واقع تھی) شیبان نے کہا ہم بھی اُنکے ساتھ چلے کوم شریک سے علقما تک یا علقما سے کوم شریک تک علقام جانیکو (کوم شریک اور علقما، اور علقام مقاموں کے نام ہیں ملک مصر میں) رویفع نے کہا ہم میں سے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دوسرے شخص کا اونٹ لیتا اس شرط سے کہ جو فایدہ ہوگا اسکا نصف تجھکو دونگا اور نصف میں لونگا اور ایک کی ہم میں سے تیر کی لکڑی ہوتی اور دوسرے کا پیکان اور پر ہوتا پھر رویفع نے کہا مجھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ای رویفع شاید تیری زندگی دراز ہو میرے پیچھے تو لوگوں سے کہدینا جس نے گرہ لگائی اپنی ڈاڑھی میں یا گھوڑے کے گلے میں تانت کا حلقہ ڈالا یا جانور کے گوہ سے یا ہڈی سے استنجا کیا تو محمد اُس سے بیزار ہے **ف** ڈاڑھی کو گرہ دینا یا بالوں کو موڑ کر گھونگر دینا یا نظر نہ لگنے کے لئے جانوروں کے گلوں میں تانت کا گنڈا ڈالنا جاہلیت میں مروج تھا آپنے اِس سے منع فرمایا کہا ابوداؤد نے شبیم بن بیتان نے اِس حدیث کو ابی سالم جیشانی سے سنکر روایت کیا ہے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے سُنا وہ بیان کرتے تھے اس حدیث کو جب وہ قلعے پر البون کے محاصرہ کئے ہوئے تھے اور قلعہ البون ایک شہر میں ہے پہاڑ پر اور شیبان قتبانی کے باپ کا نام لمیہ ہے اور کنیت الخ ابوحذیفہ ہے قلعہ البون ملک مصر میں تھا۔

عن جابر بن عبد الله يقول نهانا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نمتشط بعظم او بعر **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ کہتے ہے منع فرمایا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہڈی یا مینگنی سے استنجا کرنیسے **عن** عبد الله بن مسعود قال قدم وفد الجن على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا يا محمد انه امتك ان يستنجوا بعظم او روثة او حممة فان الله تعالى جعل لنا فيها رزقا فنهى النبي صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** ابن مسعود سے روایت ہے کہ جب جماعت جنون کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی تو اُنہون نے کہا یا رسول اللہ منع کیجئے اپنی امت کو ہڈی یا گوبر یا کوئلہ سے استنجا کرنیسے کیونکہ اللہ تعالی نے ہماری روزی انمین بنائی ہے **ف** یعنی ہڈی خود اُنکی اور لید اُن کے جانورون کی خوراک ہے اور کوئلے سے روشنی کرتے ہونگے یا جلاتے ہونگے یا اور کوئی فایدہ ہوگا اسواسطے اُسکو بھی روزی مین داخل کیا **ت** تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کر دیا **باب** الاستنجاء بالحجارة پتھرون سے استنجا کرنیکا بیان **عن** عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا ذهب احدكم الى الغائط فليذهب معه بثلاثة احجار يستطيب بهن فانها تجزي عنه **ترجمہ** حضرت عایشہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی تم مین سے پاخانہ کو جاوے تو تین پتھر اپنے ساتھہ لیجاوے اُن سے استنجا کرے وہ کافی ہین **ف** یعنی پھر پانی لینا ضرور نہین البتہ مستحب ہے **عن** خزيمة ابن ثابت قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الاستطابة فقال بثلاثة احجار ليس فيها رجيع **ترجمہ** خزیمہ بن ثابت سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا استنجے کا آپ نے فرمایا استنجا تین پتھرون سے کرنا چاہیے جن مین گوبر نہ ہو **باب** فی الاستبراء پاک کا بیان **عن** عايشة قالت بال رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام عمر خلفه بكوز من ماء فقال ما هذا يا عمر فقال هذا ماء توضأ به قال ما امرت كلما بلت ان اتوضاء ولو فعلت لكانت سنة **ترجمہ** حضرت عایشہ سے روایت ہے پیشاب کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر ایک کوزہ پانی کا پیچھے لیکر کھڑے ہوئے آپنے پوچھا کیا ہے اے عمر حضرت عمر نے کہا پانی ہے وضو کے لئے آپنے فرمایا مجھے ایسا حکم نہین ہوا کہ جب پیشاب کرون وضو ہی کرون اگر مین ایسا کرون تو واجب ہو جاوے **باب** فی الاستنجاء بالماء پانی سے استنجا کرنیکا بیان **عن** انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل حائطا ومعه غلام معه ميضاة وهو اصغرنا فوضعها عند السدرة فقضى حاجته فخرج علينا وقد استنجى بالماء **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باغمین گئے اور آپکے ساتھہ ایک لڑکا تھا جو پانی کا ہدہنا لئے تھا اور ہم سب مین کم سن تھا اُس لڑکے نے وہ پانی درخت کے پاس رکھہ دیا آپ حاجت سے فارغ ہو کر نکلے اور استنجا کیا تھا آپنے پانی سے **عن** ابی هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال نزلت هذه الاية في اهل قباء فيه رجال يحبون ان يتطهروا قال كانوا يستنجون بالماء فنزلت فيهم هذه الاية **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہہ آیت مسجد قبا کے

لوگون کے شان مین اُتری ہے فیہ رجال یحبون ان یتطہروا واللہ یحب المطہرین یعنی اُس مسجد مین وہ لوگ ہین جو چاہتے ہین خوب پاکی کرنا اور اللہ چاہتا ہے خوب پاکی کرنیوالون کو۔ مسجد قبا کے لوگ پانی سے آبدست کیا کرتے تھے جب انکی شان مین یہ آیت اُتری **باب** الرجل یدلک یدہ بالارض اذا استنجی بعد استنجا کے اپنے ہاتھ کو زمین پر رگڑ دینا **عن** ابی ہریرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی الخلاء اتیتہ بماء فی تور او رکوۃ فاستنجی ثم مسح یدہ علی الارض ثم اتیتہ بانا اٰخر فتوضاء **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانہ کو جاتے تو مین پانی لیکر آتا پیالے یا چھاگل مین آپ استنجا کرتے پھر اپنا ہاتھ زمین پر رگڑتے بعد اسکے مین دوسری برتن مین پانی لاتا آپ وضو کرتے **باب** السواک باب مسواک کے بیان مین **عن** ابی ہریرۃ یرفعہ قال لولا ان اشق علی المؤمنین لامرتہم بتاخیر العشاء والسواک عند کل صلاۃ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر شکل نہ جانتا مین اپنی اُمت پر البتہ حکم کرتا انکو عشا کے تاخیر کرنے کا اور ہر نماز کے واسطے مسواک کرنیکا **عن** زید بن خالد الجہنی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لولا ان اشق علی اُمتی لامرتہم بالسواک عند کل صلاۃ قال ابو سلمۃ فرایت زیدا یجلس فی المسجد وان السواک لمن اذنہ موضع القلم من اذن الکاتب فکلما قام الی الصلاۃ استاک **ترجمہ** زید بن خالد جہنی سے روایت ہے سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے آپ اگر شاق نہ ہوتا میری اُمت پر تو مین حکم کرتا انکو ہر نماز پر مسواک کرنیکا **ف** اکثر احادیث مین اسی طرح ہے اسواسطے ہر نماز پر مسواک کرنا مستحب ہے بعضون کے نزدیک ہر وضو پر مستحب ہے **ت** ابو سلمہ نے کہا مینے دیکھا زید کو مسجد مین بیٹھے رہتے تھے اور مسواک اُنکے اُس مقام پر لگی رہتی تھی جہان پر قلم لگا رہتا ہے کاتب پاس (یعنی کان پر) جب نماز کو اُٹھتے مسواک کر لیتے **عن** عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر قال قلت لابی توضی ابن عمر لکل صلوۃ طاہرا وغیر طاہر عمر ذاک فقال حدثتنیہ اسماء بنت زید بن الخطاب ان عبد اللہ بن حنظلۃ بن ابی عامر حدثتہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بالوضوء لکل صلوۃ طاہرا وغیر طاہر فلما شق ذلک علیہ امر بالسواک لکل صلوۃ فکان ابن عمر یری ان بہ قوۃ وکان لا یدع الوضوء لکل صلوۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے محمد بن یحیی بن حبان نے اُن سے کہا کیا وجہ ہے جو عبد اللہ بن عمر ہر نماز کے لئے وضو کرتے ہین خواہ باوضو ہون یا بے وضو عبد اللہ بن عبد اللہ نے کہا مجھسے نقل کیا اسما بنت زید بن خطاب نے کہ عبد اللہ بن حنظلہ نے اُن سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا وضو کا ہر نماز کے لئے خواہ وضو ہو یا نہ ہو جب یہ لوگون پر دشوار ہوا تو آپ نے حکم کیا مسواک کا ہر نماز کے وقت عبد اللہ بن عمر اپنے مین طاقت پاکر ہر نماز کے لئے وضو کرتے تھے **ف** پہلے حکم ہوا ہر نماز کے لئے وضو کرو پھر دشواری کے سبب سے اوس مین تخفیف ہوئی اور صرف مسواک ہر نماز کے لئے کافی ٹھہری **باب** کیف یستاک کس طرح مسواک کرے **عن** ابی بردۃ عن ابیہ

قال مسدد قال اتينا رسول الله صلى الله عليه وسلم نستحمله فرايته يستاك على لسانه قال ابو داؤد وقال سليمان قال دخلت على النبي صلى الله عليه وسلم وهو يستاك وقد وضع السواك على طرف لسانه وهو يقول اه اه يتهوع **ترجمہ** ابو بردہ سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے یعنی ابو موسیٰ اشعری سے روایت کی ہم آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس سواری مانگنے کو میں نے دیکھا آپ مسواک کر رہے تھے اپنے زبان پر یہ مسدد کی روایت ہے اور سلیمان کی روایت میں ہے کہ میں گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپ مسواک کر رہے تھے اور مسواک کو اپنی زبان کے کنارہ پر رکھکر فرماتے تھے اُح اُح جیسے کوئی قے کرتا ہے **ف** جب مسواک کو زبان پر ہا طلق کی رطوبت نکالنے کو تو اسی قسم کی آواز نکلتی ہے **باب** فی الرجل یستاک بسواک غیرہ ایک آدمی دوسرے کی مسواک کرے **عن** عایشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستن وعندہ رجلان احدھما اکبر من الاخر فاوحی الیہ فی فضل السواک ان کبر اعط السواک اکبرھما قال احمد ھو ابن حزم قال لنا ابو سعید ھو ابن الاعرابی ھذا ما تفرد بہ اھل المدینۃ **ترجمہ** حضرت ام المومنین عایشہ رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کر رہے تھے اور آپ کے پاس دو شخص تھے ایک بڑا ایک چھوٹا آپ پر وحی آئی مسواک کی فضیلت میں اور حکم ہوا بڑے کو مسواک دینے کا **ف** شاید یہ قصہ خواب میں ہو جیسے ابن عمر کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا اپنے تئیں مسواک کرتے ہوا تو میں دو آدمی میرے پاس آئے ایک بڑا تھا دوسرے سے میں مسواک چھوٹے کو دی حکم ہوا بڑے کو دینے کا میں بڑے کو دیدی کہا ابو داؤد نے کہا احمد بن حزم نے کہا ہم سے ابو سعید بن اعرابی نے اس حدیث کو صرف اہل مدینہ نے نقل کیا ہے **باب** غسل السواک مسواک دھونیکا بیان **عن** عایشۃ انہا قالت کان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستاک فیعطینی السواک لاغسلہ فابدأ بہ فاستاک ثم اغسلہ وادفعہ الیہ **ترجمہ** حضرت عایشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کر کے مجھکو دیدیتے تھے میں اس سے مسواک کرتی دھو کر آپ کو دیدیتی **باب** السواک من الفطرۃ مسواک پیدائشی سنت ہے **عن** عایشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشر من الفطرۃ قص الشارب واعفاء اللحیۃ والسواک والاستنشاق بالماء وقص الاظفار وغسل البراجم ونتف الابط وحلق العانۃ وانتقاص الماء یعنی الاستنجاء بالماء قال زکریا قال مصعب ونسیت العاشرۃ الا ان تکون المضمضۃ **ترجمہ** حضرت عایشہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس چیزیں پیدائشی سنت میں ایک تو خوب موچھ کترانا دوسری ڈاڑھی چھوڑنا بقدر قبضہ تیسری مسواک کرنا چوتھی پانی سے ناک صاف کرنا۔ پانچویں ناخن کاٹنا۔ چھٹی انگلیوں کے جوڑوں کو دھونا تاکہ میل نہ جمع رہے۔ ساتویں بغل کے بال اکھاڑنا آٹھویں زیر ناف کے بال مونڈنا نویں

پیشاب کے بعد پانی سے استنجا کرنا مصعب نے کہا کہ میں دسویں چیز بھول گیا مگر یہ کہ کلی ہو یعنی خوب یاد نہیں لیکن قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دسویں چیز شاید کلی کرنا مراد ہو **عن** عمار بن یاسر قال ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال ان من الفطرۃ المضمضۃ والاستنشاق وذکر نحوہ ولم یذکر اعفاء اللحیۃ زاد والختان قال والانتضاح ولم یذکر انتقاص الماء یعنی الاستنجاء **ترجمہ** عمار بن یاسر سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدائشی سنتوں سے کلی کرنا ہے اور ناک میں پانی ڈالنا اور بیان کیا حدیث عائشہ کی مانند جو ابھی گزری مگر عمار نے ڈاڑھی چھوڑنے کو ذکر نہیں کیا اور ختنے کو ذکر کیا اور پانی چھڑکنے کو ازار پر بعد استنجا کے (تاکہ وسواس قطرے کا نہ رہے) اور استنجے کو بیان نہیں کیا۔ کہا ابوداؤد نے اسی کی مانند ابن عباس سے مروی ہے انہوں نے پانچ سنتیں بیان کیں ہیں سب میں ہیں ان میں سے ایک مونچھ نکالنا ہے اور ڈاڑھی چھوڑنا انہیں نہیں ہے۔ کہا ابوداؤد نے طلق بن حبیب اور مجاہد اور ابوبکر بن عبداللہ مزنی سے یہ حدیث منقول ہے انہیں کا قول ہے ڈاڑھی چھوڑنا نہیں ہے اور محمد بن عبداللہ بن ابی مریم کی روایت میں ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ڈاڑھی چھوڑنا موجود ہے اور ابراہیم نخعی سے بھی ایسا ہی مروی ہے انہیں ڈاڑھی چھوڑنا اور ختنہ کرنا **ف** ان چیزوں کو پیدائشی سنت اس لئے فرمایا کہ یہ سنت قدیمی ہے اور انبیا سے چلی آتی ہے اور ان کے طریقے پر چلنے کا ہمکو حکم ہوا ہے اللہ جل جلالہ نے فرمایا فبہداہم اقتدہ ان کے راہ کی پیروی کرو بعضوں نے کہا یہ سنتیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہیں

باب السواک لمن قام باللیل جو رات کو بیدار ہو مسواک کرے **عن** حذیفۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان اذا قام من اللیل یشوص فاہ بالسواک **ترجمہ** حذیفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اٹھتے اپنا مونہہ دھوتے مسواک سے **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یوضع لہ وضوءہ وسواکہ فاذا قام من اللیل تخلی ثم استاک **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے وضو کا پانی اور مسواک رکھدی جاتی جب آپ رات کو اٹھتے استنجے کو جاتے پھر مسواک کرتے **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یرقد من لیل ولا نہار فیستیقظ الا یتسوک قبل ان یتوضاء **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں اٹھتے تھے سو کر رات کو یا دن کو مگر مسواک کرتے تھے وضو سے پہلے **ف** پھر وضو کیوقت نہ کرتے تھے یا وضو کے وقت پھر کر لیتے تھے کیونکہ پہلی مسواک بیداری کی تھی جب نیند سے ہوشیار ہو تو مسواک کرنا مسنون ہے **عن** عبداللہ بن عباس قال بت لیلۃ عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما استیقظ من منامہ اتی طہورہ فاخذ سواکہ فاستاک ثم تلا ھذہ الایات ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنہار لایات لاولی الالباب حتی قارب ان یختم السورۃ او ختمہا ثم توضاء فاتی مصلاہ فصلی رکعتین

ثم رجع الی فراشه فنام ماشاء الله ثم استیقظ ففعل مثل ذلك ثم رجع الی فراشه فنام ثم استیقظ ففعل مثل ذلك وكل ذلك یستاك ویصلی ركعتین ثم اوتر **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے میں ایک رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہا (حضرت میمونہ کے مکان میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی اور عبداللہ بن عباس کی خالہ تھیں) آپ سو کر بیدار ہوئے اور وضو کا پانی لیکر مسواک کرنے لگے پھر آپ یہ آیتیں پڑھنا شروع کیں ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنهار یہاں تک کہ قریب ہوا سورت ختم ہو جاوے یا ختم کر دی بعد اسکے آپنے وضو کیا اور نماز پڑھنے کی جگہ پر آئے اور دو رکعتیں پڑھیں پھر اپنے بچھونا پر جاکر سوئے جبتک کہ خدا کو منظور تھا پھر جاگے اور ایسا ہی کیا بعد اسکے اپنے بچھونے پر سو رہے پھر جاگے اور ایسا ہی کیا ہر بار مسواک کرتے تھے اور دو رکعتیں پڑھتے تھے بعد اسکے آپنے وتر پڑھا کہا ابوداؤد نے اس حدیث کو ابن فضیل نے حصین سے روایت کیا اسمیں یہ ہے آپنے وضو کیا اور مسواک کی اور آپ یہ آیتیں پڑھ رہے تھے یہاں تک کہ سورت کو ختم کیا **عن** شریح بن هانی قال قلت لعایشة بای شیء کان یبدء رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا دخل بیته قالت بالسواك **ترجمہ** شریح ابن ہانی سے روایت ہے میں نے حضرت عایشہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر میں تشریف لاتے تو پہلے کیا کرتے تھے حضرت عایشہ نے کہا پہلے مسواک کرتے **باب** فرض الوضوء وضو کا فرض ہونا **عن** ابی الملیح عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لایقبل الله صدقة من غلول ولا صلوة بغیر طهور **ترجمہ** ابوالملیح نے روایت کیا اپنے باپ (اسامہ بن عمیر) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں قبول کرتا اللہ صدقہ چوری کے مال سے اور نہیں قبول کرتا ہے نماز بغیر طہارت کے **عن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لایقبل الله صلوة احدكم اذا احدث حتی یتوضا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قبول کرتا اللہ نماز کسی کے تم میں سے جب وہ بے وضو ہو یہانتک کہ وضو کرے **ف** اگر پانی موجود ہو اور کوئی عذر نہ ہو ورنہ تیمم کرے **عن** علی رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مفتاح الصلوة الطهور وتحریمها التكبیر وتحلیلها التسلیم **ترجمہ** حضرت علی رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کی کنجی طہارت ہے اور تحریم اسکی تکبیر ہے (یعنی جب تکبیر تحریمہ کہی تو جتنے افعال نماز کے منافی ہیں ناروست ہو گئی) اور تحلیل اسکی سلام ہے (یعنی جب سلام پھیرا تو سب افعال درست ہو گئے **باب** الرجل یجدد الوضوء من غیر حدث وضو پر وضو کرنیکا بیان **عن** ابی عطیف الهذلی قال كنت عند عبدالله بن عمر فلما نودی بالظهر توضا ثم صلی فلما نودی بالعصر توضا فقلت له فقال كان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من

توضأ على طهر كتب الله له عشر حسنات ترجمہ ابی عطیف ہذلی سے کہا میں عبداللہ بن عمر کے پاس تھا
ظہر کی اذان ہوئی اُنہوں نے وضو کیا اور نماز پڑھی پھر عصر کی اذان ہوئی پھر اونہوں نے وضو کیا میں نے اُن سے کہا اب نیا
وضو کرنیکا کیا سبب ہے اُنہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی وضو پر وضو کرے تو اللہ جل جلالہ
اُسکے لئے دس نیکیاں لکھے گا **باب** ما ینجس الماء پانی کا بیان **عن** عبداللہ بن عمر قال سئل
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الماء وما ینوبه من الدواب السباع فقال صلی اللہ علیہ وسلم
اذا کان الماء قلتین لم یحمل الخبث **ق** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا
جو پانی ایسا ہو جس پر جانور اور درندے آتے جاتے ہوں (اسمیں سے پیتے ہوں اور اسمیں پیشاب کرتے ہوں اُسکا
حکم کیا ہے) آپ نے فرمایا جب پانی دو قلوں کے برابر ہو وہ ناپاکی نہ اُٹھاویگا **ف** یعنی ناپاک نہ ہوگا دوسری
روایت میں اسی کتاب کے یہ ہے اذا کان الماء قلتین فانه لا ینجس جب پانی دو قلوں کے برابر ہو تو نجس نہ ہوگا
اس حدیث کو احمد اور ترمذی اور نسائی اور دارمی نے بھی روایت کیا مگر اختلاف کیا محدثین نے اسکی صحت اور ضعف
میں اکثر علماء کے نزدیک یہ حدیث صحیح واجب العمل ہے امام شافعی کا مذہب یہی ہے۔ قلہ بڑے مٹکے کو کہتے ہیں جسمیں
اڑھائی مشک پانی آتا ہے دو قلوں میں پانچ مشکیں پانی ہوا وزن کے حساب سے سوا پانچ من پانی ہے تفصیل
اس حدیث کی حاشیہ ابن نجیم میں جو اس کتاب پر لکھا ہوا ہے **باب** ما جاء في بئر بضاعة بیر بضاعہ کا بیان
عن ابی سعید الخدری انه قیل لرسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم انتوضأ من بئر بضاعة وهي
بئر یلقی فیها الحیض ولحم الکلاب والنتن فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم الماء طهور لا
ینجسه شیء ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے کہا کیا وضو کریں
ہم بیر بضاعہ سے اور وہ ایسا کنواں ہے جسمیں ڈالے جاتے ہیں حیض کے لتے اور کتے اور گندگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا پانی پاک ہے اُسکو کوئی چیز نجس نہیں کرتی **ف** قلیل ہو یا کثیر جبتک اُسکا اوصاف بدلیں یعنی رنگ بو مزہ ہی
مذہب صحیح ہے اور اسکو اختیار کیا ہے محققین علماء نے اور یہ حدیث پانی کے باب میں سب حدیثوں سے بہتر ہے +
عن ابی سعید الخدری قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم وهو یقال له انه یستقی
لک من بئر بضاعة وهي بئر یلقی فیها لحوم الکلاب والمحایض وعذر الناس فقال رسول اللہ صلی اللہ
ان الماء طهور لا ینجسه شیء ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے
کہا آپ کے لئے پانی لایا جاتا ہے بیر بضاعہ سے حالانکہ اُس کنوئیں میں کتوں کے گوشت اور حیض کے لتے اور گوہ غلیظ پڑتے ہیں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک پانی پاک ہے اُس کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی **کہا** ابو داؤد نے میں نے
قتیبہ بن سعید سے سنا وہ کہتے تھے میں نے بیر بضاعہ کے متولی سے پوچھا اسمیں کہانتک پانی ہے اُس نے کہا بہت ہوتا ہے

تو زیر ناف تک پہنچ گیا جب کم ہوتا ہے تو اس نے کہا ستر سے کم (یعنی گھٹنوں تک یا آدھ سے کم **کھا** ابوداؤد نے
میں بیر بضاعہ کو اپنی چادر دھوتا پایا تو پوچھا کہ اس کنوئیں کا حال کچھ بدل گیا
ہے پہلے کی نسبت اس نے کہا نہیں اور میں دیکھتا اسکے پانی کا رنگ بدلا ہوا تھا **ف** اس سے معلوم ہوا جن لوگوں
نے یہ توجیہ کی ہے کہ بیر بضاعہ کا پانی جاری تھا یا وہ دہ دردہ تھا تو انہوں نے غلطی کی **با** الماء لا یجنب
پانی جو پیچ ہے غسل جنابت کو بعد دہ بخس نہیں ہے **عن** ابن عباس قال اغتسل بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فی جفنۃ فجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیتوضأ منھا او یغتسل فقالت لہ یا رسول اللہ انی
کنت جنبا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الماء لا یجنب **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بی بی (میمونہ) نے غسل کیا ایک لگن سے (یعنی چلو سے پانی لیکر) اتنے مین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصد کیا بچے ہوئے پانی سے وضو یا غسل کرنیکا وہ بی بی بولی اے رسول اللہ مین
جنب تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی جنب نہین ہوتا **ف** یعنی جو پانی بچ رہا بعد غسل جنابت کے وہ پاک ہے
اس حدیث یا اگلی حدیث کے دوسرے حدیث مین جو اسکی مخالفت آئی ہے وہ تنزیہ پر محمول ہے **باب** البول فی الماء
الراکد ٹھہرے ہوئے پانی مین پیشاب کرنیکا بیان **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
[illegible] **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
[illegible] ہوئے پانی مین پھر اسمین غسل کرے **ف** ہر چند وہ پانی نجس ہوگا جنابت
[illegible] باتفاق علماء **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لا یبولن احدکم فی الماء الدائم الذی لا یجری ثم یغتسل فیہ من الجنابۃ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم مین کوئی پیشاب کرے ٹھہرے ہوئے پانی مین اور غسل کرے اسمین جنابت کا **ف** یعنی پانی کے
اندر اگر کیلا نہ ہو کہ اس سے مانعت کی وجہ ظاہر ہو ورنہ ادب کے طور پر تنزیہ کے ہے **باب** الوضوء بسور الکلب کتے کے
جھوٹے کا بیان **عن** ابی [illegible] عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال طھور اناء احدکم اذا ولغ فیہ
الکلب ان یغسلہ سبع مرات اولیھن بالتراب **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جب تمہارے کسی برتن مین کتا منہ ڈالکر اپنی زبان سے پانی پیئے تو اس برتن کی پاکی یون ہوگی کہ سات
بار دھویا جاوے پہلے یا پچھلی بار مٹی سے **ف** اکثر علماء کا عمل ظاہر حدیث پر ہے جب کتا کسی برتن کو چاٹ جاوے یا اس مین پانی
پی جاوے تو اسکو سات بار دھونا چاہیے یہی قول ہے شافعی اور مالک اور احمد کا مگر ابوحنیفہ کے نزدیک تین بار دھونا
کافی ہے **عن** ابی ھریرۃ بھذا زاد اذا ولغ الھرۃ غسل مرۃ **ترجمہ** ابوہریرہ سے ایسا ہی روایت کیا
اور لوگون نے اس روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ جب بلی پی جاوے تو ایک بار دھونا کافی ہے **ف** یہ ایکبار بھی

دھونا استحبابًا ہی نہ وجوبًا کیونکہ بلی کا جھوٹا پاک ہی جیسا آگے آویگا **عن** ابی ھریرۃ ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا ولغ الکلب فی الاناء فاغسلوہ سبع مرات السابعۃ بالتراب **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کتا کسی برتن مین مونہہ ڈالکر پانی پی جاوے تو اسکو سات بار دھوؤ ساتوین بار مٹی لگاکر دھوؤ **عن** ابن مغفل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بقتل الکلاب ثم قال ما بالھم ولھا فرخص فی کلب الصید وفی کلب الغنم وقال اذا ولغ الکلب فی الاناء فاغسلوہ سبع مرار والثامنۃ عفروہ بالتراب **ترجمہ** ابن مغفل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کتون کے قتل کا پھر فرمایا وہ کیا بگاڑتے ہین اور رخصت دی اپنے شکاری کتے ہین اور گلہ کے کتے کی اور فرمایا جب کتا برتن مین مونہہ ڈالے تو اسکو سات بار دھوؤ اور آٹھوین بار اسکو مٹی سے مانجو **باب** سور الھرۃ بلی کے جھوٹے کا بیان **عن** کبشۃ بنت کعب بن مالک وکانت تحت ابن ابی قتادۃ ان اباقتادۃ دخل فسکبت لہ وضوء فجاءت ھرۃ فشربت منہ فاصغی لھا الاناء حتی شربت قالت کبشۃ فرانی انظر الیہ فقال اتعجبین یا ابنۃ اخی فقلت نعم فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انھا لیست بنجس انھا من الطوافین علیکم او الطوافات **ترجمہ** کبشہ بنت کعب بن مالک سے روایت ہی وہ ابن ابی قتادہ کی زوجہ تھین کہ ابوقتادہ آئے مین نے اُنکے واسطے وضو کا پانی رکھا بلی آکر اُسمین سے پینے لگی ابوقتادہ نے برتن جھکا دیا کبشہ کہتی ہین ابوقتادہ نے مجھکو دیکھا مین اُنکو دیکھ رہی تھی تو ابوقتادہ نے کہا کیا تو تعجب کرتی ہی اے بھتیجی میری بیٹے کہا ہان ابوقتادہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلی نجس نہین ہے تو پھرا کرتی ہی تمہارے اوپر **ف** یعنی شب و روز آتی جاتی رہتی ہی اُس سے احتیاط کہان ہوسکتی ہے واسطے اسکا جوٹھا پاک ہوا **عن** داؤد بن صالح بن دینار التمار عن امہ ان مولاتھا ارسلتھا بھریسۃ الی عایشۃ رضی اللہ عنھا فوجدتھا تصلی فاشارت الی ان ضعیھا فجاءت ھرۃ فاکلت منھا فلما انصرفت اکلت من حیث اکلت الھرۃ فقالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انھا لیست بنجس انھا من الطوافین علیکم وقد رایت برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ بفضلھا **ترجمہ** داؤد بن صالح بن دینار التمار سے روایت ہی اُس نے نقل کی اپنی ماں سے کہ اُن کی مولاۃ نے (آزاد کرنیوالی) اُنکو ہریسہ دیکر (ہریسہ ایک کھانا ہوتا ہے) حضرت عایشہ پاس بھیجا جب وہ گئین تو دیکھا حضرت عایشہ نماز پڑھ رہی ہین اُنھون نے اشارہ سے کہا رکھدے اتنے مین بلی آئی اور اُسمین سے کھایا جب حضرت عایشہ نماز سے فارغ ہوئین تو جہان سے بلی نے کھایا تھا وہین سے کھانے لگین اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلی ناپاک نہین ہے وہ تو پھرتی رہتی ہی تمپر اور مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کو دیکھا آپ وضو کرتے تھے بلی کے جوٹھے سے **باب** الوضوء بفضل المراۃ عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنیکا بیان **عن** عایشۃ قالت کنت اغتسل انا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اناء واحد ونحن جنبان **ترجمہ** حضرت ام المومنین عایشہ رضہ سے روایت ہے میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ملکر نہاتے تھے ایک برتن سے اور دونوں جنب ہوتے تھے **ف** یعنی اُس برتن سے دونوں آدمی پانی لیتے جاتے تھے **عن** عایشۃ قالت اختلفت یدی ویدرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الوضوء من اناء واحد **ترجمہ** حضرت عایشہ رضہ کہا میرا ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ ایک برتن میں پڑتا تھا وضو کرتے **عن** ابن عمر قال کان الرجال والنساء یتوضؤن فی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مسدد من اناء واحد جمیعا **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مرد اور عورت ایک برتن سے وضو کیا کرتے تھے سب ملکر **عن** عبد اللہ بن عمر قال کنا نتوضأ نحن والنساء علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اناء واحد تدلی فیہ ایدینا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ہم اور عورتیں ملکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں وضو کرتے تھے ایک برتن سے سب اپنے ہاتھ اُسی برتن میں ڈالتے تھے **باب** النھی عن ذلک اسکی ممانعت کا بیان **عن** حمید الحمیری قال لقیت رجلا صحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اربع سنین کما صحبہ ابو ھریرۃ (لم اعرف اسمہ) قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تغتسل المراۃ بفضل الرجل ویغتسل الرجل بفضل المراۃ زاد مسدد ولیغترفا جمیعا **ترجمہ** حمید حمیری سے روایت ہے میں نے ایک شخص سے سُنا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا تھا چار برس تک جیسے ابو ہریرہ رہے تھے وہ کہتا تھا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے کہ غسل کرے عورت اُس پانی سے جو مرد کے غسل سے بچ رہے یا مرد غسل کرے اُس پانی سے جو عورت کے غسل سے بچ رہے مسدد کی روایت میں اتنا زیادہ ہے دونوں ایک ساتھ چلو لیتے جاویں **ف** یعنی جورو اور خاوند اگر دونوں ملکر نہاویں تو ایک ہی برتن سے اُسمیں ہاتھ ڈال ڈالکر پانی لیتے جانا درست ہے **عن** الحکم ابن عمرو وھو الاقرع ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان یتوضأ الرجل بفضل طھور المراۃ **ترجمہ** حکم بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اس امر سے کہ وضو کرے مرد اُس پانی سے جو عورت کے وضو یا غسل سے بچ رہا ہو **ف** کہا خطابی نے اہل حدیث کے نزدیک ممانعت کی روایات صحیح ہیں ہیں اگر یہوں بھی تو منسوخ ہیں **باب** الوضوء بماء البحر سمندر کے پانی سے وضو کا بیان **عن** ابی ھریرۃ یقول سال رجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یارسول اللہ انا نرکب البحر ونحمل معنا القلیل من الماء فان توضأنا بہ عطشنا افنتوضأ بماء البحر فقال رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم الطھور ماؤہ الحل میتتہ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے ایک شخص نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ ہم سمندر مین سوار ہوکر جاتے ہین اور پینے کے لئے تھوڑا سا پانی اپنے ساتھ رکھ لیتے ہین اگر اُس سے وضو کرین تو پیاسے مرین کیا ہم وضو کرین سمندر کا پانی ہے آپ نے جواب دیا سمندر کا پانی پاک ہے اور مردہ اُسکا حلال ہے **ف** اُن لوگون نے صرف پانی کا سوال کیا تھا آپ نے کھانیکی بھی آسانی کردی بسبب کمال شفقت اور رحمت کے شاید جیسے سمندر مین پانی تمام ہوجاتا ہے کھانا بھی اخیر ہوجاوے تو سمندر کی جانور کھاوے۔ بعض علما کے نزدیک یہ مچھلی سے خاص ہے دریا کی جانورون مین صرف مچھلی درست ہے باقی جانور درست نہین ہین اور بعض علما کے نزدیک دریا کی تمام جانور درست ہین کیونکہ یہ حدیث عام ہے اور کلام اللہ مین بھی لفظ عام مذکور ہے احل لکم صید البحر وطعامہ حلال ہے تمہارے واسطے شکار دریا کا اور کھانا دریا کا **باب** الوضوء بالنبیذ نبیذ سے وضو کرنیکا بیان **ف** نبیذ کہتے ہین کھجور کی شربت کو یعنی کھجورین پانی مین بھگو دی جاوین ایک رات یا دن اور وہ پانی رنگین اور شیرین ہوجاوے اُسمین شدت اور تیزی نہو نبیذ سے وضو کرنا اکثر علما کے نزدیک درست نہین ہے مگر ابو حنیفہ رح کے نزدیک درست ہے **عن** عبد اللہ بن مسعود ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ لیلۃ الجن ما فی ادا وتک قال نبیذ قال تمرۃ طیبۃ وماء طھور **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اُن سے لیلۃ الجن مین **ف** لیلۃ الجن وہ رات ہے جسمین آپ جنون کی تعلیم اور ہدایت کے لئے شہر کے باہر تشریف لیگئے تھے صحیح یہ ہے کہ یہ رات کئی بار واقع ہوئی مگر عبد اللہ بن مسعود کے ساتھ ہونے مین اختلاف ہے مسلم نے روایت کیا عبد اللہ بن مسعود سے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ تھا لیلۃ الجن کو **ف** تمہاری چھاگل مین کیا ہے اونہون نے کہا نبیذ ہے آپ نے فرمایا کھجور پاک ہے اور پانی پاک کرنیوالا ہے **ف** احمد اور ترمذی کی روایت مین ہے پھر آپ نے اُس سے وضو کیا مگر اس حدیث کی اسناد مین ابو زید ہے جو محدثین کے نزدیک مجہول ہے اور اسوجہ سے یہ حدیث قابل عمل کے نہین ہے علی الخصوص جب ابن مسعود سے اسند صحیح معارضہ اسکا ثابت ہو جیسا کہ آگے آتا ہے **عن** علقمۃ قال قلت لعبد اللہ بن مسعود من کان منکم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ الجن فقال ما کان معہ منا احد **ترجمہ** علقمہ سے روایت ہے مین نے عبد اللہ بن مسعود سے کہا تم مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کون تھا لیلۃ الجن مین اُنہون نے کہا ہم مین سے کوئی نہ تھا آپ کے ساتھ **ف** اس روایت سے اُس حدیث کا ضعف ثابت ہوا مگر ابن ابی شیبہ نے عبد اللہ بن مسعود کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہونا لیلۃ الجن مین روایت کیا ہے اور ابن شاہین نے بھی ایسا ہی نقل کیا ہے **عن** عطاء انہ کرہ الوضوء باللبن والنبیذ وقال ان التیمم اعجب الی منہ **ترجمہ** عطاء مکروہ جانتے تھے وضو کرنیکو دودھ سے اور نبیذ سے اور کہتے تھے تیمم اُن سے بہتر ہے **عن** ابی خلدۃ قال سالت ابا العالیۃ عن رجل اصابتہ جنابۃ ولیس

عندہ ماء وعندہ نبیذ یغتسل بہ قال لا **ترجمہ** ابو خلدہ سے روایت ہے میں نے ابو العالیہ سے پوچھا ایک شخص کو خانکی حاجت ہوئی اُسکے پاس پانی نہیں ہے مگر نبیذ ہے کیا اُس سے غسل کرلے کہا نہیں **باب** ایصلی الرجل وھو حاقن پیشاب یا پاخانہ کی حاجت ہو اور اوس حالت میں آدمی نماز پڑھے تو کیا حکم ہے — **عن** عبد اللہ بن ارقم انہ خرج حاجا او معتمرا ومعہ الناس وھو یؤمھم فلما کان ذات یوم اقام الصلوۃ صلوۃ الصبح ثم قال لیتقدم احدکم وذھب الخلاء فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا اراد احدکم ان یذھب الخلاء وقامت الصلوۃ فلیبدأ بالخلاء **ترجمہ** عبد اللہ بن ارقم سے روایت ہے وہ حج کو نکلے یا عمرے کو اور اُن کے ساتھ لوگ تھے وہ انچ امامت کیا کرتے تھے ایک دن نماز ہونے لگی صبح کی اونہوں نے کہا کوئی اور تم میں سے امامت کرے اور وہ پاخانہ کو گئے اور کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جب کسی کو تم میں پاخانہ کی حاجت ہو اور نماز کھڑی ہو تو چاہئے پہلے پاخانہ کو جاوے **عن** عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر اخی القاسم بن محمد قال کنا عند عایشۃ فجیٔ بطعامھا فقام القاسم یصلی فقالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یصلی بحضرۃ الطعام ولا وھو یدافعہ الاخبثان **ترجمہ** عبد اللہ بن محمد سے جو بھائی ہیں قاسم بن محمد کے روایت ہے کہ ہم تھے حضرت عایشہ رض پاس اتنے میں اُنکا کھانا آیا تو قاسم کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے حضرت عایشہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب کھانا حاضر ہو تو نماز نہ پڑھی جاوے کھانا چھوڑ کر اور نہ پڑھی جاوے نماز جس حالت میں آدمی کو پاخانہ یا پیشاب لگا ہو **عن** ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث لا یحل لاحد ان یفعلھن لا یؤم رجل قوما فیخص نفسہ بالدعاء دونھم فان فعل فقد خانھم ولا ینظر فی قعر بیت قبل ان یستاذن فان فعل فقد دخل ولا یصلی وھو حقن حتی یتخفف **ترجمہ** ثوبان سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتیں کسی آدمی کو کرنا درست نہیں ایک تو جب امام ہو تو خاص اپنے واسطے دعا کرنا دوسروں کے واسطے نہ کرنا اگر ایسا کریگا تو اُن کی خیانت کی (بلکہ چاہئے کہ اپنے واسطے اور مقتدیوں کے واسطے بھی دعا کرے) دوسری کسی کے گھر میں جھانکنا بغیر اُسکی اجازت کے اگر ایسا کیا تو گویا اُسکے گھر میں گھس گیا بغیر اجازت کے تیسری نماز پڑھنا پاخانہ یا پیشاب روکے ہوئے جب تک ہلکا نہ ہو جاوے پاخانہ یا پیشاب سے فارغ ہو کر **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل لرجل یؤمن باللہ والیوم الاخر ان یصلی وھو حقن حتی یتخفف ثم ساق نحوہ علی ھذا اللفظ قال ولا یحل لرجل یؤمن باللہ والیوم الاخر ان یؤم قوما الا باذنھم ولا یخص نفسہ بدعوۃ دونھم فان فعل فقد خانھم **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں درست ہے اُس شخص کو جو ایمان لاوے اللہ پر اور قیامت کے دن پر کہ نماز پڑھے پیشاب یا پاخانہ

رد کے ہوئی اور نہین درست ہی اُس شخص کو جو ایمان لاوی اللہ اور پچھلے دن پر کہ امامت کرے کسی قوم کی مگر اُسکے اذن سے یا خاص کرے اپنے تئین دعا مین اگر ایسا کریگا تو گویا اُن کی چوری کی - کہا ابو داؤد نے یہ حدیث شام والون کی ہے اور کوئی اسمین شریک نہین **باب** ما یجزی من الماء فی الوضوء وضو کیواسطے کتنا پانی کافی ہے **عن** عایشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یغتسل بالصاع ویتوضاء بالمد **ترجمہ** حضرت ام المومنین عایشہ رضہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے ایک صاع سے اور وضو کرتے تھے ایک مد سے **ف** صاع چار مد کا ہوتا ہی اور مد دو طرح کا ہی ایک اہل حجاز کا وہ ایک رطل اور ثلث رطل ہوتا ہے قریب تین پاؤ کے دوسری اہل عراق کا وہ دو رطل ہوتا ہے سیر بھر اسی حساب سے صاع کو سمجھنا چاہیے تو صاع اہل حجاز کا قریب تین سیر کے ہوا - اس حدیث سے یہ غرض ہے کہ اڑھائی تین پاؤ پانی وضو کے لیے اور تین چار سیر پانی غسل کے لیے کافی ہے اگر اسمین سے کچھ زیادہ ہی مگر بہت پانی بہانا اور وسواس دلمین رکھنا ممنوع ہی **عن** جابر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یغتسل بالصاع ویتوضاء بالمد **ترجمہ** جابر رضہ سے روایت ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے ایک صاع سے اور وضو کرتے تھے ایک مد سے **عن** ام عمارۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضاء فاتی باناء فیہ ماء قدر ثلثی المد **ترجمہ** ام عمارہ سے روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا ایک برتن سے جسمین دو ثلث مد پانی تھا **ف** یعنی قریب ڈیڑھ پاؤ پانی کے اسی روپیہ کے سیر سے **عن** انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتوضاء باناء یسع رطلین ویغتسل بالصاع ۞ **ترجمہ** انس سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے وضو کرتے تھے جسمین دو رطل پانی آتا تھا اور غسل کرتے تھے ایک صاع پانی سے - کہا ابو داؤد نے روایت کیا اس حدیث کو شعبہ نے انہون نے عبد اللہ بن جبر سے اور انہون نے انس سے مگر اسمین یہ ہی کہ وضو کرتے تھے آپ ایک مکوک سے **ف** مکوک بفتح میم اور تشدید کاف ایک پیمانہ ہی جسمین ڈیڑھ صاع آتا ہی بغوی نے کہا یہان مراد مکوک سے ایک مد ہی اور صاحب نہایہ نے بھی یہی کہا اور قرطبی نے اسکو صحیح رکھا بدلیل دوسری روایت کے جسمین صراحۃ مد مذکور ہی **ت** کہا ابو داؤد نے روایت کیا اسکو یحیی بن آدم نے شریک سے مگر اس روایت مین بجائے عبد اللہ بن جبر کے ابن جبر ہی عتیک ہی اور روایت کیا اسکو سفیان نے عبد اللہ بن عیسی سے اسمین جبر بن عبد اللہ ہی کہا ابو داؤد نے مینے امام احمد رضہ سے سنا کہتے تھے صاع پانچ رطل کا ہوتا ہے (یعنی صاع حجازی اور وہی مراد ہی احادیث تین) کہا ابو داؤد نے بھی صاع نہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا **باب** الاسراف فی الوضوء وضو مین پانی ضرورت سے زیادہ بہانیکا بیان **عن** ابی نعامۃ ان عبد اللہ بن مغفل سمع ابنہ یقول اللھم انی اسئلک القصر الابیض عن یمین الجنۃ اذا دخلتھا فقال ای بنی سل اللہ الجنۃ ونعوذ بہ من النار فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انہ سیکون فی ھذہ الامۃ

قوم یعتدون فی الطھور والدعاء ترجمہ ابی نعامہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مغفل نے سنا اپنے بیٹے کو کہہ رہا
تھا اے پروردگار میں تجھ سے سفید محل چاہتا ہوں بہشت کی داہنی طرف عبداللہ بن مغفل نے کہا بیٹا اللہ سے
جنت مانگ اور جہنم سے پناہ مانگ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے قریب ہے اس امت
میں وہ لوگ پیدا ہوں گے جو طہارت میں حد سے زیادہ مبالغہ کرینگے اصباغ دعا میں **ف** طہارت میں مبالغہ
یہ ہے جو اس زمانہ میں عام اور خاص میں مروج ہے پیشاب کی بعد ضرور [illegible] پیالہ سلیمانی
ہو کپڑے پر ناکہنگار نا الٹ پلٹ ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے [illegible] پیشاب [illegible]
صرف پانی سے استنجا کرنا ثابت ہے البتہ ابن ابی شیبہ نے ایسا ضعیف [illegible] سے نقل کیا ہے جس
سے عادت ہو کان عمر اذا بال مسح ذکرہ بحجر [illegible] ثابت
ہوتا ہے کہ کبھی ڈھیلا [illegible] ہوئے پھر پانی [illegible] ہوئے [illegible] دھونا
اسی طرح غسل میں بابت ہے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے میں پانی [illegible] راہ پانی
سیر پانی غسل کے لئے کافی ہے اس سے زیادہ بے ضرورت اسراف کرنا بدعت اور منوع ہے۔ دعا میں مبالغہ یہ ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں چھوڑ کر دوسروں کی دعائیں جو تکلفات سے اور تحسین عبارت سے بھری ہوئی
ہیں پڑھنا **باب** فی اسباغ الوضوء وضو پورا کرنے کا بیان **عن** عبداللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم رای قوما وا عقابھم تلوح فقال ویل للاعقاب من النار **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک قوم کو جنکی ایڑیاں وضو میں سوکھی رہتی تھیں آپ نے فرمایا خرابی ہے ایڑیوں کی
جہنم کی آگ سے **ف** یعنی اچھی طرح وضو میں کرے کہ رہ جاوے تو جہنم میں جلائی جاوینگی اسبغوا الوضوء پورا کرو وضو کو
باب الوضوء فی آنیۃ الصفر کانسی کے برتن میں وضو کا بیان **عن** عائشۃ قالت کنت اغتسل انا
ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی قرق من شبہ **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے
میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے ایک کپڑے سے جو کانسی کا تھا **عن** عبداللہ بن زید قال
جاءنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخرجنا لہ ماء فی قرن من صفر فتوضاء **ترجمہ** عبداللہ بن زید سے
روایت ہے ہمارے پاس آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو ہم نے پانی نکالا آپ کے واسطے ایک پیتل کے پیالہ میں آپ نے
اسی سے وضو کیا **باب** فی التسمیۃ علی الوضوء وضو کے شروع میں بسم اللہ کہنے کا بیان **عن** ابی ھریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا صلوۃ لمن لا وضوء لہ ولا وضوء لمن لم یذکر اسم اللہ علیہ
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز نہ ہوگی اسکی جسکو وضو نہیں ہے اور وضو نہ ہوگا
اسکا جس نے اللہ کا نام نہ لیا اس پر **ف** یعنی شروع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ کہے۔ ظاہر حدیث سے فرضیت

بسم اللہ کہنے کی ثابت ہوتی ہے اور یہی قول ہے ایک جماعت علماء کا اور بعض کے نزدیک مسنون ہے۔ ربیعہ نے اس حدیث کی تفسیر یوں کی ہے کہ جس وضو یا غسل میں نیت نہ کیجاوے وہ درست نہیں ہوتا۔ مگر یہ تفسیر ظاہر حدیث سے کچھ تعلق نہیں رکھتی نیت کی فرضیت دوسری حدیث سے ثابت ہے **باب** في الرجل يدخل يده في الاناء قبل ان يغسلها جو شخص سو کر اوٹھے وہ اپنا ہاتھ پانی کے برتن میں نہ ڈالے جبتک اسکو دھو نہ لیوے **عن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام احدكم من الليل فلا يغمس يده في الاناء حتى يغسلها ثلاث مرات فانه لا يدري اين باتت يده **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم میں سے کوئی رات کو سو کر بیدار ہو تو اپنا ہاتھ پانی کے برتن میں نہ دبووے جبتک اسکو تین بار نہ دھو لیوے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہاں رہا ہاتھ اسکا **ف** یہ حکم امام احمد اور اصحاب حدیث کے نزدیک وجوبًا ہے اُس شخص کے لئے جو رات کو سو کر بیدار ہوا اور باقی ائمہ کے نزدیک استحبابًا ہے اب اگر بغیر دھوئے ہاتھ پانی میں ڈالیگا تو اسحاق اور داؤد اور طبری کے نزدیک اور ایک روایت میں امام احمد سے وہ پانی نجس ہو جاویگا اسکو بہا دینا چاہیے کیونکہ ایک روایت میں ہے اگر ڈبو دیا اُس نے ہاتھ اپنا دھونے سے پہلے تو بہا دے اُس پانی کو روایت کیا اُس کو ابن عدی نے مگر یہ زیادت منکر ہے محفوظ نہیں ہے۔ نووی نے کہا کہ اکثر عرب پاخانہ پر ڈھیلے سے استنجا کرکے سو رہتے تھے اسواسطے آپنے ہاتھ دھونیکو فرمایا کہ شاید وہاں ہاتھ لگ گیا ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ رات کو احتلام ہوا اور ہاتھ پھر جاوے۔ زرقانی نے کہا کہ یہ ممانعت چھوٹے برتن میں ہے اگر بڑا حوض ہو تو اسمیں ہاتھ ڈالنا ممنوع نہیں ہے **عن** ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم هذا لحديث قال مرتين او ثلاثا ولم يذكر ابا هريرة **ترجمہ** ایک روایت میں ابوہریرہ کے یہ ہے جب تک اسکو تین بار یا دو بار نہ دھو لیوے شک کے طور پر **عن** ابي هريرة يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا استيقظ احدكم من نومه فلا يدخل يده في الاناء حتى يغسلها ثلث مرات فان احدكم لا يدري اين باتت يده او اين كانت تطوف يده **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب کوئی تم میں سے جاگے سو کر (یہ روایت مطلق ہے رات کو ہو یا دن کو) تو اپنا ہاتھ برتن میں نہ ڈالدے جبتک اسکو تین بار نہ دھو لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہاں رہا ہاتھ اُسکا کدہر پھرتا رہا ہاتھ اُسکا **باب** صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا بیان **عن** حمران بن ابان مولى عثمان بن عفان قال رايت عثمان بن عفان توضاء فافرغ على يديه ثلاثا فغسلهما ثم مضمض واستنثر ثم غسل وجهه ثلاثا وغسل يده اليمنى الى المرفق ثلاثا ثم اليسرى مثل ذلك ثم مسح راسه ثم غسل قدمه اليمنى ثلاثا ثم اليسرى مثل ذلك ثم قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم توضاء مثل وضوئي هذا ثم قال من توضاء مثل وضوئي هذا ثم صلى ركعتين

لا یحدث فیهما نفسه غفر الله له ما تقدم من ذنبه **ترجمہ** حمران ابن ابان سے روایت ہے میں نے
حضرت عثمان کو دیکھا آپ نے وضو کیا تو پہلے اپنے دونوں ہاتھوں پر تین بار پانی ڈالا اور اون کو دھویا پھر کلی
کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر مونہہ کو تین بار دھویا اور داہنے ہاتھہ کو کہنی تک تین بار دھویا پھر بایاں ہاتھہ کو اسی طرح پھر سر پر مسح کیا پھر داہنا
پانوں تین بار دھویا پھر بایاں پانوں اسیطرح پھر کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اسیطرح آپنے وضو کیا بعد اسکے فرمایا جو شخص اسطرح وضو کرکے پھر
دو رکعت نماز تحیۃ الوضو پڑہے اُن میں کچھہ دنیا کا خیال اور وسوسہ نہ آوے تو بخشدیگا اللہ جل جلالہ اُسکے اگلے گناہونکو
عن حمران قال رایت عثمان بن عفان توضاء فذکر نحوه ولم یذکر المضمضة والاستنشاق وقال فیه
ومسح راسه ثلاثا ثم غسل رجلیه ثلاثا ثم قال رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم توضأ هکذا وقال
من توضأ دون هذا کفاه ولم یذکر امر الصلاة **ترجمہ** دوسری روایت میں حمران سے ہے کہ میںنے حضرت
عثمان کو وضو کرتے دیکھا پھر ویسا ہی بیان کیا مگر کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا اس روایت میں نہیں ہے اور اس روایت
میں یہ ہے کہ مسح کیا آپ نے سر پر تین بار پھر دونوں پانوں تین بار دھوئے بعد اسکے کہا میںنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا اور آپ نے فرمایا جو اس سے کم وضو کریگا (یعنی ایک ایک بار اعضا کو دھوویگا یا دو دو بار)
تو یہی کافی ہے اور نماز کا ذکر نہیں کیا **عن** عثمان بن عبد الرحمن التیمی قال سئل ابن ابی ملیکة عن الوضوء فقال
رایت عثمان بن عفان سئل عن الوضوء فدعا بماء فاتی بمیضاة فاصغاها علی یده الیمنی ثم ادخلها فی الماء
فتمضمض ثلاثا واستنثر ثلاثا وغسل وجهه ثلاثا ثم غسل یده الیمنی ثلاثا وغسل یده الیسری ثلاثا ثم ادخل
یده فاخذ ماء فمسح براسه واذنیه فغسل بطونهما وظهورهما مرة واحدة ثم غسل رجلیه ثم قال این السائل
عن الوضوء هکذا رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم یتوضاء **ترجمہ** عثمان بن عبد الرحمن تیمی سے روایت ہے
کہ ابن ابی ملیکہ سے سوال ہوا وضو کے اُنہوں نے کہا میںنے حضرت عثمان رض کو دیکھا اُن سے کسی نے وضو کو پوچھا اُنہوں نے پانی منگوایا
ایک برتن آیا پہلے اُنہوں نے اُس برتن سے اپنے داہنے ہاتھہ پر جھکایا (یعنی داہنا ہاتھہ دھویا) پھر داہنے ہاتھہ کو اُس برتن
کے اندر ڈالکر پانی لیا اور تین بار کلی کی اور تین بار ناک میں پانی ڈالا اور تین بار مُنہ دھویا پھر داہنا ہاتھہ تین بار دھویا اور
بایاں ہاتھہ تین بار دھویا پھر ہاتھہ پانی کے اندر ڈالکر پانی لیا اور اپنے سر اور کانوں پر مسح کیا اندر اور باہر ایک بار پھر کہا
کہاں ہیں پوچھنے والے وضو کے میںنے اسی طرح دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے۔ **کہا** ابوداؤد نے
حضرت عثمان سے جو صحیح حدیثیں وضو کے باب میں مروی ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ سر کا مسح ایکبار ہے کیونکہ سر کے مسح میں
کوئی عدد بیان نہیں کیا جیسے اور ارکان میں بیان کیا **عن** ابی علقمة ان عثمان دعا بماء فتوضأ فافرغ علی یده
الیمنی علی الیسری ثم غسلهما الی الکوعین قال ثم مضمض واستنشق ثلاثا وذکر الوضوء ثلاثا قال ومسح برأسه
ثم غسل رجلیه وقال رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم توضأ مثل ما رایتمونی توضأت ثم ساق نحو حدیث [illegible]

واثر ترجمہ ابوحلقہ سے روایت ہی حضرت عثمان نے پانی منگوایا اور وضو کیا تو پہلے داہنی ہاتھ پھر بائین ہاتھ پر پانی ڈالا اور دونون ہاتھون کو پہونچون تک دھویا پھر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا تین بار اور بیان کیا وضو تین تین بار اور مسح کیا سر پر پھر پانون دھوئے اور کہا مینے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کیا آپ نے جسطرح تمنے مجھ دیکھا وضو کرتے ہوئے اور بیان کیا مثل روایت زہری کے پورا پورا **عن** شقیق بن سلمۃ قال رایت عثمان بن عفان غسل ذراعیہ ثلاثا ثلاثا ومسح راسہ ثلاثا ثم قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعل ھذا **ترجمہ** شقیق بن سلمہ سے روایت ہی مینے حضرت عثمان کو دیکھا انہون نے دونون ہاتھ وضو مین تین تین بار دھوئے اور سر پر مسح کیا تین بار پھر کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی کرتے دیکھا **عن** عبد خیر قال اتانا علی رضی اللہ عنہ وقد صلی قد عابطھور فقلنا ما یصنع بالطھور وقد صلی ما یرید الا ان یعلمنا فاتی باناء فیہ ماء وطست فافرغ من الاناء علی یمینہ فغسل یدیہ ثلاثا ثم تمضمض واستنثر ثلاثا ثم مضمض وانثر من الکف الذی یاخذ فیہ ثم غسل وجھہ ثلاثا ثم غسل یدہ الیمنی ثلاثا وغسل یدہ الشمال ثلاثا ثم جعل یدہ فی الاناء فمسح برسہ مرۃ واحدۃ ثم غسل رجلہ الیمنی ثلاثا ورجلہ الشمال ثلاثا ثم قال من سرہ ان یعلم وضوء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فھو ھذا **ترجمہ** عبد خیر سے روایت ہی ہمارے پاس حضرت علی رض آئے اور آپ نماز پڑھ چکے تھے پانی منگوایا ہم لوگون نے کہا اب پانی کیا کرینگے نماز تو پڑھ چکے ہین شاید ہمکو سکھانا مقصود ہی خیر ایک برتن مین پانی آیا اور ایک طشت آیا تو برتن سے پہلے داہنے ہاتھ پر پانی ڈالا اور دونون ہاتھون کو (پہونچون تک) تین بار دھویا پھر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا تین بار لیکن ایک ہی چلو سے آدھی مین کلی کرتے اور آدھا ناک مین ڈالتے **ف** ایک ہی چلو سے کلی بھی کرنا بقیہ پانی ناک مین ڈالنا جایز ہے اور علحدہ علحدہ چلو لینا ہر ایک کے لئے افضل ہے **ت** پھر تین بار مونہہ دھویا پھر تین بار داہنا ہاتھ دھویا اور بایان ہاتھ بھی تین بار دھویا پھر ہاتھ برتن کے اندر ڈالکر سر پر ایکبار مسح کیا پھر داہنا پانون تین بار دھویا اور بایان پانون تین بار دھویا پھر کہا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا طریقہ معلوم کرنیسے خوش ہو تو وہ یہی ہے - دوسری روایت مین یون ہی کہ حضرت علی رض صبح کی نماز پڑھکر رحبہ مین گئے (رحبہ ایک مقام ہے کوفے مین) اور آپ نے پانی منگوایا ایک لڑکا پانی کا برتن اور طشت لیکر آیا آپ نے پانیکا بدہنا داہنے ہاتھ مین لیا اور بائین ہاتھ پر پانی ڈالا اور دونون پہونچونکو تین بار دھویا پھر داہنا ہاتھ برتن کے اندر ڈالکر پانی لیا اور کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا پھر بیان کیا قریب قریب پہلی روایت کے پھر مسح کیا اپنے سر پر آگے اور پیچھے ایکبار پھر اسی طرح جدید کو نقل کیا - تیسری روایت مین یون ہے عبد خیر نے کہا مینے دیکھا ایک کرسی آئی حضرت علی رض اس پر بیٹھے پھر ایک کوزہ پانی کا آیا آپنے تین بار اپنا ہاتھ دھویا پھر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا ایک ہی ایک چلو سے اور ذکر کیا آخر حدیث تک - چوتھی روایت مین یون ہے کہ حضرت علی رض سے سوال ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسطرح وضو کرتے تھے

پھر یہی حدیث بیان کی اور کہا کہ مسح کیا اپنے سر پر ایسا کہ پانی ٹپکنے کو تھا اور دونوں پاؤں میں بار دھوئے پھر کہا ایسا ہی تھا وضو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ پانچویں[۵] روایت میں عبد الرحمن ابن ابی لیلی سے یوں ہے میں نے حضرت علی رضؓ کو دیکھا انہوں نے وضو کیا تو موہنہ کو تین بار دھویا اور ہاتھوں کو تین بار اور مسح کیا سر پر ایک بار پھر کہا کہ ایسا ہی وضو کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھٹی[۶] روایت میں ابی حیہ ہے یہ ہے میں نے حضرت علی کو دیکھا انہوں نے وضو کیا تو سارا وضو تین تین بار بیان کیا پھر مسح کیا سر پر پھر دھوئے دونوں پاؤں ٹخنوں تک پھر کہا یہی منظور تھا کہ میں تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو دکھلاؤں **عن** ابن عباس قال دخل علی علی یعنی ابن ابیطالب وقد اهراق الماء فدعا بوضوء فاتیناه بتور فیه ماء حتی وضعنا بین یدیه فقال یا ابن عباس الا اریك کیف کان یتوضا رسول الله صلی الله علیه وسلم قلت بلی قال فاصغی الاناء علی یده فغسلها ثم ادخل یده الیمنی فافرغ بها علی الاخری ثم غسل کفیه ثم تمضمض واستنثر ثم ادخل یده فی الاناء جمیعا فاخذ بها حفنه من ماء فضرب بها علی وجهه ثم القم ابهامیه ما اقبل من اذنیه ثم الثانیه ثم الثالثه مثل ذلك ثم اخذ بکفه الیمنی قبضه من ماء فصبها علی ناصیته فترکها تستن علی وجهه ثم غسل ذراعیه الی المرفقین ثلاثا ثلاثا ثم مسح راسه وظهور اذنیه ثم ادخل یدیه جمیعا فاخذ حفنه من ماء فضربها علی رجله وفیها النعل ففتلها بها ثم الاخری مثل ذلك قال قلت فی النعلین قال فی النعلین قال قلت فی النعلین قال وفی النعلین قال قلت فی النعلین قال وفی النعلین

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے پھر پاس حضرت علی رضؓ کے تشریف لائے اور استنجا کر چکے تھے انہوں نے وضو کے لئے پانی مانگا ہم ایک پیالہ میں پانی لیکر آئے اور انکے سامنے رکھ دیا انہوں نے کہا اے ابن عباس میں تمہیں بتلاؤں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح وضو کرتے تھے میں نے کہا ہاں حضرت علی نے برتن کو جھکایا ہاتھ پر پانی ڈالا اور اسکو دھویا پھر داہنا ہاتھ پانی کے برتن میں ڈالکر پانی لیا اور بائیں ہاتھ پر ڈالکر دونوں پہونچوں کو دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر دونوں ہاتھ ملا کر برتن کے اندر ڈالے اور چلو بھر کر پانی لیا اور اپنے موہنہ پر مارا **ف** پانی موہنہ پر زور سے مارنا منع ہے شاید یہاں مراد پانی ڈالنا ہو (مرقاۃ) **ت** پھر دونوں انگوٹھوں کو کانوں کے اندر پھیرا یعنی سامنے کے رخ پر **ف** نووی نے کہا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ موہنہ کے ساتھ کانوں کے اندر کا رخ دھو لیوے پھر بعد مسح سر کے اُن کے باہر کے رخ پر مسح کرے **ت** پھر دوسری بار ایسا ہی کیا پھر تیسری بار ایسا ہی کیا پھر داہنے ہاتھ میں ایک چلو پانی لیکر بائیں پر ڈالا **ف** نووی نے کہا اسکا مطلب معلوم نہیں ہوتا کیونکہ جب تین بار موہنہ دھو چکے پھر تو تیسری بار بائیں پر پانی ڈالنا کیا معنی اگر یہ کہا جاوے کہ موہنہ کو چار بار دھویا تو یہ خلاف اجماع کے ہے شاید کوئی مقام بائیں میں سوکا رہگیا ہوگا اسوجہ سے اسکو تر کر لیا۔ مترجم کہتا ہے کہ یہ تاویل بالکل غلط ہے اور لائق التفات نہیں ہے حق یہ ہے کہ بعد تین بار موہنہ دھونیکے یہ بھی ایک سنت ہے کہ تھوڑا سا پانی لیکر ہاتھ پر بہا لیوے **ت** اور اسکو چھوڑ دیا وہ بہ رہا تھا موہنہ پر پھر دونوں ہاتھ دھوئے کہنیوں تک تین بار

پھر مسح کیا سر پر اور کانون کی پشت پر پھر دونون ہاتھہ پانی مین ڈالکر ایک چلو بھر کر لیا اور اپنے پاؤن پر مارا اور پاؤن
مین چپل پھنچی تھے **ف** عرب کا جوتا صرف ایک تلہ ہوتا ہے جسکو چپل کہتے ہین جب پانی پاؤن پر مارا تو وہ سب طرف
پہنچ گیا ہوگا **ت** پھر دوسرے پاؤن پر اسی طرح مارا - مینے کہا جوتا پہنے پہنے آپ نے فرمایا ہان جوتا پہنے پہنے مینے
کہا جوتا پہنے پہنے آپ نے فرمایا ہان جوتا پہنے پہنے مینے کہا جوتا پہنے پہنے آپ نے فرمایا ہان جوتا پہنے پہنے کہا
ابو داؤد نے روایت ابن جریج کی شیبہ سے مشابہ ہے حضرت علی کی حدیث سے اُس روایت مین حجاج نے ابن جریج
سے نقل کیا کہ مسح کیا اپنے سر پر ایک بار اور ابن وہب نے ابن جریج سے نقل کیا کہ مسح کیا تین بار **عن** عمرو بن یحیی
المازني عن ابیه انه قال لعبد الله بن زید وهو جد عمرو بن یحیی هل تستطیع ان تریني کیف کان رسول الله صلی الله علیه
وسلم یتوضأ فقال عبد الله بن زید نعم فدعا بوضوء فافرغ علی یدیه فغسل یدیه ثم تمضمض واستنثر ثلاثا ثم
غسل وجهه ثلاثا ثم غسل یدیه مرتین مرتین الی المرفقین ثم مسح راسه بیدیه فاقبل بهما وادبر بدء
بمقدم راسه ثم ذهب بهما الی قفاه ثم ردهما حتی رجع الی المکان الذی بدء منه ثم غسل رجلیه **ترجمہ**
عمرو بن یحیی مازنی سے روایت ہے اُنہون نے اپنے باپ سے سُنا اُنہون نے عبد اللہ بن زید سے کہا جو دادا تھے عمرو بن
یحیی کے کیا تم مجھہ دکھا سکتے ہو کیونکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تھے عبد اللہ بن زید نے کہا ہان اُنہون نے
پانی منگوایا اور اپنے دونون ہاتھون پر پانی ڈالا پھر اُن کو دھویا پھر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا تین بار پھر مونہہ کو دھویا
تین بار پھر دونون ہاتھہ دو دو بار دھوئے کہنیون تک پھر سر پر مسح کیا دونون ہاتھون سے آگے سے لیگئے پیچھے کو اور پیچھے
سے لائے آگے کو پہلے شروع کیا مسح سامنے سے اور لیگئے ہاتھون کو گدی تک پھر لوٹا لائے جہان سے لیگئے تھے پھر دونون
پاؤن دھوئے **عن** عبد الله بن زید بن عاصم بهذا الحدیث قال فمضمض واستنشق من کف واحد یفعل
ذلك ثلثا ثم ذکر نحوه **ترجمہ** دوسری روایت مین یون ہے عبد اللہ بن زید نے کلی کی اور ناک مین پانی
ڈالا ایک ہی چلو سے تین بار ایسا ہی کیا باقی حدیث پہلی کی سی ہے **عن** عبد الله بن زید بن عاصم المازني یذکر
انه رای رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر وضوءه قال ومسح راسه بماء غیر فضل یدیه وغسل رجلیه حتی
انقاهما **ترجمہ** عبد اللہ بن زید سے ایک روایت یون ہے اُنہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کو بیان کیا
تو مسح کیا سر پر نیا پانی لیکر اُس پانی سے نہ کیا جو ہاتھہ دھونے کے بعد لگا رہ گیا تھا اور دونون پاؤن کو دھویا یہان تک کہ
اُن کو صاف کیا (یعنی میل کچیل سے) **عن** المقدام بن معدیکرب الکندی قال اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم
بوضوء فتوضأ فغسل کفیه ثلثا ثم تمضمض واستنشق ثلثا وغسل وجهه ثلثا ثم غسل ذراعیه ثلثا ثلثا ثم
مسح براسه واذنیه ظاهرهما وباطنهما **ترجمہ** مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس وضو کا
پانی یا آپنے وضو کیا تو دونون پہونچے دھوئے تین بار پھر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا تین بار اور مونہہ تین بار دھویا پھر دونون

ناپنہ دھوئی تین تین بار پھر مسح کیا سر پر اور کانون کے باہر اور اندر ف باہر وہ رخ ہے جو سر سے ملا ہوا ہے
اور اندر وہ رخ جو منہ سے ملا ہوا ہے عن المقدام ابن معدیکرب قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
توضأ فلما بلغ مسح راسہ وضع کفیہ علی مقدم راسہ فامرھما حتی بلغ القفاء ثم ردھما الی المکان الذی
بدأ منہ ترجمہ مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا وضو کرتے ہوئے جب آپ
مسح کرنے لگے تو دونوں ہتیلیوں کو پیشانی پر رکھا پھر انکو لیتے چلے گئے گدی تک پھر وہیں لے آئے جہاں سے لیگئے تھے
ف ھذا اسناد قال قوی جید ذینیہ ظاھرھما وباطنھما زاد ھشام وادخل اصابعہ فی صماخ اذنیہ ترجمہ
دوسری روایت میں یہ ہے کہ مسح کیا آپ نے کانون کے باہر اور اندر زاد ھشام کی روایت میں یہ ہے کہ انگلیون کو کان
کے سوراخ میں ڈالا عن المغیرۃ بن فروۃ ویزید بن ابی ملک ان معاویۃ توضأ للناس کما رای رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یتوضأ فلما بلغ راسہ غرف غرفۃ من ماء فتلقاھا بشمالہ حتی وضعھا علی وسط راسہ حتی قطر الماء
او کاد یقطر ثم مسح من مقدمہ الی موخرہ ومن موخرہ الی مقدمہ ترجمہ مغیرہ ابن فروہ اور یزید بن ابی ملک
سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ نے وضو کیا لوگون کو دکھانے کے لئے جیسے دیکھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
وضو کرتے ہوئے جب سر کے مسح تک پہنچے تو ایک چلو پانی لیکر بائین ہاتھ سے چندیا پر ڈالا یہان تک کہ پانی بہنے لگا یا قریب
بہنے کے ہوا پھر مسح کیا آگے سے پیچھے تک اور پیچھے سے آگے تک عن الولید بھذا الاسناد قال فتوضأ ثلاثا
ثلاثا وغسل رجلیہ بغیر عدد ترجمہ ولید سے روایت ہے اسی حدیث میں کہ معاویہ رض نے وضو کیا تین تین بار
اور دونون پانون دھوئے گنتی نہیں عن الربیع بنت معوذ بن عفراء قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یاتینا فحدثتنا انہ قال اسکبی لی وضوءً فذکرت وضوء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت فیہ فغسل کفیہ
ثلاثا وضأ وجھہ ثلاثا ومضمض واستنشق مرۃ ومضمض یدیہ ثلثا ثلثا ومسح براسہ مرتین یبدأ بموخر راسہ
ثم بمقدمہ وباذنیہ کلتیھا ظھورھما وبطونھما وضأ رجلیہ ثلثا ثلثا ترجمہ ربیع بنت معوذ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آیا کرتے ایک بار آپ نے کہا وضو کے واسطے پانی لاؤ انہون نے بیان
کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے دونون پہونچے دھوئے تین بار اور مونہہ کو دھویا تین بار اور کلی کی اور ناک
میں پانی ڈالا ایک بار اور دھوئے دونون ہاتھ تین تین بار اور مسح کیا سر پر دو بار پہلے پیچھے سے شروع کیا پھر آگے سے
پھر دونون کانون پر مسح کیا اوپر اور اندر اور دونون پاؤن تین تین بار دھوئے۔ دوسری روایت میں یون ہے
کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا تین بار عن الربیع بنت معوذ بن عفراء ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضأ
عندھا فمسح ما اقبل منہ وما ادبر وراسہ وما حولہ من قرن الشعر کل ناحیۃ لمنصب الشعر لا یحرک الشعر عن ھیئتہ ترجمہ ربیع بنت معوذ
بن عفراء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا ان کے پاس تو سارے سر پر مسح کیا اس سے جو

مسح شروع کرتے تہے اور ہر کونے مین نیچے تک لیجاتے تہے بالون کی روش پر اور نہین حرکت دیتے تہے بالون کو اپنی حالت سے
ف یعنی ہر ایک جانب مین اوپر سے نیچے تک مسح کیا اور بالون کو اپنی جگہ سے اولٹ پلٹ نہین کیا **عن** الربیع بنت معوذ
بن عفراء قالت رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ قالت فمسح راسہ ومسح ما اقبل منہ وما ادبر وصدغیہ
واذنیہ مرۃ واحدۃ **ترجمہ** ربیع بنت معوذ سے روایت ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا وضو کرتے ہوئے
آپ نے مسح کیا سر پر آگے اور پیچہے اور کنپٹیون پر اور کانون پر ایکبار **عن** الربیع ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مسح برأسہ
من فضل ماء کان فی یدہ **ترجمہ** ربیع سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا سر پر اُس تری سے جو بچی تھی
اُن کے ہاتہہ مین **عن** الربیع بنت معوذ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ فادخل اصبعیہ فی جحری اذنیہ
ترجمہ ربیع سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور اپنی انگلیون کو کانون کے سوراخ مین ڈالا
عن طلحۃ بن مصرف عن ابیہ عن جدہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمسح راسہ مرۃ واحدۃ
حتی بلغ القذال وھو اول القفا وقال مسد دمسح راسہ من مقدمہ الی موخرہ حتی اخرج یدیہ من تحت اذنیہ
ترجمہ طلحہ بن مصرف نے روایت کی اپنے باپ سے (مصرف سے) اُنہون نے اُن کے دادا سے (عمرو بن کعب یا عمی کعب
بن عمرو) کہ مینے دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسح کرتے تہے سر کا ایک بار یہان تک کہ گردن کے سر تک پہونچ
جاتے تہے اور مسدد کی روایت مین یون ہے کہ مسح کیا آپ نے اپنے سر پر آگے سے پیچہے تک یہانتک کہ نکالا اپنے دونو
ہاتہون کو کانون کے تلے سے ف بعض لوگون نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے گردن کے مسح پر اور یہ استدلال
درست نہین کیونکہ جو لوگ اس مسح کے استحباب کے قایل ہین وہ یہ کہتے ہین کہ سر کے مسح سے فارغ ہو کر کانون کے مسح کے
بعد گردن پر مسح کرے اور یہ کیفیت اس حدیث سے ثابت نہین ہے نہ گردن کا مسح ثابت ہے بلکہ جب سر کا مسح پورا پورا ہوگا
تو ہاتہہ گردن کے شروع تک آ جاویگا علاوہ اسکے یہ حدیث ضعیف ہے طلحہ بن مصرف کے دادا کا حال معلوم نہین کہ وہ
صحابی ہے عبد الحق اور ابن القطان اور ابن ابی حاتم اور ابو زرعہ نے اس اسناد کو غیر قابل اعتبار بیان کیا ہے اور ابن الہمام
نے فتح القدیر مین جو حدیث مسح گردن کی ترمذی سے نقل کی ہے وہ نقل صحیح نہین ہے بعد تلاش کے معلوم ہوا کہ یہ حدیث
جامع ترمذی مین نہین پائی جاتی سوا اسکے جو احادیث ہین وہ ضعیف بلکہ قریب بہ موضوع ہین **کہا** مسدد نے مین نے
حدیث یحیی سے بیان کی اُنہون نے اُسکو منکر کہا کہا ابو داؤد نے مین نے امام احمد سے سُنا وہ کہتے تہے ابن عیینہ نے
اس حدیث کا انکار کیا اور کہا ہے طلحہ عن ابیہ عن جدہ **ف** یعنی طلحہ کے باپ اور دادا دونون مجہول الحال ہین
شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے کہا کہ گردن کے مسح کے باب مین حضرت سے کوئی حدیث صحیح نہین ہوئی ہے اور اسلئے جمہور علماء
مانند شافعی و مالک و احمد کے اسکو مستحب نہین جانتے ہین اور جس نے مستحب کہا ہے اوس نے اسباب مین اعتماد کیا ہے اور
اثر پر یا حدیث ضعیف پر کہ وہ یہ ہے انہ مسح راسہ حتی بلغ القذال اور یہ دونون امر دلیل ہونیکی صلاحیت نہین رکہتے ہین

عن ابن عباس رای رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یتوضأ فذکر الحدیث کلہ ثلثا ثلثا قال ومسح برأسہ واذنیہ مسحۃ واحدۃ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے تو ساری حدیث بیان کی تین تین بار اور سر کا مسح کیا ایک بار **عن** ابی امامۃ ذکر وضوء النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یمسح الماقین قال وقال الاذنان من الراس **ترجمہ** ابو امامہ نے ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا تو کہا کہ آپ ملتے تھے آنکھوں کے کونوں کو اور کہا دونوں کان سر میں داخل ہیں۔ کہا حسن نے میں جانتا ہوں کہ کان بھی سر میں سے ہیں یہ قول ابی امامہ کا ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا **باب** الوضوء ثلثا ثلثا تین تین بار وضو کرنیکا بیان **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال ان رجلا اتی النبی صلے اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ کیف الطہور فدعا بماء فی اناء فغسل کفیہ ثلثا ثم غسل وجہہ ثلثا ثم غسل ذراعیہ ثلثا ثم مسح برأسہ وادخل اصبعیہ السبابتین فی اذنیہ ومسح بابہامیہ علی ظاہر اذنیہ وبالسبابتین باطن اذنیہ ثم غسل رجلیہ ثلثا ثلثا ثم قال ھکذا الوضوء فمن زاد علی ھذا او نقص فقد اساء وظلم او اساء وظلم **ترجمہ** عمرو بن شعیب سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ سے (شعیب بن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن العاص سے) انہوں نے اپنے دادا سے (عبداللہ بن عمرو بن عاص سے)۔ بہت محدثین نے اس روایت کو ضعیف کیا ہے اور بعضوں نے مقبول رکھا ہے۔ ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض کی یا رسول اللہ وضو کیونکر کرنا چاہیئے آپ نے ایک برتن میں پانی منگوایا اور دونوں پہونچوں کو تین بار دھویا پھر منہ کو تین بار دھویا پھر دونوں ہاتھوں کو تین بار دھویا پھر سر پر مسح کیا اور دونوں کلمے کی انگلیوں کو کانوں کے اندر کیا اور انگوٹھوں سے اُنکے ظاہر کا مسح کیا (یعنی کانوں کے اندر کلمے کی انگلی ڈالکر مسح کیا اور باہر انگوٹھوں سے مسح کیا) پھر دونوں پاؤں تین تین بار دھوئے بعد اسکے فرمایا وضو اس طرح ہے جو اس سے بڑھا دیا گھٹا دیا اُس نے بُرا کیا اور حد سے گذرا یا حد سے گذرا اور بُرا کیا **ف** شیخ ولی الدین نے کہا تین بار سے زیادہ بڑھانا تو مکروہ ہے مگر گھٹانا کیونکر بُرا ہو گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو دو بار اور ایک ایک بار اعضا کا دھونا ثابت ہے اور سب علماء نے اجماع کیا ہے ایکبار کے جواز پر اور طحاوی اور بزار اور طبرانی نے باسناد صحیح اسکو عبداللہ بن عمرو سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار وضو کیا جواب اسکا یہ ہے کہ گھٹانیکا لفظ وہم ہے راوی سے احمد اور نسائی اور ابن ماجہ کی روایت میں اسی قدر ہے جو اس سے بڑھا دیا اُس نے بُرا کیا اور ظلم کیا اور یہ نہیں ہے جو اس سے گھٹا دے اُس نے بُرا کیا۔ بعضوں نے کہا گھٹانے سے یہ مراد ہے کہ کسی عضو کو نہ دھوئے یا پورا نہ دھوئے **باب** الوضوء مرتین مرتین دو دو بار وضو کرنیکا بیان **عن** ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ مرتین مرتین **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا دو دو بار **عن** عطاء بن یسار قال قال لنا ابن عباس الا تحبون ان اریکم کیف

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ فدعا بانا ء فیہ ماء فاخذ غرفۃ بیدہ الیمنی فمضمض واستنشق
ثم اخذ اخری فجمع بھا یدیہ ثم غسل وجھہ ثم اخذ اخری فغسل بھا یدہ الیسری ثم قبض قبضۃ من الماء ثم نفض یدہ ثم مسح بھا راسہ واذنیہ ثم قبض قبضۃ اخری من الماء
فرش علی رجلہ الیمنی وقبض علیھا الماء بیدہ یدفوق القدم ویدتحت النعل ثم صنع بالیسری مثل الذی

ترجمہ عطاء بن یسار سے روایت ہی ابن عباس نے کہا کیا مین تمکو دکھلاؤن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر وضو کرتے تہے پہر ایک برتن منگوایا جسمین پانی تہا اور ایک چلو پانی داہنے ہاتہہ سے لیکر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا پہر ایک اور چلو دونون ہاتہون مین لیکر منہہ دہویا پہر ایک چلو لیکر داہنا ہاتہہ دہویا پہر ایک چلو لیکر بایان ہاتہہ دہویا پہر ایک مٹھی مین پانی لیکر اسکو ڈالیا اور سر اور کانون کا مسح کیا پہر ایک مٹھی پانی لیکر داہنے پانون پر چھڑک لیا اور جوتا پہنے ہوے تہے پہر ایک ہاتہہ پانون کے اوپر پہیر دیا اور ایک جوتے کے نیچے پہیر ائین پانون سے یہی ایسا کیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مسح کرنا پانون پر درست ہی شاید یہہ اُس حالت مین ہو جب موزے پہنے ہوتے ایسی ہی تاویل کی ہے بعض علمانے اور حضرت علی کی بہی حدیث اسی قسم کی اوپر گذر چکی **باب** الیمنی ومرۃ ایک ایکبار وضو کرنے کا بیان **عن** ابن عباس قال الا اخبرکم بوضوء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتوضأ مرۃ مرۃ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس نے کہا کیا مین تمکو بتاؤن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو کیونکر تہا تو وضو کیا اُنہون نے ایک ایکبار **باب** فی الفرق بین المضمضۃ والاستنشاق کلی اور ناک مین پانی ڈالنے مین جدائی کرنا (یعنی پہلے کلی کرنا پہر نیا پانی لیکر ناک مین پانی ڈالنا حنفیہ کے نزدیک یہی اولی ہے مگر اکثر علما اسکے مخالف ہین اُنکے نزدیک ایک ہی چلو لیکر آدہی سے کلی کرے اور آدہا ناک مین ڈالے اور روایات صحیحہ اسی کے موید ہین **عن** طلحۃ عن ابیہ عن جدہ قال دخلت یعنی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یتوضأ والماء یسیل علی وجھہ ولحیتہ علی صدرہ فرایتہ یفصل بین المضمضۃ والاستنشاق **ترجمہ** طلحہ نے روایت کی اپنے باپ سے اُنہون نے اُنکے دادا سے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا آپ وضو کر رہے تہے اور پانی آپ کی ڈاڑہی اور منہہ سے سینے پر بہ رہا تہا اور آپ جدائی کرتے تہے کلی مین اور ناک مین پانی ڈالنے مین **ف** یہہ حدیث ضعیف ہی کیونکہ طلحہ کے باپ اور دادا مجہول الحال ہین **باب** فی الاستنثار ناک چہنکنے کا بیان **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا توضأ احدکم فلیجعل فی انفہ ماء ثم لینثر **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے وضو کرے تو اپنے ناک مین پانی ڈالکر ناک چہنکے **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استنثروا مرتین بالغتین او ثلاثا **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناک چہنکو دو بار اچہی طرح سے یا تین بار **عن**

لقیط بن صبرۃ قال کنت وافد بنی المنتفق او فی وفد بنی المنتفق الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فلما قدمنا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم نصادفہ فی منزلہ وصادفنا عائشۃ ام المومنین قال فامرت لنا بخزیرۃ فصنعت لنا قال واتینا بقناع ولم یقل قصعۃ القناع والقناع الطبق فیہ تمر ثم جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ھل اصبتم شیئا او امر لکم بشیء قال فقلنا نعم یا رسول اللہ قال فبینا نحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلوسا اذ دفع الراعی غنمہ الی المراح ومعہ سخلۃ تیعر فقال ما ولدت یا فلان قال بھمۃ قال فاذبح لنا مکانھا شاۃ ثم قال لا تحسبن ولم یقل لا تحسبن انا من اجلک ذبحنا ھا لنا غنم مائۃ لا نزیدان نزید فاذا ولد الراعی بھمۃ ذبحنا مکانھا شاۃ قال قلت یا رسول اللہ ان لی امراۃ وان فی لسانھا شیئا یعنی البذاء قال فطلقھا اذا قال قلت یا رسول اللہ ان لھا صحبۃ ولی منھا ولد قال فمرھا یتوضأ فان یکن فیھا خیر فستفعل ولا تضرب ظعینتک کضربک امیتک قلت یا رسول اخبرنی عن الوضوء قال اسبغ الوضوء وخلل بین الاصابع وبالغ فی الاستنشاق الا ان تکون صائما

ترجمہ لقیط بن صبرہ سے روایت ہے میں سردار تھا ان لوگوں کا جو بنی منتفق (ایک قوم ہے) میں سے آئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اُن لوگوں میں تھا جب ہم آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس دیکھا تو آپ اپنی جگہ میں نہیں ہیں ہم کو ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں اُنہوں نے حکم کیا ہمارے لئے خزیرہ تیار کرنیکا **ف** خزیرہ اُسکو کہتے ہیں گوشت کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرکے چڑاوین بہت سا پانی ڈالکر جب وہ پک جاوی تو اوپر سے آٹا ڈالین اگر نرا آٹا ہو گوشت نہ ہو تو اسکو حصیدہ کہتے ہیں بعضوں نے کہا خزیرہ ایک قسم کا حریرہ ہے بعضوں نے کہا اگر آٹا اور گھی کا بناوین تو حریرہ ہے اگر کھجور کا بناوین تو خزیرہ ہے **ت** وہ تیار کیا گیا اور ہمارے سامنے ایک طبق کھجور کا لایا گیا بعد اسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے فرمایا تم نے کچھ کہا یا یہ فرمایا تمہارے کہا نیکے واسطے کچھ تیار کیا گیا ہے ہم نے کہا ہاں یا رسول اللہ پھر ہم سے آپ نے کہا ہم بیٹھے ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہ ایک چرواہا بکریان مراح کیطرف لیکر پھرا مراح اس مقام کو کہتے ہیں جہان بکریان رات کو رہتی ہیں) اور اُسکے پاس ایک بچہ تھا جو چلا رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا پیدا ہوا ہے وہ بولا کچھ پیدا ہوئی (آپ نے یہ پوچھا کہ نر پیدا ہوا یا مادہ پیدا ہوئی اُس نے جواب دیا مادیان ہوئی) آپ نے فرمایا تو اُسکے بدلے ایک بکری ہماری لئے ذبح کر پھر فرمایا لا تحسبن نہ لا تحسبنّ **ف** مطلب یہ ہے کہ راوی نے اس حدیث کو لفظاً لفظاً نقل کیا ہے بدون کسی قسم کے تصرف کے یہانتک کہ اعراب میں بھی فرق نہیں کیا **ت** یعنی تو یہ نہ سمجھ کہ ہم اس بکری کو تیرے لئے ذبح کرتے ہیں بلکہ ہماری پاس سو بکریان ہیں ہم پورا نا نہیں چاہتے تو جب کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے ہم اُسکے عوض میں ایک بکری کاٹ ڈالتے ہیں لقیط نے کہا یا رسول میرے ایک بی بی ہے جسکی زبان دراز ہے آپ نے فرمایا اُسکو طلاق دیدے لقیط نے کہا ایک مدت تک

میرا اسکا ساتھہ رہا اور میری اولاد بھی ہے اُس سے آپنے فرمایا اسکو نصیحت کرا در سمجھا اگر اسمین بھلائی ہے تو سمجھہ
جاویگی اور مت مار اپنی جورو کو جیسے تو اپنی لونڈی کو مارتا ہے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ ضرب خفیف زوجہ
کو درست ہے اگر کہنے اور سمجھانے سے نہ سمجھے **ت** یعنے کہا یا رسول اللہ خبر کیجئے مجھہ کو وضو سے آپ نے فرمایا پورا کر وضو
کو اور خلال کر انگلیون مین (تاکہ انگلیون کے اندر سوکھا نہ رہ جاوے) اور خوب پہنچا پانی ناک مین مگر بھوکہ تو روزہ دار
ہو (اُسوقت ناک مین آہستہ پانی ڈال تا دماغ مین نہ پہونچے) - دوسری روایت مین یہہ ہے کہ لقیط ابن صبرہ
سردار تھے بنی المنتفق کے وہ آئے حضرت عایشہ پاس آخر حدیث تک تھوڑی دیر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تشریف لائے آگے کو جھکتے ہوئے **ف** یعنی جلد چلتے ہوئے آئے بعضون نے یہہ کہا ہے کہ چلنے مین دامنے
پاؤن جھکتے جاتے تھے مگر یہہ صحیح نہین ہے کیونکہ یہہ مغرورون کی چال ہے **ت** اس روایت مین خزیرہ کی جگہہ عصیدہ
ہے یعنی حیس عصیدہ تیار کرنیکا حکم یا عصیدہ کے معنی اوپر گزر چکے **ت** تیسری روایت مین ابن جریج سے
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو وضو کرے تو کلی کر **باب** تخلیل اللحیۃ داڑھی کے
خلال کا بیان **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا توضاء اخذ کفا من ماء فادخلہ
تحت حنکہ فخلل بہ لحیتہ وقال ھکذا امرنی ربی **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جب وضو کرتے تو ایک چلو پانی لیکر اُسکو ٹھوڑی کے نیچے لیجاتے اور خلال کرتے داڑھی کا اور فرماتے ایسا ہی حکم
کیا مجھکو میرے پروردگار نے **باب** المسح علی العمامۃ عمامہ پر مسح کرنیکا بیان **ف** اکثر علماء کے نزدیک
مسح عمامہ پر درست نہین جبتک سر پر مسح نہ کرے مگر امام احمد اور اصحاب حدیث کے نزدیک درست ہے
عن ثوبان قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سریۃ فاصابھم البرد فلما قدموا علی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرھم ان یمسحوا علی العصائب والتساخین **ترجمہ** ثوبان سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹا سا لشکر بھیجا انکو سردی ہوگئی جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پاس آئے تو آپ نے انکو حکم کیا مسح کرنیکا عمامون اور موزون پر **عن** انس بن مالک قال رایت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یتوضا وعلیہ عمامۃ قطریۃ فادخل یدہ من تحت العمامۃ فمسح مقدم راسہ فلم ینقض
العمامۃ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مینے دیکھا وضو کرتے ہوے اور آپ کے
سر مبارک پر عمامہ قطریہ کا تھا (قطر ایک بستی ہے دہان کا بنا ہوا) تو آپنے اپنا ہاتھہ عمامہ کے نیچے لیجاکر سر کے سامنے
کا حصہ مسح کیا اور عمامہ کو نہ توڑا **باب** غسل الرجل پاؤن دھونیکا بیان **عن** المستورد بن شداد
قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضاء یدلک اصابع رجلیہ بخنصرہ **ترجمہ** مستورد ابن شداد
سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب وضو کرتے تھے تو اپنی پاؤن کی انگلیون کو ملتے تھے

چھنگلیا سے ف امام احمد کی روایت مین ہی خلال کرتے تھے **باب المسح علی الخفین** ف موزون پر مسح کرنیکا بیان - اہلسنت کو اسکے جواز پر اتفاق کیا ہے اور ابن عبد البر نے کہا کہ مین نے کسی سے اسکا انکار نہین دیکھا مگر امام مالک سے ایک روایت مین انکار منقول ہے پر وہ روایت صحیح نہین ہے اور احادیث مسح علی الخفین کی متواتر ہین کرخی نے کہا جو اسکے جواز کا قایل نہ ہو اُسپر کفر کا خوف ہے - امام مالک کے نزدیک اس مسح کی کوئی مدت مقرر نہین ہے جبتک موزہ نہ اتارے مسح کرتا چلا جاوے اور جمہور علما کے نزدیک مسافر کیواسطے تین دن رات اور مقیم کے واسطے ایک دن رات تک درست ہے پھر اُتارکر پانون دھونا چاہیے **عن** المغیرۃ بن شعبۃ یقول عدل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا معہ فی غزوہ بتوک قبل الفجر فعدلت معہ فاناخ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فتبرز ثم جاء فسکبت علی یدہ من الاداوۃ فغسل کفیہ ثم غسل وجہہ ثم حسر عن ذراعیہ فضاق کمہ جبتہ فادخل یدیہ فاخرجہما من تحت الجبۃ فغسلہما الی المرفق ومسح برأسہ ثم توضا علی خفیہ ثم رکب فاقبلنا نسیر حتی نجد الناس فی الصلوۃ قد قدموا عبد الرحمن بن عوف فصلی بہم حین کان وقت الصلوۃ ووجدنا عبد الرحمن وقد رکع بہم رکعۃ من صلوۃ الفجر فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصف مع المسلمین فصلی وراء عبد الرحمن بن عوف الرکعۃ الثانیۃ ثم سلم عبد الرحمن فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صلوتہ ففزع المسلمون فاکثروا التسبیح لانہم سبقوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالصلوۃ فلما سلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہم قد اصبتم او قد احسنتم **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راستہ چھوڑ کر ایک طرف کو چلے غزوہ تبوک مین قبل فجر کے مین بھی آپ کے ساتھہ چلا آپنے اونٹ بٹھلایا اور پاخانہ پھرا پھر آئے تو مین نے چمڑا گل سے پانی ڈالا آپ کے ہاتھہ پر آپنے دونون پہونچون کو دھویا پھر منہہ کو دھویا پھر آپ نے دونون ہاتھہ آستین سے نکالنا چاہے مگر آستینین تنگ تھین اسواسطے آپ نے جبے کے نیچے سے ہاتھہ نکال لئے اور دونون ہاتھون کو دھویا کہنیون تک اور مسح کیا سر پر اور مسح کیا موزون پر پھر سوار ہوئے اور ہم چلے جب ہم آئے تو ہم نے لوگون کو نماز پڑھتے ہوے پایا اور اُنھون نے امام بنایا تھا عبد الرحمن بن عوف کو اور عبد الرحمن نے نماز شروع کردی تھی معمول وقت پر (یعنی جسوقت آپ نماز فجر کی پڑھا کرتے تھے وہ وقت آیا تو صحابہ نے نماز شروع کردی) اور ایک رکعت پڑھ چکے تھے فجر کی دو رکعتون مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمان کے ساتھہ صف مین شریک ہوئے اور ایک رکعت عبد الرحمن بن عوف کے پیچھے پڑھی پھر عبد الرحمن نے سلام پھیرا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت جو باقی رہ گئی تھی پڑھنے کو کھڑے ہوئے مسلمان گھبرا گئے اسوجہ سے کہ انھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے نماز پڑھ لی تو اُنھون نے تسبیح کہنی شروع کی ف اس خیال سے کہ شاید جماعت نماز نہ ہوئی ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کرین ہم پھر آپ کے پیچھے پڑھ لیوین ف

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو فرمایا تم نے ٹھیک کیا یا تم نے اچھا کیا **ف** اس حدیث سے بہت سے مسایل معلوم ہوئے ایک یہ کہ جب نماز کا وقت ہو جاوے تو امام کا انتظار لازم نہیں ہے دوسری افضل کی اقتدا کمتر کے پیچھے درست ہے تیسری پیغمبر کی اقتدا اپنے امتی کے پیچھے درست ہے ابوبکر صدیق سے مرفوعاً روایت کیا کہ کوئی نبی نہیں مرا جبتک اُسکا امام ایک اُمتی اسکا نہ ہو گیا چوتھی سبوق جب اُٹھے کہ امام سلام پھیر چکے علی ہذا۔ سوا اس مقام کے اور ایک امامت جبرئیل علیہ السلام کی اور کہیں ثابت نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کے پیچھے نماز پڑھی ہو **عن** المغیرۃ بن شعبۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضأ ومسح ناصیتہ وذکر فوق العمامۃ وفی روایۃ اخری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یمسح علی الخفین وعلی ناصیتہ وعلی عمامتہ **ترجمہ** مغیرہ ابن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور مسح کیا پیشانی پر اور اوپر عمامے کے دوسری روایت میں ہے کہ مسح کرتے تھے آپ موزوں پر اور پیشانی پر اور عمامے پر **عن** المغیرۃ بن شعبۃ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رکب قدامہ اذا ذھب لحاجتہ ثم اقبل فتلقیتہ بالاداوۃ فافرغت علیہ فغسل کفیہ ووجھہ ثم اراد ان یخرج ذراعیہ وعلیہ جبۃ من صوف فلم یستطع ان اخرج ذراعیہ من جباب الروم ضیقۃ الکمین فضاقت فاخرج یدیہ من اسفل الجبۃ فغسلھما ومسح برأسہ وعلی الخفین ثم رکب وانی ادخلت القدمین الخفین وھما طاھرتان فمسح علیھما **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم تھے چند سواروں میں میرے ساتھ ایک چمڑے کی چھاگل تھی آپ حاجت کو جا کر آئے میں چھاگل لیکر پہونچا اور پانی ڈالا آپ نے دونوں پہنچوں کو اور منہ کو دھویا پہرائین نکالنا چاہیں اور آپ ایک رومی جبہ کے جبوں میں سے پہنے ہوئے تھے جسکی آستینیں تنگ تھیں تو ناچہ آپکے آمین سے نہ نکل سکے آپ نے نیچے نکال لئے پہر مین جھکا موزے آپ کے پانوں سے اُتارنے کو آپ نے فرمایا چھوڑ دے موزوں کو میں نے انکو طہارت پر پہنا ہے **ف** موزوں پر مسح اُسوقت درست ہے جب پورا وضو کر کے باوضو انکو پہنے **ت** پہر آپ نے موزوں پر مسح کیا **عن** المغیرۃ بن شعبۃ قال تخلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ھذہ القصۃ قال فاتینا الناس وعبد الرحمن بن عوف یصلی بھم الصبح فلما رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم اراد ان یتاخر فاومی الیہ ان یمضی قال فصلیت انا والنبی صلی اللہ علیہ وسلم خلفہ رکعۃ فلما سلم قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فصلی الرکعۃ التی سبق بھا ولم یزد علیھا شیئا قال ابو داؤد ابو سعید الخدری وابن الزبیر وابن عمر یقولون من ادرک الرکعۃ من الصلوۃ علیہ سجدتا السھو **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہیں پیچھے رہ گئے جماعت سے پہر بیان کیا یہ سب قصہ بعد اسکے کہا جب ہم آئے تو دیکھا عبد الرحمن بن عوف لوگوں کی امامت کر رہے ہیں فجر کی نماز میں جب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا پیچھے ہٹنا چاہا آپ نے اشارہ

کیا پیٹ نہ جاؤ مغیرہ نے کہا پھر میں نے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عبدالرحمن بن عوف نے پیچھے ایک رکعت
پڑھی جب عبدالرحمن نے سلام پھیرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ رکعت ادا کی جو عبدالرحمن پہلے پڑھ چکے تھے
اور کچھ زیادہ نہیں کیا - ابوداؤد نے کہا جو شخص امام کے ساتھ طاق رکعتیں پاوے (مثلاً ایک رکعت یا تین رکعتیں)
تو ابوسعید خدری اور ابن الزبیر اور ابن عمر کہتے تھے وہ دو سجدے کرے سہو کے) مگر اکثر علماء کے نزدیک سجدہ سہو
اس صورتین لازم نہیں آتا **عن** عبدالرحمن بن عوف یسال بلالا اذا غزوضوء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال کان
یخرج یقضی حاجتہ فاتیہ بالماء فیتوضا ویمسح علی عمامتہ وموقیہ **ترجمہ** عبدالرحمن ابن عوف پوچھتے
تھے بلال سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا حال بلال نے کہا پہلے نکلتے تھے حاجت کو جب حاجت سے
ہو آتے پھر میں پانی لاتا آپ وضو کرتے اور مسح کرتے اپنے عمامے اور موزوں پر **عن** ابی زرعۃ بن عمرو بن جریر ان
جریرا بال ثم توضا فمسح علی الخفین وقال ما یمنعنی ان امسح وقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمسح
قالوا انما کان ذلک قبل نزول المائدۃ قال ما اسلمت الا بعد نزول المائدۃ **ترجمہ** ابوزرعہ بن عمرو سے
روایت ہے کہ جریر بن عبداللہ بجلی نے پیشاب کیا پھر وضو کیا تو مسح کیا موزوں پر اور کہا کیا وجہ ہے جو میں مسح نہ کروں
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسح کرتے دیکھا لوگوں نے کہا یہ فعل آپکا قبل سورہ مایدہ کے اترنے کے ہوگا
ف کیونکہ سورہ مایدہ آخر میں اتری ہے اور اسمیں پاؤں دھونیکا حکم ہے **ت** جریر نے کہا میں تو اسلام لایا
بعد اترنے سورہ مایدہ کے **ف** تو یہ فعل آپ کا لامحالہ بعد سورہ مایدہ کے نزول کے ہوا - اس سے معلوم ہوا
کہ سورہ مایدہ میں جو آیت پاؤں دھونیکی ہے وہ خاص اس صورت سے جب پاؤں میں موزے نہ ہوں اگر موزے
ہونگے تو موزوں پر مسح درست ہے بدلیل احادیث صحیحہ متواترہ کے - ابوزرعہ عمرو کے بیٹے ہیں اور عمرو جریر بن
عبداللہ بجلی کے بیٹے ہیں نام ابوزرعہ کا ہرم ہے یا عمرو یا عبداللہ یا عبدالرحمن یا جریر ثقہ ہیں تابعین میں سے اور انکے
دادا جریر بن عبداللہ بجلی صحابی مشہور ہیں سنہ ۵۱ھ میں انکا انتقال ہوا یا بعد اسکے **عن** بریدۃ بن الحصیب الاسلمی
ان النجاشی اھدی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خفین اسودین ساذجین فلبسھما ثم توضا ومسح علیھما
ترجمہ بریدہؓ سے روایت ہے کہ نجاشی (بادشاہ حبشہ) نے ہدیہ بھیجے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو موزے
سادے سیاہ آپ نے انکو پہنا پھر وضو کیا اور مسح کیا اُن موزوں پر - کہا ابوداؤد نے اس حدیث کو صرف بصرہ والوں
نے نقل کیا ہے **عن** المغیرۃ بن شعبۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسح علی الخفین فقلت یا رسول اللہ
انسیت قال بل انت نسیت بھذا امرنی ربی **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے مسح کیا موزوں پر میں نے کہا یا رسول اللہ آپ بھول گئے آپ نے فرمایا تو بھول گیا مجھکو تو ایسا ہی حکم کیا میرے
مالک **ز ب** التوقیت فی المسح مسح کی مدت کا بیان **عن** خزیمۃ بن ثابت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قال المسح علی الخفین للمسافر ثلثة ایام ولیالیھا والمقیم یوم ولیلة قال ابوداؤد ورواہ منصور بن معتمر عن ابراھیم التیمی باسنادہ فان فیہ ولو استزدنا لزادنا ترجمہ خزیمہ بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزون کے مسح کی مدت مسافر کو تین دن کی دی اور مقیم کو ایک دن کی دوسری روایت مین یون ہے کہ اگر ہم آپ سے زیادہ مدت مانگتے تو آپ زیادہ دیتے عن ابی بن عمارۃ قال یحیی بن ایوب وکان قد صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القبلتین انہ قال یارسول اللہ امسح علی الخفین قال نعم قال یوما قال یوما قال ویومین قال ویومین قال وثلاثة قال نعم وما شئت ترجمہ ابی بن عمارہ سے روایت ہے یحیی ابن ایوب نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (اور اونہون نے دونون قبلون کیطرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ نماز پڑہی تہی) یارسول اللہ مین مسح کرون موزون پر آپ نے فرمایا ہان پھر یحیی نے کہا ایکدن تک آپنے کہا ایکدن تک پھر یحیی نے کہا دو دن تک آپنے کہا دو دن تک پھر یحیی نے کہا تین دن تک آپنے کہا ہان تین دن تک اور جہانتک تو چاہے کہا ابوداؤد نے دوسری روایت مین یہہ ہے کہ یحیی نے سات روز تک کہا اور آپ ہان فرمائے گئے اور یہی کہے گئے جہانتک تو چاہے لیکن اسحدیث کی اسناد مین اختلاف ہی اور یہہ روایت قوی نہین ف بلکہ صحیح وہی ہے جو مسلم نے شریح بن ہانی سے روایت کیا کہ مینے حضرت علی رضہ سے پوچھا موزون پر مسح کرنیکو انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن اور تین راتین مسافر کیواسطے مقرر کین اور ایک دن رات مقیم کے لئے اور روایت کیا اثرم نے سُنن مین اور ابن خزیمہ اور دارقطنی نے ابوبکرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی مسافر کے لئے مسح کرنیکی تین دن تین رات تک اور مقیم کو ایک دن ایک رات تک جب وضو کرکے موزے پہنے ہون خطابی نے کہا اسکی اسناد صحیح ہے - ترمذی اور نسائی نے صفوان بن عسال سے روایت کیا کہ جب ہم سفر مین ہوتے تہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو حکم کرتے تہے موزے نہ اتارینکا تین دن تین رات تک مگر جنابت سے لیکن پائخانہ یا پیشاب یا سونیسے موزے نکالنے کا حکم نہ کرتے کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** المسح علی الجوربین جراب پر مسح کرنیکا بیان ف قاموس مین ہے جورب کہتے ہین پانون کے لفافہ کو جسکو موزہ کہتے ہین جراب کہتے ہین مقصود اس سے یہہ ہوتا ہے کہ پانون سردی سے بچے عن المغیرۃ بن شعبۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضأ ومسح علی الجوربین والنعلین ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور مسح کیا جرابون پر اور جوتون پر ف مثلاً جوتا جراب کے اوپر ہوگا تو مسح کیا اُن دونون پر یا مراد یہہ ہے کہ علیحدہ علیحدہ مسح کیا کبھی جرابون پر مسح کیا کبھی جوتون پر - کہا ابوداؤد نے عبدالرحمن بن مہدی اس حدیث کو بیان نہین کرتے تہے (اس لئے کہ یہہ منکر ہے) مشہور مغیرہ سے یہہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا

موزون پر اور ابو موسی اشعری سے بھی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا جرابون پر یہ کراسناد
اسکی متصل نہین ہے نہ قوی ہے البتہ جرابون پر مسح کیا ہے علی ابن ابیطالب اور ابن مسعود اور براء ابن عازب اور انس
بن مالک اور ابو امامہ و سہل ابن سعد اور عمرو بن حریث ذ اور منقول ہے حضرت عمر بن الخطاب اور عبد اللہ بن عباس سے
عن اوس بن ابی اوس الثقفی انہ رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی کظامۃ قوم فتوضاء ومسح
علی نعلیہ وقدمیہ وقال عباد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی کظامۃ قوم یعنی المیضاۃ ولم
یذکر مسدد المیضاۃ والکظامۃ ثم انتقفا فتوضأ ومسح علی نعلیہ وقدمیہ **ترجمہ** اوس بن ابی اوس سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کے کظامہ پر آئے (کظامہ اُن کنوؤن کو کہتے ہین جو ایک کے
پاس ایک کھودے جاوین اور ہر ایک مین سے پانی جانیکی راہ دوسرے مین پھوڑدی جاوے یہانتک کہ اخیر مین
پانی زمین کے اوپر آجاوے) آپنے وضو کیا اور مسح کیا جوتون پر اور پانون پر مسدد کی روایت مین کظامہ کا ذکر
نہین ہے صرف اتنا ہے کہ وضو کیا اور مسح کیا دونون جوتون اور دونون پانون پر **ف** بخاری نے کتاب الوضو
مین ایک باب منعقد کیا ہے اور اسکا ترجمہ اس لفظ سے کیا ہے باب غسل الرجلین فی النعلین ولا یمسح علی النعلین
اور اسمین حدیث عبد اللہ بن عمر کی لایا ہے حافظ ابن حجر فتح الباری مین اس ترجمہ کے تحت مین لکھتے ہین اشارہ کیا
بخاری نے اسکے ساتھ اُس چیز کیطرف جو روایت کی گئی ہے حضرت علی وغیرہ صحابہ سے کہ اُنہون نے جیلون پر مسح
کیا پھر نماز پڑہی اور روایت کی گئی ہے اس باب مین حدیث مرفوع تخریج کی اسکی ابو داؤد وغیرہ نے حدیث مغیرہ بن شعبہ
سے لیکن ضعیف کہا ہے اسکو عبد الرحمن بن مہدی وغیرہ نے آمد مین سے انتہی قلت الفتح یہان سے ثابت ہوا کہ حدیث
باب ضعیف ہے لایق احتجاج نہین **باب** کیف المسح موزون پر کس طرح مسح کرنا چاہیے **عن** المغیرۃ بن شعبۃ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یمسح علی الخفین وفی روایۃ علی قہر الخفین **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسح کرتے تہے موزون پر دوسری روایت مین یون ہے مسح کرتے تہے موزون
کی پشت پر **ف** یعنی ظاہر پر نہ باطن پر ظاہر موزہ کا وہ جانب ہے جو پانون کی پشت پر ہے اور باطن موزہ کا وہ جانب ہے
جو تلوے کے نیچے ہے **عن** علی رضی اللہ عنہ قال لو کان الدین بالرای لکان اسفل الخف اولی بالمسح من اعلاہ
وقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمسح علی ظاہر خفیہ **ترجمہ** حضرت علیؓ سے روایت ہے اُنہون
نے فرمایا اگر دین قیاس پر ہوتا تو موزے کے نیچے کیطرف مسح کرنا بہتر ہوتا اوپر کیطرف سے حالانکہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو دیکہا مسح کرتے تہے موزون کے ظاہر پر دوسری روایت مین یون ہے کہ مین ہمیشہ تلوون کا دہونا
مقدم سمجہتا تہا یہانتک کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا موزون کے ظاہر پر مسح کرتے ہوئے تیسری روایت
مین یون ہے اگر دین قیاس پر ہوتا تو تلوون کا مسح پانون کے اوپر کے مسح سے مقدم ہوتا حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے مسح کیا موزوں کے ظاہر پر۔ چوتھی روایت میں یوں ہے میں نے دیکھا موزوں کا مسح پاؤں کے اوپر کے مسح سے بہتر جانتا ہوں یہانتک کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اُن کے اوپر مسح کرتے دیکھا وکیع نے کہا یعنی موزوں کے اوپر پانچویں روایت میں عبد خیر سے یوں ہے میں نے حضرت علی کو دیکھا اُنہوں نے وضو کیا تو دونو پاؤں کے اوپر کی جانب دھوئے اور کہا اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے نہ دیکھا ہوتا آخر حدیث تک **عن** المغیرۃ بن شعبۃ قال وضأت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغزوۃ تبوک فمسح اعلی الخفین واسفلھما **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے میں نے وضو کرایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوہ تبوک میں تو آپ نے مسح کیا موزوں کے اوپر اور نیچے کہا ابو داؤد نے یہ حدیث منقطع ہے ثور نے اس حدیث کو رجاء بن حیوۃ سے نہیں سنا **ف** ترمذی نے کہا یہ حدیث معلول ہے اور کہا پوچھا میں نے ابا زرعہ اور محمد ابن اسمٰعیل بخاری سے اس حدیث کا حال اُن دونوں نے کہا یہ حدیث صحیح نہیں ہے **باب** الانضاح شرمگاہ پر پانی چھڑکنے کا بیان **ف** وضو کے بعد تھوڑا سا پانی پاجامہ کے پانی پر چھڑک لیوے تاکہ قطرے کا وسواس جاتا رہے یہ وسوسہ دور کرنیکی عمدہ تدبیر ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو سکھائی **عن** سفیان بن الحکم الثقفی او الحکم بن سفیان الثقفی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا بال توضأ وانتضح **ترجمہ** سفیان بن حکم یا حکم بن سفیان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پیشاب کرتے وضو کرکے پانی چھڑک لیتے (اپنی شرمگاہ پر) کہا ابو داؤد نے بعضوں نے حکم بن سفیان کہا ہے بعضوں نے سفیان بن حکم کہا ہے **ف** ابن حبان نے کہا اُسکے دونوں نام ہیں اور راوی چوکے نہیں اُسکے نام میں اور اسکے باپ کے نام میں مرزد قبانے کہا اختلاف ہو کہ اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے یا نہیں ابن عبد البر نے کہا اس سے ایک یہی حدیث مروی ہے وہ بھی مضطرب الاسناد ہے خطابی نے کہا مراد یہاں پانی چھڑکنے سے یہ ہے کہ پانی سے استنجا کرنا کیونکہ صحابہ اکثر ڈھیلوں پر اکتفا کرتے تھے بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ بعد استنجا کے تھوڑا سا پانی شرمگاہ پر چھڑک لینا وسوسہ دور کرنیکے لئے نووی نے کہا جمہور علماء نے یہی مراد لیا ہے **عن** مجاھد عن رجل من ثقیف عن ابیہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بال ثم نضح فرجہ **ترجمہ** مجاہد نے روایت کیا ایک شخص ثقفی سے (وہ حکم بن سفیان ہے) اُس نے اپنے باپ سے سنا وہ کہتا تھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے پیشاب کیا پھر پانی چھڑکا اپنی شرمگاہ پر **عن** الحکم او ابن الحکم عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بال ثم توضأ ونضح فرجہ **ترجمہ** حکم بن سفیان یا سفیان بن حکم سے روایت ہے اُس نے اپنے باپ سے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کیا پھر وضو کیا اور پانی چھڑکا شرمگاہ پر **ف** احمد اور دارقطنی نے یہ حدیث یحییٰ بن حمزہ سے کہا اوائل زمانہ دعوی میں جبرئیل آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور وضو سکھایا اور نماز سکھائی

توجب وضو سے فارغ ہوئے ایک چلو پانی لیکر شرمگاہ پر چھڑک لیا **ب** ما یقول الرجل اذا توضاء وضوءہ بعد کیا دعا پڑھے **عن** عقبۃ بن عامر قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدام انفسنا نتناوب الرعایۃ رعایۃ ابلنا فکانت علی رعایۃ الابل فروحتہا بالعشی فادرکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب الناس فسمعتہ یقول ما منکم من احد یتوضأ فیحسن الوضوء ثم یقوم فیرکع رکعتین یقبل علیہما بقلبہ ووجہہ الا قد اوجب فقلت بخ بخ ما اجود ھذہ فقال رجل من بین یدی التی قبلہا یا عقبۃ اجود منہا فنظرت فاذا ھو عمر بن الخطاب فقلت ما ھی یا ابا حفص قال انہ قال آنفا قبل ان تجیء ما منکم من احد یتوضأ فیحسن الوضوء ثم یقول حین یفرغ من وضوءہ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ الا فتحت لہ ابواب الجنۃ الثمانیۃ یدخل من ایہا شاء **ترجمہ** عقبہ بن عامر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنا کام آپ کرتے تھے باری باری اونٹ چراتے تھے یعنی اپنے اونٹوں کو ایکدن میری باری تھی میں انکو لیکر چلا تیسرے پھر کو میںنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ خطبہ پڑھ رہے ہیں میںنے سنا آپ فرماتے تھے کوئی تم میں ایسا نہیں ہے جو وضو کرے اچھی طرح (تمام آداب و سنن سے) پھر کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھے دل لگا کر نگاہ نیچے کئے ہوئے **ف** یعنی دل کو بھی متوجہ رکھے اور مونہہ کو بھی ادھر اُدھر نہ پھیرے نیچے دیکھتا رہے غرض یہ ہے کہ قلب بھی خشوع و خضوع ہو اور اعضا سے بھی **ف** مگر جنت اُسکے واسطے واجب ہو جاتی ہے میں نے کہا واہ واہ کیا اچھا نسخہ ہے ایک شخص میرے سامنے تھا وہ بولا اے عقبہ اس سے پہلے جو آپ نے بیان کیا وہ اس سے بھی بڑھ کے تھا میںنے دیکھا تو وہ عمر بن خطاب تھے میںنے پوچھا وہ کیا ہے اے ابا حفص (کنیت ہے حضرت عمرؓ کی) انہوں نے کہا ابھی تیرے آنے سے پیشتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو وضو کرے اچھی طرح پھر وضو سے فارغ ہو کر کہے اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ **ف** اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطہرین **ترمذی** **ت** مگر قیامت کے روز اسکے واسطے آٹھوں دروازے جنت کے کھلے ہوں گے جس دروازے سے چاہے جاوے **ف** نسائی اور حاکم کی روایت میں اتنا اور ہے سبحانک اللھم وبحمدک اشہد ان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک پوری دعا کے معنی یہ ہیں۔ گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود سچا سوائے اللہ جل جلالہ کے وہ اکیلا ہے اُسکا کوئی شریک نہیں (نہ ذات میں نہ صفات میں نہ اوسکا کسی کو علم ہے نہ اُسکی سی کسیکو قدرت ہے نہ اُسکی طرح کوئی سنتا ہے نہ اُسکیطرح کوئی دیکھتا ہے) اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُسکے بندے ہیں اور اسکے بھیجے ہوئے ہیں اے خدا تو مجھ کو توبہ کرنیوالوں میں سے کر اور پاک ہونیوالوں میں سے کر تو خود پاک ہے ہر عیب سے اے میرے مالک شکر ہے تیرا میں گواہی دیتا ہوں اس بات

کی سوا تیرے کوئی سچا معبود نہین ہے اور تجھہ سے معافی چاہتا ہون اور توبہ کرتا ہون تجھہ سے - دوسری بدعات
مین ابو داؤد کے اونٹون کے چرانیکا ذکر نہین ہے اور اتنا اور زیادہ ہے کہ اچھی طرح وضو کرے پھر اپنی آنکھہ
آسمان کیطرف اُٹھاوے اور کہے اشہد ان لا الہ الا اللہ آخر تک **ف** آنکھہ آسمان کیطرف اُٹھاوے کیونکہ ہمارا مالک
اور مولا اللہ جل جلالہ آسمانون کے اوپر عرش پر ہے اُسکی طرف توجہہ ہوجاوے **باب** الرجل یصلی الصلوات
بوضوء واحد کئی نمازون کو ایک وضو سے پڑہنے کا بیان **عن** ابی اسد محمد بن عمرو قال سالت انس بن
مالک عن الوضوء فقال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ لکل صلوۃ وکنا نصلی الصلوات بوضوء
واحد **ترجمہ** محمد بن عمرو نے پوچھا انس بن مالک رضہ سے وضو کا حال اُنہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ہر نماز کے لئے وضو کرتے تہے اور ہم لوگ کئی نمازون کو ایک وضو سے پڑہا کرتے تہے **عن** بریدۃ الاسلمی
ان النبی صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الفتح خمس صلوات بوضوء واحد ومسح علی خفیہ فقال
لہ عمر انی رایتک صنعت شیئا لم تکن تصنعہ قال عمدا صنعتہ **ترجمہ** بُریدہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز پانچ نمازون کو ایک وضو سے پڑہا اور مسح کیا موزون پر حضرت عمر رضہ نے اُن سے
کہا مینے آج آپکو وہ کام کرتے دیکہا جو کبہی آپ نہین کرتے تہے (یعنی ایک وضو سے کئی نماز پڑہنا حالانکہ ہمیشہ آپ ہر ایک
نماز کے لئے وضو کرتے تہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مینے جان بوجہہ کر یہہ کام کیا ہے (تاکہ میری
اُمت پر آسانی ہو) **باب** تفریق الوضوء وضو مین کہہ دینے شک رہ جانیکا بیان **عن** انس ان رجلا جاء
الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد توضأ وترک علی قدمہ مثل موضع الظفر فقال لہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ارجع فاحسن وضوءک **ترجمہ** انس رضہ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس وضو کرکے اور ایک ناخون برابر اُس نے سو کہلہ چہوڑ دیا تہا اپنے پاؤن مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوٹ جا اچھی طرح وضو کر **کہا** ابو داؤد نے یہہ حدیث معروف نہین ہے صرف ابن وہب
نے اُسکو روایت کیا اور حضرت عمر رضہ سے بہی ایسا ہی مروی ہے اُسمین یہہ ہے لوٹ جا اچھی طرح وضو کر *
عن بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا یصلی وفی ظہر قدمہ
لمعۃ قدر الدرہم لم یصبہا الماء فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یعید الوضوء والصلوۃ
ترجمہ بعض صحابہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکہا نماز پڑہتے ہوئے
اور اُسکے پاؤن مین ایک درہم برابر سوکہا رہ گیا تہا آپنے اُسکو حکم کیا وضو اور نماز لوٹانے کا **ف** اِس حدیث کی
اسناد ضعیف ہے **باب** اذا شک فی الحدث جب وضو ٹوٹنے مین شک ہو تو کیا کرے **عن** عبد اللہ
بن زید بن عاصم المازنی شکی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الرجل یجد الشیء فی الصلوۃ حتی یخیل الیہ

فقال لا ينفتل حتى يسمع صوتا او يجد ريحا ترجمہ عبداللہ بن زید نے شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے آدمی کو کبھی نماز میں ایسا شبہ ہوتا ہے گویا وضو اسکا ٹوٹ گیا ہے آپ نے فرمایا نماز نہ توڑے جب
تک آواز نہ سنے یا بو نہ سونگھے عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان احدکم
فی الصلوۃ فوجد حرکۃ فی دبرہ احدث او لم یحدث فاشکل فلا ینصرف حتی یسمع صوتا او یجد ریحا
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو نماز میں
معلوم ہو کچھ حرکت اسکے مقعد میں پھر یقین نہ ہو کہ وضو ٹوٹا یا نہ ٹوٹا تو وہ نماز نہ توڑے جب تک آواز نہ سنے یا بو نہ سونگھے
باب الوضوء من القبلۃ عورت کو بوسہ لینے سے وضو نہیں ٹوٹتا عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ
[illegible]
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[

عن طلق بن علی قال قدمنا علی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجاء رجل کانہ بدوی فقال یا نبی اللہ ماتری فی مس الرجل ذکرہ بعد ما یتوضأ فقال ھل ھو الا مضغۃ منہ او قال بضعۃ منہ ترجمہ طلق بن علی سے روایت ہی ہم آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اتنے مین ایک شخص آیا گویا بدو تہا اور پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اے نبی اللہ کے کیا کہتے ہو تم جب کوئی شخص چہوے اپنے ذکر کو بعد وضو کے آپنے فرمایا نہین ہے ذکر مگر ایک مچہ یا ٹکڑہ اُسکے بدن کا ف یعنی جیسے اور بدن چہونیسے وضو نہین جاتا اوسی طرح ذکر کے بہی چہونیسے وضو نہین جاتا۔ محدثین نے اختلاف کیا ہے اس مقام پر بعضون نے بسرہ کی حدیث کو ترجیح دی ہے بعضون نے طلق کے حدیث کو (وللناس فیما یعشقون مذاہب) ہر ایک آدمی کا جدا جدا مسلک اور طریقہ ہے عامل بالحدیث کو گنجایش ہے وسعت اور راحت کیوقت بسرہ کی حدیث پر عمل کرے وقت اور ضرورت کیوقت طلق کی حدیث پر چلے۔ صحابہ بہی مختلف ہی اس مسئلے مین بعض قایل تہے اس امر کے کہ مس ذکر سے وضو لازم ہے جیسے جابر اور ابو ہریرہ اور ام حبیبہ اور عبداللہ بن عمر اور زید بن خالد اور ابن عباس وغیرہم بعض کہتے تہے وضو لازم نہین آتا جیسے حضرت علیؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ اور عمار اور حذیفہ وغیرہم راضی ہو اللہ ان سب سے

باب الوضوء من لحوم الابل اونٹ کی گوشت کہانیسے وضو لازم ہونیکا بیان عن البراء بن عازب قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الوضوء من لحوم الابل فقال توضأوا منہا وسئل عن لحوم الغنم فقال لا توضأوا منہا وسئل عن الصلوۃ فی مبارک الابل فقال لا تصلوا فی مبارک الابل فانہا من الشیاطین وسئل عن الصلوۃ فی مرابض الغنم فقال صلوا فیہا فانہا برکۃ ترجمہ براء ابن عازب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا اونٹ کی گوشت کہاکر وضو کرنیسے آپ نے فرمایا وضو کرو اُس سے اور سوال ہوا بکری کے گوشت کہاکر وضو کرنیسے آپنے فرمایا نہ وضو کرو اُس سے اور سوال ہوا اونٹون کے بیٹہنے کی جگہہ مین نماز پڑہنے سے آپنے فرمایا نہ نماز پڑہو اونٹون کے بیٹہنے کی جگہہ مین وہ شیطانون کی جگہہ ہے ف یعنی اونٹ شریر ہوتے ہین ایسا نہ ہو یہہ نماز پڑہتا ہو وہ اُٹہین حرکت کرین یہہ دب جاوے یا مار کہاوے ت اور سوال ہوا بکریون کے رہنے کی جگہہ مین نماز پڑہنے سے آپ نے فرمایا نماز پڑہو وہان وہ برکت کی جگہہ ہے

باب الوضوء من مس اللحم النی وغسلہ کچے گوشت چہونیسے یا کچے گوشت دہونیسے وضو لازم نہ آنیکا بیان عن ابی سعید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر بغلام وھو یسلخ شاۃ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تنح حتی اریک فادخل یدہ بین الجلد واللحم فدحس بہا حتی توارت الی الابط ثم مضی فصلی للناس ولم یتوضأ قال ابو داؤد زاد عمرو فی حدیثہ یعنی لم یمس ماء ترجمہ ابو سعید سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ایک لڑکے پر جو کہال اُتار رہا تہا ایک بکری کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ہٹ جا مین بتاتا ہون آپ نے اپنا ہاتہہ

کہال در گوشت کے اندر ڈالا اسکا کہ بغل تک چلا گیا پھر آپ چلے اور نماز پڑہائی اور وضو نہ کیا عمرو کی روایت مین
اتنا زیادہ ہے یعنی پانی سے نہ دھویا **باب** ترک الوضوء من مس المیتة مُردے کو چھوکر وضو نہ کرنیکا بیان
عن جابر ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مر بالسوق داخلا من بعض العالیة والناس کنفتیہ فمر بجدی
اسک میت فتناولہ فاخذ باذنیہ ثم قال ایکم یحب ان ھذا لہ وساق الحدیث **ترجمہ** جابر سے
روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بازار مین گئے آرہے تہے عالیہ کے دیہات سے **ف** عالیہ وہ گان تو
ہین جو مدینہ کے اطراف مین ہین بلندی کیطرف **ف** اور دونون طرف لوگ آپ کے ساتہہ تہے راہ مین
ایک بکری کا بچہ دونون کان پیوستہ ملا آپنے اسکے کان پکڑکر اُسکو اُٹہایا اور فرمایا کون شخص تم مین سے اسکو لینا چاہتا
ہے اور بیان کیا آخر حدیث تک **ف** صحیح مسلم مین پوری حدیث یون ہے حضرت نے فرمایا تم مین سے کون
چاہتا ہے کہ یہ بکری کا بچہ مردہ چہوٹے کان والا اُسکو ایک درہم کے بدلے مین ملے صحابہ نے کہا ہم نہین چاہتے
کہ یہ ہمکو کسی چیز کے بدلے مین ملے اور ہم کیا کرین گے اسکو حضرت نے فرمایا کیا چاہتے ہو کہ یہ تمکو ملے
اصحاب نے کہا خدا کی قسم اگر زندہ ہوتا تو اسمین عیب تہا کہ اسکے کان نہایت چہوٹے ہین یا ملے ہوئے
ہین یا مفقود ہین یا کٹے ہوئے ہین تو بہلا اب کیا حال ہوگا جب وہ مُردہ ہے اسمین
جان نہین حضرت نے فرمایا خدا کی قسم مقرر دنیا خدا کے نزدیک اس سے زیادہ تر
ذلیل اور خوار ہے یعنی اگر تم مُردار سے پرہیز کرتے ہو تو دُنیا سے
زیادہ تر کنارہ کرو اسواسطے کہ دُنیا خدا کے نزدیک مُردار سے
بہی زیادہ تر ذلیل اور ناپاک ہے تمت تمام ہوا پارہ
پہلا سنن ابوداؤد کے بتیس پارون مین سے
شکر ہی اللہ جل جلالہ کا اب شروع
ہوتا ہی پارہ دوسرا اسکے
فضل اور انعام پر اعتماد کرکے

تم الجزء الاول ویتلوہ الجزء الثانی من تحفة الخطیب

فہرست ابواب پارۂ اوّل سنن ابوداؤد

صفحہ	باب
۲	دیباچہ کتاب
۴	ابوداؤد کا حال
۵	تعریفات اقسام حدیث
۶	تتمہ احوال ابوداؤد رحمہ اللہ
۷	مصطلحات مترجم
〃	سند کتاب
۹	**کتاب الطہارۃ**
〃	حاجت کیواسطے تنہائی کی جگہہ مین جانا
〃	پیشاب کے لئے جگہہ ڈہونڈہنے کا بیان
〃	پاخانہ مین جاتے وقت کیا کہے
۱۰	پاسخانہ یا پیشاب کیوقت قبلہ کیطرف مونہہ کرنا مکروہ ہے۔
۱۱	اسکے اجازت کا بیان
〃	پاخانہ کیوقت ستر کب کہولے
〃	پاخانہ مین باتین کرنا مکروہ ہے
〃	پیشاب کرتے وقت سلام کا جواب نہ دینا
۱۲	بغیر طہارت کے ذکر الٰہی کا بیان
〃	جس انگوٹہی پر اللہ کا نام ہو اُسے پاخانہ مین نہ لیجاے
〃	پیشاب سے پاکی کا بیان
۱۳	کہڑے ہوکر پیشاب کا بیان

صفحہ	باب
۱۳	رات کو کسی برتن مین پیشاب کر لینے کا بیان
〃	جن مقامون مین پیشاب کرنا منع ہے
۱۴	پاخانہ سے نکلکر کیا کہے
〃	استنجے کے وقت ذکر کو داہنے ہاتہہ سے نہ پکڑے
〃	پاخانہ کیوقت پردہ پوشی کرنا
۱۵	جن چیزون سے استنجا کرنا منع ہے
۱۶	پتہرون سے استنجا کرنیکا بیان
〃	پاکی کا بیان
〃	پانی سے استنجا کرنیکا بیان
۱۷	استنجا کے بعد ہاتہہ کو زمین پر رگڑنا
〃	مسواک کا بیان
〃	کس طرح مسواک کرے
۱۸	ایک آدمی دوسرے کی مسواک کرے
〃	مسواک دہونیکا بیان
〃	مسواک پیدائشی سنت ہے
۱۹	جو رات کو بیدار ہوکر مسواک کرے
۲۰	وضو کا فرض ہونا
〃	وضو پر وضو کرنیکا بیان
۲۱	پانی کا بیان
〃	بیر بضاعہ کا بیان

صفحہ	باب
۲۲	جو پانی بعد غسل کے بچ رہے نجس نہین ہے
〃	تہمے ہوئے پانی مین پیشاب کا بیان
〃	کتے کے جھوٹے کا بیان
۲۳	بلی کے جھوٹے کا بیان
۲۴	عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنیکا بیان
〃	اسکی ممانعت کا بیان
〃	سمندر کے پانی سے وضو کرنیکا بیان
۲۵	نبیذ سے وضو کرنیکا بیان
۲۶	پیشاب یا پاخانہ لگا ہو تو پہلے حاجت سے فارغ ہو کر پھر نماز پڑہے
۲۷	وضو کیواسطے کتنا پانی کافی ہے
〃	وضو مین اسراف کا بیان
۲۸	وضو پورا کرنیکا بیان
〃	کانسی کے برتن مین وضو کا بیان
〃	وضو کے شروع مین بسم اللہ کہنے کا بیان
۲۹	جو شخص وضو کرا وے وہ ماتہہ دہوئے پھر برتن مین ڈالے
〃	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا بیان
۳۶	تین تین بار وضو کرنیکا بیان
〃	دو دو بار وضو کرنیکا بیان
۳۷	ایک ایک بار وضو کرنیکا بیان
۵	کلی اور ناک مین پانی ڈالنے مین جدائی کرنیکا بیان یہہ روایت ضعیف ہے
〃	ناک چھینکنے کا بیان

صفحہ	باب
۳۹	ڈاڑہی کے خلال کا بیان
〃	عمامے پر مسح کرنیکا بیان
〃	پائون دہونیکا بیان
۴۰	موزون پر مسح کرنیکا بیان
۴۲	مسح کی مدت کا بیان
۴۴	جراب پر مسح کرنیکا بیان
۴۴	موزون پر کسطرح مسح کرنا چاہیے
۴۵	شرمگاہ پر پانی چھڑک لینے کا بیان
۴۶	وضو کے بعد کیا دعا پڑہے
۴۷	کئی نمازون کو ایک وضو سے پڑہنے کا بیان
〃	وضو مین کہین خشک رہ جانیکا بیان
〃	جب وضو ٹوٹنے مین شک ہو تو کیا کرے
۴۸	عورت کو بوسہ لینے سے وضو نہین ٹوٹتا
〃	ذکر کے چھونے سے وضو ٹوٹ جانیکا بیان
〃	ذکر کے چھونے سے وضو نہ ٹوٹنے کا بیان
۴۹	اونٹ کے گوشت کہانے سے وضو لازم ہونیکا بیان
〃	کچے گوشت چھونے سے یا دہونے سے وضو لازم نہ آنے کا بیان
۵۰	مُردے کو چھو کر وضو نہ کرنیکا بیان

الجزء الثانی (پارہ دوسرا)

بسم الله الرحمن الرحیم

باب فی ترک الوضوء مما مست النار آگ کی پکی ہوئی چیز کہانیسے وضو لازم نہ آنا **ف** ابتداے اسلام مین یہہ حکم تہا کہ آگ سے جو چیز پکے اُسکے کہانیسے وضو جاتا رہتا تہا بعد اُسکے یہہ حکم منسوخ ہوگیا مگر اونٹ کے گوشت کہانیسے وضو بعض علماء کے نزدیک لازم آتا ہے امام احمد کا مذہب یہی ہے **عن** ابن عباس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اکل کتف شاة ثم صلی ولم یتوضأ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کے دست کا گوشت کہایا پہر نماز پڑہی اور وضو نہ کیا **عن** المغیرة بن شعبة قال ضفت النبی صلی الله علیه وسلم ذات لیلة فامر بجنب فشوی واخذ الشفرة فجعل یحزّ لی بها منه قال فجاء بلال فآذنه بالصلوة قال فألقی الشفرة وقال ماله ترّبت یداه وقام یصلی زاد الانباری وکان شاربی وفی فقصه لی علی سواك او قال اقصه لك علی سواك **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے مین مہمان گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک رات آپ نے حکم کیا بکری کی ایک ران بہوننے کا وہ بہونی گئی اور آپ چہری لیکر میرے لئے گوشت کاٹ رہے تہے اتنے مین بلال آئے اور نماز کے واسطے بلایا آپنے چہری ڈالدی اور کہا کیا ہوگیا اُسکو خاک آلودہ ہون ہاتہہ اُسکے اور کہڑے ہوکر نماز پڑہنے لگے انباری کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ میری مونچہین بڑہ گئی تہین آپ نے ایک مسواک مونچہون کے تلے رکہہ کر انکو کتر دیا **عن** ابن عباس قال اکل رسول الله صلی الله علیه وسلم کتفا ثم مسح یده بمسح کان تحته ثم قام فصلی **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دست کا گوشت پہر پونچہہ لیا اپنا ہاتہہ فرش سے جو اُسکے نیچے بچہا ہوا تہا پہر کہڑے ہوکر نماز پڑہنے لگے **عن** ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم انتهش من کتف ثم صلی ولم یتوضأ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دست مین سے کچہہ گوشت کہایا پہر نماز پڑہی اور وضو نہ کیا **عن** جابر بن عبد الله یقول قربت للنبی صلی الله علیه وسلم خبزا ولحما فاکل ثم دعا بوضوء فتوضأ به ثم صلی الظهر ثم دعا بفضل طعامه فاکل ثم قام الی الصلوة ولم یتوضأ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے روٹی اور گوشت پیش کیا آپ نے کہایا بعد اُسکے وضو کا پانی منگوایا اور وضو کیا پہر نماز پڑہی ظہر کی بعد نماز کے جو کہانا تہا اُسکو منگایا اور کہایا پہر کہڑے ہوکر نماز پڑہی اور وضو نہین کیا **عن** جابر قال کان آخر الامرین من رسول الله صلی الله علیه وسلم ترك الوضوء مما غیرت النار **ترجمہ** جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اخیر فعل یہ تہا کہ آگ کی

پکی ہوئی چیز دن سے وضو نہین کرتے تھے کہا ابو داؤد نے یہہ خلاصہ ہی حدیث اول کا **عن** عبید بن ثمامۃ المرادی قال قدم علینا مصر عبد اللہ بن الحرث بن جزء من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسمعتہ یحدث فی مسجد مصر قال لقد رایتنی سابع سبعۃ او سادس ستۃ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی دار رجل فمر بلال فناداہ بالصلاۃ فخرجنا فمر رجل وبرمتہ علی النار فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطابت برمتک قال نعم بابی انت وامی فتناول منہا بضعۃ فلم یزل یعلکہا حتی احرم بالصلاۃ وانا انظر الیہ **ترجمہ** عبید بن ثمامۃ المرادی سے روایت ہی کہ عبد اللہ بن حارث بن جزء مصر مین ہمارے پاس آئے وہ حدیث بیان کر رہی تھے مسجد مین اُنہون نے کہا مجھہ شمیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ سات آدمی تھے یا چھہ ایک گھر مین اتنے مین بلال آئے اور نماز کے واسطے بلایا ہم چلے راستہ مین ایک شخص پر گذرے جسکی ہانڈی آگ پر چڑھی ہوئی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تیری ہانڈی پک گئی وہ بولا ہان میرے باپ اور مان آپ پر فدا ہون آپ نے اُس گوشت مین سے ایک ٹکڑا لیا اور اُسکو چباتے رہی یہان تک کہ تکبیر کہی نماز کی اور مین دیکھہ رہا تھا **باب** التشدید فی ذلک آگ کی پکی ہوئی چیز سے وضو لازم ہونا **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الوضوء مما انضجت النار **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو لازم ہوتا ہے اُس کہانے سے جو آگ سے پکایا جاوے **عن** ابی سفیان بن سعید بن المغیرۃ انہ دخل علی ام حبیبۃ فسقتہ قدحا من سویق فدعا بماء فتمضمض فقالت یا ابن اختی الا توضأ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال توضؤوا مما غیرت النار او قال مما مست النار **ترجمہ** ابی سفیان بن سعید بن مغیرہ سے روایت ہے وہ ام المومنین ام حبیبہ پاس گئے اُنہون نے ایک پیالہ ستو کا اُن کو پلایا پھر ابو سفیان نے پانی منگا کر کلی کی ام حبیبہ نے کہا وضو کیون نہین کرتا ای بہانجے میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو کرو اُن کہانون سے جو آگ سے پکے ہون **باب** فی الوضوء من اللبن دودھہ پی کر کلی کرنیکا بیان **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم شرب لبنا فدعا بماء فتمضمض ثم قال ان لہ دسما **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھہ پیا پھر پانی منگا کر کلی کی اور فرمایا اسمین چکنائی ہوتی ہے **باب** الرخصۃ فی ذلک اس باب مین رخصت کا بیان **عن** انس بن مالک یقول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شرب لبنا فلم یتمضمض ولم یتوضأ وصلی قال زید دلنی شعبۃ علی ھذا الشیخ **ترجمہ** انس بن مالک کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھہ پیا پھر نہ کلی کی اور نہ وضو کیا اور نماز پڑھی

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دودھہ پیکر کلی کرڈالنا بہتر ہے اگر نہ کرے تو بھی درست ہے ۔

باب الوضوء من الدم خون نکلنے سے وضو نہ ٹوٹنے کا بیان **عن** جابر قال خرجنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم یعنی فی غزوة ذات الرقاع فاصاب رجل امراة رجل من المشرکین فحلف ان لا انتهی حتی اهریق دما فی اصحاب محمد فخرج یتبع اثر النبی صلی الله علیه وسلم فنزل النبی صلی الله علیه وسلم منزلا فقال من رجل یکلؤنا فانتدب رجل من المهاجرین ورجل من الانصار فقال کونا بفم الشعب قال فلما خرج الرجلان الی فم الشعب اضطجع المهاجری وقام الانصاری یصلی واتی الرجل فلما رأی شخصه عرف انه ربیئة للقوم فرماه بسهم فوضعه فیه فنزعه حتی رماه بثلاثة اسهم ثم رکع وسجد ثم انتبه صاحبه فلما عرف انهم قد نذروا به هرب ولما رأی المهاجری ما بالانصاری من الدم قال سبحان الله الا انتبهتنی اول ما رمی قال کنت فی سورة اقرؤها فلم احب ان اقطعها **ترجمہ** جابر بن عبداللہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے غزوہ ذات الرقاع میں ایک شخص نے کسی مشرک کی عورت کو مار ڈالا اُس نے قسم کھائی میں باز نہ آؤں گا جبتک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی کو قتل نہ کروں گا تو وہ ڈھونڈھنے نکلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نشان پر اور آپ ایک منزل میں اُترے اور فرمایا کون ہماری حفاظت کریگا ایک شخص مہاجر اور ایک انصاری مستعد ہوئے آپنے فرمایا جاؤ گھاٹی کے سرے پر رہو دونوں آدمی گھاٹی کے سرے پر پہنچے وہاں جاکر مہاجر لیٹ رہا اور انصاری کھڑے ہوکر نماز پڑھنے لگے وہ شخص آیا اور اُس نے دیکھ کر پہچانا یہ محافظ ہے قوم کا اُس نے ایک تیر مارا وہ اُنکے لگا اونہوں نے نکال لیا یہاں تک کہ اُس نے تین تیر مارے اُسوقت اونہوں نے رکوع اور سجدہ کرکے اپنے ساتھی کو ہوشیار کیا جب اُس شخص کو معلوم ہوگیا کہ یہ لوگ ہوشیار ہوگئے تو وہ بھاگ گیا مہاجر نے انصاری سے پوچھا تو نے پہلے تیر میں کیوں مجھے ہوشیار نہیں کیا انصاری بولا میں ایک سورت پڑھ رہا تھا میرا جی نہ چاہا توڑنے کو **ف** سبحان اللہ نماز میں اگر خضوع خشوع ہو تو ایسا ہو جب ادنی ادنی صحابیوں کا یہ حال تھا تو اجلۂ صحابہ کی نماز کیسی ہوگی - اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ خون نکلنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی نہ وضو ٹوٹتا ہے **باب** فی الوضوء من النوم سونیسے وضو نہ ٹوٹنے کا بیان **عن** عبداللہ بن عمران رسول الله صلی الله علیه وسلم شغل عنها لیلة فاخرها حتی رقدنا فی المسجد ثم استیقظنا ثم رقدنا ثم استیقظنا ثم رقدنا ثم خرج علینا فقال لیس احد ینتظر الصلوة غیرکم **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکدن دیر کی عشا کی نماز میں یہانتک کہ ہم سو رہے مسجد میں پھر جاگے پھر سو رہے پھر جاگے پھر سو رہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور فرمایا سوا تمہارے اور کوئی نماز کا انتظار نہیں کرتا **ف** پھر آپنے نماز پڑھی عشا کی اور صحابہ نے بھی پڑھی مگر وضو نہ کیا **عن** انس قال

اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ينتظرون العشاء الآخرة حتى تخفق رؤسهم ثم يصلون ولا يتوضأون

ترجمہ انس رضہ سے روایت ہے کہ تھے صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتظار کرتے تھے عشا کی نماز کا یہانتک کہ جھک جاتے تھے سر اونکے (یعنی بیٹھے بیٹھے سوجاتے تھے) پھر نماز پڑھتے تھے اور وضو نہین کرتے تھے

عن انس بن مالك قال اقيمت صلوة العشاء فقام رجل فقال يا رسول الله ان لي حاجة فقام يناجيه حتى نعس القوم او بعض القوم ثم صلى بهم ولم يذكر وضوءا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ عشا کی نماز کی تکبیر ہوئی اتنے مین ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا یا رسول اللہ مجھے آپ سے کچھ کہنا ہے اور آپ سے سرگوشی کرنے لگا یہانتک کہ بعض لوگ سو گئے پھر آپنے نماز پڑھی اُن لوگون کے ساتھہ اور وضو کا ذکر نہین کیا

عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يسجد وينام وينفخ ثم يقوم فيصلي ولا يتوضأ قال فقلت له سلية ولم تتوضأ وقد نمت فقال انما الوضوء على من نام مضطجعا فانا قد عثمان وهناد فانه اذا اضطجع استرخت مفاصله **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے تھے اور سوجاتے تھے یہانتک کہ خراٹون کی آواز آتی تھی پھر نماز پڑھتے تھے اور وضو نہین کرتے تھے ایک بار مینے کہا آپنے نماز پڑھی اور وضو نہین کیا حالانکہ آپ سوگئے تھے آپ نے فرمایا وضو اُس شخص پر لازم آتا ہے جو کروٹ لیکر سوجاوے عثمان اور ہناد کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کیونکہ جب کروٹ پر لیٹ کر سوویگا تو اُسکے جوڑ ڈھیلے ہوجاوینگے **ف** اور احتمال ہوگا وضو ٹوٹ جانیکا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سونیسے وضو نہین ٹوٹتا مگر چونکہ سونے مین احتمال ہے حدث ہوجانیکا اسواسطے وضو لازم آتا ہے یہ جب ہے کہ کروٹ پر سووے لیٹ کر یا چت سووے - اگر بیٹھے بیٹھے یا کھڑے کھڑے یا رکوع یا سجدے مین سوجاوے تو وضو نہ ٹوٹیگا - کہا ابو داؤد نے وضو اُس شخص پر ہے جو کروٹ لیکر سوجاوے یہہ حدیث منکر ہے **ف** یعنی اور ثقات نے ایسا نقل نہین کیا **ت** نہین روایت کیا اُسکو مگر یزید والانی نے قتادہ سے اور حدیث مین سے اول عبارت ایک جماعت نے ابن عباس سے روایت کی مگر اُسمین یہہ مضمون نہین ہے ابن عباس نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم محفوظ تھے اُس خواب سے جیسا لوگ خواب کرتے ہین **ف** یعنی جسطرح لوگون کو غفلت ہوجاتی ہے سونے مین ویسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ ہوتی تھی **ت** اور حضرت عایشہ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری دونون انکھین سوتی ہین پر دل نہین سوتا شعبہ نے کہا قتادہ سے ابو العالیہ سے صرف چار حدیثین سُنی ہین ایک حدیث یونس بن متی دوسری حدیث ابن عمر صلوة مین تیسری حدیث القضاة ثلثة چوتھی حدیث ابن عباس حدثني رجال مرضيون منهم عمر وارضاهم عندي عمر **ف** اور یہہ حدیث بھی قتادہ عن ابی العالیہ سے ہے تو یہہ دوسرا نقص ہوا اس حدیث مین کہ منقطع ہے **ت** کہا ابو داؤد نے مین نے یہہ حدیث یزید والانی کی احمد بن حنبل سے بیان کی اُنہون نے

مجھے ٹھہرک دیا اس معاملے کو بڑا سمجھ **ف** اس خیال سے کہ یہ حدیث موضوع نہ ہو تو اسکے بیان مین گناہ لازم آوے **ف** اور کہا یزید والانی کو کیا ہوا جو اصحاب قتادہ پاس گیا اور کچھ اعتبار نہین کیا اس حدیث کا **عن** علی بن ابیطالب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکاء السہ العینان فمن نام فلیتوضأ **ترجمہ** علی ابن ابیطالب سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقعد کا ڈانٹ گویا آنکھین ہین (یعنی جبتک آدمی جاگتا ہے تو خبردار رہتا ہے اور مقعد اپنے اختیار مین رہتا ہے) جو شخص سو جاوے وہ وضو کرے **باب** فی الرجل یطاء الاذی برجلہ آدمی نجاستون پر چلکر جاوے تو کیا حکم ہے **عن** شقیق قال قال عبداللہ کنا لا نتوضا من موطئ ولا نکف شعرا ولا ثوبا **ترجمہ** شقیق سے روایت ہے عبداللہ بن مسعود نے کہا ہم نہین وضو کرتے تھے پاؤن رکھکر (یعنی اسی طرح نماز پڑھ لیتے پاؤن نہ دھوتے سبحان اللہ ہمارے دین مین کیا آسانی ہے) اور نہین سمیٹتے تھے بالون کو اور نہ کپڑون کو نماز مین (گرد و غبار سے بچانیکے لیے) **باب** من یحدث فی الصلاۃ نماز مین وضو ٹوٹ جانیکا بیان **عن** علی بن طلق قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فسا احدکم فی الصلاۃ فلینصرف فلیتوضا ولیعد الصلاۃ **ترجمہ** علی بن طلق سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پہکی مارے کوئی تم مین سے نماز مین تو چاہیے کہ لوٹے اور وضو کرے اور اعادہ کرے نماز کا **باب** فی المذی مذی کے بیان مین **ف** منی وہ پانی ہے جو انزال کے وقت نکلتا ہے اور اس سے شہوت کم ہو جاتی ہے اور مذی وہ رطوبت ہے جو بوسہ و کنار اور دواعی جماع کے وقت سر ذکر پر ظاہر ہوتی ہے اور اس سے شہوت تیز ہو جاتی ہے اور ودی وہ پانی ہے جو بعد پیشاب کے یا قبل پیشاب کے کبھی نکل آتا ہے **عن** علی قال کنت رجلا مذاء فجعلت اغتسل حتی تشقق ظهري فذكرت ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم او ذكر له فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تفعل اذا رايت المذي فاغسل ذكرك وتوضأ وضوءك للصلاة واذا فضخت الماء فاغتسل **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے میری مذی بہت نکلا کرتی تھی تو مین غسل کیا کرتا یہانتک کہ پیٹ پھٹ گئی (یعنی پانی کی سردی سے نہاتے نہاتے پشت کی کہال تڑخ گئی جیسے ہاتھ پاؤن سردی مین پھٹ جاتے ہین) تو مین نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا یا کسی اور نے آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا کہ جب مذی نکلے تو ذکر کو دھو ڈال اور وضو کرلے جیسے نماز کیواسطے وضو کرتے ہین اور جب منی نکلے تو البتہ غسل کر **عن** المقداد بن الاسود ان علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ امرہ ان یسال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الرجل اذا دنا من اھلہ فخرج منہ المذی ماذا علیہ فان عندی ابنتہ وانا استحیی ان اسالہ قال المقداد فسالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فقال اذا وجد احدکم ذلک فلینضح فرجہ ولیتوضأ وضوءہ للصلاۃ

ترجمہ حضرت علی رضؓ نے مقداد بن اسود کو حکم کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو اگر کوئی شخص اپنی بی بی پاس جاوے اور مذی نکل آوے تو کیا کرے کیونکہ میرے نکاح مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ہین (حضرت فاطمہ زہرا رضؓ) اسوجہہ سے مجھے شرم آتی ہے آپ سے یہہ مسئلہ پوچھنے مین مقداد نے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ مسئلہ پوچھا آپ نے فرمایا جب کسیکو تم مین سے ایسا ہو (یعنی مذی نکل آوے) تو اپنی شرمگاہ کو دھوڈالے اور وضو کرے جیسا نماز کے لئے وضو ہوتا ہے دوسری روایت مین یون ہے آپ نے فرمایا اپنی شرمگاہ اور فوطون کو دھوڈالے اور ابن اسحاق کی روایت مین فوطون کا ذکر نہین ہے **عن** سہل بن حنیف قال کنت القی من المذی شدۃ وکنت اکثر منہ الاغتسال فسالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فقال انما یجزیک من ذلک الوضوء قلت یا رسول اللہ فکیف بما یصیب ثوبی منہ قال یکفیک ان تاخذ کفا من ماء فتنضح بہا من ثوبک حیث تری انہ اصابہ **ترجمہ** سہل بن حنیف سے روایت ہے مجھے مذی سے بڑی تکلیف ہوتی تھی مین اکثر نہایا کرتا تھا آخر مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکو پوچھا آپ نے فرمایا مذی نکلنے سے وضو کرنا کافی ہے مین نے کہا یا رسول اللہ کپڑے مین جو لگ جاوے اسکو کیا کرون آپ نے فرمایا ایک چلو پانی لیکر اُس پر چھڑک دی جہان پر تجھے معلوم ہو مذی لگ گئی ہے **عن** عبد اللہ بن سعد الانصاری قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عما یوجب الغسل وعن الماء یکون بعد الماء فقال ذاک المذی وکل فحل یمذی فتغسل من ذلک فرجک وانثییک وتوضأ وضوءک للصلاۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن سعد الانصاری سے روایت ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کس چیز سے غسل واجب ہوتا ہے اور جو پانی بعد نہانیکے ذکر مین سے نکل آوے تو کیا کرے آپ نے فرمایا اُسی کو مذی کہتے ہین ہر نر کی مذی نکلتی ہے جب مذی نکلے تو اپنی شرمگاہ اور فوطون کو دھوڈال اور وضو کرلے جیسے نماز کیواسطے وضو ہوتا ہے **عن** حرام بن حکیم عن عمہ انہ سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یحل من امراتی وھی حایض قال لک ما فوق الازار وذکر مواکلۃ الحایض ایضاً وساق الحدیث **ترجمہ** حرام بن حکیم نے اپنے چچا سے روایت کیا اُنہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا جب میری بی بی حایضہ ہو تو مجھے کیا درست ہے آپ نے فرمایا تہہ بند سے اوپر تجھے درست ہے **ف** یعنی بوسہ اور کنار اور مساس جماعتون وغیرہ کا درست ہے جماع درست نہین ہے **ف** اور بیان کیا حایضہ کو ساتھ کھلانے کا اور ذکر کیا آخر حدیث تک **عن** معاذ بن جبل قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یحل للرجل من امراتہ وھی حایض قال ما فوق الازار والتعفف عن ذلک افضل **ترجمہ** معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا مرد کو عورت سے کیا فایدہ اُٹھانا درست ہے جبکہ وہ حایضہ ہو آپ نے فرمایا ازار کے

اوپر منہ اوٹھانا درست ہی اور اس سے بھی بچنا افضل ہے کہا ابو داؤد نے یہہ حدیث قوی نہین ہی
(اسکی اسناد مین بقیۃ بن الولید ہے اور وہ ضعیف ہی) **باب** فی الاکسال ذکر کو فرج کے اندر ڈالنے
سے غسل واجب ہوتا ہی یا نہین **عن** ابی بن کعب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما جعل ذلک
رخصۃ للناس فی اول الاسلام لقلۃ الثیاب ثم امر بالغسل ونھی عن ذلک **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت ہے
ابتدائے اسلام مین یہ رخصت تہی کہ اگر کوئی دخول کرے اور انزال نہ ہو تو غسل واجب نہ ہوتا تہا کپڑون کی
کمی کیوجہہ سے پہر حکم ہوا غسل کا دخول سے اور منع کیا گیا غسل نہ کرنیسے **ف** پہلے یون کہا کرتے تہے انما الماء
من الماء غسل جب ہے کہ منی نکلے بعد اسکے یہہ حکم منسوخ ہوا یا خاص ہوا احتلام سے بیداری کی حالت مین
دخول ہوتی ہی غسل واجب ہوتا ہے اگرچہ انزال نہ ہو اور حدیث مذکورین جو رخصت مذکور کی علت قلت ثیاب
بیان کی گئی ہے وہ سمجھہ مین نہین آتی ہے فلیتامل فیہ **عن** ابی بن کعب ان الفتیا التی کانوا یفتون ان الماء
من الماء کانت رخصۃ رخصہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بدء الاسلام ثم امر بالاغتسال بعد
ترجمہ ابی بن کعب کہتے تہے یہہ جو فتوی دیا کرتے تہی نہانا واجب ہوتا ہی کہ منی نکلے ایک رخصت تہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی دی ہوئی ابتدائے اسلام مین پہر آپنے حکم کیا غسل کرنیکا بعد اسکے (بجرد دخول کے اگرچہ
انزال نہ ہو) **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قعد بین شعبھا الاربع والزق الختان
بالختان فقد وجب الغسل **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مرد بیٹہہ
جاوے عورت کی چارون شاخون مین (یعنی دو پنڈلیان اور دو رانون کے درمیان) اور مرد کا ختنہ عورت
کے ختنہ سے ملجاوے (یعنی حشفہ فرج کے اندر چلا جاوے) تو غسل واجب ہو گیا **عن** ابی سعید الخدری
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الماء من الماء وکان ابو سلمۃ یفعل ذلک **ترجمہ** ابوسعید خدری
سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی پانی سے ہی (یعنی غسل واجب ہوتا ہے پانی نکلنے سے
اور ابو سلمہ ایسا ہی کرتے تہے **ف** اُنکے نزدیک اس حکم کا نسخ ثابت نہین ہوا اور بعض صحابہ اسی طرف گئے ہین
جیسے سعد بن ابی وقاص وغیرہ **باب** فی الجنب یعود جنب غسل سے پہلے دوسرا جماع کرسکتا ہی **عن** انس
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طاف ذات یوم علی نسائہ فی غسل واحد **ترجمہ** انس سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن اپنی تمام بیبیون کے پاس ہو کر آئے ایک ہی غسل سے **باب**
الوضوء لمن اراد ان یعود جو شخص جنب ہو اور پہر جماع کا ارادہ کرے تو وضو کر لیوے **عن** ابی رافع ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم طاف ذات یوم علی نسائہ یغتسل عند ھذا وعند ھذا قال فقلت یا رسول اللہ الا تجعلہ غسلا
واحدا قال ھذا ازکی واطیب واطہر **ترجمہ** ابو رافع سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن اپنی

تمام عورتون پاس گئے ہر ایک کے پاس غسل کرتے تھے میں نے کہا یا رسول اللہ آپ سب سے فارغ ہو کر ایک بار غسل کیون نہین کر لیتے آپ نے فرمایا یہہ پاکیزہ ہے اور بہتر ہے اور نہایت پاک ہے یعنی ہر ایک جماع کے بعد غسل کرنا۔ کہا ابو داؤد نے یہہ حدیث انس کی اس سے زیادہ صحیح ہے **عن** ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اتی احدکم اھلہ ثم بدا لہ ان یعاود فلیتوضا بینھما وضوءا **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنی بی بی سے صحبت کرے پھر دوبارہ صحبت کرنا چاہے تو وضو کر لیوے **باب** الجنب ینام جنب اگر غسل سے پہلے سونا چاہے تو کیا کرے **عن** عبد اللہ بن عمر انہ قال ذکر عمر بن الخطاب لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ تصیبہ الجنابۃ من اللیل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضأ واغسل ذکرک ثم نم **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر رض نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مجھے رات کو نہانیکی حاجت ہوتی ہے آپ نے فرمایا وضو کر لیا کر اور شرمگاہ دھو لیا کر پھر سو رہا کر **باب** الجنب یاکل جنب کہانا کھا سکے **عن** عایشۃ قالت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد ان ینام وھو جنب توضأ وضوءہ للصلاۃ **ترجمہ** حضرت ام المومنین عایشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سونیکا قصد فرماتے حالت جنابت میں تو وضو کر لیتے جیسے نماز کے لئے وضو کرتے ہیں۔ دوسری روایت میں یون ہے واذا اراد ان یاکل وھو جنب غسل یدیہ جب ارادہ فرماتے کہانیکا حالت جنابت میں تو دونون ہاتھ دھو ڈالتے **باب** من قال الجنب یتوضأ جنب کو کہاتے وقت یا سوتے وقت وضو کرنا چاہیے **عن** عایشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد ان یاکل او ینام توضأ تعنی وھو جنب **ترجمہ** حضرت ام المومنین عایشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کہانیکا یا سونیکا قصد کرتے تو وضو کر لیتے یعنی حالت جنابت میں **عن** عمار بن یاسر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رخص للجنب اذا اکل او شرب او نام ان یتوضأ **ترجمہ** عمار بن یاسر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی جنب کو کہاتے یا پیتے یا سوتے وقت وضو کر لینے کی **ف** یعنی اگر غسل نہ ہو سکے تو وضو کر کے کہانا یا پینا سو رہنا درست ہے۔ کہا ابو داؤد نے (یہہ اسناد منقطع ہے یحیی بن یعمر اور عمار بن یاسر کی بیچ میں ایک شخص اور ہے اور حضرت علی رض اور عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عمرو کہتے تھے جنب جب کہانیکا قصد کرے تو وضو کر لیوے **باب** فی الجنب یوخر الغسل جنب نہانے میں دیر کر سکتا ہے **عن** غضیف بن الحارث قال قلت لعایشۃ ارایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یغتسل من الجنابۃ فی اول اللیل او فی آخرہ قالت ربما اغتسل فی اول اللیل وربما اغتسل فی اخرہ قلت اللہ اکبر الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعۃ قلت ارایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یوتر اول اللیل ام فی آخرہ

قالت ربما اوتر فی اول اللیل وربما اوتر فی اخرہ قلت اللہ اکبر الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعۃ قلت روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یجھر بالقران ام یخفت بہ قالت ربما جھر بہ وربما خفت قلت اللہ اکبر الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعۃ ترجمہ غضیف بن حارث سے روایت ہے مین نے حضرت عایشہ سے کہا کیا تمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے جنابت کا غسل کرتے ہوئے اول شب مین یا آخر شب مین حضرت عایشہ نے کہا کبھی آپ غسل کرتے اول شب مین اور کبھی غسل کرتے آخر شب مین مین نے کہا اللہ اکبر شکر ہے اوس خدا کا جس نے کام آسان کیا پھر مین نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول شب مین وتر پڑھتے یا آخر شب مین حضرت عایشہ نے کہا کبھی آپ وتر پڑھتے تھے اول شب مین اور کبھی آخر شب مین مین نے کہا اللہ اکبر شکر ہے اوس خدا کا جس نے کام آسان کیا پھر مین نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قران پکار کر پڑھتے یا آہستہ پڑھتے حضرت عایشہ نے کہا کبھی پکار کر پڑھتے اور کبھی آہستہ پڑھتے مین نے کہا اللہ اکبر شکر ہے اوس خدا کا جس نے کام آسان کیا **عن علی بن ابی طالب** رض **عن النبی** صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ صورۃ ولا کلب ولا جنب ترجمہ علی ابن ابی طالب رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اوس گھر مین نہین جاتے جسمین صورت ہو یا کتا یا جنب ہو **ف** خطابی نے کہا مراد فرشتون سے رحمت اور برکت کے فرشتے ہین نہ حفاظتی فرشتے کیونکہ وہ کسی وقت مین جدا نہین ہوتے - اس حدیث سے جنب کو غسل مین دیر کرنا ممنوع ہوا مگر مراد یہہ ہے جو عادت سے زیادہ دیر کرے یا نماز ترک کرے اور کئی دنون تک جنب رہا کرے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل مین تاخیر کی ہے - اور کتے سے مراد وہ کتا ہے جو شکاری نہو اور جانورون اور کھیتون کے محافظت کی بھی نہو ورنہ درست ہے اور صورت سے مراد وہ تصویر ہے جو مجسم ہو یا غیر مجسم کسی دیوار یا چھت یا کپڑے پر اور بعضون نے خاص کیا ہے مجسم سے **عن عایشۃ** رض قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینام وھو جنب من غیر ان یمس ماء ترجمہ حضرت عایشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوتے تھے جنابت کی حالت مین بغیر نہائے ہوئے کہا ابوداؤد نے مجھسے حسن بن علی واسطی نے بیان کیا کہا سنا مین نے یزید بن ہارون سے وہ کہتے تھے یہ حدیث وہم ہے ابی اسحاق سے **ف** ترمذی نے کہا من غیر ان یمس آب یہہ غلطی ہے ابی اسحاق سبیعی کی

باب فی الجنب یقرأ

جنب کلام اللہ نہ پڑھے **عن عبد اللہ بن سلمۃ** قال دخلت علی علی رض انا ورجلان ورجل من بنی اسد احسب فبعثھما علی رض ھو وقال انکما علجان فعالجا عن دینکما ثم قام فدخل

المخرج ثم خرج فدعا بماء فاخذ منه حفنة فتمسح بها ثم جعل يقرأ القرآن فانكر ذلك فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يخرج من الخلاء فيقرئنا القرآن ويأكل معنا اللحم ولم يكن يحجبه وقال يحجزه عن القرآن شئ ليس الجنابة **ترجمہ** عبداللہ بن سلمہ سے روایت ہے مین حضرت علیؓ پاس گیا اور دو آدمی میری ساتھہ اور تھے ایک بنی اسد مین سے شاید اور ایک ہم مین سے حضرت علی نے اون دونو آدمیون کو ایک طرف بھیجا اور کہا تم قوی ہو زور آور تو قوت کرو اپنے دین کی لیئے بعد اوسکے پاخانہ کو گئے پھر وہان سے آن کر پانی منگوایا اور ایک چلو سے منہ پونچھہ کر قرآن پڑھنے لگے لوگون نے اسکو برا جانا جب حضرت علی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاخانہ سے نکلکر ہمکو قرآن پڑھاتے اور ہمارے ساتھہ گوشت کھاتے اور کوئی امر آپ کو نہ روکتا قرآن سے سوا جنابت کے **باب** فی الجنب یصافح جنب مصافحہ کرے **عن حذیفة** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقیہ فاهوى اليه فقال انی جنب فقال ان المسلم لاینجس **ترجمہ** حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون سے ملے تو اونکے طرف جھکے یعنے مصافحہ کرنے کو یا ملنے کو۔ حذیفہ نے کہا مین جنب ہون آپ نے فرمایا مسلمان نجس نہین ہوتا یا مسلمان نجس نہین ہے **ف** یعنی جنابت نجاست حکمی ہے اوس سے آدمی کا بدن یا پسینا نجس نہین ہوسکتا اسی واسطے جنب کے ساتھہ ملنا بیٹھنا کھانا درست ہے **عن ابی هريرة** قال لقينی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی طريق من طرق المدينة وانا جنب فانخنست فذهبت فاغتسلت ثم جئت فقال اين كنت يا اباهريرة قال قلت انی كنت جنبا فكرهت ان اجالسك على غير طهارة فقال سبحان اللہ ان المسلم لاينجس قال وفی حديث بشر ثنا حميد حدثنی بكر **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھسے ملے راہ مین مدینہ کے اور مین جنب تھا تو مین پیچھے ہٹ گیا اور چلا گیا غسل کر کے پھر آیا آپنے پوچھا تو کہان تھا اے ابوہریرہ مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مین جنب تھا تو مجھے برا معلوم ہوا کہ آپ پاس بیٹھون بغیر طہارت کی آپنے فرمایا سبحان اللہ مسلمان نجس نہین ہوتا **ف** اور کافر نجس ہے لیکن مراد کافر کی نجاست سے نجاست معنوی ہے نہ ظاہری بدلیل قول اللہ جل جلالہ کے انما المشرکون نجس کیونکہ اگر نجس حقیقی ہوتا تو اللہ یون فرماتا فلا تمسوہم یعنے اون سے سر ٹکرو حالانکہ یہہ فرمایا وہ قریب نہون گے مسجد حرام کے جیسے دوسری آیت مین بتون کو نجس فرمایا فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور اور خمر اور قمار اور انصاب اور ازلام کو رجس کہا تیسری آیت مین فرمایا انما الخمر والميسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشيطان فاجتنبوه۔ اگر کافر نجس حقیقی ہوتا تو بدون دھوتے بلکہ دھوتے سے بھی پاک نہوتا حالانکہ وہ صرف اسلام سے پاک ہوجاتا ہے

ان المسلم لاینجس

پر بعض علما کے نزدیک مشرک حقیقۃً نجس ہے جیسے سور ابن عباس سے بھی ایسا ہی منقول ہے اور
حسن بصری سے مروی ہے جو مشرک سے مصافحہ کرے وہ وضو کرے بخاری مسلم نے روایت کیا
عمران بن حصین سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکے اصحابون نے وضو کیا ایک مشرک عورت
کے پکھال سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت کھائی یہودیہ کی اور آپ قبول کرتے
تھے کافرون کی دعوت اور تحفون کو واللہ اعلم **باب** لجنب یدخل المسجد جنب مسجد مین
نہ جاوے **عن** عایشۃ تقول جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ووجوہ بیوت اصحابہ شارعۃ
فی المسجد فقال وجھوا ھذہ البیوت عن المسجد ثم دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم یصنع لقوم
شیئا رجاء ان ینزل فیھم رخصۃ فخرج الیھم بعد فقال وجھوا ھذہ البیوت عن المسجد فانی
لا احل المسجد لحائض ولا جنب **ترجمہ** حضرت ام المومنین عایشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم آئے دیکھا اصحاب کے گھرون کے رخ مسجد کے طرف ہین - یعنی دروازے اون گھرون
کے مسجد کی طرف ہین تاکہ ہر وقت جلدی سے مسجد کو جاسکین اور ایک رخ والے دوسری رخ
والے مکانون مین مسجد سے ہوکر چلے جاوین - آپ نے فرمایا ان گھرون کا رخ مسجد سے پھیر دو
پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور لوگون نے ابھی تک کچھ نہین کیا تھا اس امید سے کہ شاید
اون کے باب مین رخصت نازل ہو جب آپ دوبارہ آئے تو آپ نے فرمایا ان گھرون کا رخ مسجد کے
طرف سے پھیر دو کیونکہ مسجد کو مین حلال نہین کرتا حایضہ اور جنب کی واسطے **ف** اور جب
گھرون کا رخ مسجد کے طرف ہوگا تو لوگ خواہ مخواہ اور عورتین مسجد مین سے ہوکر ایک گھر سے
دوسرے گھرون کو جاوینگی **باب** فی الجنب یصلی بالقوم وھو ناس جنب بھولے سے نماز
پڑھانے کو کھڑا ہو جاوے تو کیا کرے **عن** ابی بکرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل فی
صلوۃ الفجر فاومی بیدہ ان مکانکم ثم جاء ورأسہ یقطر فصلی بھم **ترجمہ** ابو بکرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز شروع کردی پھر ہاتھ سے اشارہ کیا تم سب
اپنی جگہہ پر رہو (اور آپ چلے گئے گھر مین) پھر آئے اور بالون سے آپ کی پانی ٹپک رہا تھا - آپ
نہانا بھول گئے تھے اسواسطے نہا کر آئے - بعد اوسکے آپ نے نماز پڑھائی - دوسری روایت مین یہہ
ہے کہ آپ تکبیر تحریمہ کہہ چکے تھے پھر جب آپ نے دوبارہ آکر نماز پڑھائی اور نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے
فرمایا مین بھی آدمی ہون مجھے نہانے کی حاجت تھی تیسری روایت مین یون ہے ابو ہریرہ سے
کہ آپ کھڑے ہوے مصلی مین اور ہمنے انتظار کیا تکبیر کا اتنے مین آپ چلے اور فرمایا تم اسی طرح جمے ہو

چوتھی روایت مین یون ہے کہ آپ نے تکبیر کہہ لی پھر اشارہ کیا لوگون کو بیٹھہ جاؤ آپ گئے اور غسل کرکے آئے اور امام مالک نے اس حدیث کو عطا بن یسار سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز کی تکبیر کہی آخر حدیث تک **عن ابی ھریرۃ** قال اقیمت الصلوٰۃ وصف الناس صفوفھم فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا قام فی مقامہ ذکر انہ لم یغتسل فقال للناس مکانکم ثم رجع الی بیتہ فخرج علینا ینطف رأسہ قد اغتسل ونحن صفوف وھذا لفظ ابن حرب وقال عیاش فی حدیثہ فلم ینزل قیاما ننتظرہ حتی خرج علینا وقد اغتسل **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نماز کھڑی ہوئی اور لوگون نے صفین باندہ لین اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے جب اپنے مقام مین کھڑے ہوئے تو آپ کو یاد آیا مین نے غسل نہین کیا آپنے لوگون سے کہا تم یہین جمے رہو پھر آپ گھر مین گئے جب گھر سے آئے تو نہا کر آئے آپکے سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا اور ہم صف باندہے کھڑے تھے یہ ابن حرب کی روایت عیاش کی روایت مین یون ہے ہم اوسیطرح کھڑے کھڑے آپ کا انتظار کرتے رہے جبتک آپ نکلے تو غسل کرکے نکلے **باب** فی الرجل یجد البلۃ فی منامہ آدمی سوکر جب اوٹھے اور ازار مین تری دیکھے تو غسل کرے **عن** عایشۃ قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الرجل یجد البلل ولا یذکر احتلاما قال یغتسل وعن الرجل یری انہ قد احتلم ولا یجد البلل قال لا غسل علیہ فقالت ام سلیم المرأۃ ترٰی ذلک اعلیھا غسل قال نعم انما النساء شقایق الرجال **ترجمہ** حضرت عایشہ سے روایت ہے پوچھے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے ایک شخص بیدار ہوکر تری دیکھے اور خواب یاد نہو آپنے فرمایا غسل کرے اور ایک شخص کو خواب یاد ہو مگر تری نہ دیکھے آپ نے فرمایا اوسپر غسل نہین ہے ام سلیم نے کہا یا رسول اللہ اگر عورت بھی مثل مرد کے دیکھے (یعنے اوسکو بھی احتلام ہو اور تری پاوے) کیا غسل اوسپر لازم ہوتا ہے آپنے فرمایا ہان عورتین تو جوڑا ہین مردون کی **ف** یعنے مثل مردون کے ہین خلقت اور طبیعت مین کیونکہ عورت مرد ہی سے پیدا ہوئی ہے اصل خلقت اور ابتدای آفرینش مین **باب** المرأۃ ترٰی ما یری الرجل عورت کو احتلام ہونیکا بیان **عن** ام سلیم الانصاریۃ وھی ام انس بن مالک قالت یا رسول اللہ ان اللہ عزوجل لا یستحی من الحق ھل علی المرأۃ اذا رأت فی النوم ما یری الرجل ان تغتسل او لا قالت عایشۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم نعم فلتغتسل اذا وجدت الماء قالت عایشۃ فاقبلت علیھا فقلت اف لک وھل ترٰی ذلک المرأۃ فاقبل علی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم فقال تربت یمینک یا عایشۃ ومن این یکون الشبہ ترجمہ ام سلیم نے
جوان ہین انس بن مالک کی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیشک اللہ جل جلالہ نہین شرم
کرتا ہے حق سے کیا اگر عورت بھی سوتے مین ایسا دیکھے جیسا مرد دیکھتا ہے وہ غسل کرے یا نہین
آپ نے فرمایا ہان ضرور غسل کرے جب پانی موجود ہو حضرت عایشہ نے کہا ہین ام سلیم پاس
آئی اور کہا واے ہے تجھکو کیا عورت کو بھی مثل مرد کی احتلام ہوتا ہی اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
آئے (میرا کہنا سنکر) فرمایا مٹی لگی تیرے داہنے ہاتھہ کواے عایشہ **ف** یہہ کلمہ زبان عرب
مین موضوع ہی بددعا کے لیئے یعنی تجھپر محتاجی آوے اور فقیری مگر یہان پر مراد بددعا نہین ہے بلکہ تعجب
ہے **ف** پھر کہان سے مشابہت ہوتی ہے (بچے کو مان سے) **ف** یعنی کبھی بچہ مان
کے مشابہ ہوتا ہی کبھی باپ کے اس سے معلوم ہوا کہ دونون کا نطفہ اوسمین شریک ہوتا
ہے جو غالب ہوا بچہ اوسیکے مشابہ ہوا یہہ مضمون مسلم کی روایت مین مصرح ہے **باب**
مقدار الماء الذی یجزی بہ الغسل جتنا پانی غسل کے لیئے کافی ہے اوس کا بیان **عن** عایشۃ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یغتسل من اناء واحد ھو الفرق من الجنابۃ ترجمہ
حضرت ام المومنین عایشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تہے ایک
برتن سے وہ فرق ہے جنابت سے **ف** فرق وہ برتن ہے جسمین سولہ رطل پانی آتا ہی
اہل حجاز کے تین صاع اوسمین آتے ہین یا بارہ مد قریب ساڑہے سات سیر پانی کے ہوا اسی روایت
کے سیر سے - اس حدیث سے مراد یہہ ہے کہ آپ ایسے برتن سے غسل کیا کرتے جسمین اتنا پانی
آتا یہ مقصود نہین کہ اوس بھر کر پانی سے نہاتے یعنے وہ کل پانی غسل مین صرف کرتے ورنہ منافی
ہوگا دوسری حدیث کے کہ آپ ایک صاع سے غسل کیا کرتے اور ایک مد سے وضو کیا کرتے یا اکثر
آپ ایک صاع سے نہاتے ہون گے کبھی کسی وجہ سے ایک فرق سے بھی غسل کرتے ہون گے
یا حضرت عایشہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونون ملکر ایک فرق سے نہاتے ہون گے - جیسے
کہا ابوداؤد نے معمر نے زہری سے اس حدیث کو روایت کیا اوسمین یہ ہے کہ مین اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم دونون ملکر ایک برتن پانی سے غسل کرتے جو فرق کے برابر تہا کہا ابوداؤد نے ابن
عیینہ نے بھی مثل امام مالک کے روایت کیا ہی - کہا ابوداؤد نے مین نے احمد بن حنبل سے سنا کہتے تہے
فرق سولہ رطل کا ہوتا ہے اور صاع ابن ابی ذیب کا پانچ رطل اور تہائی رطل کا تہا (یہی صاع ہی
اہل حجاز کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور یہی مراد ہے صاع سے تمام احادیث مین)

اور جسنے کہا صاع آنحہ رطل ہے وہ غیر محفوظ ہے۔ ابوداؤد نے کہا مین نے امام احمد سے سنا کہتے
تھے جس شخص نے صدقہ فطر ہمارے رطلون سے پانچ رطل اور ثلث رطل دیا اوسنے پورا دیا لوگون
نے کہا صیحانی (ایک قسم کی کھجور ہے مدینے مین) بہاری ہوتی ہے کہا صیحانی بہتر ہے کہا مجھے معلوم
نہین **باب** فی الغسل من الجنابۃ غسل جنابت کیونکر کرے **عن** جبیر بن مطعم انہم ذکروا
عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغسل من الجنابۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اما انا فافیض علی راسی ثلاثا واشار بیدیہ کلتیہما ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہے صحابہ
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کیا غسل جنابت کا آپ نے فرمایا مین تو تین چلو اپنے
سر پر ڈالتا ہون اور دونون ہاتھون سے اشارہ کیا **عن** عایشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا اغتسل من الجنابۃ دعا بشیء نحو الحلاب فاخذ بکفہ فبدء بشق راسہ الایمن ثم الایسر
ثم اخذ بکفیہ فقال بہما علی راسہ ترجمہ ام المومنین عایشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت کرتے تو ایک برتن منگواتے جیسے دودہ نچوڑنے کا برتن پھر پانی
اپنے ہاتھہ مین لیکر سر کے داہنے جانب پر پانی ڈالتے پھر بائین جانب پر پھر دونون ہاتھون سے پانی
لیکر بیچ سر پر ڈالتے **ف** حلاب اس حدیث مین حاء حطی سے ہے جو ایک ظرف کا نام ہے
جسمین اونٹنی کا دودہ نچوڑا جاتا ہے بعضون نے اس سے خوشبو مراد لی ہے چنانچہ بخاری نے ترجمہ
باب مین یہہ بہی ذکر کیا ہے بعضون نے اوسکو جلاب جیم سے کہا ہے واللہ اعلم **عن** جمیع بن
عمیر احد بنی تیم اللہ بن ثعلبۃ قال دخلت مع امی وخالتی علی عایشۃ رض فسالتہا احدثہما
کیف کنتم تصنعون عند الغسل فقالت عایشۃ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یتوضاء وضوءہ للصلوۃ ثم یفیض علی راسہ ثلاث مرات ونحن نفیض علی رءوسنا
خمسا من اجل الضفر ترجمہ جمیع بن عمیر سے روایت ہے کہ مین اپنی ماں اور خالہ کے ساتھہ حضرت عایشہ پاس گیا اونمین سے ایک نے حضرت
عایشہ سے پوچہا تم کیونکر غسل کرتی تہین اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے وضو
کرتے تہے جیسے نماز کے لیئے وضو کرتے ہین پہر اپنے سر پر تین بار پانی ڈالتے تہے اور ہم پانچ بار ڈالتے
تہے چوٹیون کے سبب سے **ف** یعنی ہماری سر پر بال زیادہ ہوتے تہے اور چوٹیان بندہی
رہتین تہین اس وجہ سے ہم پانچ بار پانی ڈالتی تہے تاکہ پانی خوب بالون کی جڑون مین پہونچ
جاوے **عن** عایشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اغتسل من الجنابۃ قال
سلیمان یبدء افیفرغ من یمینہ علی شمالہ وقال مسدد غسل یدیہ یصب الاناء علی یدہ الیمنی

ثم اتفقا فیغسل فرجہ قال مسدد یفرغ علی شمالہ وربما کنت عن الفرج ثم یتوضاء وضوءہ للصلوٰۃ ثم یدخل یدیہ فی الاناء فیخلل شعرہ حتی اذا رای انہ قد اصاب البشرۃ او انقی البشرۃ افرغ علی رأسہ ثلاثا فاذا فضل فضلۃ صبہا علیہ ترجمہ حضرت ام المومنین عایشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل کرتے جنابت کا یا غسل شروع کرتے تو پہلے داہنے ہاتھہ سے بائین پر پانی ڈالتے مسدد کی روایت مین ہے دونو ہاتھہ دھوتے برتن کو داہنے ہاتھہ پر ڈالتے پھر شرمگاہ دھوتے مسدد کی روایت مین ہے بائین کے ہاتھہ پر پانی ڈالتے کبھی حضرت عایشہ نے شرمگاہ کو کنایہ کے طور پر بیان کیا ہے پھر وضو کرتے تھے جیسے نماز کے لیئے وضو کرتے ہین پھر دونو ہاتھہ برتن مین ڈالکر بالون کا خلال کرتے جب آپ کو معلوم ہوجاتا کہ پانی تمام بدن پر پہونچ گیا یا بدن صاف ہوگیا اپنے سر پر تین بار پانی ڈالتے پھر جسقدر پانی بچ رہتا اوسکو اپنے اوپر بہا لیتے **عن** عایشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یغتسل من الجنابۃ بدا بکفیہ فغسلہما ثم غسل مرافغہ (بالفین المعجمۃ) وانقاض علیہ کماء فاذا انقاہما اھوی بہما الی حائط ثم یستقبل الوضوء ویفیض الماء علی رأسہ ترجمہ حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل کا ارادہ کرتے پہلے دونو ہونچون کو دھوتے پھر جوڑون کو دھوتے (جیسے چڈھی اور کہنیان اور بغلین جہان اکثر میل جم جاتا ہے یہہ اوس صورت مین ہے جب حدیث مین مرافغہ ہو جو جمع ہے رفغ کی اور بعض نسخون مین مرافقہ ہے یعنے کہنیون کو دھوتے مگر پہلا نسخہ صحیح ہے اور اون پر پانی ڈالتے جب وہ صاف ہوجاتا تو انکو دیوار پر ملتے پھر وضو شروع کرتے اور اپنے سر پر پانی ڈالتے **عن** عایشۃ قالت لان شئتم لارینکما اثر ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الحایط حیث کان یغتسل من الجنابۃ ترجمہ حضرت عایشہ نے کہا اگر تم چاہو تو مین تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھہ کا نشان تبلا دون دیوار مین جہان آپ غسل کیا کرتے تھے جنابت کا **عن** میمونۃ قالت وضعت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم غسلا یغتسل بہ من الجنابۃ فاکفا الاناء علی یدہ الیمنی فغسلہا مرتین او ثلاثا ثم صب علی فرجہ فغسل فرجہ بشمالہ ثم ضرب بیدہ الارض فغسلہا ثم مضمض واستنشق وغسل وجہہ ویدیہ ثم صب علی راسہ وجسدہ ثم تنحی ناحیۃ فغسل رجلیہ فناولتہ المندیل فلم یاخذہ وجعل ینفض الماء عن جسدہ فذکرت ذلک لابراھیم فقال کانوا لا یرون بالمندیل باسا ولکن کانوا یکرھون العادۃ ترجمہ ام المومنین میمونہ رضہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے [illegible] پانی رکھا جنابت سے نہانے کے واسطے آپنے برتن کو جھکا کر داہنے
ہاتھہ پر پانی ڈالا دو بار یا تین بار اوسکو دھویا پھر اپنی شرمگاہ پر پانی ڈالا اور بائین ہاتھہ سے شرمگاہ
کو دھویا پھر اپنا بایان ہاتھہ زمین پر ملکر دھویا پھر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا اور منہہ اور ہاتھہ دھوئے
پھر اپنے سر پر اور سارے بدن پر پانی بہایا بعد اوسکے اوس مقام سے جدا ہوکر اپنے پانوں دھوئے
مین نے کپڑا دیا بدن پہونچنے کو آپ نے نہ لیا ف اس لیئے کہ پونچھنا افضل ہے یا جلدی کی لیئے
یا وقت گرمی کا تہا ترادت اوس وقت اچھی معلوم ہوتی ہوگی یا اوس کپڑے مین کچھہ شبہہ ہوگا نجاست
کا اس سے پونچھنے کی ممانعت ثابت نہین ہوتی ت اور اپنے بدن سے پانی جھاڑنے لگے
اعمش کہتے ہین مین نے ابراہیم سے یہہ بیان کیا انہون نے کہا صحابہ کپڑے سے بدن پونچھنا برا
نہین سمجھتے تہے لیکن اسکی عادت کرلینا برا جانتے تہے عن شعبہ قال ان ابن عباس کان اذا اغتسل
من الجنابۃ یفرغ بیدہ الیمنی علی یدہ الیسری سبع مرار ثم یغسل فرجہ فنسی مرۃ کم افرغ فسالنی
کم افرغت فقلت لا ادری فقال لا ام لک وما یمنعک ان تدری ثم یتوضاء وضوءہ للصلوٰۃ
ثم یفیض علی جلدہ الماء ثم یقول ھکذا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتطہر ترجمہ شعبہ
سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عباس جب غسل کرتے جنابت کا داہنے ہاتھہ سے پانی ڈالتے بائین ہاتھہ پر
سات بار پھر شرمگاہ دھوتے ایک بار وہ بھول گئے کئی بار پانی ڈالا تو مجھہ سے پوچھا مین نے کتنے بار پانی
ڈالا مین نے کہا مجھے یاد نہین ہے انہون نے کہا تیری ماں نہو ف یہہ ایک کلمہ ہے عرب مین
تعجب کے وقت کہا کرتے ہین لام لک لا اب لک ت تو نے کیون یاد نہ رکہا پھر وضو کرتے جیسے
جیسے نماز کے لیئے وضو کرتی ہین پھر اپنے بدن پر پانی بہاتے تہے پھر کہتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اسیطرح طہارت کرتے تہے عن عبداللہ بن عمر قال کانت الصلوٰۃ خمسین والغسل من الجنابۃ
سبع مرار وغسل البول من الثوب سبع مرار فلم یزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسال
حتی جعلت الصلوٰۃ خمسا والغسل من الجنابۃ مرۃ وغسل البول من الثوب مرۃ ترجمہ عبداللہ
بن عمر سے روایت ہے کہ پہلے پچاس نمازین فرض ہوئین تہین اور جنابت سے سات بار غسل کرنیکا حکم ہوا
اسیطرح پیشاب کپڑے مین لگ جاوے تو سات بار دہونیکا حکم تہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہمیشہ پروردگار سے دعا کرتے رہے (اور اپنی امت پر تخفیف چاہتے رہے) یہانتک کہ نمازین پانچ
رہ گئین اور جنابت سے غسل ایک بار رہ گیا اور پیشاب سے کپڑا دہونا ایک بار رہ گیا ف اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ اگر کپڑے مین پیشاب لگ جاوے تو ایک بار دہو ڈالنا کافی ہے عن ابی ھریرۃ

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تحت کل شعرۃ جنابۃ فبلوا الشعر وانقوا البشر
ترجمہ ابی ہریرہ رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر بال کے تلے جنابت
ہے تو دھو بالوں کو اور صاف کرو بدن کو - کہا ابوداؤد نے حارث بن وجیہ اسکے اسناد میں ضعیف
ہے اور حدیث اوسکی منکر ہے **عن** علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من ترک موضع
شعرۃ من جنابۃ لم یغسلھا فعل بھا کذا وکذا من النار قال علی فمن ثم عادیت راسی فمن
ثم عادیت راسی فمن ثم عادیت راسی وکان یجز شعرہ رضی اللہ عنہ **ترجمہ** حضرت امیرالمومنین
علی رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے ایک بال برابر چھوڑ دیا غسل
جنابت مین اوسکو جہنم کا ایسا ایسا عذاب ہوگا حضرت علی رض نے کہا اسی وجہ سے مین اپنے سر کا
دشمن ہوا اسی وجہ سے مین اپنے سر کا دشمن ہوا اسی وجہ سے مین اپنے سر کا دشمن ہوا وہ اپنے بال کترایا
کرتے تھے راضی ہوا اللہ جل جلالہ اوسسے **باب** الوضوء بعد الغسل بعد غسل کے وضو کرنے کا بیان
عن عایشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغتسل ویصلی الرکعتین وصلوۃ الغداۃ
ولا اراہ یحدث وضوءا بعد الغسل **ترجمہ** حضرت ام المومنین عایشہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے اور دو رکعتین پڑھتے تھے اور صبح کی نماز پڑھتے تھے مگر مین اونکو غسل
کے بعد پھر تازہ وضو کرتے نہ دیکھتے تھے **ف** کیونکہ غسل جنابت کے اندر خود وضو موجود ہی **باب**
المراۃ ھل تنقض شعرھا عند الغسل عورت غسل کے وقت اپنی بال جو گندھے ہوے ہون نہ
کھولے **عن** ام سلمۃ قالت ان امراۃ من المسلمین قال زھیر انھا قالت یا رسول اللہ انی امراۃ اشد
ضفر راسی افانقضہ للجنابۃ قال انما یکفیک ان تحفنی علیہ ثلاث حفنات ثم تفیضی علی سایر جسدک فاذا انت قد طھرت **ترجمہ** ایک عورت
نے یا ام سلمہ سے پوچھا رسول اللہ صلعم سے یا رسول اللہ مین اپنی چوٹی مضبوط باندھتی ہون کیا غسل
جنابت کے لیئے اوسکو توڑون آپنے فرمایا تجھکو کافی ہے تین چلو پانی سر پر ڈال لینا اور زہیر کی روایت
مین ہے تین چلو بھر کر پانی سر پر ڈال پھر سارے بدن پر پانی بہا پس تو پاک ہوگئی - دوسری روایت
مین اتنا زیادہ ہے واغمزی قرونک عند کل حفنۃ ہر چلو ڈال کر اپنی لٹون کو نچوڑ ڈال **عن** عایشہ
قالت کانت احدانا اذا اصابتھا جنابۃ اخذت ثلاث حفنات فھکذا تعنی بکفیھا
جمیعا فتصب علی راسھا واخذت بیدھا واحدۃ فصبتھا علی ھذا الشق والاخری علی الشق
الاخر **ترجمہ** حضرت ام المومنین عایشہ رض سے روایت ہے ہم مین سے جب کسی کو نہانے کی

حاجت ہوتی تو تین چلو دونو ہاتھہ سے لیکر اپنے سر پر ڈالتے اور ایک ہاتھہ سے چلو لیکر ایک سر کے
اس جانب پر اور دوسرا چلو سر کے اوس جانب پر ڈالتے **عن** عایشة قالت کنا نغتسل علینا
الصاع ونحن مع رسول الله صلی الله علیه وسلم محلات ومحرمات **ترجمہ** حضرت ام المومنین
عایشہ رض سے روایت ہے ہم غسل کرتے تھے لیپ لگائے ہوتے (سر پر بالون کے جانے کے لیئے یا
خوشبو کی واسطے مایٹی باندہی ہوتی) رسول اللہ صلعم کے ساتھہ احرام مین اور غیر احرام مین **عن**
شریح بن عبید قال افتانی جبیر بن نفیر عن الغسل من الجنابة ان ثوبان حدثهم انهم
استفتوا النبی صلی الله علیه وسلم عن ذلك فقال اما الرجل فلینثر راسه فلیغسله
حتی یبلغ اصول الشعر واما المراة فلا علیها ان لا تنقضه لتغرف علی راسها ثلث غرفات
بکفیها **ترجمہ** شریح بن عبید سے روایت ہے کہ جبیر بن نفیر نے مجھے فتوی دیا غسل جنابت مین
یہ کہ ثوبان نے اون سے حدیث بیان کی انہون نے پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غسل
جنابت کو آپ نے فرمایا مرد تو اپنا سر کہولے اور بالون کو دہووے یہانتک کہ اپنی جڑون تک
پہونچ جاوے اور عورت کو سر نہ کہولنا برابر نہین ہے وہ اپنے سر پر تین چلو دونو ہاتھون سے ڈال
لیوے **باب** فی الجنب یغسل راسه بالخطمی اجزیه ذلك جنب اپنا سر خطمی سے دہووے تو
تو کافی ہے **عن** عایشه عن النبی صلی الله علیه وسلم انه کان یغسل راسه بالخطمی وهو
جنب یجتزی بذلك ولا یصب علیها ماء **ترجمہ** حضرت ام المومنین عایشہ رض سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر خطمی سے دہوتے تھے جنابت مین پہر پانی نہین بہاتے
تہے **باب** فیما یفیض بین الرجل والمراة من الماء عورت اور مرد کے درمیان جو پانی بہے
اوس کا بیان **ف** یعنی مرد اور عورت نہاتی مین جو پانی ہاتھہ سے لین اور وہ پانی بہ کر برتن مین
پڑے تو نجس نہین ہے - بعضون نے اسکے معنی یہ بیان کئے ہین کہ مرد اور عورت کے ملنے سے جو منی
کپڑے وغیرہ مین لگ جاوے اوسکو کس طرح دہووے واللہ اعلم **عن** عایشة فیما یفیض بین الرجل
والمراة من الماء قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یاخذ کفا من ماء یصب علی راسه ثم یاخذ کفا من ماء ثم یصبه علیه **ترجمہ**
حضرت عایشہ سے روایت ہے اس باب مین جو پانی مرد اور عورت کے درمیان بہی - انہون نے کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ایک چلو پانی کا لیکر اوسکو پانی ہی مین ڈالدیتے پہر دوسرا چلو لیکر اپنے بدن پر ڈالتے **ف**
تو چلو لینے سے وہ پانی چلو کا گندا نہین ہوگیا نہ اوس پانی کے برتن مین ڈالنے سے باقی پانی کو کچہہ نقصان
ہوا - ہمارے اساتذہ سے یہی تفسیر اس حدیث کی منقول ہے خطابی سے معالم السنن مین اس حدیث کے

متعلق کچھ نہین لکھا سیوطی نے مرقاۃ الصعود مین لکھا ہے شیخ ولی الدین نے کہا ظاہر معنی اس حدیث
کے یہ ہین جب آپ کے بدن پر یا کپڑے پر منی لگ جاتی آپ ایک چلو پانی لیکر اوس پر ڈالتے پھر دوسرا
چلو لیکر اوس پر ڈالتے تاکہ خوب صاف ہوجاوے واللہ اعلم **باب** مواکلۃ الحایض و مجامعتہا حایضہ
عورت کے ساتھہ کھانا کھانا یا اوس سے ملکر بیٹھنا درست ہے **عن** انس بن مالک ان الیہود کانت
اذا حاضت منہم امراۃ اخرجوہا من البیوت ولم یواکلوہا ولم یشاربوہا ولم یجامعوہا
فی البیت فسئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فانزل اللہ سبحانہ ویسالونک عن المحیض
قل ہو اذی فاعتزلوا النساء فی المحیض الآیۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جامعوہن فی البیوت
واصنعوا کل شیء غیر النکاح فقالت الیہود ما یرید ہذا الرجل ان یدع شیئا من امرنا الا خالفنا
فیہ فجاء اسید بن حضیر وعباد بن بشر الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالا یا رسول اللہ ان الیہود
تقول کذا وکذا افلا ننکحہن فی المحیض فتمعر وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی ظننا ان
قد وجد علیہما فخرجا فاستقبلتہما ہدیۃ من لبن الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبعث
فی اثارہما فسقاہما فعلمنا انہ لم یجد علیہما ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ یہود یون
کی عورتون مین جب کسی کو حیض آتا اوسکو گہر سے نکال باہر کرتے نہ اوسکو ساتھہ کھلاتے نہ ساتھہ
پلاتے نہ اوسکے ساتھہ ایک گہر مین رہتے لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب مین
سوال کیا اوس وقت اللہ جل جلالہ نے یہ آیتین اوتارین پوچھتی ہین تجھسے لوگ حیض کو تو کہہ حیض
ایک پلیدی ہے تو جدا رہو عورتون سے حیض مین اور مت جماع کرو اون سے جبتک وہ پاک نہون
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونکے ساتھہ رہو ایک گہر مین اور سب کام کرو (یعنی ساتھہ کھاؤ
پیو بیٹھو اوٹھو پیار مساس کرو) سو اجماع کے یہود نے یہ سنکر کہا یہ شخص (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم)
چاہتا ہے کہ کوئی امر نہ چھوڑے جسمین ہمارا خلاف نکرے اتنے مین اسید بن حضیر اور عباد بن بشر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ یہود ایسی ایسی باتین کرتے ہین اگر فرمایئے تو ہم
حایضہ عورتون کے ساتھہ جماع کیا کرین یہ سنکر رسول اللہ صلعم کا چہرہ مبارک متغیر ہوا (آپ کو غصہ
اس بات پر آیا کہ تحصیل مخالفت ساتھہ ارتکاب معصیت کے جایز نہین ہے) ہمکو گمان ہوا شاید آپ کو
ان دونو آدمیون پر غصہ آیا بعد اوسکے وہ دونون چل نکلے اوسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پاس کہین سے دودہ کا ہدیہ آیا آپ نے اونکو بلا بھیجا اور دودہ پلایا جب ہمکو معلوم ہوا آپ کا غصہ اون
پر تہا **عن** عایشۃ قالت کنت اترق العظم وانا حایض فاعطیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

فیضع فمه فی الموضع الذی فیه وضعته واشرب الشراب فاناول له فیضع فمه فی الموضع الذی کنت اشرب منه ترجمہ حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے مین ہڈی چوستی تہی حیض کی حالت مین پہر مین اوس ہڈی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتی آپ بھی اپنا مونہہ اوس ہڈی مین اوسی مقام پر لگاتے جہان مین نے لگایا تہا اور مین پانی پیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتی آپ اپنا مونہہ اوسی جگہہ رکہکر پیتے جہان سے مین نے پیا تہا **عن** عایشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضع راسه فی حجری فیقرء وانا حایض ترجمہ حضرت ام المومنین عایشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک میری گود مین رکہکر (قرات شریف) پڑہتے اور مین حایضہ ہوتی **باب** الحایض تناول من المسجد حایضہ عورت مسجد مین سے کوئی چیز اوٹہالے باہر رکہ کر تو درست ہے **عن** عایشة قالت قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناولینی الخمرة من المسجد فقلت انی حائض فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان حیضتك لیست فی یدك ترجمہ حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہسے کہا مسجد سے بوریا نماز پڑہنے کا اوٹہالے مین نے کہا مین حایضہ ہون آپ نے فرمایا تیرا حیض تیرے ہاتہہ مین نہین ہے **باب** فی الحایض لا تقضی الصلوة حایضہ عورت کو بعد پاک ہونے کی نماز کی قضا پڑہنا نہ چاہیئے **عن** معاذة ان امراة سالت عایشة انقضی الحایض الصلاة فقالت احرورية انت لقد کنا نحیض عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا نقضی ولا نومر بالقضاء ترجمہ معاذہ سے روایت ہے ایک عورت نے پوچہا حضرت عایشہ سے کیا حایضہ نماز کی قضا کرے انہون نے کہا کیا تو حروریہ ہے **ف** حروریہ ایک قوم ہے خوارج مین سے اونکی نزدیک حایضہ کو قضا نماز کی لازم آتی ہے منسوب ہین حروا کیطرف جو ایک موضع ہے قریب کوفے کے اونکا سردار وصم خارجی تہا حضرت علی نے اون کا مقابلہ کیا۔ کرمانی **ف** ہم کو حیض آتا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ہم قضا نہین کرتے تہے نماز کی نہ ہمکو حکم ہوتا تہا قضا کا دوسری روایت مین یون ہے ہمکو حکم ہوتا تہا روزون کے قضا کرنے کا نہ نماز کے قضا کرنے کا **باب** فی اتیان الحایض حیض مین جماع کرنیکا کفارہ **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الذی یاتی امراته وهی حائض قال یتصدق بدینار او بنصف دینار ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جماع کرے اپنی عورت سے حالت حیض مین وہ شخص ایک دینار صدقہ کرے یا آدہا دینار **عن** ابن عباس قال اذا اصابها فی اول الدم فدینار واذا اصابها فی انقطاع الدم فنصف دینار ترجمہ ابن عباس نے کہا جب جماع کرے حیض کے شروع مین (جب خون بہت آتا ہو) تو ایک

دینار صدقہ دیوے اور جب جماع کرے حیض بند ہونے وقت تو آدھا دینار صدقہ دیوے **ف** یہ عبداللہ بن عباس نے پہلی حدیث کی تفسیر بیان کی **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا وقع الرجل باھلہ وھی حائض فلیتصدق بنصف دینار **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص صحبت کرے اپنی عورت سے حیض میں تو آدھا دینار صدقہ کرے۔ کہا ابوداؤد نے علی بن بدیمہ نے مقسم سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو مرسلاً روایت کیا ہے اور اوزاعی نے یزید بن ابی مالک سے انہوں نے عبدالحمید بن عبدالرحمن سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اور یہ معضل ہے **ف** کیونکہ دو راوی ساقط ہو گئے ہیں ایک مقسم دوسرے ابن عباس **باب** فی الرجل یصیب منھا ما دون الجماع جماع کے سوا اور سب کام حائضہ سے کر سکتا ہے **عن** میمونۃ قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یباشر المرأۃ من نسائہ وھی حائض اذا کان علیھا ازار الی نصف فخذیھا او الرکبتین تحتجز بہ **ترجمہ** حضرت میمونہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عورتوں سے مباشرت کرتے تھے (یعنی اختلاط اور مساس وغیرہ) اور وہ حائضہ ہوتیں تھیں۔ جب ایک تہ بند باندھ لیتی تھیں نصف رانوں تک یا گھٹنوں تک آڑ کر لیتی تھیں اوس سے **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامر احدنا اذا کانت حائضا ان تتزر ثم یباشرھا **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہم میں سے کوئی حائضہ ہوتی تو اوسکو حکم کرتے تہ بند باندھنے کا پھر اوسکے ساتھ لیٹنے اور مباشرت کرنے کی اوسکے خاوند کو اجازت دیتے **عن** عائشۃ تقول کنت انا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبیت فی الشعار الواحد انا حائض طامث فان اصابہ منی شیء غسل مکانہ ولم یعدہ ثم صلی فیہ وان اصاب یعنی ثوبہ منہ شیء غسل مکانہ ولم یعدہ ثم صلی فیہ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کپڑے میں رات کو رہا کرتے اور میں حیض سے تھی اگر میرا خون آپ کے بدن میں لگ جاتا تو آپ صرف اوسی مقام کو دھو ڈالتے پھر نماز پڑھتے اور اگر کپڑے میں آپ کے لگ جاتا تو آپ اوسی جگہ کو فقط دھو کر پھر اوسی کپڑے میں نماز پڑھتے **عن** عمارۃ بن غراب قال ان عمۃ لہ حدثتہ انھا سالت عائشۃ قالت احدنا تحیض لیس لھا ولزوجھا الا فراش واحد قالت اخبرک بما صنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل یتمضی الی مسجدہ یعنی مسجد بیتہ فلم ینصرف حتی غلبتنی عینی واوجعہ البرد فقال ادنی منی فقلت انی حائض فقال وان اکشفی عن فخذیک فکشفت فخذی فوضع خدہ وصدرہ علی فخذی وحنیت علیہ حتی دفیء ونام **ترجمہ** عمارہ بن غراب کی پھوپھی نے حضرت ام المومنین عائشہ رضؓ سے پوچھا ہم میں سے کسیکو

حیض آتا ہو اور اوسکی پاس جورو اور خاوند کی لیئے ایک ہی بچھونا ہوتا ہو وہ کیا کرے حضرت عایشہ نے کہا مین تجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حال سناتی ہون آپ گھر مین تشریف لائے اور نماز پڑہنے کی جگہہ مین چلے گئے پہر آپ فارغ نہین ہوے یہان تک کہ مین اونگھنے لگی اور آپ کو سردی نے ستایا آپنے فرمایا میری پاس آ اور مین حایضہ تھی (جب آئی) تو آپ نے فرمایا اپنی رانین کھول مین نے اپنی ران کھولی آپنے اپنا مونہہ اور سینہ میری ران پر رکھہ دیا اور مین اوپر سے آپ پر جھک گئی یہانتک کہ آپ گرم ہوگئے اور سو رہے **عن** عایشۃ انہا قالت کنت اذا حضت نزلت عن المثال علی الحصیر فلم نقرب رسول اللہ صلی اللہ ولم ندن منہ حتی نطہر **ترجمہ** حضرت ام المومنین عایشہ صدیقہ رضہ سے روایت ہے مین جب حایضہ ہوتی تو فرش پر سے بوریے پر چلی آتی پھر ہم آپ سے نزدیک نہ ہوتی جبتک پاک نہ ہوتی **عن** بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد من الحایض شیئا القی علی فرجہا ثوبا **ترجمہ** بعض بی بیون سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت ہے کہ آپ جس بی بی سے حالت حیض مین کچھہ کرنا چاہتے (یعنی مساس وغیرہ) تو اوسکے فرج پر ایک کپڑا ڈال لیتے **عن** عایشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرنا فی فوح حیضتنا ان نتزر ثم یباشرنا وایکم املک لاربہ کما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یملک اربہ **ترجمہ** حضرت ام المومنین عایشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو حکم کرتے تھے حیض کے شروع مین جب شدت ہوتی تھی تہبند باندہنے کا پہر ہم سے مباشرت کرتے تھے اور تم مین سے کون اپنی شہوت کا مالک ہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خواہش کا اختیار رکھتے تھے **ف** اس مین اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ جوان مرد کو جو اپنے اوپر قابو رکھتا ہو حایضہ سے مباشرت کرنا بہتر نہین ہے ایسا نہو نہ رک سکے **باب** فی المراۃ تستحاض و من قال تدع الصلوۃ فی عدۃ الایام التی کانت تحیض استحاضہ کا بیان اور مستحاضہ کو ایام حیض مین نماز مین چھوڑ دینے کا بیان **ف** استحاضہ وہ خون ہے جو بند نہو ہمیشہ آیا کرے جو عورت اس بیماری مین مبتلا ہو اوسکو چاہیئے کہ اپنی عادت قدیم کے موافق حیض کے دنون مین نماز ترک کرے پہر پڑہا کرے **عن** ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان امراۃ کانت تہراق الدماء علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستفتت لہا ام سلمۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لتنظر عدۃ اللیالی والایام التی کانت تحیضہن من الشہر قبل ان یصیبہا الذی اصابہا فلتترک الصلوۃ قدر ذلک من الشہر فاذا خلفت ذلک فلتغتسل ثم لتستثفر بثوب ثم لتصل **ترجمہ** حضرت ام سلمہ سے روایت ہے ایک عورت کا خون بہتا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین (یعنی استحاضہ ہوگیا تہا) حضرت ام سلمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اوسکا ذکر کیا آپ نے فرمایا اوسکو چاہیئے کہ قبل اس بیماری کے ہر مہینے مین جتنے دن اور

رات اوسکو حیض آیا کرتا تہا اوسکو شمار کرلے اوتنے دنون ہر مہینے مین نماز چہوڑ دیا کرے جب وہ دن گذر جاوین
تو غسل کرے پہر لنگوٹ باندہے ایک کپڑے کا اور نماز پڑہے **ف** اب نماز پڑہتے مین جو خون نکلیگا اوس
سے نہ وضو ٹوٹیگا نہ نماز جاویگی ۔ دوسری روایت مین ہے جب وہ دن گذر جاوین اور نماز کا وقت آوے تو
غسل کرے **عن** عایشۃ انہا قالت ان ام حبیبۃ سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الدم فقالت
عایشۃ رایت مرکنہا ملآن دما فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امکثی قدر ما کانت تحبسک
حیضتک ثم اغتسلی **ترجمہ** حضرت عایشہ رضہ سے روایت ہے ام حبیبہ نے سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے خون آنے کا حضرت عایشہ نے کہا مین نے اونکی پانی کا برتن خون سے بہرا ہوا دیکہا (یعنی اس
کثرت سے خون آتا ہے کبہی بند نہین ہوتا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنے دنون تک تجھے
حیض نماز سے روکتا تہا اوتنے دنون تک رکی رہ پہر غسل کر ڈال **عن** فاطمۃ بنت ابی حبیش انہا سالت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فشکت الیہ الدم فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ذلک عرق
فانظری اذا اتی قرؤک فلا تصلی فاذا مر قرؤک فتطہری ثم صلی ما بین القرء الی القرء **ترجمہ**
فاطمہ بنت ابی حبیش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خون آنے کی شکایت کی آپ نے فرمایا یہہ ایک رگ ہے
ف یعنی یہہ خون حیض کا نہین ہے بلکہ کوئی رگ کہل گئی ہے اوسمین سے آتا ہے **ف** تو دیکہا کر
جب تیری حیض کے دن آوین نماز مت پڑہ پہر جب حیض کے دن گذر جاوین پاک ہوجا (یعنی غسل کر) پہر
نماز پڑہا کر دوسرے حیض تک **عن** عروۃ بن الزبیر قال حدثتنی فاطمۃ بنت ابی حبیش انہا امرت
اسماء او اسماء حدثتنی انہا امرت فاطمۃ بنت ابی حبیش ان تسال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فامرہا ان تقعد الایام التی کانت تقعد ثم تغتسل **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ فاطمہ
بنت ابی حبیش نے مجہسے حدیث بیان کی انہون نے حکم کیا اسما بنت ابی بکر کو یا اسما نے مجہسے حدیث بیان کی
اونکو حکم کیا تہا فاطمہ بنت ابی حبیش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہنے کا آپ نے حکم فرمایا کہ جتنے دن پہلے
حیض کے لیئے بیہٹی تہی اب بہی بیٹہے بعد اوسکے غسل کرلیوے کہا ابو داؤد نے روایت کیا اس حدیث کو قتادہ
نے عروہ بن الزبیر سے انہون نے زینب بنت ام سلمہ سے کہ ام حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ ہوگیا آپ نے
حکم کیا ایام حیض مین نماز چہوڑ دینے کا پہر غسل کرنے کا اور نماز پڑہنے کا کہا
ابو داؤد نے ابن عیینہ نے زہری کی روایت مین اُنہون نے عمرہ سے اونہون نے
عایشہ سے اتنا زیادہ کیا کہ ام حبیبہ کو استحاضہ تہا اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے پوچہا آپ نے حکم کیا نماز چہوڑ دینے کا حیض کے دنون مین کہا ابو داؤد نے

یہہ وہم ہے سفیان بن عیینہ سے اور یہہ عبارت اور حفاظ کی روایتون مین زہری سے نہین ہے مگر سہیل بن
ابی صالح کی روایت مین اور حمیدی نے اس حدیث کو ابن عیینہ سے روایت کیا اوسمین یہہ نہین ہے کہ نماز
چھوڑدے ایام حیض مین اور قمیر بنت عمرو مسروق کی بی بی نے حضرت عایشہ سے روایت کیا مستحاضہ نماز
چھوڑدے ایام حیض مین پھر غسل کرے اور عبدالرحمن بن قاسم نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اونکو حکم کیا نماز چھوڑدینے کا ایام حیض مین اور ابوبشر جعفر بن ابی وحشیہ نے عکرمہ سے انہون نے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی روایت کیا کہ ام حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ ہوا آخر حدیث تک اور شریک نے
ابواسحاق سے انہون نے عدی بن ثابت سے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے دادا سے انہون نے نبی اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے روایت کیا کہ مستحاضہ اپنے ایام حیض مین نماز چھوڑدے پھر غسل کرے اور نماز پڑہے اور علاء بن خبیب
نے حکم سے روایت کیا انہون نے ابی جعفر سے کہ سودہ کو استحاضہ ہوا آپنے اونکو حکم کیا جب ایام حیض گذر گئے غسل
کرنیکا اور نماز پڑہنے کا اور سعید بن جبیر نے علی اور ابن عباس سے روایت کیا کہ مستحاضہ اپنی ایام حیض مین یہہ
رہے (یعنی نماز نہ پڑہے) اور ایسا ہی روایت کیا عمار مولی بنی ہاشم اور طلق بن حبیب نے ابن عباس سے اور
ایسا ہی روایت کیا اوسکو معقل خثعمی نے حضرت علی سے اور ایسا ہی روایت کیا شعبی نے قمیر مسروق کی جورو
سے انہون نے حضرت عایشہ سے کہا ابوداؤد نے بھی قول ہے حسن اور سعید بن المسیب اور عطا اور مکحول
اور ابراہیم اور سالم اور قاسم کا کہ مستحاضہ اپنے ایام حیض مین نماز چھوڑدیوے کہا ابوداؤد نے قتادہ نے عروہ سے
انہون نے سنا عن عایشۃ ان فاطمۃ بنت ابی حبیش جاءت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت انی امراۃ
استحاض فلا اطہر افادع الصلاۃ فقال انما ذلک عرق ولیست بالحیضۃ فاذا اقبلت الحیضۃ فدعی
الصلاۃ واذا ادبرت فاغسلی عنک الدم وصلی ترجمہ حضرت عایشہ رضی سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی
حبیش نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا کہ مین ایک عورت ہون مستحاضہ کبھی پاک نہین ہوتی کیا
مین نماز چھوڑدون آپ نے فرمایا یہہ ایک رگ ہے اور حیض نہین ہے جب حیض آوے تو نماز چھوڑدے پھر جب
حیض کے دن نکل جاوین تو تون دہو کر نماز پڑہ دوسری روایت مین جب حیض کے دن آوے تو نماز چھوڑدے
پھر جب اوس قدر دن اندازے سے گذر جاوین تو تون دہو ڈال اور نماز پڑہ عن ہشیم قالت سمعت امراۃ
تسال عایشۃ عن امراۃ فسد حیضہا واہریقت دما فامرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
امرہا فلتنظر قدرما کانت تحیض فی کل شہر وحیضہا مستقیم فلتعتد بقدر ذلک من الایام ثم لتدع الصلاۃ
فیہن وبقدرہن ثم لتغتسل ثم لتستثفر بثوب ثم لتصلی ترجمہ ایک عورت نے حضرت عایشہ سے
پوچھا جس عورت کا خون بگڑ جاوے اور برابر جاری رہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے کہا تم

تم اُسکو حکم کرو اتنے دنون کو شمار کرے جتنے دنون اسکو ہر مہینے مین حیض آتا تہا جب حیض اُسکا درست
تہا پہر اُتنے دن تک انتظار کرے اور نماز چہوڑ دے اُن دنون مین بعد اُس کے غسل کرے
اور ایک لنگوٹ باندہ کر نماز پڑہے **عن** عائشة قالت ان ام حبيبة بنت جحش ختنة رسول الله
صلى الله عليه وسلم تحت عبد الرحمن بن عوف استحيضت سبع سنين فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ان هذه ليست بالحيضة ولكن هذا عرق فاغتسلي وصلي **ترجمہ**
حضرت ام المومنین عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
سالی (زینب بنت جحش ام المومنین کی بہن) عبد الرحمن بن عوف کے نکاح مین تہین اُنکو استحاضہ
رہا سات برس تک آپنے فرمایا یہہ حیض نہین ہے مگر ایک رگ ہی تو غسل کر اور نماز پڑہ **کہا** ابو داود نے
دوسری روایت مین یون ہے جب حیض آوے تو نماز چہوڑ دے پہر جب چلا جاوے تو غسل کر
اور نماز پڑہ لیکن اِس عبارت کو سوا اوزاعی کے اور کسی نے اصحاب زہری مین سے نہین کہا
البتہ ابن عیینہ نے اتنا زیادہ کیا ہے کہ نماز چہوڑ دے حیض کے دنون مین مگر یہہ وہم ہے اُن سے
انتہی مختصرا **عن** فاطمة بنت ابي حبيش انها كانت تستحاض فقال لها النبي صلى الله عليه وسلم
اذا كان دم الحيضة فانه دم اسود يعرف فاذا كان ذلك فامسكي عن الصلوة فاذا كان الاخر
فتوضاي وصلي فانما هو عرق **ترجمہ** فاطمہ بنت ابی حبیش کو استحاضہ ہو گیا تہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا جب حیض کا خون آوے اُس کی پہچان یہہ ہے وہ سیاہ
ہوتا ہے تو نماز چہوڑ دے جب دوسری طرح کا خون آنے لگے تو وضو کر اور نماز پڑہ وہ ایک
رگ سے آتا ہے **کہا** ابو داؤد نے کہا محمد بن ثنی نے پہلے اِس حدیث کو ابن ابی عدی نے
اپنی کتاب سے بیان کیا پہر حفظ بیان کیا محمد بن عمرو سے اُنہون نے زہری سے اونہون نے عروہ
سے اُنہون نے عایشہ سے مانند اسکے **کہا** ابو داؤد نے انس بن سیرین نے ابن عباس سے روایت
کیا مستحاضہ مین اذا رات الدم البحراني فلا تصلي واذا رات الطهر ولو ساعة فلتغتسل وتصلي
یعنی جب خون دیکہے نہایت سُرخ کثرت سے تو نماز نہ پڑہے اور جب پاکی دیکہے اگرچہ ایک ساعت ہی
تو غسل کرے اور نماز پڑہے ۔ مکحول نے کہا عورتون پر حیض چہپا نہین رہتا حیض کا خون غلیظ
اور سیاہ ہوتا ہے جب سیاہی اور غلیظت موقوف ہو جاوے اور زردی اور رقت آجاوے تو وہ
مستحاضہ ہے غسل کرے اور نماز پڑہے **کہا** ابو داؤد نے حماد بن زید نے یحیی بن سعید سے روایت
کیا اُنہون نے تعقاع بن حکیم سے اُنہون نے سعید بن المسیب سے کہ مستحاضہ کو جب حیض آوے

نماز چھوڑ دے جب موقوف ہو جاوے تو غسل کرے اور نماز پڑھے اور سمی وغیرہ نے سعید بن
المسیب سے روایت کیا کہ ایام حیض مین بیٹھی رہے ایسا ہی روایت کیا حماد بن سلمہ نے یحیی بن سعید
سے اُنہون نے سعید بن المسیب سے - کہا ابوداؤد نے روایت کیا یونس نے حسن سے کہ جب
حایضہ کا خون بہتا چلا جاوے حیض سے ایک دن یا دو دن زیادہ تک تو وہ مستحاضہ ہے اور
تیمی نے قتادہ سے روایت کیا جب حیض سے پانچ دن بڑھ جاوے تو وہ نماز پڑھے کہا تیمی
نے مین پانچ دن سے کم کرنے لگا یہان تک کہ دو دن تک پہنچا قتادہ نے کہا جب دو دن بڑھے
تو وہ حیض ہی مین شمار کیا جاویگا اور محمد بن سیرین سے اسکا سوال ہوا اونہون نے کہا غو مین اسکو
خوب جانتی ہین **عمر** حمنة بنت جحش قالت كنت استحاض حيضة كثيرة شديدة فاتيت
رسول الله صلى الله عليه وسلم استفتيه واخبره فوجدته في بيت اختي زينب بنت جحش
فقلت يا رسول الله اني امرأة استحاض حيضة كثيرة شديدة فما ترى فيها قد منعتني
الصلاة والصوم فقال انعت لك الكرسف فانه يذهب الدم قالت هو اكثر من ذلك قال
فاتخذي ثوبا فقالت هو اكثر من ذلك انما اثج ثجا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
سامرك بامرين ايهما فعلت اجزاء عنك من الاخر وان قويت عليهما انت اعلم فقال
لها انما هذه ركضة من ركضات الشيطان فتحيضي ستة ايام او سبعة ايام في علم الله
ثم اغتسلي حتى اذا رايت انك قد طهرت واستنقاءت فصلي ثلاثا وعشرين ليلة او ثلاثا
وعشرين ليلة وايامها وصومي فان ذلك يجزيك وكذلك فافعلي كل شهر كما تحيض النساء
وكما يطهرن ميقات حيضهن وطهرهن وان قويت على ان تؤخري الظهر وتعجلي العصر فتغتسلين
وتجمعين بين الصلاتين الظهر والعصر وتؤخرين المغرب وتعجلين العشاء ثم تغتسلين
وتجمعين بين الصلاتين فافعلي وتغتسلين مع الفجر فافعلي وصومي ان قدرت على ذلك فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم وهذا اعجب الامرين الي **ترجمہ** حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا
سے روایت ہے کہا کہ مجھے بہت سخت استحاضہ تہا تو آئی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہ پوچھون
مین اُن سے اور خبر دون مین انکو تو آنحضرت مجھکو میری بہن کے گہر مین ملے جنکا نام زینب بنت جحش
تہا پھر مینے کہا اے رسول خدا کے مجھے بہت سخت استحاضہ ہوتا ہے تو آپ کیا حکم کرتے ہین مجھے تو اُس
نے نماز اور روزہ سے روک دیا ہے آپ نے فرمایا مجھے مناسب معلوم ہوتا ہے تو روئی رکھا کر وہ
خون سکھا دیتی ہے حمنہ نے کہا یا رسول اللہ مجھے بہت خون آتا ہے آپ نے فرمایا تو کپڑا رکھا کر

حمنہ نے کہا اس سے بھی کچھ نہین ہوتا میرا خون تو پانی کی طرح بہتا ہے تب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا مین تجھ کو دو کامون کا حکم کرتا ہون اُن مین سے جو تو کر لیوے کافی ہے اور
جو دونون کر سکے تو تجھے اپنا حال خوب معلوم ہے آپ نے فرمایا یہہ ایک لات ہے شیطان کی
لاتون مین سے **ف** یعنی اسکے سبب سے شیطان تیری طہارت اور نماز مین فساد ڈالتا ہے اور
ضرر پہنچاتا ہے **ت** تو چھہ دن یا سات دن اپنی حیض کے ٹہرا جتنے خدا کے علم مین ہون **ف**
شاید وہ اپنے عادات کے دن بہول گئی ہون گی یا اُنکو شک ہو گیا ہو گا تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو دن زیادہ مروج ہین ٹہرا دئے اکثر عورتون کی عادت چھہ سات دن ہوتی ہے بلاد
عرب مین اور بلاد ہند مین مختلف ہی جنوبی ہندوستان مین اکثر عادت پانچ چار روز کی ہوتی ہے
اور شمالی غربی مین چھہ سات روز کی اس سے کم وبیش بھی ہوتا ہے **ت** پہر غسل کرے جب تو سمجھے
مین پاک اور صاف ہو گئی تو تیئیس ۲۳ رات دن (اگر عادت سات روز قرار پائے یا چاند اونتیس کا ہو)
یا چوبیس رات دن (اگر عادت چھہ روز قرار پائی اور چاند تیس کا ہو) نماز پڑہ اور روزے رکھہ یہہ تجھکو
کافی ہے اسیطرح ہر مہینے مین کیا کر جیسے اور عورتون کو حیض آتا ہے اور پاک ہوتی ہین اگر تجھ سے
ہو سکے ظہر مین دیر کر اور عصر مین جلدی کر تو ایک غسل کر کے دونو نمازین پڑہ لے ظہر اور عصر اور دیر
کر مغرب مین اور جلدی کر عشا مین پہر غسل کر اور جمع کر دونون نمازون کو پہر غسل کر فجر کے واسطے
روزہ رکھہ اور اگر تجھے طاقت ہو تو ایسا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہہ مجھے بہت
پسند ہے **ف** کیونکہ یہہ آسان ہے اس مین دو نمازین ایک غسل مین ادا ہو جاتی ہین برخلاف
امر اول کے اسمین حیض سے پاک ہوتے وقت غسل کر کے پہر ہر نماز کے لئے غسل کرنا ہوتا ہے تو
ایک دن ایک رات مین پانچ غسل ہوئے اور امر ثانی مین تین ہی غسل ہوئے بعض علماء کا یہی مذہب ہے
کہ مستحاضہ ہر نماز کے لئے غسل کرے لیکن اسمین بڑی دشواری ہے آسان یہہ مذہب ہے کہ حیض سے پاک
ہونے وقت غسل کرے پہر ہر نماز کے لئے وضو کیا کرے اور اس سے بھی یہہ آسان ہے کہ ایک
وضو سے ظہر اور عصر پڑہ لیا کرے اور دوسرے وضو سے مغرب اور عشا ادا کیا کرے جمع کرے
ظہر عصر اور مغرب عشا مین اور فجر کے لئے ایک وضو کیا کرے۔ کہا ابو داؤد نے اس حدیث کو عمرو
بن ثابت نے ابن عقیل سے روایت کیا اُس مین ہے کہ حمنہ نے کہا یہہ امر مجھے بہت پسند ہے
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **باب** ما روی ان المستحاضۃ تغتسل لکل صلوٰۃ
مستحاضہ کو ہر نماز کے لئے غسل کرنیکا بیان **عن** عایشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ

وسلم ان ام حبیبة بنت جحش ختنة رسول الله صلی الله علیه وسلم وتحت عبد الرحمن بن عوف استحیضت سبع سنین فاستفتت رسول الله صلی الله علیه وسلم فی ذلك فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان هذه لیست بالحیضة ولکن هذا عرق فاغتسلی وصلی قالت عایشة فکانت تغتسل فی مرکن فی حجرة اختها زینب بنت جحش حتی تعلو حمرة الدم الماء **ترجمہ** حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سالی کو جو عبد الرحمن بن عوف کے نکاح مین تہین سات برس تک استحاضہ آیا اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب مین پوچھا آپنے فرمایا یہ حیض نہین ہے ایک رگ کہل گئی ہے تو غسل کیا کرو اور نماز پڑہا کرو حضرت عایشہ کہتی ہین وہ غسل کرتی تہین ایک بڑے کونڈے مین اپنی بہن زینب بنت جحش کے حجرے مین اور خون کی سرخی پانی کے اوپر آجاتے دوسری روایت مین ہے قالت عایشة فکانت تغتسل لکل صلوة کہا حضرت عایشہ نے وہ غسل کیا کرتی تہین ہر نماز کے واسطے تیسری روایت مین بہی ایسا ہی ہے ابن عیینہ نے بہی ایسا ہی روایت کیا مگر اسمین یہہ نہین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک نماز کے واسطے غسل کرنیکا اُنکو حکم دیا **عن** عایشة ان ام حبیبة استحیضت سبع سنین فامرها رسول الله صلی الله علیه وسلم ان تغتسل فکانت تغتسل لکل صلوة **ترجمہ** حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ اُم حبیبہ کو استحاضہ آیا سات برس تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکو حکم کیا غسل کرنیکا وہ غسل کرتی تہین ہر نماز کے لیے **عن** عایشة ان ام حبیبة بنت جحش استحیضت فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فامرها بالغسل لکل صلاة وساق الحدیث **ترجمہ** حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین رسول اللہ علیہ وسلم نے اُنکو حکم کیا ہر نماز کے واسطے غسل کرنیکا اور بیان کیا آخر حدیث تک۔ کہا ابو داؤد نے روایت کیا اُسکو ابو الولید طیالسی نے پر مین نے اُن سے نہین سُنا اونہون نے سلیمان بن کثیر سے اُنہون نے زہری سے اُنہون نے عروہ سے اونہون نے عایشہ سے کہا استحاضہ ہوا زینب بنت جحش کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے کہا غسل کرو ہر نماز کیواسطے اور بیان کیا حدیث کو۔ کہا ابو داؤد نے روایت کیا اُسکو عبد الصمد نے سلیمان بن کثیر سے اُس مین ہے کہ وضو کرو واسطے ہر نماز کے مگر یہ وہم ہے عبد الصمد سے اور صحیح ابو الولید کی روایت ہے یعنی غسل کرنا واسطے ہر نماز کے **عن** یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمة قال اخبرتنی زینب بنت ابی سلمة ان ام حبیبة

تفرق الدم وكانت تحت عبد الرحمن بن عوف ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
امرها ان تغتسل عند كل صلاة وتصلي واخبرني ان ام بكر اخبرته ان عايشه قالت ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في المراة ترى ما يريبها بعد الطهر انما هي ركضة
انما هو عرق او قال عروق **ترجمہ** یحیی بن کثیر سے روایت ہے انہون نے سنا ابو سلمہ سے
انہون نے کہا خبر دی مجھکو زینب بنت ابی سلمہ نے کہ ایک عورت کا خون بہا کرتا تہا اور وہ عبد الرحمن
بن عوف کے نکاح مین تہین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو ہر ایک نماز کے لئے غسل
کرنے کا اور غسل کر کے نماز پڑہنے کا حکم کیا یحیی بن ابی کثیر نے کہا مجھے خبر دی ابو سلمہ نے کہا
خبر دی مجھکو ام بکر نے کہ حضرت عایشہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُس عورت
کو جب وہ شک مین پڑے بعد طہر کے (یعنی حیض کے ایام گذر جانیکے بعد پہر جو خون آوے)
وہ ایک رگ ہے یا رگین ہین۔ **کہا** ابو داؤد نے ابن عقیل کے حدیث مین دو امر (جنمین رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار دیا تہا) یہ تہی کہ اگر ہو سکے تو ہر نماز کے لئے غسل کرے نہین
تو جمع کرلے جیسے قاسم نے اپنی حدیث مین ذکر کیا ہے اور یہ قول مروی ہے سعید ابن جبیر
سے اور انہون نے حضرت علی اور ابن عباس سے روایت کیا **باب** من قال يجمع بين
الصلوتين وتغتسل لهما غسلا مستحاضہ دو نمازون کو جمع کرے ایک غسل سے **عن** عايشة
قالت استحيضت امرأة على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فامرت ان تعجل العصر و
تؤخر الظهر وتغتسل لهما غسلا وان تؤخر المغرب وتعجل العشاء وتغتسل لهما غسلا
وتغتسل لصلاة الصبح غسلا فقلت لعبد الرحمن اعن النبي صلى الله عليه وسلم فقال
لا احدثك عن النبي صلى الله عليه وسلم بشئ **ترجمہ** حضرت عایشہ سے روایت ہے ایک
عورت کو استحاضہ ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین اُسکو حکم ہوا کہ عصر کی نماز جلدی
پڑہے اور ظہر کی نماز مین دیر کرے اور دونون نمازون کے لئے ایک غسل کرلے اور دیر کرے
مغرب مین اور جلدی کرے عشا مین اور دونون کے لئے ایک غسل کرے اور صبح کی نماز کے لئے
ایک غسل کرے شعبہ نے کہا مینے عبد الرحمن بن قاسم سے کہا کیا یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کرتے ہوا نہون نے کہا مین رسول اللہ علیہ وسلم سے نہین نقل کرتا **ف** یعنی مین یہ نہین کہتا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا حکم کیا تہا مگر آپ کے زمانہ مین اُس عورت کو ایسا حکم ہوا
تہا ایک نسخہ مین یہ ہے کہ مین تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سناتا ہون **عن**

ف لا احدثك عن النبي صلى الله عليه وسلم بشئ

عایشۃ قالت ان سھلۃ بنت سھیل استحیضت فاتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامرھا
ان تغتسل عند کل صلوٰۃ فلما جھدھا ذلک امرھا ان تجمع بین الظھر والعصر بغسل
والمغرب والعشاء بغسل وتغتسل للصبح ترجمہ حضرت ام المومنین عایشہ رض سے روایت ہے
کہ سہلہ بنت سہیل کو استحاضہ ہوا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئین آپ نے حکم کیا غسل کرنیکا
ہر نماز کے واسطے جب یہہ اُن پر دشوار ہوا تو آپنے حکم کیا جمع کرنیکا ظہر اور عصر مین ایک غسل سے
اور مغرب عشا مین ایک غسل سے اور فجر کے لئے ایک غسل کرنیکا **عن** اسماء بنت عمیس قالت
قلت یا رسول اللہ ان فاطمۃ بنت ابی حبیش استحیضت منذ کذا وکذا فلم تصل فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبحان اللہ ان ھذا من الشیطان لتجلس فی مرکن فاذا رات
صفرۃ فوق الماء فلتغتسل للظھر والعصر غسلا واحدۃ وتغتسل للمغرب والعشاء غسلا واحدۃ
وتغتسل للفجر غسلا واحدۃ وتتوضأ فیما بین ذلک ترجمہ اسماء بنت عمیس سے روایت ہے مینے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ فاطمہ بنت ابی حبیش کو استحاضہ ہوگیا ہے اتنی مدت سے
اوس نے نماز ہی نہین پڑہی آپ نے فرمایا سبحان اللہ یہ تو شیطان کی شر ہے ایک تہالی مین
بیٹہہ جاوے جب پانی پر زردی دیکہے تو ظہر اور عصر کے لئے ایک غسل کرے اور مغرب عشا کے
لئے ایک غسل کرے اور فجر کے لئے ایک غسل کرے اسکو درمیان مین وضو کرتی رہے۔ کہا ابوداؤد
نے اسکو مجاہد نے روایت کیا ابن عباس سے جب غسل اسپر دشوار ہوا تو آپ نے حکم کیا جمع
کا کہا ابوداؤد نے روایت کیا اسکو ابراہیم نے ابن عباس سے اور یہی قول ہے ابراہیم نخعی اور
عبداللہ بن شداد کا **باب** من قال تغتسل من طھر الی طھر استحاضہ حیض ہی پاک ہو تو غسل کرے
پھر جب حیض سے پاک ہو تو غسل کرے بیچ مین ہر نماز کیواسطے وضو کر لیا کرے **عن** عدی بن ثابت عن ابیہ عن
جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المستحاضۃ تدع الصلاۃ ایاما اقرائھا ثم تغتسل
وتصلی والوضوء عند کل صلوٰۃ ترجمہ عدی بن ثابت سے روایت ہے اونہون نے
اپنے باپ سے سنا اُنہون نے اپنے دادا سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مستحاضہ کے
حق مین فرمایا نماز چہوڑ دیوے ایام حیض مین پھر غسل کرے اور نماز پڑہے اور وضو کیا کرے
ہر نماز کے واسطے **کہا** ابوداؤد نے زیادہ کیا عثمان نے روزہ رکہے اور نماز پڑہے **عن**
عایشۃ قالت جاءت فاطمۃ بنت ابی حبیش الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر خبرھا
وقال ثم اغتسلی ثم توضئی لکل صلوٰۃ وصلی ترجمہ حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ فاطمہ

بنت ابی جبیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئین پھر اُن کو حال بیان کیا آپ نے حکم کیا غسل کر پھر وضو کیا کر ہر نماز کیواسطے اور نماز پڑھا کر **عن** عایشۃ فی المستحاضۃ تغتسل یعنی مرۃ واحدۃ ثم توضا الی ایام اقرائھا **ترجمہ** حضرت عایشہ نے مستحاضہ کے حق مین فرمایا ایک بار غسل کرے (حیض سے پاک ہوتے وقت) پھر وضو کیا کرے دوسرے حیض تک **عن** عایشۃ مثلہ **ترجمہ** حضرت عایشہ سے ایسا ہی مروی ہے۔ کہا ابوداؤد نے عدی بن ثابت کی حدیث اور یہ حدیثین عایشہ رض کی سب ضعیف ہین مگر تین روایتین صحیح ہین ایک قمیر کی حضرت عایشہ سے اور ایک عمار مولی بنی ہاشم کی ابن عباس سے اور ایک ہشام بن عروہ کی اپنے باپ عروہ سے وہ سب موقوف ہین اُسمین وضو ہے ہر نماز کے واسطے اور پھر قمیر نے حضرت عایشہ سے ہر روز غسل کرنا بھی روایت کیا ہے اور ابن عباس سے بھی غسل معروف ہے انتہی مختصرا **ابو** من قال المستحاضۃ تغتسل من ظہر الی ظہر مستحاضہ ظہر کی نماز کے وقت غسل کرے دوسری ظہر تک بیچ مین وضو کیا کرے **عن** سمی مولی ابی بکر ان القعقاع وزید بن ابی اسلم ارسلاہ الی سعید بن المسیب یسالہ کیف تغتسل المستحاضۃ فقال تغتسل من ظہر الی ظہر وتوضاء لکل صلوٰۃ فان غلبھا الدم استثفرت بثوب **ترجمہ** قعقاع اور زید بن اسلم نے سمی کو بھیجا سعید بن المسیب پاس مستحاضہ کیونکر غسل کرے پوچھنے کو سعید نے کہا غسل کرے ایک ظہر سے دوسری ظہر تک اور وضو کرے ہر نماز کے واسطے اگر خون بہت آوے تو لنگوٹ باندھ لے ایک کپڑے کا۔ کہا ابوداؤد نے ابن عمر اور انس بن مالک سے یون ہی مروی ہے غسل کرے ظہر سے دوسری ظہر تک اور ایسا ہی روایت کیا داؤد اور عاصم نے شعبی سے اُنہون نے ایک عورت سے اُنہون نے قمیر سے اُنہون نے عایشہ سے مگر داؤد نے ہر روز غسل کہا ہے اور عاصم نے ہر ظہر پر۔ یہی مذہب ہے سالم بن عبد اللہ اور حسن اور عطا کا اور کہا مالک نے مین سمجھتا ہون سعید بن المسیب کی حدیث یون ہوگی غسل کرے ایک ظہر سے دوسری ظہر تک لوگون نے اسکو ظہر کر ڈالا اور اسمین وہم ہوگیا مسور بن عبد الملک نے من ظہر الی ظہر روایت کیا ہے اور کہا لوگون نے اسکو من ظہر الی ظہر کر ڈالا **با** من قال تغتسل کل یوم مرۃ ولم یقل عند الظہر مستحاضہ ہر روز ایک بار غسل کیا کرے **عن** علی قال لمستحاضۃ اذا انقضی حیضھا اغتسلت کل یوم واتخذت صوفۃ فیھا سمن او زیت **ترجمہ** حضرت علی نے کہا جب مستحاضہ کا حیض گذر جاوے تو ہر روز غسل کیا کرے۔ اور ایک کپڑا اُونی یا روغن زیتون لگا کر شرمگاہ میں رکھ لیوے تا کیونکہ

یہہ خون کو کم کریگا اور عروق کی تشنج کو جو باعث ہی خون نکلنے کا نرم کردیگا **باب** من قال تغتسل بین الایام مستحاضہ غسل کیا کرے درمیان ایام کے **عن** محمد بن عثمان انہ سال القاسم بن محمد عن المستحاضۃ فقال تدع الصلاۃ ایام اقرائھا ثم تغتسل فتصلی ثم تغتسل فی الایام **ترجمہ** محمد بن عثمان نے قاسم بن محمد سے پوچھا مستحاضہ کو اونہون نے کہا ایام حیض مین نماز چھوڑ دے پہر غسل کرے اور نماز پڑہے پہر غسل کرے ایام مین **باب** من قال توضاء لکل صلوٰۃ مستحاضہ ہر نماز کے واسطے وضو کرلیا کرے **عن** فاطمۃ بنت ابی حبیش انہا کانت تستحاض فقال لھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان دم الحیض فانہ دم اسود یعرف فاذا کان ذلک فامسکی عن الصلوٰۃ فاذا کان الآخر فتوضئی وصلی **ترجمہ** فاطمہ بنت ابی حبیش کو استحاضہ آتا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے کہا جب حیض کا خون آوے وہ سیاہ ہوتا ہے پہچان پڑتا ہے تو نماز چھوڑ دے جب دوسری طرح کا خون آنے لگے تو وضو کرا ور نماز پڑہ۔ شعبہ نے اس حدیث کو موقوف روایت کیا ہے۔ **باب** من لم یذکر الوضوء الا عند الحدث مستحاضہ کو ہر نماز کے وقت وضو کرنا ضرور نہین مگر جب کوئی حدث اور لاحق ہو تو وضو کرے **عن** عکرمۃ قال ان ام حبیبۃ بنت جحش استحیضت فامرھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان تنتظر ایام اقرائھا ثم تغتسل وتصلی فان رات شیئا من ذلک توضأت وصلت **ترجمہ** عکرمہ سے روایت ہی کہ ام حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو حکم کیا ایام حیض تک انتظار کرینکا پہر غسل کرکر نماز پڑہنے کا اگر کوئی حدث دیکہے تو وضو کرے اور نماز پڑہے **عن** ربیعۃ انہ کان یری علی المستحاضۃ وضوءا عند کل صلوٰۃ الا ان یصیبھا حدث غیر دم فتوضأ **ترجمہ** ربیعہ بن ابی عبد الرحمن کہتے تہے مستحاضہ ہر نماز کے لئے وضو کرے مگر جب اسکو کوئی اور حدث ہوجاوے سوائے استحاضہ کے تو وضو کرے۔ کہا ابو داؤد نے مالک بن انس کا یہی قول ہے یہہ مذہب سب سے زیادہ آسان اور سہل ہے **باب** فی المرأۃ تری الصفرۃ والکدرۃ بعد الطہر عورت حیض سے پاک ہوجانیکے بعد زردی یا تیرگی دیکہے **عن** ام عطیۃ وکانت بایعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت کنا لا نعد الکدرۃ والصفرۃ بعد الطہر شیئا **ترجمہ** ام عطیہ سے روایت ہے اس نے بیعت کی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہم زردی اور تیرگی کو حیض سے پاک ہوجانیکی بعد کچہہ نہ سمجہتے تہے **ف** یعنی حیض مین شمار نہ کرتے تہے **باب** المستحاضۃ

یغشاها زوجها مستحاضہ سے اس کا زوج جماع کر سکتا ہے **عن** عکرمة قال کانت ام حبیبة تستحاض فکان زوجها یغشاها **ترجمہ** عکرمہ سے روایت ہے ام حبیبہ مستحاضہ تھیں اور خاوند اُن کے اُن سے صحبت کرتے تھے **عن** حمنة بنت جحش انها کانت مستحاضة وکان زوجها یجامعها **ترجمہ** حمنہ بنت جحش مستحاضہ تھیں اُن کے خاوند اُن سے جماع کرتے تھے ❊ ❊

باب ما جاء فی وقت النفساء نفاس کا (یعنی اُس خون کا جو زچگی کے بعد آتا ہے) بیان **عن** اُم سلمة قال کانت النفساء علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم تقعد بعد نفاسها اربعین یوما او اربعین لیلة وکنا نطلی علی وجوهنا الورس یعنی من الکلف **ترجمہ** ام سلمہ رضؓ سے روایت ہے کہ نفاس والی عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چالیس دن یا چالیس راتیں زچگی کے بعد بیٹھی رہتی تھیں اور ہم اپنے مونہہ پر ورس (ایک گھاس ہے خوشبودار) ملا کرتے تھے چھائیں کے دفع کرنے کو (جو چہرہ پر نمود ہوتی ہیں گرمی کی وجہ سے) **عن** مسنة الازدیة قالت حججت فدخلت علی ام سلمة فقلت یا ام المومنین ان سمرة بن جندب یامر النساء تقضین صلاة الحیض فقالت لا تقضین کانت المراة من نساء النبی صلی الله علیه وسلم تقعد فی النفاس اربعین لیلة لا یامرها النبی صلی الله علیه وسلم بقضاء صلاة النفاس **ترجمہ** مسنۃ الازدیہ سے روایت ہے میں نے حج کیا تو ام سلمہؓ پاس گئی اور میں نے کہا اے ام المومنین سمرہ بن جندب رضؓ حکم کرتے ہیں عورتوں کو حیض کے نمازوں کو قضا کرنیکا ام سلمہ نے کہا نہ قضا کریں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عورتوں میں سے کوئی عورت بیٹھتی تھی نفاس میں چالیس راتوں تک آپ اُسکو نماز قضا کرنیکا حکم نہ دیتے تھے **باب** الاغتسال من الحیض حیض کا خون کیونکر دھووے اور غسل حیض سے کیونکر کرے **عن** امیة بنت ابی الصلت عن امراة من بنی غفار قد سماها لی قالت اردفنی رسول الله صلی الله علیه وسلم علی حقیبة رحله قالت فوالله لنزل رسول الله صلی الله علیه وسلم الی الصبح فاناخ ونزلت عن حقیبة رحله فاذا بها دم منی وکانت اول حیضة حضتها قالت فتقبضت الی الناقة واستحییت فلما رای رسول الله صلی الله علیه وسلم ما بی ورای الدم قال لعلک نفست قلت نعم قال فاصلحی من نفسک ثم خذی اناء من ماء فاطرحی فیه ملحا ثم اغسلی ما اصاب الحقیبة من الدم ثم عودی لمرکبک قالت فلما فتح رسول الله صلی الله علیه وسلم عنا صبر وضع لنا من الفیء قالت فکانت لا تطهر من حیضة الا جعلت فی طهورها ملحا واوصت به ان یجعل فی غسلها حین ماتت

ترجمہ عبیدہ بنت ابی صلت سے روایت ہے انہون نے ایک عورت سے سنا بنی غفار مین سے (نام اُنکا لیلی تہا یا آمنہ بی بی ابو ذر غفاری رضی کی) کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے پیچھے اونٹ پر چڑہا لیا یا پالان کے حقیبے پر **ف** حقیبہ اُسکو کہتے ہین جو اونٹ کے پیچھے پالان کے آخر مین باندہ دیا جاوے اُسپر کوئی آدمی بیٹہہ جاوے **ف** پہر قسم خدا کی آپ اُترے صبح کے وقت جب اُونٹ آپنے بٹہایا اور مین حقیبے پر سے اُتری تو اُسمین خون کا نشان پایا اور یہہ میرا پہلا حیض تہا تو مین اونٹ سے لگ گئی اور شرم کرنے لگی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ حال دیکہا اور خون بہی دیکہا تو فرمایا شاید تجھے حیض آگیا مین نے کہا ہان آپ نے فرمایا اپنے تئین درست کرلے (یعنی کچہہ باندہ لے کہ خون باہر نہ نکلے) پہر ایک برتن پانی کا لیکر اُسمین نمک ملا اور حقیبے مین جو خون بہر گیا ہے اُسکو دہو ڈال پہر اُسی جگہہ سوار ہو جا اُس عورت نے کہا جب آپ نے غیبر کو فتح کیا تو ہم کو بہی ایک حصہ دیا مال غنیمت مین سے پہر وہ عورت جب حیض سے طہارت کیا کرتی تو پانی مین نمک ڈالا کرتی اور جب مرنے لگی تو وصیت کر گئی کہ غسل کے پانی مین نمک ڈالنا **عن** عائشۃ قالت دخلت اسماء علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ کیف تغتسل احدانا اذا طهرت من الحیض قال تاخذ سدرها وماءها فتوضا ثم تغتسل رأسها تدلک حتی یبلغ الماء اصول شعرها ثم تفیض علی جسدها ثم تاخذ فرصتها فتطهر بها قالت یا رسول اللہ کیف اتطهر بها قالت عائشۃ فعرفت الذی یکنی عنه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت لها تتبعین بها اثار الدم ترجمہ اسما بنت شکل انصاریہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور پوچہا یا رسول اللہ جب ہم مین سے کوئی حیض سے پاک ہو تو کیونکر غسل کرے آپ نے فرمایا بیری ملا ہوا پانی لیکر پہلے وضو کرے پہر سر دہووے اور اُسکو ملے یہانتک کہ پانی بالون کے جڑہون تک پہنچ جاوے پہر اپنے سارے پنڈے پر پانی ڈالین پہر اپنا فرصہ لیکر (فرصہ وہ ٹکڑا ہے روئی کا یا اونی کپڑے کا اُس سے شرمگاہ کو صاف کرتے ہین بعضون نے اُسکو قرصہ یا قرضہ بہی پڑہا ہے) اُس سے طہارت کرے اسما نے کہا یا رسول اللہ کیونکر طہارت کرون اُس سے حضرت عایشہ نے کہا مین سمجہہ گئی اُس مطلب کو جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کنائے کے طور پر کہا تہا مینے اُس سے کہدیا جہان جہان خون لگا ہو اُس سے صاف کر ڈال (یعنی فرج کے اندر اُس کپڑے کو ڈال کر خون کی لگاوٹ کو صاف کر ڈال) **عن** عایشۃ انها ذکرت نساء الانصار فاثنت علیهن وقالت لهن معروفا قالت دخلت امرأۃ منهن علی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم فذکر معناہ الا انہ قال فرصۃ ممسکۃ قال مسدد کان ابو عوانۃ یقول فرصۃ وکان ابو الاحوص یقول قرصۃ ترجمہ حضرت عایشہ نے انصاریون کی عورتونکا ذکر کیا تو اُن کی تعریف کی اور کہا اُنکا احسان ہے سب پر **ف** سارے جہان کی عورتون پر انہون نے دین کی باتین سیکھنے کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے تکلف سب مسایل پوچھے اور تحقیق کئے اور اور عورتون کو بتلائے **ف** ایک عورت اُن مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی پھر وہی حدیث بیان کی جو اوپر گزری مگر اسمین اتنا زیادہ ہے کہ فرصہ ممسکہ یعنی فرصہ مشک لگا ہوا کہا مسدد نے ابو عوانہ نے فرصہ کہا اور ابو الاحوص نے قرصہ یعنی تھوڑا سا ٹکڑا **عن** عایشۃ ان اسماء سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعناہ قال فرصۃ ممسکۃ قالت کیف اتطھر بھا قال سبحان اللہ تطھری بھا واستتری بثوب وزاد وسألتہ عن الغسل من الجنابۃ فقال تاخذین ماءک فتطھرین احسن الطھور او ابلغہ ثم تصبین علی راسک الماء ثم تدلکینہ حتی یبلغ شؤون راسک ثم تفیضین علیک الماء قال وقالت عایشۃ نعم النساء نساء الانصار لم یکن یمنعھن الحیاء ان یسالن عن الدین و یتفقھن فیہ ترجمہ حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ اسماء بنت شکل نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر بیان کیا حدیث کو جیسے اوپر گذری پھر آپ نے فرمایا اپنا فرصہ لے جو مشک لگا ہوا ہے وہ بولی کیونکر طہارت کرون اُس سے آپ نے فرمایا سبحان اللہ اُس سے پاک کرلے اور ایک کپڑا اوڑھ لے اِس روایت مین اتنا زیادہ ہے پھر نے آپ سے پوچھا غسل جنابت کو آپ نے فرمایا پانی لے اور اچھی طرح طہارت کر عمدہ طور سے (یعنی اچھا وضو کر) پھر سر پر پانی ڈال پھر بالون کو مل یہانتک کہ جڑون مین پہنچ جاوے پھر اپنے پنڈے پر پانی ڈال حضرت عایشہ نے کہا کیا اچھی عورتین ہین انصار کی وہ مسئلہ دین کا سیکھنے اور پوچھنے مین شرم نہ کرتین تھین **باب التیمم** تیمم کا بیان **عن** عایشۃ قالت بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسید بن حضیر وانا سامعہ فی طلب قلادۃ اضلتھا عایشۃ فحضرت الصلوۃ فصلوا بغیر وضوء فاتوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکروا ذلک لہ فانزلت آیۃ التیمم زاد ابن نفیل فقال لھا اسید بن حضیر یرحمک اللہ ما نزل بک امر تکرھینہ الا جعل اللہ للمسلمین ولک فیہ فرجا ترجمہ حضرت عایشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسید بن حضیر اور کئی لوگون کو انکے ساتھ بھیجا مالا ڈھونڈھنے کو جو حضرت عایشہ نے گم کردی تھی تو نماز کا وقت آگیا لوگون نے نماز

پڑہی بغیر وضو کے **ف** اور بغیر تیمم کے اسواسطے کہ تیمم کی آیت ابہی تک اُتری نہین تھی
اس حدیث سے معلوم ہوا جو شخص وضو کرسکے نہ تیمم وہ بلا طہارت نماز پڑہ لیوے چنانچہ بخاری
نے اس حدیث سے یہی استنباط کیا ہے **ف** پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے
بیان کیا اُس وقت تیمم کی آیت اُتری ابن نفیل نے زیادہ کیا اسید بن حضیر نے حضرت عایشہ سے کہا
رحم کرے تم پر اللہ جب تم پر کوئی ایسا کام آن پڑتا ہے جسکو تم پسند جانتے ہو اللہ تمہارے لئے اور مسلمانون
کے لئے اسمین بہلائی اور آسانی کرتا ہے **ف** دوسری روایت مین ہے پہر سب لوگ چلے تو وہ مالا
حضرت عایشہ کے اونٹ کے تلے سے نکلا **عن** عمار بن یاسر انھم تمسحوا وھم مع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لصعید لصلوۃ الفجر فضربوا بایکفھم الصعید ثم مسحوا وجوھھم مسحۃ وا
ثم عادوا فضربوا بایکفھم الصعید مرۃ اخری فمسحوا بایدیھم کلھا الی المناکب والاباط من
بطون ایدیھم **ترجمہ** عمار بن یاسر سے روایت ہے کہ صحابہ نے تیمم کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھہ مٹی سے فجر کی نماز کے لئے تو پہلے اپنے ہتھیلیون کو مارا مٹی پر اور مونہہ پر پہیرا
ایک بار پہر دوبارہ مارا اور ہاتھون پر پہیرا مونڈہون اور بغلون تک ہتھیلیون سے **ف** شاید یہ
اوایل کا ہے جب تک صحابہ کو تیمم کی کیفیت حاصل نہین ہوئی تہی - دوسری روایت مین ہے فقام
المسلمون فضربوا بایکفھم التراب ولم یقبضوا من التراب شیئا فذکر نحوہ مسلمان کہڑے
ہوئے اونہون نے اپنی ہتھیلیون کو مٹی پر مارا لیکن مٹی کو اُٹہایا نہین پہر ویسا ہی بیان کیا اور مونڈہون
اور بغلون کا ذکر نہین کیا ابن اللیث نے کہا مسح کیا ہاتھون کا ہتھیلیون سے اوپر تک **عن** عمار
بن یاسر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرس باولات الجیش ومعہ عایشۃ فانقطع
عقد لھا من جزع ظفار فحبس الناس ابتغاء عقدھا ذلک حتی اضاء الفجر ولیس مع الناس
ماء فتغیظ علیھا ابوبکر وقال حبست الناس ولیس معھم ماء فانزل اللہ تعالی علی رسولہ صلی اللہ
علیہ وسلم رخصۃ لتطھر بالصعید الطیب فقام المسلمون مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضربوا
بایدیھم الی الارض ثم رفعوا ایدیھم ولم یقبضوا من التراب شیئا فمسحوا بھا وجوھھم وایدیھم
الی المناکب ومن بطون ایدیھم الی الاباط **ترجمہ** عمار بن یاسر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم (غزوہ بنی المصطلق مین) رات کو اُترے اولات الجیش مین (ایک موضع ہے مکے اور مدینہ
کے درمیان بعضون نے اُسکو ذات الجیش کہا ہے) اور آپ کے ساتھہ حضرت عایشہ تہین اُن کے
گلے کی مالا جو ظفار عقیق کی تہی (ظفار ایک بستی ہے یمن کے ساحل پر) گر پڑی اُسکی تلاش نے لوگون

کو روک رکھا یہان تک کہ روشنی ہوگئی اور اُن سے ساتھہ پانی نہ تہا ابوبکر صدیق رض حضرت عایشہ
پر غصہ ہوئے اور کہا تو نے لوگون کو روک رکھا ہے اور اُن کے ساتھہ پانی نہین ہے اُسوقت
اللہ جل جلالہ نے خاک پاک سے طہارت کرنیکے آیتین اوتارین مسلمان کہڑے ہوئے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ اُنہون نے اپنی ہاتھون کو زمین پر مارا پہر ہاتھہ اُٹہالے مٹی نہ اُٹہائی
اور مونہہ پر پہیرا اور ہاتھون پر مونڈہون تک اور تہیلیون سے مسح کیا بغلون تک **ف** ابن نجیح
کی روایت مین اتنا زیادہ ہے ابن شہاب نے کہا ان لوگون کے فعل کا اعتبار نہین ہے (کیونکہ
یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین سکہایا تہا کہ بغلون اور مونڈہون تک مسح کرین انہون نے
اپنی رای سے ایسا کیا) ایک روایت مین دو بار ہاتھہ مارنا بہی آیا ہے کذا فی الاصل **عن** شقیق قال
کنت جالسا بین عبد اللہ وابی موسیٰ فقال ابو موسیٰ یا ابا عبد الرحمن ارایت لو ان رجلا اجنب
فلم یجد الماء شہرا اما کان یتیمم فقال لا وان لم یجد الماء شہرا فقال ابو موسیٰ فکیف
تصنعون بہذہ الآیۃ التی فی سورۃ المایدۃ فلم تجدوا ماء فتیمموا صعیدا طیبا فقال
عبد اللہ لو رخص لہم فی ہذا لأوشکوا اذا برد علیہم الماء ان یتیمموا بالصعید فقال لہ
ابو موسیٰ وانما کرہتم ہذا لہذا قال نعم فقال لہ ابو موسیٰ الم تسمع قول عمار لعمر بعثنی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حاجۃ فاجنبت فلم اجد الماء فتمرغت فی الصعید کما تتمرغ
الدابۃ ثم اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک لہ فقال انما کان یکفیک ان تصنع
ہکذا فضرب بیدہ علی الارض فنفضہا ثم ضرب بشمالہ علی یمینہ وبیمینہ علی شمالہ علی الکفین
ثم مسح وجہہ فقال لہ عبد اللہ اولم تر عمر لم یقنع بقول عمار **ترجمہ** شقیق سے روایت ہے
مین بیٹہا تہا بیچ مین عبد اللہ بن مسعود اور ابو موسیٰ اشعری رض کے ابو موسیٰ نے کہا اے ابا عبد الرحمن
(کنیت ہے ابن مسعود کی) کیا اگر کسی کو نہانیکی حاجت ہو اور ایک مہینے تک پانی نہ پاوے وہ تیمم کیا کرے
عبد اللہ بن مسعود نے کہا نہین اگرچہ ایک مہینے تک پانی نہ ملے پر تیمم نہ کرے ابو موسیٰ نے کہا پہر تم کیا
کہتے ہو اس آیت مین جو سورہ مایدہ مین ہے فلم تجدوا ماء فتیمموا صعیدا طیبا (یعنی اگر تم سفر مین ہو
یا بیمار ہو یا تم مین سے کوئی پاخانہ پہر کر آوے یا عورتون سے مساس کرے پہر پانی نہ پاؤ تو تیمم کرو پاک
خاک پر) عبد اللہ بن مسعود نے کہا اگر لوگون کو تیمم کی رخصت دی جاوے قریب ہے کہ جب پانی ٹہنڈا ہو
تو وہ تیمم کرنے لگین ابو موسیٰ نے کہا تو اس لئے تمنے تیمم سے منع کیا عبد اللہ نے کہا ہان **ف**
اصل یہ ہے کہ عمر رض کو جنب کیواسطے تیمم کا جایز ہونا معلوم نہین ہوا وہ جنب کے لئے غسل ضرور جانتے

تھے عبداللہ بن مسعود بھی اس مسئلے مین حضرت عمرؓ کے تابع تھے اور آیۃ لامستم النساء کو جماع پر محمول نہ کرتے تھے بلکہ بوس و کنار پر جو ناقض وضو ہے بعضون کے نزدیک اور جمہور صحابہ کا مذہب اسکے برخلاف تھا اور احادیث بھی جمہور صحابہ کے موافق ہین تیمم محدث اور جنب دونون کو درست ہے۔

ف ابو موسےٰ نے کہا کیا تمنے عمار ابن یاسر کی حدیث نہین سُنی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے روانہ کیا کسی کام کو مین راہ مین جنب ہوا اور پانی نہ پایا تو مٹی مین لوٹا جیسے جانور لوٹتا ہے جب آپ پاس آیا اور آپ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا تجھکو کافی تھا اس طرح کرنا پھر آپ نے اپنا ہاتھ زمین پر مارا اور مٹی پھونک دی پھر بائین ہاتھ کو داہنے ہاتھ پر مارا اور داہنے کو بائین پر دونون پہونچون پر پھر مسح کیا منہ کا **ف** یعنی ایک ہاتھ زمین پر مارا اوس مین جو مٹی لگی اسکو دوسری ہاتھ کی ہتھیلی سے بھی لگا لیا اور پہونچون پر مسح کیا پھر اونہی ہاتھون کو مونہہ پر پھیر لیا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ تیمم مین ایک ضرب کافی ہے اسی سے دونون پہونچون کا اور مونہہ کا مسح کر لے کہنیون تک مسح کرنا یا دو ضربہ لگانا ضرور نہین ہے **ت** عبداللہ نے کہا کیا تم نہین جانتے حضرت عمر نے اس باب مین عمار کے قول پر قناعت نہ کی **ف** اسیواسطے حضرت عمر جنب کیواسطے تیمم کو جایز نہین سمجھتے تھے اور عبداللہ بن مسعود بھی ایسا ہی کہتے تھے لیکن اور جمہور صحابہ نے اسکو جایز رکھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا جواز ثابت ہے عمار اور عبداللہ بن مسعود کے عمل نہ کرنے سے وہ حدیثین غلط نہین ہو سکتی اسیواسطے جمہور علمار نے تیمم جنب کے لئے جایز رکھا ہے اس روایت سے معلوم ہوا کہ کبھی بڑے بڑے عالم اور مجتہدون پر بعضی ادنی بات مخفی رہجاتی ہے حضرت عمر اور عبداللہ بن مسعود کی کثرت اور وسعت علم مشہور ہے باوجود اسکے یہہ مسئلہ اُن پر پوشیدہ رہا **عمر** عبدالرحمن بن ابزی قال کنت عند عمر فجاء رجل فقال انا نکون بالمکان الشهر او الشهرین فقال عمر اما انا فلم اکن اصلی حتی اجد الماء قال فقال عمار یا امیر المؤمنین اما تذکر اذ کنت انا و انت فی الابل فاصابتنا جنابة فاما انا فتمعکت فاتینا النبی صلی الله علیه وسلم فذکرت ذلک له فقال انما کان یکفیک ان تقول هکذا وضرب بیده الی الارض ثم نفخهما ثم مسح بهما وجهه ویدیه الی نصف الذراع فقال عمر یا عمار اتق الله فقال یا امیر المؤمنین ان شئت والله لم اذکره ابدا فقال عمر کلا والله لنولینک من ذلک ما تولیت **ترجمہ** عبدالرحمن بن ابزی سے روایت ہے مین حضرت عمر کے پاس تھا اتنے مین ایک شخص آیا اور بولا کہین ہمکو ایک دو دو مہینے رہنا ہوتا ہے (اور وہان جنابت ہوتی ہے اور پانی نہین ملتا) حضرت عمر نے کہا مین تو نماز نہین پڑھتا

تہا جب تک پانی نہ پاتا تہا عمار نے کہا یا امیر المومنین کیا تمکو یاد نہین ہے جب مین اور تم اونٹون
مین تہے (یعنی جنگل مین) تو مجہہ کو نہانے کی حاجت ہوئی مین مٹی مین لوٹا پہر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا تجہے کافی تہا یہہ دونون ہاتہہ اپنے زمین
پر مارے پہر اُنکو پہونکدیا اور اپنے مونہہ پر پہیرے اور دونون ہاتہون پر آدہے ہاتہہ تلک حضرت عمر
نے کہا اے عمار ڈر خدا سے عمار نے کہا اے امیر المومنین اگر تم کو منظور ہو تو مین اِس حدیث کو کبہی
بیان نہ کرون عمرؓ نے کہا قسم خدا کی جو تو بیان کریگا ہم اُسکو تجہی پر ڈالینگے **عن** عمار بن یاسر
فی ہذا الحدیث فقال یا عمار انما کان یکفیک ہکذا ثم ضرب بیدیہ الارض ثم ضرب
احداہما علی الاخری ثم مسح وجہہ والذراعین الی نصف الساعدین ولم یبلغ المرفقین
ضربۃ واحدۃ **ترجمہ** عمار بن یاسر سے روایت ہے آپ نے فرمایا اے عمار تجہہ کو کافی تہا یہہ
پہر مارے دونون ہاتہہ اپنے زمین پر پہر ایک کو دوسرے پر مارا بعد اُسکے مونہہ پر مسح کیا اور دونون
ہاتہون پر آدہی بانہہ تک کہنیون تک نہین کیا اور ایک ہی بار ہاتہہ مارا **عن** عمار بہذا القصۃ
فقال انما کان یکفیک وضرب النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ الی الارض ثم نفخ فیہا ومسح
بہا وجہہ وکفیہ شک سلمۃ قال لا ادری فیہ الی المرفقین او الی الکفین **ترجمہ** ایک روایت
مین عمار بن یاسر سے یہہ ہے آپ نے فرمایا تجہے کافی تہا یہ اور مارا آپ نے ہاتہہ اپنا زمین پر پہر اُسکو
پہونک دیا اور مسح کیا اُس ہاتہہ سے مونہہ پر اور دونون پہونچون پر لیکن سلمہ کو شک ہے اِس روایت
مین پہونچون تک کہا یا کہنیون تک **عن** شعبۃ باسنادہ بہذا الحدیث قال ثم نفخ فیہا
ومسح بہا وجہہ وکفیہ الی المرفقین او الذراعین قال شعبۃ کان سلمۃ یقول الکفین و
الوجہ والذراعین فقال لہ منصور ذات یوم انظر ما تقول فانہ لا یذکر الذراعین غیرک
ترجمہ شعبہ نے اِس حدیث کو روایت کیا اُس مین یہہ ہے کہ آپ نے ہاتہہ مار کر پہونکا اور مونہہ پر
مسح کیا اور دونون ہاتہون پر پہونچون تک یا بانہون تک شعبہ نے کہا سلمہ کہا کرتے تہے پہونچون
پر اور مونہہ پر اور بانہون پر منصور نے اُن سے ایک دن کہا سمجہہ کر کہو سوائے تمہارے اور کوئی
بانہون کا ذکر نہین کرتا **عن** عمار فی ہذا الحدیث قال فقال یعنی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم انما کان یکفیک ان تضرب بیدیک الی الارض وتمسح بہما وجہک وکفیک وساق
الحدیث **ترجمہ** عمار سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجہے کافی تہا دونون
ہاتہہ مار زمین پر پہر مونہہ پر اور دونون پہونچون پر مسح کرنا ایک روایت مین ہے دونون ہاتہہ زمین

مارے اور انکو پہونکا **عن** عمار بن یاسر قال سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن التیمم فامرنی ضربۃ واحدۃ للوجہ والکفین **ترجمہ** عمار بن یاسر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تیمم کو آپ نے حکم دیا ایک بار ہاتھ مارنیکا مونہہ اور پہونچوں کے لئے **ف** اہل حدیث کا عمل اسی حدیث پر ہے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور بعض لوگوں کا قول یہ ہے کہ دو ضربیں لگاوے ایک ضرب سے مونہہ پر مسح کرے اور دوسری ضرب سے دونو ہاتھوں پر کہنیوں تک مگر دونوں اُن کے ضعیف ہیں **عن** عمار بن یاسر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الی المرفقین **ترجمہ** عمار بن یاسر سے روایت ہے آپ نے فرمایا دونوں کہنیوں تک اسکی اسناد مجہول ہے قتادہ مدلس ہے اسمیں تدلیس کے ہے **باب التیمم فی الحضر** حضر میں تیمم کرنیکا بیان **عن** عمیر مولی ابن عباس انہ سمعہ یقول اقبلت انا وعبداللہ بن یسار مولی میمونۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی دخلنا علی ابی الجہیم بن الحرث بن الصمۃ الانصاری فقال ابوالجہیم اقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نحو بئر جمل فلقیہ رجل فسلم علیہ فلم یرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اقبل علی الجدار فمسح بوجہہ ویدیہ ثم رد علیہ السلام **ترجمہ** عمیر سے جو مولی ہیں عبداللہ بن عباس کے روایت ہے میں اور عبداللہ بن یسار جو مولی ہے حضرت میمونہ ام المومنین کے آئے ابوالجہیم بن حارث بن صمۃ انصاری پاس ابوالجہیم نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بئر جمل (ایک موضع ہے مدینہ کے پاس) کیطرف سے آئے ایک شخص ملا اُس نے سلام کیا آپ نے جواب نہ دیا یہانتک کہ ایک دیوار پاس آپ آئے مسح کیا اپنے مونہہ اور دونو ہاتھوں پر پھر سلام کا جواب دیا۔

عن نافع قال انطلقت مع ابن عمر فی حاجۃ الی ابن عباس فقضی ابن عمر حاجتہ فکان من حدیثہ یومئذ ان قال مر رجل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سکۃ من السکک وقد خرج من غائط او بول فسلم علیہ فلم یرد علیہ حتی اذا کاد الرجل ان یتوارٰی فی السکۃ ضرب بیدیہ علی الحائط ومسح بہما وجہہ ثم ضرب ضربۃ اخری فمسح ذراعیہ ثم رد علی الرجل السلام وقال انہ لم یمنعنی ان ارد علیک السلام الا انی لم اکن علی طہر **ترجمہ** نافع سے روایت ہے میں عبداللہ بن عمر کے ساتھ ایک کام کو گیا عبداللہ بن عباس پاس ابن عمر نے اپنا کام پورا کیا اُسدن عبداللہ بن عمر یہہ حدیث بیان کرتے تھے ایک شخص گذرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کسی گلی کوچہ میں اور آپ پاخانہ یا پیشاب سے فارغ ہو کر نکلے تھے اُس نے سلام کیا آپ نے جواب دیا جب قریب ہوا وہ شخص کہ راہ میں غایب ہو جاوے آپ نے اپنے دونو ہاتھ دیوار پر مارے اور مسح کیا مونہہ پر پھر مارے دوسری بار

اور مسح کیا دونون ہاتھون پر بعد اُسکے سلام کا جواب دیا اور فرمایا مینے اسواسطے جواب نہین دیا تہا تجھکو کہ مین طاہر نہ تہا - کہا ابوداؤد نے مینے احمد بن حنبل سے سُنا وہ کہتے تہے محمد ابن ثابت نے یہہ حدیث منکر روایت کی ہے ابوداؤد نے کہا اور کسی نے محمد بن ثابت کی متابعت نہین کی اور دو بار مارنا نقل نہین کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بلکہ ابن عمر کا فعل روایت کیا ہے **عن** ابن عمر قال اقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الغائط فلقیہ رجل عند بیر جمل فسلم علیہ فلم یرد علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اقبل علی الحائط فمسح وجہہ ویدیہ ثم رد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الرجل السلام ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاخانہ ہوکر آئے ایک شخص آپ سے ملا بیر جمل پاس اُس نے سلام کیا آپ نے جواب نہ دیا یہانتک کہ آپ ایک دیوار پاس آئے اور مسح کیا اپنے مونہہ اور ہاتھون پر پہر آپ نے سلام کا جواب دیا اُس شخص کو **باب** جنب یتیمم جنب کو تیمم کرنا درست ہے جب پانی نہ ملے **عن** ابی ذر قال اجتمعت غنیمۃ عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا اباذر ابدفیہا فبدوت الی الربذۃ فکانت تصیبنی الجنابۃ فامکث الخمس والست فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابوذر فسکت فقال ثکلتک امک اباذر لامک الویل فدعا لی بجاریۃ سوداء فجاءت بعس فیہ ماء فسترتنی بثوب واستترت بالراحلۃ واغتسلت فکانی القیت عنی جبلا فقال الصعید الطیب وضوء المسلم ولو الی عشر سنین فاذا وجدت الماء فامسہ جلدک فان ذلک خیر وقال مسد غنیمۃ من الصدقۃ ترجمہ ابی ذر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ بکریان جمع ہوگئین آپ نے فرمایا اے ابوذر جنگل مین اُن کو لیجا مین جنگل کو گیا ربذہ کی طرف (ربذہ ایک قریہ ہے مدینہ کے قریب) وہان مجھے نہانے کی حاجت ہوا کرتی اور مین پانچ پانچ چھہ چھہ روز یون ہی رہا کرتا (یعنی غسل نہ کرتا پانی نہ ہونیکی وجہہ سے اور نماز پڑہ لیا کرتا) جب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا (آپ سے یہہ امر بیان کیا) آپ نے فرمایا ابوذر مین چپ ہورہا آپ نے فرمایا کہو دے تجھکو کو مان تیری اور خرابی ہو تیری **ف** یہہ ایک مثل ہے عرب مین جو غصے یا رنج یا افسوس کے وقت کہا کرتے ہین اس سے بددعا مقصود نہین ہے آپ نے افسوس کیا اُن پر بغیر طہارت کے نماز پڑہنے پر اور تیمم کرکے نہ پڑہنے پر **ف** پہر آپ نے ایک کالی لونڈی کو بلایا جو ایک پیالے مین پانی لیکر آئی اُس نے ایک کپڑے کی آڑ کی اور دوسری طرف سے مین نے اونٹ کی آڑ کی اور مین نہایا گویا پہاڑ میرے اوپر سے اُتر گیا پہر آپ نے فرمایا پاک مٹی وضو ہے مسلمان کے لئے اگرچہ دس برس

تک پانی نہ پاوے جب پانی ملے تو اُسلو اپنے بدن پر لگالے یہہ بہتر ہے۔ مسدد کی روایت مین ہے کہ وہ بکربان صدقے کی تہین **عن** رجل من بنی عامر قال دخلت فی الاسلام فاھمنی دینی فاتیت اباذر فقال ابوذر انی اجتویت المدینۃ فامر لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذود ینعتم فقال لی اشرب من البانھا قال واشک فی ابوالھا ھذا قول حماد فقال ابوذر فسکنت اغرب عن الماء ومعی اھلی فتصیبنی الجنابۃ فاصلی بغیر طھور فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنصف النھار وھو فی رھط من اصحابہ وھو فی ظل المسجد فقال ابوذر فقلت نعم ھلکت یارسول اللہ قال وما اھلک قلت انی کنت اغرب عن الماء ومعی اھلی فتصیبنی الجنابۃ فاصلی بغیر طھور فامر لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بماء فجاءت بہ جاریۃ سوداء بعس یتخضخض ما ھو بملآن فتسترت الی بعیری فاغتسلت ثم جئت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اباذر ان الصعید الطیب طھور وان لم تجد الماء الی عشر سنین فاذا وجدت الماء فامسہ جلدک **ترجمہ** ایک شخص سے جو بنی عامر مین سے تہا روایت ہے (وہ ابوالمہلب حرمی ہے) مین مسلمان ہوا مجھے دین کے کامون کے سیکھنے کا شوق ہوا تو مین اباذر پاس آیا اونہون نے کہا مجھے مدینے کی ہوا موافق نہین آئی یا مجھے بیماری ہوگئی پیٹ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم کیا چند اونٹون اور بکریون کے دودہ پیے کا حماد نے کہا مجھ شک ہے شاید یہ بھی کہا اُن کے پیشاب پینے کا ابوذر نے کہا مین پانی سے دور رہا کرتا تہا اور میرے ساتہہ میرے گھر کے لوگ بھی تہے مجھے نہانے کی حاجت ہوتی تو مین نماز پڑہ لیا کرتا بغیر طہارت کے جب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا دوپہر کا وقت تہا اور آپ چند صحابہ کے ساتہہ بیٹھے تہے مسجد کے سایہ مین آپنے فرمایا ابوذر مینے کہا ہان تباہ ہوگیا مین یارسول اللہ آپ نے فرمایا کیون مینے کہا مین پانی سے دور تہا میرے ساتہہ میری بی بی بھی تھی مجھے نہانیکی حاجت ہوتی مین نماز پڑہ لیا کرتا بغیر طہارت کے آپنے حکم دیا میرے واسطے پانی منگوانیکا ایک کالی لونڈی پانی لیکر آئی پیالے مین وہ ہل رہا تہا پیالہ بھرا ہوا نہ تہا مین نے ایک اونٹ کی آڑ کی اور غسل کیا پھر آپ پاس آیا آپ نے فرمایا اے ابوذر پاک مٹی پاک کرنیوالی ہے اگرچہ تو دس برس تک پانی نہ پاوے جب پانی ملے تو اپنے بدن پر بہالے۔ کہا ابوداؤد نے حماد بن زید نے اس حدیث کو ایوب سے روایت کیا اور اُسمین پیشاب پینے کا ذکر نہین کیا اور پیشاب کا ذکر فقط انس کی حدیث مین ہے جسکو صرف اہل بصرہ نے روایت کیا ہے **باب** اذا خاف الجنب البرد ایتیمم جب جنب کو سردی کا خوف ہو تو تیمم کرے

نماز پڑہ لیوے **عمر** عمرو بن العاص قال احتلمت في ليلة باردة في غزوة ذات السلاسل فاشفقت ان اغتسلت ان اهلك فتيممت ثم صليت باصحابي الصبح فذكروا ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فقال يا عمرو صليت باصحابك وانت جنب فاخبرته بالذي منعني من الاغتسال وقلت اني سمعت الله يقول ولا تقتلوا انفسكم ان الله كان بكم رحيما فضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يقل شيئا **ترجمہ** عمرو بن العاص سے روایت ہے مجھہ احتلام ہوا ایک رات کو اور سردی بہت تہی غزوہ ذات السلاسل مین (جو ایک پانی کا نام ہے) مین ڈرا اگر غسل کیا تو مر جاؤن گا مین نے تیمم کر کے صبح کی نماز پڑہائی اپنے ساتہہ والون کی اُنہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے مجھہ سے فرمایا اے عمرو تو جنب تہا اور نماز پڑہائی تو نے اپنی لوگون کی مینے غسل نہ کرنیکا سبب بیان کیا اور مین نے کہا اللہ جل جلالہ فرماتا ہے مت قتل کرو اپنے تئین اور تم پر رحم کرنے والا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسنے لگے اور کچہہ نہ کہا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سردی کی حالت مین اگر خوف ہو ضرر کا غسل سے تو غسل نہ کرے تیمم کر کے نماز پڑہ لیوے پہر دن نکلے غسل کر لے نماز قضا نہ کرے دوسری روایت مین ہے فغسل مغابنه وتوضأ ووضوءه للصلوة ثم صلى بهم اپنے چڈے دہوئے اور وضو کیا اور نماز پڑہائی اوزاعی کے روایت مین ہے تیمم کیا **باب** مجروح یا بیمار زخمی تیمم کر سکتا ہے **عمر** جابر قال خرجنا في سفر فاصاب رجلا منا حجر فشجه في راسه ثم احتلم فسال اصحابه فقال هل تجدون لي رخصة في التيمم فقالوا ما نجد لك رخصة وانت تقدر على الماء فاغتسل فمات فلما قدمنا على النبي صلى الله عليه وسلم اخبر بذلك فقال قتلوه قتلهم الله الا سألوا اذا لم يعلموا فانما شفاء العي السؤال انما كان يكفيه ان يتيمم ويعصر او يعصب شك موسى على جرحه خرقة ثم يمسح عليها ويغسل سايرجسده **ترجمہ** جابر سے روایت ہے کہ ہم سفر کو نکلے ہم مین سے ایک شخص کے پتہر لگا اُس کا سر پہوٹ گیا پہر اُسکو احتلام ہوا اُس نے لوگون سے پوچہا تم میرے لئے تیمم کی رخصت دیتے ہو اُنہون نے کہا نہین تیمم کیونکر درست ہوگا جب تو پانی پر قادر ہے اُس نے غسل کیا اور مر گیا جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا ناحق اُن لوگون نے اُوسکو قتل کیا اللہ اُن کو قتل کرے جب اُن کو مسئلہ معلوم نہ تہا تو پوچہہ لینا تہا کیونکہ نجاننے کا علاج پوچہنا ہے اس شخص کو کافی تہا تیمم کر لیتا اور اپنے زخم پر ایک کپڑہ باندہ کر اُس پر مسح کرتا اور باقی سارا بدن دہوڈالتا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ تیمم فقط کافی نہانے کے ساتہہ

بدن کا دھونا بھی ضرور ہوا **عن** عبد اللہ بن عباس قال اصاب جلا جرح فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم احتلم فامر بالاغتسال فاغتسل فمات فبلغ ذلک رسول اللہ صلعم فقال قتلوہ قتلہم اللہ الم یکن شفاء العی السوال

ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے ایک شخص زخمی ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اسکو احتلام ہوا لوگوں نے اسکو نہانیکا حکم کیا وہ نہایا اور مر گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر پہنچی آپ نے فرمایا مار ڈالا اسکو مارے اللہ کیا نہ جاننے کا علاج پوچھنا نہیں ہے **ف** یعنی ان لوگوں کو جنہوں نے خواہ مخواہ غسل کا حکم دیا اگر مسئلہ معلوم نہ تھا تو پوچھکر حکم دینا تھا بے سمجھے پوچھے فتوی دیدیا اور ایک شخص کا خون ہو گیا **باب** المتیمم یجد الماء بعد ما یصلی فی الوقت جو شخص تیمم کر کے نماز پڑھ لیوے پھر پانی پاوے اور وقت باقی ہو تو کیا کرے **عن** ابی سعید الخدری قال خرج رجلان فی سفر فحضرت الصلوۃ ولیس معہما ماء فتیمما صعیدا طیبا فصلیا ثم وجدا الماء فی الوقت فاعاد احدہما الصلوۃ والوضوء ولم یعد الآخر ثم اتیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرا ذلک فقال للذی لم یعد اصبت السنۃ واجزاتک صلوتک وقال للذی توضأ واعاد لک الاجر مرتین

ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے دو شخص سفر میں تھے نماز کا وقت آگیا اور پانی نہ ملا دونوں نے تیمم کر کے نماز پڑھ لی پھر پانی ملا اور وقت باقی تھا ایک شخص نے وضو کیا اور نماز پھر پڑھی دوسرے نے پھر نہ پڑھی بعد اسکے دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا اس شخص سے جس نے دوبارہ نہ پڑھی تو نے سنت پر عمل کیا اور تیری پہلی نماز کافی تھی اور جس شخص نے وضو کر کر پھر پڑھی تھی اس سے فرمایا تجھے دوہرا ثواب ہے

ف اس سے معلوم ہوا کہ نماز پھر لوٹانا ضرور نہیں ہے اگر پڑھ لیوے دوبارہ تو ثواب ہے۔ ابو داؤد نے کہا ابو سعید خدری کا ذکر اس حدیث میں محفوظ نہیں ہے سوا ابن نافع کے اور کسی نے ان کا نام نہیں لیا بلکہ اسکو مرسلاً روایت کیا ہے عطاء ابن یسار سے **باب** فی الغسل للجمعۃ جمعہ کے غسل کا بیان **عن** ابی ہریرۃ ان عمر بن الخطاب بینا ہو یخطب یوم الجمعۃ اذ دخل رجل فقال عمر اتحتبسون عن الصلاۃ فقال الرجل ما ہو الا ان سمعت النداء فتوضأت فقال عمر والوضوء ایضا اولم تسمعوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا اتی احدکم الی الجمعۃ فلیغتسل

ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب خطبہ پڑھ رہے تھے جمعہ کے روز اتنے میں ایک شخص آئے (عثمان بن عفان) حضرت عمر نے کہا تم نماز سے کیا رک گئے وہ شخص بولا میں نے کچھ دیر نہیں کی مگر اتنی ہے کہ اذان سنکر میں نے وضو کیا حضرت عمر نے کہا وضو ہی پر اکتفا کیا

(یعنی ایک تو دیر مین آئے دوسرے یہ قصور کیا کہ فقط وضو کرکے چلے آئے) کیا تمنے سنا نہین رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے جب کوئی تم مین سے جمعہ کو آوے تو غسل کرے **عن** ابی سعید
الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال غسل یوم الجمعۃ واجب علی کل محتلم **ترجمہ**
ابی سعید خدری سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن نہانا واجب ہے
ہر بالغ پر **عن** حفصۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال علی کل محتلم رواح الجمعۃ وعلی
من راح الی الجمعۃ الغسل **ترجمہ** ام المومنین حفصہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہر بالغ پر جمعہ کے لئے جانا واجب ہے اور جو جمعہ کو جاوے اُسپر نہانا لازم ہے۔ کہا ابوداؤد
نے جب کوئی غسل کرے بعد طلوع فجر کے تو وہ جمعہ کے غسل سے کافی ہوجاویگا اگرچہ وہ غسل جنابت
کا ہو یعنی ہر جمعہ کے لئے دوسرا غسل کرنا ضرور نہین ہے **عن** ابی سعید الخدری وابی ھریرۃ
قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اغتسل یوم الجمعۃ ولبس من احسن ثیابہ ومس
من طیب ان کان عندہ ثم اتی الجمعۃ فلم یتخط اعناق الناس ثم صلی ما کتب اللہ لہ ثم انصت
اذا خرج امامہ حتی یفرغ من صلوتہ کانت کفارۃ لما بینہا وبین الجمعۃ التی قبلہا۔
ترجمہ ابوسعید خدری اور ابوہریرہ سے روایت ہے دونون نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے جو شخص غسل کرے جمعہ کے روز اور اچھے کپڑے اپنے کپڑون مین سے پہنے اور خوشبو اگر اُس کے
پاس ہو تو لگاوے پھر جمعہ کے لئے (مسجد مین آوے) لوگون کی گردنین نہ پھاندے (یعنی جہان
جگہہ ملے وہان ٹہہر جاوے) پھر جو اللہ نے اُسکی قسمت مین لکہا ہے اُسقدر نماز پڑہے اور چپ رہے جب
امام نکلے خطبے کو یہان تک کہ فارغ ہو نماز سے تو وہ کفارہ ہوگا اُسکے گناہون کا جو اس جمعے اور پہلے
جمعہ کے درمیان ہوئے ہین **ف** یعنی جس ساعت کو جمعہ پڑہا ہے اُس ساعت سے لیکر پہلے جمعہ کی اُسی
ساعت تک جتنے گناہ ہون گے معاف کردئے جاوینگے یہہ سات دن ہوئے ابوہریرہ نے کہا تین دن
کے اور گناہ معاف ہون گے کیونکہ ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہوتا ہے تو دس روز کے گناہ معاف ہونگے
عن ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الغسل یوم الجمعۃ علی کل محتلم
والسواک ویمس من الطیب ما قدر لہ **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن غسل ہر بالغ پر اور مسواک لازم ہے اور خوشبو لگاوے جو اُسکو نصیب
ہو دوسری روایت مین ہے اگرچہ عورت ہی کی خوشبو ہو **عن** اوس بن اوس الثقفی قال سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من غسل یوم الجمعۃ واغتسل ثم بکر وابتکر ومشی ولم

یرکب ولم یرکب ودنا من الامام فاستمع ولم یلغ کان له بکل خطوة عمل سنة اجر صیامها وقیامها ترجمہ
اوس بن اوس ثقفی سے روایت ہی سُنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے جو شخص
نہلاوے جمعہ کے روز اور نہاوے (یعنی اپنی بی بی سے صحبت کرے اسکو بھی نہلادے آپ بھی
نہاوے) پہر سویرے جاوے اور اول ہی سے خطبہ پاوے اور پیدل جاوے سوار نہ ہووے
اور امام سے نزدیک ہوکر خطبہ سُنے اور بیہودہ بات نہ بکے تو اسکو ہر قدم پر ثواب ملیگا ایک برس کے
روزون کا اور شب بیداری کا **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
انہ قال من اغتسل یوم الجمعة ومس من طیب امراته ان کان لها ولبس من صالح ثیابه ثم لم
یتخط رقاب الناس ولم یلغ عند الموعظة کانت کفارة لما بینهما ومن لغا وتخطی رقاب الناس
کانت له ظهرا ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص غسل کرے جمعہ کے روز اور اپنی عورت پاس اگر خوشبو ہو اسکو لگاوے اور اچہے کپڑے پہنے
پہر لوگون کی گردنین نہ پہاندے نہ بیہودہ باتین کرے خطبے کیوقت تو وہ جمعہ کفارہ ہوگا اسکے گناہون
کا پہلے جمعہ تک اور جو بیہودہ بکے گا اور لوگون کی گردنین پہاندے گا وہ جمعہ اسکے لئے ایسا ہوگا
جیسے ظہر کی نماز **عن** عائشة ان النبی صلی اللہ علیه وسلم کان یغتسل من اربع من الجنابة
ویوم الجمعة ومن الحجامة ومن غسل المیت ترجمہ ام المومنین عایشہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کیا کرتے تہے چار چیزون سے ایک جنابت سے دوسرے جمعہ کیواسطے
تیسرے پچہنے لگاکر چوتہے میت کو نہلاکر **عن** علی بن حوشب قال سالت مکحولا عن هذا القول
غسل واغتسل قال غسل راسه وجسده ترجمہ علی بن حوشب نے کہا مین نے مکحول سے پوچہا
(اوس بن ابی اوس کی حدیث مین ہے غسل واغتسل اسکے کیا معنے ہین اُونہون نے کہا دہووے
اپنے سر کو اور بدن کو۔ سعید نے بہی اسکے معنی یہی بیان کئے ہین بعضون نے کہا دونون کے معنے
ایک ہین بعضون نے کہا غسل کے معنی یہ ہین دوسرے کو نہلاوے اغتسل کے معنی آپ نہاوے یعنی
اپنی بی بی سے صحبت کرے جیسا اوپر گذرا **عن** ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم
قال من اغتسل یوم الجمعة غسل الجنابة ثم راح فکانما قرب بدنة ومن راح فی الساعة الثانیة
فکانما قرب بقرة ومن راح فی الساعة الثالثة فکانما قرب کبشا اقرن ومن راح فی الساعة
الرابعة فکانما قرب جاجة ومن راح فی الساعة الخامسة فکانما قرب بیضة فاذا خرج الامام حضرت الملئکة
یستمعون الذکر ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نہایا جمعہ کے دن جیسے ناپاکی

کے لئے نہاتے ہین (یعنی خوب نہایا پاک صاف کرکے اور ہر جگہہ پانی پہنچایا پہر دوپہر ڈہلتے اول وقت
مسجد مین آیا تو جیسے اُس نے ایک اونٹ قربانی کیا اور جو دوسری گہڑی آیا تو اُس نے جیسی ایک گائی قربانی
کی اور جو تیسری گہڑی آیا تو اُس نے جیسے سینگ والا دنبہ قربانی کیا اور جو چوتھی گہڑی مین آیا تو اُس نے
جیسی مرغی قربانی کی اور جو پانچوین گہڑی مین آیا تو اُس نے جیسے ایک انڈا خدا کی راہ مین دیا پہر جب
امام خطبہ پڑہنے کے واسطے نکلا تو فرشتے خطبہ اور نماز کے سننے کو دروازہ چہوڑ کر مسجد مین آجاتے ہین
ف فرشتے جمعہ کے دن مسجدون کے دروازون پر لکہتے جاتے ہین کہ کون آگے آیا اور کون پیچہے
اور خطبے کے وقت مسجد مین آجاتے ہین مسلمانون کو لازم ہے کہ جمعہ کے واسطے جلد مسجد مین آیا کرین
جتنا جلد آوینگے اُتنا ہی ثواب پاوینگے **باب** الرخصة فی ترك الغسل یوم الجمعة جمعہ کے
دن نہانیکی اجازت **عن** عایشة قالت کان الناس مهان انفسهم فیروحون الی الجمعة بهیئتهم
فقیل لهم لو اغتسلتم **ترجمہ** حضرت ام المومنین عایشہ رض سے روایت ہے لوگ اپنا کام آپ
کیا کرتے تہے تو جمعہ کے لئے اُسی شکل سے جاتے اُن سے کہا جاتا کاش تمنے غسل کیا ہوتا تو بہتر ہوتا
عن عکرمة ان ناسا من اهل العراق جاؤا فقالوا یا ابن عباس ارای الغسل یوم الجمعة واجبا
قال لا ولکنه اطهر وخیر لمن اغتسل ومن لم یغتسل فلیس علیه بواجب سا خبرکم کیف
بدا الغسل کان الناس مجهودین یلبسون الصوف ویعملون علی ظهورهم وکان مسجدهم ضیقا مقاربا
السقف انما هو عریش فخرج رسول الله صلی الله علیه وسلم فی یوم حار وعرق الناس فی ذلك
الصوف حتی ثارت منهم ریاح آذی بذلك بعضهم بعضا فلما وجد رسول الله صلعم
تلك الریح قال ایها الناس اذا کان هذا الیوم فاغتسلوا ولیمس احدکم افضل ما یجد من دهنه
وطیبه قال ابن عباس ثم جاء الله بالخیر ولبسوا غیر الصوف وکفوا العمل ووسع مسجدهم وذهب
بعض الذی کان یوذی بعضهم بعضا من العرق **ترجمہ** عکرمہ سے روایت ہے کچہ لوگ عراق کے رہنے
والے آئے اور کہا اے ابن عباس کیا تم جمعہ کے دن نہانے کو واجب جانتے ہو ابن عباس نے
کہا نہین لیکن بہتر ہے اور بہت پاک ہونیکا باعث ہے اور جو غسل نہ کرے اُسپر واجب نہین ہے اور مین
تمکو بتاتا ہون کس لئے غسل کا حکم شروع ہوا لوگ مفلس تہے کنبل پہنا کرتے تہے اپنے پیٹون پر بوجہہ
لادتے تہے مسجد ہی تنگ تہی چہت اُسکی نیچی تہی وہ تو ایک منڈوا تہا کہجور کی شاخون کا ایک بار
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے گرمی کے دن اور لوگون کو کملون مین پسینا آیا اور بدبوئین پہیلین
ایک کو دوسرے کی وجہہ سے تکلیف ہوئی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہہ بو پہنچی آپ نے فرمایا اے لوگو

جب دن ہوا کرے یعنی جمعہ کا تو نہایا کرو اور اچھی سے اچھا تیل یا خوشبو میسر ہو لگایا کرو ابن عباس نے کہا پھر اسکے سوا لوگوں کو مالدار کر دیا اور سوا کمل کے اور کپڑے پہننے لگے اور محنت بگٹی (یعنی غلام لونڈیوں سے کام لینے لگے) اور مسجد بھی کشادہ ہو گئی اور وہ جو پسینے کی بو سے ایک کو دوسرے سے تکلیف ہوتی تھی وہ بھی جاتی رہی (اسواسطے اب غسل میں اختیار ہے مگر غسل کرنا اولی ہے لیکن واجب نہیں ہے) عن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضا فبھا ونعمت ومن اغتسل فھو افضل ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے وضو کیا (دن جمعہ کے ترمذی) تو اسنے رخصت کو لیا یا فرض کو لیا یا سنت کو لیا اور یہہ رخصت اچھی ہے اور جس نے غسل کیا تو غسل افضل ہے (وضو سے) تمام ہوا پارہ دوسرا سنن ابوداؤد کے بتیس پاروں میں سے شکر ہے اللہ جل جلالہ کا اب شروع ہوتا ہے پارہ تیسرا اسکی فضل اور انعام پر اعتماد کر کے ان شاء اللہ تعالیٰ

تم الجزء الثانی ویتلوہ الجزء الثالث

فہرست ابواب پارہ ثانی سنن ابوداؤد علیہ الرحمۃ

صفحہ	باب	صفحہ	باب	صفحہ	باب
۵۳	آگ کی پکی ہوئی چیز سے وضو نہ کرنا	۶۳	جنب مسجد میں نہ جاوے	۸۲	مستحاضہ ہر نماز کے لئے وضو کرے اگر حیض سے بعد غسل کرے
۵۴	آگ کی پکی ہوئی چیز سے وضو لازم ہونا	"	جنب نماز میں اگر تیمم شروع کرے	۸۳	مستحاضہ ہر وقت کے وقت غسل کرے
"	خون نکلنے سے وضو نہ ٹوٹنے کا بیان	"	غسل تری دیکھنے سے بعد سونیکے	"	مستحاضہ دو ایک غسل کرے
"	دودھ پی کر کلی کرنیکا بیان	۶۴	عورت کو احتلام ہونیکا بیان	۸۴	مستحاضہ غسل کرے ایام میں
"	اسباب میں رخصت کا بیان	۶۵	کتنا پانی غسل کے لئے کافی ہے	"	مستحاضہ ہر نماز کے لئے وضو کرے
۵۵	سونیسے وضو نہ ٹوٹنے کا بیان	۶۶	غسل جنابت کیونکر کرے	"	مستحاضہ کو وضو کرنا بغیر احدث کے ضرور نہیں
۵۷	نجاست پر چلنا	۶۹	بعد غسل کے وضو نہ کرنیکا بیان	"	زردی یا تیرگی بعد حیض کے دیکھے
"	نماز میں وضو ٹوٹ جانیکا بیان	"	غسل میں سر کے بال نہ کھولنا عورت کو	"	مستحاضہ ہے جماع درست ہے
"	مذی کے بیان میں	۷۰	جنب اپنا سر خطمی سے دھووے	۸۵	نفاس کا بیان
۵۹	جماع سے غسل کرنا	"	مرد و زن کے بیچ میں اگر پانی ہے اسکا بیان	"	حیض کا غسل اور خون دھونا
"	جنب کو پھر جماع کرنا	۷۱	حائضہ کے ساتھ کھانا کھانا	۸۷	تیمم کا بیان
۶۰	جنب وضو کر کے جماع کرے	۷۲	حائضہ کو مسجد سے کچھ اٹھانا	۹۲	حضر میں تیمم کرنیکا بیان
"	جنب اگر غسل سے پہلے سونا چاہے تو کیا کرے	"	حائضہ پر نماز قضا نہ لیا وے	۹۳	جنب کو اگر پانی نہ ملے تیمم کرے
"	جنب کھانا کھا وے	"	حیض میں جماع کرنیکا کفارہ	۹۴	جنب سوے میں تیمم کرے
"	جنب کو کھانے وقت یا سونے وقت وضو کرنا چاہئے	۷۳	حائضہ سے بغیر جماع سب کچھ کرنا	۹۵	زخمی تیمم کرے
"	جنب نہانے میں دیر کر سکتا ہے	۷۴	مستحاضہ حیض میں نماز چھوڑے	۹۲	تیمم اگر وقت میں پانی نہ ملے
۶۱	جنب کلام اللہ نہ پڑھے	۷۹	مستحاضہ ہر نماز کے لئے غسل کرے	۹۶	جمعہ کے غسل کا بیان
۶۲	جنب سو نہ سکتا ہے	۸۱	مستحاضہ ایک غسل سے دو نماز جمع کرے	۹۹	جمعہ کو دن غسل نہ کرنے کی رخصت

ابواب الثالث

پارہ تیسرا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب فی الرجل یسلم فیؤمر بالغسل جو کافر مسلمان ہو اُسکو غسل کرنا چاہیے **عن** قیس ابن عاصم قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اریدالاسلام فامرنی ان اغتسل بماء وسدر **ترجمہ** قیس بن عاصم سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا مسلمان ہونیکو آپ نے حکم کیا مجھے بیری کے پتے اور پانی سے نہانے کا **عن** عثیم ابن کلیب عن ابیہ عن جدہ انہ جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال قد اسلمت فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الق عنک شعر الکفر یقول احلق قال واخبرنی آخر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لآخر معہ الق عنک شعر الکفر واختتن **ترجمہ** عثیم بن کلیب سے روایت ہے اُس نے اپنے باپ سے سُنا (کثیر سے) اُس نے دادا سے اُسکے (کلیب سے کیونکہ اصل نسب اوس کا یہ ہے عثیم بن کثیر بن کلیب اور کبھی نسبت کرتے ہین دادا کیطرف تو اُسکو عثیم بن کلیب کہتے ہین یہ راوی مجہول ہے سوا ابوداؤد کے اور کسی نے اِس سے روایت نہین کی اور ابوداؤد نے بھی یہی حدیث روایت کی مگر ابن حبان نے اُسکو ثقات مین بیان کیا ہے) کہ وہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا مین مسلمان ہوا آپ نے فرمایا اچھا کفر کے بالون کو نکال ڈال یعنی سر منڈوا اور ایک اور شخص جو اُسکے ساتھ تھا اُس سے فرمایا کہ کفر کے بال نکالڈال اور ختنہ کر

باب المراۃ تغسل ثوبھا الذی تلبسہ فی حیضھا عورت اپنے اُس لباس کو جو حالت حیض مین پہنی تھی دھووے یا نہ دھووے **عن** معاذۃ قالت سالت عایشۃ رضی اللہ عنہا عن الحایض یصیب ثوبھا الدم قالت تغسلہ فان لم یذھب اثرہ فلتغیرہ بشیء من صفرۃ قالت ولقد کنت احیض عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث حیض جمیعا فلا اغسل لی ثوبا **ترجمہ** معاذہ سے روایت ہے مینے حضرت عایشہ سے پوچھا اگر حایضہ کا خون کپڑے مین لگ جاوے اُنہون نے کہا اُسکو دھو ڈالے اگر اُسکا رنگ نہ جاوے تو تھوڑی زردی اُسپر لگاوے **ف** جیسے زعفران کسم وغیرہ **ت** حضرت عایشہ نے کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس حیض آتا تو مین تین تین حیض تک کسی کپڑے کو نہ دھوتی **ف** کیونکہ اُن کپڑون مین خون نہین بہرتا تھا جس کپڑے مین خون نہ لگا ہو اُسکا دھونا ضرور نہین صرف اِس خیال سے کہ حالت حیض مین وہ کپڑا پہنا تھا کیونکہ حایضہ کا بدن اور پسینا ناپاک نہین ہے **عن** مجاھد قال قالت عایشۃ ما کان لاحدانا الا ثوب واحد تحیض فیہ

ضعیف ہے اِس وجہ سے کہ محمد بن سیرین نے خود حضرت عایشہ سے تو سُنا ہی نہین اور جس سے سُنا اُسکا حال معلوم نہین کہ ثقہ ہے یا غیر ثقہ۔ حماد نے سعید بن ابی صدقہ سے سُنا اُنہون نے محمد بن سیرین سے اِس حدیث کو پوچھا اُنہون نے بیان نہین کیا اور کہا مینے اُسکو ایک مدت ہوئی سُنا تھا معلوم نہین جس سے سنا تھا وہ ثقہ ہے یا نہین تو اُسکی تحقیق کرو **باب** الرخصة فی ذلك عورتون کے کپڑون پر نماز پڑہنے کی اجازت **عن** میمونة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی وعلیه مرط وعلی بعض ازواجه منه وهی حایض وهو یصلی وهو علیه **ترجمہ** میمونہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی ایک چادر اوڑہکر جسکو ایک بی بی آپ کی اوڑہی ہوئین تہین اور وہ حایضہ تہین **ف** یعنی ایک ہی چادر تھی ایک طرف سے بی بی اوڑہی تہین اور کچہہ اُنہین سے آپ اوڑہے ہوئے نماز پڑہ رہے تہے **عن** عایشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی باللیل وانا الی جنبه وانا حایض وعلی مرط وعلیه بعضه **ترجمہ** حضرت اُم المومنین عایشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑہتے تہے اور مین حیض کی حالت مین آپ کے پہلو مین تھی اور ایک چادر تھی کچہہ میرے پر پڑی تہی کچہہ آپ پر **باب** المنی یصیب الثوب منی کپڑے مین لگ جاوے تو کیا کرنا چاہیے **عن** همام بن الحارث انه کان عند عایشة فاحتلم فابصرته جاریه لعایشة وهو یغسل اثر الجنابة من ثوبه او یغسل ثوبه فاخبرت عایشة فقالت لقد رایتنی وانا افرکه من ثوب رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم **ترجمہ** ہمام بن حارث حضرت عایشہ رضہ پاس تھی انکو احتلام ہوا ایک لونڈی نے حضرت عایشہ کی اُنکو دیکہہ لیا کپڑا دہوتے ہوئے منی سے اُس نے حضرت عایشہ سے کہدیا اونہون نے کہا تو نے مجہہ کو دیکہا تہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے اُسکو مل ڈالتی تہی **ف** یعنی کہرچ ڈالتی تہی کیونکہ آپ کی منی گاڑہی ہوگی۔ اکثر علماء کے نزدیک منی نجس ہے لیکن گاڑہی اگر ہو تو اُسکا کہرچ ڈالنا کافی ہے اور رقیق کو دہونا چاہیے اور بعض علماء کے نزدیک منی پاک ہے جیسے ناک کا پانی شافعی کا یہی قول ہے **عن** عایشة قالت کنت افرك المنی من ثوب رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فیصلی فیه **ترجمہ** حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کہرچ ڈالتی تہی پہر آپ اُسی کپڑے سے نماز پڑہتے تہے **عن** عایشة تقول انها کانت تغسل المنی من ثوب رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قالت ثم اری فیه بقعة او بقعا **ترجمہ** حضرت عایشہ کہتی ہین مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی دہو ڈالتی تہی پہر دہونیکا ایک نشان یا کئی نشان آپ کے کپڑے مین دیکہتی تہی **باب** بول الصبی یصیب الثوب لڑکا کپڑے پر پیشاب کر دے تو کیا کرنا

چاہئے **عن** ام قیس بنت محصن انها اتت بابن لها صغیر لم یاکل الطعام الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاجلسه رسول الله صلی الله علیه وسلم فی حجره فبال علی ثوبه فدعا بماء فنضحه ولم یغسله **ترجمہ** ام قیس بنت محصن ایک اپنے بچے کو جو چھوٹا تھا اور ابھی کھانا نہین کھاتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیکر آئین آپ نے اُسکو اپنی گود مین بٹھایا اُس نے آپ کے کپڑون پہ پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگوا کر اُس پر چھڑک دیا اور دھویا نہین **ف** یہہ حدیث اور اسکے سوائی بہت حدیثین دلالت کرتی ہین اس بات پر کہ جو لڑکا کھانا نہ کھاتا ہو اُسکا پیشاب ایسا نجس نہین ہے جس سے کپڑا دھونا پڑے صرف پانی چھڑک دینا کفایت کرتا ہے - اس مسئلے سے عورتون کو ضرور خبردار رہنا چاہئے کیونکہ وہ سمجھتی ہین بچے کا پیشاب بالکل نجس ہے بغیر دھوئے ہوئے پاک نہین ہوتا اور دھونے کے وقت سے نماز قضا کر دیتے ہین **عن** لبابة بنت الحارث قالت کانت حسین بن علی رضی الله عنه فی حجر رسول الله صلی الله علیه وسلم فبال علیه فقلت البس ثوبا واعطنی ازارك حتی اغسله قال انما یغسل من بول الانثی وینضح من بول الذکر **ترجمہ** لبابہ بنت الحارث سے روایت ہے کہ حسین بن علی رضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گود مین بیٹھے ہوے تھے اُنھون نے آپ پر پیشاب کر دیا مینے کہا آپ کوئی اور کپڑا پہن لیجئے اور اپنا تہ بند مجھے دیجئے مین دھو ڈالون آپ نے فرمایا لڑکی کے موت سے دھونا چاہئے اور لڑکے کے موت سے پانی چھڑک دینا کافی ہے **عن** ابی السمح قال کنت اخدم النبی صلی الله علیه وسلم فکان اذا اراد ان یغتسل قال ولنی فاولیه قفائی فاستره به فاتی بحسن او حسین رضی الله عنهما فبال علی صدره فجئت اغسله فقال یغسل من بول الجاریة ویرش من بول الغلام **ترجمہ** ابو السمح (اُنکا نام آیا دے یہی ایک حدیث اُن سے مروی ہے) سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا جب آپ غسل کا قصد کرتے تو مجھ سے فرماتے پیٹ موڑ کر کھڑا ہو جا مین پیٹ موڑ کر کھڑا ہوتا اور آڑ کئے رہتا ایک بار حسن یا حسین آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک پہ پیشاب کر دیا مین دھونے کے لئے آیا آپنے فرمایا لڑکی کا پیشاب دھونا چاہئے اور لڑکے کے پیشاب پہ پانی چھڑک دینا کافی ہے - کہا ابو داؤد نے حسن سے منقول ہے کہ پیشاب سب برابر ہین **عن** علی رضہ قال یغسل بول الجاریة وینضح بول الغلام مالم یطعم **ترجمہ** حضرت علی رضہ نے کہا لڑکی کا پیشاب دھویا جاویگا اور لڑکے کا پیشاب (دھونا ضرور نہین) پانی اسپہ چھڑک دینا کافی ہے جب تک وہ کھانا نہ کھادے دوسری روایت مین مالم یطعم نہین ہے اور اس قدر زیادہ ہے قتادہ نے کہا یہہ حکم جب تک ہے کہ دونون کھانا نہ کھاتے ہون جب کھانا کھانے لگین تو دونون کا پیشاب دھونا

ضرور ہے **عن** الحسن عن امہ انہا ابصرت ام سلمۃ تصب علی بول الغلام ما لم یطعم فاذا طعم غسلتہ وکانت تغسل بول الجاریۃ **ترجمہ** حسن نے روایت کیا اپنی ماں سے انہوں نے دیکھا حضرت ام سلمہ رضؓ کو لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑک دیتی تہیں جبتک وہ کہانا نہ کہاتا تہا جب کہانا کہانے لگتا تو اسکو دہوتین اور لڑکی کے پیشاب کو ہمیشہ دہوتین **باب** الارض یصیبہا البول زمین پر پیشاب پڑجاوے تو کیا کرنا چاہئے **عن** ابی ہریرۃ ان اعرابیا دخل المسجد ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس فصلی قال ابن عبدۃ رکعتین ثم قال اللہم ارحمنی ومحمدا ولا ترحم معنا احدا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقد تحجرت واسعا ثم لم یلبث ان بال فی ناحیۃ المسجد فاسرع الناس الیہ فنہاہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال انما بعثتم میسرین ولم تبعثوا معسرین صبوا علیہ سجلا من ماء او قال ذنوبا من ماء **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے ایک اعرابی مسجد مین آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تہے اُس نے دو رکعتین پڑہین پہر کہا یا اللہ رحم کر محمدؐ پر اور مجہہ پر اور کسی پر ہمارے ساتہہ رحم نہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے کشادہ کو تنگ کیا (یعنی اللہ کی رحمت وسیع تہی سب کو شامل تہی اُسکو خاص کر دیا دو آدمیون سے) تہوڑی دیر نہین ہوئی تہی کہ ایک کونے مین مسجد کے اُس نے پیشاب کر دیا لوگ اُسکی طرف دوڑے (اُسکے منع کرنیکو یا نکالنے کو) آپ نے لوگون کو منع کیا (اس وجہ سے کہ پیشاب کرتا ہوا بہاگے گا تو بہت سی زمین گندی ہوگی اور تو ایک ہی جگہہ گندی ہوئی یا پیشاب روکنے سے اُسکو کچہہ عارضہ ہو جاویگا) اور فرمایا تم اس واسطے بہیجے گئے کہ آسانی کرو لوگو پر اور اسلئے نہین ہو کہ دشواری کرو ایک ڈول پانی کا اُس مقام پر بہا دو **ف** میمونہ کی روایت مین ہے آپ نے اُسکو پہر بلایا اور کہا مسجدین پیشاب پاخانہ کے واسطے نہین بنی ہین وہ تو اللہ کی یاد کے واسطے اور قرآن پڑہنے کے واسطے بنائی گئین ہین **ف** دوسری روایت مین یون ہے آپ نے فرمایا وہان کی مٹی اُٹہاکر پہینکدو اور اُسجگہہ پانی بہا دو مگر یہ روایت مرسل ہے عبداللہ بن معقل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین سنا **باب فی طہور الارض اذا یبست** زمین سوکہ کر پاک ہو جاتی ہے **عن** ابن عمر قال کنت ابیت فی المسجد فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکنت فتی شابا عزبا وکانت الکلاب تبول وتقبل وتدبر فی المسجد فلم یکونوا یرشون شیئا من ذلک **ترجمہ** ابن عمر کی روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین رات کو مسجد مین رہا کرتا اور مین جوان مجرد تہا اور کتے آتے جاتے مسجد مین پیشاب کرتے تہے کوئی ان پر پانی نہ بہاتا تہا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زمین پر اگر پیشاب وغیرہ پڑجاوے پہر وہ زمین سوکہہ جاوے تو پاک ہو جاتی ہے اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ مسجد مین

ل جلانی انوار ۱۲

سونا درست ہی **باب** الاذی یصیب الذیل پلو مین نجاست لگ جانیکا بیان **عن** ام ولد لابراھیم بن عبد الرحمن بن عوف انھا سالت ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت انی امراۃ اطیل ذیلی وامشی فی المکان القذر فقالت ام سلمۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یطھرہ ما بعدہ **ترجمہ** ام سلمہ رضہ سے پوچھا ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف کی ام ولد نے میرا پلو بہت لنبا لٹکتا رہتا ہے اور مین پلید مکان مین چلا کرتی ہون ام سلمہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعد اُسکے جو پاک زمین آتی ہے وہ اُسکو پاک کر دیتی ہے **ف** یعنی اُس پلید جگہہ کے آخر پاک جگہہ بھی آویگی وہان بھی پلو لگیگا پاک ہو جاویگا جیسے پہلی جگہہ سے ناپاک ہو گیا تہا۔ اس حدیث سے بڑی آسانی عورتون کے لئے نکلی **عن** امراۃ من بنی عبد الاشھل قالت قلت یا رسول اللہ ان لنا طریقا الی المسجد منتنۃ فکیف نفعل اذا مطرنا قال الیس بعدھا طریق ھی اطیب منھا قالت قلت بلی قال فھذہ بھذہ **ترجمہ** ایک عورت نے بنی عبد الاشہل مین سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمارا راستہ مسجد مین جانیکا غلیظ ہے تو ہم کیا کرین جب پانی برسے آپ نے فرمایا اُس سے آگے پھر کوئی پاک راستہ بھی ہے مینے کہا ہان آپنے فرمایا پس یہہ اسکا جواب ہے **ف** یعنی اُس راستے مین چلنے سے کپڑا پاک ہو جاویگا جیسے پہلے راستے سے ناپاک ہو گیا تہا **باب** الاذی یصیب النعل جوتی مین نجاست لگ جاوے تو کیا کرے **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا وطئ احدکم بنعلہ الاذی فان التراب لہ طھور **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے اپنی جوتی سے پلیدی پر چلے تو مٹی اُسکو پاک کر دیگی **ف** جوتی مین کسی قسم کے نجاست پھر جاوے جب اُسکو زمین پر رگڑ دیا وہ پاک ہو گیا اُسکو پہنکر نماز پڑہنا درست ہے یہی مذہب ہے علماء محققین کا **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعناہ قال اذا وطئ الاذی بخفیہ فطھورھما التراب **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کسی کے موزون مین نجاست بھر جاوے تو مٹی اُسکو پاک کر دیگی حضرت عایشہ سے بھی ایسا ہی روایت ہی **باب** الاعادۃ من النجاسۃ یکون فی الثوب نجاست بھرے کپڑے سے نماز پڑہ لینے کا بیان **عن** امرۃ عبد العامریۃ انھا سالت عایشۃ عن دم الحیض یصیب الثوب فقالت کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی لحافہ فحضت فیہ فخرجت فصلی فیہ ثم جاء فجلس فقال رجل یا رسول اللہ ھذہ لمعۃ من دم فقبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ما یلیھا فبعث بھا الی مصرورۃ فی ید الغلام فقال اغسلی

هذا واجفيها ثم ارسلي بها الي فدعوت بقصعتي ففسلتها ثم اجفتها فاحرتها اليه فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم بنصف النهار وهي عليه **ترجمہ** ام مجد عامریہ نے پوچھا حضرت عایشہ سے خون حیض کا اگر کپڑے مین لگ جاوے تو کیا کرنا چاہیے اُنہون نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ تھی اپنا کپڑا اوڑھی ہوئے تھی اور اوپر سے ایک کنبل ڈال لیا تھا جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کنبل کو اوڑھکر چلیگئے اور صبح کی نماز پڑھی پھر آپ بیٹھے تو ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ یہہ خون کا نشان ہے آپ نے اُسکے اُس پاس مٹھی سے پکڑ کے غلام کے ہاتھہ مین دیکر اُسی طرح میرے پاس بھیجا اور کہا اسکو دھوکر سکھا کر میرے پاس بھیجدو مینے پانی کا کونڈہ منگا کر اُسکو دھویا پھر سکھلایا بعد اُسکے آپ کو بھجوادیا پھر آپ دوپہر کو تشریف لائے وُہی کمل اوڑھے ہوئے **ف** نماز کے اعادے کا اس حدیث مین ذکر نہین ہے شاید اسواسطے ذکر نہ ہوگا کہ حضرت عایشہ گھر مین تھین اُنکو خبر نہ ہوئی مگر یہ احتمال ضعیف ہے کیونکہ حضرت عایشہ نے نماز تو آپ کے پیچھے پڑھی ہوگی پھر نماز لوٹانے کا حکم دینا ضرور تھا بعضون نے کہا شاید اونہون نے اُسدن نماز آپ کے ساتھہ نہ پڑھی ہو۔ بعضون نے کہا وہ نجاست قلیل تھی اُس سے اعادہ لازم نہین ہے یہی قول صحیح اور اقرب بالقیاس ہے بعضون نے کہا اگر نجس کپڑے سے بے خبری مین نماز پڑھ لی جاوے تو اعادہ لازم نہین آتا واللہ اعلم **باب** البزاق یصیب الثوب تھوک اگر کپڑے مین لگ جاوے تو کیسا ہے **عن** ابی نضرۃ قال بزق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ثوبہ وحك بعضہ ببعض **ترجمہ** ابو نضرہ (منذر بن مالک) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کپڑے مین تھوکا اور اُسی مین مل ڈالا۔ دوسری روایت موسی بن اسمعیل سے اونہون نے حماد سے اونہون نے حمید سے اونہون نے انس سے اُنہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح ہے۔ آخر کتاب الطہارۃ تمام ہوئی کتاب طہارت کی ٭

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول کتاب الصلوۃ نماز کی کتاب شروع ہوئی **عن** طلحۃ بن عبید اللہ یقول جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اھل نجد ثایر الراس یسمع دوی صوتہ ولا یفقہ ما یقول حتی دنا فاذا ھو یسال عن الاسلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس صلوات فی الیوم واللیلۃ قال ھل علی غیرھن قال لا الا ان تطوع قال وذکر لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صیام شھر رمضان قال ھل علی غیرہ قال لا الا ان تطوع قال وذکر لہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم الصدقۃ قال فھل علی غیرھا قال لا الا ان تطوع قادبر الرجل وھو یقول واللہ لا ازید
علی ھذا ولا انقص فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افلح ان صدق **ترجمہ** طلحہ بن عبید اللہ سے روایت
ھی ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس نجد کا رہنے والا (نجد ایک ملک ہے عرب مین) اسکے سر کے بال پریشان
تھے اوسکے آواز کی گنگناہٹ معلوم ہوتی تھے پر بات سمجھ مین نہین آتے تھے یہانتک کہ وہ نزدیک آیا تب معلوم
ہوا کہ اسلام کو پوچھتا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پانچ نمازین ہین رات دن مین اوس
نے پوچھا اوسکے سوا اور کچھ نماز ہے آپنے فرمایا نہین مگر نفل **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وتر اور نماز عید
واجب نہین ہے سنت ہے جیسا وہ قول ہے اکثر علمائے محققین کا **ت** راوی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اوسکو رمضان کے روزے بتلائے اوس نے پوچھا اسکے سوا اور بھی کوئی روزہ مجھپر ہے آپنے فرمایا نہین مگر
نفل راوی نے کہا پھر آپنے اوسکو زکوۃ بتلائی اوس نے پوچھا اسکے سوا اور بھی کوئی صدقہ مجھپر ہے آپ نے
فرمایا نہین مگر نفل **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ واجب نہین ہے سنت ہے **ف** راوی نے کہا پھر وہ
شخص پیٹھ پھیر کر چلا اور کہتے گا قسم خدا کی مین نہ اس سے زیادہ کرونگا نہ کم آپنے فرمایا اگر سچ کہتا ہے تو مراد پائی - دوسری
روایت مین ہے اگر سچ کہتا ہی تو مراد پائی قسم میرے باپ کی داخل ہوگا جنت مین قسم میرے باپ کے اگر سچ کہتا ہے
ف خطابی نے کہا شاید یہ عادت کے طور پر قسم آپ نے کہائی یا قبل نہی کے ورنہ دوسری حدیث مین ہے مت
قسم کھاؤ اپنے باپ دادون کے جس شخص کو تم مین سے قسم کہانا منظور ہو وہ اللہ جل جلالہ کی قسم کہاوی یا چپ رہے
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مطلق غیر اللہ کی قسم کہانا شرک نہین ہے بلکہ جب خدا کی مثل اوس شے کو بزرگ جانکر قسم کہاوی
تو شرک ہوگی جیسے اس زمانے مین بعضے لوگون کو اللہ کی قسم کھانی مین کچھ باک نہین ہے پر پیر کی قسم کہانی مین بڑی احتیاط
کرتے ہین یہہ لوگ درحقیقت مشرک ہین اور مطلق غیر اللہ کے قسم کہانا کیونکر شرک ہو سکتی ہے جب رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پدر بزرگوار کے قسم کہائے البتہ جب دوسرے حدیث مین آپ نے سوا خدا کے اور چیزون
کی ساتھہ قسم کہانے سے منع فرمایا تو غیر اللہ کی قسم ممنوع ہو گئی **باب** المواقیت نماز کے وقتون
کا بیان **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتانی جبرائیل علیہ السلام عند
البیت مرتین فصلی بی الظھر حین زالت الشمس وکانت قدر الشراک وصلی بی العصر
حین کان ظلہ مثلہ وصلی بی یعنی المغرب حین افطر الصائم وصلی بی العشاء
حین غاب الشفق وصلی بی الفجر حین حرم الطعام والشراب علی الصائم
فلما کان الغد صلی بی الظھر حین کان ظلہ مثلہ وصلی بی العصر
حین کان ظلہ مثلہ وصلی بی المغرب حین افطر الصائم وصلی بی العشاء

الی ثلث اللیل وصلی بی الفجر فاسفر ثم التفت الی فقال یا محمد ھذا وقت الانبیاء من قبلک و
الوقت ما بین ھذین الوقتین **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت کے
میری جبرئیل نے خانہ کعبہ پاس دوبار **ف** تو آپ نی نماز حضرت جبرئیل علیہ السلام کے پیچھے پڑہی یا ایکبار عبد الرحمن
بن عوف کے پیچھے جیسا کتاب الطہارت مین گذرا اور کسی کے پیچھے پڑہنا ثابت نہین ہی **ف** تو نماز پڑھی ظہر کے آفتاب
ڈہل گیا اور سایہ جوتی کے تسمہ کے برابر ہوا اور عصر کی نماز پڑھی جب سایہ اوسکا اوس کے برابر ہوا **ف** یعنی ایک مثل کے بعد
اس سے صاف معلوم ہوا کہ ایک مثل کے بعد عصر کا وقت آجاتا ہی **ف** اور نماز پڑہی مغرب کے جس وقت روزہ دار پر روزہ کہولتا
ہی اور نماز پڑہی عشا کی جب شفق غائب ہوگئی **ف** یعنی سرخی جاتی رہے اور سیاہی گئی **ف** اور نماز پڑہی فجر کی جب روزہ
دار کو کہانا پینا حرام ہوجاتا ہی (یعنی صبح صادق کی نکلتی ہے) پھر دوسرے روز نماز پڑھی ظہر کے جب ہر چیز کا سایہ اوس کے برابر
ہوا **ف** یعنی برابر ہونے کے قریب ہوا یا برابر ہوگیا سایہ اصلی سمیت اور **ف** اور نماز پڑھی عصر کے جب سایہ ہر چیز کا دوانتا
ہوا اور نماز پڑھی مغرب کے جب روزہ دار روزہ کہولتا ہی اور نماز پڑہی عشا کی تہائی رات پر اور نماز پڑہی فجر کی روشنی مین پھیلنے
طرف متوجہ ہوئی (حضرت جبرئیل علیہ السلام) اور کہا ای محمد صلعم یہی وقت ہی تیری پہلے اوپیغمبرونکا اور نماز کا وقت ان دونون
وقتون کے درمیان مین ہی **ف** ایک روز حضرت جبرئیل علیہ السلام نی سب نمازون کو اول وقت پڑہا دوسری روز آخر وقت
اس لیے کہ آپ کو وقت کا شروع اور اخیر معلوم ہوجاوی **عن** ابن شہاب ان عمر بن عبد العزیز کان قاعدا علی المنبر فاخر
العصر شیئا فقال لہ عروۃ بن الزبیر اما ان جبرئیل علیہ السلام قد اخبر محمدا صلی اللہ علیہ وسلم بوقت الصلوۃ
فقال لہ عمر اعلم ما تقول فقال عروۃ سمعت بشیر بن ابی مسعود یقول سمعت ابا مسعود الانصاری یقول
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول نزل جبرئیل صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرنی بوقت الصلوۃ فصلیت معہ
ثم صلیت معہ ثم صلیت معہ ثم صلیت معہ ثم صلیت معہ بحسب ما بعد خمس صلوات فرایت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم صلی الظہر حین تزول الشمس وربما اخرھا حین تشتد الحر ورایتہ یصلی العصر والشمس مرتفعۃ
بیضاء قبل ان تداخلھا الصفرۃ فینصرف الرجل من الصلوۃ فیاتی ذا الحلیفۃ قبل غروب الشمس ویصلی المغرب
حین تسقط الشمس ویصلی العشاء حین یسود الافق وربما اخرھا حتی یجتمع الناس وصلی الصبح مرۃ بغلس
ثم صلی مرۃ اخری فاسفر بھا ثم کانت صلاتہ بعد ذلک التغلیس حتی مات لم یعد الی ان یسفر **ترجمہ**
ابن شہاب سے روایت ہی حضرت عمر بن عبد العزیز (خلیفہ عادل) منبر پر بیٹھے ہوئے تھے انہون نی عصر کی نماز مین دیر کی عروہ
بن زبیر نے کہا کیا تمکو معلوم نہین حضرت جبرئیل علیہ السلام نی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کا وقت بتادیا عمر بن عبد العزیز نی
کہا سمجھکر کہو **ف** عمر بن عبد العزیز کو شبہہ ہوا اس روایت مین کیونکہ عروہ نی اوسکو بلا سند بیان کیا یا یہہ شبہہ ہوا کہ
کہین روایت ضعیف نہو یا یہہ شبہہ ہوا کہ اوقات نماز تو پروردگار نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلائے شب معراج مین تبلائے

حضرت جبرئیل کا ذریعہ اوس مین کہان تہا یا یہہ شبہہ ہو اکہ حضرت جبرئیل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیونکر امامت کی حالانکہ
حضرت جبرئیل علیہ السلام کے مین جناب سالت مآب سو کم تھی اسواسطے عروہ نی پھر اس روایت کو سند کی ساتہہ بیان کرنا شروع کیا ف
عروہ نی کہا بشیر بن ابی مسعود سے سنا وہ کہتے تھے مین نے ابو مسعود انصاری سے سنا وہ کہتے تھی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا آپ فرماتی تہے حضرت جبرئیل اوتری اور اونہون نی مجہے نماز کا وقت تبلایا مین نے اونکی ساتہہ نماز پڑہی پھر اونکی ساتھ
نماز پڑہے پھر اونکی ساتہہ نماز پڑہے پھر اونکی ساتہہ نماز پڑہی پھر اونکی ساتہہ نماز پڑہی انگلیون پر اپنی شمار کیا پانچ نمازون کا
تو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا آپ نے ظہر کے نماز پڑہی آفتاب ڈہلتے ہی اور کبہی دیر کے جب گرمی کی شدت ہوتے
اور مین نے دیکہا آپ کو عصر کے نماز پڑہتے ہوئی اور آفتاب بلند تہا سفید اوس مین زردی نہین آئے تہے آدمی عصر کی نماز سے آپ
کی ساتہہ فارغ ہوکر ذوالحلیفہ مین پہونچ جاتا آفتاب ڈوبنے سے پہلے ف حالانکہ ذوالحلیفہ دو فرسخ ہے مدینہ سی یعنی چہہ میل ف
اور مغرب کی نماز پڑہتے آفتاب ڈوبتی ہی اور عشا کی نماز پڑہتے جب کنکہ دون مین آسمان کے سیاہی آجاتی اور کبہی عشا مین دیر کرتے
لوگون کے جمع ہونی کے لیی اور فجر کی نماز پڑہتے آپ اندہیرے مین ایکبار روشنی مین پڑہی مگر بعد اسکی آپ ہمیشہ اندہیری مین پڑہتے
رہے یہانتک کہ وفات تک آپ نی کبہی روشنے مین نہین پڑہی ف ایک بار آپ نی روشنی مین پڑہ دی بیان جواز کے لیے پھر ہمیشہ
افضل وقت مین پڑہا کیے عن ابی موسے ان سائلا سال النبی صلے اللہ علیہ وسلم فلم یرد علیہ شیئا حتے امر بلالا فاقام
الفجر حین انشق الفجر فصلی حین کان الرجل لا یعرف وجہ صاحبہ او ان الرجل لا یعرف من بالجنبہ فامر بلالا فاقام
فاقام الظہر حین زالت الشمس حتے قال القائل انتصف النہار وہو اعلم ثم امر بلالا فاقام العصر والشمس بیضاء ثم فوقہ
وامر بلالا فاقام المغرب حتی غابت الشمس وامر بلالا فاقام العشاء حین غاب الشفق فلما کان من الغد صلی الفجر
وانصرف قلنا اطلعت الشمس فاقام الظہر فی وقت العصر الذی کان فیما بینہ وصلی العصر وقد اصفرت الشمس و
قال امسے صلی المغرب قبل ان یغیب الشفق وصلی العشاء الی ثلث اللیل ثم قال این السائل عن وقت الصلوٰۃ
الوقت فیما بین ہذین ترجمہ ابو موسے سے روایت ہی کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نماز کے وقتونکا) پوچہا آپ نے
جواب نے دیا اور بلال کو حکم کیا پہر نماز پڑہی فجر کے صبح صادق نکلتی ہے جب کوئی آدمی دوسرے کو نہ پہچان سکتا (یعنی اوس کا مونہہ
نہ پہچان سکتا اندہیری کی وجہ سے) یا اپنے پہلو مین جو شخص موتا اوسکو نہ پہچان سکتا پھر حکم کیا بلال کو اونہون نی قائم کیا ظہر کو جب
آفتاب ڈہل گیا یہانتک کہنے والی نے کہا کیا دوپہر ہوگئی اور آپ خوب جانتے تہے (یعنی آفتاب ڈہلتی ہی نماز ظہر کے شروع کی یہانتک
کہ بعض لوگون کو شبہہ ہا دوپہر ہونیکا وہ پوچہنے لگے) پھر حکم کیا بلال کو اونہون نی قائم کیا عصر کو اور آفتاب سفید بلند تہا
پھر حکم کیا بلال کو اونہون نی قائم کیا مغرب کو جب آفتاب ڈوب گیا پھر حکم کیا بلال کو اونہون نی قائم کیا عشا کو جب شفق ڈوب
گیا جب دوسرا روز ہوا تو آپ نے فجر کی نماز پڑہی بعد فراغت کے ہم کہنے لگی کیا آفتاب نکل آیا (آپ نے دوسرے روز فجر کی نماز آخر وقت
پڑہی تعلیم کیواسطے) اور ظہر کی نماز اوس وقت پڑہی جس وقت پہلے روز عصر کے پڑہی تہی اور عصر اوس وقت پڑہی جب آفتاب زرد ہوگیا

یا شام ہوگئی اور مغرب قبل شفق غائب ہونیکی پڑہی اور عشا تہائی رات کو پھر دی پھر فرمایا کہان ہی وہ شخص جو نماز کی اوقات پوچہتا تھا وقت اندونکے بیچ مین ہی **ف** ایک روز آپنے سب نمازین اول وقت پڑہین دوسرے روز سب آخر وقت پڑہین تا لوگون کو نماز کیوقت کی ابتدا اور انتہا معلوم ہوجاوی - یہ تعلیم کیواسطے تہا پھر کبھی آپنے فجر روشنی مین نہین پڑہے نہ ظہر کی تاخیر کے اسقدر نہ عصر کے نہ مغرب کے **کہا** ابوداؤد نے سلیمان بن موسے نے عطا سے انہون نے جابر سے انہون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مغرب مین ایسا ہی روایت کیا کہا پھر نماز پڑہی عشا کی تہائی رات تک یا نصف رات تک اور ایسا ہی روایت کیا ابن بریدہ نے اپنے باپ سے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **عن** عبداللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال وقت الظہر مالم تحضر العصر ووقت العصر مالم تصفر الشمس ووقت المغرب مالم یسقط نور الشفق ووقت العشاء الی نصف اللیل ووقت الصبح مالم تطلع الشمس **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظہر کا وقت جبتک ہے کہ عصر کا وقت نہ آوی اور عصر کا وقت جبتک ہے کہ آفتاب زرد نہو اور مغرب کا وقت جبتک ہی کہ شفق کے روشنے نہ جاوی اور عشا کا وقت نصف شب تک ہی اور فجر کا وقت جبتک ہے کہ آفتاب نہ نکلے **باب** وقت صلوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکیف کان یصلیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے وقتون کا بیان اور کیونکر آپ پڑہتے تہے **ف** اوپر کا جو باب تہا اوس مین مطلق وقت کا بیان تہا اوسکے اول اور آخر کا اب اوقات مستحبہ کا بیان ہوتا ہے جن وقتون مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کیا کرتے تہے اور اون وقتون مین نماز پڑہنا افضل ہی **عن** محمد بن عمرو بن الحسن قال سالنا جابرا عن وقت صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کان یصلی الظہر بالہاجرۃ والعصر والشمس حیۃ والمغرب اذا غربت الشمس والعشاء اذا کثر الناس عجل واذا قلوا اخر والصبح بغلس **ترجمہ** محمد بن عمرو بن حسن سے روایت ہی ہم نے جابر بن عبداللہ انصاری سے پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس وقت نماز پڑہتے تہے انہون نے کہا ظہر کے نماز دوپہر ڈہلے پڑہتے تہے اور عصر کی نماز اوس وقت پڑہتے تہے کہ آفتاب مین جان ہوتی ہے (یعنے اوسکی تیزی اور حرارت باقی ہوتی تہی) اور مغرب کے نماز آفتاب ڈوبتے ہی پڑہ لیتے تہے اور عشا کی نماز جب آدمی بہت ہوتی تہے تو جلدی پڑہتے تہے اور جب کم ہوتے تہے تو دیر مین پڑہتے تہے اور صبح کو اندہیری مین پڑہتے تہے **عن** ابی برزۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الظہر اذا زالت الشمس ویصلی العصر وارجعنا لیذہب الی اقصی المدینۃ ویرجع والشمس حیۃ ونسیت المغرب وکان لا یبالی تاخیر العشاء الی ثلث اللیل قال ثم قال الی شطر اللیل قال وکان یکرہ النوم قبلہا والحدیث بعدہا وکان یصلی الصبح وما یعرف احدنا جلیسہ الذی کان یعرفہ وکان یقرء فیہا من الستین الی المائۃ **ترجمہ** ابی برزہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے تہے ظہر کی جب آفتاب ڈہل جاتا اور نماز پڑہتے تہے عصر کے اوس وقت کہ ہم مین سے کوئی آدمی مدینہ کے کنارے پر ہوکر آجاتا اور آفتاب زندہ ہوتا (یعنے صاف اور تیز رہتا) اور بہول گیا مین مغرب کو اور عشا کی دیر کرنی مین آپکو ناپسند تہا تہائی رات تک کبہی آدہی رات تک اور برا جانتے تہے آپ سونے کو عشا کی نماز سے پہلے **ف** شرح السنہ مین ہے

کہ کثر علمائے مکروہ رکھتے ہین سونیکو عشا سے پہلے اور بعضون نے اجازت دی ہی اور عبد اللہ بن عمر سویا کرتے تھے عشا کے پہلے اور بعضون نے اجازت دی ہی رمضان مین نومی نے کہا اگر نیند غالب ہو اور نماز کے قضا ہو جانے کا خوف نہ ہو تو سونے مین مضایقہ نہین **ف** اور باتین کرنیکو عشا کے بعد **ف** یعنے دنیا کی باتین بیکار اس لیے کہ سونا بھی ایک قسم کی موت ہی تو ذکر الٰہی پر خاتمہ ہونا بہتر ہے۔ اکثر علما اسکو مکروہ جانتے ہین اور بعضون نے رخصت دی ہی خصوصاً گھر والون یا مہمان کی ساتھ باتین کرنے کیواسطے **ف** اور آپ نماز پڑھتے تھے صبح کے ایسی وقت مین کہ آدمی اپنی ساتھی کو نہ پہچانتا جسکو خوب پہچانتا ہے **ف** اندھیری کے وجہ سے **ف** اور فجر کے نماز مین ساٹھ آیتون سے لیکر سو آیتون تک پڑھتے

باب وقت صلوٰۃ الظہر

نماز ظہر کا وقت **عن** جابر بن عبد اللہ قال کنت اصلی الظہر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخذ قبضۃ من الحصا لتبرد فی کفی اضعہا لجبہتی اسجد علیہا لشدۃ الحر **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی مین نماز پڑھتا تھا ظہر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ اور ایک مٹھی کنکریان اوٹھا لیتا وہ ٹھنڈی ہو جاتین میرے مٹھی مین جب سجدہ کرتا تو اونکو بچھانی کے تلے رکھ لیتا اون پر سجدہ کرتا بیحد گرمی کے وجہ سے **عن** عبد اللہ بن مسعود قال کانت قدر صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الصیف ثلثۃ اقدام الی خمسۃ اقدام وفی الشتاء خمسۃ اقدام الی سبعۃ اقدام **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی (ظہر) کی نماز کا اندازہ گرمی مین تین قدم سے پانچ قدم تک تھا اور جاڑے مین پانچ قدم سے سات قدم تک **ف** خطابی نے کہا یہہ مختلف ہی باعتبار اختلاف اقالیم اور بلدان کے اور مکہ مدینہ اقلیم ثانی مین ہین جو شہر اسی اقلیم مین واقع ہون جیسے حیدرآباد ہندوستان کی شہرون مین اون مین بھی حکم چلیگا ہے جو شہر اقلیم سوم مین ہین جیسے دہلی یا آگرہ یا اوائل اقلیم سوم مین جیسے لکھنو وغیرہ اون مین اس سے زیادہ سائے پر یہ وقت آویگا اور اقلیم اول کے شہرون مین جیسے سودان افریقہ عدن وغیرہ اون مین اس سے کم سائے پر وقت آجاویگا۔ حاصل یہہ کہ کمی اور قصر سائے کا اوسی قدر ہوگا جتنا آفتاب سمت الراس سے قریب ہوگا اور جتنا مائل ہوگا سمت الراس سے اوسی قدر سایہ دراز اور لمبا ہوگا یہانتک کہ جو شہر خاص منطقۃ الشمس کے تحت واقع ہین اون مین نصف النہار کے وقت سایہ معدوم ہو جاتا ہے اور جہان ذرا بھی سایہ ہوا معلوم ہو جاتا ہی کہ آفتاب ڈھل گیا۔ بہرحال اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز ایک مثل کے بعد نہین پڑھتے تھی کیونکہ ہر ایک آدمی کا قد اوسکے سات قدم کے برابر ہوتا ہے کبھی آدھی مثل پر پڑھتے تھی کبھی اس سے زیادہ **عن** ابی ذر یقول کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاراد المؤذن ان یؤذن الظہر فقال ابرد ثم اراد ان یؤذن فقال ابرد مرتین او ثلاثا حتی رأینا فی التلول ثم قال ان شدۃ الحر من فیح جہنم فاذا اشتد الحر فابردوا بالصلوٰۃ **ترجمہ** ابی ذر سے روایت ہی کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ تھے مؤذن نے چاہا کہ ظہر کے اذان کہے آپ نے فرمایا ٹھنڈک ہونے دی پھر اوسنے اذان کہنے کا ارادہ کیا تو پھر آپ نے فرمایا ٹھنڈک ہونے دی اسیطرح دو یا تین بار فرمایا یہانتک کہ ٹیلون کا سایہ ہم نے دیکھا پھر آپ نے فرمایا گرمی کے شدت جہنم کی بھاپ سے ہوتی ہی جب

گرمی کی شدت ہو نماز کو ٹھنڈی وقت پڑھو **عن** ابیھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اشتد الحر فابردوا عن الصلاۃ فان شدۃ الحر من فیح جھنم **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گرمی بہت ہو تو ٹھنڈی وقت نماز پڑھو کیونکہ گرمی کے شدت جہنم کے ابال سے ہی **ف** بعضون نے اسکو معنی حقیقی اور ظاہری پر محمول کیا ہے دوسری روایت مین صحیحین کے ہے جہنم کی آگ نے شکایت کی پروردگار سے میری بعض اجزا بعض کو کھا گئے (شدت سے گرمی کی اور گھمنڈ سے) پروردگار نے اوسکو اجازت دی دو سانس کے ایک جاڑی مین ایک گرمی مین جاڑے مین سانس اندر لیتی ہے اور گرمی مین باہر لیتی ہی - بعضون نے کہا یہ تشبیہ اور کنایہ ہی یعنے دنیا کی گرمی بھی جہنم کا ایک نمونہ ہے ایسے وقت مین نماز پڑھنے سے آنے والون کو تکلیف ہوتی ہی اور نماز مین خشوع نہین ہوتا - ان حدیثون سے یہہ امر ثابت ہوتا ہی کہ گرمی کی شدت مین ظہر کے تاخیر کرنا بہتر ہے اوسکی تعجیل سے مگر یہہ نہین نکلتا کہ ایک مثل کے بعد پڑھے اس لیے کہ حدیث سے مقصود یہہ ہی کہ بہ نسبت دوپہر کی کچھہ ٹھنڈک ہو جاوی اور جب آفتاب زیادہ ڈھل جاتا ہی تو دوپہر کی نسبت کچھہ ٹھنڈی ہو جاتی ہی یہہ نہین غرض کہ بالکل ٹھنڈک ہو جاوی وہ تو شام تک بھی نہین ہوتی البتہ آدھی رات کے بعد ہو جاتی ہی **عن** جابربن سمرۃ ان بلالا کان یؤذن الظھر اذا دحضت الشمس **ترجمہ** جابربن سمرہ سے روایت ہی بلال نے اذان دیا کرتی تھی ظہر کے جب آفتاب ڈھل جاتا **باب** وقت العصر نماز عصر کا وقت **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی العصر والشمس بیضاء مرتفعۃ حیۃ ویذھب الذاھب الی العوالی والشمس مرتفعۃ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے نماز ایسے وقت پڑھتے تھے کہ آفتاب سفید اور بلند زندہ ہوتا تھا اور آدمی نماز عصر کی پڑھ کر عوالی کو جاتا (وہان پہونچ جاتا صحیحین) اور آفتاب بلند رہتا **عن** الزھری قال والعوالی علی میلین او ثلاثۃ قال واحسبہ قال واربعۃ **ترجمہ** زہری نے کہا عوالی مدینہ سے دو میل مین یا تین میل مین راوی نے کہا شاید چار میل بھی کہا **ف** عوالی اون قریون کو کہتے ہین جو مدینہ کے بلندیون پر واقع ہین صحیحین مین ہی کہ وہ مدینہ سے چار میل پر ہین یا نند اوسکی مجمع البحار مین ہی کہ عوالی مین قریب سے قریب جو قریہ ہی وہ چار میل ہی اور دوری دور نجد کیطرف آٹھہ میل پر **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی العصر والشمس فی حجرتھا قبل ان تظھر **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے عصر کے اور دھوپ حجرہ مین تھے دیوارون پر چڑھنے سے پہلے **ف** اس حدیث سے بہت جلد عصر کا پڑھنا ثابت ہوتا ہی **عن** علی بن شیبان قال قدمنا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ فکان یؤخر العصر ما دامت الشمس بیضاء نقیۃ **ترجمہ** علی بن شیبان سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس مدینے مین آئے آپ دیر کرتی تھے عصر پڑھنے مین جبتک آفتاب سفید اور صاف رہتا **ف** یہانتک دیر کرنے مین کچھہ قباحت نہین ہے **عن** علی رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم الخندق حبسونا عن صلوۃ الوسطی صلوۃ العصر ملا اللہ بیوتھم وقبورھم نارا **ترجمہ** حضرت علی رض سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کی روز فرمایا روکے رکھا ہمکو انہون نے (کافرون نے) صلوۃ الوسطی سے عصر کی نماز سے بھر دیوے اللہ انکی گھرون کو اور قبرون کو جہنم

کی آگ سے **ف** جنگ خندق مین آپ نی مدینہ منورہ کے گرد خندق کھودی تھی آپ مع لشکر صحابہ اوس مین تھے اور کفار اوسکے برخلاف تھے بسبب اشتداد حرب کے آپکی کئی نمازین قضا ہوگئین ظہر عصر مغرب پھر آپ نی اون سب کو عشا کیوقت مین پڑہا۔ کلام اللہ مین ہے حافظوا علی الصلوٰت والصلوٰۃ الوسطیٰ وقوموا للہ قانتین محافظت کرو نمازون پر اور بیچ کی نماز پر اور کھڑے ہو اللہ کیواسطے چپ چاپ یا خضوع خشوع سے۔ علما کا اختلاف ہی کہ صلوۃ الوسطیٰ بیچ کی نماز سے کون سی نماز مراد ہی۔ اکثر کے نزدیک عصر کی نماز مقصود ہے جیسا اس حدیث سے بھی ثابت ہوتا ہی اور بعضون کے نزدیک فجر کی نماز مراد ہی اور بعضون کے نزدیک مغرب کے اور بعضون کے نزدیک عشا کی اور بعضون کے نزدیک ظہر کے غرض وہ مجمل رہی اسواسطے کہ ہر نماز کو صلوۃ الوسطیٰ سمجھین اور بخوبی اوسکی حفاظت کرین **عن** ابی یونس مولی عائشۃ قال امرتنی عائشۃ ان اکتب لھا مصحفا وقالت اذا بلغت ھذہ الآیۃ فاذنی حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطیٰ فلما بلغتھا آذنتھا فاملت علی حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطیٰ وصلاۃ العصر وقوموا للہ قانتین ثم قالت عائشۃ سمعتھا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابی یونس مولی حضرت عائشہ کہتے ہین مجھے حضرت عائشہ نی ایک کلام اللہ لکھنیکا حکم کیا اپنے واسطے اور کہا جب تو اس آیت پر پہونچے حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطیٰ تو مجھے خبر دینا جب مین اس آیت تک پہونچا تو مین نے اون سے کہا انہون نی کہا یون لکھ حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطیٰ وصلوٰۃ العصر محافظت کرو نمازون کی اور بیچ والی نماز کے اور عصر کی نماز کی پھر حضرت عائشہ نی کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا تھا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ صلوۃ الوسطیٰ عصر کی نماز نہین ہے اور کوئی نماز ہی

ز زید بن ثابت قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الظھر بالھاجرۃ ولم یکن یصلی صلاۃ اشد علی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منھا فنزلت حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطیٰ قال ان قبلھا صلاتین وبعدھا صلاتین **ترجمہ** زید بن ثابت سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز دوپھر کو پڑہا کرتے تھے اور یہ نماز سب لوگون پر نمازون سے زیادہ سخت تھی اوس وقت یہ آیت اتری حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطیٰ (تو صلوۃ وسطی ظہر کے نماز ٹھہری) زید نی کہا یہ وسطا اسواسطے ہی کہ اس سے پہلی دو نمازین ہین ایک عشا دوسری فجر اور اسکے بعد دو نمازین ہین ایک عصر دوسری مغرب

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادرک من العصر رکعۃ قبل ان تغرب الشمس فقد ادرک ومن ادرک من الفجر رکعۃ قبل ان تطلع الشمس فقد ادرک **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص عصر کے ایکرکعت پائی آفتاب ڈوبنے سے پہلی اوسنے پایا گویا عصر کو اور جو شخص فجر کی ایکرکعت پالیوے آفتاب نکلنے سے پہلے تو اوسنے پایا فجر کی نماز **کوف** یعنی فجر اور عصر دو نمازین ادا بھی ہوجاوینگی نہ قضا۔ اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ عصر کا وقت آفتاب ڈوبنے تک رہتا ہی پھر مغرب کا وقت شروع ہوتا ہی مگر بعد آفتاب کے زرد ہونیکے مکروہ ہے اور مستحب وقت جبتک رہتا ہے کہ آفتاب مین زردی نہ آوی سفید اور صاف اور بلند رہی۔ ابوحنیفہؒ نے عصر کی نماز مین اس حدیث سے اتفاق کیا ہی مگر فجر کی نماز مین خلاف کیا ہے اور جو دلیل خلاف کے بیان کی گئی ہے وہ اس قابل نہین ہے کہ حدیث صحیح کی مخالفت اوس سے روا رکھی جاوی اسواسطے حنفیہ کو اس باب مین اپنے امام کا قول ترک کرنا اور حدیث پر عمل

کرنا چاہیے **عن** العلاء بن عبد الرحمن انه قال دخلنا علی انس بن مالک بعد الظهر فقام یصلی العصر فلما فرغ من صلاته ذکرنا تعجیل الصلوة او ذکرها فقال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول تلک صلوة المنافقین تلک صلوة المنافقین تلک صلوة المنافقین یجلس احدهم حتی اذا اصفرت الشمس وکانت بین قرنی شیطان او علی قرنی الشیطان قام فنقر اربعا لا یذکر الله فیها الا قلیلا **ترجمہ** علاء بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ انس بن مالک کے پاس گئے ظہر پڑھ کر وہ عصر پڑھنے کو کھڑے ہوئے جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے تذکرہ کیا نماز اول وقت پڑھنے کا یا انہوں نے ذکر کیا انس نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے یہ نماز منافقوں کی نماز ہے یہ منافقوں کی نماز ہے یعنی تم میں سے کوئی بیٹھا رہے جب آفتاب زرد ہونے لگی اور شیطان کے دونوں چوٹیوں کے بیچ میں آجاوے یا اوسکی دونوں چوٹیوں پر ہو **ف** خطابی نے کہا علمائے اسکی تاویل میں اختلاف کیا ہے بعضوں نے کہا ہے درحقیقت شیطان غروب کے وقت اور طلوع کے وقت اپنا سر آفتاب پر کر دیتا ہے تاکہ آفتاب پرستوں کا سجدہ اوسکو واقع ہو اسی واسطے ان اوقات میں نماز پڑھنے سے ممانعت ہوئی بعضوں نے کہا شیطان کے چوٹیوں سے مراد اوسکی قدرت اور طاقت ہے یعنی اوس وقت مشرکوں پر قدرت اور طاقت رکھتا ہے کہ اون سے آفتاب کو سجدہ کراوے بعضوں نے کہا اوسکی چوٹیوں سے مراد اوسکی تابعین ہیں جو آفتاب کو پوجتے ہیں **ف** اوس وقت کھڑے ہو اور چار ٹکریں لگا لیوے یا جلدی سے دو سجدے کر لیوے **ف** جیسے پرندہ ٹھونگیں مارتے ہیں ویسے لگاتار بیچ میں ٹھہرتا نہیں ایسا ہی دو سجدوں کے بیچ میں نہ بیٹھے تو گویا ایک ہی سجدہ ہوا چار رکعتوں میں چار سجدے ہوئے **ف** اللہ کی یاد نہ کرے اون میں مگر تھوڑی **ف** جلدی کے وجہ سے اور بے رغبتی سے **عن** عبد الله بن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الذی تفوته صلوة العصر فکانما وتر اهله وماله **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے عصر کی نماز جاتی رہی **ف** یعنی آفتاب زرد ہو جاوے **ف** گویا اوسکی لوگ تباہ ہو گئے اور اوسکا مال لٹ گیا **ف** یعنی جتنی مصیبت اس امر میں ہوتی ہے اور جتنا آدمی اس سے بچتا ہے ویسی ہی نماز عصر کی نماز فوت ہونے میں بھی اوس سے بچے ابو داؤد نے اذرعی سے روایت کیا عصر جاتی رہنے سے مراد یہ ہے کہ دھوپ زرد ہو جاوے **باب** وقت المغرب مغرب کا وقت **عن** انس بن مالک قال کنا نصلی المغرب مع النبی صلی الله علیه وسلم ثم نرمی فیری احدنا موضع نبله **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے ہم نماز پڑھا کرتے تھے مغرب کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر تیر مارتے تھے تو ہم کو تیر گرنے کی جگہ دکھلائی دیتی تھی **عن** سلمة بن الاکوع کان النبی صلی الله علیه وسلم یصلی المغرب اذا غابت الشمس توارت بالحجاب **ترجمہ** سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے مغرب کی آفتاب ڈوبتی ہی ڈوب جاتا اوٹ کا کنارہ اوسکا **عن** مرثد بن عبد الله قال لما قدم علینا ابو ایوب غازیا وعقبة بن عامر یومئذ علی مصر فاخر المغرب فقام الیه ابو ایوب فقال ما هذه الصلوة یا عقبة فقال اشغلنا قال اسمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا تزال امتی بخیر او قال علی الفطرة ما لم یؤخروا المغرب الی ان تشتبک النجوم **ترجمہ** مرثد بن عبد اللہ سے روایت ہے ابو ایوب ہمارے پاس جہاد کے قصد سے آئے اور عقبہ بن عامر اوندون مصر کے حاکم تھے انہوں نے مغرب میں دیر کی ابو ایوب نے کھڑے ہو کر کہا بھلا یہ کیا نماز ہے عقبہ نے کہا ہمکو کام ہو گیا ابو ایوب نے کہا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا آپ فرماتے تھے ہمیشہ امت میری بہتری سے

رہیگی یا اصلی حالت پر رہیگی [illegible] کے تاریکی پسند آنی تک **باب** وقت العشاء الاخرۃ عشا کی نماز
کا وقت **عن** النعمان بن بشیر قال انا اعلم الناس بوقت هذه الصلوة صلوة العشا الاخرة كان رسول الله
صلى الله عليه وسلم يصليها لسقوط القمر لثالثة **ترجمہ** نعمان بن بشیر سے روایت ہے مین خوب جانتا ہون عشا کی نماز
کا وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنی رات گئے اسکو پڑہتے تھے جتنی رات کو تیسری تاریخ کا چاند ڈوبتا ہے **ف**
یعنی نویں کیوقت تخمینًا **عن** عبد الله بن عمر قال مكثنا ذات ليلة ننتظر رسول الله صلى الله عليه وسلم لصلوة
العشاء فخرج الينا حين ذهب ثلث الليل وبعده فلا ندري اشيء شغله ام غير ذلك فقال حين خرج تنتظرون
هذه الصلوة لولا ان تثقل على امتي لصليت بهم هذه الساعة ثم امر المؤذن فاقام الصلوة **ترجمہ** عبد اللہ
بن عمر سے روایت ہے ایک رات کو ہم بیٹھے رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کرتی ہوئی عشا کی نماز کیواسطے آپ نکلے تہائی
رات پر یا کچھ زیادہ معلوم نہین آپ کسی کام مین مشغول تھے یا یونہین دیر کی جب آپ نکلی تو آپ نے فرمایا تم انتظار کر رہے ہو اس
نماز کا اگر میری اُمت پر گران نہ گزرتا تو مین اسی وقت یہہ نماز پڑہا کرتا پھر آپ نی حکم کیا مؤذن کو اوس نے تکبیر کہی نماز کے
عن معاذ بن جبل يقول ابقينا النبي صلى الله عليه وسلم في صلوة العتمة فما خرج حتى ظن القائل منا يقول صلى فانا لكذلك حتى خرج النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا له كما قالوا فقال لهم اعتموا بهذه
الصلوة فانكم قد فضلتم بها على سائر الامم ولم تصلها امة قبلكم **ترجمہ** معاذ بن جبل سے روایت ہے ہمنے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کیا عشا کی نماز مین آپنے دیر کی یہانتک کہ کسینے سمجھا آپ نکلینگے اور کسینے کہا آپ پڑہ چکے ہم اسی حال
مین تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے لوگون نے جیسا کہہ رہے تھے آپ سے ویسے کہا آپنے فرمایا دیر کرکی پڑہو اس نماز کو تم اس نماز کی وجہ سے
فضیلت دیگئی سب اُمتون پر کسی اُمت نے تمہاری پہلی اس نماز کو نہین پڑہا **عن** ابی سعید الخدري قال صلينا مع رسول
الله صلى الله عليه وسلم صلوة العتمة فلم يخرج حتى مضى نحو من شطر الليل فقال خذوا مقاعدكم فاخذنا مقاعدنا
فقال ان الناس قد صلوا واخذوا مضاجعهم وانكم لن تزالوا في صلوة ما انتظرتم الصلوة ولولا ضعف الضعيف
وسقم السقيم لاخرت هذه الصلوة الى شطر الليل **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے ہم نی نماز عشا کی پڑہنا چاہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ باہر نہ نکلی یہانتک کہ آدہی رات کے قریب گذری بعد اوسکے نکلے اور فرمایا اپنی اپنی جگہ بیٹھو
رہو ہم مین بیٹھ رہے تب آپنے فرمایا لوگون نے (یعنے اور بندون نی خدا کی سوا اس اُمت کے) نماز پڑہ لی اور اپنی سونی کی جگہون مین
سو رہے اور تم نماز ہی مین رہو گے جبتک نماز کا انتظار کرتی ہو گے اور اگر مجھکو ناتوان کی ناتوانی کا اور بیمار کی بیماری کا خیال نہ ہوتا تو مین
اس نماز مین دیر کرتا آدہی رات تک **باب** وقت الصبح فجر کا وقت **عن** عائشة انها قالت كان رسول الله صلى الله
عليه وسلم ليصلي الصبح فينصرف النساء متلفعات بمروطهن ما يعرفن من الغلس **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتے تھے فجر کی نماز بعد اوسکی عورتین نماز سے فارغ ہو کر پلٹتی تھین چادرین لپیٹے ہوئے پہچانی نہ جاتین تھین

اطمینان ہی سے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز اندھیری مین پڑہا کرتے تھے اول وقت عن رافع
بن خدیج قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اصبحوا بالصبح فانہ اعظم لاجورکم او اعظم لاجورکم ترجمہ رافع بن خدیج
سے روایت ہی فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے روشن کرو صبح کو (یعنی روشنی مین نماز پڑہو فجر کی) اوس مین زیادہ ثواب ہے ف
جو لوگ فجر کی نماز روشنی مین پڑہنا بہتر جانتے ہین وہ اس حدیث سے استدلال کرتے ہین دوسری روایت مین اسفروا بالفجر تیسری مین
ہی نوروا بالفجر معنے ایک ہین یعنی روشن کرو فجر کو۔ بعضون نے اسحدیث کے یہہ معنے کیے ہین کہ قرات لمبی پڑہو نماز فجر مین یہانتک کہ روشنی
ہوجاوی۔ بعضون نے کہا ہے اصبحوا بالصبح سے مراد یہہ ہی کہ صبح صادق کیوقت نماز پڑہو فجر کے اس مین زیادہ اجر ہے اس صورت مین یہہ
حدیث دلیل ہوگے اون لوگون کے جو تاریکی مین پڑہنا بہتر جانتے ہین باب المحافظۃ علی الصلوات نماز کی محافظت
کا بیان عن عبد اللہ الصنابحی قال زعم ابو محمد انہ من الوتر واجب فقال عبادۃ بن الصامت کذب ابو محمد اشہد
انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول خمس صلوات افترضہن اللہ تعالی من احسن وضوہن وصلاہن لوقتہن
واتم رکوعہن وخشوعہن کان لہ علی اللہ عہد ان یغفر لہ ومن لم یفعل فلیس لہ علی اللہ عہد ان شاء غفر لہ و
ان شاء عذبہ ترجمہ عبد اللہ صنابحی سے روایت ہی ابو محمد نے کہا وتر واجب ہے (ابو محمد صحابی ہین نام اونکا مسعود بن ربیع ہی یا مسعود
بن اوس یا قیس بن عباد) یہہ بات عبادہ بن الصامت رض کو پہونچی انہون نے کہا غلط کہا ابو محمد نے گواہی دیتا ہون مین نے سنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے پانچ نمازین ہین جنکو فرض کیا اللہ عزوجل نے جو شخص اچھی طرح اون کو واسطے وضو کریگا اور وقت
پر ہر ایک کو ادا کریگا اور رکوع پورا کریگا اور خشوع سے پڑہیگا (یعنی دل لگاکر) تو اللہ جل جلالہ پر اوسکا عہد ہوگا مغفرت کا اور جو ایسا نہ
کریگا اوسکا عہد اللہ پر نہین ہی چاہے اوسکو بخشے چاہے عذاب کرے عن ام فروۃ قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ای الاعمال افضل قال الصلوۃ فی اول وقتہا ترجمہ ام فروہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسینے پوچھا کون سا عمل
افضل ہی فرمایا اول وقت نماز پڑہنا عن فضالۃ بن عبید قال علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان فیما علمنی وحافظ
علی الصلوات الخمس قال قلت ازہدہ ساکفانی فیہا شغال فرمانی بامر جامع اذا انا فعلتہ اجزأ عنی فقال حافظ علی
العصرین وما کانت من لغتنا فقلت وما العصران فقال صلوۃ قبل طلوع الشمس وصلوۃ قبل غروبہا ترجمہ فضالہ بن عبید
سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا مجکو تو یہہ بھی سکھایا مجکو محافظت کر پانچون نمازون پر مینے کہا ان وقتون مین مجھ بہت
کام ہوتے ہین تو ایک ایسے بات بتلائی جب مین اوسکو کرون کافی ہوجاوے آپنے فرمایا محافظت کر عصرین پر ہماری زبان مین عصرین مروج
نہ تھا مینے پوچھا عصرین کیا ہی آپنے فرمایا دو نمازین ایک قبل طلوع آفتاب کے ایک قبل غروب آفتاب کے (یعنی فجر اور عصر کی نماز) عن
ابی بکر بن عمارۃ بن رویبۃ عن ابیہ قال سالہ رجل من اہل البصرۃ فقال اخبرنی ما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یلج النار رجل صلی قبل طلوع الشمس وقبل ان تغرب قال انت سمعتہ
منہ ثلاث مرات قال نعم کل ذلک یقول سمعتہ اذنای ووعاہ قلبی فقال الرجل وانا سمعتہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ذلک

ترجمہ ابوبکر بن عمارہ بن رویبہ سے روایت ہی ایک شخص نے جو بصرہ والون مین سے تہا عمارہ بن رویبہ سے پوچہا تم نی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا سُنا ہی اُنھون نے کہا مین نی آپ سے سنا فرماتی تہی کہ جہنم مین نہ جاویگا وہ شخص جو نماز پڑہا کری آفتاب نکلنے سے پہلے اور آفتاب ڈوبنے سے پہلے اوس شخص نے کہا تم نی سنا ہی تین بار اُنھون نے کہا ہر بار مان مین نے سنا میری کانون نی سنا اور میرے دل نے اوسکو یاد رکہا پھر وہ شخص بولا مین نی بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ یہی فرماتی تہی **عن** ابی قتادۃ بن ربعی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ عزوجل انی فرضت علی امتک خمس صلوات وعھدت عندی عھدا انہ من جاء یحافظ علیھن لوقتھن ادخلتہ الجنۃ ومن لم یحافظ علیھن فلا عھد لہ عندی ترجمہ ابوقتادہ بن ربعی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ فرماتا ہی مین نی تیری اُمت پر پانچ نمازین فرض کین اور مینے عہد کیا ہے جو شخص انکے محافظت کریگا اور اونکو وقت پر ادا کریگا مین اسکو جنت مین لیجاؤنگا اور جو ان پر محافظت نہ کریگا اوسکا مجہ سے عہد نہین کرتا **ف** یہ حدیث نسخہ مطبوعہ مصریہ مین ابوالدرداء کی حدیث کے بعد ہی جو آگے آتے ہی اور نسخہ قلمی مین نہین ہے مگر اوسکے حاشیہ پر کسینی لکہدی ہی اور اکثر نسخون مین ابوداؤد کی یہہ حدیث اور ابوالدرداء کی حدیث جو آگے آتے ہے پائی جاتی ہے مگر جن نسخون مین یہہ حدیثین ہین وہ باب المحافظۃ علی الصلوات مین ہین باب اذا اخر الامام الصلوۃ عن الوقت جو آگے آتی ہے نسخہ مطبوعہ دہلی مین جو ان حدیثون کو باب اذا اخر الامام مین ذکر کیا ہے محض غلط ہے **عن** ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس من جاء بھن مع ایمان دخل الجنۃ من حافظ علی الصلوات الخمس علی وضوئھن ورکوعھن وسجودھن ومواقیتھن وصام رمضان وحج البیت ان استطاع الیہ سبیلا واعطی الزکوۃ طیبۃ بھا نفسہ وادی الامانۃ قالوا یا ابا الدرداء ما ادا الامانۃ قال الغسل من الجنابۃ ترجمہ ابوالدرداء سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ چیزین مین جو اونکو کریگا ایمان کے ساتہہ داخل ہوگا جنت مین جو شخص محافظت کریگا پانچون نمازون پر اونکی وضو اور رکوع اور سجود اور وقتون پر اور روزے رکہی رمضان کے اور حج کری خانہ کعبہ کا اگر طاقت رکہی اور زکوۃ دیوے خوشی سے اور ادا کری امانت کو لوگون نے کہا یا ابوالدرداء امانت داری کر نمیں کیا مراد ہے کہا غسل کرنا جنابت سے **باب** اذا اخر الامام الصلوۃ عن الوقت جب امام نماز مین دیر کری تو کیا کرنا چاہیے **عن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا ذر کیف انت اذا کانت علیک امراء یمیتون الصلوۃ او قال یؤخرون الصلوۃ عن وقتھا قلت یا رسول اللہ فما تامرنی قال صل الصلوۃ لوقتھا فان ادرکتھا معھم فصل فانھا لک نافلۃ ترجمہ ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہ سے فرمایا ای اباذر تو کیا کریگا جب تیری اوپر وہ حاکم ہونگے جو نماز مین دیر کرینگے یا نماز کو مار ڈالینگے مین نے کہا یا رسول اللہ آپ کیا حکم فرماتے ہین (اوسوقت مین) آپ نی فرمایا تو اپنے وقت نماز پڑہ لیجیو پھر اگر انکے ساتہہ بھی پڑہ لیگا تو وہ تیری لیے نفل ہوجاوینگے **ف** ایسا اول وقت کی فضیلت ہے ناکہ نہ جاوینگے اور جماعت کا ثواب بھی ملیگا ظاہر حدیث عام ہی ہر نماز کو بسطے خواہ فجر ہو یا مغرب یا عصر اور بعضون نے اس حدیث کو خاص کیا ہے ظہر اور عشا سے اور فجر کے بعد اور عصر کے بعد

نفل پڑھنا درست نہین کہا اور مغرب کو مکروہ پڑھنے سے وہ جفت ہوجاوے گی جواب اسکا یہہ ہے کہ حدیث لا صلوۃ بعد الفجر حتی تطلع الشمس ولا صلوۃ بعد العصر حتی تغرب الشمس مراد اوس سے یہہ ہے کہ اور کوئی نماز جداگانہ نہ پڑھنا چاہیے نہ وہی نماز واسطے فضیلت حاصل کرنی فضیلت کے قطع نظر اسکے بعد الفجر والعصر سے غرض یہہ ہے کہ فجر اور عصر کامل طور سے ادا ہوچکی ہون اور یہان کامل طور سے ادا نہین ہوئی کیونکہ جماعت فوت ہوگئی تھی یہہ بھی ایک نقصان ہے تو اسکی مثال ایسے ہوئی جیسے کوئی فجر یا عصر کے نماز مین کچھ بھول جاوے اور پھیر اوسکا اعادہ کرے یہہ بالاتفاق درست ہی اور مغرب جفت نہین ہوسکتی کیونکہ پہلی مغرب فرض ہے اور یہہ نفل نفل فرض سے مل نہین سکتا اگر کوئی کہے کہ نفل کے تین رکعتین کیونکر ہوسکتی ہین جواب یہہ ہے کہ اوس مین کچھ استبعاد نہین ہے، وتر نفل ہے محققین علما کے تو یک اور اوسکی تین رکعتین اور پانچ رکعتین ہوسکتی ہین بلکہ ایک رکعت بھی درست ہے اور جو لوگ وتر کی فرضیت کے قائل ہین اون کے دلیل مضبوط نہین ہے اور احادیث صحیحہ سے اوسکے وجوب کا ابطال ہوتا ہے۔ یہہ تحقیق ہے ہماری مشائخ حدیث رحمہم اللہ کے جو سینہ بسینہ چلی آتی ہے عن عمرو بن میمون الاودی قال قدم علینا معاذ بن جبل الیمن رسولا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الینا قال فسمعت تکبیر رجل اجش الصوت قال فالقیت علیہ محبتی فلم افارقہ حتی دفنتہ بالشام ثم نظرت الی افقہ الناس بعدہ فاتیت ابن مسعود فلزمتہ حتی مات فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف بکم ذا انتم علیکم امراء یصلون الصلوۃ لغیر میقاتہا قلت فما تامرنی ان ادرکنی ذلک یا رسول اللہ قال صل الصلوۃ لمیقاتہا ثم اذہب لحاجتک فان حضرت الصلوۃ وانت معہم فصل صلوتک معہم سبحۃ ترجمہ عمرو بن میمون اودی سے روایت ہے کہ آئی ہماری پاس معاذ بن جبل یمن مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئی مین نے فجر کی نماز مین اونکی تکبیر سنے ایک آدمی تھے موٹے آواز والی مجکو اون سے محبت ہوگئی مینے اونکو نہ چھوڑا دفن تک یہانتک کہ مین نے اونکو شام مین دفن کیا بعد اون کے مین نے سوچا اب سب لوگون مین زیادہ فقہ جاننے والا کون ہے تو مین عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اونکو نہ چھوڑا یہانتک کہ وہ مر گئے اونھون نے مجھ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا تم کیا کروگے جب تم پر ایسے امیر ہون گے جو نماز کو اپنی وقت پر نہ پڑھین گے مین نے کہا جب ایسا زمانہ میرے اوپر آوے تو مجھکو آپکا کیا حکم فرماتے ہین آپنے فرمایا نماز پڑھا کر اپنی وقت مین اور اون کے ساتھ بھی نفل سمجھکر پڑھ لیا کر عن عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہا ستکون علیکم بعدی امراء تشغلہم اشیاء عن الصلوۃ لوقتہا حتی یذہب وقتہا فصلوا الصلوۃ لوقتہا فقال رجل یا رسول اللہ اصلی معہم قال نعم ان شئت وقال سفیان ان ادرکتہا معہم اصلی معہم قال نعم ان شئت ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری بعد تمھاری اوپر ایسے امیر ہون گے جو وقت پر نماز پڑھنے سے اونکو اونکے کام روکینگے یہانتک کہ وقت گزر جاویگا تو تم وقت پر نماز پڑھ لیا کرنا ایکشخص نے کہا یا رسول اللہ مین اونکے ساتھ نماز پڑھون آپنے فرمایا ہان پڑھ لے اگر تیرا جی چاہے سفیان کی روایت مین ہے وہ شخص بولا یا رسول اللہ اگر مین نماز کو اونکے ساتھ پاؤن تو اونکے ساتھ پڑھ لون آپنے فرمایا ہان پڑھ لے عن قبیصۃ بن وہب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکون علیکم امراء من بعدی یؤخرون الصلوۃ فہی لکم وہی علیہم فصلوا

بعضهم ما صلوا القبلة ترجمہ قبیصہ بن وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری بعد تم پر ایسی امیر ہونگے جو نماز دیر مین پڑھین گے وہ نماز تمہاری لیے فائدہ ہوگے (کیونکہ تم اپنے نماز اول وقت پڑھ چکے ہوگے اب انکے ساتھ پڑھنی مین دوہرا ثواب ہوگا) اور اون پر وبال ہوگے اون کے ساتھ نماز پڑھا کرنا جبتک وہ قبلی کے طرف نماز پڑھین **باب** فیمن نام عن صلوة او نسیها جو شخص کہ جاوی نماز سے یا بھول جاوی اوسکو تو کیا کرے **عن** ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم حین قفل من غزوة خیبر فسار لیلة حتی اذا ادرکنا الکری عرس وقال لبلال اکلا لنا اللیل قال فغلبت بلالا عیناه وهو مسندا الی راحلته فلم یستیقظ النبی صلی الله علیه وسلم ولا بلال ولا احد من اصحابه حتی ضربتهم الشمس فکان رسول الله صلی الله علیه وسلم اولهم استیقاظا ففزع رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا بلال فقال اخذ بنفسی الذی اخذ بنفسک بابی انت وامی یا رسول الله فاقتادوا رواحلهم شیئا ثم توضأ النبی صلی الله علیه وسلم وامر بلالا فاقام لهم الصلوة وصلی بهم الصبح فلما قضی الصلوة قال من نسی الصلوة فلیصلها اذا ذکرها فان الله تعالی قال اقم الصلوة لذکری قال یونس وکان ابن شهاب یقرؤها کذلک قال احمد قال عنبسة یعنی عن یونس فی هذا الحدیث للذکری قال احمد الکری النعاس **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لوٹے غزوہ خیبر سے تو رات کو چلی جب ہم کو نیند آنے لگی تو آپ اوتر پڑی خیرات مین اور بلال سے فرمایا تم جاگتے رہنا اور رات کا خیال رکھنا بلال کے بھی آنکھین لگ گئین وہ اپنے اونٹ سے تکیہ لگائی ہوئے تھے تو نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جاگے اور نہ بلال ہوشیار ہوئے اور کوئی صحابہ مین سے جاگا یہانتک کہ دھوپ پڑنی لگی اوس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے اوٹھے گھبرا کر اور بلال کو پکارا بلال نے کہا پکڑ کہا میری جان کو اوس شخص نے جس نے روک رکھا آپ کے جان کو **ف** یعنے پروردگار عالم نے آپ کو بھی سلا رکھا اور غافل کر دیا مجھی بھے اوسی نے سلا دیا پھر نیند نے آپ پر بھی غلبہ کیا مجھپر بھے غلبہ کیا **ف** فدا ہون تیرے باپ اور مان آپ پر اے رسول خدا کے پھر تھوڑی دور تک آپنے اونٹون کو وہان سے لیکر چلی بعد اوسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور بلال کو حکم دیا اونہون نے تکبیر کہے پھر نماز پڑھائی صبح کی جب نماز پڑھ چکے تو آپنے فرمایا جو شخص بھول جاوے نماز کو تو پڑھ لیوے جب یاد آوے اوسکو جب یاد آوی اوسکے واسطے کہ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے قائم کر نماز کو جب یاد آوی تجھکو ابن شہاب یون ہی پڑھتے تھے اس آیت کو یعنی بجای لذکری کے لذکری پڑھتے تھے - مشہور قرات مین یون ہے لذکری یعنے قائم کر نماز کو میری یاد کیواسطے **عن** ابی هریرة فی هذا الخبر قال فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم تحولوا عن مکانکم الذی اصابتکم فیه الغفلة قال فامر بلالا فاذن واقام وصلی **ترجمہ** ابوہریرہ سے اس حدیث مین یہ بھی ہے کہ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسجگہ سے چلنے کو فرمایا جہان یہ غفلت ہوئی تھی پھر حکم کیا بلال کو اونہون نے اذان دی اور تکبیر کہی اور نماز پڑھی آپنے - کہا ابوداؤد نے روایت کیا اس حدیث کو مالک اور سفیان بن عیینہ نے اور اوزاعی اور عبدالرزاق نے معمر سے اور ایوب نے کسی نے اذان کا ذکر نہین کیا زہری سے مگر اوزاعی اور ابان نے معمر سے **عن** ابی قتادة ان النبی صلی الله علیه وسلم کان

فی سفر له فمال النبی صلی الله علیه وسلم وملت معه فقال انظر فقلت هذا راکب هذان راکبان ثم ثلثة حتی صرنا سبعة فقال احفظوا علینا صلوتنا یعنی صلوة الفجر فضرب علی اذانهم فما ایقظهم الا حر الشمس فقاموا فساروا هنیئة ثم نزلوا فتوضأوا واذن بلال فصلوا رکعتی الفجر ثم صلوا الفجر ورکبوا فقال بعضهم لبعض قد فرطنا فی صلوتنا فقال النبی صلی الله علیه وسلم انه لا تفریط فی النوم انما التفریط فی الیقظة فاذا نسی احدکم صلوة فلیصلها حین یذکرها ومن الغد قال لکم

ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر مین تھی آپ ایکطرف کو مائل ہوئی مین بھی اوسطرف چلا آپ نے فرمایا دیکھ مین نے کہا یہ ایک سوار ہی یہ دو ہین یہ تین ہین یہانتک کہ ہم سات آدمی ہوگئے آپنے فرمایا فجر کی نماز کا خیال رکھنا اونکے کان بند ہوگئے (یعنی سو رہے) کسی چیز نے اونکو نہ جگایا مگر آفتاب کے تیزی نے پھر اوٹھی اور تھوڑی دیر چلی بعد اوسکے اوترے اور وضو کیا اور بلال نے اذان دی اور فجر کی دو سنتون کو سب نے پڑہا پھر فرض پڑھی اور سوار ہوئی اب ایک دوسری سی کہنے لگا ہم نے وضو کیا نماز مین آپنے فرمایا سو نی مین کچھ قصور نہین قصور یہ ہی کہ جاگتا ہو اور نہ پڑہے جب تم مین سی کوئی نماز کو بھول جاوی تو جسوقت یاد کری اوسکو پڑہ لیوی اور دوسرے دن بھی اپنی وقت پر پڑہے ف یعنی پھر دوسرے دن احتیاط وقت پر بھی اوسکو پڑہ لیوی اسکے وجوب کا کوئی قائل نہین ہوا یا مطلب یہ ہی کہ دوسرے دن خیال رکھے ایسا نہو کہ پھر قضا ہو جاوی یا قضا کرنیکے عادت ہو جاوی

عن ابی قتادة الانصاری قال کنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی مسیر له فمال النبی صلی الله علیه وسلم جیش الامراء بهذه القصة قال فلم نوقظنا الا الشمس طالعة فقمنا وهلبنا صلاتنا فقال النبی صلی الله علیه وسلم ارویدا رویدا حتی اذا تعالت الشمس قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کان منکم یرکع رکعتی الفجر فلیرکعهما فقام من کان یرکعهما او من لم یکن یرکعهما فرکعهما ثم امر رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ینادی بالصلوة فتوضأ فصلی بنا فلما انصرف قال الا انا نحمد الله انا لم نکن فی شیء من امور الدنیا یشغلنا عن صلاتنا ولکن ارواحنا کانت بید الله عزوجل فارسلها متی شاء فمن ادرک منکم صلوة الغداة من غد صالحا فلیقض معها مثلها

ترجمہ ابی قتادہ انصاری سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر بہیجا اور یہی قصہ بیان کیا ابو قتادہ نے کہا ہمکو کسی چیز نے ہوشیار نہین کیا مگر آفتاب نے جب نکل آیا تو ہم اوٹھے گھبرائی ہوئی نماز کے واسطے آپنے فرمایا ٹھہرو ٹھہرو یہانتک کہ جب آفتاب بلند ہوگیا آپنے فرمایا جو شخص تم مین سے فجر کی سنتون کو پڑہا کرتی تھی وہ اوٹہین اور پڑہین تو سب لوگ کھڑی ہوگئی جو پڑہا کرتے تھے اور جو نہین پڑہتے تھے اور سنت ادا کی بعد اوسکی آپنے حکم دیا اذان دینے کا اذان دی گئی پھر آپنے نماز پڑہائی جب فارغ ہوئے نماز سے آپنے فرمایا آگاہ ہو ہم شکر کرتے ہین اللہ جل جلالہ کا ہم کسی دنیا کے کام مین نہین پھنسے تھے جس نے ہمکو نماز سے باز رکہا لیکن روحین ہماری اللہ جل جلالہ کے ہاتھ مین تہین جب اوس نے چاہا چہوڑا تو جو شخص تم مین سے کل صبح کے نماز اچھے وقت پر پاوی وہ کل کے نماز کے ساتھہ ایک اور نماز ویسی ہی پڑہ لیوی

عن ابی قتادة فی هذا الخبر قال فقال الله قبض ارواحکم حیث شاء وردها حیث شاء قم فاذن بالصلوة فقاموا فتطهروا واحتاذ اذا ارتفعت الشمس قام النبی صلی الله علیه وسلم فصلی بالناس

ترجمہ ابو قتادہ سے اسے حدیث مین مروی ہی اللہ جل جلالہ

نی روک رکھا تمھاری روحون کو جسطرح چاہا اور پھر چھوڑا جب چاہا کھڑا ہوا اور اذان دی نماز کے تو سب کھڑے ہوئے اور وضو کیا جب آفتاب بلند ہوگیا آپ بھی کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی دوسری روایت مین ہے آپ نے وضو کیا جب آفتاب بلند ہوگیا اور نماز پڑھی **عن** ابی قتادة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیس فی النوم تفریط انما التفریط فی الیقظة ان تؤخر صلوة حتی یدخل وقت اخری **ترجمہ** ابوقتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونی مین کچھ قصور نہین ہے بلکہ قصور جاگنے مین ہے کہ نماز مین پڑکر یہانتک کہ دوسری نماز کا وقت آجاوی **عن** انس بن مالک ان النبی صلی الله علیه وسلم قال من نسی صلاة فلیصلها اذا ذکرها لا کفارة لها الا ذلک **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص بھول جاوی کسی نماز کو تو جب یاد آوی اسکو پڑھ لیوی سوا اسکے اور کچھ کفارہ اسکا نہین **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دوسرے دن وقت پر پھر اوسکو پڑھنا واجب نہین ہے مستحب ہے **عن** عمران بن حصین ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان فی مسیر له فاموا عن صلوة الفجر فاستیقظوا بحر الشمس فارتفعوا قلیلا حتی استقلت الشمس ثم رموا فاذن فصلی رکعتین قبل الفجر ثم اقام ثم صلی الفجر **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر مین تھے لوگ سو رہی فجر کے نماز کو نہ اوٹھے جب آفتاب کے گرمی ہوئی تو جاگے پھر تھوڑی دور چلی یہانتک کہ آفتاب بلند ہوگیا بعد اوسکے آپنے مؤذن کو حکم دیا اوس نے اذان دی پھر آپنے دو رکعتین سنت کی پڑھین پھر اوس نے تکبیر کہے آپ نی فجر کی نماز پڑھی **عن** عمرو بن امیة الضمری قال کنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی بعض اسفاره فنام عن الصبح حتی طلعت الشمس فاستیقظ رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال تنحوا عن هذا المکان قال ثم امر بلالا فاذن ثم توضئوا و صلوا رکعتی الفجر ثم امر بلالا فاقام الصلوة فصلی بهم صلوة الصبح **ترجمہ** عمرو بن امیہ الضمری سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی کسی سفر مین آپ سوگئی فجر کے نماز کو نہ اوٹھے یہانتک کہ آفتاب نکل آیا پھر آپ جاگے آپ نی فرمایا یہان سے چلدو بعد اوسکے آپنے حکم کیا بلال کو اذان دینے کا پھر آپنے وضو کیا اور فجر کے دو رکعتین سنت ادا کین پھر بلال کو حکم دیا اونھون نی تکبیر کہے آپ نے صبح کی نماز پڑھائے **عن** ذی مخبر الحبشی وکان یخدم النبی صلی الله علیه وسلم فی هذا الخبر قال فتوضأ یعنی ان النبی صلی الله علیه وسلم وضوء لم یلث منه التراب ثم امر بلالا فاذن ثم قام النبی صلی الله علیه وسلم فرکع رکعتین خفیفتین ثم قال لبلال اقم الصلوة ثم صلی الفرض وهی خفیفة عجل **ترجمہ** ذی مخبر الحبشی خادم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے قصے مین روایت ہے آپ نے وضو کیا استعدہ پانی سے کہ زمین مین کیچڑ نہین ہوئے پھر حکم کیا بلال کو اوسنے اذان دی بعد اوسکی آپ اوٹھے اور دو رکعتین پڑھین بغیر جلدی کے پھر بلال سے فرمایا تکبیر کہہ پھر فرض پڑھے بغیر جلدی کے **ف** یعنی آہستہ آہستہ ٹہر ٹہر کر اطمینان سے پڑھی دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے فاذن وهو غیر عجل اذان دی بلال نے بغیر جلدی کے **عن** عبد الله بن مسعود قال قفلنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم من الحدیبیة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم من یکلؤنا فقال بلال انا فناموا حتی طلعت الشمس فاستیقظ النبی صلی الله علیه وسلم

فقال افعلوا کما کنتم تفعلون قال ففعلنا قال فکذلک فافعلوا لمن نام اونسی ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئی صلح حدیبیہ کے زمانی مین آپنے فرمایا کون ہمکو جگا دیگا بلال نے کہا مین پھر سو رہے یہانتک کہ آفتاب نکل آیا اوس وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جاگے آپنے فرمایا کرو تم جیسا تم کیا کرتے تہے یعنی معمول کے موافق نماز پڑہو ہم نی ویسا ہی کیا پھر فرمایا آپنے جو کوئی سو جایا کرے یا بہول جاوے وہ ایسا ہی کرے **باب فی بناء المسجد** مسجد کے بنانیکا بیان

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ما امرت بتشیید المساجد قال ابن عباس لتزخرفنها کما زخرفت الیهود والنصاریٰ ترجمہ عبداللہ بن عباس ہی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ حکم نہین ہوا مسجدون کے بلند کرنی کا مین عباس نے کہا تم مسجدونکو ایسا آراستہ کروگے جیسا یہود اور نصاریٰ نے کیا ہے **عن** انس ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعة حتے یتباهی الناس فی المساجد ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہوگی جبتک لوگ مسجدون پر فخر نہ کرینگے **ف** یعنی ایک دوسری پر فخر کریگا کہ میری مسجد بلند اور عمدہ مزین ہے - ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ ضرورت سے زیادہ مسجدون کی آرایش کرنا ریاکاری کرنا منہی ہے - بڑی آرایش مسجد کے یہ ہے کہ وہان پنجوقتہ نماز باذان و اقامت مطابق سنت کے اپنے وقت پر ہوا کرے اور ایسے شخصکو مقرر کرے جو عالم متدین خدا ترس قاری ہو مؤذن ایسا ہو جو اذان پر اجرت نہ لیوے **عن** عثمان بن ابی العاص ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم امره ان یجعل مؤذنا لا یاخذ علی اذانه اجرا ترجمہ عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی اونکو حکم کیا طائف مین مسجد بنانی کا جہان پر شہر کو نکے بت ہا کرتی تہے **عن** عبداللہ بن عمر ان المسجد کان علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنیانا باللبن والجرید قال مجاهد عمده خشب النخل فلم یزد فیه ابو بکر شیئا وزاد فیه عمر وبناه علی بنائه فی عهد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم باللبن والجرید واعاد عمده قال مجاهد عمده خشبا وغیره عثمان فزاد فیه زیادة کثیرة وبنی جداره بالحجارة المنقوشة والقصة وجعل عمده من حجارة منقوشة وسقفه بالساج قال مجاهد وسقفه الساج ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ مسجد نبوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانی مین کچی اینٹ اور کھجور کی شاخون سے بنی ہوئی تھی مجاہد نے کہا اوسکے ستون کھجور کے لکڑی کے تہے حضرت ابوبکر نی اوس مین کچھ نہ بڑہایا حضرت عمر نی اوس کو بڑہایا لیکن جیسے بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تھی ویسی ہی رکہی یعنی کچی اینٹ اور کھجور کے شاخون کی اور اوسکے ستون نئی لکڑی کے لگائی اور حضرت عثمان نے اوسکو بالکل ڈہا دیا اور بہت بڑہایا اور اوسکی دیوارین چونے اور پتھرون کی تیار کین جسمین نقش بنے ہوئی تھی اور اوس کے ستون نقشی پتھرون کے لگائی اور اوسکا چہت ساگوان کی لکڑی کا بنایا **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانت سوریة علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جذوع النخل اعلاه مظلل بجرید النخل ثم انها خرت فی خلافة ابی بکر فبناها بجذوع النخل وجرید النخل ثم انها خرت فی خلافة عثمان فبناها باللبن فلم تزل ثابتة حتی الآن ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ مسجد نبوی کے ستون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانی مین کھجور کے لکڑی کی تھی اوپہت سایہ کردیا تہا کھجور کے شاخون سے وہ گل گئین ابوبکر رضہ کی خلافت مین انہون نے اور لکڑیان کھجور کے نئے لگائین اور شاخین بہی نئے

لگائین پھر وہ بھی محل گئین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت مین انھون نے مسجد کو بھی اینٹون سے بنایا وہ
ابتک قائم ہے ۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہم قال قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم المدینۃ فنزل
فی علو المدینۃ فی حی یقال لھم بنو عمرو بن عوف فاقام فیھم اربع عشرۃ لیلۃ ثم ارسل الی بنی النجار
فجاؤا متقلدین سیوفھم فقال انس فکانی انظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی راحلتہ وابو
ردفہ وملا بنی النجار حولہ حتی القی بفناء ابی ایوب وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یصلی
حیث ادرکتہ الصلاۃ ویصلی فی مرابض الغنم وانہ امر ببناء المسجد فارسل الی بنی النجار ثامنونی
بحائطکم ھذا فقالوا واللہ لا نطلب ثمنہ الا الی اللہ عزوجل قال انس وکان فیہ ما اقول لکم
کانت فیہ قبور المشرکین وکانت فیہ خرب وکان فیہ نخل فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم بقبور المشرکین فنبشت وبالخرب فسویت وبالنخل فقطع فصفوا النخل قبلۃ المسجد
وجعلوا اعضادیہ حجارۃ وجعلوا ینقلون الصخر وھم یرتجزون والنبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم معھم وھو یقول + اللھم لا خیر الا خیر الآخرۃ + فانصر الانصار والمھاجرۃ ترجمہ
انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینی مین تشریف لائے (مکہ
سے ہجرت کرکے) تو مدینہ کے بلند جانب مین اترے ایک محلے مین جنکو بنی عمرو بن عوف کہتے تھے
وہان چودہ راتین رہے پھر آپنے کسیکو بنو النجار کے پاس بھیجا وہ آئے اپنی تلوارین لٹکائے ہوئے
انس نے کہا گویا مین دیکھ رہا ہون اب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اونٹ پر ابو بکر رضی اللہ عنہ
آپ کے پیچھے سا تھہ سوار تھے بنو النجار کے لوگ آپ کے گرد تھے یہانتک کہ آپ اترے ابو ایوب
کے صحن مین اور رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جہان نماز کا وقت آجاتا تھا نماز پڑھ لیتے تھے
اور بکریون کے رہنے کی جگھہ مین بھی نماز پڑھ لیتے تھے پھر آپ نے حکم کیا مسجد بنانے کا فرمایا اے
بنے النجار تم اپنی اس زمین کی قیمت لے لو انھون نے کہا قسم خدا کی ہم اسکے قیمت نہ لینگے مگر اللہ
جل جلالہ سے انس نے کہا اوس زمین مین جو چیزین تھین وہ مین تم سے کہی دیتا ہون اوسمین قبرین
تھین مشرکون کی اور کئی کھورے تھے اور کچھہ درخت تھے کھجور کے آپ نے حکم کیا مشرکون کی قبرین
کھود دی گئین (تاکہ اوس مین سے اونکی ہڈیان نکلوا کر پھینک دیے جاوین) اور کھورے صاف کیے گئے
اور درخت کاٹے گئے اون کی لکڑیان مسجد کے سامنے لگائی گئین اور اسکے دروازے کے کھوٹ
پتھرون سے بنائی گئی صحابہ سب پتھر اوٹھاتے جاتے تھے اور اشعار پڑھتے جاتے تھے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اونکے ساتھہ تھے اور فرماتے تھے اے پروردگار کوئی بہتری کچھہ نہین

سوا آخرت کے بہتری کے تو مدد کر انصار اور مہاجرین کے **عن** انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال کان موضع المسجد حائطا لبنی النجار فیہ حرث ونخل وقبور المشرکین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ثامنونی بہ فقالوا لا نبغی بہ ثمنا فقطع النخل وسوی الحرث ونبش قبور المشرکین وساق الحدیث وقال فاغفر مکان فانضر **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مسجد نبوی کے جگہہ ایک باغ تہا بنی نجار کا اوس مین زراعت بہی تہی اور کہجور کے درخت بہی تہی اور مشرکون کی قبرین تہین آپنے اون سے فرمایا مجہہ سے اسکی قیمت لے لو اُنہون نے کہا ہم قیمت نہین چاہتے تو درخت کاٹے گئے اور زراعت برابر کی گئی اور قبرین کہود ڈالین باقی قصہ ویسا ہی بیان کیا جیسا اوپر گزرا مگر اس حدیث مین مدد کر کے جگہہ بخش توہے یعنے آپ فرماتے تہے بخش تو انصار اور مہاجرین کو **باب** اتخاذ المساجد فی الدور گہرون مین مسجد بنانے کا بیان **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ببناء المساجد فی الدور وان تنظف وتطیب **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حکم فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجدین بنانی گہرون مین یعنے نماز کی جگہہ مقرر کرنے کا دوسری حدیث مین ہے اپنے گہرون کو قبرین مت بناؤ) اور اونکو پاک اور صاف رکہنے کا اور معطر کرنے کا **عن** سمرۃ بن جندب انہ کتب الی بنیہ اما بعد فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کان یامرنا بالمساجد ان نصنعہا فی دورنا ونصلح صنعتہا ونظہرہا **ترجمہ** سمرہ بن جذب رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹون کو لکہا بعد حمد وصلوۃ کے معلوم ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمکو حکم کرتے تہے مسجدین بنانیکا اپنے گہرون مین اور اوسکو درست اور پاک رکہنے کا **باب** فی السراج فی المساجد مسجد مین چراغ جلانے کا بیان **عن** میمونۃ رضی مولاۃ النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم انہا قالت یا رسول اللہ افتنا فی بیت المقدس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ائتوہ فصلوہ فیہ وکانت بارضہ اذ ذاک حربا فان لم تاتوہ وتصلوا فیہ فابعثوا بزیت یسرج فی قنادیلہ **ترجمہ** میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اُس نے کہا یا رسول اللہ بیت المقدس مین آپ کیا حکم دیتے ہین ہمکو آپنے فرمایا وہان جاؤ اوس زمانے مین ملک پڑہوا اور اوس زمانے مین سب شہرون مین لڑائی پہیلی ہوئی تہی آپنے فرمایا اگر وہان نہ جاسکو اور نماز نہ پڑہ سکو تو تیل بہیجدو اوسکی قندیلون مین جلایا جاوے **باب** فی حصا المسجد مسجد کے کنکریون کا بیان **عن** ابی الولید قال سألت ابن عمر عن الحصی الذی فی المسجد فقال مطرنا ذات لیلۃ فاصبحت الارض مبتلۃ فجعل الرجل یاتی بالحصی فی ثوبہ فیبسطہ تحتہ فلما قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم الصلاۃ قال ما احسن ہذا **ترجمہ** ابی الولید سے روایت ہے مین نے ابن عمر سے پوچہا مسجد کے کنکریون کو اونہون نے کہا ایک رات کو پانی برسا تو زمین گیلی ہوگئی ایک شخص بیچ کپڑے

مین کنکریان لاکر زمین پر بچھاتا تہا اپنے نیچے جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز
پڑہ چکے آپ نے فرمایا کیا اچھا کام کیا اُس نے **عن** ابی صالح قال کان یقال ان الرجل اذا
اخرج الحصے من المسجد ینا شدہ **ترجمہ** ابو صالح رض نے کہا لوگ کہا کرتے تہے جب کوئی کنکریون
کو مسجد سے نکالتا ہے تو وہ کنکریان اوسکو قسم دیتے ہین (اور کہتے ہین ہمکو نہ نکالو) سبحان اللہ
کنکریان جو جماد ہین اونکو مسجد سے اسقدر الفت اور اللہ جل جلالہ کی یاد سے ایسا ذوق ہے پر
انسان کو جو عقل اور سمجھہ رکہتا ہے اتنی بہی اُلفت نہین بڑے افسوس کی بات ہے) **عن** ابی ھریرۃ
رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال از الحصاۃ لتناشد الذی یخرجہا من المسجد
ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کنکری قسم
دیتی ہے اوس شخص کو جو اوسکو نکالتا ہے مسجد سے **باب** کنس المسجد مسجد مین جہاڑو دینے
کا بیان **عن** انس بن مالک رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرضت علی اجور
امتی حتی القذاۃ یخرجہا الرجل من المسجد وعرضت علی ذنوب امتی فلم ار ذنبا اعظم
من سورۃ من القرآن او آیۃ اوتیہا رجل ثم نسیہا **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روبرو کیے گئے میرے ثواب میری امت کے یہانتک
کہ کوڑی اور خاک کا مسجد مین سے کوئی اوس کو نکالے اور روبرو کیے گئے میرے گناہ میری امت
کے تو نہ دیکہا مین نے کوئی گناہ بہت بڑا اس سے کسی کو کوئی سورت قرآن کی یا آیت یاد ہو پہر
اوسکو بہلا دے (یعنے دیکہکر بہی نہ پڑہ سکے) **باب** فی اعتزال النساء فی المساجد عن الرجال
مسجد مین عورتون کا مردون سے جدا رہنا **عن** ابن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم لو ترکنا ھذا الباب للنساء قال نافع فلم یدخل منہ ابن عمر حتی مات قال
غیر عبد الوارث قال عمر وھو اصح **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہہ روایت عبد الوارث کی ہے اور ون نے کہا حضرت
عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا اور وہی صحیح ہے) اس دروازے کو ہم عورتون کے لیے چہوڑ دین
تو بہتر ہے۔ نافع نے کہا یہہ سُنکر عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پہر اوس دروازے سے کبہی نہ گئے مرتے
دم تک۔ دوسری روایت مین نافع سے یہہ ہے کہ یہہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور یہی صحیح ہے
عن نافع رضی اللہ عنہ قال ان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کان ینہی ان یدخل من باب النساء
ترجمہ نافع رض سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ منع کرتے تہے مردون کو باب النساء مین سے کر جانے

(کیونکہ وہ دروازہ مخصوص کر دیا گیا تھا عورتوں کے جانے آنے کے واسطے) باب ما یقول الرجل عند دخولہ المسجد جب مسجد مین جاتے وقت کہے عن ابی حمید او ابی اسید الانصاری یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا دخل احدکم المسجد فلیسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثم لیقل اللھم افتح لی ابواب رحمتک فاذا خرج فلیقل اللھم انی اسألک من فضلک ترجمہ ابی حمید یا ابی اسید انصاری سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب تم مین سے کوئی مسجد مین آوے تو سلام بھیجے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پھر کہے اللھم افتح لی ابواب رحمتک اے پروردگار کھولدے میرے لیے دروازے اپنی رحمت کے پھر جب نکلے تو کہے اللھم انی اسألک من فضلک اے پروردگار مین تیرا فضل چاہتا ہون عن جبوۃ بن شریح قال لقیت عقبۃ بن مسلم فقلت لہ بلغنی انک حدثت عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ کان اذا دخل المسجد قال اعوذ باللہ العظیم وبوجھہ الکریم وسلطانہ القدیم من الشیطان الرجیم قال اقط قلت نعم قال فاذا قال ذلک قال الشیطان حفظ منی سائر الیوم ترجمہ جبوۃ بن شریح رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مین عقبہ بن مسلم رضی اللہ عنہ سے ملا مین نے اون سے کہا مجھے خبر پہونچی ہے تم سے کسی نے حدیث بیان کی ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے اونہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جب آپ مسجد مین تشریف لے جاتے فرماتے پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ کے جو بڑا ہے اور ساتھ اسکے منھ کے جو بڑی عزت والا ہے اور ساتھ اوسکے سلطنت کے جو قدیم ہے شیطان مردود سے عقبہ نے کہا بس اتنا ہی مین نے کہا ہان عقبہ نے کہا جب کوئی یہہ کہتا ہے تو شیطان کہتا ہے اب مجھسے بچ گیا تمام دن تک باب ماجاء فی الصلوۃ عند دخول المسجد تحیۃ المسجد کا بیان عن ابی قتادۃ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال اذا جاء احدکم المسجد فلیصل سجدتین من قبل ان یجلس ترجمہ ابی قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی مسجد مین جاوے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتین پڑھ لیوے عن ابی قتادۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ زاد ثم لیقعد بعد شاء ولیذھب لحاجتہ ترجمہ ابی قتادہ سے روایت ہے مثل اوسکی اتنا زیادہ ہے جب رکعتین پڑھ چکے پھر اگر چاہے بیٹھے چاہے اپنے کام مین چلا جاوے باب فضل القعود فی المسجد مسجد مین بیٹھ رہنے کی فضیلت کا بیان عن ابی ھریرۃ قال ان رسول اللہ صلعم قال الملائکۃ تصلی علی احدکم ما دام فی مصلاہ الذی یصلی فیہ ما لم یحدث تقول اللھم اغفر لہ اللھم ارحمہ ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول خدا صلعم نے فرمایا فرشتے دعا کرتے ہین اوس شخص کے لیے جو تم مین سے بیٹھا رہتا ہے اپنے مصلے مین جہان وہ نماز پڑھتا ہے جبتک وضو نہ توڑے اٹھ کر اوسمان سے فرشتے یون کہتے ہین اے پروردگار بخش دے اوسکو اے پروردگار رحم کر اوس پر عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم قال لا یزال احدکم فی صلوۃ ما کانت الصلوۃ تحبسہ لا یمنعہ ان ینقلب الی اھلہ الا الصلوۃ

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ تم مین سے وہ شخص نماز ہی مین رہتا ہے جبتک نماز اوسکو روکی ہے اپنے گھر مین نہ جاسکے نماز کے خیال سے **عن** ابوھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یزال العبد فی الصلاۃ ما کان فی مصلاہ ینتظر الصلاۃ تقول الملائکۃ اللھم اغفر لہ اللھم ارحمہ حتی ینصرف او یحدث فقیل ما یحدث قال یفسو او یضرط

ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ بندہ نماز ہی مین رہتا ہے جبتک اپنے مصلے (نماز کی جگہ) مین انتظار کرتا رہی فرشتے کہا کرتے ہین خداوندا بخش دے اوسکو خداوندا رحم کر اوس پر جبتک فارغ نہ ہو اور بولی یا حدث نہ ہو لوگون نے کہا حدث ہے کیا مراد ہے پھسکی ماری یا گوز لگاوے **عن** ابوھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اذی المسجد بشیء فلیجتنبنا

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسجد مین آوے جس کام کے لیے ویسا ہی ملا ہوگا **ف** یعنے اگر عبادت کو لیے آوے تو ثواب پاویگا اور دنیا کے کامون کیواسطے آوے تو وبال ہوگا **باب فی** کراھیۃ انشاد الضالۃ فی المسجد

مسجد مین گمی ہوئی چیز نہ ڈھونڈنا چاہیے **عن** ابی ھریرۃ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من سمع رجلا ینشد ضالۃ فی المسجد فلیقل لا ادھا اللہ الیک فان المساجد لم تبن لھذا

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے نسنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص سنے کسیکو گمی ہوئی چیز ڈھونڈتے ہوئے مسجد مین تو کہے خدا کرے تیری چیز کبھی نہ ملے مسجدین اسواسطے نہین بنی ہین **باب فی** کراھیۃ البزاق فی المسجد

مسجد مین تھوکنی کے کراہت **عن** انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال البزاق فی المسجد خطیئۃ وکفارتہ ان یواریہ

ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد مین تھوکنا خطا ہے اور کفارہ اوسکا یہ ہے کہ اوسکو چھپا دیوے **ف** جو مسجدین خام ہوتے ہین وہان تھوکنی مین اندیشہ نہین تھوک کر اوسکو مٹی مین دبا سکتے ہین مگر جس مسجد کا صحن پختہ ہو وہان تھوکنا منع ہوا اپنے کپڑے یا جوتی مین تھوک لیوی کیونکہ لوگون کو تکلیف ہوگی **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان البزاق فی المسجد خطیئۃ وکفارتھا دفنھا

ترجمہ انس سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد مین تھوکنا گناہ ہے اور کفارہ اوسکا یہ ہے کہ اوسکو دبا دیوی **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النخاعۃ فی المسجد فذکر معناہ

ترجمہ انس سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلغم حلق سے نکالکر مسجد مین ڈالنا گناہ ہے اوسکو دبا دینا یہ کفارہ ہے اوس کا **عن** ابوھریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من دخل ھذا المسجد فبزق فیہ او تنخم فلیحفر فلیدفنہ فان لم یفعل فلیبزق فی ثوبہ ثم لیخرج بہ

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص جاوے اس مسجد مین پھر تھوکے یا بلغم نکالے تو چاہیے مٹی کریدکر اوسکو دبا دیوی اگر ایسا نہ کرے تو اپنے کپڑے مین تھوک کر اوسکو لیکر نکلے **عن** طارق بن عبداللہ المحاربی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الرجل الی الصلوۃ او اذا صلی احدکم فلا یبزقن امامہ ولا عن یمینہ ولکن عن تلقاء یسارہ او تحت قدمہ الیسری ثم لیقل بہ

ترجمہ طارق بن عبداللہ محاربی سے روایت ہے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی نماز کو کھڑا ہوا نماز پڑھے تو اپنی آگے اور داہنی طرف نہ تھوکے لیکن بائیں طرف اگر جلدی ہو تو تھوک لیوے یا بائیں قدم کے تلے تھوک کر اوسکو مل دیوے **عن** ابن عمر قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب یوما اذا رای نخامۃ فی قبلۃ المسجد فتغیظ علی الناس شدد حکھا قال واحسبہ قال فدعا بزعفران فلطخہ بہ وقال ان اللہ تعالی قبل وجہ احدکم اذا صلی فلا یمرن قبل یدیہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے ایک ہی ایکا قبلے کی دیوار مین بلغم لگا ہوا دیکھا **ف** اس حدیث مین قبلہ سے مراد محراب نہین ہے کیونکہ آنحضرت ص کے عہد مبارک مین اور خلفاے راشدین کے زمانی مین محراب بنانیکا دستور نہ تہا اسواسطے تمام سلف نے اوسکو مکروہ جانا ہی اول محراب کو عمر بن عبد العزیز نے نکالا جب مسجد نبوی کو گرا کر از سر نو تعمیر کیے ولید بن عبد الملک کے زمانی مین **ف** آپ غصہ ہوئے لوگون پر پھر اوسکو گہرچ ڈالا اور زعفران منگا کر اوس مین لتھیڑ دی اور فرمایا بیشک اللہ تعالی منہ کے سامنے ہوتا ہے جب کوئی تم مین سے نماز پڑہے (یعنی اوس کے رحمت سامنے ہوتی ہے جیسے دوسری روایت مین ہے فان الرحمۃ توا جہہ خطابی) تو اپنی سامنے نہ تھوکے **عن** ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یحب العرجون ولا یزال فی یدہ منھا فدخل المسجد فرای نخامۃ فی قبلۃ المسجد فحکھا ثم اقبل علی الناس مغضبا فقال ایسر احدکم ان یبصق فی وجہہ ان احدکم اذا استقبل القبلۃ فانما یستقبل ربہ عزوجل والملک عن یمینہ فلا یتفل عن یمینہ ولا فی قبلتہ ولیبصق عن یسارہ او تحت قدمہ فان عجل بہ امر فلیقل ھکذا ووصف لنا ابن عجلان ان ذلک ان یتفل فی ثوبہ ثم رد بعضہ علی بعض **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے شاخونکو پسند کیا کرتے تھے اور ہمیشہ آپکے ہاتھہ مین اکشاخ رہتی ایک دفعہ آپ مسجد مین آئے تو قبلہ کیطرف بلغم لگا دیکھا آپ نے اوسکو کہرچ ڈالا پہر لوگون پاس آئے غصہ مین اور فرمایا کیا تمکو اچہا معلوم ہوتا ہے اپنے منہ پر پھکنا جب تم مین سے کوئی قبلے کیطرف منہ کرتا ہے تو اپنی رب عزوجل کے طرف منہ کرتا ہے اور فرشتہ اوسکے داہنی طرف رہتے ہین تو نہ تھوکے داہنی طرف اور نہ سامنے قبلے کیطرف بلکہ تھوکے بائین طرف یا اپنے قدم کے نیچے اگر جلدی ہو تو اسطرح کہے ابن عجلان نے اوسکو یون بیان کیا کہ اپنے کپڑے مین تھوک کر اوسکو اولٹ پلٹ کر ڈالے **عن** عبادۃ بن الولید بن عبادۃ بن الصامت انہ جاء جابر یعنی ابن عبد اللہ وھو فی مسجدہ فقال اثانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مسجدنا ھذا وفی یدہ عرجون ابن طاب فنظر فرای فی قبلۃ المسجد نخامۃ فاقبل علیھا فحتھا بالعرجون ثم قال ایکم یحب ان یعرض اللہ عنہ ثم قال ان احدکم اذا قام یصلی فان اللہ تعالی قبل وجھہ فلا یبصقن قبل وجھہ ولا عن یمینہ ولیبزق عن یسارہ تحت رجلہ الیسری فان عجلت بہ بادرۃ فلیقل بثوبہ ھکذا ووضع فیہ ثم دلکہ ثم قال اروی عبیرا فقام فتی من الحی یشتد الی اھلہ فجاء بخلوق فی راحتہ فاخذہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجعلہ علی اثر العرجون ثم لطخ بہ علی اثر النخامۃ قال جابر فمن ھناک جعلتم الخلوق فی مساجدکم **ترجمہ** عبادہ بن ولید سے روایت ہے ہم آئی جابر بن عبد اللہ انصاری پاس اور وہ اپنے مسجد مین تہے انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے اس مسجد مین آئے اور آپ کے

ہاتھ مین ایک ٹھنی تھی ابن طاب لی جو ایک قسم کے کھجور ہے آپنے دیکھا تو مسجد کی قبلی مین بلغم لگا ہوا ہی آپنے اوسکو چھڑا دیا پھر
سی پھر فرمایا تم مین سی کون یہ چاہتا ہے کہ اللہ اوسکی طرف سی منہ پھیر لی پھر فرمایا جب تم مین سی کوئی نماز کو کھڑا ہو تو اللہ جل جلالہ
اوسکی سامنی ہوتا ہے (یعنی قبلہ کا اوسکی سامنی ہوتا ہی - خطابی) تو سامنی نہ تھوکے نہ داہنی طرف بلکہ تھوکی بائین طرف یا نیز
پانون کی تلی اگر جلدی ہو تو اپنے کپڑے سی اسطرح کری پھر آپنے کپڑے کو اپنی منہ پر رکھا پھر اوسکو مل دیا بعد اوسکی فرمایا عبیر لاؤ ایک جوان
اٹھا دوڑتا ہوا گیا اپنی گھر مین اور اپنی ہتیلی مین خوشبو لیکر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو لیکر لکڑی کے نوک مین لگایا اور
جہان بلغم لگا تہا وہان مل دیا جابر نے کہا اسی واسطے تم اپنی مسجدون مین خوشبو لگایا کرتے ہو **عن** ابی سہلۃ السائب بن
خلاد قال احمد من صحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رجلا امّ قوما فبصق فی القبلۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ینظر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین فرغ لا یصلی لکم فاراد بعد ذلک ان یصلی لہم فمنعوہ واخبروہ بقول
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال نعم وحسبت انہ قال انک اذیت اللہ
ورسولہ ترجمہ ابی سہلہ سائب بن خلاد (احمد نے کہا صحابی مین) سے روایت ہی ایک شخص نے امامت کے ایک قوم کی اور
تھوکا قبلی کیطرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھہ رہی تھی جب وہ نماز سی فارغ ہوا تو آپنے قوم سے کہدیا اب تمہاری امامت
نہ کری بعد اوسکی اوسنے امامت کا قصد کیا لوگون نے منع کیا اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہی اوسنے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپنے فرمایا ہان مین نی منع کیا ہے راوی نے کہا مجھکو گمان ہی آپ نی یہ بھی فرمایا تو نی ایذا دی
اللہ کو اور اوسکی رسول کو **عن** مطرف عن ابیہ قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یصلی فبزق تحت قدمہ الیسری
ترجمہ مطرف سی روایت ہی اونہون نے سنا اپنی باپ (عبداللہ بن شخیر بن عوف) سے مین آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
آپ نماز پڑہ رہی تہے آپنے تھوکا اپنی بائین قدم کے تلے دوسری روایت مین ہی پھر اپنی جوتے سی مل دیا **عن** ابی سعید قال
رایت واثلۃ بن الاسقع فی مسجد دمشق بصق علی البوریا ثم مسحہ برجلہ فقیل لہ لم فعلت ہذا قال انی رایت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعلہ ترجمہ ابی سعید سے روایت ہی مین نی واثلہ بن اسقع کو دیکھا دمشق کے مسجد مین اونہون نی تھوک دیا بوریہ
پر پھر پانون سی مل ڈالا لوگون نی اون سی کہا تم نی ایسا کیون کیا اونہون نی کہا اسواسطے کہ مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا
ایسا کرتی ہوے **باب** ما جاء فی المشرک یدخل المسجد مشرک مسجد مین جا سکتا ہی **ف** اللہ جل جلالہ نے جو فرمایا انما
المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام وہ بطریق وعدی اور پیشین گوئی کے ہے یعنی اب مشرکون کا عمل اور تصرف مسجد حرام مین ایسا ہے
ہونگا نہ بطور نجاست کے اسے طرح نجاست سی مراد نجاست معنوی ہی جو اوسکی قلب مین ہے یعنی کفر کی نجاست دلیل اسکی یہہ ہے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نی ایک مشرکہ عورت کی مشک سی وضو کیا نظیر اسکی کلام اللہ شریف مین دوسری جگہ موجود ہی فاجتنبوا الرجس من
الاوثان یعنی تم نجاست سے بتون کے اللہ نے بتونکو نجس فرمایا حالانکہ اون مین کوئی نجاست ظاہری نہین ہے **عن** انس بن مالک یقول
دخل رجل علی جمل فاناخہ فی المسجد ثم عقلہ ثم قال ایکم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متکئ بین ظہرانیہم

فقلنا له هذا الابيض المتكئ فقال الرجل يا ابن عبد المطلب فقال النبي صلى الله عليه وسلم قد اجبتك فقال
له الرجل يا محمد اني سائلك ومساق الحديث ترجمہ انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص اونٹ پر سوار ہو کر آیا اوس نے اپنا اونٹ
مسجد میں بٹھایا پھر اوسکو باندھ دیا بعد اوسکے پوچھا محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کون ہیں اور آپ تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے اونہوں
نے کہا یہ سفید رنگ میں اور تکیہ لگائے ہوئے ہیں پھر اوس شخص نے کہا اے بیٹے عبد المطلب کے آپ نے فرمایا میں تو
تجھے جواب دے چکا یاد رکھا ہوں یا سن رہا ہوں کہہ کیا کہتا ہے پھر وہ شخص بولا یا محمد میں تم سے پوچھتا ہوں آخر حدیث
تک ف حالانکہ وہ شخص مشرک تھا اور مسجد میں آیا آپ نے منع کیا عن ابن عمر رض قال بعث بنو سعد بن بكر ضمام
بن ثعلبة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فناخ بعيره بفناء المسجد ثم دخل المسجد فاقعد
نحوه قال فقال ايكم ابن عبد المطلب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا ابن عبد المطلب قال يا ابن عبد المطلب
ومساق الحديث ترجمہ عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ بنی سعد نے اپنے طرف سے ضمام بن ثعلبہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
بھیجا وہ آئے انہوں نے اپنا اونٹ مسجد کے دروازہ پر بٹھایا اور اوسکو باندھ دیا پھر مسجد میں گئے بعد اوسکے ویسا ہی بیان کیا جیسا
اوپر گزرا راوی نے کہا انہوں نے کہا عبد المطلب کے بیٹے تم میں سے کون صاحب ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں عبد المطلب
کا بیٹا ہوں انہوں نے کہا اے بیٹے عبد المطلب کے اور بیان کیا حدیث کو آخیر تک عن ابی هريرة قال اليهود تحدثوا عند النبي صلى الله
عليه وسلم وهو جالس في المسجد فاصحابه فقالوا يا ابا القاسم فدعاهم فجلس وانما كانوا يدعوهم ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے یہود
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اپنے لوگوں میں اور کہا اے ابو القاسم پس بلایا آپ نے اوسکو پس بیٹھ گئے

اور فرمایا وہ زمین لعنت کی گئی ہی ف کیونکہ وہان بڑی بڑی کا فر بادشاہ رہی اور اللہ کا غضب اُنپر نازل ہوا وہ شہر تباہ ہوگیا خطابی نے کہا اس حدیث کی اسناد مین گفتگو ہی اور مین نہین جانتا کہ کسی عالم نے بابل کے زمین مین نماز کو حرام کیا ہو اور معارض ہی اسکی حدیث صحیح ہی کل روئی زمین مین نماز پڑہنا درست ہوتا ہی بعضون نے کہا شاید اس ممانعت سے مقصود یہ ہی کہ بابل مین سکونت اختیار نہ کری بعضون نے کہا یہ ممانعت خاص علی رضہ کیواسطے کیونکہ آپ جانتے تہے کہ وہان کے لوگون سے علی کو ضرر پہونچیگا چنانچہ وہ اُسی ملک مین ابن ملجم ملعون کے ہاتہہ سے شہید ہوئے پھر اور اہل بیت پر آپ کی اوسی ملک مین بڑی بڑی صدمے پہونچی **عن** ابی سعید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الارض کلہا مسجد الحمام والمقبرۃ **ترجمہ** ابو سعید سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ساری زمین نماز پڑہنے کی جگہہ ہی سوا حمام اور مقبرے کے **باب** النہی عن الصلوۃ فی مبارک الابل اونٹون کے بیٹہنے کی جگہہ مین نماز پڑہنے کے ممانعت **عن** البراء بن عازب قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الصلوۃ فی مبارک الابل فقال لا تصلوا فی مبارک الابل فانہا من الشیاطین وسئل عن الصلوۃ فی مرابض الغنم فقال صلوا فیہا فانہا برکۃ **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہی سوال ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونٹون کی رہنے کی جگہہ مین نماز پڑہنے کا آپ نی منع فرمایا وہان نماز پڑہنے سے کیونکہ وہ شیاطین کے جگہہ ہے ف وہان نماز پڑہنے مین خوف ہی صدمے پہونچنے کا کوئی اونٹ اوٹھ یا چلا یا لات مارے تو نمازی کو تکلیف ہوگی یا نماز ٹوٹ جاویگی ف اور سوال ہوا بکریون کی منڈے مین نماز پڑہنے سو آپنے فرمایا وہان نماز پڑہو برکت کی جگہہ ہے **باب** متی یومر الغلام بالصلوۃ لڑکے کو نماز پڑہنے کا حکم کب کیا جاوے **عن** سبرۃ بن معبد الجہنی قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم مروا الصبی بالصلوۃ اذا بلغ سبع سنین واذا بلغ عشر سنین فاضربوہ علیہا **ترجمہ** سبرہ بن معبد جہنی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حکم کرو لڑکے کو نماز پڑہنے کا جب سات برس کا ہو اور جب دس برس کا ہو تو نماز پڑہنے کے لیے مارو ف یہہ حکم لڑکے کے اولیا کو ہی اسیطرح لڑکی کا بھی حکم ہے **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مروا اولادکم بالصلوۃ وہم ابناء سبع سنین واضربوہم علیہا وہم ابناء عشر وفرقوا بینہم فی المضاجع **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حکم کرو اپنی اولاد کو نماز پڑہنے کا جب سات برس کے ہون اور مارو اُنکو نماز کی واسطے جب وہ دس برس کے ہون (اور نماز نہ پڑہین) اور جدا سلاؤ اونکو دوسرے روایت مین اتنا زیادہ ہی واذا زوج احدکم خادمہ عبدہ او اجیرہ فلا ینظر الی ما دون السرۃ وفوق الرکبۃ **ترجمہ** اور جب نکاح کردی کوئی تم مین سے اپنی لونڈی کا اپنے غلام یا نوکر سے پھر اوسکو ناف کے نیچی اور گہٹنون کی اوپر نہ دیکہی **عن** ہشام بن حکیم بن حزام انہ سمع معاذ بن عبد اللہ بن خبیب الجہنی قال دخلنا علیہ فقال لامرأتہ متی یصلی الغلام فقالت کان رجل منا یذکر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ سئل عن ذلک فقال اذا عرف یمینہ من شمالہ فمروہ بالصلوۃ **ترجمہ** ہشام بن حکیم بن حزام سے روایت ہی ہم گئے معاذ بن عبد اللہ جہنی کے پاس اور ہمون نے اپنے عورت سے کہا لڑکا کب نماز پڑہی وہ بولی ہم مین سے کوئی شخص بیان کرتا تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا سوال ہوا آپنے فرمایا جب وہ داہنا ہاتہہ تمیز کرنے لگے بائین ہاتہہ سے اوس وقت اوسکو نماز کا حکم کرو +

باب بدء الاذان اذان کیونکر شروع ہوی **عن** ابی عمیر بن انس عن عمومة له من الانصار قال اهتم النبی صلی الله علیه وسلم للصلوة کیف یجمع الناس لها فقیل له انصب رایة عند حضور الصلوة فاذا راوها اذن بعضهم بعضا فلم یعجبه ذلک قال فذکر له القنع یعنی الشبور وقال زیادة شبور الیهود فلم یعجبه ذلک وقال هو من امر الیهود قال فذکر له الناقوس فقال هو من امر النصاری فانصرف عبد الله بن زید وهو مهتم لهم رسول الله صلی الله علیه وسلم فاخبره یا رسول الله انی لبین نائم ویقظان اذ اتانی آت فاراني الاذان قال وکان عمر بن الخطاب قد راه قبل ذلک فکتم عشرین یوما قال انم اخبر النبی صلی الله علیه وسلم فقال لما منعک ان تخبرنی فقال سبقنی عبد الله بن زید فاستحییت فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا بلال قم فانظر ما یامرک به عبد الله بن زید فافعله قال فاذن بلال قال ابو بشر فاخبرنی ابو عمیر ان الانصاری ممن شهد عبد الله بن زید لولا انه کان یومئذ مریضا لجعله رسول الله صلی الله علیه وسلم مؤذنا **ترجمہ** ابو عمیر بن انس سے روایت ہی انہون نی سنا اپنے چچا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہتمام کیا نماز کا یعنی اسبات کا کہ نماز کیونکر ہو کیونکر لوگونکو جمع کیا کرین **ف** یہ اہتمام ۲ سنہ ہجری مین ہوا قبل اسکے بغیر اذان کی نماز ہوا کرتی تھی اور لوگ خود بخود ایک وقت معین پر جمع ہوجایا کرتے تھے **ف** لوگون نی ایک جھنڈا بلند کردیا کہ جبہ نماز کے وقت اوسکو دیکھکر ایک دوسری کو خبر دیگا **ف** کہ نماز کا وقت آگیا **ف** لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ رای پسند نہ آئی **ف** اسواسطے کہ اس مین بڑا حرج تہا سفر اور حضر مین ہر ایک مسجد کے دروازے ایک جھنڈا ضرور تہا دوسری یہہ کہ جھنڈا مکانون کے اوپر سے کیسے نظر آتا اور اون لوگون کو بھی کہلای نہ دیتا جو آڑ مین ہوتے یہ بہتر ہوتی **ف** پھر کسی شخص نے کہا یہودیون کیطرح ایک سنکا بنا لیجیے **ف** اوسکو نماز کیوقت پھونک دینے سے سب کو آواز پہونچ جاوے گی اور لوگ مطلع ہوجاوینگے **ف** آپ کو یہہ تجویز بھی پسند نہین آئی **ف** اس وجہ سے کہ اس مین یہود کی مشابہت تہی اور آپ عبادات مین اہل کتاب سے مشابہت پسند نہین فرماتے تہے دوسری یہہ کہ اس مین بھی ایک حرج تہا ہر ایک مسجد کیواسطے ہر ایک قوم کو ایک سنگ رکہنا ہر سفر مین بھی ساتہہ لینا پڑتا **ف** اور آپنے فرمایا یہہ تو یہود یونکا کام ہے **ف** اس حدیث سے بعضون نی استدلال کیا ہی یہود و نصاری کے مشابہت ممنوع ہونی پر مگر جب مجبوری آن پڑی جنانچہ ایک روایت مین ہی کہ آخر آپنے مجبور ہوکر ناقوس بنانے کا حکم دیا جو نصاری مین مروج ہی **ف** پھر کسی نے ذکر کیا ناقوس کا **ف** وہ دو لکڑیان ہین ایک بڑی ایک چہوٹی بڑی کو چہوٹی سے مارتی ہین اوس سے آواز پیدا ہوتی ہی بخاری **ف** آپنے فرمایا یہہ تو نصاری کا کام ہی پھر عبد اللہ بن زید **ف** بن عبد ربہ بن ثعلبہ انصاری خزرجی ابو محمد مدنی **ف** وہان سے لوٹے لیکن سہو سے کا خیال تہا چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکا خیال تہا اونکو خواب مین اذان بتلائی گئی جب صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے آپسے کہا یا رسول اللہ مین کچہہ سوتا تہا کچہ جاگتا تہا اتنی مین ایک شخص آیا اور مجہے اذان سکہائی راوی نی کہا حضرت عمر نے اس سے بیس روز پیشتر اذان کو خواب مین دیکہہ لیا تہا لیکن آنحضرت سے کسی نے نہین کہا جب عبد اللہ بن زید کہہ چکے تو انہون نی بہی کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچہا تم نی پہلے کیون نہ کہا انہون نے کہا مجہسے پہلے عبد اللہ بن زید نے بیان کردیا اسواسطے مجکو شرم آئی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال سے فرمایا اوٹھ جیسا عبد اللہ

ف واذن بلال ان یشفع الاذان ویوتر الاقامة الا قد قامت الصلوة علی رسول الله صلی الله علیه وسلم

بن زید کہین اوسطرح کہ بلال نے اذان دی ابو بشر نے کہا مجھ سے ابو عمیر نی بیان کیا انصار سمجھتے تھے کہ اگر عبد اللہ بن زید بیمار نہ ہوتی اوسدن تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونھی کو مؤذن بناتے ف لیکن وہ اتفاق سے اون دنون بیمار تھی اور فضیلت بلال کے قسمت مین تھے اونھی کو ملے پھر ہمیشہ وہی مؤذن رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ کی حیات تک **باب کیفیت الاذان** اذان کیونکر دینا چاہیے **عن** عبد اللہ بن زید قال لما امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالناقوس یعمل لیضرب بہ للناس لجمع الصلوۃ طاف بی وانا نائم رجل یحمل ناقوسا فی یدہ فقلت یا عبد اللہ اتبیع الناقوس قال وما تصنع بہ فقلت ندعو بہ الی الصلوۃ قال افلا ادلک علی ما ھو خیر من ذلک فقلت بلی قال فقال تقول اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشھد ان لا الہ الا اللہ اشھد ان لا الہ الا اللہ اشھد ان محمدا رسول اللہ اشھد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ قال ثم استاخر عنی غیر بعید ثم قال وتقول اذا اقمت الصلوۃ اللہ اکبر اللہ اکبر اشھد ان لا الہ الا اللہ اشھد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلاۃ حی علی الفلاح قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ فلما اصبحت اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ بما رایت فقال انھا لرویا حق ان شاء اللہ فقم مع بلال فالق علیہ ما رایت فلیؤذن بہ فانہ اندی صوتا منک فقمت مع بلال فجعلت القیہ علیہ ویؤذن بہ قال فسمع ذلک عمر بن الخطاب وھو فی بیتہ فخرج یجر ردائہ ویقول والذی بعثک بالحق یا رسول اللہ لقد رایت مثل ما رای فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فللہ الحمد **ترجمہ** عبد اللہ بن زید سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناقوس بنانے کا حکم دیا نماز کی خبر کرنیکو واسطے مجھے سوتے مین ایکشخص دکھائی دیا جو اپنے ہاتھ مین ناقوس لیے ہوے مین نے اوس سے کہا اے خدا کی بندی ناقوس بیچتی ہے وہ بولا تم کیا کروگے مین نے کہا ہم اوس سے لوگون کو نماز کیواسطے بلایا کرینگے وہ بولا مین تمکو ایسی چیز نہ بتاؤن جو اس سے بہتر ہے ف اوس مین کسی پیسے کے ساتھ رکھنے کیضرورت نہین ہے یہ تو دنیا کی بہتری ہے دین کی بہتری یہ ہے کہ ناقوس بجانے مین ثواب نہین ہے اوسمین ثواب ہے وہ ذکر الٰہی ہے۔ یہ شخص فرشتہ تھا جو اللہ جل جلالہ کی طرف سے مامور ہوا تھا اذان کی تعلیم کے لیے ف مین نے کہا کیون نہین اوس نے کہا کہو اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشھد ان لا الہ الا اللہ اشھد ان لا الہ الا اللہ اشھد ان محمدا رسول اللہ اشھد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ پھر وہ شخص پیچھے ہٹ گیا مگر دور نہین گیا اور کہا جب نماز کی لیی کھڑا ہو تو کہو اللہ اکبر اللہ اکبر اشھد ان لا الہ الا اللہ اشھد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ جب صبح ہوئی تو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور جو مین نے خواب مین دیکھا تھا بیان کیا آپنے فرمایا یہ خواب سچا ہے اگر خدا چاہے تو اوٹھ بلال کے ساتھ اور جو تو نے سنا ہے اوسکو بتا دی وہ اذان دیگا کیونکہ اوسکی آواز تجھ سے زیادہ بلند ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مؤذن کا بلند آواز ہونا بہتر ہے ف مین بلال کے ساتھ اوسکے کھڑا ہوا اونکو بتاتا جاتا تھا وہ پکارتے جاتے تھے جب عمر بن خطاب نے یہ سنا وہ اپنے

گھر مین گیا جلدی سے چادر کھینچتے ہوئے نکل آئے اور کہنے لگے قسم اوس ذات کی جس نے آپکو سچا پیغمبر کیا یارسول اللہ مین نے بھی خواب مین ایسے
طرح دیکھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سنکر یہہ فرمایا شکر ہی خدا کا **ف** ایک اور گواہ ہوگیا اب خواب کے سچے ہونے مین کوئی
شبہہ نہین **ہا عن** ابی محذورۃ قال قلت یا رسول اللہ علمنی سنۃ الاذان قال فمسح مقدم راسی وقال تقول اللہ اکبر
اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر ترفع بھا صوتک ثم تقول اشھد ان لا الہ الا اللہ اشھد ان لا الہ الا اللہ اشھد
ان محمدا رسول اللہ اشھد ان محمدا رسول اللہ تخفض بھا صوتک ثم ترفع صوتک بالشھادۃ اشھد
ان لا الہ الا اللہ اشھد ان لا الہ الا اللہ اشھد ان محمدا رسول اللہ اشھد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ
حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح فان کان صلوۃ الصبح قلت الصلوۃ خیر من النوم الصلوۃ خیر
من النوم اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ **ترجمہ** ابو محذورہ (اونکا نام اوس یا سمرہ یا سلمہ یا سلیمان ہے ابن معیر یا عمیر بن لوذان
کی جمحی) سے روایت ہے مین نے کہا یارسول اللہ مجھی اذان سکھلاؤ کیونکر کہتے ہین آپ نے میری سر پر اگیجانب مین ہاتھہ پھیرا **ف**
نسخہ مطبوعہ مصر یہ اور مطبوعہ دہلی مین یون ہی ہے اور نسخہ قلمی مین فمسح مقدم راسہ ہے اوسکے دو معنی ہوسکتے ہین ایک یہ کہ رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر مبارک پر ہاتھہ پھیرا یہ اتفاقات سے ہوگا دوسرے یہہ کہ ابو محذورہ کے سر پر ہاتھہ پھیرا برکت کیواسطے تاکہ اذان مانے
رہے **ف** اور فرمایا کہہ اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر بلند آواز سے پھر آہستہ سے کہہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ
اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ پھر بلند آواز سے کہہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا
رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ **ف** اس حدیث سے ترجیع یعنی مکرر شہادتین کے بخوبی ثابت ہوئی اور مردود ہوگئی وہ تاویل کہ یہہ واسطے
تعلیم کے تھا نہ تقریر کے **ف** حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح اگر صبح کے اذان ہو تو اسکے بعد دو بار کہہ الصلوۃ
خیر من النوم الصلوۃ خیر من النوم (اور جو وقت کسی نماز کی اذان ہو تو یہ نہ کہہ) پھر کہہ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ۔ دوسری روایت
مین بھی ایسیطرح ہے اوس مین بھی الصلوۃ خیر من النوم پہلی اذان مین ہے۔ فجر مین کہا ابو داؤد نے مسند کی روایت
اس سے زیادہ صاف ہے اوس مین یہہ ہے کہ تکبیر آپنے دو دو بار سکھائی اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ۔
اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ
عبد الرزاق نے کہا جب تکبیر کہو تو دو بار کہہ قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ تو نے سنا ہے ابو محذورہ اپنی پیشانی کے بال انہین
کترائی تھی نہ اونکو جدا کرتے تھے اس سبب سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھہ اوسجگہہ پھیرا تھا **ہا عن** ابی محذورۃ ان رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم علمہ الاذان تسع عشرۃ کلمۃ والاقامۃ سبع عشرۃ کلمۃ الاذان اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا
اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی علی
الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ [illegible] اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا
اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی علی

الفلاح حی علی الفلاح قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ ترجمہ ابو محذورہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوکو اذان سکھلائی تو میں کلمے اسطرح سے اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد
ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اور پھر چار بار شہادتین پھر حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح
حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ اور اقامت اسطرح سے سترہ کلمے اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا
اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح قد قامت الصلوۃ
قد قامت الصلوۃ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ ف اس حدیث سے بھی صاف ترجیع ثابت ہے عن ابی محذورۃ قال القی علی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التاذین ھو بنفسہ فقال قل اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ
اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ قال ثم ارجع فمد من صوتک اشہد ان
لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ
حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ ترجمہ ابو محذورہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اسکو
مجھ اذان بتائی فرمایا کہو اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان
محمدا رسول اللہ پھر فرمایا دوبارہ بلند آواز سے کہو اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول
اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ ف اس روایت سے بھی ترجیع ثابت ہے
عن ابی محذورۃ یقول لم یعلمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاذان حرفا حرفا اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد
ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد
ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح قال و
کان یقول فی الفجر الصلوۃ خیر من النوم مرتین ترجمہ ابو محذورہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ اذان ایک ایک حرف بتلائی
اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان
لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح راوی نے
کہا فجر میں کہتے تھے الصلوۃ خیر من النوم عن ابی محذورۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علمہ الاذان یقول اللہ اکبر اللہ اکبر
اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ ثم ذکر مثل اذان بلال زاد ابن جریج عن عبد العزیز بن عبد الملک فی معناہ
فی حدیثہ قال لک بن دینار قال سالت ابن ابی محذورۃ قلت حدثنی عن اذان ابیک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر فقال
اللہ اکبر اللہ اکبر فطوکذلک حدیث جعفر بن سلیمان عن ابی محذورۃ عن عمہ عن جدہ الا انہ قال ثم ترجع فتمد من صوتک
اللہ اکبر اللہ اکبر ترجمہ ایک روایت میں ابی محذورہ سے شروع اذان میں دو بار اللہ اکبر کہنا ہے دوسری روایت میں ہے ایسا ہی ہے مگر
میں ہے آپ نے اللہ اکبر اللہ اکبر بس تیسری روایت میں ہے کہ پہلے دو بار یوں کہو اللہ اکبر اللہ اکبر پھر دوبارہ بلند آواز سے کہو اللہ اکبر اللہ اکبر

ف گویا تکبیر مین بھی ترجیع ہے اسوجہسے چار بار کہنا چاہیے دوبار پہلے آہستہ آواز سے پھر دوبار بلند آواز سے عن ابی لیلی قال الصلوٰۃ ثلاثۃ احوال قال وحدثنا اصحابنا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لقد اعجبنی ان تکون صلوٰۃ المسلمین او قال المؤمنین واحدۃ حتی لقد ھممت ان ابعث رجالا فی الدور ینادون الناس بحین الصلوٰۃ وحتی ھممت ان آمر رجلا یقوم علی الاکام ینادی للمسلمین بحین الصلوٰۃ حتی نفسوا او کاد وا ان یفسوا قال فجاء رجل من الانصار فقال یا رسول اللہ انی لما رجعت لما رأیت من اھتمامک بامر ھذا الاذان علیہ تو بین اخضرین فقام علی المسجد فاذن ثم قعد قعدۃ ثم قام فقال مثلھا الا انہ یقول قد قامت الصلوٰۃ ولو کان ان تقول الناس قال ابن المثنی ان تقولوا لقلت انی کنت یقظانا غیر نائم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال ابن المثنی لقد اراک اللہ عزوجل خیرا ولم یقل عمرو لقد اراک اللہ خیرا فمر بلالا فلیؤذن قال فقال عمر اما انی قد رأیت مثل الذی رأی ولکنہ لما سبق استحییت قال وحدثنا اصحابنا قال وکان الرجل اذا جاءہ یسأل فیخبر بما سبق من صلاتہ وانھم قاموا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بین قائم وراکع وقاعد مصل مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابن المثنی قال عمرو وحدثنی بھا حصین عن ابی لیلی حتی جاء معاذ قال شعبۃ وقد سمعتھا من حصین فقال لا ادراہ علی حال الا فوق ذلک فافعلوا ثم رجعت الی حدیث عمرو بن مرۃ وقال فجاء معاذ فاشار الیہ قال شعبۃ وھذہ سمعتھا من حصین قال فقال معاذ لا ادراہ علی حال الا کنت علیھا قال فقال ان معاذا قد سن لکم سنۃ کذلک فافعلوا قال وحدثنا اصحابنا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما قدم المدینۃ امرھم بصیام ثلاثۃ ثم انزل رمضان وکانوا قوما لم یتعودوا الصیام وکان الصیام علیھم شدیدا فکان من لم یصم منھم مسکینا فانزلت ھذہ الآیۃ فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ فکانت الرخصۃ للمریض والمسافر فامروا بالصیام قال وحدثنا اصحابنا قال وکان الرجل اذا افطر فنام قبل ان یاکل لم یاکل حتی یصبح قال فجاء عمر بن الخطاب فاراد امراتہ فقالت انی قد نمت فظننت انک قد نمت فقال ما نمت فجاء رجل من الانصار فاراد الطعام فقالوا حتی نسخن لک شیئا فنام فلما اصبح اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فانزل اللہ ھذہ الآیۃ احل لکم لیلۃ الصیام الرفث الی نسائکم ترجمہ ابن ابی لیلی سے روایت ہے کہ نماز کی تین حالتین ہیں ہمارے لوگون نے ہم سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے یہ بات بھلی معلوم ہوتی ہے کہ سب مسلمان ملکر نماز پڑھا کرین اور یکجا جمعیت ہوا کرے یہانتک کہ میں نے قصد کیا لوگونکو بھیجدیا کرون پکارا کرین گھرون پر نماز کا وقت آگیا اور میں نے یہ بھی قصد کیا لوگ بلند مقامون پر کھڑے ہوکر مسلمانون کو پکارا دیا کرین نماز کا وقت آگیا یہان تک کہ وہ ناقوس بجانے لگے یا قریب ہے کہ ناقوس بجانے لگے اتنے مین ایک شخص انصاری آیا اور بولا یا رسول اللہ جب مین آپکے پاس سے گیا مجھے اسی کا خیال تھا جسکا آپ اہتمام کر رہے ہین تو مین نے ایک شخص کو دیکھا گویا وہ دو کپڑے سبز رنگ کے پہنے ہوئے ہے وہ مسجد پر کھڑا ہوا اوس نے اذان دی پھر تھوڑی دیر بیٹھکر پھر کھڑا ہوا اور جو کلمے اذان مین کہے تھے وہ ہی پھر کہے مگر قد قامت الصلوٰۃ زیادہ کیا اور اگر لوگ مجھے جھوٹا نہ کہین تو مین یہ کہہ سکتا ہون مین جاگتا تھا سوتا نہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے تجھے بہتر خواب دکھایا تو بلال کو حکم کر وہ اذان دیوے اتنے مین حضرت عمر نے کہا مین نے بھی ایسا ہی دیکھا لیکن چونکہ وہ پہلے کہہ چکے اسواسطے

مین نے کہنے مین شرم کی - اور میری لوگون نے مجھسے حدیث بیان کی کہ پہلے جب کوئی شخص مسجد مین آتا اور دیکھتا جماعت ہوچکی ہے
تو پوچھتا کتنی رکعتین ہوئین مین ف اوس شخص سے پوچھتا جو پہلے سے مسجد مین آیا ہے لیکن ابھی نماز مین شریک نہین ہوا یا نماز پڑھنے
والونسے پوچھ لیتا اوس وقت تک نماز مین بات کرنا درست ہوگا ف پھر وہ اسقدر نماز پڑھ کر شریک ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے پیچھے لوگون کے حال مختلف ہوگئے کوئی کھڑا ہی کوئی رکوع مین ہی کوئی قعدے مین ہی کوئی آپکے ساتھ پڑھ رہا ہے ف حاصل یہ ہے
کہ مسبوق اپنی گئی ہوئی نماز ادا کرکے پھر آپکے ساتھ شریک ہوتا یہ نہ تھا کہ آتی ہے امام ساتھ شریک ہوکر جب امام سلام پھیرے تو اوسوقت گئی ہوئے
نماز ادا کرلیوے ف اتنے مین معاذ بن جبل رض آئے اُنہون نے کہا مین تو جس حال مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھونگا وہی کرونگا
یعنی آتے ہی نماز مین شریک ہوجاونگا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معاذ نے تمھارے واسطے ایک سنت مقرر کی تو ایسا ہی کیا کرو ف
جب سے یہ دستور ہوا کہ مسبوق آکر نماز مین شریک ہوجاوے پھر امام کی فرغت کے بعد اپنے باقی نماز پڑھ لیوے ف اور میری لوگون نے
مجھسے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینے مین تشریف لائے اونکو تین روز ونکا حکم کیا پھر رمضان کے روزے فرض ہوئے اور
اون لوگون کو روزون کی عادت نہ تھی روزہ اون پر نہایت سخت ہوتا تو جو شخص روزہ نہ رکھتا وہ ایک مسکین کو کھانا کھلا دیتا ف
اوائل اسلام مین چند روز تک روزہ فرض خیر اختیاری تھا خواہ روزہ رکھے یا فدیہ دیوے پھر یہ حکم منسوخ ہوگیا ف پھر یہ آیت اُتری
جو شخص تم مین سے رمضان کا مہینہ پاوے وہ روزہ رکھے پھر حضرت نہ رہی مگر مریض اور مسافر کو واسطے باقی سب لوگون کو روزہ رکھنے کا حکم ہوا
اور میری لوگون نے مجھسے حدیث بیان کی کہ اوائل اسلام مین جب کوئی آدمی روزہ کھولکر سوجاتا اور کھانا نہ کھاتا تو پھر دوسری روز
کی افطار تک اوسکو کھانا درست نہوتا ایکبار حضرت عمر رض نے اپنی بی بی سے صحبت کا قصد کیا وہ بولی مین سوگئی تھی ف روزہ کھول کر
تو اب وطی ناجائز ہے ف حضرت عمر پھر سمجھے بجھے نہ کرتی ہی اُنہون نے اوس سے جماع کیا اور ایک مرد انصاری نے کہا مین کا ارادہ کیا
بعد افطار کے لوگون نے کہا ذرا ٹھہر وہم کھانا گرم کرلین وہ سوگیا جب صبح ہوئی تو یہہ آیت اُتری احل لکم لیلۃ الصیام الآیۃ یعنے حلال تمھارے
واسطے روزون کی راتون مین جماع کرنا اپنی عورتون سے عن معاذ بن جبل قال الحیلۃ الصلوٰۃ ثلاثۃ احوال واحیل الصیام
ثلاثۃ احوال وساق نصر الحدیث بطولہ واقتص ابن البشنے منہ قصۃ صلاتھم نحو بیت المقدس قط قال الحال الثالث ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدم المدینۃ فصلی یعنے نحو بیت المقدس ثلاثۃ عشر شھرا فانزل اللہ تعالیٰ ھذہ الآیۃ
قد نری تقلب وجھک فی السماء فلنولینک قبلۃ ترضاھا فول وجھک شطر المسجد الحرام وحیثما کنتم فولوا
وجوھکم شطرہ فوجھہ اللہ تعالیٰ الی الکعبۃ وتم حدیثہ وسمی نصر صاحب الرؤیا قال فجاء عبد اللہ بن زید یا
رجل من الانصار وقال فیہ فاستقبل القبلۃ قال اللہ اکبر اللہ اکبر اشھد ان لا الٰہ الا اللہ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ
اشھد ان محمدا رسول اللہ اشھد ان محمدا رسول اللہ الصلوٰۃ مرتین حی علی الفلاح مرتین اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ
ثم اسھل عنہ ثم قام فقال مثلھا الا انہ قال اذا بعد قال حی علی الفلاح قد قامت الصلوٰۃ قد قامت الصلوٰۃ قال
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقنھا بلالا فاذن بھا بلال وقال فی الصوم قال فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کان یصوم ثلاثة ایام من کل شهر ویصوم یوم عاشوراء فانزل الله تعالی کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم الی قوله طعام مسکین فکان من شاء ان یصوم صام ومن شاء ان یفطر ویطعم کل یوم مسکینا اجزأه ذلک فهذا اصول فانزل الله تعالی شهر رمضان الذی انزل فیه القرآن الی ایام اخر فثبت الصیام علی من شهد الشهر وعلی المسافر یقضی ویثبت الطعام الشیخ الکبیر العجوز اللذین لا یستطیعان الصوم وجاد صرمة وقد عمل بهذه وساق الحدیث

ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ نماز کی تین حال بدلی اسیطرح روزی کی تین حال بدلے پھر حدیث بیان کی اوسیطرح طول سے اور ابن مثنی نے بیت المقدس کیطرف نماز پڑھنے کا قصہ بیان کیا تیسرا حال یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لاے آپ نے بیت المقدس کیطرف تیرہ مہینے تک نماز پڑہی پھر اللہ جل جلالہ نے یہ آیت اوتاری ہم تیرا نظر اوٹھانا آسمان کیطرف دیکھتے ہین اب ہم بدلی دیتے ہین تیرا وہ قبلہ جسکو تو پسند کرتا ہے تو پھیر منہ اپنا مسجد حرام کیطرف اور جہان پر تم ہو اوسی طرف منہ پھیرو تو اللہ جل جلالہ نے منہ آپکا کعبہ کیطرف کردیا تمام ہوگئی حدیث ابن مثنی کی اور نصر بن محاجر نے خواب دیکھنے والے کا نام لیا تو کہا عبد اللہ بن زید ایک شخص تھے انصار مین سے اس روایت مین یہ ہے کہ اوس شخص نے منہ کیا قبلہ کیطرف اور کہا اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوة دو بار حی علی الفلاح دو بار اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ پھر تھوڑی دیر تک ٹھہرا رہا بعد اوسکی کھڑا ہوا اور ایسا ہی کہا مگر بعد حی علی الفلاح کے قد قامت الصلوة قد قامت الصلوة کہا راوی نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے کہا بلال کو یہ سکھا دو بلال نے اذان دی اور روزی مین بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہینے مین تین روزے رکھا کرتے اور عاشورا کے دن روزہ رکھتے تب اللہ تعالی نے یہ آیت وتاری فرض ہوئی تیسرے روزی جیسے فرض ہوئی اون لوگون پر جو تم سے پہلی تھے تاکہ بچو تم گنتی ہون سے چند دنون تک تو جو شخص تم مین سے بیمار ہو یا مسافر ہو وہ شمار کرے اور دنون مین اوسی حساب سے اور جو لوگ طاقت رکھتے ہین وہ فدیہ دین ایک مسکین کا کہانا - پس ہر ایک شخص کو اختیار تھا جو چاہتا تہا روزہ رکھتا تہا جو چاہتا تہا نہ رکھتا تہا ہر روزی کے بدلے مین ایک مسکین کو کہانا کہلا دیتا تہا ایک سال تک یہی حکم رہا پھر اللہ جل جلالہ نے یہ حکم اوتارا شهر رمضان الذی انزل فیه القرآن الآیة مہینہ رمضان کا وہ مہینہ ہے جس مین قرآن اوترا (عرش سے آسمان دنیا پر لاکر رکھا گیا) جو ہدایت ہے لوگون کے واسطے اور دلیلین ہین ہدایت کے اور فرق کی درمیان حق اور باطل کے جو شخص تم مین سے پاوے اس مہینے کو وہ روزہ رکھے اور جو بیمار ہو یا مسافر ہو وہ قضا کرے اوتنی دنون کے حساب سے اور دنون مین پھر فرض ہوگیا روزہ ہر ایک شخص پر جو پاوے ماہ رمضان کو اور مسافر پر قضا فرض ہوئی اور فدیہ قائم ہوگیا بڈہے یا بڑہیا کیلیے جو روزہ نہ رکھ سکتے ہون آخر حدیث تک

باب فی الاقامة تکبیر کے بیان مین **عن انس** قال امر بلال ان یشفع الاذان ویوتر الاقامة زاد حماد فی حدیثه الا الاقامة ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بلال کو حکم ہوا اذان جفت کہنے کا اور تکبیر طاق کہنے کا **ف** یعنی ایک بار کہنی کا یہ مذہب بھی اکثر اہل علم کا صحابہ اور تابعین مین سے اور یہی قول ہے مالک اور شافعی کا **ف** حماد کی روایت مین تہا زیادہ ہے سوا اقامت کے **ف** یعنی قد قامت الصلوة کے وہ دو بار کہے اسی طرح تکبیر بھی اول و آخر مین دو دو بار کہے باقی سب کلمے ایک ایک بار بطرح اللہ اکبر اللہ اکبر

اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ اللہ اکبر اللہ اکبر
لا الہ الا اللہ **عن** ابن عمر قال انما کان الاذان علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرتین مرتین والاقامۃ مرۃ مرۃ غیر انہ
یقول قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ فاذا سمعنا الاقامۃ توضانا ثم خرجنا الی الصلوۃ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے
روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانی مین اذان دو دو بار ہوتی اور تکبیر ایک ایک بار سوا قد قامت الصلوۃ کے اوسکو دو بار کہتی
تو جب ہم تکبیر سنتی وضو کرتے اور نماز کے لیی آتے **باب** الرجل یؤذن ویقیم احر ایک شخص اذان دی دوسرا تکبیر کہے درست ہے **عن**
عبداللہ بن زید قال اراد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یضرب بالناقوس فی الاذان اشیاء لم یصنع منہا شیئا قال فاری عبداللہ بن زید
الاذان فی المنام فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فقال القہ علی بلال فالقاہ علیہ فاذن بلال فقال عبداللہ انا
رایتہ وانا کنت اریدہ قال فاقم انت **ترجمہ** عبداللہ بن زید سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان مین چند کاموں کے
کرنیکا قصد کیا (جیسی ناقوس پھونکنا وغیرہ) لیکن کوئی کام نہین کیا پھر عبداللہ بن زید کو خواب مین اذان دکہلائی دی وہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور اونکو خبر دی آپ نی فرمایا بلال کو سکہا دی اونہون نی بلال کو سکہا دیا عبداللہ نی کہا مین نے
خواب مین اذان دیکہی تہی مین چاہتا تہا خود دیکہون آپ نے فرمایا تکبیر کہو **عن** زیاد بن الحارث الصدائی قال لما کان اول الاذان
الصبح امرنی یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاذنت فجعلت اقول اقیم یا رسول اللہ فجعل ینظر الی ناحیۃ الشرق الی الفجر فیقول
حتی اذا طلع الفجر نزل فبرز ثم تنصرف الی وقد تلاحق اصحابہ یعنی فتوضا فاراد بلال ان یقیم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ان اخا صداء ہو اذن ومن اذن فہو یقیم قال فاقمت **ترجمہ** زیاد بن الحارث صدائی سے روایت ہی پہلی اذان صبح کی مین نے دی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے جب اذان دی چکا بعد اوسکے مین تکبیر کہنا چاہتا تہا آپ پورب کیطرف فجر کی روشنی کو دیکہتے تہے اور فرماتی تہے ابہی نہین
جب خوب ہوگئی تو آپ اوتری اور وضو کیا آپکے اصحاب آکر آپ سی ملگئے بلال نے تکبیر کہنا چاہا آپ نے فرمایا صدائی نی اذان دی ہی جو اذان
دی وہی تکبیر کہے **ف** دوسرا تکبیر کہے مگر ضرورت ہو تو مضایقہ نہین **ف** صدائی نے کہا پھر مین نی تکبیر کہی **باب**
رفع الصوت بالاذان بلند آواز سے اذان کہنے کا بیان **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المؤذن یغفر لہ مدی صوتہ
ویشہد لہ کل رطب ویابس شاہد الصلاۃ یکتب لہ خمس وعشرون صلاۃ ویکفر عنہ ما بینہما **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مؤذن کو بخشا جاتا ہے جہانتک اوسکی آواز جاتی ہی **ف** یعنی اسقدر مغفرت اوسکی لیے ہوتی
ہی یا اتنے گناہ اوسکے بخشدیے جاتے ہین جو اتنی جگہ تک ساوین **ف** اور گواہ ہوجاتی ہین اوسکے لیے سب چیزین تر اور خشک اور جو
شخص جماعت مین حاضر ہوتا ہے اوسکی واسطے پچیس نمازون کا ثواب لکہا جاتا ہے اور ایک نماز سے دوسری نماز تک کا گناہ اوسکا معاف ہوجاتا ہے **عن**
ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا نودی بالصلوۃ ادبر الشیطان ولہ ضراط حتی لا یسمع التاذین
فاذا قضی النداء اقبل حتی اذا ثوب بالصلوۃ ادبر حتی اذا قضی التثویب اقبل حتی یخطر بین المرء ونفسہ ویقول اذکر
کذا اذکر کذا لما لم یکن یذکر حتی یظل الرجل ان لا یدری کم صلی **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جب اذان

ہوتی ہی تو شیطان پیٹھ موڑ کر بھاگتا ہوا چلا جاتا ہے تاکہ اذان نہ سنے جب اذان ہو چکتی ہی پھر آتا ہی جب نماز شروع ہوتی ہی پیٹھ موڑ کر چلا جاتا ہی جب نماز شروع ہو جاتی ہی پھر آتا ہی آدمی کے دل میں ادھر ادھر کے خیالات ڈالتا ہی جو اوسکو کبھی نہ آتے تھے یہانتک کہ وہ بھول جاتا ہی کتنی رکعتیں پڑھیں **ف** **باب** ما یجب علی المؤذن من مراعاۃ الوقت مؤذن کو وقت کا خیال رکھنا چاہیے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الامام ضامن والمؤذن مؤتمن اللھم ارشد الایمۃ واغفر المؤذنین **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام ضامن ہے **ف** یعنی مقتدیون کی نماز کی صحت اسکے نماز کی صحت پر موقوف ہی اوسکو چاہیے طہارت میں احتیاط کرے اور شرائط نماز کے اچھی طرح ادا کرے یہ مراد نہیں ہی کہ اوس پر تاوان لازم ہوگا **ف** اور مؤذن کی امانت سپرد ہی **ف** لوگ اوسکے آواز پر اعتماد کرتے ہین نماز پڑھتے ہین روزہ کھول لیتے ہین اوسکو چاہیے وقت کا خوب خیال رکھے وقت سے پہلے اذان نہ دے نہ دیر کرے **ف** اے پروردگار ہدایت کر تو اماموں کو (توفیق دے اونکو علم اور عمل کے) اور بخشدے تو مؤذنون کو (جو اون سے قصور ہو جاوے بھول چوک مین) **باب** الاذان فی المنار وکراہیۃ الاذان علی الجدران والسطوح منار کے اوپر اذان دینے کا بیان **عن** ابی جحیفۃ قال کان بلال یؤذن اذا زالت الشمس لا یخرم اذانہ امر ان یتبع الفیٔ قال کان یؤذن اذا رأی الفیٔ قد بلغ طول بیت حول المسجد قال ثم خرج بلال فرأیتہ یؤذن ثم رأیتہ یثوب بین یدی الصلوٰۃ علی بطحاء لہ ثم خرج الی البطحاء فرکز عنزۃ فتوضأ فصلی الظہر فرأی الناس یسعون فجلس علی البیت ینظر الی البطحاء فاذا راٰہ تمطی ثم قال اللھم انی احمدک واستعینک علی قریش ان یقیموا دینک ثم ہم بیوتن قال واللہ ما علمت کان یمر بتلک الساعۃ ولحد ہذہ الکلمات **ترجمہ** ابوجحیفہ سے روایت ہی میرے گھر سب گھرون مین جو مسجد کے گرد تھے اونچا تھا اور بلال اذان آن کر فجر کے اذان دیا کرتے تھے **ف** اسی معلوم ہوا کہ بلند جگہ پر اذان دینا جیسے مینار پر مستحب ہے تاکہ آواز دور تک پہونچے **ف** تو وہ پچھلی سے آکر وہان بیٹھتے صبح صادق ہو جاتی انگڑائی لیتے یا جماہی (کیونکہ بیٹھے بیٹھے نیند آجاتی ہی) پھر فرماتی اے پروردگار مین تیرا شکر کرتا ہون اور تجھسے مدد مانگتا ہون قریش پر تاکہ وہ قائم کریں تیرے دین کو اپنی مسلمان ہو جاوین) پھر اذان دیتے قسم خدا کی مین نے کبھی نہ دیکھا بلال کو یہ کلمات نہ کہتے (یعنے ہر رات کو یہ دعا مانگتے تھے کبھی ناغہ نہین کرتے تھے **ف** قریش اولاد اسمٰعیل سے عرب کے ملک مین نہایت قوی اور معزز قوم تھی اور کعبہ لوگون مین کا قبلہ تھا اسواسطے دین اسلام کو قوت نہوتی تھی بلکہ خطرہ رہتا تھا بعد کو اللہ جل جلالہ نے یہ دعا قبول کی اور بہت لوگون مین سے مسلمان ہوئے اور کچھ مارے گئے کچھ ذلیل و خوار ہوئے مکہ فتح ہو گیا اسلام کی شوکت خوب ہو گئی **باب** المؤذن یستدیر فی اذانہ مؤذن اذان مین گھومے یا نہ گھومے **عن** ابی جحیفۃ قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمکۃ وھو فی قبۃ حمراء من ادم فخرج بلال فاذن فکنت اتتبع فمہ ھھنا وھھنا یمینا وشمالا یقول حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح قال ثم رکزت لہ عنزۃ فتقدم فصلی الظہر یمر بین یدیہ الکلب والحمار لا یمنع ثم رأیت بلالا اخرج بلالا فاذن فلما بلغ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح لوی عنقہ یمینا وشمالا ولم یستدر ثم دخل فاخرج العنزۃ وساق حدیث **ترجمہ** ابوجحیفہ (وہب بن عبداللہ بن وہب سوائی معروف بہ ہب الخیر) سے روایت ہی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس مکہ مین آیا ایک ڈیری مین تھے جو سرخ چمڑے کا تھا بلال نکلے انہون نے اذان دی مین انکی منہ کو دیکھتا تھا ادھر اور ادھر دونو طرف پھرتا تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور آپ کے سر مبارک جوڑا پہنی ہوئے تھے چادرین مین کی گویا قطر کی بنی ہوئین تھین اور ہی موسیٰ بن اسمٰعیل کی روایت مین یہ بھی ہی بلال نے دیکھا وہ ابطح کیطرف نکلے جب حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح پر پہونچے تو اپنی گردن داہنی بائین پھیر سے اور گھومے نہین پھر گئی اور برچھی لیکر

آگے بعد اوسکی بیان کیا حدیث کو ہیر تک **باب** فی الدعا بین الاذان والاقامۃ اذان اور اقامت کے بیچ مین دعا کرنیکا بیان **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرد الدعا بین الاذان والاقامۃ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان اور اقامت کے بیچ مین دعا رد نہین کیجاتے یعنے ضرور قبول ہوتی ہی دنیا مین یا آخرت مین اوسکا ثواب ملتا ہی **باب** ما یقول اذا سمع المؤذن اذان کا جواب کیونکر دی **عن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سمعتم النداء فقولوا مثل ما یقول المؤذن **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سنو تم اذان کہتا جیسا مؤذن کہے تم بھی کہو **ف** یعنی جو کلمہ مؤذن کہتا جاوی وہ تم بھی کہتے جاؤ مگر جب مؤذن حی علی الصلوۃ کہے یا حی علی الفلاح تو سننے والا لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کہے اور جب الصلوۃ خیر من النوم کہے تو سننے والا صدقت وبررت وبالحق نطقت (مرقاۃ)

عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما یقول ثم صلوا علی فانہ

مر من صلی علی صلاۃ صلی اللہ علیہ بہا عشرا ثم سلوا اللہ لی الوسیلۃ فانہا منزلۃ فی الجنۃ لا تنبغی الا لعبد من عباد اللہ وارجو ان اکون انا ہو فمن سال اللہ لی الوسیلۃ حلت علیہ الشفاعۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سنو تم اذان کو تو کہو جو کہتا ہی مؤذن پھر درود بھیجو میری اوپر جو شخص میرے اوپر ایکبار درود بھیجے گا اللہ جل جلالہ اوس پر دس بار اپنی رحمت نازل کریگا بعد اوسکے اللہ جل جلالہ سے میرے لیے وسیلہ مانگو کیونکہ وسیلہ ایک درجہ ہی جنت مین جو کسیکو نہ ملیگا سوا ایک بندے کے اور مجھی امید ہی وہ بندہ مین ہونگا **ف** یہ آپ نے اوسوقت فرمایا تہا جب آپ پر وحی نازل ہوتی تہی سو اوسکے آپ کو معلوم ہوگیا کہ وسیلہ میری واسطے ہی ابد تک اسے یہ فائدہ ہی کہ اوس درجہ مین اور ترقی ہووے نے کہا وسیلہ ایک قرب مرتبہ ہی جیسی وزارت کا مرتبہ بادشاہ کے سامنے **عن** عبد اللہ بن عمرو ان رجلا قال یا رسول اللہ ان المؤذنین یفضلوننا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل کما یقولون فاذا انتہیت فسل تعطہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ مؤذن کو ہم سے زیادہ فضیلت ہی (تو ہمکو بہی کوئی کام بتایئے جسکی وجہ سے ہم اونکی درجہ کو پہونچین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہہ جیسا وہ کہتا ہے جب اذان ختم ہوجاوی تو دعا کر جو مانگے گا تجھکو ملیگا **عن** سعد بن ابی وقاص عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال حین یسمع المؤذن وانا اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ رضیت باللہ ربا وبمحمد رسولا وبالاسلام دینا غفر لہ **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اذان سنکر یہ کہی مین بھی گواہی ہون اسبات کا کوئی سچا معبود نہین سوا اللہ کے اوسکا کوئی شریک نہین ہے اور محمد اوسکے بندے اور بھیجے ہوئے ہین راضی ہوا مین اللہ کے رب ہونے سے اور محمد کے رسول ہونے سے اور اسلام دین ہونے سے اوسکے گناہ بخشدیئے جاوینگے **ف** جسوقت شہادتین سنے یہ دعا پڑہے اشہد ان لا الہ الا اللہ الخ **عن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سمع المؤذن یتشہد قال وانا انا یا **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سنتے مؤذن کو شہادتین کہتے ہوئے فرماتی اور مین بھی گواہی ہون مین **عن** عمر بن الخطاب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قال المؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر [illegible] اذا قال

اشهد ان لا الٰہ الا اللہ قال اشهد ان لا الٰہ الا اللہ فاذا قال اشهد ان محمدا رسول اللہ قال اشهد ان محمدا رسول اللہ
ثم قال حی علی الصلوٰۃ قال لا حول ولا قوۃ الا باللہ ثم قال حی علی الفلاح قال لا حول ولا قوۃ الا باللہ ثم
قال اللہ اکبر اللہ اکبر قال اللہ اکبر اللہ اکبر ثم قال لا الٰہ الا اللہ قال لا الٰہ الا اللہ من قلبہ دخل
الجنۃ **ترجمہ** حضرت عمرؓ ہی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جب مؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہے اوسنے والا
بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہی جب وہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کہی یہ بھی اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کہی جب وہ اشہد ان محمدا رسول اللہ کہی یہ بھی یہی اشہد
ان محمدا رسول اللہ کہی جب وہ حی علی الصلوٰۃ کہی یہ کہی لا حول ولا قوۃ الا باللہ جب وہ حی علی الفلاح کہی یہ کہی لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہے جب وہ اللہ
اکبر کہی یہ بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہے جب وہ لا الٰہ الا اللہ کہی یہ بھی لا الٰہ الا اللہ کہے اپنے دل سی تو جنت مین جاویگا **باب** ما یقول اذا سمع الاقامۃ
جب اقامت سنی تو کیا کہی **ابی امامۃ** وعن بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان بلالا اخذ فی الاقامۃ فلما ان قال قد
قامت الصلوٰۃ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقامها اللہ وادامها وقال فی سائر الاقامۃ کنحو حدیث عمر فی الاذان
ترجمہ ابو امامہ (اونکا نام ایاس ہے یا عبد اللہ بن ثعلبہ یا ثعلبہ بن سعد) سے اور کسی صحابی سی روایت ہی کہ بلالؓ نی تکبیر شروع کی جب وہ
قد قامت الصلوٰۃ کہنے لگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اقامها اللہ وادامها یعنی قائم رکھی نماز کو اللہ جل جلالہ اور ہمیشہ کہی اوسکو باقی
کلمون مین تکبیر کے اوسی طرح جواب دیا جیسا ابھی عمرؓ کی حدیث مین گذرا **باب** ما جاء فی الدعاء عند الاذان اذان کے بعد کیا
دعا پڑھی **عن** جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال حین یسمع النداء اللهم رب هذه الدعوۃ
والصلوٰۃ القائمۃ آت محمدا الوسیلۃ والفضیلۃ وابعثہ مقاما محمودا الذی وعدتہ الا حلت لہ الشفاعۃ
یوم القیمۃ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ انصاری سی روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص اذان سنتے وقت یہہ دعا پڑھی اللهم ربّ
هذه الدعوۃ التامۃ الخ تو اوسکو قیامت مین میری شفاعت پہونچیگی یعنی مین اوسکو بخشواؤنگا۔ اس دعا کے یہہ معنی ہین ای خدا اس پوری
پکار اور سدا رہنے والی نماز کے صاحب دی محمدؐ کو وسیلہ اور بڑائی اور پہونچا اوسکو مقام محمود پر جسکا تو نی وعدہ کیا ہی۔ پوری پکار یعنی قیامت
کی تاثیرین پوری ہو سدا رہنی والی نماز یعنی قیامت تک اسکا سلسلہ موقوف نہ ہوگا وسیلہ بہشت مین بہت اعلیٰ درجہ کا مکان ہی کہ وہ خاص حضرت
کی واسطے ہی مقام محمود یعنی سفارش کا رتبہ جب قیامت کی مصیبتون مین لوگ گرفتار ہون گے اور سب پیغمبر جواب دیدینگے کسی کی سفارش نہ
کرسکین گے اوس وقت ہماری حضرتؐ دیر تک خدا کے سامنی سجدی مین جاوینگے پھر حکم ہوگا اپنا سر اوٹھا جو تو مانگی گا ہم دین گے اور جسکی سفارش
کریگا ہم قبول کرینگی اوس وقت آپ سر اوٹھاوینگے اور گنہگاران امت کے شفاعت فرماوین گے۔ یا اللہ تو اپنی ایسے بندی اور رسول اور حبیب
سدا اپنی رحمت کا نازل فرما اور اونکی شفاعت سے ہمکو محروم نفرما۔ بیہقی کے روایت مین بعد عدتہ کے انک لا تخلف المیعاد بھی ہی اور یہہ جو
لوگ زیادہ کرتی ہین وارزقنا شفاعتہ یا ارحم الراحمین یہہ حدیث کی کتابون مین نہین ہے (تحفۃ الاخیار و مظاہر حق) **عن** ام سلمۃ
قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقول عند اذان المغرب اللهم ان هذا اقبال لیلک وادبار نهارک و
اصوات دعاتک فاغفر **ترجمہ** ام المؤمنین ام سلمہؓ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی مجھکو کہا یا مین کہا کرون

مغرب کے اذان کے وقت یا اسکی بعد وقت میں تیسری رات آنی کا اور تیرا دن جانے کا اور آواز میں
ہیں تیری پکارنے والون کی تو بخش مجھکو۔ ظاہر یہ ہے کہ یہ دعا بعد جواب
دینے اذان کے پڑہی یا اثنای جواب مین پڑہے۔ فقط فقط فقط
تمام ہوا پارہ تیسرا۔ سنن ابو داؤد کے بتیس پارون میں
سے شکر ہے اللہ جل جلالہ کا اب شروع
ہوتا ہے پارہ چوتھا اوسکے
فضل اور انعام پر اعتماد
کر کر دی امانت
کرنیوالا ہے
اور وہی تمام کرنے والا ہے

الجزء الثالث و یتلوہ الجزء الرابع ان شاء اللہ تعالیٰ

فہرست ابواب پارہ سوم سنن ابو داؤد علیہ الرحمۃ

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۱۰۱	جو کافر مسلمان ہوا اسکو غسل کرنا چاہیے	۱۰۴	لڑکا کپڑے پر پیشاب کر دے تو کیا کرنا چاہیئے
〃	عورت اپنی اُس لباس کو جو حالت حیض مین پہنے تہے دھو دی یا نہ دھووے	۱۰۶	زمین پر پیشاب پڑ جاوے تو کیا کرنا چاہیئے۔
۱۰۳	جس کپڑے مین اپنے بی بی سے جماع کرے اوسے کپڑے مین نماز پڑہنا کیسا ہے	〃	زمین سوکھکر پاک ہو جاتی ہے۔
〃	عورتون کے کپڑون پر نماز نہ پڑہنے کا بیان	۱۰۷	پاؤ مین نجاست لگ جانے کا بیان۔
۱۰۴	عورتون کے کپڑون پر نماز پڑہنے کی اجازت	〃	جوتی مین نجاست لگ جاوے تو کیا کرے
〃	سنی کپڑے مین لگ جاوے تو کیا کرنا چاہیے	〃	نجاست بھرے کپڑے سے نماز پڑہنے کا بیان۔
		۱۰۸	تھوک اگر کپڑے مین لگ جاوے تو کیسا

صفحہ	باب
۱۰۸	کتاب الصلوٰۃ
״	فرض نمازون کا بیان
۱۰۹	نماز کے وقتونکا بیان
۱۱۲	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس وقت نماز پڑھتے تھے
۱۱۳	ظہر کا وقت
۱۱۴	عصر کا وقت
۱۱۶	مغرب کا وقت
۱۱۷	عشا کا وقت
״	فجر کا وقت
۱۱۸	نماز کی محافظت کا بیان
۱۱۹	جب امام نماز مین دیر کرے تو کیا کرنا چاہیے
۱۲۱	جو شخص چلا جاوے یا بھول جاوے نماز کو وہ کیا کرے
۱۲۴	مسجد کے بنانیکا بیان
۱۲۶	گھرون مین مسجد بنانے کا بیان
״	مسجد مین چراغ جلانے کا بیان
״	مسجد کے کنکریونکا بیان
۱۲۷	مسجد مین جھاڑو دینے کا بیان
״	مسجد مین عورتون کا مردون سے جدا رہنا
۱۲۸	مسجد مین جاتے وقت کیا کہے
״	تحیۃ المسجد کا بیان
״	مسجد مین بیٹھے رہنے کے فضیلت کا بیان
۱۲۹	مسجد مین گمی ہوئی چیز کو ڈھونڈنا منع ہے
״	مسجد مین تھوکنے کے کراہت

صفحہ	باب
۱۳۱	مشرک مسجد مین جا سکتا ہے
۱۳۲	اون مقامون کا بیان جہان نماز پڑھنا منع ہے
۱۳۳	اونٹون کی بیٹھنے کے جگہہ مین نماز پڑھنے کی ممانعت
״	ڈر کے کو نماز پڑھنے کا حکم کب کیا جاوے
۱۳۴	اذان کیونکر شروع ہوئی
۱۳۷	اذان کیونکر دینا چاہیے
۱۴۰	تکبیر کے بیان مین
۱۴۱	ایک شخص اذان دے دوسرا تکبیر کہے تو درست ہے یا نہین
	یہہ ہے جو اذان دے وہی تکبیر کہے
״	بلند آواز سے اذان کہنے کا بیان
۱۴۲	مؤذن کو وقت کا خیال رکھنا چاہیے
״	مینار کے اوپر اذان دینے کا بیان
״	مؤذن اذان مین گھومے جاوے یا نہ گھومے
۱۴۳	اذان اور اقامت کے بیچ مین دعا کرنیکا بیان
۱۴۷	اذان کا جواب کیونکر دے
۱۴۸	جب اقامت سنے تو کیا کہے
	اذان کے بعد کیا دعا پڑھے

الجزو الرابع

پارہ چوتھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب لیجتنب الاجر علی التاذین اذان پر اجرت لینے کا بیان **عن** عثمان بن ابی العاص قال ارسول اللہ اجعلنی امام قومی قال انت امامهم واقتد باضعفهم واتخذ مؤذنا لا یاخذ علی اذانه اجرا **ترجمہ** عثمان بن ابی العاص نے کہا یا رسول اللہ مجھکو امام بنا دیجیے اپنی قوم کا آپ نے فرمایا تو انکا امام ہے لیکن رعایت کر ان میں کی جو سب سے کمزور ہو **ف** یعنے جو مقتدیون سے زیادہ ضعیف ہو اوسکی رعایت سے قرارت کیا کر کہ وہ بھی جماعت مین شریک ہوسکے یعنے چھوٹی چھوٹی سورتین پڑھا کر مقتدیون کی حالت اور قوت اور ضعف کے لحاظ سے **ف** اور مؤذن ایسا مقرر کیجو اذان پر اجرت نہ لیوے **باب** فی الاذان قبل دخول الوقت وقت سے پہلے اذان دینی تو کیا کرنا چاہیے **عن** ابن عمر ان بلالا اذن قبل طلوع الفجر فامره النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یرجع فینادی الا ان العبد نام الا ان العبد نام زاد موسی فرجع فنادی الا ان العبد نام **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے بلال نے اذان دی فجر نکلنے سے پہلے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو حکم کیا پکار دو بیشک بندہ سو گیا تھا بیشک بندہ سو گیا تھا (اسوجہ سے غلطی ہوگئی) موسی کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ بلال لوٹے اور یہی پکارا **عن** مؤذن لعمر یقال له مسروح اذن قبل الصبح فامره عمر فذکر نحوه **ترجمہ** ایک مؤذن تھا حضرت عمر کا اوسکا نام مسروح تھا اوسنے اذان دی قبل صبح صادق کے حضرت عمر نے ایسا ہی حکم کیا **عن** بلال ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال له لا تؤذن حتی یستبین لك الفجر هکذا ومد یدیه عرضا **ترجمہ** بلال سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مت اذان دیا کر جبتک فجر کی روشنی تجھے معلوم نہ ہو اسطرح اور پھیلایا ہاتھ کو اپنے عرض مین

باب الاذان للاعمی اندھے کی اذان کا بیان **عن** عائشة ان ابن ام مکتوم کان مؤذنا لرسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم وهو اعمی **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے عبد اللہ ابن ام مکتوم مؤذن تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالانکہ اندھے تھے **باب** الخروج من المسجد بعد الاذان بعد اذان کے مسجد سے نکلجانا منع ہے **عن** ابی الشعثاء قال کنا مع ابی هریرة فی المسجد فخرج رجل حین اذن المؤذن للعصر فقال ابو هریرة اما هذا فقد عصی ابا القاسم علیه السلام **ترجمہ** ابی الشعثا سے روایت ہے کہ ہم مسجد مین ابی ہریرہ کی ساتھ تھے ایک شخص جب مؤذن اذان کہہ چکا عصر کے تب باہر چلا ابو ہریرہ نے کہا اس نے نافرمانی کی ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی **باب** فی المؤذن ینتظر الامام مؤذن بعد اذان کے امام کی آنیکا انتظار کرے **عن** جابر بن سمرة قال کان بلال لا یؤخر ثم یجلس فاذا رأی النبی صلی اللہ علیه وسلم قد خرج اقام الصلوة **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے بلال اذان دیتے پھر اذان دیکر ٹھہرتے جب دیکھتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے تو تکبیر کہتے **باب** فی التثویب تثویب کا بیان **ف** تثویب کہتے ہین اذان کے بعد پھر لوگونکو آگاہ کرنا نماز کیواسطے جیسی اس زمانے مین دستور ہے مؤذن امرا یا حکام کے دروازون پر آکر کہتے ہین الصلوة رحمکم اللہ یا مسجد مین اذان اور اقامت کہیچکے مین لوگون سے اسطرح کہتے ہین کبھی تثویب کو بھی کہتے ہین کبھی الصلوة خیر من النوم کو لیکن تکبیر تو ہر نماز کے واسطے سنت ہے اور الصلوة خیر

من النوم فجر کی اذان مین سنت ہے اور نمازون مین کہنا بدعت ہے **عن** مجاہد قال کنت مع ابن عمر فثوب رجل فی الظہر او العصر قال اخرج بنا فان ھذہ بدعۃ **ترجمہ** مجاہد سے روایت ہے مین عبد اللہ بن عمر کے ساتھ تہا ایک شخص نے تثویب کہی ظہر یا عصر مین یعنی اذان کے پھر اعلام کیا اور الصلوۃ رحمکم اللہ کہا یا الصلوۃ خیر من النوم کہا) عبد اللہ بن عمر نے کہا نکل چل اس مسجد سے (ترمذی کی روایت مین ہے نکل چل اس بدعتی کے پاس سے) کیونکہ یہ بدعت ہی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدعت کیسی ہی پرانی ہو اور کیسی ہے علما نے اوپر اتفاق کیا ہو یا کیسے ہی زمانی مین نکالی گئی ہو ہر طرح خبیث اور ناپاک ہی کسی صورت سے جائز نہین ہو سکتی اور بھی معلوم ہوا کہ صحابہ رضہ کو بدعت سے کتنے نفرت تھی اتنی ادنی بات پر اوس مسجد سے چلی گئے اور مجاہد کو بھی نکال لیگئے **باب فی الصلوۃ تقام ولم یات الامام ینتظرونہ قعودا اذا کبر** جب تکبیر ہو جاوی اور امام نہ آوی تو لوگ بیٹھے بیٹھے امام کا انتظار کرین کھڑی نہون **عن** ابی قتادۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اقیمت الصلوۃ فلا تقوموا حتی تروونی **ترجمہ** ابی قتادہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تکبیر ہو نماز کی تو نہ کھڑی ہو یہانتک کہ مجکو دیکھ لو (دوسری روایت مین ہی ہے کہ وقار و طمینان کو اپنے اوپر لازم کرو) **عن** ابی ہریرۃ ان الصلوۃ کانت تقام لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیاخذ الناس مقامھم قبل ان یاخذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے تکبیر ہوتی نماز کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیوقت مین تو لوگ اپنے اپنے مقام پر جم جاتے قبل اسکے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جگہ پر آوین **عن** حمید قال سالت ثابتا البنانی عن رجل یتکلم بعد ما تقام الصلوۃ فعرض عن انس اقیمت الصلوۃ فعرض لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجل فحدثہ بعد ما اقیمت الصلوۃ **ترجمہ** حمید سے روایت ہے مین نے ثابت بنانی سے پوچھا کوئی شخص بات کرے بعد تکبیر کے تو کیسا ہے انھون نے حدیث بیان کی انس سے کہ تکبیر ہوئی نماز کی ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپکو روکے رہا بعد تکبیر کے (اور باتین کیا کیا) **عن** کہمس بن الحسن قال قمنا الی الصلوۃ بمرو والامام لم یخرج فقعدنا فقال الشیخ من اھل الکوفۃ ما بعدک قلت ابن بریدۃ قال السلمی فقال الشیخ حدثنی عبد الرحمن بن عوسجۃ عن البراء بن عازب قال کنا نقوم فی الصفوف علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طویلا قبل ان یکبر قال وقال ان اللہ وملائکتہ یصلون علی الذین یلون الصفوف الاول وما من خطوۃ کالخطوۃ التی یمشیھا الرجل الی فرجۃ یسدھا **ترجمہ** کہمس بن حسن سے روایت ہے ہم نماز کو کھڑی ہوئے مرو مین اور امام نکلا نہا بعد ہم لوگ بھی بیٹھ گئے (مین بھی بیٹھ گیا) ایک شخص کوفے کا رہنے والا بولا تو کیون بیٹھ گیا مین نے کہا ابن بریدہ نے کہا امام کی انتظار مین کھڑا رہنا اسکو سمود کہتے ہین **ف** اور سمود منہی ہی ابراہیم نخعی سے مروی ہی کہ صحابہ سمود کو مکروہ جانتے تہے۔ ایک بار حضرت علی آئے دیکھا لوگ نماز کو لیکر کھڑی ہوئی اونکا انتظار کر رہے ہین انہون نے فرمایا کیا ہی مین تمکو سمود کرتے ہوئی دیکھتا ہون کلام اللہ کی ہی وانتم سامدون ای مستکبرون **ف** وہ شخص بولا مجھ سے حدیث بیان کی عبد الرحمن بن عوسجہ نے انہون نے سنا براء بن عازب سے کہا ہم کھڑی ہوتی تھی صفون مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین دیر تک آپ کی تکبیر کہنے سے پہلے **ف** مگر اس سے یہ ثابت نہین ہوتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہان موجود تہے شاید یہ فعل آپکے حضور مین ہوگا دوسرے یہ کہ حدیث ضعیف ہے یہ شخص کوفی کا مجہول ہے تو یہ معارض ہوگی اوس حدیث کے لاتقوموا حتی ترونی **ف** اور کہا براء نے کہ اللہ عزوجل رحمت اتارتا ہی اور فرشتے دعا کرتے ہین اون لوگون کے

لیے جو نزدیک ہوتی ہین پہلے صفون کو اور اسکے نزدیک کونی ایک قدم چلنا اس سے زیادہ پسند نہین ہے کہ صف مین ملنے کو لیے چلے
عن انس قال اقیمت الصلوٰۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجی فی جانب المسجد فاقام الی الصلوٰۃ حتی نام القوم ترجمہ انس سے
روایت ہے عشا کی نماز کی تکبیر ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص سے باتین کر رہے تھے مسجد کے کونے مین آپنے نماز شروع کی یہانتک
کہ لوگ سو گئے عن سالم ابی النضر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین یقام الصلوٰۃ فی المسجد اذا رآھم قلیلا اجلس
لم یصل واذا رآھم جماعۃ صلی ترجمہ سالم ابی النضر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر ہو جاتی نماز کی اور دیکھتے لوگ
کم آئے ہین تو بیٹھ جاتے نماز نہین شروع کرتی اور جب دیکھتے جماعت پوری ہے تو نماز شروع کر دیتے عن علی مثل ذلک ترجمہ
حضرت علی سے بھی ایسا ہی مروی ہے باب التشدید فی ترک الجماعۃ جماعت کی تاکید عن ابی الدرداء قال سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من ثلاثۃ فی قریۃ ولا بدو لا تقام فیھم الصلوٰۃ الا قد استحوذ علیھم الشیطان فعلیک
بالجماعۃ فانما یاکل الذئب القاصیۃ ترجمہ ابو الدرداء سے روایت ہے سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو تین
آدمی کسی بستی یا جنگل مین ہون پھر وہ جماعت سے نماز نہ پڑہین تو شیطان اونپر مسلط ہو جاتا ہے لازم سمجھو جماعت کو کیونکہ بھیڑیا اوسے
بکریکو کہاتا ہے جو ریوڑ سے دور ہو ف اسی طرح شیطان اوسیکو بھکاتا ہے جو اکیلا ہو جماعت پر اوس کا زور نہین چلتا عن ابی ھریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد ھممت ان امر بالصلوٰۃ فتقام ثم امر رجلا فیصلی بالناس ثم انطلق برجال
معھم حزم حطب الی قوم لا یشھدون الصلوٰۃ فاحرق علیھم بیوتھم بالنار ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے قصد کیا حکم دون مین نماز کہڑا کرنی کا اور ایک شخص کو نماز پڑہانی کا بعد اوسکے مین جاون کہ آدمیون
کو لیکر جنکے ساتھ لکڑیون کے گٹھے ہون اون لوگون پاس جو جماعت مین نہین آتے اور جلا دون اونکے گہر انکے سے عن ابی ھریرۃ
یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد ھممت ان امر فتیتی فیجمعوا حزما من حطب ثم اتی قوما یصلون فی بیوتھم لیست
بھم علۃ فاحرقھا علیھم قلت لیزید بن الاصم یا ابا عوف الجمعۃ عنا او غیرھا قال صمتا اذنای ان لم اکن سمعت
ابا ھریرۃ یاثرہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ذکر جمعۃ ولا غیرھا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے قصد کیا اپنے جوانون کو لکڑیون کا گٹھا جمع کرنیکا حکم دون پھر مین اون لوگون پاس آؤن جو بغیر عذر کے
اپنے گھر نماز پڑہ لیا کرتی ہین اونکے گھرون کو جلا دون یزید بن یزید نے کہا مین نے یزید بن الاصم سے پوچھا ہے ابا عوف کیا جمعہ یا اور نماز
صلی اللہ علیہ وسلم کے اس جماعت سے جمعہ ہے انہون نے کہا میری کان بھرے ہو جاوین اگر مین نے نہ سنا ہو ابوہریرہ سے روایت کرتے تھے رسول اللہ
صلعم سے انہون نے نہ جمعہ کا ذکر کیا نہ اور کسی کا ف تو معلوم ہوا کہ ہر جماعت مراد ہے اسی طرح جماعت سے نماز پڑہنا فرض عین ہے اگر کسی
عذر کے کوئی اکیلا گھر مین نماز پڑہ لیگا تو درست ہوگی یہ قول ہے عطا اور اوزاعی اور امام احمد اور ابو ثور اور ابن خزیمہ اور ابن منذر اور داؤد
جبان کا اور سبکی قائل مین ظاہریہ اور داؤد ظاہری نے کہا کہ بدون جماعت کی نماز ہوتی ہی نہین اور طبری نے کہا کہ کوئی ہر قول شاذ ہی کہ
معلوم ہوتا ہے کہ جماعت فرض کفایہ ہے اور متقدمین ۔ شافعیہ اور مالکیہ کا قول یہ ہے کہ جماعت سنت مؤکدہ ہے عن عبد

بن مسعود قال حافظوا علی هؤلاء الصلوات الخمس حیث ینادی بهن فانهن من سنن الهدی وان الله شرع لنبیه صلی الله علیه وسلم سنن الهدی ولقد ایتنا وما یتخلف عنها الا منافق معلوم النفاق ولقد کان الرجل یهادی بین الرجلین حتی یقام فی الصف رواه مسلم وعن ابن مسعود قال من احدث لله مسجدا فی بیته ولو صلیتم فی بیوتکم وترکتم مساجدکم ترکتم سنة نبیکم صلی الله علیه وسلم ولو ترکتم سنة نبیکم صلی الله علیه وسلم لکفرتم **ترجمہ** عبد اللہ ابن مسعود سے روایت ہے انہون نے کہا محافظت کرو پانچون نمازون پر اذان کیوقت کیونکہ یہ نمازین ہدایت کی راہین مین ہم تو یہہ سمجھتے تھے کہ جماعت مین کوئی غیر حاضر نہ ہتا سو منافق کے جسکا نفاق کھلم کھلا تھا اور ہم دیکھتے تھے کہ بعضے آدمی کو دو آدمیون پر ٹیکہ دیتے ہوئے (بوجہ بیماری وغیرہ کی) لاتی تھی اور اوسکو صف مین کھڑا کردیتے تھے اور تم مین سے ایسا کوئی نہین تھا جسکے مسجد مین اوسکے گھر مین نہ ہو لیکن اگر تم گھرون مین نماز پڑھا کرو اور مسجدون کو چھوڑ دو تو چھوڑ دوگے تم اپنی نبی کے طریق کو اور اگر چھوڑ دوگے تم اپنے نبی کی طریق کو تو کافر ہو جاؤگے **ف** یعنی کافرون کا سا حال تمھارا بھی ہو جاویگا جیسے اوکو رسول اللہ صلعم کی سنتون سے کچھ کام نہین ہے تم بھی ویسے ہی ہو جاؤگے - اس حدیث سے بھی جماعت کا تاکید ثابت ہوئی **عن** ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من سمع المنادی فلم یمنعه من اتباعه عذر قالوا وما العذر قال خوف او مرض لم تقبل منه الصلوة التی صلی **ترجمہ** عبد اللہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اذان کی آواز سنے پھر کوئی عذر نہ رکھتا ہو اور نماز کو نہ جاوی لوگون نے پوچھا عذر سے کیا مراد ہے آپنے فرمایا خوف ہو یا مرض تو اوسکی نماز جو پڑھی ہو قبول نہ ہوگی **عن** عبد الله بن ام مکتوم انه سال النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله صلی الله علیه وسلم انی رجل ضریر البصر شاسع الدار ولی قائد لا یلائمنی فهل لی رخصة ان اصلی فی بیتی قال هل تسمع النداء قال نعم قال لا اجد لک رخصة **ترجمہ** عبد اللہ بن ام مکتوم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مین اندھا ہون اور میرا گھر بھی دور ہے اور جو شخص مجھے کھینچ کر لاتا ہے وہ میری تابع نہین ہے آپ مجھکو اجازت دیتے ہین گھر مین نماز پڑھنے کی آپ نے فرمایا تو اذان کی آواز سنتا ہے وہ بولا ہان آپنے فرمایا پھر تو تیرے لیے رخصت نہین ہے **عن** ابن ام مکتوم قال یا رسول الله ان المدینة کثیرة الهوام والسباع فقال النبی صلعم تسمع حی علی الصلوة حی علی الفلاح فحی هلا **ترجمہ** ابن ام مکتوم نے کہا یا رسول اللہ مدینے مین کیڑے اور درندے ہین (تو اسمین مجھکو اجازت دیجیے گھر مین نماز پڑھنے کی کیونکہ مین اندھا ہون) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حی علی الصلوة حی علی الفلاح سنتا ہے ہر آ ضرور **باب** فی فضل الجماعة جماعت کے فضیلت کا بیان **عن** ابی بن کعب قال صلی بنا رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم الصبح فقال اشاهد فلان قالوا لا قال اشاهد فلان قالوا لا قال ان هاتین الصلاتین اثقل الصلوات علی المنافقین ولو تعلمون ما فیهما لاتیتموهما ولو حبوا علی الرکب وان الصف الاول علی مثل صف الملائکة ولو علمتم ما فضیلته لابتدرتموه وان صلاة الرجل مع الرجل ازکی من صلاته وحده وصلاته مع الرجلین ازکی من صلاته مع الرجل وما کثر فهو احب الی الله تعالی **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت ہے نماز پڑھا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکدن فجر کی تو فرمایا کیا حاضر ہے فلانا - یعنی نام اوسکا لیا صحابہ نے کہا نہین پھر فرمایا کیا حاضر ہے فلانا - یعنی کسی اور کا نام لیا صحابہ نے عرض کیا نہین فرمایا

تحقیق یہہ دونو نمازین - یعنی فجر اور عشا بہت بھاری ہوتی ہین نمازون مین منافقون پر اور اگر جانتے تم کہ کتنا ثواب ہے ان دونون مین البتہ آتے تم ان دونو نمازون کو لیے گھٹنون کے بل چلتے ہوئے اور تحقیق پہلے صف مثل فرشتونکی صف کی ہے - یعنی ثواب مین اور اگر جانتے تم کتنا ثواب ہے اوسکا البتہ جلدی کرتے تم اوس مین پہونچنے کے لیے اور نماز ایک شخص کے دوسرے کی ساتھ بہتر ہے اکیلے سی اور نماز اوسکی دو شخصون کے ساتھ بہتر ہے ایک شخص کے ساتھ سے اور جسقدر جماعت کثیر ہو اوسی قدر اللہ کو زیادہ پسند ہے **عن عثمان ابن عفان** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی العشاء فی جماعۃ کان کقیام نصف لیلۃ ومن صلی العشاء والفجر فی جماعۃ کان کقیام لیلۃ **ترجمہ** عثمان بن عفان رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص عشا کی نماز جماعت سے ادا کری گویا اوس نے آدہی رات تک عبادت کی اور جو شخص عشا اور فجر کو جماعت سے ادا کری اوس نے گویا ساری رات عبادت کی **باب** ماجاء فی فضل المشی الی الصلوۃ نماز کو پیدل جانیکی فضیلت **عن ابی ہریرۃ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الابعد فالابعد من المسجد اعظم اجرا **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنا مسجد سے دور ہوتا ہے اوسی قدر ثواب بڑہتا ہے **ف** کیونکہ اوسی قدر مسجد مین آنے مین قدم زیادہ ہوتے ہین اور نیکیان زیادہ لکہی جاتے ہین ۱۲ **ابی بن کعب** قال کان رجل لا اعلم احدا من الناس ممن یصلی القبلۃ من اہل المدینۃ ابعد منزلا من المسجد من ذلک الرجل وکان لا تخطئہ صلاۃ فی المسجد فقلت لو اشتریت حمارا ترکبہ فی الرمضاء والظلمۃ فقال ما احب ان منزلی الی جنب المسجد فتما الحدیث الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسالہ عن قولہ ذلک فقال ارید یا رسول اللہ ان یکتب لی اقبالی الی المسجد ورجوعی الی اہلی اذا رجعت فقال اعطاک اللہ ذلک کلہ لما اللہ جل عزما احتسبت کلہ اجمع **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت ہے میری نظر مین مدینے کے لوگون مین نمازیون مین سے کسیکا مکان مسجد سے اتنا دور نہ تھا جتنا ایک شخص کا تھا اسپر بھی اوسکی جماعت ناغہ نہوتی تہے ایکبار مین نے اوس سے کہا تم اگر ایک گدہا خرید لو اوس پر سوار ہو کر اندہیری اور گرمی مین یا تاریکی مین تو مناسب ہے اوس نے کہا مین نہین چاہتا ہون میرا گھر مسجد سے ملا ہوا ہو یہہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچے آپ نے اوس شخص سے پوچھا تیری نیت اس کلام سے کیا تھی وہ بولا یا رسول اللہ میری غرض تھی کہ مجہے مسجد مین آنیکا اور پھر لوٹ کر جانی کا ثواب ملے آپ نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے تجھ پر سب عنایت فرمایا جو تو نی خدا کیواسطے کیا **عن ابی امامۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خرج من بیتہ متطہرا الی صلوۃ مکتوبۃ فاجرہ کاجر الحاج المحرم ومن خرج الی تسبیح الضحی لا ینصبہ الا ایاہ فاجرہ کاجر المعتمر وصلوۃ علی اثر صلوۃ لا لغو بینہما کتاب فی علیین **ترجمہ** ابی امامہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنے گھر سے وضو کر کے فرض نماز کے لیے نکلی گا تو اسکو اتنا ثواب ملیگا جیسے حج کرنیکو نکلی احرام باندہے ہوئے اور جو شخص چاشت کی نماز کے لیے نکلا اوسی کے لیے تکلیف اوٹہاوی اوسکو عمرہ کرنے والی کا ثواب ملیگا اور جو نماز ایک نماز کے بعد ہو بیچ مین کوئی بیکار نہو تو وہ لکہی جاوی گی علیین مین **ف** علیین ایک دفتر ہے خداوند کریم کا جس مین اعمال صالحہ لکہے جاتی ہین اور چاشت کی نماز جسکو صلوۃ الضحی کہتے ہین مراد اوس سے وہ نفل نماز ہے جو بعد بلند ہونے آفتاب کے پڑہی جاتے ہے جسکو بعض لوگ اشراق کے نماز کہتے ہین اور وہ نماز جو بعد اشراق کے لوگ پڑہا کرتی ہین اوسکو

پاشت سمجھتے ہین احادیث صحیحہ سے نہین ہے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ الرجل فی جماعۃ تزید علی صلاتہ فی بیتہ وصلاتہ فی سوقہ خمسا وعشرین درجۃ وذلک بانہ اذا توضا فاحسن الوضوء ثم اتی المسجد لا یرید الا الصلوۃ ولا ینہزہ الا الصلوۃ ثم یخط خطوۃ الا رفع لہ بہا درجۃ وحط عنہ بہا خطیئۃ حتی یدخل المسجد فاذا دخل المسجد کان فی صلوۃ ما کانت الصلوۃ ہی تحبسہ والملائکۃ یصلون علی احدکم ما دام فی مجلسہ الذی صلی فیہ یقول اللہم ارحمہ اللہم اغفر لہ مالم یؤذ فیہا ویحدث فیہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کے نماز جماعت سے بہتر ہے اوسکی اکیلی نماز پڑہنے سے یا بازار مین نماز پڑہنے سے **ف** یعنی اپنی دوکان مین جہان تجارت کے لیے بیٹھتا ہے **ف** پچیس درجے زیادہ کیونکہ تم مین سے جب کسی نے وضو کیا اچھی طرح اور مسجد کو چلا صرف نماز ہی کیلیے نہ اور کسی کام کے لیے تو اب ہر ایک قدم کہ بدلی مین اوسکا ایک درجہ بلند ہوگا اور ایک گناہ معاف ہوگا جبتک مسجد مین پہونچے جب مسجد مین پہونچا تو گویا وہ نماز پڑہ رہا ہے جبتک نماز کیواسطے رکا ہوا ہے اور فرشتے دعا کرتے ہین اوسکے لیے جبتک اوسے جگہ بیٹھا ہے جہان اوس نے نماز پڑہی کہتے ہین اے پروردگار بخش دے اوسکو اے پروردگار رحم کر اوس پر اے پروردگار قبول کر توبہ اوسکی جبتک کسیکو ایذا نہ دی **ف** یعنی لڑی یا جھگڑا نہ کیا یا گالی نہ بکی یا مارا نہ بیٹھے **ف** یا وضو نہ توڑ لے **ف** جب کسیکو ایذا دیوی یا وضو ٹوٹ جاوی یا اوسجگہ سے اوٹھکر اور کہین جا بیٹھے یا چلا جاوے تو فرشتون کی دعا موقوف ہوجاوے

عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوۃ فی جماعۃ تعدل خمسا وعشرین صلاۃ فاذا صلاہا فی فلاۃ فاتم رکوعہا وسجودہا تبلغ خمسین صلاۃ **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کی نماز پچیس نمازون کے برابر ہے اور جب نماز جنگل مین پڑہی جاوی اور رکوع اور سجدہ اچھی طرح سے ادا کیا جاوی تو پچاس نمازون کا ثواب ملیگا

ف جب اذان اور اقامت کہکر نماز پڑہے اسواسطے کہ فرشتے اوسکی ساتہہ شریک ہوجاتے ہین **باب** ما جاء فی المشی الی الصلوۃ فی الظلم اندہیری راتون مین مسجد مین جانیکی فضیلت **عن** بریدۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بشر المشائین فی الظلم الی المساجد بالنور التام یوم القیامۃ **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خوشخبری دو اندہیری مین مسجد جانیوالون کو قیامت کے دن پوری روشنی کے **ف** یہ اشارہ ہے اس آیت کیطرف نورہم یسعی بین ایدیہم وبایمانہم یقولون ربنا اتمم لنا نورنا یعنی دوڑتا ہوگا نور انکے مومنون کے اور داہنے اونکی کہینگے اے رب ہمارے پورا کر ہماری لیے نور ہمارا **باب** ما جاء فی العدو فی المشی الی الصلوۃ جب ضرور کر مسجد کو نماز کے لیے جاوی تو کس طرح جاوی **عن** ابی نضرۃ الخناط ان کعب بن عجرۃ ادرکہ وہو یرید المسجد فاسرع فاسرع احدہما صاحبہ قال فوجدنی وانا مشبک بین یدی فنہانی عن ذلک وقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا توضا احدکم فاحسن وضوءہ ثم خرج عامدا الی المسجد فلا یشبکن یدیہ فانہ فی صلوۃ **ترجمہ** ابو نضرہ سے روایت ہے کعب بن عجرہ نے اونکو پایا مسجد مین جاتے ہوے اور وہ تشبیک کیے ہوے تہے **ف** تشبیک کہتے ہین ایک ہاتھ کی انگلیون کو دوسرے ہاتھہ کے انگلیون مین ڈالنا چنانچہ نے کیلیے یا بیکار یا سستے کے سبب سے **ف** انھون نے منع کیا اسسے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سے کوئی اچھی طرح وضو کرکے مسجد کے قصد سے نکلے تو تشبیک نہ کرے کیونکہ وہ گویا نماز کی مین ہے **ف** یعنی جو کوئی نماز کے قصد سے نکلا اوسکو

نماز کا ثواب مل رہا ہے گویا نماز پڑھ رہا ہے تو کوئی فعل منافی نماز کے نہ کرے جسکی ضرورت نہ ہو **عن** سعید بن المسیب قال حضر رجلا
من الانصار الموت فقال انی محدثکم حدیثا ما احدثکموہ الا احتسابا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا توضأ
احدکم فاحسن الوضوء ثم خرج الی الصلوۃ لم یرفع قدمہ الیمنی الا کتب اللہ عزوجل لہ حسنۃ ولم یضع قدمہ الیسری الا حط
اللہ عزوجل عنہ سیئۃ فلیقرب احدکم او لیبعد فان اتی المسجد فصلی فی جماعۃ غفر لہ فان اتی المسجد وقد صلوا وبقی
وبقی بعض صلی ما ادرک واتم ما بقی کان ذلک فان اتی المسجد وقد صلوا فاتم الصلوۃ کان ذلک **ترجمہ** سعید بن المسیب سے
روایت ہے کہ ایکمرد انصاری مرنے لگا اوس نے کہا میں نے تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں خدا کی واسطے جسکو میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب کوئی تم میں سے اچھی طرح وضو کرکے نماز کو نکلے تو داہنا قدم اوٹھاتی وقت اوسکی لیے اللہ ایک
نیکی لکھیگا اور بایاں قدم رکھتی وقت ایک برائی اوسکے میٹ دیگا اب اختیار ہے تم میں سے جسکا جی چاہے مسجد سے دور ہو یا نزدیک ہو **ف**
یعنی دور ہونے میں ثواب زیادہ ہے جتنی قدم زیادہ ہوں گے اوتنی نیکیاں زیادہ لکھی جاوینگے اور اوتنی ہی برائیاں محو ہوں گے **ف**
پھر جب وہ مسجد میں آیا اور جماعت سے نماز پڑھی بخشدیا جاویگا اگر مسجد میں اوسوقت آیا کہ جماعت شروع ہوگئی تھے اور کچھ نماز لوگ پڑھ چکے
تھی اور کچھ باقی تھے اوس نے جتنی باقی جماعت کے ساتھ پڑھی جتنی نہ پائے اوسکو بعد پڑھ لی تب بھی بخشدیا جاویگا اگر مسجد میں اوسوقت آیا جب
جماعت بالکل ہوگئے اور اوس نے اکیلے اپنی نماز پڑھی تب بھی بخشدیا جاویگا **باب** فی من خرج یرید الصلوۃ فسبق بھا جو شخص
نماز کے لیے جاوی پھر دیکھی جماعت ہوگئی ہے تو اوسکو بھی جماعت کا ثواب ملیگا **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من توضأ فاحسن وضوءہ ثم راح فوجد الناس قد صلوا اعطاہ اللہ عزوجل مثل اجر من صلاھا وحضرھا لا ینقص
ذلک من اجورھم شیئا **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اچھے طرح سے وضو کرکے پھر مسجد کو چلے جب وہاں
پہونچے تو دیکھے جماعت ہوچکی ہے اللہ جل جلالہ اوسکو اوتنا ہی ثواب دیگا جتنا اوس شخص کو ملا ہے جس نے جماعت سے نماز پڑھی اوس سے کچھ کم
نہوگا **باب** ماجاء فی خروج النساء الی المساجد مسجد میں عورتوں کا جانا **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال لا تمنعوا اماء اللہ مساجد اللہ ولکن لیخرجن وھن تفلات **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا مت
منع کرو اللہ کی لونڈیوں کو مسجدوں میں جانے سے لیکن وہ جب نکلیں کہ خوشبو نہ لگا میں ہوں **ف** عورت کو خوشبو لگاکر نکلنا جائز
ہے اور بغیر خوشبو لگائی نکلنا مختلف فیہ ہے بعضوں نے مطلقا جائز رکھا ہے بعضوں نے جوان عورتوں کو منع کیا ہے بڑھیوں کو جائز
رکھا ہے بعضوں نے فجر اور عشا کی نماز میں جائز رکھا ہے بعضوں نے مطلقا منع کیا ہے کیونکہ یہ زمانہ فساد کا ہے دوسری یہ کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عورتوں کا جانا مسائل دین سیکھنے کی لیے ضرورت تھا اب وہ ضرورت جاتی رہی **عن** ابن عمر قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تمنعوا اماء اللہ مساجد اللہ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت
منع کرو اللہ کی لونڈیوں کو اللہ کے مسجدوں میں جانے سے **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تمنعوا نساءکم
المساجد وبیوتھن خیر لھن **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت منع کرو اپنی عورتوں

کو مسجد مین جانی سے لیکن اونکے گھر اونکے لیے بہتر ہین ف نماز اد اکرنیکی واسطے مگر طواف حج یا عمرہ کا کرنا ضرور ہی اوسکی واسطے مسجد مین
جانا چاہیے ۔ اس حدیث کو ابو داؤد نے ضعیف نہین کہا نہ منذری نے بلکہ حاکم نے کہا صحیح ہی شیخین کے شرط پر عن مجاهد قال قال عبد الله
بن عمر قال النبی صلی الله علیه وسلم ائذنوا للنساء الی المساجد باللیل فقال ابنه والله لا ناذن لهن فیتخذنه
دغلا فقال والله لا ناذن لهن فقال فسبه وغضب وقال اقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ائذنوا لهن وتقول لا ناذن
لهن ترجمہ مجاہد سے روایت ہی عبد اللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اجازت دو عورتون کو مسجد مین جانیکی رات کو
ایک بیٹا اونکا (بلال) بولا قسم خدا کی ہم کبھی اجازت نہ دینگے اونکو وہ مکر نیگی (رات کو مسجد کے بہانی سی اور کہین جایا کرینگی) قسم خدا
کی ہم کبھی اجازت نہ دینگی عبد اللہ بن عمر نے اوسکو بہت سخت سست کہا اور غصہ ہوئی کہا مین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول
بیان کرتا ہون اونکو اجازت دو اور تو کہتا ہی ہم اجازت نہ دینگی ف گویا تو مقابلہ کرتا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسی گفتگو مین
کفر کا خوف ہے افسوس ہی اس زمانی مین لوگون کو کچھ باک نہ رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل یا قول بیان کرو تو بجای تسلیم اور رضا
کی مخالفت پر مستعد ہوتی ہین اور صاف یکہتی ہین ہم اسحدیث پر عمل نہین کرتے کیونکہ ہمارے امام نے اسپر عمل نہین کیا ۔ میرے نزدیک
یہ کلمہ بہت برا ہی کبرت کلمة تخرج من افواههم ان یقولون الا کذبا ۔ اونکے امامونکا خود بھی قول تھا جب حدیث پاؤ میرا قول چھوڑ دو اور میرے
نہ مانو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث پر عمل کرو ۔ ایسے مقلد اپنے امام کے طریقی پر ہرگز نہین ہین وہ تو صراحتہً اپنے امام کے ارشاد سے
خلاف کرتی ہین جسکے دل مین امام کی قول کے وقت حدیث سے زیادہ ہو یا وہ حدیث کو اوسوقت قابل اعتماد سمجھے کہ اوسکے امام کے موافق
ہو ورنہ قابل اعتماد نہ سمجھے وہ بالکل کافر ہے اوسکا دین مین کچھ حظ نہین ہے ۔ عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم قالت لو ادرك
رسول الله صلی الله علیه وسلم ما احدث النساء لمنعهن المسجد کما منعه نساء بنی اسرائیل قال یحیی فقلت لعمرة انمنعه نساء
بنی اسرائیل قالت نعم ترجمہ حضرت عائشہ نے فرمایا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ حال دیکھتے جو اب عورتون نے نکالا ہے (خوشبو لگانا
زینت کرنا بی پردگی) البتہ منع کردیتے اونکو مسجد مین آنے سے جیسے منع کی گئی تھین بنی اسرائیل کے عورتین یحیی نے کہا مین نے عمرہ سے کہا کیا
بنی اسرائیل کے عورتین منع کی گئی تھین اونہون نے کہا ہان ۔ عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم قال صلوة المرأة فی بیتها
افضل من صلاتها فی حجرتها وصلاتها فی مخدعها افضل من صلاتها فی بیتها ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کی نماز اپنی کوٹھری مین بہتر ہے اوسکی نماز سی گھر مین اور نماز اوسکی چور خانے مین بہتر ہی اوسکے
نماز سی کوٹھری مین ف یعنی جہانتک پردہ اور ستر ہوسکی وہین تک بہتر ہی گھر سی زیادہ کوٹھری ہی کوٹھری سے زیادہ چور خانہ ہی جو
چھوٹی کوٹھری ہوتی ہی اوسکے اندر احمد اور طبرانی نے روایت کیا ام حمید ساعدیہ سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئین اور کہا مین
چاہتی ہون آپکے ساتھ نماز پڑھا کرون آپنے فرمایا تو جانتی ہی تیری نماز کوٹھری مین بہتر ہی حجرہ سی اور حجرہ مین بہتر ہی آنگن سے اور
آنگن مین بہتر ہے گھر کے بہتر ہے محلی کی مسجد سی اور محلی کی مسجد مین بہتر ہے جامع مسجد سے عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
لو ترکنا هذا الباب للنساء قال نافع فلم یدخل منه ابن عمر حتی مات ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا اگر اوس دروازہ کو ہم عورتون کے لیے چھوڑ دین تو مناسب ہے نافع نے کہا اوس روز سے عبداللہ نے عمر بھر اوس دروازہ سے نہ گئے ف سبحان اللہ کیا احتیاط تھی اور کتنی پابندی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی۔ کہا ابو داؤد نے روایت کیا اوسکو اسمعیل بن ابراہیم نے ایوب سے اونھون نے نافع سے اونھون نے عبداللہ بن عمر سے کہ عمر بن الخطاب نے یہ کہا اگر اوس دروازے کو ہم عورتون کے لیے چھوڑ دین تو مناسب ہے اور یہی صحیح ہے **باب** السعی الی الصلوٰۃ نماز کیواسطے دوڑنا چاہیے **عن** ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا تاتوھا تسعون واتوھا تمشون وعلیکم السکینۃ فما ادرکتم فصلوا وما فاتکم فاتموا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جب تکبیر ہو نماز کی تو مت آؤ دوڑتے ہوئے بلکہ آؤ چلتے ہوئے اطمینان سے جو ملجاوے اوسکو پڑھ لو اور جتنی جاتی رہے اوسکو پورا کرلو **عن** ابوہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایتم الصلوٰۃ وعلیکم السکینۃ فصلوا ما ادرکتم واقضوا سبقکم **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آؤ تم نماز کے لیے اطمینان سے پر جتنی پاؤ پڑھ لو اوسکو جو جاتی رہے **باب** فی الجمع فی المسجد مرتین مسجد میں دوبار جماعت کا بیان **عن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابصر رجلا یصلی وحدہ فقال الا رجل یتصدق علی ھذا فیصلی معہ **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اکیلا نماز پڑھتے دیکھا تو فرمایا کیا کوئی شخص اسکو صدقہ نہین دیتا یعنی اسکی ساتھہ نماز پڑھے ف گویا تیسین نمازون کا ثواب اوسکو صدقہ دیا اسواسطے کہ جماعت سے نماز پڑھنی مین ستائیس نمازونکا ثواب لکھا جاتا ہے **باب** فیمن صلی فی منزلہ ثم ادرک الجماعۃ یصلی معھم جو شخص اپنے گھر مین نماز پڑھ کر جاوے پھر جماعت کھڑی ہو تو دوبار پڑھ لیوے **عن** یزید بن الاسود انہ صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو غلام شاب فلما صلی اذا رجلان لم یصلیا فی ناحیۃ المسجد فدعا بھما فجیء بھما ترعد فرائصھما فقال ما منعکما ان تصلیا معنا قالا قد صلینا فی رحالنا قال لا تفعلوا اذا صلی احدکم فی رحلہ ثم ادرک الامام ولم یصل فلیصل معہ فانھا لہ نافلۃ **ترجمہ** یزید بن الاسود سے روایت ہے اوس نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور وہ جوان لڑکا تھا جب آپنے نماز پڑھی تو دو آدمی مسجد کے کونی مین بیٹھے رہے انھون نے نماز نہین پڑھی آپ نے اونکو بلایا وہ آئے اونکی پسلے کا گوشت پھڑک رہا تھا (ڈر گئے) آپ نے پوچھا تم نے ہمارے ساتھ نماز کیون نہ پڑھی وہ بولے ہم پڑھ چکے تھے اپنے گھرون مین آپنے فرمایا ایسا مت کیا کرو جب تم مین سے کوئی اپنے گھر مین نماز پڑھ لیوے پھر امام پاس آوے اور امام نے نماز نہ پڑھی ہو تو پھر اوسکے ساتھہ پڑھ لیوے وہ نفل ہوجاویگی **عن** یزید بن عامر قال جئت والنبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلوٰۃ فجلست ولم ادخل معھم فی الصلوٰۃ قال فانصرف علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرای یزید جالسا فقال الم تسلم یا ابن یزید قال بلی یا رسول اللہ قد اسلمت قال فما منعک ان تدخل مع الناس فی صلاتھم قال انی کنت صلیت فی منزلی وانا احسب انکم قد صلیتم فقال اذا جئت الی الصلوٰۃ فوجدت الناس فصل معھم وان کنت قد صلیت تکن لک نافلۃ وھذہ مکتوبۃ **ترجمہ** یزید بن عامر سے روایت ہے مین آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نماز پڑھ رہے تھے مین بیٹھ گیا اور انکے ساتھ نماز مین شریک نہین ہوا جب آپ نماز سے فارغ ہوئی آپ نے یزید کو بیٹھا دیکھکر بلایا اور کہا
اے یزید تو مسلمان نہین ہوا مین نے کہا کیون نہین یارسول اللہ مین تو اسلام لایا ہون آپ نے فرمایا پھر تو لوگون کے ساتھ نماز مین
کیون شریک نہین ہوا مین نے کہا مین اپنے مکان مین نماز پڑھ چکا تھا اور مجھکو یہ گمان تھا کہ لوگ ابھی پڑھ چکے ہون گے آپ نے فرمایا
جب تو لوگون پاس آوے اور انکو نماز پڑھتے ہوئے دیکھے تو انکے ساتھ نماز پڑھ لے اگر تو پہلے پڑھ چکا ہوگا وہ نفل ہوجاوے گی
یہ فرض ہوگے **عن** جابر بن یزید بن اسود بن خنیسۃ انہ سال ابا ایوب الانصاری فقال یصلی احدنا فی منزلہ الصلاۃ ثم
یاتی المسجد و تقام الصلاۃ فاصلی معھم فاجد فی نفسی من ذلک شیئا فقال ابو ایوب سالنا عن ذلک النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فقال ذلک لہ سھم جمع **ترجمہ** ایک شخص سے (جو قبیلہ بنی اسد بن خنیسہ مین سے ہے) روایت ہے مین نے ابو ایوب انصاری
سے پوچھا ایک شخص ہم مین سے اپنے گھر مین نماز پڑھ لیوے پھر مسجد مین آوے وہان تکبیر ہوا گر مین انکے ساتھ پھر پڑھون تو میرے دل کو اس مین
ایک شبہ ہوتا ہے ابو ایوب نے کہا ہم نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا اوسکی ایک حصہ ہی غنیمت کا (یعنے
اور زیادہ ثواب ہے کچھ قباحت نہین ہے) **باب** اذا صلی فی جماعۃ ثم ادرک جماعۃ یعید اگر جماعت سے نماز پڑھ چکا ہو
تو پھر دوبارہ دوسری جماعت مین شریک ہوجایا کرے **عن** سلیمان یعنی مولی میمونۃ قال اتیت ابن عمر علی البلاط وھم یصلون
فقلت الا تصلی معھم قال قد صلیت انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تصلوا صلاۃ فی یوم
ترجمہ سلیمان سے جو مولی ہین میمونہ کے روایت ہے مین آیا عبد اللہ بن عمر پاس بلاط مین (ایک مقام ہے مدینہ مین) اور لوگ
نماز پڑھ رہے تھے مین نے کہا آپ کیون نہین پڑھتے انکے ساتھ انھون نے کہا مین پڑھ چکا ہون مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا آپ فرماتے تھے ایک نماز ایک دن مین دوبار مت پڑھو **ف** دارقطنی نے کہا متفرد ہوا اسکے حدیث سے حسین معلم عمرو بن
شعیب سے تقریب مین ہے کہ حسین ثقہ ہے مگر کبھی وہم اوسکو ہوتا ہے بیہقی نے کہا اگر یہ حدیث صحیح ہو تو محمول ہے
اس صورت پر جب ایکبار جماعت سے نماز پڑھ چکا ہو تو پھر دوسری بار اوسکو نہ پڑھی مین کہتا ہون معارض ہے اسکے حدیث صحیح بخاری
ابو سعید خدری کی جس مین آپ نے فرمایا کون صدقہ کرتا ہے اس پر مگر یہ جواب ہوسکتا ہے کہ دوسری بار جماعت کے ساتھ شریک نہ ہونا
چاہیے اگر شخص اکیلے پڑھتا ہو تو اوسکے ساتھ شریک ہوسکتا ہے واللہ اعلم **باب** فی جماع الامامۃ وفضلھا امامت کے
وفضیلت کا بیان **عن** عقبۃ بن عامر یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من ام الناس فاصاب الوقت فلہ وھم
وان انتقص من ذلک شیئا فعلیہ ولا علیھم **ترجمہ** عقبہ بن عامر سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے
تھے جو شخص امامت کرے لوگون کے وقت پر تو اوسکو بھی ثواب ملے گا اور مقتدیون کو بھی اور جو وقت مین دیر کرے تو اوسکا گناہ امام پر ہوگا
نہ مقتدیون پر **باب** فی کراھیۃ التداعی عن الامامۃ امامت کرنے مین ایکدوسرے سے جھگڑنا نہین **عن** سلامۃ بنت الحر
قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان من اشراط الساعۃ ان یتدافع اھل المسجد لا یجدون من یؤمھم یصلی
بھم **ترجمہ** سلامۃ بنت الحر سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قیامت کے نشانی سے یہ ہے کہ لوگ

ایک دوسری ہی امامت کیواسطے کہینگے کوئی امام اونکو نہ لیگا جو نماز پڑہا دے **ف** جو آدمی امامت کے لائق ہو اوسکو امامت سے انکار کرنا
اور خواہ مخواہ جھگڑا کرنا اچھا نہین ہے **باب من احق بالامامة** امامت کا مستحق کون ہی **عن ابی مسعود البدری** قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یؤم القوم اقرؤھم لکتاب اللہ واقدمھم قراءة فان کانوا فی القراءة سواء فلیؤمھم اقدمھم ھجرة
فان کانوا فی الھجرة سواء فلیؤمھم اکبرھم سنا ولا یؤم الرجل فی بیته ولا فی سلطانه ولا یجلس علی تکرمته الا
باذنه قال شعبة فقلت لاسماعیل ما تکرمته قال فراشه **ترجمہ** ابو مسعود بدری سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ امامت کرے قوم کی جو اون مین کتاب اللہ کا بڑا قاری ہو اور پرانا قاری ہو سو اگر وے لوگ قراءة مین برابر ہون تو امامت
کرے جنمین پہلی اول ہجرت کی ہو سو اگر ہجرت مین سب برابر ہون تو اون مین بڑی عمر والا امامت کرے اور نہ امامت کرے ایکر دوسرے
کے گھر مین نہ اسکی حکومت کی جگہ مین اور نہ بیٹھے اوسکے خاص جگہہ پر (یعنی مسند وغیرہ پر جو اوسکی عزت کی جگہہ ہو) بغیر اوسکی اذن کے
ف ہجرت کی تقدیم و تاخیر کا لحاظ صحابہ مین تہا اب اوسکا خیال نہین بلکہ مستحق امامت کا وہ ہے جو قرآن کو اچھی طرح پڑہتا ہو پر
جو علم حدیث و قرآن زیادہ جانتا ہے پھر جسکا سن زیادہ ہو بعضونکے نزدیک جو علم کتاب و سنت کا زیادہ رکھتا ہے وہی امامت کا حقدار ہے
اگرچہ قراءات مین کم ہو یہی قول ہے ابو حنیفہ و شافعی اور مالک کا **عن ابی مسعود عن النبی** صلی اللہ علیہ وسلم بھذا الحدیث قال
فان کانوا فی القراءة سواء فاعلمھم بالسنة فان کانوا فی السنة سواء فاقدمھم ھجرة ولم یقل فاقدمھم قراءة
ترجمہ ابو مسعود سے روایت ہی اسی حدیث مین اگر قراءات مین برابر ہون تو وہ شخص امامت کرے جو حدیث زیادہ جانتا ہو اگر اس مین بھی برابر
ہون تو جسکی ہجرت پہلے ہو اس روایت مین یہ نہین ہی کہ جسکی قراءات قدیم ہو **عن عمرو بن سلمة** قال کنا بحاضر یمر بنا الناس
اذا انطلق النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکانوا اذا رجعوا مروا بنا فاخبرونا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کذا وکذا
وکنت غلاما حافظا فحفظت من ذلک قرانا کثیرا فانطلق ابی وافدا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی نفر من قومه
فعلمھم الصلوة فقال یؤمکم اقرؤکم وکنت اقرؤھم لما کنت احفظ عندھم فکنت اؤمھم وعلی بردة لی
صغیرة صفراء فکنت اذا سجدت تکشعت عنی فقالت امرأة من النساء واروا عنا عورة قارئکم فاشتروا
فقمیصا عمانیا فما فرحت بشیء بعد الاسلام فرحی به فکنت اؤمھم وانا ابن سبع سنین او ثمان سنین **ترجمہ**
عمرو بن سلمہ سے روایت ہی ہم ایسے مقام مین تہے جہان لوگ آتے جاتے ٹھہرتے تہے تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے لوٹ
کر آتی ہماری پاس ہو کر جاتے اور ہم سے بیان کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ایسا فرمایا اور مین اوس زمانے مین لڑکا تھا
اچھے حافظے والا تو مین نے اوس سے بہت سا قرآن یاد کر لیا ایک بار میرے باپ چند لوگون کے ساتھہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
گئے آپنے اونکو نماز سکہلائی اور فرمایا امامت وہ شخص کرے جو سب مین زیادہ قرآن کو جانتا ہو اور مین سب سے زیادہ قرآن جانتا تہا کیونکہ
مجھے بہت یاد تہا اون لوگون نے مجھہ امام بنایا میلون بھکے امامت کرتا تہا اور ایک چادر چھوٹی سی زرد رنگ کی ہوتی تہا جب مین سجدہ کرتا تو
میری شرمگاہ کہلجاتی ایک عورت نے کہا اپنے قاری کے شرمگاہ ہم سے چھپاؤ انھون نے میری واسطے ایک کرتہ عمان کا (جو ایک شہر ہے

عمرین ہیں) بنا ہوا خرید امین کسی چیز سے اتنا خوش نہیں ہوا سوا اسلام کے جتنا اس کفش سے خوش ہوا تو مین اونکی امامت کرتا تہا اور مین سات برس کا تہا یا آٹھ برس کا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نابالغ لڑکا امام ہوسکتا ہی فرض اور نفل مین اور یہی قول اشافعی کا ہی اور جن لوگون کے نزدیک لڑکی امامت فرض مین درست نہین ہی وہ یہ کہتے ہین کہ یہ فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اطلاع سے نہ تہا نہ آپکے حکم سے تو کچھ حجت نہین ہی اس مین اصل یہہ ہی کہ یہ اختلاف متفرع ہی دوسری اختلاف پر وہ یہ ہی کہ فرض پڑہنیوالیکی اقتدا نفل پڑہنیوالی کے ساتھہ درست ہی یا نہین بعضون کے نزدیک درست ہی بعضون کے نزدیک درست نہین ہی لیکن احادیث صحیحہ مؤید مین مذہب اول کو عن عمرو بن سلمۃ بھذا الخبر قال فکنت اؤمہم فی بردۃ موصلۃ فیہا فتق فکنت اذا سجدت خرجت استی ترجمہ عمرو بن سلمہ سے دوسری روایت مین ہی اونکی امامت کیون کرتا تہا ایک چادر سی جسمین جوڑ لگا تہا اور پھٹی ہوئی تہی جب مین سجدہ کرتا تو میری گانڈ کھل جاتی عن عمرو بن سلمۃ عن ابیہ انہم وفدوا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما ارادوا ان ینصرفوا قالوا یا رسول اللہ من یؤمنا قال اکثرکم جمعا للقرآن واخذا قال فلم یکن احد من القوم جمع ما جمعتہ قال فقدمونی وانا غلام وعلی شملۃ لی فما شہدت مجمعا من جرم الا کنت امامہم وکنت اصلی علی جنائزہم الی یومی ہذا ترجمہ عمرو بن سلمہ سے روایت ہی اونہون نے اپنے باپ سے سنا وہ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جب لوٹنے لگے تو پوچہا یا رسول اللہ ہمارا امامت کون کریگا آپ نے فرمایا جسکو قرآن زیادہ یاد ہو تو میری برابر کسیکو یاد نہ تہا اونہون نے مجہکو آگے کیا اور مین ایک تہ بندا باندہی تہا پھر مین کسی قبیلے کے مجمع مین اونکا نہوتا مگر مین ہی اونکا امام ہوتا اور مین اونکے جنازون پر نماز پڑہاتا رہا آجکے دن تک۔ کہا ابوداؤد نے روایت کیا اوسکو یزید جن باروں نے مسعر بن حبیب سے انہون نے عمرو بن سلمہ سے اوس مین اون کے باپ کا ذکر نہین ہی اور یہی صحیح ہی کیونکہ امام عمرو بن سلمہ تہے نہ اونکے باپ) عن ابن عمر انہ لما قدم المہاجرون الاولون نزلوا العصبۃ قبل مقدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکان یؤمہم سالم مولی ابی حذیفۃ وکان اکثرہم قرآنا زاد الہیثم وفیہم عمر بن الخطاب وابو سلمۃ بن عبد الاسد ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی جب مہاجرین مدینہ منورہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیشتر آئے تو عصبے مین اوترے عصبہ ایک مقام ہی مدینے مین متصل قبا کے) تو اونکی امامت سالم جو مولی تہے ابوحذیفہ کے کیا کرتے تہے اور اونکو سب سے زیادہ قرآن یاد تہا ہیثم نے اتنا زیادہ کیا کہ اون لوگون مین عمر بن الخطاب اور ابوسلمہ بن عبد الاسد بھی موجود تہے احالانکہ عمر بن الخطاب کے درجے کا کوئی شخص انمین نہ تہا مگر اونکو امام نہ بنایا) عن مالک بن الحویرث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ ولصاحب لہ اذا حضرت الصلاۃ فاذنا ثم اقیما ثم لیؤمکما اکبرکما وفی حدیث مسلم قال لکما یوم مثنی متقاربین فی السن وقال فی حدیث اسماعیل قال خالد قلت لابی قلابۃ فاین القرآن قال انہما کانا متقاربین ترجمہ مالک بن الحویرث سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو یا اونکے ساتھی کو کہا جب نماز کا وقت آوے تو اذان دو اور تکبیر کہو پھر امامت وہ کریگا جو تم دونون مین بڑا ہو (یعنی عمر مین) مسلم کی روایت مین ہی اون دونون مین عمر دونون علم مین برابر تہے (اسواسطے آپنے سنکو رعایت کی) اور اسمعیل کے روایت مین ہی خالد نے کہا مین نے ابوقلابہ سے کہا

قرآن کہان گیا (یعنی آنحضرت صلعم نے یہ کیون نہ فرمایا وہ امامت کری جو تم دونون مین قرآن زیادہ جانتا ہو) ابو قلابہ نے کہا قرآن جاننے مین دونو برابر تھے **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیؤذن لکم خیارکم ولیؤمکم قراؤکم

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان وہ لوگ دین تم مین سے جو بہتر ہون (یعنی وقت کو خوب پہچانتے ہون اور پرہیزگار ہون) اور امامت وہ لوگ کرین جو قرات کو خوب جانتے ہون **ف** قرات مین کمسے کم دو باتون کی رعایت ضرور ہی ایک یہہ کہ حروف کو اپنی مخارج سے نکالی دوسری یہہ کہ خفا اور اظہار وغیرہ کی رعایت بخوبی رکھی اور اوقات کو خوب پہچانے خاص الخصوص وقوف لازمہ کو جہان پر وقف نہ کرنیسے نماز فاسد ہوجاتی ہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثیر الاوقاف تھے یعنی وقف بہت کیا کرتی تھے اگرچہ حروف مین تمیز آسان ہی مگر ضاد مین اور ظا مین اکثر لوگ تمیز نہین کرتے اگر ضاد کو ظای معجمہ کے مشابہ پڑہی تو نماز ہوجاتی ہی کیونکہ یہہ دونو حرف صفات مین بہت مشابہ ہین مگر بعض لوگ ضاد کو دال مفخم ادا کرتے ہین یا بالکل دال پڑہتے ہین یہہ غلط ہے اس مین نماز جنازہ کا خوف ہی جس کسی سے ضاد اچھی طرح نہ نکل سکے تو وہ اوسکو ظای معجمہ کیطرح پڑہ لیوے۔ اس زمانے مین یہہ بلا بہت پھیلی ہے اکثر لوگ اکثر ضاد کو دال پڑہتے ہین یا اوسکو تھوڑا سا پر کر دیتے ہین حالانکہ یہہ صوت ضاد کی کسی صورت سے صحیح نہین ہوسکتی **فائدہ** امامۃ المرأۃ عورتون کی امامت کا بیان **عن** ام ورقۃ بنت نوفل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما غزا بدرا قالت قلت ائذن لی یا رسول اللہ اغزو معک امرض مرضاکم لعل اللہ ان یرزقنی شہادۃ قال قری فی بیتک فان اللہ تعالی یرزقک الشہادۃ قال فکانت تسمی الشہیدۃ قال وکانت قد قرأت القرآن فاستأذنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان تتخذ فی دارہا مؤذنا فاذن لہا قال وکانت دبرت غلاما لہا وجاریۃ فقاما الیہا باللیل فغماہا بقطیفۃ لہا حتی ماتت وذہبا فاصبح عمر فقام فی الناس فقال من عندہ من ہذین علم او من راہما فلیجئ بہما فامر بہما فصلیا فکانا اول مصلوب بالمدینۃ

ترجمہ ام ورقہ بنت نوفل سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بدر کی لڑای مین گئے مین نے کہا یا رسول اللہ مجھکو اجازت دیجئے آپ کے ساتھ جہاد مین چلونگی جو مجاہدین مین سے بیمار ہوگا اوسکی خدمت کرونگی شاید اللہ جل جلالہ مجھکو شہادت عنایت فرماوے آپ نے فرمایا تو اپنے گھر مین بیٹھے رہ اللہ جل جلالہ تجھے شہادت عطا کریگا راوی نے کہا اُس روز سے اوسکا نام شہیدہ ہوگیا اُنہون نے قرآن پڑہا تھا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی اپنے گھر مین موذن مقرر کرنے کی آپ نے اجازت دی اُنہون نے ایک غلام اور ایک لونڈی کو مدبر کیا تھا (یعنے اپنے مرنے کے بعد اونکو آزاد کر دیا تھا) وہ دونو رات کو گھسے ہوئے اور ایک چادر سے اونکو گھونٹا یہانتک کہ وہ مرگئین پھر دونو چلدیے (یعنے بھاگ نکلے) جب صبح ہوئی حضرت عمر نے کہا (اونکی خلافت کا زمانہ تھا) لوگون مین جس شخص کو ان دونون کا حال معلوم ہو وہ اونکو لاوے پھر وہ پکڑے ہوئے آئے) حضرت عمر نے حکم کیا دونون سولے دیے گئے مدینے مین پہلے سولے اُنہی کو ہوئے دوسرے روایت مین یہہ عبارت ہے وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یزورہا فی بیتہا جعل

لها مؤذنا يؤذن لها وامرها ان تؤم اهل دارها قال عبد الرحمن فانا رايته مؤذنها شيخا كبيرا **ترجمہ** رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اونکی ملاقات کے لیے اونکے گھر تشریف لیجاتی اور اونکے لیے ایک مؤذن مقرر کردیتا جو اذان کہا کرتا اور وہ امامت کرتی تھیں اپنے گھر والون کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم سے **ف** یہ حدیث دلیل ہے اس بات کی کہ عورت کو امامت کرنا اپنے گھر والون کی درست ہے اگرچہ دس مین مرد بھی ہون کیونکہ امام ورقہ کا مؤذن اور غلام اونھی کے بیچھے نماز پڑھتا ہوگا اور ابن ماجہ نے روایت کیا جابر سے نہ امامت کرے عورت مرد کی آخر حدیث تک لیکن اسناد اسکی ضعیف ہے اور صحت امامت کے قائل ہین ابو ثور اور مزنی اور طبری لیکن جمہور علما کا مذہب اسکے خلاف ہے وہ کہتے ہین عورت کو مرد ونکی امامت درست نہین ہے لیکن عورتون کی امامت بالاتفاق درست ہے الا اس صورت مین عورت کو صف کے بیچ مین مقتدیون کے برابر کھڑی ہونا چاہیے عبد الرزاق اور ابن ابی شیبہ اور دارقطنی اور بیہقی نے روایت کیا حضرت عائشہ رضی سے انھون نے امامت کی عورتون کی اور کھڑی ہوئین درمیان مین صف کے اسیطرح مرد کونسی عورتون کی امامت درست ہے ابی بن کعب نے امامت کی عورتون کے تراویح مین روایت کیا اوسکو عبد اللہ بن احمد نے اور ابو یعلی اور طبرانی نے اور اسناد اوسکی حسن ہے

باب الرجل يؤم القوم وهم له كارهون جب مقتدی ناراض ہون کسیکی امامت سے تو امامت کرنا اوسکو درست نہین **عن** عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول ثلاثة لا یقبل اللہ منهم صلاة من تقدم قوما وهم له كارهون ورجل اتی الصلاة دبارا والدبار ان یاتیها بعد ان تفوته ورجل اعتبد محررة **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیونکی نماز خدا قبول نہین کرتا ایک وہ جو امامت کرے اور لوگ اوسکی امامت سے ناراض ہون دوسرے وہ شخص جو نماز کو آدمی وقت قضا ہوجانے کے بعد تیسرے وہ شخص جو لونڈی بنالیوے آزاد عورت کو یا غلام بنالیوے آزاد مرد کو **باب** امامة البر والفاجر ہر نیک و بد کے پیچھے نماز درست ہونیکا بیان **عن** ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوة المكتوبة واجبة خلف كل مسلم برا كان او فاجرا وان عمل الكبائر **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرض نماز واجب ہے ہر مسلمان کے پیچھے پڑھ لینا نیک ہو یا بد اگرچہ کبیرہ گناہ کرتا ہو **ف** یہ حدیث صحیح نہین ہے اور اوسکی سب طرق ضعیف ہین بدعتی اور فاسق کے پیچھے نماز پڑھنا اکثر علما کے نزدیک جائز نہین ہے وہ کہتے ہین صحیح حدیث مین ہے ولیؤمکم خیارکم امامت کرین تم مین وہ لوگ جو بہتر ہون تم مین روایت کیا اوسکو حاکم نے اور دارقطنی نے روایت کیا اجعلوا ائمتکم خیارکم اپنے امام نیک لوگون کو کرو اور بعض علما کے نزدیک نماز درست ہوجاوے گی لیکن مکروہ ہوگی اور مشرک کے پیچھے ہرگز نماز درست نہین ہے اگرچہ نام کا مسلمان ہو فقط **باب** امامة الاعمى اندہی کی امامت کا بیان **عن** انس ان نبی صلی اللہ علیہ وسلم استخلف ابن ام مكتوم يؤم الناس وهو اعمى **ترجمہ** انس سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خلیفہ کیا عبد اللہ بن ام مکتوم کو (مدینے مین جب آپ جنگ تبوک مین جانے لگے) وہ لوگون کی امامت کیا کرتے تھی حالانکہ وہ اندہے تھے **باب** امامة الزائر جو شخص ایک قوم کی ملاقات کو آوے وہ اونکی امامت نہ کرے **عن** ابی عطية قال كان مالك بن الحويرث ياتينا الى مصلانا هذا فاقيمت الصلوة فقلنا له تقدم فصله فقال انا قد هممت ان اصلي بكم ولكني سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يقول من زار قوما فلا يؤمهم وليؤمهم رجل

منہم ترجمہ ابی عطیہ سے روایت ہے مالک بن الحویرث رضہ ہمارے نماز پڑہنی کیجگہہ مین آتے ایک روز آئی اور نماز کھڑی ہوئی ہم نی کہا امامت کرو انھون نی کہا تم اپنے لوگون مین سے کسیکو کہو جو نماز پڑہاوے اور مین تم سے ایک حدیث بیان کرونگا جس وجہ سے مین نماز نہین پڑہاتا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے جو شخص کسے قوم کی ملاقات کو جاوے وہ اون کا امام نہ بنے بلکہ وہ انہی مین سے کوئی امامت کرے ف اور اگر وہ لوگ اصرار کرین اور دل سے اسکا امام ہونا چاہین اور یہ شخص امامت کا مستحق بھی ہو تو امامت کرے باب الامام یقوم مکانا ارفع من مکان القوم امام بلند جگہہ کھڑا ہو اور مقتدی نیچے کھڑے ہون تو کیسا ہے

عن ہمام ان حذیفۃ ام الناس بالمدائن علی دکان فاخذ ابو مسعود بقمیصہ فجبذہ فلما فرغ من صلاتہ قال الم تعلم انہم کانوا ینہون عن ذلک قال بلی اذکرت حین مددتنی ترجمہ ہمام سے روایت ہے حذیفہ نی امامت کی لوگون کی مدائن مین (ایک شہر تہا کوفی کے پاس) ایک دوکان پر کھڑے ہوکر اور لوگ نیچے تہے ابو مسعود نی اونکا کرتہ پکڑکر اونکو گھسیٹ لیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو کہا تمکو معلوم نہین لوگ اس امر سے منع کیے جاتے تہے انہون نی کہا ان مجھکو بھی یاد آیا جب تم نی مجھکو پکڑکر گھسیٹا ف امام مقتدیون سے اونچی جگہہ پر کھڑا ہونا اس مین مشابہت ہے یہود سے اونکے امام ایک چبوترے پر کھڑے ہوتے ہین اور مقتدی نیچے اور امام مقتدیون سے نیچے کھڑا ہونا بھی مکروہ ہے اسمین امام کے ذلت ہے جس صورت مین امام کے ساتہہ کچھ مقتدی بھی اونچی جگہہ پر ہون کچھ مکروہ نہین ہے

عن عدی بن ثابت قال اتی ابن عمار حذیفۃ رجل انہ کان مع عمار بن یاسر بالمدائن فاقیمت الصلوۃ فتقدم عمار وقام علی دکان یصلی والناس اسفل منہ فتقدم حذیفۃ فاخذ علی یدیہ فاتبع عمار حتی ازالہ حذیفۃ فلما فرغ عمار من صلوتہ قال لہ حذیفۃ الم تسمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا ام الرجل القوم فلا یقم فی مکان ارفع من مقامہم او نحو ذلک قال عمار لذلک اتبعتک حین اخذت علی یدی ترجمہ عدی بن ثابت سے روایت ہے مجہسے ایک شخص نے بیان کیا جو عمار بن یاسر کے ساتہہ مدائن مین نماز کھڑی ہوئی عمار آگے بڑہے اور ایک دوکان پر کھڑے ہوکر نماز پڑہنے لگے اور لوگ نیچے تہے حذیفہ آگے بڑہے اور عمار کی دونون ہاتہہ پکڑی عمار نے پیچہے ہٹنا شروع کیا یہانتک کہ دوکان سے اوتار دیا اونکو حذیفہ نے پھر جب نماز سے فارغ ہوئی حذیفہ نے کہا کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین سنا آپ فرماتے تہے جب کوئی امامت کرے کسی قوم کے تو اون سے بلند مقام مین کھڑا نہ ہو یا کچھ ایسا ہی فرمایا عمار نے کہا اسیواسطے مین پیچہے ہٹ گیا جب تم نی میری ہاتہہ پکڑے باب امامۃ من صلی بقوم قد صلی تلک الصلوۃ جو شخص نماز پڑہ کر آوے پھر وہی نماز اپنی لوگون کو جاکر پڑہاوے ف یعنی پہلے اس نماز کو پڑہ کر آیا اب پھر اوسی نماز مین دوسری جگہہ امامت کرے

عن جابر بن عبد اللہ ان معاذ بن جبل کان یصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العشاء ثم یاتی قومہ فیصلی بہم تلک الصلوۃ ترجمہ جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے معاذ بن جبل نماز پڑہتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ عشا کی پھر اپنی قوم پاس آتے اور عشا کی نماز پڑہاتے ف تو معاذ کی دوسری نماز نفل ہوتے اور مقتدیونکی فرض اسحدیث سے معلوم ہوا کہ فرض پڑہنیوالیکی اقتدا نفل پڑہنیوالیکے پیچہے درست ہے

عن عمرو بن دینار سمع جابر بن عبد اللہ یقول ان معاذا کان یصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یرجع فیؤم قومہ ترجمہ عمرو بن دینار سے روایت ہے انہون نی سنا

جابر بن عبداللہ سے کہتے تھی معاذ بن جبل نماز پڑھ لیتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر لوٹ کر جاتی اور اپنی قوم کی امامت کرتی **باب الامام یصلی من قعود** امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو مقتدی کیا کریں **عن** انس بن مالک رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکب فرسا فصرع عنہ فجحش شقہ الایمن فصلی صلوۃ من الصلوۃ وھو قاعد فصلینا وراءہ قعودا فلما انصرف قال انما جعل الامام لیؤتم بہ فاذا صلی قائما فصلوا قیاما واذا رکع فارکعوا واذا رفع فارفعوا واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا ربنا ولک الحمد واذا صلی جالسا فصلوا جالسا اجمعون **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئی گھوڑی پر پھر گر پڑی آپ گھوڑی سے تو چھل گئی داہنی کروٹ آپ نے نماز پڑھی بیٹھ کر ہم لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے نماز پڑھی بیٹھ کر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا امام اس لیے ہے کہ اوسکی پیروی کیجاوے جب وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور جب امام رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب وہ اٹھاوے تم بھی سر اوٹھاؤ اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا ولک الحمد کہو اور جب بیٹھکر نماز پڑھے تم بھی سب بیٹھکر نماز پڑھو **ف** خطابی نے کہا ابوداؤد نے اسباب میں جتنی حدیثیں بیان کیں وہ اوائل ہیں کیں جو جمہور علما کے نزدیک منسوخ ہیں اور آخری حدیث مرض موت کی جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر نماز پڑھی اور صحابہ نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھی نقل نہیں کے حالانکہ اکثر فقہا کا یہی مذہب ہے مگر احمد اور اوزاعی کا یہی قول ہے کہ امام جب بیٹھکر نماز پڑھے تو مقتدی بھی بیٹھکر پڑھیں اگرچہ مقتدیوں کو کوئی عذر نہ ہو **عن** جابر قال رکب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرسا بالمدینۃ فصرع علی جذم نخلۃ فانفکت قدمہ فاتیناہ نعودہ فوجدناہ فی مشربۃ لعائشۃ یسبح جالسا قال فقمنا خلفہ فسکت عنا ثم اتیناہ مرۃ اخری نعودہ فصلی المکتوبۃ جالسا فقمنا خلفہ فاشار الینا فقعدنا قال فلما قضی الصلوۃ قال اذا صلی الامام جالسا فصلوا جلوسا واذا صلی الامام قائما فصلوا قیاما ولا تفعلوا کما یفعل اھل فارس بعظمائھا **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے گھوڑی پر مدینہ میں اس نے آپ کو گرا دیا ایک درخت کے جڑ پر آپ کے پاؤں میں چوٹ آئی تو ہم آپکی عیادت کو واسطے آئے دیکھا تو آپ حضرت عائشہ کی بیٹھک میں تسبیح پڑھ رہے ہیں بیٹھ کر ہم بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے آپ چپ ہو رہے پھر دوسری بار عیادت کو آئے تو آپ فرض نماز بیٹھکر پڑھی ہم لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے آپ نے اشارہ کیا ہم بھی بیٹھ گئے جب نماز پڑھ چکے تو آپ نے فرمایا جب امام بیٹھ کر پڑھے تم بھی بیٹھ کر پڑھو اور جب امام کھڑا ہو کر پڑھے تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور ایسا مت کرو جیسے فارس کے لوگ اپنے سرداروں سے کرتے ہیں **ف** وہ بیٹھے رہتے ہیں اور لوگ کھڑے رہتے ہیں **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما جعل الامام لیؤتم بہ فاذا کبر فکبروا ولا تکبروا حتی یکبر واذا رکع فارکعوا ولا ترکعوا حتی یرکع واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا اللھم ربنا ولک الحمد قال مسلم ولک الحمد واذا سجد فاسجدوا ولا تسجدوا حتی یسجد واذا صلی قائما فصلوا قیاما واذا صلی قاعدا فصلوا قعودا اجمعون **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام اس لیے ہے کہ اوسکی پیروی کیجاوے جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو جبتک وہ نہ کہے تم بھی نہ کہو جب رکوع کرے رکوع کرو جبتک وہ رکوع نہ کرے تم بھی نہ کرو جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم ربنا ولک الحمد کہو جبتک وہ نہ کہے تم بھی نہ کہو جب رکوع کرے رکوع کرو جبتک وہ رکوع نہ کرے تم بھی نہ کرو جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ

کہے تم اللھم ربنا لک الحمد کہو مسلم کی روایت مین یون ہے اللھم ربنا ولک الحمد کہو جب وہ سجدہ کری تم بھی سجدہ کرو حتیٰ کہ وہ سجدہ نہ کری تم بھی نکرو جب وہ کھڑے ہو کر نماز پڑہے تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑہو جب وہ بیٹھ کر پڑہے تم بھی سب بیٹھ کر پڑہو دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہی واذا قرأ فانصتوا جب امام پڑہی تو تم چپ رہو مگر ابوداؤد نے کہا یہ زیادتی محفوظ نہین ہے ہمارے نزدیک وہم ہوگیا ہی ابوخالد سے **عن** عائشۃ قالت صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتہ وھو جالس فصلی وراءہ قوم قیاما فاشار الیھم ان اجلسوا فلما انصرف قال انما جعل الامام لیؤتم بہ فاذا رکع فارکعوا واذا رفع فارفعوا واذا صلی جالسا فصلوا جلوسا **ترجمہ** حضرت عائشہؓ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی اپنی گھر مین بیٹھکر لوگون نے آپ کے پیچہے کھڑی ہوکر پڑہے آپ نی اشارہ کیا بیٹھ جاؤ جب نماز سے فارغ ہوئی فرمایا امام اس لیے ہے کہ اوسکی پیروی کیجاوی جب رکوع کری تم بھی رکوع کرو اور جب سر اٹھاوی تم بھی سر اٹھاؤ اور جب بیٹھکر نماز پڑہی تم بھی بیٹھکر پڑہو **عن** جابر قال اشتکی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فصلینا وراءہ وھو قاعد وابوبکر رضی یکبر لیسمع الناس تکبیرہ ثم ساق الحدیث **ترجمہ** جابر بن عبداللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے ہم نے آپ کے پیچہے نماز پڑہی اور آپ بیٹھے ہوئی تھی اور ابوبکرؓ تکبیر کہتے جاتی تھی تاکہ لوگ آپ کی تکبیر سنین آخر حدیث تک **عن** اسید بن حضیر انہ کان یؤمھم قال فجاء رسول اللہ صلعم یعودہ فقال یا رسول اللہ ازا امنا مریض فقال اذا صلی قاعدا فصلوا قعودا **ترجمہ** اسید بن حضیر سے روایت ہی وہ امامت کیا کرتی تھی (ایک بار بیمار ہوئی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکی عیادت کو آئی اونھون نے کہا یا رسول اللہ ہمارا امام ہمارے آپ نی فرمایا جب امام بیٹھکر پڑہے تم بھی بیٹھکر پڑہو۔ کہا ابوداؤد نے یہ حدیث متصل نہین ہے

باب الرجلین یؤم احدھما صاحبہ کیف یقومان جب دو آدمیون مین سے ایک امامت کری تو دوسرا کہان کہڑا ہو

عن انس قال زار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل علی ام حرام فاتوہ بسمن وتمر فقال ردوا ھذا فی وعائہ وھذا فی سقائہ فانی صائم ثم قام فصلی بنا رکعتین تطوعا فقامت ام سلیم وام حرام خلفنا فقال ثابت فلا اعلمہ الا قال اقامنی عن یمینہ علی بساطہ **ترجمہ** حضرت انسؓ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے ام حرام (بنت ملحان بن خالد بن زید بن حرام الانصاری خالہ ہین حضرت انسؓ کے) پاس اونھون نے گھی اور کھجور سامنے کیا آپ نی فرمایا کھجور کو اپنی برتن مین ڈالدو اور گھی کو مشک مین پھر دن دنی ہی ہون پھر آپ کھڑے ہوئی اور دو رکعتین نفل پڑہین ام سلیم (بنت ملحان بن خالد انصاریہ والدہ ہین حضرت انسؓ کی اونکا نام سھلہ ہے یا رمیثہ یا ملیکہ یا اور کچھ) اور ام حرام ہمارے پیچھے کھڑے ہوئین ثابت نی کہا مین نہین سمجھتا ہون کہ انس نے یہ کہا مجھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی داہنی طرف کہڑا کیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب امام کے ساتھ ایک ہی مرد ہو تو وہ داہنی طرف کھڑا ہو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نفلون کو نفل پڑہنا جماعت سے درست ہی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ روزہ دار کو قسم کر دینا درست ہی اگر افضل یہ ہے نفل روزہ توڑ ڈالی دعوت کی لیے مگر یہان دعوت نہ تھی اسواسطے آپنے نہ توڑا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مرد صرف عورتون اور بچون کی امامت کرسکتا ہے کیونکہ انس اسوقت مین نابالغ تھے اور ام سلیم اور ام حرام عورتین تھین **عن** انس ان رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم آلہ وامرأۃ منہم فجعلہ عن یمینہ والمرأۃ خلف ذلک ترجمہ انس رضؓ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
انکی بائست کی اور ایک عورت کی تو اونکو اپنی طرف کھڑا کیا اور عورت کو پیچھے کھڑا کیا عن ابن عباسؓ قال بت فی بیت خالتی میمونۃ
فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اللیل فاطلق القربۃ فتوضأ منہا وکانت القربۃ ثم قام الی الصلوۃ فقمت فتوضأت کما
توضأ ثم جئت فقمت عن یسارہ فاخذنی بیمینی فادارنی من ورائہ فاقامنی عن یمینہ فصلیت معہ ترجمہ عبداللہ
بن عباسؓ سے روایت ہی مین شب کو اپنی خالہ میمونہ کے پاس رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اوٹھے اور مشک کا منہ کھولکر وضو کیا پھر
اسمین دانت لگا دیا بعد اوسکے نماز کیواسطے کھڑے ہوئے مین بھے اوٹھا اور وضو کیا جیسے آپ نے وضو کیا تہا پھر آیا اور آپ کی بائین طرف کھڑا ہوا
آپ نے میرا داہنا جانب پکڑکر پیچھے سے پھراکر داہنی طرف کھڑا کیا مین نے بھے آپکے ساتھ نماز پڑہی دوسری روایت مین ہی فاخذ برأسی
اوبذوابتی فاقامنی عن یمینہ آپ نے میرا سر یا بال پکڑکر مجھے داہنے طرف اپنے کھڑا کیا باب اذا کانوا ثلثۃ کیف یقومون جب
تین آدمی ہون تو کدہر کھڑے ہون عن انس بن مالک قال ارجدتہ ملیکۃ دعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لطعام صنعتہ
فاکل منہ ثم قال قوموا فلاصلی لکم قال انس فقمت الی حصیر لنا قد اسود من طول ما لبس فنضحتہ بماء فقام علیہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصففت انا والیتیم وراءہ والعجوز من وراءنا فصلی لنا رکعتین ثم انصرف صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ انس بن
مالک سے روایت ہی اسحق بن عبداللہ کی دادی ملیکہ (جو حضرت انس کے مان ہین یا اونکی دادی ہین) نے بلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
کہانی کو لیے جسکو تیار کیا تہا آنحضرت نے آپنے کہایا پھر فرمایا کھڑی ہو مین تمکو نماز پڑہاؤن یا تمہاری واسطے نماز پڑہون (تاکہ برکت تمہاری
گھر مین) انس نے کہا مین اوٹھا اور ایک بوریا جو مدت سے کام مین آتے آتے کالا ہوگیا تہا اوسپر پانی ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسپر
کھڑی ہوئی اور مین اور ایک یتیم لڑکا (حضرت انس کا بھائی) آپ کے پیچھے کھڑی ہوی اور بڑہیا ہماری پیچھے آپنے دو رکعتین پڑہین پھر فارغ ہوئے
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر فرش پر نماز پڑہنا درست ہی جبتک اوسکی نجاست بالیقین معلوم ہو اور عورتون کو لڑکون کی پیچھے کھڑا
کرنا چاہیے اور اگر ایکہی مرد ہو اور ایک لڑکا تو وہ لڑکا مرد کے برابر کھڑا ہو عن عبدالرحمن بن الاسود قال استاذنت علقمۃ والاسود
علی عبداللہ وقد کنا اطلنا القعود علی بابہ فخرج الینا یحبو فاستاذنت لہما فاذن لہما ثم قام فصلی بینی وبینہ
ثم قال ہکذا رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعل ترجمہ عبدالرحمن بن الاسود سے روایت ہی کہ علقمہ اور اسود نے اجازت چاہی اندر
آنیکی عبداللہ بن مسعود کے گہر پر اور وہ دیر تک بیٹھے ہوے اونکی دروازی پر اتنی مین ایک لونڈی نکلی اور اوسنے اطلاع کی انکی انھون نے اجازت
دی پھر عبداللہ بن مسعود نے نماز پڑہی بیچ مین علقمہ اور اسود کے (یعنی ایک طرف علقمہ کو کھڑا کیا اور دوسری طرف اسود کو اور آپ بیچ مین کھڑے
ہوئے) بعد اوسکے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا آپنے ویسا ہی کیا ف معلوم ہوا کہ جب امام کیساتہ دو آدمی ہون تو خواہ امام
آگے بڑہ جاوے اون دونون کو پیچھے کھڑا کرے یا داہنے بائین اونکو کھڑا کرے آپ بیچ مین کھڑا ہو مگر جب تین آدمی ہون یا زیادہ تو امام کا آگے بڑہنا
ضرور ہی باب الامام ینحرف بعد التسلیم بعد سلام کے امام قبلہ کیطرف سے پھر جاوے عن یزید بن الاسود قال صلیت خلف رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان اذا انصرف انحرف ترجمہ یزید بن اسود سے روایت ہی مین نے نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیپیچھے جب آپ

نماز سے فارغ ہوئی تو قبلہ کی طرف سے پھر گئی **عن** البراء بن عازب قال کنا اذا صلینا خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احببنا
ان نکون عن یمینہ فیقبل علینا بوجھہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہی جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیچھے نماز پڑھتے
تو ہم پسند کرتے کہ آپ کی داہنی طرف ہوں آپ ہماری طرف منہ کرتے (سلام کے بعد اور قبلہ کی طرف پیٹھ کرتے) **باب**
الامام یتطوع فی مکانہ امام فی جہان فرض پڑہی ہی وہان نفل نہ پڑہے **عن** المغیرۃ بن شعبۃ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لا یصلی الامام فی الموضع الذی صلی فیہ حتی یتحول **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جسجگہ امام نماز پڑہا وی پھر وہان نماز نہ پڑہی جبتک اوسجگہ سے ہٹ جاوی۔ کہا ابو داؤد نے عطا خراسانی نے مغیرہ
بن شعبہ سے نہیں سنا تو یہ حدیث منقطع ہے **باب** الامام یحدث بعد ما یرفع راسہ جب امام اخیر رکعت کی سجدہ سے فارغ ہو کر سر
اٹہاوی اور بیٹہ جاوے پھر اوسکو حدث ہو تو نماز پوری ہوگئی یا نہیں **عن** عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال اذا قضی الامام الصلوۃ وقعد فاحدث قبل ان یتکلم فقد تمت صلاتہ ومن کان خلفہ ممن اتم الصلوۃ **ترجمہ**
عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام نماز پڑہ چکی اور قعدہ خیرہ کرکے پھر اوسکا وضو ٹوٹ جاوی بات
کرنے سے پہلی اوسکی نماز تمام ہوگئی اور مقتدیون کی نماز بھی تمام ہوگئی جو پورا کرچکی ہین اپنے نماز کو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ لفظ
سلام فرض نہین ہے بھے ابو حنیفہ کا مذہب ہے اور اکثر علماء کے نزدیک لفظ سلام فرض ہے دلیل اونکی وہ حدیث ہے جو آگے آتی ہے **عن**
علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مفتاح الصلوۃ الطھور وتحریمھا التکبیر وتحلیلھا التسلیم **ترجمہ**
حضرت علی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کنجی نماز کی طہارت ہی اور تحریم نماز کی تکبیر ہے **ف** یعنی جب تکبیر کہی
تو جو کام نماز کے منافی تھی وہ حرام ہوگئی اسیطرح اس تکبیر کو تکبیر تحریمہ کہتے ہین **ف** اور تحلیل نماز کے سلام ہے **ف** یعنی جب سلام
پہیرا تو اب جتنی کام حرام ہوگئی تھی وہ سب حلال ہوگئی۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ لفظ سلام فرض ہے **باب** صلاۃ من
الماموم من اتباع الامام مقتدی کو امام کی متابعت کرنا چاہیے **عن** معاویۃ بن ابی سفیان قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لا تبادرونی برکوع ولا بسجود فانہ مھما اسبقکم بہ اذا رکعت تدرکونی بہ اذا رفعت انی قد بدنت
ترجمہ معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھسے آگے رکوع اور سجود مت کرو جس قدر مین تمسے اول رکوع
مین جاؤنگا اوتنا تم پاؤگے جب مین تم سے پہلے سر اوٹہاؤنگا مین موٹا ہوگیا ہون **ف** تو جبتک مین سر رکوع سے نہ اٹہاؤن
گا تم رکوع ہی مین رہوگے یہ عوض ہوجاوی گا اسقدر دیر کا جو تم مجھ سے پہلے رکوع مین گئے تھے **عن** البراء انھم کانوا اذا رفعوا رؤسھم
من الرکوع مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاموا قیاما فاذا رأوہ قد سجد سجدوا **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہی جب
صحابہ رکوع سے سر اوٹہاتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑی ہوجاتی تھے جب دیکھتے تھے آپ سجدہ مین گئے اونحضرت سجدہ کرتی تھی
عن البراء قال کنا نصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلا یحنو احد منا ظھرہ حتی یری النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد وضع
ترجمہ براء سے روایت ہی ہم نماز پڑہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی ہم مین سے پیٹ خم نکرتا تہا رکوع کیوسطے جبتک رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھ لیتا رکوع مین **عن** البراء انھم کانوا یصلون مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا رکع رکعوا واذا قال
سمع اللہ لمن حمدہ لم نر احدا منا حتی یقع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساجدا ثم نقع سجودہ بعدہ **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت
ہی صحابہ نماز پڑہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جب آپ رکوع کرتی تھی وہ بھی رکوع کرتی تھی اور جب آپ سمع اللہ لمن حمدہ کہتی تو وہ
کھڑی دیکھتی رہتے تھی جب آپ سجدہ مین جالیتی اوس وقت وہ بھی سجدہ کرتے **باب** التشدید فیمن یرفع قبل الامام ویضع
قبلہ جو شخص امام کے پہلے سر اوٹہاوے یا رکہے اوسکے عذاب کا بیان **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما یخشی
الذی یرفع راسہ والامام ساجد ان یحول اللہ راسہ راس حمار او صورتہ صورۃ حمار **ترجمہ**
ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہین ڈرتا تم مین سے کوئی جب سر اٹہاتا ہی سجدہ سے اور امام سجدہ مین ہوتا ہی اس
بات سے کہ اللہ جل جلالہ اوسکا سر گدہے کا سر کردیوے یا اوسکی صورت گدہے کی صورت ہوجاوے **ف** یعنی قیامت کے روز یا دنیا مین نقل ہی
کہ ایک شخص نے امتحان کیوے طور ایسا ہی کیا اوسی وقت اوسکا منہ گدہے کا سا ہوگیا نعوذ باللہ **باب** فیمن ینصرف قبل
الامام امام سے پہلے اوٹہکر چلے جانے کا بیان **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرھم علی الصلوۃ وظنوا ان ینصرف فلما
قال انصرف من الصلاۃ **ترجمہ** انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو رغبت دلائی جماعت سے نماز پڑہنے کی اور منع کیا اونکو
امام سے پہلے جانے سے **ف** آپ نماز پڑہ کر بیٹہے رہتے جب عورتین چلی جاتین اوسوقت آپ اوٹہتے اور مرد بہی اوٹہتے تاکہ مرد عورتون سے چلنے مین
پہلے اوٹہین اور اطمینان مردون کو اپنے پہلے اوٹہنے سے منع کیا خطابی **باب** جماع ابواب ما یصلی فیہ کتنی کپڑون مین نماز درست ہے
عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن الصلوۃ فی ثوب واحد فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اولکلکم ثوبان **ترجمہ**
ابوہریرہ سے روایت ہی کسی نے آپ سے پوچہا ایک کپڑے مین نماز پڑہنے سے آپ نے فرمایا کیا تم مین سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہین **ف** نووی نے
کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی ایک کپڑے مین نماز درست ہی اسمین کسیکا خلاف نہین ہی لیکن دو کپڑون مین نماز پڑہنا افضل ہی **عن**
ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصلی احدکم فی الثوب الواحد لیس علی منکبیہ منہ شیء **ترجمہ**
ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ نماز پڑہے کوئی تم مین سے ایک کپڑے مین اسطرح پر کہ کندہے پر اوسکے کچہہ ہو **ف**
بلکہ اگر ایک ہی کپڑا ہو تو اوس مین ایسا کرے جیسا کہ آگے حدیث مین آتا ہی **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا
صلی احدکم فی ثوب فلیخالف بطرفیہ علی عاتقیہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی
تم مین سے ایک کپڑے مین نماز پڑہے تو اوسکی داہنی کنارے کو بائین کندہے پر ڈال لیوے اور بائین کو داہنے پر **عن** عمر بن ابی سلمۃ قال رایت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی ثوب واحد ملتحفا مخالفا بین طرفیہ علی منکبیہ **ترجمہ** عمر بن ابی سلمہ سے روایت ہی مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا ایک کپڑے مین نماز پڑہتے ہوئے اوس کپڑے کو لپیٹ لیا تہا اسطرح پر کہ بائین کنارہ اوسکا بائین بغل کے نیچے
لیجاکر داہنے کندہے پر ڈالدیا اور داہنا کنارہ اوسکا داہنی بغل کے نیچے سے لیجاکر بائین کندہے پر ڈال دیا تہا اسی کو اشتمال کہتے ہین اور توشیح بھی کہتے ہین دونو
کنارون کو ملاکر سینے پر گرہ دیتے ہین **ف** ثوبین علی قال قدمنا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجاء حی فقال یا نبی اللہ ما لی

فی الصلوٰۃ فی الثوب الواحد قال فاطلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ازارہ طار قوبہ ردائہ فاشتمل بھما ثم قام فصلی
بنا النبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما انصرف الصلوٰۃ قال ولکلکم یجد ثوبین **ترجمہ** طلق بن علی سے روایت ہے ہم آئی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس تنے مین ایک شخص آیا اور بولا ای نبی اللہ کیا فرماتی مین آپ ایک کپڑے سے مین نماز پڑھنے کو رسول اللہ صلعم نے
اپنے تہ بند اور چادر کو ایک کرلیا (یعنی ایک کو دوسری پر منطبق کرلیا) اور اوسکو لپیٹ کر کھڑی ہوئے اور نماز پڑھائی جب نماز پڑھ
چکے تو فرمایا کیا ہر ایک تم مین سے دو کپڑے پاتا ہے **ف** یعنی ہر ایک کو دو کپڑے ملنا دشوار ہی تو ایک کپڑے مین نماز درست
کیونکر نہ ہوگی **باب** الرجل یعتقد الثوب فی قفاہ ثم یصلی ایک شخص کپڑے کو اپنی گردن کے پیچھے باندہ کر نماز پڑھے تو کیسا
عن سھل بن سعد قال قد رایت الرجال عاقدی ازرھم فی اعناقھم مثل الصبیان فقال قائل یا معشر النساء لا ترفعن رؤسکن حتی یرفع الرجال **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت
ہی مین نے لوگون کو دیکھا اپنی ازارین (تہ بند) اپنی گردنون پر باندہی ہوی تہے اسقدر تنگ نہین (اگر کشادہ ہوتین تو سینے پر باندہتے)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے لڑکون کیطرح ایک شخص بولا ای عورتو تم اپنا سر مت اٹہایا کرو جبتک مرد سیدہ نہ اٹہا دین (ورنہ شاید تمہ
پر نظر پڑجاوی) **باب** الرجل یصلی فی ثوب بعضہ علی غیرہ ایک شخص نماز پڑہی ایک کپڑے مین جس مین سے کچہ دوسری شخص پر
ہو **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی فی ثوب بعضہ علی **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے نماز پڑہی ایک کپڑے مین جسمین کا ایک حصہ مجہ پر اوڑہی تھی **باب** الرجل یصلی فی قمیص واحد ایک کرتہ ہی پہنکر نماز پڑہنا کیسا ہی
عن سلمۃ بن الاکوع قال قلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی رجل اصید افاصلی فی القمیص الواحد قال نعم وازرہ ولو بشوکۃ
ترجمہ سلمہ بن الاکوع سے روایت ہی مین نے کہا یارسول اللہ مین شکاری ہون ایک کرتہ مین نماز پڑہا کرون آپ نے فرمایا ہان لیکن اوسکو باندہ
لے اگرچہ کانٹے سے ہو **ف** تاکہ ستر کہل نہ جاوی **عن** عبد الرحمن بن ابی بکر قال اتانا جابر بن عبد اللہ فی قمیص لیس لہ رداء فلما
انصرف قال انی رایت ثوبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی قمیص **ترجمہ** عبد الرحمن بن ابی بکر سے روایت ہی امامت کی ہمارے پاس جابر
بن عبد اللہ نے ایک کرتہ پہنکر جادر نہین پہنے تہے جب فارغ ہوی تو کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کرتی مین نماز پڑہتے دیکہا ہی **ف**
کرتہ جب بڑا ہو کہ ستر اوس سے بخوبی دہنک جاوی تو پھر دوسرے کپڑے کی ضرورت نہین اوسے سے نماز درست ہی **عن** عباۃ بن الولید بن عبادۃ
بن الصامت قال اتینا جابرا یعنی بن عبد اللہ قال سرت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ فقام یصلی وکانت علی رحلۃ
ذھبت اخالف بین طرفیھا فلم تبلغ لی وکانت لھا ذابۃ فمکستھا ثم خالفت بین طرفیھا ثم توافصت علیھا لا استوی علیھا
ثم جئت حتی قمت عن یسار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخذ بیدی فادارنی حتی اقامنی عن یمینہ فجاء ابن صخر حتی قام
عن یسارہ فاخذ بایدینا جمیعا حتی اقامنا خلفہ قال وجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصفنی وایاہ اشعرنی فطفقت
بہ فاشار الی ان ائتزر بھا فلما قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا جابر قال قلت لبیک یا رسول اللہ قال ان کان
واسعا فخالف بین طرفیہ وان کان ضیقا فاشدد بہ علی حقوک **ترجمہ** عباد بن ولید بن عبادہ بن صامت سے روایت ہی

جابر بن عبد اللہ انصاری پاس انھون نے بیان کیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کو لیے گیا آپ کہڑے ہوئے نماز پڑہنی کو میرے
پاس ایک چادر تھی مین اوسکو کنارہ اوسکو اونہی لگا (یعنی اشتمال کرنے لگا) اوسمین گنجایش نہین ہوئی (کیونکہ وہ چادر چھوٹی تھی) لیکن اوس مین کنارہ
لگی تھی مینی اولٹ کر اوسکو اشتمال کیا اور جہک گیا اور گرون سے اوسکو دیکہ رہا تھا مین گرہ نہ پڑی پھر مین آکر آپ کے بائین طرف کہڑا ہوا آپنے میرا
ہاتھ پکڑ کے مجھکو گھما کر داہنی طرف کہڑا کیا پھر ابن صخر آیا وہ بائین طرف کہڑا ہوا آپ نے دونو ہاتھ سے ہم دونون کو پکڑ کر پیچھے کیا **ف** اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ جب امام کے ساتھ دو آدمی ہون تو امام آگے کہڑا ہو اور مقتدے پیچھے کہڑے ہون اور داہنی طرف ہے کہڑا ہونا درست ہے **ف** اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنکیون سے مجھ دیکھتے تھے مین سمجہتا ہی نہ تھا پھر مین سمجہ گیا آپنے اشارہ کیا ہاتھ بندہانے کا (چونکہ وہ چادر چھوٹی تھی سوا اسکے
اشتمال مین تکلیف تھی جھکنا پڑتا تھا کہلنے کے ڈر سے آپ نے اشارہ کیا اوسکو نہ بند کرے) جب آپ نماز سے فارغ ہوئے آپ نے فرمایا اے جابر مین نے
کہا لبیک یا رسول اللہ آپنے فرمایا جب چادر کشادہ ہو تو اشتمال کر اور جب تنگ ہو تو اوسکو کمر پر باندہ لے **عن** ابن مسعود قال سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اسبل ازارہ فی صلاتہ خیلاء فلیس من اللہ فی حل ولا حرام **ترجمہ** ابن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے مینے سنا فرماتے تھے جو شخص اپنے تہ بند لٹکاوی (تکبون سے نیچی) نماز مین غرور کی راہ سے اللہ جل جلالہ نہ اوسکو واسطے
جنت حلال کریگا نہ اوس پر دوزخ حرام کریگا یا گناہ اوسکے نہ بخشیگا اور بری کامونسے نہ بچاویگا یا وہ شخص اللہ جل جلالہ سے
کچھ غرض نہ رہی - کہا ابو داؤد نے روایت کیا اسحدیث کو ایک جماعت نے ابن مسعود سے موقوف اول مین سے ابن حماد بن سلمہ اور حماد بن زید اور
ابو الاحوص اور ابو معاویہ **باب** من قال تبر بہ اذا کان ضیقا جب پڑا تنگ ہو تو اوسکی تہ بند کرلے **عن** ابن عمر
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او قال قال عمر رضی اللہ عنہ اذا کان لاحدکم ثوبان فلیصل فیہما فان لم یکن الا ثوب
فلیتزر بہ ولا یشتمل اشتمال الیہود **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا حضرت عمر نے کہا جب تم مین
کسیکی پاس دو کپڑے ہون تو نماز پڑہی اونکو پہنکر اگر ایک ہی کپڑا ہو تو اوسکا تہ بند لیوی اور اوسکو یہود یون کیطرح نہ لٹکاوی **ف** یہود یون کیطرح
کو لیکر اوڑہ لیتے ہین اور دونو کنارہ اوسکے لٹکتے رہتے ہین دونو طرف سے نماز کیوقت **عن** بریدۃ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
یصلی فی ملحفۃ لا یتوشح بہ والآخر ان یصلی فی سراویل لیس علیہ رداء **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلعم نے نماز پڑہنے
سے ایک چادر مین جب تو شیخ نہ کیجاوی (تو شیخ کے معنی یہہ ہین ایک کنارہ کو کپڑے کے بائین ہاتھ سے نیچے سے لیکر داہنی کندہی پر ڈالی اور جو بائین
کندہی پر ہو اوسکو داہنے ہاتھ کے نیچے سے لیکر سینی پر گرہ دیوی) اور منع کیا آپنے فقط ازار پہنکر نماز پڑہنے سے بغیر چادر کے **عن** ابی ہریرۃ
قال بینما رجل یصلی مسبلا ازارہ اذ قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذہب فتوضا فذہب فتوضا ثم جاء ثم قال اذہب
فتوضا فذہب فتوضا ثم جاء فقال لہ رجل یا رسول اللہ مالک امرتہ ان یتوضا فقال انہ کان یصلی وہو مسبل ازارہ و
ان اللہ تعالی لا یقبل صلوۃ رجل مسبل ازارہ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے ایک شخص نماز پڑہ رہا تہا اپنی ازار لٹکاتے ہوئی رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا جا وضو کر وہ گیا وضو کر کے پھر آیا آپنے فرمایا جا وضو کر کے آ وہ پھر گیا اور وضو کر کے آیا ایک شخص نے کہا یا رسول
اللہ آپنے اوسکو وضو کرنی کا کیون حکم دیا آپنے فرمایا اسواسطے کہ وہ ازار لٹکاتے ہوئی نماز پڑہتا تہا اور اللہ قبول نہین کرتا اوس شخص کے نماز

جو اپنی ازار لٹکاوی **ف** وضو کا حکم اسوسطے دیا کہ دل اوسکا ناپاک تہا تکبر اور غرور کی نجاست سے آپ نی طہارت ظاہری کا حکم دیا تاکہ وہ ذریعہ ہو طہارت باطنی کا بھی **باب** فی کم تصلی المرأۃ عورت کتنے کپڑون مین نماز پڑہ سکتی ہے **عن** محمد بن زید قیل لفلان عن امہ انہا سالت ام سلمۃ ماذا تصلی فیہ المرأۃ من الثیاب فقالت تصلی فی الخمار والدرع السابغ الذی یغیب ظہور قدمیہا **ترجمہ** محمد بن زید کی ان نی حضرت ام المومنین ام سلمہ سے پوچہا عورت کتنے کپڑون مین نماز پڑہ سکتی ہو اونہون نی کہا ایک سر بند مین اور ایک کرتی مین پڑہ سکتی ہے جب وہ کرتہ پورا ہو اور نیچا اتنا کہ پانون اوسکے چہپے رہین **عن** ام سلمۃ انہا سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتصلی المرأۃ فی درع وخمار لیس علیہا ازار فقال اذا کان الدرع سابغا یغطی ظہور قدمیہا **ترجمہ** ام سلمہ نی پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا عورت نماز پڑہ لی ایک سر بند اور ایک کرتے مین آپنے فرمایا ان جب کرتہ پورا ہو چہپا لے اوسکے پانون کو (تو ازار کیضرورت نہین ہے ازار نماز مہلوی گی ورنہ ازار ضرور ہے) کہا ابو داؤد نی اس حدیث کو مالک انس اور بکر بن مضر اور حفص بن غیاث اور اسمعیل بن جعفر اور ابن ابی ذیب اور ابن اسحاق نے محمد بن زید سے روایت کیا انہون نی اپنی ماں سے انہون نی ام سلمہ سے موقوفا کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قول عیان نہین کیا **باب** المرأۃ تصلی بغیر خمار عورت کو بغیر سر بند نماز درست نہین ہے **عن** عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لا یقبل اللہ صلوۃ حائض الا بخمار **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ نہین قبول کرتا نماز جوان عورت کی بغیر سر بند ہون کے **ف** کیونکہ ہر عورت کا ستر ہے ابو داؤد نی کہا سعید بن ابی عروبہ نی قتادہ سے اوس نے حسن سے اس حدیث کو مرسلا روایت کیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **عن** محمد ان عائشۃ نزلت علی صفیۃ ام طلحۃ الطلحات فرات بنات لہا فقالت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل وفی حجرتی جاریۃ فالقی لی حقوہ وقال شقیہ بشقین فاعطی ہذہ نصفا والفتاۃ التی عند ام سلمۃ نصفا فانی لا اراہا الا قد حاضت او لا اراہا الا قد حاضت **ترجمہ** محمد سے روایت ہے حضرت عائشہ گئین صفیہ ام طلحہ پاس اونکی لڑکیون کو دیکہا تو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری حجرے مین تشریف لائی میرے پاس ایک لڑکی تہی آپ نی اپنی لنگی مجہے دی اور کہا اسی پہاڑ دو ٹکڑی کر ایک ٹکڑا اس لڑکے کو دی اور دوسرا انکڑا اوس لڑکے کو دی جو ام سلمہ پاس ہے کیونکہ مین اوسکو یا ان دونون کو جوان سمجہتا ہون **باب** السدل فی الصلوۃ سدل کی ممانعت **ف** خطابی نے کہا سدل یہ ہے کہ کپڑے کو چہوڑ دی کہ وہ زمین تک لٹکتا رہے غرور اور تکبر سے نہایہ مین ہے سدل اوسکو کہتے ہین کپڑا اوپر سے اوڑہ کر چہوڑ دی جیسے یہود کیا کرتے ہین بعضون نی کہا سر پر سے چادر اوڑہ کر اوسکو لٹکنے دی بکل نہ ہی بعضون نی کہا سدل جسمین یہ ہے کہ اوسکو اوڑہ لی اور ہاتہ آستینون کے اندر نہ کری **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن السدل فی الصلوۃ وان یغطی الرجل فاہ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا سدل نماز مین اور منع کیا منہ بند کرنیسے نماز مین **ف** یہ عیسائی کے عادت ہے عملون سے منہ پر دہاٹہ بانہ لیا کرتے تہے ابن جریج نے کہا مین نے عطا کو دیکہا سدل کرتے تہے نماز مین وہ سدل کو مکروہ جانتے تہے کہ مصلی پر اور کپڑا لپیٹے **باب** الصلوۃ فی شعر النساء عورت تو بکر کپڑے مین نماز نہ پڑہا **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصلی فی شعرنا ولحفنا قال عبد اللہ شک ابی **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری اندرونی کپڑوں یا چادروں پر نماز نہیں پڑھتے تھے **ف** یہ حدیث کتاب الطہارت میں مع فائدہ گذر چکی **باب** الرجل یصلی عاقصا شعرہ کوئی شخص جوڑا باندہ کر نماز پڑھے تو کیسا ہی **عن** ابی رافع مولی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ لحسن بن علی علیہما السلام وھو یصلی قائما وقد عزر ضفرہ فی قفاہ فحلھا ابو رافع فالتفت حسن الیہ مغضبا فقال ابو رافع اقبل علی صلوتک ولا تغضب فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا قام کفل الشیطان یعنی معز ضفرہ **ترجمہ** ابو رافع جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مولی تھے امام حسن علیہ السلام پر گزرے اور وہ کھڑے نماز میں انھوں نے اپنے بالوں کا جوڑا گردن کے پیچھے باندہ لیا تھا ابو رافع نے اوسکو کھول دیا امام حسن علیہ السلام نے اونکی طرف غصہ سے دیکھا ابو رافع نے کہا نماز پڑھو اور غصہ نہ کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے شیطان کی بیٹھک ہے **عن** کریب مولی ابن عباس ان عبد اللہ بن عباس رای عبد اللہ بن الحارث یصلی راسہ معقوص من ورائہ فقام ورائہ فجعل یحلہ واقبل علیہ الاخر فلما انصرف اقبل الی ابن عباس فقال مالک وراسی قال انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انما مثل ھذا مثل الذی یصلی وھو مکتوف **ترجمہ** کریب سے جو مولی ہیں عبد اللہ بن عباس کی روایت ہے کہ عبد اللہ بن عباس نے عبد اللہ بن الحارث کو نماز پڑھتے دیکھا اور اونکے سر میں پیچھے جوڑا باندہا تھا عبد اللہ بن عباس اونکے پیچھے کھڑے ہو کر جوڑا کھولنے لگے وہ چپ ہو رہے جب نماز سے فارغ ہوئے ابن عباس پاس گئے اور کہا تم نے میرا سر کیوں چھوا انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جو شخص بالوں کا جوڑا باندہ کر نماز پڑھے اوسکی مثال ایسی ہے جیسے کسی کے ہاتھ پیچھے بندہے ہوں اور وہ نماز پڑھے **باب** الصلوۃ فی النعل جوتی اتار کر اور جوتوں سمیت نماز پڑھنے کا بیان **عن** عبد اللہ بن السائب قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی یوم الفتح ووضع نعلیہ عن یسارہ **ترجمہ** عبد اللہ بن السائب سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا نماز پڑھتے تھے مکہ جس دن فتح ہوا اور جوتی اونکی بائیں طرف رکھے تھے **ف** اس حدیث کی مناسبت باب سے ظاہر ہے اور اوسکی بعد کے حدیث اس حدیث کے مناسبت سے بیان کی گئی یا اسلیے کہ یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ دوسری روایت میں جسکو چند لوگوں نے عبد اللہ بن سائب سے روایت کیا جوتی اوتارنے کا ذکر نہیں ہے **عن** عبد اللہ بن السائب قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصبح بمکۃ فاستفتح سورۃ المؤمنین حتی اذا جاء ذکر موسی وھارون او ذکر موسی وعیسی ابن عبادیتک او اختلفوا لخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سعلۃ فحذف فرکع وعبد اللہ بن السائب حاضر لذلک **ترجمہ** عبد اللہ بن سائب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھائی جسدن مکہ فتح ہوا تو شروع کیا آپنے سورہ مومنون کو جب سے اور ہارون کے قصہ پر پہونچے یا عیسے کے راوی کو شک ہے یا دوسرے اختلاف سے سنا (یعنی ابن عباد کے اس روایت میں تین شیخ ہیں انہون نے اختلاف کیا ہوگا) تو آپ کو کھانسی آئی آپنے قرات چھوڑ دی اور رکوع کیا عبد اللہ بن سائب اوس وقت موجود تھے **عن** ابی سعید الخدری قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی باصحابہ اذ خلع نعلیہ فوضعھما عن یسارہ فلما رای ذلک القوم القوا نعالھم فلما قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاتہ قال ما حملکم علی القائکم نعالکم قالوا رایناک القیت نعلیک فالقینا نعالنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان

جبرئیل صلے اللہ علیہ وسلم اتانی فاخبرنی ان فیہما قذرا وقال اذا جاء احدکم الی المسجد فلینظر فان رای فی نعلیہ قذرا او اذی فلیمسحہ ولیصل فیہما **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحابوں کے ساتھ نماز پڑہ رہے تھے آپنے اپنے جوتی اوتاری اور بائین طرف رکھدی جب لوگون نے یہ دیکھا انھون نے بھی اپنے جوتی نکالڈالی **ف** اس خیال سے کہ شاید جوتون سمیت پڑہنا منع ہوگیا **ف** جب رسول اللہ صلعم نماز پڑہ چکے آپ نے فرمایا تم اپنے جوتی کیون اوتاری انھون نے کہا ہم نے دیکھا آپنے جوتے اوتاری تو ہم نے بھی اوتارڈالی آپنے فرمایا جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور انھون نے بیان کیا کہ تمھاری جوتون مین نجاست لگی ہے **ف** اسواسطے مین نے اوتارڈالا اور نماز کا اعادہ نہ کیا کیونکہ نادانستہ اگر کچھ کپڑے یا بدن جوتی یا بدن جگہہ پر نماز پڑہ لیوے تو نماز ہوجاویگی یہ قول قدیم ہے شافعی کا اور یہی مستفاد ہے اس حدیث سے **ف** پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی مسجد مین آوے تو دیکھے اپنے جوتون کو اگر ان مین نجاست پاوے تو زمین پر رگڑدیوے پھر انکو پھینکر نماز پڑہ لیوے

عن شداد بن اوس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خالفوا الیہود فانہم لا یصلون فی نعالہم ولا خفافہم **ترجمہ** شداد بن اوس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خلاف کرو یہودیون کا وہ نماز نہین پڑہتے اپنے جوتون اور موزون مین **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی حافیا ومنتعلا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے دیکھا مین نے رسول اللہ صلعم کو نماز پڑہتے ہوئے جوتا پہنکر اور ننگے پاؤن

باب المصلی اذا خلع نعلیہ این یضعہما

نمازی اپنی جوتون کو اگر اوتارے تو کہان رکھے **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا صلی احدکم فلا یضع نعلیہ عن یمینہ ولا عن یسار فتکون عن یمین غیرہ الا ان لا یکون عن یسارہ احد فلیضعہما بین رجلیہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے نماز پڑہے تو اپنے جوتی داہنے طرف نہ رکھے بائین طرف ہو تو بائین طرف رکھ لیوے بلکہ جوتون کو دونون پاؤن کے بیچ مین رکھے **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا صلی احدکم فلخلع نعلیہ فلا یؤذ بہما احدا لیجعلہما بین رجلیہ ولیصل فیہما **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کبھی تم مین سے نماز پڑھے اور اپنے جوتے اوتارے تو کسی کو تکلیف نہ دے اون جوتون کے سبب سے بلکہ انکو اپنے دونون پاؤن کے بیچ مین رکھ لیوے یا جوتا پہنے پہنے پڑہے

باب الصلوٰۃ علی الخمرۃ چھوٹے بوریے پر نماز پڑہنے کا بیان **عن** میمونۃ بنت الحارث قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی وانا حذاہ وانا حائض ورما اصابنی ثوبہ اذا سجد وکان یصلی علی الخمرۃ **ترجمہ** میمونہ بنت حارث سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے تھے اور مین آپکے برابر ہوتے تھے حالت حیض مین کبھی آپکا کپڑا مجھ سے لگ جاتا جب آپ سجدہ کرتے اور آپ نماز پڑہتے تھے چھوٹے بوریے پر **باب** الصلوٰۃ علی الحصیر بوریے پر نماز پڑہنے کا بیان **عن** انس بن مالک قال قال رجل من الانصار یا رسول اللہ انی رجل ضخم وکان ضخما لا استطیع ان اصلی معک وصنع لہ طعاما ودعاہ الی بیتہ فصل حتی اراک کیف تصلی فاتخذ لہ فنضح لہ طرف حصیر لہم فقام فصلی رکعتین قال فلان بن الجارود وکان انس بن مالک اذا کان یصلی الضحی قال لجاریہ صلی الا یوم مثلا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے ایک شخص انصاری نے

ف یعنی جوتون کو زمین سے رگڑنے سے نجاست کا اثر زائل ہوجاتا ہے

کہا یارسول اللہ میں موٹا آدمی ہون مجھی اتنی طاقت نہین کہ آپکے ساتھہ نماز پڑہا کرون اوس نے آپکے واسطے کہانا تیار کیا اور اپنے گھر پر بلایا اور
کہا یارسول اللہ یہان آپ نماز پڑہیے تاکہ مجھہ معلوم ہوجاوے آپ کسطرح نماز پڑہتے ہین میں آپکی پیروی کیا کرون پھر لوگون نے ایک بوریے کا کنارہ
دہویا آپنے کھڑے ہوکر اوسپر دو رکعتین پڑہین ابن الجارود نے انس سے کہا کیا آپ صلوٰۃ الضحیٰ پڑہتے تھے اُنھون نے کہا میں نے تو آپ کو سوا
اوسدن کے کبھی پڑہتے نہ دیکھا **عن** انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یزور ام سلیم فتدرکہ الصلوٰۃ احیانا فیصلی
علی بساط لنا وھو حصیر نتضحہ بالماء **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیارت کرتی تھی ام سلیم کی کبھی نماز
کا وقت آجاتا تو ہمارا ایک فرش پر جو بوریی کا تہا نماز پڑہ لیتے ام سلیم اوسکا پانی سے دہو دیتی تھی **عن** المغیرۃ بن شعبہ قال کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یصلی علی الخمرۃ والفروۃ المدبوغۃ **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوریی پر
اور چمڑے پر جو دباغت کیا ہوا تہا نماز پڑہا کرتے تھے **باب** الرجل یسجد علی ثوبہ کپڑے پر سجدہ کرنیکا بیان **عن** انس بن مالک قال کنا
نصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شدۃ الحر فاذا لم یستطع احدنا ان یمکن وجھہ من الارض بسط ثوبہ فسجد علیہ **ترجمہ**
انس بن مالک سے روایت ہے ہم نماز پڑہتے تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ گرمی کی شدت مین جب کسی ہم مین سجدہ نہ کرسکتا زمین پر
دگرمی کی وجہ سے تو اپنا کپڑا بچہا کر اوسپر سجدہ کرتا **باب** لبس الصفوف صفون کا برابر کرنیکا بیان **عن** جابر بن سمرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا تصفون کما تصف الملائکۃ عند ربھم قلنا وکیف تصف الملائکۃ عند ربھم قال
یتمون الصفوف المقدمۃ ویتراصون فی الصف **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم صفین
نہین باندہتے جیسے فرشتے صفین باندہتے ہین اپنے پروردگار کے پاس ہم لوگون نے کہا فرشتے کیونکر صفین باندہتے ہین اپنے پروردگار کے پاس
آپنے فرمایا پہلے پورا کرتے ہین صف اول کو پھر اوسکے بعد والی پھر اوسکے بعد والی کو اسطرح اور صف مین ایک دوسرے سے ملکر کھڑے
ہوتے ہین **عن** النعمان بن بشیر یقول اقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الناس بوجھہ فقال اقیموا صفوفکم ثلاثا واللہ
لتقیمن صفوفکم او لیخالفن اللہ بین قلوبکم قال فرایت الرجل یلزق منکبہ بمنکب صاحبہ وکبتہ بکبۃ صاحبہ
وکعبہ بکعب صاحبہ **ترجمہ** نعمان بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متوجہ ہوئے لوگون پر اور فرمایا تین بار برابر کرو اپنے صفون
کو قسم خدا کی تم اپنی صفون کو برابر کرو ورنہ اللہ تمہاری دلون مین پھوٹ ڈالیگا نعمان کہتے ہین مین نے دیکہا ایک شخص دوسرے شخص کے
کندہے سے کندہا اور ٹخنے سے ٹخنا ملا کر کھڑا ہوتا **عن** النعمان بن بشیر یقول کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یسوی بیننا فی الصفوف کما یقوم القدح حتی اذا ظن ان قد اخذنا ذلک عنہ وفقہنا اقبل ذات یوم بوجھہ اذا رجل
منتبذ بصدرہ فقال لتسون صفوفکم او لیخالفن اللہ بین وجوھکم **ترجمہ** نعمان بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہمارے صفون کو برابر کرتے تھے جیسے برابر کرتے ہین تیر کی لکڑی کو جب آپ کو معلوم ہوگیا کہ ہم سیکھہ گئے یا سمجھہ گئے ایکبار متوجہ ہوئے دیکھا تو
ایک شخص سینہ نکالے ہوئے ہے آپنے فرمایا تم برابر کرو اپنی صفون کو نہین تو اللہ پھوٹ ڈالیگا تمہارے ارادون مین **ف**
لیعنی مخالفت ظاہری سے دلی مخالفت کو اور ذریعہ ہوجاوے گا۔ افسوس اس زمانی مین لوگون نے صفون کا اہتمام چھوڑ دیا اللہ تعالیٰ

اوسکو عوض مین اوسکا جتھا توڑ دیا **عن** البرا بن عازب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتخلل الصف من ناحیتہ الناحیۃ یمسح صدورنا ومناکبنا ویقول لا تختلفوا فتختلف قلوبکم وکان یقول ان اللہ وملائکتہ یصلون علی الصف الاول **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صف کے اندر آتے تھے ادہر اور اودہر سے اور ہمارے سینون اور مونڈہون کو برابر کرتے تھے اور فرماتے تھے آگے پیچھے مت ہو تمھارے دل بہی مختلف ہوجاوینگے اور فرماتے تھے اللہ جل جلالہ اپنی رحمت بہیجتا ہی اور فرشتے دعا کرتے ہین پہلے صفون پر **عن** النعمان بن بشیر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسوی یعنی صفوفنا اذا قمنا للصلوۃ فاذا استوینا کبر **ترجمہ** نعمان بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر کرتے تھے ہماری صفون کو جب ہم کھڑے ہوتے تھے نماز کیواسطے جب صفین برابر ہوجاتی آپ تکبیر کہتے **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اقیموا الصفوف وحاذوا بین المناکب وسدوا الخلل ولینوا بایدی اخوانکم لم یقل عیسی بایدی اخوانکم ولا تذروا فرجات للشیطان ومن وصل صفا وصلہ اللہ ومن قطع صفا قطعہ اللہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قائم کرو صفون کو اور برابر کرو مونڈہون کو اور بند کرو اون جگہون کو جو خالی رہ جاوین اور نرم ہوجاؤ اپنے بہائیون کے ہاتھون مین **ف** یعنی اگر کوئی تم کو ہاتھ سے اگے بڑہا دے یا پیچھے ہٹا دی تو بڑہ جاؤ یا ہٹ جاؤ سختی نہ کرو **ف** اور شیطان کیواسطے صفون کی بیچمین جگہ نہ چہوڑو اور جو شخص صف کو ملاویگا اللہ بہی اوسکو ملاویگا اپنی رحمت سے اور جو صف کو کاٹیگا اللہ بہی اپنے رحمت سے اوسکو کاٹ دیگا **عن** انس بن مالک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوا صفوفکم وقاربوا بینہا وحاذوا بالاعناق فوالذی نفسی بیدہ انی لاری الشیطان یدخل من خلل الصف کانہا الحذف **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خوب ملکے کھڑے ہو صفون مین اور ایک صف دوسری صف سے نزدیک رکہو اور گردنون کو بہی برابر رکہو قسم اوس شخص کے جسکے قبضے مین میری جان ہے میں دیکہتا ہون شیطان کو صف کے اندر جو جگہہ خالی ہوتی ہے وہان ہوکر گہس آتا ہے گویا وہ بکری کا بچہ ہے **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوو صفوفکم فان تسویۃ الصف من تمام الصلوۃ **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برابر کرو صفون کو کیونکہ صف کا برابر کرنا نماز کا پورا کرنا ہے **ف** یعنی صف برابر کرنا فضول نہ سمجہو بلکہ جیسی نماز کا اہتمام کرتی ہو ویسی ہی اسکا بہی اہتمام کرو افسوس ہے کہ حرمین مین اب قبل تحریمہ تکبیر کے مکبر یہ حدیث پڑہ دیتا ہے مگر اسکی موافق تعمیل نہین ہوتی نہ لوگ صف برابر کرنے کے لیے مقرر ہین بارہا حرمین مین دیکہا گیا ہے کہ پہلی صفون مین جگہ باقی ہے اور لوگ پچہلی صفون مین کہڑے ہین اور صفین بہی ٹیڑہی سیدہی آگے پیچہے ہین جابجا فرجہ کوئی نہین پوچہتا نہ اسکا اہتمام کرتا ہے **عن** محمد بن مسلم بن الشہاب صاحب المقصورۃ قال صلیت الی جنب انس بن مالک فقال اہل بلدی لم اصنع ہذا العوا فقلت لا واللہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضع یدیہ علیہ فیقول استووا واعدلوا صفوفکم **ترجمہ** محمد بن مسلم بن شہاب سے روایت ہے مین نے نماز پڑہی انس رض مالک کے پہلو مین انہون نے کہا تجہے معلوم ہے یہ لکڑی کیون رکہی ہے مین نے کہا نہین انہون نے کہا رکہی تہی اسلیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا ہاتھ اس لکڑی پر رکہتے تہے اور فرماتے تہے برابر ہوجاؤ اور سیدہا کرو صفون کو۔ دوسری روایت مین ہے ان رسول اللہ صلعم کان اذا قام الی الصلوۃ قال صفوا

ثم التفت فقال اعتدلوا سووا صفوفکم ثم اخذ بیساره فقال اعتدلوا سووا صفوفکم **ترجمہ** رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم جب نماز کی نیت کھڑے ہوتے اس لکیر کیطرف متوجہ ہوتے اور فرماتے سیدھے ہوجاؤ برابر کرو صفوں کو پھر بائیں ہاتھ
میں لیکر بھی فرماتے **عن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتموا الصف المقدم ثم الذی یلیہ فما کان من نقص
فلیکن فی الصف المؤخر **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلی اول صف کو پورا کرو پھر اگر کچھ نقص رہے
تو دوسری صف میں رہے **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیارکم الینکم مناکب فی الصلوۃ **ترجمہ**
عبداللہ بن عباس سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر تم میں وہ لوگ ہیں جنکے مونڈھے نرم ہیں نماز میں **ف**
یعنی کوئی بڑھاتا ہے تو بڑھ جاتے ہیں ہٹاتا ہے تو ہٹ جاتے ہیں بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ ادھر ادھر نہیں دیکھتے قبلہ کیطرف دیکھا کرتے
ہیں یا دوسری نمازیوں کو تکلیف نہیں پہونچاتے **باب الصفوف بین السواری** ستونوں کے بیچ میں صف کرنیکا بیان **عن**
عبدالحمید بن محمود قال صلیت مع انس بن مالک یوم الجمعۃ فدفعنا الی السواری فتقدمنا وتاخر فقال انا کنا
نتقی ھذا علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** عبدالحمید بن محمود سے روایت ہے ہم نے انس بن مالک کے ساتھ جمعہ پڑھا
بھیڑ کے سبب سے ہم ستونوں کے بیچ میں داخل ہوئے تو ہم آگے بیچھے ہوگئے انس نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اس سے بچتے تھے
باب من یستحب ان یلی الامام فی الصف وکراھیۃ التاخر امام کے قریب رہنا مستحب ہے **عن** ابی مسعود قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلینی منکم اولوا الاحلام والنھی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم **ترجمہ**
ابومسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا میرے قریب رہیں وہ لوگ جو بالغ ہیں عقلمند پھر جو ان سے قریب ہیں پھر جو ان سے
قریب ہیں **عن** عبداللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم متفق ولا تختلفوا فتختلف قلوبکم وایاکم وھشیات
الاسواق **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود سے ایسا ہی روایت ہے اسمیں اتنا زیادہ ہے کہ اختلاف نکرو ورنہ اگر پیچھے نہ ہوگے تو تمہاری دلوں میں بھی
اختلاف ہوجاویگا اور بچو تم بازار کیطرح شور مچانے سے یعنی مسجدوں میں غل مت کرو آہستہ سے اگر ضرورت ہو تو بات کرو **عن**
عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ وملئکتہ یصلون علی میامن الصفوف **ترجمہ** حضرت عائشہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ جل جلالہ اپنی رحمت اتارتا ہے صف کے داہنے جانب میں اور فرشتے بھی دعا کرتے ہیں
ف حتی المقدور صف اول میں شریک ہو پھر اگر صف اول میں داہنا جانب ملجاوے تو نور علی نور ہے **باب مقام**
الصبیان من الصف لڑکے کہاں پر کھڑے ہوں **عن** ابی مالک الاشعری الا احدثکم بصلاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
فاقام الصلوۃ وصف الرجال وصف خلفھم الغلمان ثم صلی بھم فذکر صلاتہ ثم قال ھذا صلاۃ قال عبد
الاعلی احسبہ الا قال صلاۃ امتی **ترجمہ** ابومالک اشعری نے کہا میں تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ بتاؤں آپ
کھڑے ہوئے نماز کو پہلے مردوں نے صف باندھی پھر لڑکوں نے بعد اسکے آپ نے نماز پڑھی پھر فرمایا یہ میری امت کی نماز ہے **باب**
صف النساء والتاخر عن الصف الاول عورتوں کے صفوں کا بیان اور صف اول میں شریک ہونے کا بیان **عن** ابی ھریرۃ قال

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر صفوف الرجال اولہا وشرہا آخرہا وخیر صفوف النساء آخرہا وشرہا اولہا

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا مردوں کی صفوں میں بہتر پہلے صف ہے (کیونکہ وہ زیادہ دور ہے عورتوں سے) اور بدتر پچھلی صف ہے کیونکہ وہ نزدیک ہے عورتوں سے) اور عورتوں کی صفوں میں بہتر پہلے صف ہے (کیونکہ وہ نزدیک ہے مردوں سے) اور اچھی پچھلی صف ہے (کیونکہ وہ دور ہے مردوں سے) **عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال قوم یتاخرون عن الصف الاول حتی یؤخرہم اللہ فی النار

ترجمہ حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ لوگ صف اول سے پیچھے ہٹتے رہیں گے یہانتک کہ اللہ بھی انکو جہنم میں سب سے پیچھے کریگا **ف** ومان عذاب کی شدت زیادہ ہوگے بنسبت آگے کے اس حدیث سے صف اول میں شریک ہونے کی بڑی تاکید نکلے **عن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای فی اصحابہ تاخرا فقال لہم تقدموا فاتموا بی ولیاتم بکم من بعدکم ولا یزال قوم یتاخرون یؤخرہم اللہ عز وجل

ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو دیکھا صف اول سے پیچھے ہٹتے ہوئے فرمایا آگے بڑھو میری پیروی کرو اور تمھاری پیچھے والے پیروی کریں اور بعض لوگ ہمیشہ پیچھے رہا کرینگے اللہ تعالی بھی انکو پیچھے ڈالدیگا

باب مقام الامام من الصف امام کس مقام پر کھڑا ہو صف کے آگے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسطوا الامام وسدوا الخلل

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ میں کھڑا کرو امام کو اور بند کرو خالی جگہوں کو

باب الرجل یصلی خلف الصف وحدہ جو شخص صف کے پیچھے اکیلا کھڑا ہو کر نماز پڑھے اوسکی نماز درست نہیں ہوتی **عن** وابصۃ ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا یصلی خلف الصف وحدہ فامرہ ان یعید قال سلیمان الصلوۃ

ترجمہ وابصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکشخص کو صف کے پیچھے اکیلی نماز پڑھتے دیکھا آپنے اوسکو نماز دوہرانے کا حکم کیا **ف** کیونکہ جو شخص صف میں نہ ہوئی شریک ہوا وہ پیچھے اکیلا کھڑا ہو کر پڑھی اوسکی نماز درست نہ ہوگی امام احمد رح کا یہی قول ہے اور ایمہ باقیہ کہتے ہیں درست ہو جاوے مگر مکروہ ہے **باب** الرجل یرکع دون الصف امام کو رکوع میں پاکر جلدی کے مارے صف سے پیچھے رکوع کرنا **عن** ابی بکرۃ انہ دخل المسجد ونبی اللہ صلعم راکع فرکع قبل ان یصل الصف فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم زادک اللہ حرصا ولا تعد

ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے وہ مسجد میں آئے دیکھا تو آنحضرتؐ رکوع میں ہیں انہوں نے صف کے پیچھے ہی سجدہ کر لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تجھکو اس سے زیادہ حرص دے (نیکی کے) پھر ایسا نہ کرنا **عن** الحسن ان ابا بکرۃ جاء ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راکع فرکع دون الصف ثم مشی الی الصف فلما قضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلوتہ قال ایکم الذی رکع ثم مشی الی الصف فقال ابوبکرۃ انا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم زادک اللہ حرصا ولا تعد

ترجمہ حسن سے روایت ہے ابوبکرہ آئے رسول اللہ رکوع میں تھے انہوں نے صف کے پیچھے رکوع کر لیا پھر صف میں ملنے کے لیے چلے جب آپ نماز پڑھ چکے پوچھا کس نے تم میں سے رکوع کیا تھا صف کے پیچھے پھر آیا صف میں ابوبکرہ نے کہا میں نے آپ نے فرمایا اللہ تجھکو اس سے زیادہ حرص دے پھر ایسا نہ کرنا **ف** بعضوں نے لا تعد کے معنی یہ کیے ہیں اب مت دوڑنا بعضوں نے یہ کیا ہے اب وتر کیجیو نماز میں آنے کے واسطے تاکہ پھر اوسکی ضرورت نہ ہو مگر صحیح وہی معنی ہیں جو ہم نے کیے یعنی پھر ایسا نہ کرنا

کہ صف کے پیچھے سجدہ کو جاکر لی بلکہ جبتک صفین شریک نہو جاوے کو جانکر **باب** مایستر المصلی ستر ہی کا بیان **عن** طلحۃ بن عبید اللہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جعلت بین یدیک مثل مؤخرۃ الرحل فلا یضرک من مر بین یدیک **ترجمہ** طلحہ بن عبید اللہ
سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تو اپنے سامنے رکھ پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر اب تجھ سامنے سے جانیکا نقصان نہ پہنچاوے
گا **ف** یعنی تیری نماز نہ توڑیگا اگرچہ سامنے سے جاتی والا گدھا یا کتا یا عورت ہو۔ امام احمد رح کے نزدیک عورت اور گدھے کی سامنے سے گذرنی سے
نماز مشکوک نجاتی ہے اور کالی کتی کے سامنے جانی سے نماز فاسد ہوجاتی ہی اور بعض علما کے نزدیک عورت اور گدھے اور کتوں تینوں کے سامنے جانی سے
نماز فاسد ہوجاتی ہی مگر جمہور علما کے نزدیک کسی شے کے سامنے جانی سے نماز فاسد نہیں ہوتی پر سامنے جانی والا اگر آدمی ہو تو گنہگار ہوتا ہی
سترہ کھڑا کرنی سے یہ سب بیان مرفوع ہوجاتی ہی نماز پڑھنیوالے کے نماز نہیں بگڑتی اور سامنے جانی والا بغیر سترہ کے پار جاوی
گنہگار نہیں ہوتا **عن** عطاء قال اخرۃ الرحل ذراع او ذراعان **ترجمہ** عطا کہتا ہی پالان کے پچھلی لکڑی ایک ہاتھ کی ہوتی ہی اس سے کچھ زیادہ
عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا خرج یوم العید امر بالحربۃ فتوضع بین یدیہ فیصلی الیہا والناس
وراءہ وکان یفعل ذلک فی السفر فمن ثم اتخذہا الامراء **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عید کے
روز نکلتے + حکم کرتے برچھا لانیکا وہ سامنے کھڑا کیا جاتا آپ اسکی طرف نماز پڑھتے اور لوگ پیچھے ہوتے کیونکہ آپ کھلے سفر میں کرتے اسی
واسطے بڑھا ساتھ رکھنا اختیار کیا ہی **ف** اور نماز کو چھوڑ دیا خوب جو چیز اصل تھی وہ بھول گئے اور جو تبعی تھی اوسکو ضرور سمجھ لیا
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کے سامنے اگر ستر ہو تو کوئی بھی مقتدیوں کیواسطے بھی **عن** ابی جحیفۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی بہم
بالبطحاء وبین یدیہ عنزۃ الظہر رکعتین والعصر رکعتین یمر خلف العنزۃ المرأۃ والحمار **ترجمہ** ابی جحیفہ سے روایت ہی نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی بطحا میں اور آپکے سامنے ایک برچھی تھی ظہر کی دو رکعتیں اور عصر کے دو رکعتیں برچھی کے اوس پار عورتیں جاتی
تھیں اور گدھے جاتی تھے **باب** الخط اذا لم یجد عصا جب لکڑی نہ ہو تو ایک لکیر کرلی زمین پر **عن** ابی ہریرۃ ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا صلی احدکم فلیجعل تلقاء وجہہ شیئا فان لم یجد فلینصب عصا فان لم یکن معہ عصا
فلیخط خطا ثم لا یضرہ ما مر امامہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز پڑھے
تو اپنے منہ کے سامنے کوئی چیز رکھ لیوی اگر کچھ نہ پاوی تو ایک لکڑی کہڑی کرلے اگر لکڑی بھی نہو تو ایک لکیر کھینچ لیوی پھر جو چیز سامنے
سے جاوی گی اوسکو نقصان نہ پہونچا دیگی **ف** یہ حدیث ضعیف اور مضطرب ہے اسپر بھی بعض علما کا عمل اسی پر ہے اور بعضوں کے
نزدیک لکیر کھینچنا کافی نہیں ہی لکیر کی کیفیت یہ ہی مصلے یا یہ مصلے یا یہ مصلے کہا سفیان نے ہم نے کوئی لمبی پتلی
پائی جس سے حدیث کو مضبوط کریں اور یہہ حدیث نہیں روی ہی مگر اسی اسناد سے **عن** سفیان بن عیینۃ قال رأیت شریکا صلی بنا
فجاء ت العصر فوضع قلنسوتہ بین یدیہ یعنی فی فریضۃ حضرت **ترجمہ** سفیان بن عیینہ سے روایت ہی میں نے شریک کو دیکھا
اُنہوں نے ہماری ساتھ ایک جنازہ میں عصر کے نماز پڑہی تو اپنی ٹوپی سامنے رکھ لی **باب** الصلوۃ الی الراحلۃ اونٹ کیطرف نماز پڑہنے کا
بیان **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی الی بعیرہ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اونٹ

کیطرف نماز پڑھتا ہے **باب** اذا صلی الی سارية او نحوها اين يجعلها منه مسترى کو کس طرح سے مقابل کرے **عن** المقداد بن
الاسود قال ما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي الى عود ولا عمود ولا شجرة الا جعله على حاجبه الايمن او الايسر ولا يصمد
له صمدا **ترجمہ** مقداد بن اسود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے لکڑی یا ستون یا درخت کیطرف تو اوسکو اپنی داہنی
ابرو یا بائیں ابرو کے مقابل کرتے اور اوسکو اپنی دونو آنکھوں کے بیچ میں نہ کرتے **ف** تاکہ بت پرستوں کی مشابہ نہو۔ اسناد اس حدیث
کی ضعیف ہے **باب** الصلوٰة الى المتحدثين والنيام جو شخص باتین کر رہا ہو یا سو رہا ہو اوسکی بیچ نماز پڑھنا کیسا ہے **عن** عبد الله
بن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تصلوا خلف النائم ولا المتحدث **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا مت نماز پڑھو اوس شخص کے پیچھے جو سو رہا ہو یا باتین کر رہا ہو **باب** الدنو من السترة مسترى سے نزدیک کھڑے
ہونیکا بیان **عن** سهل بن ابي حثمة يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا صلى احدكم الى سترة فليدن منها لا يقطع الشيطان
عليه صلاته **ترجمہ** سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے سترہ کی آڑ مین نماز پڑھے
تو سترہ سے نزدیک ہو جاوے تاکہ شیطان اوسکی نماز نہ توڑے **ف** کیونکہ اگر سترے سے دور کھڑا ہوگا تو کتا یا عورت یا گدھا اوسکے
اندر ہو کر جاویگا **عن** سهل قال كان بين مقام النبي صلى الله عليه وسلم وبين القبلة ممر عنز **ترجمہ** رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قبلے سے اتنا نزدیک کھڑے ہوتے کہ ایک بکری کی جگہہ ہتی **باب** ما يرخص ان يمر بين يدي المصلي اگر کوئی
نماز کی سامنے سے جانی مگے تو اوسکو روکے **عن** ابي سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا كان احدكم
يصلي فلا يدع احدا يمر بين يديه وليدرأه ما استطاع فان ابى فليقاتله فانما هو شيطان **ترجمہ** ابو سعید خدری سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے نماز پڑھتا ہو تو کسی کو اپنے سامنے سے جانی نہ دے اور جہانتک ہو سکے اوسکو روکے
اگر وہ نہ مانی تو اوس سے لڑے وہ شیطان ہے **ف** یعنی شیطان کا سا کام کرتا ہے کھے سے بھی نہین مانتا اوسکو مارنا بھی علاج ہے **عن**
ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى احدكم فليصل الى سترة وليدن منها ثم لا يقطع الشيطان عليه صلاته
ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم مین سے کوئی نماز پڑھے تو سترے کی آڑ مین پڑھے اور اوس سے نزدیک
کھڑا ہو پھر ویسی ہے حدیث بیان کی جسپر اوپر گزری **عن** ابي عبيد حاجب بن سليمان قال رأيت عطاء بن يزيد الليثي قائما يصلي
فذهبت امر بين يديه فدفعني ثم قال حدثني ابو سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من استطاع منكم ان لا يحول بينه وبين قبلته احد فليفعل **ترجمہ** حاجب بن سلیمان سے روایت ہے مین نے عطا بن یزید لیثی کو کھڑے
ہوے نماز پڑھتے دیکھا مین اوسکے سامنے سے جانی لگا اونہون نے مجھہ کو ہٹا دیا پھر کہا حدیث بیان کی مجھہ سے ابو سعید خدری نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم مین سے یہہ کر سکے کہ کسی شخص کو اپنے اور قبلے کے بیچ مین سے نجانے دے تو وہ کرے **عن** ابي سلمة قال دخل
ابو سعيد على مروان فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا صلى احدكم الى شيء يستره من الناس فاراد
احد ان يجتاز بين يديه فليدفع في نحره فان ابى فليقاتله فانما هو شيطان **ترجمہ** ابو صالح سے روایت ہے ابو سعید

پاس گیا اور کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتی تھے جب کوئی شخص تم مین سے سترہ کی آڑ مین نماز پڑھے پھر کوئی شخص اوسکے سامنے سے گذرنا چاہے تو اوسکو سینے پر مارے اگر وہ انکار کرے تو اوس سے لڑے وہ شیطان ہے **ف** اس مین یہ بھی ہے اور آگے کہ اوسکو تنبیہ کرے سختی سے سمجھا دیوے لیکن بعد نماز کے اور اشارہ سے منع کرے **باب ما ینھی عنہ من المرور بین یدی المصلی** نمازی کے سامنے سے جانیکی ممانعت **عن بسر** بن سعید ان زید بن خالد الجھنی ارسلہ الی ابی جھیم یسالہ ماذا سمع من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المار بین یدی المصلی فقال ابو جھیم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو یعلم المار بین یدی المصلی ماذا علیہ لکان ان یقف اربعین خیرا لہ من ان یمر بین یدیہ قال ابو النضر لا ادری قال اربعین یوما او شھرا او سنۃ **ترجمہ** بسر بن سعید کو زید بن خالد نے ابو الجہیم پاس بھیجا کہ پوچھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے اُس شخص کے حق مین جو نمازی کے سامنے سے گزرے ابو جہیم نے کہا آپ نے فرمایا اگر نمازی کے سامنے سے گذرنے والا جانے جو اوپر عذاب ہوگا تو اوسکو چالیس تک کھڑا رہنا بہتر ہو سامنے سے جانے سے ابو النضر نے کہا مجھے یاد نہین اُنہون نے چالیس دن کہا یا چالیس مہینے یا چالیس برس **باب ما یقطع الصلوۃ** کس چیز کے سامنے جانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے **عن ابی ذر** قال قال رسول اللہ صلعم یقطع صلاۃ الرجل اذا لم یکن بین یدیہ قید اٰخرۃ الرحل المحمار والکلب الاسود والمرأۃ فقلت یا ابا ذر ما بال الاسود من الاحمر من الاصفر من الابیض فقال یا ابن اخی سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما سالتنی فقال الکلب الاسود شیطان **ترجمہ** ابی ذر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا آدمی کی نماز ٹوٹ جاتی ہے جب اوسکی سامنے کوئی چیز پالان کی پچھلی لکڑی برابر نہ ہو اور گدھا یا کتا یا عورت سامنے سے گذر جاوے مین نے کہا کالی کی کیا خصوصیت ہے سرخ ہو یا زرد ہو یا سفید تو کیسا انھون نے کہا اے بھتیجے میری بھائی کی تو نے مجھ سے وہ بات پوچھی جو مین نے رسول اللہ سے پوچھی تھی آپ نے فرمایا کالا کتا شیطان ہے **عن ابن عباس** ھو شعیبۃ قال یقطع الصلوۃ المرأۃ الحائض والکلب **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز ٹوٹ جاتی ہے جب سامنے سے حیض والی عورت یا کتا نکل جاوے **ف** اس حدیث کو بخاری اور ہشام اور حمام نے موقوف روایت کیا ہے اور شعبہ نے مرفوعا **عن ابن عباس** قال الحسبہ عن رسول اللہ صلعم قال اذا صلی احدکم الی غیر سترۃ فانہ یقطع صلوتہ الکلب والحمار والخنزیر والیھودی والمجوسی والمرأۃ ویجزی عنہ اذا مر ما بین یدیہ علی قدر غلوۃ بحجر **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے حکم نے کہا ہمین سمجھتا ہون رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہوگا جب کوئی تم مین سے نماز پڑھے بغیر سترہ کے تو اوسکی نماز ٹوٹ جاتی ہے کتے اور گدھے اور سوا اور یہودی اور پارسی اور عورت کے سامنے سے نکلنے سے البتہ اگر یہ چیزین ایک ڈھیلے کی مسافت پر ہی ہو کر نکلین تو نماز ہو جاوے گی **عن زید بن خالد** قال لاٰیتک لاصلین لک صلاۃ رسول اللہ صلعم فقام زید بین یدی رسول اللہ صلعم وانا علی حمار وھو یصلی فقال اللھم اقطع اثرہ فما مشیت علیھا بعد **ترجمہ** زید بن خالد سے روایت ہے بیشک اُس شخص کو تو ترک مین دیکھتا ہون جو نجاتا ہے اوس نے کہا رسول اللہ صلعم نماز پڑھ رہے تھے مین گدھے پر سوار ہو کر آپ کے سامنے سے گزرا آپ نے فرمایا اللہ کاٹ دے پاؤن اوسکا پھر مین اوسکی چل نہ سکا دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے کاٹ دیا اوس نے ہمارے نماز کو کاٹ دیوے اللہ قدم اوسکا **عن عروان** انہ نزل بتبوک وھو حاج فاذا ھو برجل مقعد فسالہ عن امرہ فقال ساحدثک حدیثا فلا تحدث بہ ما سمعت انی حین اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزل بتبوک الی نخلۃ فقال ھذہ قبلتنا ثم صلی الیھا فاقبلت وانا غلام اسعی حتی مررت بین یدیہ فاقطع صلوتہ فاقطع اللہ اثرہ فما قمت علیھا الی یومی ھذا **ترجمہ** عروان سے روایت ہے وہ اوتری تبوک مین حج کے

ارادی سے اُنہون نے ایک لنگڑا آدمی دیکھا اوس سے حال پوچھا وہ بولا میں تم سے ایک بات کہتا ہون لیکن شرط یہ ہے جبتک میں زندہ رہون تم اوسکو کسی سے بیان کرنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک میں اوتری تھی ایک درخت کی آڑ میں اور آپنے فرمایا یہ ہمارا قبلہ ہے پھر نماز شروع کی وسطرف میں آیا اور میرا سواد جانیکی جگہ
رکا تھا یہانتک کہ آنحضرت اور درخت کے بیچ میں سے ہو کر گزری آپنے فرمایا تو روی اس نے نماز ہماری کاٹ دی اللہ شیطان اسکا اوس روز سے میں کھڑا نہ
ہوسکا (لنجا ہوگیا) **باب** سترۃ الامام سترۃ من خلفہ امام کا سترہ مقتدیونکو بھی کفایت کرتا ہے **عن** عبداللہ بن عمرو بن العاص قال
هبطنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم من ثنية اذا خر فحضرت الصلوة يعني فصلى الى جدار فاتخذه قبلة ونحن خلفه فجاءت بهيمة
تمر بين يديه فما زال يدارئها حتى لصق بطنه بالجدار ومرت من ورائه اوكما قال **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو بن العاص سے
روایت ہے ہم رسول اللہ کے ساتھ اوتری اذاخر کی گھاٹی سے (ایک مقام ہے مدینے کے درمیان) نماز کا وقت آگیا آپنے ایک دیوار کیطرف نماز پڑھی
اور ہم آپکے پیچھے کھڑے ہوئے ایک چارپایہ آیا سامنے سے جانیکو آپ سکورو کے رہے یہانتک آپنے اپنا پیٹ دیوار سے لگا دیا (تاکہ وہ سامنے سے جا سکے آخر وہ آپکے
پیچھے سے چلا گیا **عن** ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي فمر بين يديه فجعل يتقيه **ترجمہ** ابن عباس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے ایک بکری کا بچہ سامنے سے جانی لگا آپ سکو روکنے لگے **باب** من قال لا يقطع
الصلوة عورت کے سامنے جانی سے نماز نہ ٹوٹنے کا بیان **عن** عائشة قالت كنت بين النبي صلعم وبين القبلة قال شعبة احسبها
قالت وانا حائض **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے میں بیچ میں رسول اللہ اور قبلے کے تھی شعبہ نے کہا میں سمجھتا ہون انہون نے یہ بھی کہا
اور میں اُس وقت حائضہ تھی۔ کہا ابوداؤد نے اور بہت لوگون نے اس حدیث کو روایت کیا اور اسمیں یہ نہیں ہے میں حائضہ تھی **عن** عائشة ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم كان يصلي صلاته من الليل وهي معترضة بينه وبين القبلة راقدة على الفراش الذي يرقد عليه حتى اذا اراد
ان يوتر ايقظها فاوترت **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھا کرتی اور وہ آپکے اور قبلے کی بیچ
میں لیٹی رہتیں اوس بچھونے پر جسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوتے تھے جب آپ وتر پڑھنا چاہتے تھے تو اونکو جگا دیتے وہ بھی وتر پڑھ لیتیں **عن**
عائشة قالت بئسما عدلتمونا بالحمار والكلب لقد رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي وانا معترضة بين يديه فاذا اراد
ان يسجد غمز رجلي فضممتها اليه ثم يسجد **ترجمہ** حضرت عائشہ نے کہا برا کیا تم نے ہمکو برابر کر دیا ہمکو گدہے اور کتے کے (تم نے یہ کہا کہ عورت اور
گدہے اور کتے کے سامنے نکلجانے سے نماز جاتی رہتی ہے) میں نے رسول اللہ کو دیکھا نماز پڑھتے تھے آپ اور میں آپکے سامنے لیٹی تھی جب آپ سجدہ نے
لگتے میری پاؤن دبا دیتے میں پاؤن سمیٹ لیتی آپ سجدہ کرتی **عن** عائشة انها قالت كنت نائمة وحلائي بين يدي رسول الله صلى الله
عليه وسلم وهو يصلي من الليل فاذا اراد ان يسجد غمز رجلي فقبضتهما فسجد **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے میں سوتی رہتی تھی اور پاؤن
میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوتی اور آپ رات کو نماز پڑھا کرتی جب آپ سجدہ کرنا چاہتے تو میری پاؤن کو مار دیتے تھے میں اونکو سمیٹ لیتی آپ
سجدہ کرتی **عن** عائشة انها قالت كنت انام وانا معترضة في قبلة رسول الله صلى الله عليه وسلم فيصلي رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا
ارهله اذا اراد ان يوتر زاد عثمان غمزني ثم تنفل فقال تنحي **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے میں سوتی تھی سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے قبلے کیطرف آپ نماز پڑھا کرتی اور میں آپکی آگ ہوتی جب آپ وتر پڑھنے لگتے فرماتی سرکجا **باب** من قال الحمار يقطع الصلوة گدہے کے سامنے جانے سے

نماز نہ ٹوٹنے کا بیان **عن** ابن عباس قال اقبلت راکبا علی اتان وانا یومئذ قد ناھزت الاحتلام ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی بالناس فمررت بین یدی بعض الصف فنزلت فارسلت الاتان ترتع ودخلت فی الصف فلم ینکر ذلک احد **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے میں گدھی پر سوار ہو کر آیا اور اون دنوں میں میں قریب بلوغ تھا اور رسول اللہ صلعم نماز پڑھا رہے تھے منا میں میں سامنے سے صف کے گزرا پھر گدھی پر سے اتر اوہ چرتی رہی اور میں صف میں شریک ہو گیا کسی نے مجھ پر انکار نہیں کیا **ف** شاید اسوجہ سے انکار نہ کیا ہو کہ امام کے سامنے سے ہو کر وہ گدھی نہیں نکلی تھی تو کچھ حرج نہیں ہوا کیونکہ امام کا سترہ مقتدیوں کو کافی ہے اور شاید اسوجہ سے انکار نہ کیا ہو کہ گدھی کے سامنے جانیکو وہ لوگ فساد نماز نہ سمجھتے ہونگے **عن** ابی الصھباء قال اتانا ما یقطع الصلاۃ عند ابن عباس قال جئت انا وغلام من بنی عبد المطلب علی حمار لنا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فمررنا بین یدی بعض الصف فنزلت وترکت الحمار امام الصف فصلی الیہ وما بالی ذلک وجاءت جاریتان من بنی عبد المطلب فدخلتا بین الصف فما بالی ذلک **ترجمہ** ابو الصہباء رضعیف تابعی ابن عباس کے شاگرد ہیں روایت ہے ہم سے کسی نے ذکر کیا ان چیزوں کا جن سے نماز ٹوٹ جاتی ہے ابن عباس نے کہا میں اور ایک لڑکا عبد المطلب کے اولاد سے گدھی پر آئے اور رسول اللہ صلعم نماز پڑھ رہے تھے ہم صف کے آگے سے گزرے گدھی پر سے اتر پڑے اور گدھی کو صف کے آگے چھوڑ دیا اپنی کچھ پروا نہ کی پھر دو لڑکیاں بنی عبد المطلب کے اولاد سے آئیں صف کے بیچ میں سے نکلیں اپنی پروا نہ کی **ف** روایت میں ہے فجاءت جاریتان من بنی عبد المطلب فدخلتا بین یدیہ فما بالی ذلک **ترجمہ** دو لڑکیاں عبد المطلب کے اولاد میں سے آئیں آپ کے سامنے سے گزریں آپ نے انکو کچھ پروا نہ کی **باب** من قال الکلب لا یقطع الصلوۃ کتے کے سامنے جانیسے نماز نہ ٹوٹنے کا بیان **عن** الفضل بن عباس قال اتانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن فی بادیتنا ومعہ عباس فصلی الی صحراء لنا ومعنا وکلبۃ تعبث بین یدیہ فما بالی ذلک **ترجمہ** فضل بن عباس سے روایت ہے رسول صلعم ہمارے پاس آئے جنگل میں آپکے ساتھ عباس اور عبد المطلب تھے آپنے جنگل میں نماز پڑھی اور آپکے سامنے سترہ نہ تھا اور کتیا ہمارے آگے سامنے کھیلتی تھی آپنے کچھ پروا نہ کی **باب** من قال لا یقطع الصلوۃ شیء وادرؤا ما استطعتم کسی چیز کے سامنے جانیسے نماز نہ ٹوٹنے کا بیان **عن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقطع الصلوۃ شیء وادرؤا ما استطعتم فانما ھو شیطان **ترجمہ** ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ کوئی چیز نماز نہیں توڑتی مقدور بھر دفع کرو شیطان ہے **عن** ابی الوداک قال مر شاب من قریش بین یدی ابی سعید الخدری وھو یصلی فدفعہ ثم عاد فدفعہ مرتین او ثلاثا فقال ان الصلوۃ لا یقطعھا شیء ولکن قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادرؤا ما استطعتم فانما ھو شیطان **ترجمہ** ابو الوداک سے روایت ہے ایک جوان قریشی ابو سعید خدری کے سامنے سے جانے لگا نماز میں ابو سعید نے اوسکو دفع کیا پھر آیا پھر روکا پھر آیا پھر روکا تین بار دفع کیا جب اوسنے نماز کو کوئی چیز نہ توڑی تو کہا نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہانتک ہو سکے دفع کرو وہ شیطان ہے۔ کہا ابو الوداک نے جب دونوں حدیثوں میں تعارض ہوا تو صحابہ کا فعل لیا جاویگا۔ صحابہ بھی مختلف ہیں لیکن اکثر کا قول یہی ہے کہ نماز کسی شے کے سامنے جانیسے نہیں ٹوٹتی۔ تمام ہوا پارہ چوتھا سترہویں پارہ میں سے اب شروع ہوتا ہے پارہ پانچواں ان شاء اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی فضل اور انعام پر توکل کر کے بعونہ وتعالے

ثم الجزء الرابع ویتلوہ الجزء الخامس ان شاء اللہ تعالیٰ

فہرست ابواب پارچہارم سُنن ابوداؤدؒ

صفحہ	باب
۱۴۷	اذان پر اُجرت لینے کا بیان
〃	وقت سے پہلی اذان دیدی تو کیا کرے
〃	اندھے کے اذان کا بیان
〃	بعد اذان کے مسجد میں سے نکل جانا منع ہے
〃	مؤذن بعد اذان کے امام کے آنے کا انتظار کرے
〃	تثویب کا بیان
۱۴۸	جب تکبیر ہو جاوے اور امام آوے تو لوگ بیٹھے ہی امام کا انتظار کریں
۱۴۹	جماعت کی تاکید
۱۵۰	جماعت کی فضیلت کا بیان
۱۵۱	نماز کو پہیل جانے کی فضیلت
۱۵۲	اندھیری راتوں میں مسجد جانیکی فضیلت
〃	جب وضو کر کے مسجد کو نماز کی لیے جاوے تو آہستہ آہستہ اطمینان سے جاوے
۱۵۳	جو شخص نماز کے لیے جاوے پھر دیکھے جماعت ہو گئی ہے تو اوسکو بھی جماعت کا ثواب ملیگا
〃	مسجد میں عورتوں کا جانا
۱۵۵	نماز کیواسطے دوڑنا نہ چاہیے
〃	مسجد میں دوبارہ جماعت کا بیان
〃	جو شخص اپنے گھر میں نماز پڑھ کر جاوے پھر جماعت کھڑی ہو تو دوبارہ پڑھ لیوے
۱۵۶	اگر جماعت سے نماز پڑھ چکا ہو تو پھر دوبارہ دوسری جماعت میں شریک ہو یا نہو

صفحہ	باب
۱۵۶	امامت کی فضیلت کا بیان
〃	امامت کے لیے میں ایکدوسرے سے جھگڑی نہیں
۱۵۷	امامت کا مستحق کون ہے
۱۵۹	عورتوں کے امامت کا بیان
۱۶۰	جب مقتدی ناراض ہوں کسیکے امامت سے تو امامت کرنا اوسکو درست نہیں ہے
〃	ہر نیک بد کے پیچھے نماز درست ہونیکا بیان
〃	اندھی کے امامت کا بیان
〃	جو شخص اکیقوم کے ملاقات کو لیے آوے وہ اونکی امامت کرے
۱۶۱	امام بلند جگہہ پر کھڑا ہو اور مقتدی نیچے کھڑے ہوں تو کیسا ہے
〃	جو شخص نماز پڑھ کر آوے پھر دیکھے نماز ہنی ہو گئی تو جماعت کر پڑھ دے
۱۶۲	امام بیٹھکر نماز پڑھے تو مقتدی کیا کریں
۱۶۳	جب دو آدمیوں سے ایک امامت کرے تو دوسرا کہاں کھڑا ہو
۱۶۴	جب تین آدمی ہوں تو کیونکر کھڑے ہوں
〃	بعد سلام کے امام قبلہ کیطرف سے پھر جاوے
۱۶۵	امام فی جہان فرض پڑھ رہا ہے وہاں نفل نہ پڑھے
〃	جب امام اخیر رکعت سے سر اوٹھاوے اور بیٹھ جاوے پھر اوسکو حدث ہو تو نماز پوری ہو گئی یا نہیں
〃	مقتدی کو امام کے متابعت کرنا چاہیے
۱۶۶	جو شخص امام کے پہلے سر اوٹھاوے یا کہے اوسکی عذاب کا بیان

صفحہ	باب
۱۶۶	امام سے پہلے اوٹھ کر چلے جانیکا بیان
〃	کتنے کپڑون مین نماز درست ہی
۱۶۷	ایک شخص کپڑے کو اپنی گردن کے پیچھے باندہ کر نماز پڑہی تو کیسا۔
〃	ایک شخص نماز پڑہی ایک کپڑی مین جس مین سے کچھ دوسرے شخص پر ہو۔
〃	ایک کرتہ پہنکر نماز پڑہنا کیسا ہے
۱۶۸	جب کپڑا تنگ ہو تو اوس کے بند کرلے
۱۶۹	عورت کتنی کپڑون مین نماز پڑہ سکتی ہے
〃	عورت کو بغیر سر ڈہانکے نماز درست نہین ہی
〃	سدل کے ممانعت
〃	عورتون کے کپڑون پر نماز نہ پڑہنا
۱۷۰	کوئی شخص جوتا باندہ کر نماز پڑہے تو کیسا ہی
〃	جوتی اوتار کر اور جوتون سمیت نماز پڑہنے کا بیان
۱۷۱	نمازی اگر اپنے جوتون کو اوتاری تو کہان رکہے
〃	چہوٹی بوریے پر نماز پڑہنے کا بیان
〃	بوریے پر نماز پڑہنے کا بیان
۱۷۲	کپڑے پر سجدہ کرنے کا بیان
〃	صفین برابر کرنے کا بیان
〃	امام کے قریب رہنا مستحب ہے
〃	لڑکے کہان پر کہڑے ہون
〃	عورتون کے صفون کا بیان اور صف اول مین شریک نہونی کا بیان
۱۷۵	امام کس مقام پر کہڑا ہو صف کے آگے۔

صفحہ	باب
۱۷۵	جو شخص اکیلا صف کے پیچھے نماز پڑہی اوسکا بیان
〃	امام کو رکوع مین پاکر جلدی سے تکبیر کہکر صف سے پیچھے رکوع کرے
۱۷۶	ستری کا بیان
〃	جب لکڑی نہو تو زمین پر ایک لکیر کہینچ لے۔
۱۷۷	اونٹ کیطرف نماز پڑہنے کا بیان
〃	ستری کو کس چیز کے مقابل کرے۔
〃	بات کرنیوالے یا سونے والے کے پیچھے نماز پڑہنے کا بیان
۱۷۸	ستری سے نزدیک کہڑی ہونیکا بیان
〃	اگر کوئی نمازی کے سامنے سے جانی لگے تو اوسکو روکے۔
۱۷۸	نمازی کے سامنی جانیکی ممانعت۔
〃	کس چیز کے سامنے جانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہی۔
۱۷۹	امام کا ستره مقتدیون کو بھی کفایت کرتا ہی۔
〃	عورت کے سامنی جانے سے نماز نہ ٹوٹنے کا بیان
〃	گدہے کے سامنی جانیسے نماز نہ ٹوٹنا
۱۸۰	کتے کے سامنی جانے سے نماز نہ ٹوٹنا
〃	کسی چیز کے سامنی جانیسی نماز نہ ٹوٹنا

تم الفہرس والجزء الرابع
بعون اللہ تعالی

ستونکی بیچمین صف کریکے بیان مین صفحہ ۱۷۴

ابوداؤد خامس

پارہ پانچوان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب استفتاح الصلوٰۃ نماز شروع کرنیکا بیان **باب رفع الیدین** دونوں ہاتھ اوٹھانی کا بیان **ف** احادیث صحیحہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ اوٹھانا کئی مقاموں پر ثابت ہے پہلے تکبیر تحریمہ کیوقت دوسرے رکوع کرتی وقت تیسرے رکوع سے کھڑے ہوتی وقت چوتھے تیسری رکعت کے ہاتھ باندھنے سے پہلے اور جو روایتیں اسکے خلاف ہیں آمین ہیں وہ ضعیف ہیں دوسرے یہ کہ اون روایات سے رفع یدین کا نہ کرنا بعض اوقات میں ثابت ہوتا ہے۔ یہ نہیں نکلتا کہ رفع یدین درست نہیں ہے یا کمبخت نہ کرنا چاہیے البتہ یہ روایات اوس وقت ہمارے خلاف ہوتیں جب ہم رفع یدین کو واجب یا فرض جانتے ہم تو اوسکو مستحب کہتے ہیں پھر استحباب کا ثبوت صاف عیان ہے جب احادیث صحیحہ سے کرنا اوس کا رسول اللہ صلعم اور صحابہ کرام اور تابعین سے بخوبی ثابت ہے **عن** ابن عمر قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استفتح الصلوٰۃ رفع یدیہ حتی یحاذی منکبیہ واذا اراد ان یرکع وبعد ما یرفع راسہ من الرکوع وقال سمیعاللہ لمن حمدہ واذا رفع راسہ واکثر ما کان یقول وبعد ما یرفع راسہ من الرکوع ولا یرفع بین السجدتین **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب نماز شروع کرتے دونوں ہاتھ اوٹھاتے مونڈھوں تک اسی طرح جب رکوع کرتے اور جب سر اوٹھاتی رکوع سے اور نہیں ہاتھ اوٹھاتے تھے دو سجدوں کے بیچ میں **عن** عبداللہ بن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلوٰۃ رفع یدیہ حتی تکونا حذو منکبیہ ثم کبر وھما کذلک فیرکع ثم اذا اراد ان یرفع صلبہ رفعھما حتی تکونا حذو منکبیہ ثم قال سمع اللہ لمن حمدہ ولا یرفع یدیہ فی السجود ولا یرفعھما فی شیٔ من الصلوٰۃ حین یسجد ولا حین یرفع راسہ من السجود یرفعھما حتی تکونا حذو منکبیہ ثم یکبر ویثنی رجلہ الیسری فیقعد علیھا ویفتح اصابعہ من رجلہ الیمنی ولا یقعد علی عقبیہ ولا یفترش رجلہ الیمنی ویقعد علی الیسری **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے دونوں ہاتھ اوٹھاتی مونڈھوں تک پھر تکبیر کہتے اور ہاتھ نہیں اوٹھاتے پھر رکوع کرتی پھر جب رکوع سے ہاتھوں کو اوٹھاتی مونڈھوں تک پھر فرماتی سمع اللہ لمن حمدہ اور نہیں ہاتھ اوٹھاتی تھے دونوں سجدوں میں بلکہ اوٹھاتے تھے ہر رکعت میں جب تکبیر کہتے رکوع کرنیکی پہلے تک کہ پوری ہو جاتی نماز آپکے **عن** وائل بن حجر قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان اذا کبر رفع یدیہ قال ثم التحف ثم لحف شمالہ بیمینہ واخذ یدہ الیمنی فی ثوبہ قال فاذا اراد ان یرکع اخرج یدیہ ثم رفعھما واذا اراد ان یرفع راسہ من الرکوع رفع یدیہ ثم سجد وجنح وجھہ بین کفیہ واذا رفع راسہ من السجود ایضاً رفع یدیہ حتی فرغ من صلاتہ قال محمد فذکرت ذلک للحسن بن ابی الحسن فقال ھی صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلہ من فصلہ وترکہ من ترکہ **ترجمہ** وائل بن حجر سے روایت ہے میں نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپنے جب تکبیر کہی دونوں ہاتھ اوٹھائی پھر دونوں ہاتھ اندر کر لیے کپڑے کے **ف** یعنی ہاتھ اوٹھاتی وقت دونوں ہاتھوں کو باہر نکالا کپڑے سے پھر باندھتی وقت اندر کر لیے سردی کے سبب سے **ف** پھر داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو پکڑا اور دونوں ہاتھ کپڑے کی اندر کر لیے جب رکوع کرنا چاہا تو دونوں ہاتھ باہر نکال کر اونکو اوٹھایا اسی طرح جب رکوع سے

سر اوٹھانی مگر دونون ہاتھون کو اوٹھایا پھر سجدہ کیا اور اپنی پیشانی کو دونون ہتھیلیون کے بیچ مین رکھا اور جب سجدہ سے سر اوٹھایا دونو
ہاتھون کو اوٹھایا **ف** صحیح روایت مین سجدون کے بیچ مین ہاتھ اوٹھانا نہین ہے اکثر علما کے نزدیک منسوخ ہے **ت** محمد نے کہا ہمین نے
یحیی بن ابی الحسن سے کہا انہون نے کہا یہ نماز ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کرنیوالون نے ایسا ہی کیا اور چھوڑنیوالون نے چھوڑ دیا **عن**
وائل بن حجر انہ رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ مع التکبیر **ترجمہ** وائل بن حجر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ
اوٹھاتے دیکھا تکبیر کیوقت **عن** وائل بن حجر انہ ابصر النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین قام الی الصلوۃ رفع یدیہ حتی کانتا بحیال منکبیہ
وحاذی بابہامیہ اذنیہ ثم کبر **ترجمہ** وائل ابن حجر سے روایت ہے انہون نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب نماز کو کھڑے ہوتے
دونو ہاتھ اپنے انتہائی مونڈھون تک اور انگھوٹے کانون کے برابر کیے پھر تکبیر کہی **عن** وائل بن حجر قال قلت لانظرن الی صلوۃ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کیف یصلی قال فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستقبل القبلۃ فکبر فرفع یدیہ حتی حاذتا اذنیہ ثم اخذ
شمالہ بیمینہ فلما اراد ان یرکع رفعھما مثل ذالک ثم وضع یدیہ علی رکبتیہ فلما رفع راسہ من الرکوع رفعھما مثل
ذالک فلما سجد وضع راسہ بذالک المنزل من بین یدیہ ثم جلس فافترش رجلہ الیسری ووضع یدہ الیسری علی فخذہ الیسری
وحد مرفقہ الایمن علی فخذہ الیمنی وقبض ثنتین من اصابعہ وحلق حلقۃ ورایتہ یقول ھکذا وحلق بشر الابھام والوسطی واشار
بالسبابۃ **ترجمہ** وائل ابن حجر سے روایت ہے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو قصدا دیکھا آپ کیونکر پڑھتے ہین تو پہلے آپ
کھڑے ہوئے اور قبلہ کیطرف موڑھ کیا اور اللہ اکبر کہا دونو ہاتھ اوٹھائی کانون تک پھر باین ہاتھ کو داہنے ہاتھ سے پکڑا جب رکوع کا قصد کیا
اسی طرح دونو ہاتھون کو اوٹھایا جب سجدہ کیا تو اپنے سر کو دونو ہاتھون کے بیچ مین رکھا پھر بیٹھے تو باین سر کو بچھایا اور باین ہاتھ اپنے باین ران پر رکھا
اور داہنے ہاتھ کی کہنی داہنے ران سے جدا رکھی اور دو انگلیون کو بند کر لیا اور ایک حلقہ بنا لیا (بیچ کی انگلی اور انگھوٹے سے) اور دیکھا میں
نے انکو اسطرح کہتے تھے اور بشر نے بتایا انگھوٹے اور بیچ کی انگلی کا حلقہ کیا اور کلمہ کے انگلی سے اشارہ کیا - دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے
ثم وضع یدہ الیمنی علی ظھر کفہ الیسری والرسغ والساعد وقال فیہ ثم جئت بعد ذالک فی زمان فیہ برد شدید فرایت
الناس علیھم جل الثیاب تحرک ایدیھم تحت الثیاب **ترجمہ** پھر داہنا ہاتھ باین کف پر رکھا یا باین پہونچے پر یا باین ہاتھ پر اسی روایت
مین یہ بھی ہے پھر مین آیا سخت جاڑے مین تو مین نے لوگون کو دیکھا بہت کپڑے پہنے ہوئے اوسکے اندر انکے ہاتھ ہلتے تھے (رفع یدین کیوقت)
عن وائل بن حجر قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین افتتح الصلوۃ رفع یدیہ حیال اذنیہ قال ثم اتیتھم فرایتھم
یرفعون ایدیھم الی صدورھم فی افتتاح الصلوۃ وعلیھم برانس وکسیۃ **ترجمہ** وائل ابن حجر سے روایت ہے مین نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپنے جب نماز شروع کی دونو ہاتھ اوٹھائی کانون تک وائل نے کہا پھر جو مین آیا تو مین نے لوگون کو دیکھا اپنے ہاتھ
اوٹھاتی تھی سینہ تک نماز شروع کرنیکو وقت اور وہ جبی اور کمل اوڑھے تھے **باب** افتتاح الصلوۃ نماز کی شروع کرنیکا بیان **عن**
وائل بن حجر قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الشتاء فرایت اصحابہ یرفعون ایدیھم فی ثیابھم فی الصلوۃ **ترجمہ** وائل بن
حجر سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاڑے مین آیا مین نے دیکھا آپکے اصحاب کو اوٹھاتے تھے اپنے ہاتھ کپڑون کے اندر **ف** سردی

ف پھر دونون ہاتھ اوٹھانا اسی طرح دونو ہاتھون کو اوٹھانا

کی وجہ سے باہر نہ نکالتے تھے کیونکہ ہاتھون کا باہر نکالنا واجب نہین ہے مستحب ہے **عن** ابی حمید الساعدی فی عشرۃ من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہم ابو قتادۃ قال ابو حمید انا اعلمکم بصلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا فاقم فوا اللہ ما کنت بأکثرنا لہ تبعۃ ولا اقدمنا لہ صحبۃ قال بلی قالوا فاعرض قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلوۃ یرفع یدیہ حتی یحاذی بہما منکبیہ ثم یکبر حتی یقر کل عظم فی موضعہ معتدلا ثم یقرأ ثم یکبر فیرفع یدیہ حتی یحاذی بہما منکبیہ ثم یرکع ویضع راحتیہ علی رکبتیہ ثم یعتدل فلا یصیب رأسہ ولا یقنع ثم یرفع راسہ فیقول سمع اللہ لمن حمدہ ثم یرفع یدیہ حتی یحاذی منکبیہ معتدلا ثم یقول اللہ اکبر ثم یہوی الی الارض فیجافی یدیہ عن جنبیہ ثم یرفع راسہ ویثنی رجلہ الیسری فیقعد علیہا ویفتح اصابع رجلیہ اذا سجد ویسجد ثم یقول اللہ اکبر ویرفع ویثنی رجلہ الیسری فیقعد علیہا حتی یرجع کل عظم الی موضعہ ثم یصنع فی الاخری مثل ذلک ثم اذا قام من الرکعتین کبر ورفع یدیہ حتی یحاذی بہما منکبیہ کما کبر عند افتتاح الصلوۃ ثم یصنع ذلک فی بقیۃ صلاتہ حتی اذا کانت السجدۃ التی فیہا التسلیم اخر رجلہ الیسری وقعد متوکا علی شقہ الایسر قالوا صدقت ہکذا کان یصلی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابی حمید ساعدی سے روایت ہے وہ دس صحابیون مین بیٹھے ہوے تھے اون مین ابو قتادہ بھی تھے ابو حمید نے کہا مین تم سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو جانتا ہون اون لوگون نے کہا کیونکر قسم خدا کی تم ہم سے زیادہ پیرو نہین کرتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ ہم سے پہلے آپ کی صحبت مین آئے تھے ابو حمید نے کہا ان یہ ہے **ف** مگر یہ ضرور نہین کہ تم مجھ سے زیادہ صحبت کہتے تھے تو نماز کو مجھ سے زیادہ جانتے ہو اسلیے ہو سکتا ہے مین نے خوب غور کیا ہو اور اچھی طرح یاد رکھا ہو اور تم نے خیال نہ رکھا ہو **ف** اون لوگون نے کہا اچھا بیان کرو ابو حمید نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کو کھڑے ہوتے دونو ہاتھ اپنے اپنے مونڈھون تک پھر تکبیر کہتے جب ہر ایک ہڈی اپنے مقام پر آجاتی اعتدال سے تو آپ قرأت شروع کرتی پھر تکبیر کہتے اور دونو ہاتھ اپنے مونڈھون تک پھر رکوع کرتی اور دونو ہتھیلیان اپنے اپنے گھٹنون پر رکھتے اور پیٹ سیدھے کرتے اور سر کو پیٹ کی برابر کرتے نہ جھکاتے نہ اونچا رکھتے پھر سر اٹھاتے اور فرماتے سمع اللہ لمن حمدہ پھر دونو ہاتھ اٹھاتے اپنے مونڈھون تک سیدھے کھڑے ہو کر پھر اللہ اکبر کہتے اور زمین کیطرف جھکتے تو دونو ہاتھون کو اپنے پہلوؤن سے جدا رکھتے پھر اٹھاتے اپنا سر سجدہ سے اور بائین پاؤن کو بچھا کر اوپر بیٹھتے اور سجدہ کیوقت اپنی انگلیون کو کھلا رکھتے پھر دوسرا سجدہ کرتے اللہ اکبر کہکے پھر سر اٹھاتے سجدہ سے اور بائین پیر کو بچھا کر اوپر بیٹھتے اتنی دیر تک کہ ہر ایک ہڈی اپنی ٹھکانے آجاتی (بعد اوسکے کھڑے ہوتے) اور دوسری رکعت مین بھی ایسا ہی کرتے پھر جب دو رکعتون سے فارغ ہو کر کھڑے ہوتے اللہ اکبر کہتے اور دونو ہاتھ اوٹھاتے مونڈھون تک جیسا شروع نماز کیوقت اٹھاتے تھے پھر باقی نماز مین ایسا ہی کرتے یہانتک کہ جب اخیر سجدہ سے فارغ ہوتے جسکے بعد سلام ہوتا ہے نکالتے بایان پاؤن اپنا اور بیٹھتے بائین کولے پر۔ اون صحابہ نے یہ سنکر کہا سچ کہا تو نے اسیطرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے **عن** محمد بن عمرو العامری قال کنت فی مجلس من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکروا صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابو حمید فذکر بعض ہذا الحدیث وقال فاذا رکع امکن کفیہ من رکبتیہ

فرج بين اصابعه غير مقبض راسه ولا صافح بوجهه وقال فاذا قعد في الركعتين قعد على طرف قدمه اليسرى
ونصب اليمنى فاذا كان في الرابعة افضى بوركه اليسرى الى الارض واخرج قدميه من ناحية واحدة ترجمہ محمد بن
عمرو عامری سے روایت ہے میں ایک مجلس میں تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے انہوں نے انکی نماز کا ذکر کیا ابو حمید نے
کہا پھر بھی حدیث بیان کی اور کہا جب آپ نے رکوع کیا تو اپنی ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر جمایا اور انگلیاں کشادہ کہیں پھر سجدہ کو
خم کیا اور سر کو اونچا نہ رکھا نہ کسی طرف داہنی یا بائیں منھ کو موڑا (بلکہ سیدھا قبلہ کیطرف رکھا) جب دو رکعتوں کے بعد بیٹھے تو بائیں
پاؤں کی قوس پر بیٹھے اور داہنے پاؤں کو کھڑا کیا جب چوتھی رکعت کے بعد بیٹھے تو بائیں سرین کو زمین پر رکھدیا اور دونوں پاؤں کو
داہنی طرف نکالدیا عن محمد بن عمرو بن عطاء نحو هذا قال فاذا سجد وضع يديه غير مفترش ولا قابضهما واستقبل
باطراف اصابعه القبلة ترجمہ محمد بن عمرو بن عطا سے ایسا ہی مروی ہے اوس میں یہ ہے جب آپنے سجدہ کیا تو نہ اپنے ہاتھوں کو بچھایا
زمین پر نہ سمیٹ لیا اور اپنی انگلیوں کا منھ قبلہ کیطرف کیا عن عباس بن سهل الساعدي انه كان في مجلس فيه ابو
وكان من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وفي المجلس ابو هريرة وابو حميد الساعدي وابو اسيد بهذا الخبر زاد او ينقص
قال فيه ثم يرفع راسه يعني من الركوع فقال سمع الله لمن حمده اللهم ربنا لك الحمد ورفع يديه قال الله اكبر فسجد وانتصب
على كفيه وكبتيه صدره قدميه هو ساجد ثم كبر فجلس فورك ونصب قدمه الاخرى ثم كبر فسجد ثم كبر فقام ولم
يوربث ثم مشى الحديث ثم قال جلس بعد الركعتين حتى اذا هوى راد ان ينهض للقيام قام بتكبير ثم ركع الركعتين
الاخريين ولم يذكر التورك في التشهد ترجمہ عباس بن عباش بن سہل ساعدی سے روایت ہے کہ وہ ایک مجلس میں تھے جس میں
انکے باپ جو صحابی تھے اور ابو ہریرہ اور ابو حمید ساعدی اور ابو اسید موجود تھے۔ پھر بھی حدیث بیان کی کچھ کم و بیش کہا پھر آپنے
سر اوٹھایا رکوع سے اور فرمایا سمع اللہ لمن حمدہ اللھم ربنا لک الحمد اور دونوں ہاتھ اوٹھائے پھر فرمایا اللہ اکبر اور سجدہ کیا تو جمایا زمین
پر اپنے ہتھیلیوں کو اور گھٹنوں کو اور انگلیوں کے سرے کو سجدہ میں پھر تکبیر کہی جب بیٹھی تو سرین پر بیٹھی اور ایک قدم کو کھڑا کیا پھر تکبیر کہے
اور دوسرا سجدہ کیا پھر سرین پر نہ بیٹھے اور کھڑے ہوگئے پھر بیان کیا حدیث کو خیر تک یہاں تک کہ کہا بیٹھے دو رکعتیں پڑھ کر جب اوٹھنے
کا ارادہ کیا تکبیر کہی اور کھڑے ہوئے پھر پچھلی دو رکعتیں پڑھیں اور نہیں ذکر کیا تورک کا تشہد میں (تورک کھٹی میں سرین پر بیٹھنے کو اور
دونو پاؤں ایکطرف نکالدینے کو) عن محمد بن سهل قال اجتمع ابو حميد وابو اسيد وسهل بن سعد ومحمد بن مسلمة
فذكروا صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ابو حميد انا اعلمكم بصلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر
بعض هذا قال ثم ركع فوضع يديه على ركبتيه كانه قابض عليهما ووتر يديه فجافى عن جنبيه قال ثم سجد
فامكن انفه وجبهته ونحى يديه عن جنبيه ووضع كفيه حذو منكبيه ثم رفع راسه حتى رجع كل عظم في
موضعه حتى فرغ ثم جلس فافترش رجله اليسرى واقبل بصدر اليمنى على قبلته ووضع كفه اليمنى على ركبته اليمنى
وكفه اليسرى على ركبته اليسرى واشار باصبعه ترجمہ عباس بن سہل سے روایت ہے کہ جمع ہوئے ابو حمید اور ابو اسید اور سہل بن سعد اور

محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہم اور ذکر کیا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ابو حمید نے کہا میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں تمہاری نماز کو پھر بھی حدیث بیان کی بعد اوسکے کہا پھر آپنے رکوع کیا اور دونوں ہاتھوں کو دونوں گھٹنیوں پر رکھا گویا انکو پکڑ لیا اور دونوں ہاتھوں کو سیدھا کیا گویا کمان کی چلی ہو گئی اور جدا رکھا پہلوؤں سے پھر سجدہ کیا اور اپنی ناک اور پیشانی کو زمین پر لگایا اور دونوں ہاتھوں کو جدا رکھا پہلوؤں سے اور دونوں ہتھیلیوں کو مونڈھوں کے برابر رکھا پھر سر اونچا یہاں تک کہ ہر ایک ہڈی اپنی ٹھکانے پر آگئی پھر دوسرا سجدہ کیا اور اوس سے فارغ ہوئی پھر بیٹھی بایاں پاؤں بچھا کر اور داہنی پاؤں کو کھڑا کیا اور اوسکی انگلیوں کو قبلہ کی طرف کیا اور اپنی داہنی ہتھیلی کو داہنی گھٹنی پر رکھا اور بائیں ہتھیلی کو بائیں گھٹنے پر رکھا اور انگلی سے اشارہ کیا **عن** حمید بھذا الحدیث قال واذا سجد فرج بین فخذیہ غیر حامل بطنہ علی شیء من فخذیہ **ترجمہ** دوسری روایت میں ہے جب سجدہ کیا تو دونوں رانوں کو کشادہ رکھا اور پیٹ کو رانوں سے نہ لگایا **عن** وائل بن حجر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذا الحدیث قال فلما سجد وقعت رکبتاہ الی الارض قبل ان تقع کفاہ قال فلما سجد وضع جبھتہ بین کفیہ وجافی عن ابطیہ قال حجاج وقال ھمام وحدثنا اسحٰق حدثنی عاصم بن کلیب عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل ھذا وزاد احدھما واکبر علمی انہ حدیث محمد بن جحادۃ واذا نھض نھض علی رکبتیہ واعتمد علی فخذیہ **ترجمہ** وائل بن حجر سے روایت ہے اسی حدیث میں جب آپ سجدہ کرتی تو گھٹنے انکے زمین پر ہاتھوں سے پہلے لگتے جب سجدہ میں جاتی تو اپنی پیشانی دونوں ہاتھوں کے بیچ میں رکھتی اور اپنی بغلیں کھلی رکھتے دوسری روایت میں ہے جب اٹھتی تو اپنی گھٹنوں پر اوٹھتی اور بوجہ ڈالتی رانوں پر **عن** وائل بن حجر قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ فی الصلوٰۃ الی شحمۃ اذنیہ **ترجمہ** وائل بن حجر سے روایت ہے دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اوٹھاتی تھے اپنی دونوں انگھوٹوں کو (ہاتھ کے) کانوں کے لو تک **ف** نماز شروع کرتی وقت ابو حنیفہ کا بھی قول ہے **عن** ابی ھریرۃ انہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کبر للصلوٰۃ جعل یدیہ حذو منکبیہ واذا رکع فعل مثل ذلک واذا رفع للسجود فعل مثل ذلک واذا قام من الرکعتین فعل مثل ذلک **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ کہتے تو دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اوٹھاتی جب رکوع کرتی تو ایسا ہی کرتے جب رکوع سے فارغ ہو کر سر اوٹھاتی سجدہ کیلیئے تو ایسا ہی کرتے جب دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہوتے تو ایسا ہی کرتی **عن** میمون المکی انہ رای عبد اللہ بن الزبیر وصلی بھم یشیر بکفیہ حین یقوم وحین یرکع وحین یسجد وحین ینھض للقیام فیقوم فیشیر بیدیہ فانطلقت الی ابن عباس فقلت انی رایت ابن الزبیر صلی صلاۃ لم ار احدا یصلیھا او وصفت لہ ھذہ الاشارۃ فقال ان احببت ان تنظر الی صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاقتد بصلاۃ عبد اللہ بن الزبیر **ترجمہ** میمون مکی سے روایت ہے انہوں نے عبد اللہ بن الزبیر کو دیکھا نماز پڑھی اور اشارہ کیا اپنے دونوں ہاتھوں سے رفع یدین کیا کھڑے ہوتی وقت اور رکوع کی وقت اور سجدے کی وقت اور پھر کھڑے ہوتی وقت کھڑے ہوئی اور اشارہ کیا ہاتھوں سے وہ گئے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے اور اون سے کہا میں نے عبد اللہ بن الزبیر کو اسطرح نماز پڑھتے دیکھا کہ کسیکو اسطرح پڑھتے نہ دیکھا اور میں نے بیان کیا ہاتھوں سے اشارہ

کرنیکا عبداللہ بن عباس نے کہا اگر تو چاہتا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھنا تو پیروی کر عبداللہ بن الزبیر کی نماز کی **عن** النضر بن کثیر یعنی السعدی قال صلی الی جنبی عبداللہ بن طاؤس فی مسجد الخیف فکان اذا سجد السجدۃ الاولی فرفع رأسہ منہا رفع یدیہ تلقاء وجہہ فانکرت ذلک فقلت لوھیب بن خالد فقال لہ وھیب بن خالد تصنع شیئا لم ار احدا یصنعہ فقال ابن طاؤس رأیت ابی یصنعہ وقال ابی رأیت ابن عباس یصنعہ ولا اعلم الا انہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصنعہ **ترجمہ** نضر بن کثیر سعدی کہتا ہی روایت ہی میری پہلو مین نماز پڑہی عبداللہ بن طاؤس نے مسجد خیف مین جب انہون نے سجدہ کیا پہلا اور اپنا سر اوٹہایا تو دونو ہاتہہ اٹہائے اپنے منہ کے سامنے مین نے اسکا انکار کیا اور وہب بن خالد سے ذکر کیا وہب بن خالد نے عبداللہ سے کہا تم ایسی بات کرتی ہو جو مین نے کسیکو کرتی نہین دیکہا عبداللہ بن طاؤس نے کہا مین نے اپنے باپ طاؤس کو یہ کرتی دیکہا اور طاؤس نے کہا مین نے ابن عباس کو ایسا کرتی دیکہا اور مین نہین جانتا انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہی ایسا کرتی تھے **ف** اوائل مین پھر آپ ... دونو سجدون کے بیچ مین ہاتہہ اوٹہانا چہوڑ دیا **عن** ابن عمر انہ کان اذا دخل فی الصلوۃ کبر ورفع یدیہ واذا رکع واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ واذا قام من الرکعتین رفع یدیہ ویرفع ذلک الی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی جب نماز شروع کرتی تو تکبیر کہتی اور دونو ہاتہہ اوٹہاتی اور جب رکوع کرتی اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتی اور جب دو رکعتین پڑہکر کہڑی ہوتی دونو ہاتہہ اوٹہاتی اور بیان کرتی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ کہا ابو داؤد نے یہ حدیث موقوف صحیح ہے فوع نہین ہے دوسری روایت مین یون ہی واذا قام من الرکعتین یرفعہما الی ثدییہ جب دو رکعتین پڑہکر کہڑی ہوتی دونو ہاتہہ اٹہاتے چہاتیون تک تیسری روایت مین ہی ابن زبیر نے کہا مین نے نافع سے پوچہا کیا ابن عمر پہلی مین ہاتہہ اوٹہاتے تہے مین نے کہا مجہکو تہا نہون نے اشارہ کیا چہاتیون تک یا اس سے بہی کچہہ نیچے **عن** نافع ان عبداللہ بن عمر کان اذا ابتدأ الصلوۃ رفع یدیہ حذو منکبیہ واذا رفع رأسہ من الرکوع رفعہما دون ذلک **ترجمہ** نافع سے روایت ہی عبداللہ بن عمر جب نماز شروع کرتی تہی اپنے دونو ہاتہہ کندہون تک اوٹہاتے تہے جب رکوع سے سر اوٹہاتی تہی تو اس سے کم ہاتہون کو اوٹہاتے تہے۔ کہا ابو داؤد نے یہ سوا مالک کے کسی نے روایت نہین کیا کہ رکوع سے سر اٹہاتی وقت اس سے کم اوٹہاتے تہے **ف** بلکہ اور لوگون نے ایکسان روایت کیا ہی جتنا شروع مین اٹہاتی تہی اتنا ہی بیچ مین **عن** ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام فی الرکعتین کبر ورفع یدیہ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دو رکعتین پڑہکر اوٹہتے تکبیر کہتے اور دونو ہاتہہ اوٹہاتے **عن** علی بن ابیطالب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان اذا قام الی الصلوۃ المکتوبۃ کبر ورفع یدیہ حذو منکبیہ ویصنع مثل ذلک اذا قضی قراءتہ واراد ان یرکع ویصنع اذا رفع من الرکوع ولا یرفع یدیہ فی شیء من صلوتہ وھو قاعد واذا قام من السجدتین رفع یدیہ بذلک وکبر **ترجمہ** علی بن ابیطالب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فرض نماز کو کہڑی ہوتی تکبیر کہتے اور دونو ہاتہہ اٹہاتے مونڈہون تک اور جب قرأت سے فارغ ہوتے اور رکوع کا ارادہ کرتی تو اسیطرح ہاتہون کو اوٹہاتے اور .....

جب رکوع سے سر اوٹھاتی تو اسیطرح ہاتھ کو اٹھاتے اور میں نہی کیحالت میں ہاتھ کو نہ اوٹھاتے اور جب دو رکعتین پڑھ کر اوٹھتی تو دونو ہاتھ اسی طرح اٹھاتے اور تکبیر کہتے۔ کہا ابو داؤد نی ابو حمید ساعدی کی حدیث میں ہی جب دو رکعتین پڑھ کر کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور دونو ہاتھ اوٹھاتے مونڈھون تک جیسی تکبیر کہی تھی شروع نماز میں۔ اسکو بیان کرنیسے یہ غرض ہے کہ حضرت علی کے روایت میں واذا قام من الرکعتین ہین چنانچہ ہم نے اوسی طرح ترجمہ کیا ہے ۔ مالک بن الحویرث قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ اذا کبر واذا رکع واذا رفع راسہ من الرکوع حتی یبلغ بھما فروع اذنیہ **ترجمہ** مالک بن الحویرث سے روایت ہی دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب تکبیر کہتے آپ دونون ہاتھ اوٹھاتے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے یہانتک کہ پہونچتے دونو ہاتھ کانون تک **عن** بشیر بن نہیک قال قال ابو ھریرۃ لو کنت قدام النبی صلی اللہ علیہ وسلم لرأیت ابطیہ زاد ابن معاذ قال یقول لا حق الا تری انہ فی الصلوۃ لا یستطیع ان یکون قدام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وزاد موسی یعنی اذا کبر رفع یدیہ **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے ہوتا تو اونکی بغل دیکھتا (یعنی انکا ہاتھ اپنا الگ کہتے تھی) لاحق نے کہا پہلا نماز میں ابو ہریرہ کیونکر رسول اللہ صلعم سے آگے ہوسکتے ہے موسی نے زیادہ کیا جب آپ تکبیر کہتے تو دونو ہاتھ اوٹھاتے **عن** علقمہ قال قال عبد اللہ علمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوۃ فکبر ورفع یدیہ فلما رکع طبق یدیہ بین رکبتیہ قال فبلغ ذلک سعدا فقال صدق اخی قد کنا نفعل ھذا ثم امرنا بھذا (یعنی الامساک) علی الرکبتین **ترجمہ** علقمہ سے روایت ہی عبد اللہ بن مسعود نی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو نماز سکھائی تو تکبیر کہی اور دونو ہاتھ اوٹھائے جب رکوع کیا تو دونو ہاتھون کو جوڑ کر دونو گھٹنون کے بیچمین رکھ لیا (اسکو تطبیق کہتے ہین اوائل اسلام مین ایسا ہی حکم تہا پہر منسوخ ہوگیا) جب یہ خبر سعد بن ابی وقاص کو پہونچی انہون نے کہا سچ کہا میرے بہائی (عبد اللہ بن مسعود) نے پہلے ہم ایسا ہی کیا کرتے تہے پہر ہمکو حکم ہوا دونو ہاتھ گھٹنون پر رکہنے کا **باب** من لم یذکر الرفع عند الرکوع رکوع کیوقت ہاتھ نہ اٹہانیکا بیان **عن** علقمۃ قال قال عبد اللہ بن مسعود الا اصلی لکم صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فصلی فلم یرفع یدیہ الا مرۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود نی کہا کیا میں تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑہ کر نہ بتاؤن پہر انہون نے نماز پڑہی تو ہاتھ نہین اٹہائے مگر ایکبار **ف** یعنی شروع نماز مین امام احمد اور بخاری نے اس حدیث کو ضعیف کیا بوجہ عاصم بن کلیب کے لیکن توثیق کے ابن معین نی اور حسن کہا اسحدیث کو ترمذی نے لیکن یہ حدیث معارض نہین ہوسکتی اون احادیث صحیحہ کثیرہ کی جن سے رفع ثابت ہی اسواسطے کہ رفع یدین مستحب ہے واجب یا فرض نہین ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اسکو ترک بھی کیا ہوگا عبد اللہ بن مسعود کو بھی یاد رہا دوسری یہ کہ عبد اللہ بن مسعود کی یاد نہ رکہنے سے لازم نہین آتا کہ اورون کی روایت غلط ہو اسی لیئے کہ جلیل صحابہ نی رفع یدین نقل کیا ہی اون مین سے ہین حضرت عمر اور علی رضہ اور ابن عباس اور عبد اللہ بن الزبیر وغیرہم بعضون نی کہا کہ عشرہ مبشرہ نی اسکو روایت کیا ہی بخاری نی کتاب رفع الیدین مین بیان کیا ہی کہ اونیس صحابہ نے رفع یدین کی حدیثون کو نقل کیا ہی اور عبد اللہ بن مسعود پر بعض مسائل مخفی رہگئے ہین شاید یہ بھی اون مین سے ہو جیسے تیمم جنب کے وہطی اور تطبیق کا منسوخ

ہونا وغیر ذلک باوجود اسکی شک نہین ہی کسیکو عبداللہ بن مسعودؓ کے کثرت اور وسعت علم مین اور افقہ ہونی مین راضی ہو اللہ اور تمام صحابہ سے - دوسری روایت مین ہی فرفع یدیہ فی اول مرۃ وقال بعضہم مرۃ واحدۃ یعنے ایک ہی بار ہاتھہ اوٹھایا یا پہلی بار مین ہاتھہ اوٹھایا **عن** البراء ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا افتتح الصلوۃ رفع یدیہ الی قریب اذنیہ ثم لا یعود **ترجمہ** براء سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے اوٹھاتی دونو ہاتھہ اپنے کانون کی قریب تک پھر اٹھاتے نہین **ف** اس حدیث کو ضعیف کیا ابن مینی اور امام احمد اور دار قطنی نے اور ضعیف کہا اوسکو بخاری نی اور اسکی اسناد مین شریک ہی جو اکثر غلطی کیا کرتا ہے اوسی نی غلطی سی ثم لا یعود کا لفظ کہدیا سفیان نی روایت کیا یزید سی اوس مین نہین ہی ثم لا یعود لیکن سفیان نی کہا بعد کو یزید نی کہا کوفے مین ثم لا یعود کہا ابو داؤد نی روایت کیا اس حدیث کو ہشیم اور خالد اور ابن ادریس نے یزید سی اور ثم لا یعود نہین کہا بخاری نی کتاب رفع الیدین مین کہا کہ وہم کیا اس حدیث مین سفیان نے ثم لا یعود کے نقل کرنی مین اور ابن القطان نی بھی ایسے کہا اور محمد بن نصر مروزی اور دار قطنی نے کہا ثم لا یعود کی زیادت منکر ہی - مگر سفیان ثوری ثقہ ہین اور زیادتی ثقہ کی مقبول ہوتی ہی **عن** البراء بن عازب قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدیہ حین افتتح الصلوۃ ثم لم یرفعہما حتی انصرف **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہی کہا دیکھا مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپنے ہاتھہ اٹھاتی جب نماز شروع کی پھر نہین اوٹھائے نماز سی فارغ ہونی تک **ف** ابو داؤد نی کہا یہ حدیث صحیح نہین ہی مگر اسکی صحیح ہونی کے کوئی وجہ بیان نہین کی **عن** ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل فی الصلوۃ رفع یدیہ **ترجمہ** ابو ہریرہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتی تو دونو ہاتھہ اوٹھاتے بنسبت کرکے **باب** وضع الیمنی علی الیسری فی الصلوۃ داہنا ہاتھہ بائین ہاتھہ پر رکھنا نماز مین **عن** زرعۃ بن عبد الرحمن سمعت ابن الزبیر یقول صف القدمین ووضع الید علی الید من السنۃ **ترجمہ** زرعہ بن عبد الرحمن سے روایت ہی مینے عبد اللہ بن الزبیر سی سنا کہتے تھی برابر رکھنا قدمونکا اور ہاتھہ کو ہاتھہ پر رکھنا سنت ہی **عن** ابن مسعود انہ کان یصلی فوضع یدہ الیسری علی الیمنی فرآہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوضع یدہ الیمنی علی الیسری **ترجمہ** ابن مسعود سی روایت ہی وہ نماز پڑہتی تھی انہون نی اپنا بایان ہاتھہ داہنے کے اوپر رکھا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکہا تو اونکا داہنا ہاتھہ بائین ہاتھہ کے اوپر رکھدیا **عن** ابی جحیفۃ ان علیا رضی اللہ عنہ قال السنۃ وضع الکف علی الکف فی الصلوۃ تحت السرۃ **ترجمہ** ابی جحیفہ سی روایت ہی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نی کہا سنت ہی رکھنا پہونچی کا دوسری پہونچی پر نماز مین ناف کے نیچے **ف** روایت کیا اس اثر کو احمد اور دار قطنی اور بیہقی نے بھی لیکن اسکی اسناد مین عبد الرحمن بن اسحاق کوفی ہی اور وہ ضعیف ہے امام الائمہ ابن خزیمہ نے اپنی صحیح مین روایت کیا وائل حجر سے کہ نماز پڑہی مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھہ آپنے اپنا داہنا ہاتھہ بائین ہاتھ پر رکھا سینے پر اور معارض ہے اوسکی وہ جو روایت کیا ابن ابی شیبہ نے وائل حجر سے کہ مینے دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپنے داہنا ہاتھہ بائین ہاتھہ پر رکھا ناف کے نیچے - بہرحال سینے پر ہاتھہ باندہنا حدیث صحیح سی ثابت ہی مگر کیفیت اوسکی یہہ ہی کہ پورا داہنا ہاتھہ بائین ہاتھہ پر رکھی اسطرح سی کہ داہنی ہاتھہ کی بیچ کی انگلی بائین ہاتھہ کے کہنی پر

اور بایان ہاتھ بغل کے تلے اور یہہ کیفیت ظاہر حدیث سہل بن سعد سے نکلتے ہی جسکو بخاری نے روایت کیا **عن** جریر الضبی قال رأیت علیا رضی اللہ عنہ یمسک شمالہ بیمینہ علی الرسغ فوق السرۃ **ترجمہ** جریر ضبی سے روایت ہی حضرت علی رضہ کو دیکھا وہ بایمن ہاتھہ کو داہنی ہاتھہ سے پکڑتی تھے پہونچی کو ناف کے اوپر **ف** یعنی ناف کے اوپر اور سینے کے نیچے شافعی کا یہی مذہب ہی - کہا ابو داؤد نے سعید بن جبیر سے ناف کے اوپر مروی ہی اور ابو مجلز نے ناف کے نیچے کہا ہی اور ابو ہریرہ سے بھی اس باب مین مروی ہی مگر وہ قوی نہین ہی **عن** ابی وائل قال قال ابو ھریرۃ اخذ الاکف علی الاکف فی الصلوۃ تحت السرۃ **ترجمہ** ابو وائل سے روایت ہی ابو ہریرہ نے کہا پہونچی پر پہونچا رکھنا نماز مین ناف کے نیچے چاہیے **ف** اسکی اسناد مین بھی عبد الرحمن بن اسحاق ہی - کہا ابو داؤد نے مین نے احمد بن حنبل سے سنا وہ ضعیف کہتے تھے عبد الرحمن بن اسحاق کوفی کو **باب** ما یستفتح بہ الصلوۃ من الدعاء نماز کے شروع مین کون سی دعا پڑہی جاوی **عن** علی بن ابی طالب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلوۃ کبر ثم قال وجھت وجھی للذی فطر السموت والارض حنیفا وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین لا شریک لہ وبذلک امرت وانا اول المسلمین اللھم انت الملک لا الہ الا انت انت ربی وانا عبدک ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی جمیعا لا یغفر الذنوب الا انت واھدنی لاحسن الاخلاق لا یھدی لاحسنھا الا انت واصرف عنی سیئھا لا یصرف سیئھا الا انت لبیک وسعدیک والخیر کلہ فی یدیک انا بک والیک تبارکت وتعالیت استغفرک واتوب الیک واذا رکع قال اللھم لک رکعت وبک اٰمنت ولک اسلمت خشع لک سمعی وبصری ومخی وعظامی وعصبی واذا رفع قال سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد ملاء السموت والارض وما بینھما وملاء ما شئت من شئ بعد واذا سجد قال اللھم لک سجدت وبک اٰمنت ولک اسلمت سجد وجھی للذی خلقہ وصورہ فاحسن صورتہ وشق سمعہ وبصرہ تبارک اللہ احسن الخالقین واذا سلم من الصلوۃ قال اللھم اغفر لی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما اسرفت وما انت اعلم بہ منی انت المقدم وانت المؤخر لا الہ الا انت **ترجمہ** حضرت علی رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تکبیر کہتے پھر فرماتے وجہت وجہی للذی فطر السموت والارض اخیر تک - مین نے اپنا منہ کیا اوسکی طرف جس نے بنائی آسمان اور زمین ایکطرف کا ہوکر اور نہین ہون مین سے جانبدار کہنیوالون مین سے **ف** یعنی سوا خدا کے کسیکی طرف مین توجہ نہین کرتا نہ مین اوسکا شریک کسیکو سمجھتا ہون **ف** میری نماز اور قربانی اور جینا اور مرنا اللہ ہی کے لیے ہی جو مالک ہی ساری جہان کا کوئی اوسکا شریک نہین مجھے اسی کا حکم ہوا اور مین سب سے پہلے تابعدار ہون اے خدا تو ہی بادشاہ ہی کوئی معبود نہین سچا سوا تیری تو میرا رب ہے مین تیرا بندہ ہون مین نے ظلم کیا اپنے جان پر اور اقرار کرتا ہون اپنے گناہ کا بخشدے تو میری سب گناہون کو نہین بخشتا اور مجھے بتا تو نیک خصلتین کوئی نہین بتاتا نیک خصلتین سوا تیری اور دور کر مجھ سے بری عادتون کو کوئی دور نہین کرتا بری عادتون کو سوا تیری مین حاضر ہون تیری خدمت مین اور بجا لاتا ہون تیرا حکم جتنی بھلائی ہی سب تیرے اختیار مین ہی مین تیرا ہون اور تیرا ٹھکانا تیری ہی پاس ہے تو بڑی برکت والا ہی اور بہت اونچی درجہ والا ہی بخشش چاہتا ہون تجھسے

* سوا نہیں تیرے کوئی کسی کو

اور توبہ کرتا ہون تجھہ پاس اور جب رکوع کرتی تو دعا تے اللھم لک رکعت اخیر تک - ای خدا میں تیری لیے جھکا اور تجھپر یقین لایا اور تابعدار تیرا ہوا
عاجزی میں ہی تیرو واسطے کان میرا اور آنکھ میری اور دماغ میرا اور ہڈی میری اور پٹھے میری اور جب سر اوٹھاتی تو فرماتی سمع اللہ لمن حمدہ
اخیر تک سنتا ہی اللہ اوس شخص کے جو اوسکی تعریف کرے ای پروردگار ہمارے تیری لیے ہے سر منہا آسمان بھر اور زمین بھر اور آسمان و زمین کے
بیچ جو کچھہ ہو اوس بھر اور بعد جس ہو تو چاہی بعد اسکی اور جب سجدہ کرتے فرماتی اللھم لک سجدت اخیر تک ای پروردگار میں نے تیری واسطے
ماتھا زمین پر رکھدیا تجھپر یقین لایا اور تیرا تابعدار ہوا میرا منہ زمین ہی لگ گیا اوس شخص کیواسطے جس نے اوسکو پیدا کیا اور اوسکی
صورت بنائی پھر اچھی صورت بنائی اور کان اور آنکھہ کھولی بڑی برکت والا ہی اللہ بہت اچھا بنانی والا اور جب سلام پھیرتے تھے فرماتی
اللھم اغفرلی ما قدمت اخیر تک ای خدا بخش میری اگلی اور پچھلی اور چھپی اور کھلی گناہ اور جو زیادتی کی میں نے اور جسکو تو مجھہ سے زیادہ جانتا ہی
تو ہی آگے کرنیوالا ہی تو ہی پیچھے کرنیوالا ہی کوئی سچا معبود نہیں سوا تیرے **عن** علی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان اذا قام
الی الصلوۃ المکتوبۃ کبر ورفع یدیہ حذو منکبیہ ویضع مثل ذلک اذا قضی قراءتہ واذا اراد ان یرکع
ویضعہ اذا رفع من الرکوع ولا یرفع یدیہ فی شیء من صلاتہ وھو قاعد وانما اقام من السجدتین رفع یدیہ کذلک
وکبر ودعا نحو حدیث عبد العزیز فی الدعاء یزید وینقص الشیء ولم یذکر الخیر فی یدیک والشر لیس الیک
وزاد تیہ ویقول عند انصرافہ من الصلاۃ اللھم اغفرلی ما قدمت وما اخرت وما اسررت واعلنت انت الھی لا الہ
الا انت **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کو کھڑی ہوتی تکبیر کہتے اور دونو ہاتھہ اوٹھاتی مونڈھون
تک اور ایسا ہی کرتے جب قرأت سے فارغ ہوتے اور رکوع کا ارادہ کرتی اور ایسا ہی کرتی جب رکوع سے سر اوٹھاتے اور قعدہ کیحالت میں
ہاتھہ نہ اوٹھاتے اور جب دو رکعتیں پڑھکر کھڑی ہوتے دونو ہاتھہ ایسطرح اوٹھاتی اور تکبیر کہتی اور دعا مانگتی جیسی اوپر گذری کچھہ کم
بیش اسمیں یہ تھا خیر کلہ من یدیک والشر لیس الیک اور اسمیں اتنا زیادہ ہی کہ جب نماز سے فارغ ہوتی تو کہتی اللھم اغفرلی ما قدمت
واخرت واسررت واعلنت انت الھی لا الہ الا انت **عن** شعیب بن ابی حمزۃ قال قال لی ابن المنکدر وابن ابی فروۃ غیرھما
من فقھاء اھل المدینۃ فاذا قلت انت ذاک فقل وانا من المسلمین یعنی قولہ وانا اول المسلمین **ترجمہ** شعیب
بن ابی حمزہ سے روایت ہی مجھسے ابن منکدر اور ابن ابی فروہ اور سوا اون کے اور مدینہ کے فقیہون نے کہا جب تو اوس دعا کو پڑھی تو بجاے وانا اول
المسلمین کے وانا من المسلمین پڑھ **ف** اسلیے کہ اول المسلمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے نہ یہ شخص **عن** ابن مالک ان بلالا
جاء الی الصلوۃ وقد حفزہ النفس فقال اللہ اکبر الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فلما قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صلوتہ قال ایکم المتکلم بالکلمات فانہ لم یقل باسا فقال الرجل انا یا رسول اللہ جئت وقد حفزنی النفس فقلتہا
فقال لقد رأیت اثنی عشر ملکا یبتدرونہا ایھم یرفعہا وزاد حمید فیہ واذا جاء احدکم فلیمش نحو ما کان یمشی
فلیصل ما ادرک ولیقض ما سبقہ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی ایکشخص آیا نماز کو اوسکی سانس پھول گئی تھی اور دوڑتا
ہوا آیا تھا وہ بولا اللہ اکبر الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا کہا جب رسول اللہ صلعم نماز پڑھ چکے آپنے فرمایا کس نے یہ کھا تھا اوس نے کہا میں

نہین کہا (یعنی اسواسطے آپ نے فرمایا تاکہ کہنیوالا اقرار کرلی اور ڈری نہین) وہ شخص بولا یارسول اللہ مین نے کہا تھا مین آیا اور میرا مقصد
پہول گئی تھی تو مین نے اسکو کہا آپ نے فرمایا مین نے بارہ فرشتونکو دیکھا سب جلدی کررہے تھے کون ان کلموں کو اوٹھا لیجاوے ف اللہ جل جلالہ
پاس اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نیک عمل سے فرشتے خوش ہوتے ہین اور ہر ایک یہ چاہتا ہے مین اسکو اٹھا کر اللہ کے پاس لیجاؤن ف
حمید نے آثار زیادہ کیلیے پھر آپ نے فرمایا جب کوئی تم مین سے نماز کو آوے تو معمولی چال سے چلے جو ملے اوسکو پڑھ لیوے اور جو نہ ملی اوسکو بعد ادا
کرلیوے **عن** جبیر بن مطعم انہ رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی صلاۃ قال عمرو لا ادری ای صلاۃ ھی فقال اللہ اکبر
کبیرا اللہ اکبر کبیرا اللہ اکبر کبیرا الحمد للہ کثیرا الحمد للہ کثیرا سبحان اللہ بکرۃ واصیلا ثلاثا اعوذ باللہ من الشیطان
من نفخہ ونفثہ وھمزہ قال نفثہ الشعر ونفخہ الکبر وھمزہ الموتۃ **ترجمہ** جبیر بن مطعم سے روایت ہے اُنہون نے دیکھا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے تھے عمرو نے کہا مین نہین جانتا کون سی نماز تھی آپ نے فرمایا اللہ اکبر کبیرا اللہ اکبر کبیرا اللہ اکبر کبیرا الحمد للہ
کثیرا الحمد للہ کثیرا سبحان اللہ بکرۃ واصیلا تین بار اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم من نفخہ ونفثہ وہمزہ (یعنی پناہ مانگتا ہون مین شیطان
کے غرور اور اشعار اور وسوسے سے - دوسری روایت مین ہے کہ آپ نفل نماز مین یہہ کہتے تھے **عن** عاصم بن حمید قال سالت عائشۃ بما
شی کان یفتتح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیام اللیل فقالت لقد سالتنی عن شیئ ما سالنی عنہ احد قبلک کان اذا
قام کبر عشرا وحمد اللہ عشرا وسبح عشرا وھلل عشرا واستغفر عشرا وقال اللھم اغفرلی واھدنی وارزقنی وعافنی و
یتعوذ من ضیق المقام یوم القیامۃ **ترجمہ** عاصم بن حمید سے روایت ہے مین نے پوچھا حضرت عائشہ رضی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کس دعا سے شروع کرتی تھے رات کے نفل کو اُنہون نے کہا تم نے مجھ سے ایسی بات پوچھی جو کسی نے نہین پوچھی تم سے پہلے آپ جب کھڑے
ہوتے تو دس بار تکبیر کہتے اور دس بار الحمد للہ کہتے اور دس بار سبحان اللہ کہتے اور دس بار لا الہ الا اللہ کہتے اور دس بار استغفار پڑھتے اور
فرماتے اللھم اغفرلی واھدنی وارزقنی وعافنی اور پناہ مانگتے تھے قیامت کے دن کھڑے ہونیکی تنگی سے **عن** ابی سلمۃ بن عبد الرحمن بن
عوف قال سالت عائشۃ بای شیئ کان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفتتح صلاتہ اذا قام من اللیل قالت کان اذا قام من اللیل
یفتتح صلاتہ اللھم رب جبرائیل ومیکائیل واسرافیل فاطر السموت والارض عالم الغیب والشھادۃ انت تحکم بین
عبادک فیما کانوا فیہ یختلفون اھدنی لما اختلف فیہ من الحق باذنک انک تھدی من تشاء الی صراط مستقیم
ترجمہ ابی سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے مین نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نماز کے لیے کھڑے
ہوتے تو پہلے کیا دعا پڑھتے اُنہون نے کہا یہ پڑھتے اللھم رب جبرائیل ومیکائیل واسرافیل فاطر السموت والارض عالم الغیب والشھادۃ انت
تحکم بین عبادک فیما کانوا فیہ یختلفون اھدنی لما اختلف فیہ من الحق باذنک انک تھدی من تشاء الی صراط مستقیم - ابو داؤد نے
کہا ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا امام مالک نے کہا کچھ قباحت نہین ہے نماز مین دعا کرنیمین خواہ شروع مین کرے یا
بیچ مین یا آخر مین فرض مین ہو یا نفل مین **عن** رفاعۃ بن رافع الزرقی قال کنا نصلی وراء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فلما رفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راسہ من الرکوع قال سمع اللہ لمن حمدہ قال رجل وراءہ ربنا ولک الحمد حمدا

ربنا ولك الحمد حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه فلما انصرف رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من المتكلم بها آنفا فقال
الرجل انا يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقد رأيت بضعة وثلاثين ملكا يبتدرونها ايهم يكتبها اول
ترجمہ رفاعہ بن رافع زرقی سے روایت ہے ہم نماز پڑھ رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے جب آپ نے سر اوٹھایا رکوع سے فرمایا سمع اللہ
لمن حمدہ اسکے شخص نے جو آپ کے پیچھے تھا کہا ربنا لک الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے آپ نے فرمایا کس شخص نے یہہ کہا تھا
وہ شخص بولا میں نے یا رسول اللہ کہا تھا آپ نے فرمایا میں نے تیس پر کئی فرشتوں کو دیکھا جلدی کر رہے تھے کون اسکو پہلے لکھے عن ابن عباس ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قام الی الصلوۃ من خوف اللیل یقول اللھم لک الحمد انت نور السموت والارض ولک الحمد
انت قیام السموت والارض ولک الحمد انت رب السموت والارض ومن فیھن انت الحق وقولک الحق ووعدک الحق ولقاءک
حق والجنۃ حق والنار حق والساعۃ حق اللھم لک اسلمت ولک امنت وعلیک توکلت والیک انبت وبک خاصمت والیک
حاکمت فاغفر لی ما قدمت واخرت واسررت واعلنت انت الھی لا الہ الا انت ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب اوٹھتے رات کو نماز پڑھنے کی لیے تو فرماتے اللھم لک الحمد خیر تک دوسری روایت میں ہے جب تھجد کی لیے اوٹھتے تو اللہ اکبر کہتے کبھی
دعا پڑھتے عن رفاعۃ بن رافع قال صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعطس فاعتم لم یقل فقیۃ رفاعۃ فقلت
الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ مبارکا علیہ کما یحب ربنا ویرضی فلما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصرف
فقال من المتکلم فی الصلوۃ ثم ذکر نحو حدیث مالک واتم منہ ترجمہ رفاعہ بن رافع سے روایت ہے میں نے نماز پڑھی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے مجھکو چھینک آئی میں نے کہا الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ مبارکا علیہ کما یحب ربنا ویرضی جب آپ نماز سے فارغ
ہوئے آپ نے کہا کس نے یہہ کہا تھا پھر ویسی ہی حدیث بیان کی جیسی گزری اور اوس سے بھی زیادہ عن عامر بن ربیعۃ قال عطس
رجل من الانصار خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو فی الصلاۃ فقال الحمد للہ کثیرا طیبا مبارکا فیہ حتی یرضی
ربنا وبعد ما یرضی من امر الدنیا والاخرۃ فلما انصرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من القائل الکلمۃ قال فسکت الشاب
ثم قال من القائل الکلمۃ فانہ لم یقل بأسا فقال یا رسول اللہ انا قلتھا لم ارد بھا الا خیرا قال اما تناھت دوز عرش
الرحمن تبارک وتعالی ترجمہ عامر بن ربیعہ سے روایت ہے ایک جوان انصار میں سے چھینکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز میں تو اوس
نے کہا الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ حتی یرضی ربنا وبعد ما یرضی من امر الدنیا والآخرۃ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے
فارغ ہوئے پوچھا کس نے یہہ کہا تھا اور کچھ برا نہیں کہا ایک شخص بولا یا رسول اللہ میں نے کہا تھا نیک نیتی سے آپ نے فرمایا اسکے
کلمہ چڑھتا گیا اور کہیں نہ ٹھہرا عرش کے تلے بلکہ عرش سے لگ گیا اور رحمن پاس پہونچ گیا باب من رأی الاستفتاح
بسبحانک جن لوگوں کے نزدیک بعد تکبیر تحریمہ کے سبحانک اللھم پڑھنا چاہیے اونکی دلیل ما روی سعید بن الخدری قال کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام من اللیل کبر ثم یقول سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا الہ غیرک
ثم یقول لا الہ الا اللہ ثلاثا ثم یقول اللہ اکبر کبیرا ثلاثا اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم من همزہ ونفخہ

ونفثہ ثم یقرأ **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اوٹھتے نماز کیواسطے تکبیر کہتے پھر فرماتے سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا الہ غیرک پھر لا الہ الا اللہ تین بار کہتے پھر اللہ اکبر کبیرا تین بار کہتے اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم من ہمزہ ونفخہ ونفثہ بعد اوس کے قرأت کرتی۔ کہا ابوداؤد نے یہہ حدیث علی بن علے کے حسن سے مرسلا صحیح ہے وہم کیا اسمین جعفر نے **ف** ترمذی نے کہا کلام کیا گیا ہے اس حدیث کے اسناد مین یحیی بن سعید کلام کرتے تھے علی بن علے وفاعی مین اور کہا احمد نے نہین صحیح ہے یہہ حدیث انتھی مگر توثیق کے علی بن علی کے وکیع اور ابن معین اور ابوزرعہ نے اور روایت کیا بیہقی نے اس دعا کو انس اور عائشہ اور جابر اور عمر بن مسعود سے **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استفتح الصلوۃ قال سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا الہ غیرک **ترجمہ** حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتی فرماتی سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا الہ غیرک۔ کہا ابوداؤد نے اس حدیث کو عبدالسلام بن حرب سے کسے نے روایت نہین کیا سوا خلق بن سلام کے اور بدیل سے سوا عبدالسلام کے اور لوگون نے نماز کا حال نقل کیا اوسمین یہہ دعا نہین ہے **ف** عبدالسلام بن حرب کو تقریب مین لکھا ہے ثقہ حافظ مناکیر عبدالسلام ثقہ ہے حافظ ہے مگر چند حدیثین خلاف ثقات کی روایت کی نقل کرتا ہے شاید یہہ حدیث بھی اون مین سے ہو اور شاید نہ ہو اسیواسطے صحیح کہا اس حدیث کو محدث فیروزآبادی نے **باب** السکتۃ عند الافتتاح نماز کی شروع کرنیوقت سکتہ کرنیکا بیان **ف** سفر السعادت مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز مین دو جگہ چپ ہوتے ایک درمیان تکبیر اور فاتحہ کے دوسری درمیان فاتحہ اور سورہ کے۔ پہلے سکتے سی یہہ غرض ہے کہ مقتدی نیت کرلین اور تکبیر کہلین اور انکو فراغت ہو جاوی پوری فاتحہ کے سننے کیواسطے دوسری سکتے سی یہہ غرض ہے کہ مقتدی اس سکتے مین سورہ فاتحہ پڑہ لین بعضون نے کہا کہ دوسرا سکتہ بعد قرأت کے ہوتا رکوع کرنیسے پہلے بھی مذہب ہے امام احمد اور اسحاق اور اہل حدیث کا اور ابوحنیفہ اور مالک کے نزدیک صرف ایک سکتہ چاہیے بعد تکبیر تحریمہ کے ثنا پڑہنے کیواسطے **عن** الحسن قال قال سمرۃ حفظت سکتتین فی الصلوۃ سکتۃ اذا کبر الامام حتی یقرأ وسکتۃ اذا فرغ من فاتحۃ الکتاب وسورۃ عند الرکوع قال فانکر علیہ عمران بن حصین قال فکتبوا فی ذلک الی المدینۃ الی ابی فصدق سمرۃ **ترجمہ** حسن سے روایت ہے کہا سمرہ نے مین نے دو سکتے یاد رکھے۔ یعنے دو جای چپ رہنا نماز مین ایک چپ رہنا تکبیر تحریمہ کے بعد قرأت تک دوسری جب فاتحہ اور سورت سے فراغت ہو رکوع کیوقت عمران بن حصین نے اسکا انکار کیا آخر اسباب مین لکھا مدینے مین ابی بن کعب کو انہون نے تصدیق کی سمرہ کے **عن** سمرۃ بن جندب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یسکت سکتتین اذا استفتح واذا فرغ من القراءۃ کلتیھما **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو سکتے کرتی ایک شروع نماز مین دوسری جب قرأت سے بالکل فارغ ہوتے **عن** الحسن ان سمرۃ بن جندب وعمران بن حصین تذاکرا فحدث سمرۃ بن جندب انہ حفظ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سکتتین سکتۃ اذا کبر وسکتۃ

اذا فرغ من قراءة غير المغضوب عليهم ولا الضالين فحفظ ذلك سمرة وانكر عليه عمران بن حصين فكتبا
في ذلك الى ابي بن كعب فكان في كتابه اليهما او في رده عليهما ان سمرة قد حفظ **ترجمہ** جس سے روایت
ہی کہ سمرہ بن جندب اور عمران بن حصین نے ذکر کیا تو سمرہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی دو سکتے یاد کیے میں
ایک سکتہ تحریمہ تکبیر کے بعد دوسرا سکتہ ولا الضالین کے بعد عمران بن حصین نے اسکو نہ مانا دونوں نی ابی بن کعب کو لکھا ہو
نی جواب دیا کہ سمرہ نے ٹھیک یاد رکھا **عن** سمرة قال سكتتان حفظتهما عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
فيه قال سعيد فقلنا لقتادة ما هاتان السكتتان قال اذا دخل في صلاته واذا فرغ من القراءة ثم قال
بعد واذا قال غير المغضوب عليهم ولا الضالين **ترجمہ** سمرہ سی روایت ہی مجھ دو سکتے یاد ہین رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کی سعید نے کہا قتادہ سی سو وہ دو سکتے کہین انہون نی کہا ایک جب نماز شروع کری دوسری جب قرات سی فارغ
ہو پھر یہ بھی کہا جب ولا الضالین کہہ چکے یعنے قرات سی فارغ ہونی سے پھر مقصود ہی کہ فاتحہ کی قرات سی فارغ ہو یا یہہ اور تیسرا
سکتہ ہی **عن** ابی هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كبر في الصلوة سكت بين التكبير والقراءة
فقلت له بابي انت وامي ارأيت سكوتك بين التكبير والقراءة اخبرني ما تقول قال اللهم باعد بيني وبين
خطاياي كما باعدت بين المشرق والمغرب اللهم نقني من خطاياي كما ينقى الثوب الابيض من الدنس اللهم اغسلني
بالثلج والماء البرد **ترجمہ** ابوہریرہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر تحریمہ کہتے چپ ہو رہتے تو میں نی
پھر قرات کرتی میں نی عرض کیا یا رسول اللہ فدا ہون آپ پر میری ماں باپ آپ کیا کہا کرتی ہین اس سکتے مین آپ نی فرمایا اللہم
باعد بيني آه **ف** روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نی اور مسلم کی روایت کے لفظ ہی یون اللہم نقني من الخطايا
كما ينقى الثوب الابيض من الدنس اللهم اغسل خطاياي بالماء والثلج والبرد - یہ حدیث استفتاح کی دعاؤن مین سب سے زیادہ صحیح
ہی اور ہمارے شافعی نی اس دعا کو اختیار کیا ہی **باب** من لم ير الجهر ببسم الله الرحمن الرحيم بسم اللہ الرحمن الرحیم کو پکار
کر نہ پڑھنا بیان **ف** یہی قول ہے ابوحنیفہ اور احمد اور اسحاق اور اکثر اہل حدیث کا اور یہی صحیح ہی باعتبار قوت دلائل اور کثرت
روایت کے اور احادیث جہر کی اکثر ضعیف ہین **عن** انس ان النبي صلى الله عليه وسلم وابا بكر وعمر وعثمان كانوا يفتتحون
القراءة بالحمد لله رب العلمين **ترجمہ** انس سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان قراءۃ شروع
کرتی تھے الحمد للہ رب العلمین کے ساتھہ **ف** یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم پکار کر نہین پڑھتے تھے **عن** عائشة قالت كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم يفتتح الصلوة بالتكبير والقراءة بالحمد لله رب العلمين وكان اذا ركع لم يشخص رأسه ولم يصوبه
ولكن بين ذلك وكان اذا رفع رأسه من الركوع لم يسجد حتى يستوي قائما وكان اذا رفع رأسه من السجود لم يسجد حتى يستوي
قاعدا وكان يقول في كل ركعتين التحيات وكان اذا جلس يفرش رجله اليسرى وينصب رجله اليمنى وكان ينهى
عن عقب الشيطان وعن فرشة السبع وكان يختم الصلوة بالتسليم **ترجمہ** حضرت عائشہ سی روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

شروع رہتے تھے نماز کو تکبیر تحریمہ سے اور شروع کرتی تھی قرات کو الحمد للہ رب العلمین سے اور جب رکوع کرتی تھی تو نہ سر کو اونچا
رکھتے نہ نیچا۔ بلکہ درمیان مین اور جب رکوع سے سر اٹھاتی تھی تو سجدہ نہ کرتی تھی جبتک سیدھی نہ کھڑی ہو جاتی اسی طرح جب ایک
سجدہ کرکے سر اوٹھاتی تھے تو پھر سجدہ نہ کرتے تھے جبتک سیدھی بیٹھ نہ جاتے تھے اور ہر دو رکعتون کے بعد التحیات پڑھتی جب
بیٹھتے تو بایان پانون بچھاتے اور داہنا پانون کھڑا کرتے اور منع کرتی تھی شیطان کی نشست سے **ف** وہ یہ ہے دونون
پانون کھڑی کردی اور چوتڑ زمین پر لگادی جیسے کتا بیٹھتا ہے بعضون نے کہا مراد یہ ہے دونون پانون کی ایڑیون پر بیٹھ رہے
اور پانو کو کھڑا رکھے جلدی کے ماری اور اطمینان سے نہ بیٹھے **ف** اور جانور کیطرح ہاتھ بچھا دینی ہے **ف** سجدے کی اندر
یعنی ہاتھو کو زمین پر لگادی اور کتے کیطرح زمین پر پڑجاوی **ف** اور ختم کرتی تھی نماز کو سلام سے **عن انس بن مالک** یقول
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انزل علی انفا سورۃ فقراء بسم اللہ الرحمن الرحیم انا اعطیناک الکوثر حتی
ختمہا قال ھل تدرون ما الکوثر قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال فانہ نہر وعدنیہ ربی فی الجنۃ **ترجمہ** انس
بن مالک سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلعم نے ابھی اوتری ہے میری اوپر ایک سورت پھر پڑھا اوسکو فرمایا بسم اللہ الرحمن الرحیم انا اعطینک
الکوثر اخیر تک پھر لوگون سے پوچھا تم جانتے ہو کوثر کیا چیز ہے اُنہون نے کہا اللہ اور اوسکا رسول خوب جانتا ہے فرمایا کوثر ایک
نہر ہے جسکے دینے کا وعدہ کیا ہے میری پروردگار نے جنت مین **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم سورت کا
جزو ہے تو اوسکو پکار کر پڑھنا چاہیے مگر یہہ استدلال جب صحیح ہوسکتا ہے کہ آپ نے تبرک اور استحباب کے طور پر نہ پڑھا ہو اور جو اسوجہ سے پڑھا
ہو کہ بسم اللہ کلام اللہ شروع کرتے وقت پڑھنا مسنون ہے تو پھر اس استدلال کو گنجایش نہین اسیواسطے اسکے بعد کی حدیث لایا
کہ وہان رسول اللہ صلعم نے کلام اللہ پڑھا اور بسم اللہ نہ پڑھی جواب یہہ ہے کہ بسم اللہ شروع سورت مین آپ پڑھا کرتے تھے فصل
کیواسطے تاکہ معلوم ہو یہہ دوسری سورت شروع ہوئی **عن عروۃ عن عائشۃ** وذکر الافک قالت جلس رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وکشف عن وجہہ وقال اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم ان الذین جاؤا بالافک عصبۃ
منکم الایۃ **ترجمہ** عروہ سے روایت ہے اُنہون نے نقل کیا حضرت عائشہ سے اور بیان کیا قصہ انکے تہمت کا اُنہون نے کہا
رسول اللہ صلعم بیٹھے اور اپنا منہہ کھولا اور فرمایا اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم ان الذین جاؤا بالافک عصبۃ منکم الآیۃ **ف**
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سورۂ کوثر مین بسم اللہ جزو ہے سوری کا ورنہ اگر تبرک کے طور پر پڑھتے تو یہان بھی پڑھتے۔ کہا ابوداؤد نے
یہہ حدیث منکر ہے اسکو ایکجماعت نے زہری سے روایت کیا اُنہون نے اسطرح (نہین) نقل کیا اور مین ڈرتا ہون کہ اعوذ باللہ شاید حمید کا قول ہو

باب من جھر بہا بسم اللہ کو پکار کر پڑھنا **عن یزید الفارسی** قال سمعت ابن عباس قال قلت لعثمان بن عفان
ما حملکم ان عمدتم الی براءۃ وھی من المئین والی الانفال وھی من المثانی فجعلتموھا فی السبع الطوال ولم تکتبوا
بینھما سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم قال عثمان کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مما ینزل علیہ الآیات فیدعو بعض من
کان یکتب لہ ویقول لہ ضع ھذہ الآیۃ فی السورۃ التی یذکر فیہا کذا وکذا وتنزل علیہ الآیۃ والآیتان فیقول

مثل ذلك وكانت الانفال من اوائل ما انزل عليه بالمدينة وكانت براءة من اخر ما نزل من القرآن وكانت قصتها
شبيهة بقصتها فظننت انها منها فمن هناك وضعتها في السبع الطول ولم اكتب بينهما سطر بسم الله
الرحمن الرحيم **ترجمہ** یزید فارسی روایت ہے میں نے ابن عباس سے کہا تھا میں نے حضرت عثمان سے کہا تم نے سورہ
برات کو مثانی میں سے کیا ہے **ف** مئین اور سورتوں کو کہتے ہیں جنکی آیتیں سو سے زیادہ ہیں **ت** انفال سے ملا دیا حالانکہ
وہ مثانی میں سے ہے **ف** مثانی وہ سورتیں ہیں جو مئین سے چھوٹی ہیں **ت** اور حم انفال کی سات مئین سورتوں میں کر دیا **ف**
جنکے اول حوامیم ہیں بقرہ - آل عمران - نساء - مائدہ - انعام - اعراف - توبہ - یا - یونس ملا دیا ہے
اسکو سورہ انفال چھوٹی سورت تھی اور سکو بڑی سورتوں کے بیچ میں کیوں کہہ دیا **ت** اور انفال اور برات کے بیچ میں بسم اللہ کیوں
نہ لکھی حضرت عثمان نے کہا رسول اللہ صلعم پر آیتیں اتر اکرتیں جب کوئی کاتب کو بلاتے اور اوسسے فرماتے اس آیت کو فلانی سورت میں
رکھو جس میں فلان قصہ مذکور ہو اور آپ پر ایک ایک دو آیتیں اتر اکرتیں اسی طرح آپ نے فرمایا کرتی اور انفال مدینی کہ آنحضرت سب سے پہلے اتری
اور برات آخر میں اتری اور برات کا قصہ انفال کے مشابہ ہے (دونوں سورتوں میں جہاد اور متعلقات جہاد کا ذکر ہے)
اسواسطے گمان ہوا کہ برات شاید انفال میں داخل ہے اسواسطے میں نے انفال کو سبع طوال میں کہا اور دونو کے بیچ میں بسم اللہ الرحمن
الرحیم نہ لکھی **ف** اس سے یہ شبہ معلوم ہوا کہ بسم اللہ جدا سورت کی ہے ورنہ ابن عباس اعتراض کیوں کرتے اوسکی
جواب دینی پر جواب یہ ہوا کہ ہر جزو ہونا نہیں لکھنا بسم اللہ کے لیے مقرر وہی لکھو جیسا آگے آتا ہے۔ دوسرے روایت میں ہے
فتوفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یبین لنا انہا منہا فرسول اللہ صلعم کا انتقال ہو گیا اور آپنے بیان نہیں
کیا کہ سورہ برات انفال میں سے ہے۔ کہا ابو داؤد نے کہا قتیبہ اور ابو مالک اور قتادہ اور ثابت بن عمارہ نے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ نہیں لکھی یہانتک کہ سورہ نحل اتری **ف** کیونکہ بسم اللہ الرحمن الرحیم سورہ نمل کے جزو ہے
اور سورتوں کے **عن** ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یعرف فصل السورۃ حتی تنزل علیہ بسم اللہ
الرحمن الرحیم **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلعم ایکسورت کا جدا شروع ہونا نہیں سمجھتے تھے یہانتک کہ بسم اللہ الرحمن
الرحیم آپ پر اترتی **باب** تخفیف الصلوۃ للامر یحدث کوئی حادثہ نماز میں پیش آوے تو جلدی پڑھ لینا درست ہے
عن ابی قتادۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انی لاقوم الی الصلوۃ وانا ارید ان اطول فیہا فاسمع
بکاء الصبی فاتجوز کراہیۃ ان اشق علی امہ **ترجمہ** ابی قتادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا میں کھڑا ہوتا
ہوں نماز میں اور قصد کرتا ہوں قرات زیادہ کرنیکا یعنی طول صلوۃ کا پھر بچے کا رونا سنکر نماز کو تمام کر دیتا ہوں تاکہ شاق
نہ گزرے اوسکی ماں پر **باب** ما جاء فی نقصان الصلوۃ نماز میں کمی ہونیکا بیان **عن** عمار بن یاسر قال سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الرجل لینصرف وما کتب لہ الا عشر صلاتہ تسعہا ثمنہا سبعہا سدسہا خمسہا ربعہا
ثلثہا نصفہا **ترجمہ** عمار بن یاسر سے روایت ہے سنا میں نے رسول اللہ سے آپ فرماتے تھے آدمی نماز پڑھ کر لوٹتا ہے حالانکہ دسواں حصہ

کبھی نواں حصہ کبھی آٹھواں حصہ یا ساتواں حصہ یا پانچواں یا چوتھا یا تیسرا یا نصف اوسکو واسطے لکھا جاتا ہے **ف** یعنی جب نماز مین کسیطرح کا قصور اوسکے شرائط اور ارکان یا خضوع یا خشوع مین ہوتا ہے تو پوری نماز کا ثواب نہین لکھا جاتا بلکہ ثواب کم ہوجاتا ہے کبھی نماز بالکل اولٹ کر منہپر پھینک دی جاتی ہے نعوذ باللہ منہ **باب** تخفیف الصلوٰۃ نماز کو ہلکا کرنے کا بیان **عن** جابر کان معاذ یصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یرجع فیؤمنا قال مرۃ ثم یرجع فیصلی بقومہ فاخر النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ الصلوٰۃ وقال مرۃ العشاء فصلی معاذ مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم جاء یؤم قومہ فقرأ البقرۃ فاعتزل رجل من القوم فصلی فقیل نافقت یا فلان فقال ما نافقت فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان معاذا یصلی معک ثم یرجع فیؤمنا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا نحن اصحاب نواضح ونعمل بایدینا وانہ جاء یؤمنا فقرأ سورۃ البقرۃ فقال یا معاذ اتان انت اتان انت اقرأ بکذا اقرأ بکذا قال ابو الزبیر بسبح اسم ربک الاعلی واللیل اذا یغشی فذکرنا لعمرو فقال اراہ قد ذکرہ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے معاذ بن جبل رسول اللہ کی ساتھہ نماز پڑہا کرتے تھے پھر لوٹ کر ہماری امامت کیا کرتی یا لوٹ کر اپنی قوم کے امامت کیا کرتی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ فرض پڑہنیوالی کے اقتدا نفل پڑہنیوالے کی بیچہہ درست ہے **ف** ایکبار رسول اللہ نے رات کو نماز مین دیر کی ایک روایت مین ہے عشا کی نماز مین دیر کی معاذ نے رسول اللہ کی ساتھہ نماز پڑہی پھر اپنی قوم کے امامت کرنی آئے تو سورہ بقرہ کو شروع کیا ایک شخص جماعت سے الگ ہوگیا (اور سلام پھیر اپنے) نماز پڑہ لی (اکیلی) لوگون نے کہا تو منافق ہوگیا اوس نے کہا مین کبھی منافق نہین ہوا وہ شخص رسول اللہ صلعم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ معاذ آپکے ساتھہ نماز پڑہ کے یہان ہی جاتی ہین اور ہماری امامت کرتی ہیں اور ہم لوگ دن بھر اونٹون سے پانی سینچتے ہین اور ہاتھون سے محنت کرتے ہین (تھکے ماندہ ہوتے ہین) اونہون نے آج سورہ بقرہ شروع کی رسول اللہ نے معاذ سے فرمایا اے معاذ تو لوگون کو فتنے مین ڈالیگا تو لوگون کو فتنے مین ڈالیگا پڑہ فلان فلان سورت الو الزبیر نے کہا سبح اسم ربک الاعلی اور واللیل اذا یغشی **ف** صحیحین مین ہے والشمس وضحٰہا اور دوسری روایت مین ہے اذا السماء انفطرت اور اذا السماء انشقت اور بروج والطارق **عن** حزم بن ابی بن کعب انہ اتی معاذ بن جبل وھو یصلی بقومہ صلوٰۃ المغرب فی ھذا الحرف قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معاذ لا تکن فتانا فانہ یصلی ورائک الکبیر والضعیف وذو الحاجۃ والمسافر **ترجمہ** حزم بن ابی بن کعب سے روایت ہے وہ معاذ بن جبل پاس آئے اور وہ نماز پڑہا رہے تھے مغرب کے اسے حدیث مین رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے معاذ تو فتنے مین مت ڈال لوگون کو تیری پیچہے بڑی اور ضعیف اور کام کاجہ والی اور مسافر نماز پڑہتے ہین **عن** بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لرجل کیف تقول فی الصلوٰۃ قال اتشہد اقول اللھم انی اسألک الجنۃ واعوذ بک من النار اما انی لا احسن دندنتک ولا دندنۃ معاذ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم حولہا ندندن **ترجمہ** بعضے صحابہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا ایک شخص سے تو نماز مین کیا کہتا ہے بولا مین تشہد پڑہتا ہون پھر کہتا ہون یا اللہ مانگتا ہون مین تجھسے جنت کو اور پناہ مانگتا ہون تیری جہنم سے لیکن مین نہین سمجہتا آپکے آواز کو نہ معاذ کی آواز کو ۔

یعنی معلوم نہیں آپ اور معاذ کون سی دعا مانگتے ہیں صرف آواز آتی ہے لیکن الفاظ سمجھ میں نہیں آتے) آپ نے فرمایا میں اسی جنت اور جہنم کے گرد پھرتی ہیں **ف** یعنی اسی قسم کی دعا مانگتی ہیں جس کا حاصل یہ ہے جنت کا طلب اور دوزخ سے پناہ مانگنا **عن** جابر قصہ مع قال قال یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم کیف تصنع یا ابن اخی اذا صلیت قال اقرأ بفاتحۃ الکتاب واسأل اللہ الجنۃ واعوذ بہ من النار وانی لا ادری ما دندنتک ودندنۃ معاذ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی ومعاذ حولہا ندین او نحو ہذا **ترجمہ** جابر سے روایت ہے انہوں نے معاذ کا قصہ بیان کیا کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا اے بھتیجے تیری بھلائی کس کے تو کیا کرتا ہے جب نماز پڑھتا ہے وہ بولا میں سورۂ فاتحہ پڑھتا ہوں اور اللہ سے جنت مانگتا ہوں اور جہنم سے پناہ مانگتا ہوں لیکن میں نہیں سمجھتا آپ کے آواز کو اور معاذ کی آواز کو آپ نے فرمایا میں اور معاذ تو اسی کے گرد ہیں یا اسکی مانند کچھ کہا **عن** ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا صلی احدکم للناس فلیخفف فان فیہم السقیم والشیخ الکبیر وذا الحاجۃ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھا دی تو ہلکی نماز پڑھے درمیان کہ مقتدیوں میں بعضے بیمار ہوتی ہیں بعضے نہ ہی ہوش بعضے ضرورت والی **باب** القراءۃ فی الظہر ظہر کی قرات کا بیان **عن** عطاء بن ابی باح ان ابا ہریرۃ رضہ قال فی کل صلوۃ یقرأ فما اسمعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسمعناکم وما اخفی علینا اخفینا علیکم **ترجمہ** عطاء ابن ابی رباح سے روایت ہے ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز میں قرات کرتی تھے جس میں آپ نے پکار کر پڑھا اور ہمکو سنایا ہم نے بھی ہمکو سنایا اور جسمیں آپنے آہستہ پڑھا ہم نے بھی آہستہ پڑھا **عن** ابی قتادۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی بنا فیقرأ فی الظہر والعصر فی الرکعتین الاولیین بفاتحۃ الکتاب وسورتین وربما اسمعنا الآیۃ احیانا وکان یطول الرکعۃ الاولی من الظہر ویقصر الثانیۃ وکذلک فی الصبح **ترجمہ** ابوقتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نماز پڑھاتی تھے تو ظہر اور عصر میں پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ اور ایک ایک سورت پڑھتے تھے کبھی ہمکو ایک آدہ آیت سنا دیتے تھے **ف** جو پہلی ابتدا میں پکار کر نکلجاتی قصداً آپ جہر نہ کرتی تھے ظہر اور عصر میں **ف** اور پہلی رکعت ظہر کی لمبی ہوتی دوسری رکعت سے اور ایسا ہی آپ صبح میں کرتے **ف** تاکہ لوگوں کو جماعت ملجاوی اور سوا پہلے رکعت میں قرات زیادہ کرتی تھے اور دوسری رکعت میں کم دوسری روایت میں ہے زیادہ ہے وفی الاخیرین بفاتحۃ الکتاب یعنی پچھلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ پڑھتے تھے - اس روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ پہلی رکعت میں طول کرتے تھے اور اتنا دوسری رکعت میں نہیں کرتے تھے اور ایسا ہی عصر کی نماز اور فجر کی نماز میں کرتے تھے **عن** ابی قتادۃ قال فظننا انہ یرید بذلک ان یدرک الناس الرکعۃ الاولی **ترجمہ** ابوقتادہ نے کہا پہلی رکعت میں طول کرنیسے یہ غرض تھی کہ لوگ پہلی رکعت پالیویں **عن** ابی وائل قال قلنا لخباب ہل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الظہر والعصر قال نعم قلنا بم کنتم تعرفون قال باضطراب لحیتہ **ترجمہ** ابووائل سے روایت ہے میں نے خباب سے کہا رسول اللہ صلعم ظہر اور عصر میں قرات کرتی تھے انہوں نے کہا ہاں میں نے کہا تمہیں کیونکر معلوم ہوا انہوں نے کہا آپکے ریش مبارک ہلتی تھی **عن** عبداللہ بن ابی اوفی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقنت فی الرکعۃ الاولی من صلوۃ الظہر حتی لا یسمع وقع قدم **ترجمہ** عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم

کھڑے ہوتی تھی پہلی رکعت مین ظہر کے اتنی دیر تک کہ کسی قدم کی آواز نہ آتی **ف** یعنی جماعت مین آنیوالی سب آچکتی کوئی باقی نہ رہتا **باب** تخفیف الاخریین پچھلے دو رکعتون مین طول نکرنا **عن** جابر بن سمرة قال قال عمر لسعد قد شکاک الناس فی کل شیء حتی فی الصلاة قال اما انا فامد فی الاولیین واحذف فی الاخریین ولا الوما اقتدیت به من صلوة رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ذاک الظن بک **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا سعد بن ابی وقاص سے لوگ تمہاری شکایت کرتی ہین ہر بات مین یہانتک کہ نماز مین بھی انہون نے کہا میں تو پہلے دو رکعتون کو لمبا پڑھتا ہون اور پچھلی رکعتون کو چھوٹا اور مین کوتاہی نہین کرتا رسول اللہ کی پیروی مین حضرت عمر نے کہا تمہاری سابقہ مجھکو بھی گمان ہے **عن** ابی سعید الخدری قال حزرنا قیام رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الظهر والعصر فحزرنا قیامه فی الرکعتین الاولیین من الظهر قدر ثلاثین آیة قدر الم تنزیل السجدة و حزرنا قیامه فی الاخریین علی النصف من ذلک وحزرنا قیامه فی الاولیین من العصر علی قدر الاخریین من الظهر وحزرنا قیامه فی الاخریین من العصر علی النصف من ذلک **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے ہم نے اندازہ کیا رسول اللہ کتنی دیر تک کھڑے ہوتے تھے ظہر اور عصر مین تو معلوم ہوا کہ ظہر کی پہلی دو رکعتون مین اتنی دیر تک قیام کرتے تھے جتنی دیر مین کوئی تیس آیتین پڑھے جیسی سورہ الم تنزیل السجدہ پڑھی اور پچھلی دو رکعتون مین اسکی نصف اور عصر کی پہلی دو رکعتون مین ظہر کے پچھلی رکعتون کی برابر اور پچھلی رکعتون مین اوسکی نصف **باب** قدر القراءة فی الظهر والعصر سابقہ ظہر اور عصر مین کون سی سورتین پڑھے **عن** جابر بن سمرة قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقرأ فی الظهر والعصر بالسماء والطارق والسماء ذات البروج ونحوهما من السور **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر مین والسماء والطارق والسماء ذات البروج اور ان کے برابر سورتین پڑھتے تھے **عن** جابر بن سمرة قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا دحضت الشمس صلی الظهر وقرأ بنحو من والیل اذا یغشی والعصر کذلک وانه صلوته الا الصبح فانه کان یطیلها **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے جب آفتاب ڈھل جاتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کے نماز پڑھتے اور جیسی واللیل اذا یغشی ہے ایسی سورتین پڑھتے عصر کی نماز اوس کے برابر پڑھتے مگر صبح کی نماز مین طول کرتے **عن** ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم سجد فی صلوة الظهر ثم قام فرکع فزعم انه قرأ تنزیل السجدة قال ابن عیسی لم یذکر میه احدا الا معتمر **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا ظہر کی نماز مین پھر کھڑے ہوئے اور رکوع کیا ہم نے جانا آپ نے الم تنزیل السجدہ پڑھی ہے **عن** عبد الله بن عبید الله قال دخلت علی ابن عباس فی شباب من بنی هاشم فقلنا لشباب منا سل ابن عباس اکان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقرأ فی الظهر والعصر فقال لا لا اخیل له فلعله کان یقرأ فی نفسه فقال خمشا لهذه شر من الاولی کان عبدا مأمورا بلغ ما ارسل به وما اختصنا دون الناس بشیء الا بثلاث خصال امرنا ان نسبغ الوضوء ولا نأکل الصدقة ولا ننزی الحمار علی الفرس **ترجمہ** عبداللہ بن عبید اللہ سے روایت ہے عبداللہ بن عباس پس بنی ہاشم کے کئی جوانون کے ساتھ کیا ہم نے ایک جوان سے کہا تم ابن عباس سے پوچھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر مین قرأت کرتی تھی ابن عباس نے کہا نہین ہمین لوگون نے کہا شاید چپکے چپکے پڑھتے ہون گے انہون نے کہا تیرا منہ خدا کرے گھر اہو (یہ بددعا ہے) یہ پہلی سے

بھی بڑا ہی آپ ایک بندی تھی خدا کی جو حکم ہوا وہ لوگون کو پہونچا دیا اور خاص بنی ہاشم کو کوئی حکم نہین دیا سو تین باتون کو ایک تو وضو کامل کرنیکا دوسری زکوۃ نہ لینیکا تیسری گدہی کو گھوڑی سے جفت نہ کرنیکا **ف** ابن عباس بوجہ کم سنی کے پیچھے دو کھڑی ہوتی اور کچھ معلوم نہ ہوا کہ رسول اللہ صلعم آہستہ قرات کرتے ہین ظہر اور عصر مین **عن** ابن عباس قال کنا ادری اذا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الظہر والعصر لما **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی مجھ نہین معلوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر مین کچھ پڑہتے تھے یا نہین **ف** یعنی اسقدر آہستہ پڑہتے تھے بالکل آواز نہین آتی تھی یہ حدیث مؤید ہی اوس تاویل کو جو ابھی مذکور ہوئی **باب** قدر القراءۃ فی المغرب مغرب مین کون سی سورتین پڑہی **عن** ابن عباس ان ام الفضل بنت الحارث سمعته وھو یقرأ والمرسلات عرفا فقالت یابنی لقد ذکرتنی بقرأتک ھذہ السورۃ انھا لاخر ما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ بھا فی المغرب **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی ام الفضل نے انکو سورہ والمرسلات عرفا پڑہتے سنا تو کہا ای بیٹے میرے تم نے مجھے یاد دلادیا اس سورت کو پڑہ کر مین نے یہ سورت سب سے آخر مین سنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے اوسکو مغرب مین پڑہا تھا **ف** ابن ماجہ نے روایت کیا ابن عمر سے کہ رسول اللہ نے جمعہ کے رات کو مغرب کے نماز مین قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ پڑہے **عن** جبیر بن مطعم انہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ بالطور فی المغرب **ترجمہ** جبیر بن مطعم سے روایت ہی مینے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ سورہ طور پڑہتے تھے مغرب مین **عن** مروان بن الحکم قال لی زید بن ثابت مالک تقرأ فی المغرب بقصار المفصل وقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی المغرب بطولی الطولیین قال قلت ما طولی الطولیین قال الاعراف والانعام وسألت انا ابن ابی ملیکۃ فقال لی من قبل نفسہ المائدۃ والاعراف **ترجمہ** مروان بن الحکم سے زید بن ثابت نے کہا تم مغرب مین چھوٹی سورتین کیون پڑہتے ہو حالانکہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب مین دو لمبی چوڑی سورتین پڑہتے دیکہا مروان نے کہا وہ کون سے سورتین ہین انہون نے کہا اعراف اور انعام ابن جریج نے کہا مین نے ابن ابی ملیکہ سے پوچہا وہ سورتین کون سے ہین انہون نے اپنے دل سے کہا مائدہ اور اعراف **باب** من رأی التخفیف فیہا مغرب مین چھوٹی سورتین پڑہنے کا بیان **عن** ہشام بن عروۃ ان اباہ کان یقرأ فی صلاۃ المغرب بنحو ما تقرؤن والعادیات ونحوھا من السور **ترجمہ** ہشام بن عروہ سے روایت ہی انکی باپ عروہ بن الزبیر رضہ مغرب کے نماز مین ایسے ہی سورتین پڑہتے تھے جیسے تم پڑہتے ہو والعادیات یا مانند اوسکی - کہا ابو داؤد نے اس سے معلوم ہوا کہ وہ حدیثین سورہ مائدہ اور اعراف یا انعام پڑہنے کی منسوخ ہین اور یہ روایت زیادہ صحیح ہی اوس سے **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص انہ قال لما من المفصل سورۃ صغیرۃ ولا کبیرۃ الا وقد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤم الناس بھا فی المکتوبۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص نے کہا مفصل مین (یعنی سورہ حجرات سے آخر قرآن تک) جتنی سورتین ہین چھوٹی یا بڑی مین نے ایک ایک اون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا پڑہتے فرض نماز مین **عن** ابی عثمان النہدی انہ صلی خلف ابن مسعود المغرب فقرأ بقل ھو اللہ احد **ترجمہ** ابی عثمان نہدی سے روایت ہی عبد اللہ بن مسعود نے مغرب کے نماز پڑہائی اوس مین قل ہو اللہ احد پڑہی **باب** الرجل یعید سورۃ واحدۃ فی الرکعتین پہلے رکعت مین جو سورہ پڑہی اوسیکو دوسری رکعت مین پڑہنیکا بیان **عن** معاذ بن عبد اللہ الجہنی ان رجلا

من جهينة اخبره انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ في الصبح اذا زلزلت الارض في الركعتين كلتيهما فلا ادري انسي رسول الله صلى الله عليه وسلم ام قرأ ذلك عمدا **ترجمہ** معاذ بن عبد اللہ جہنی سے روایت ہے انہون نے ایک شخص سے سنا جو جہینہ مین سے تہا اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فجر کی نماز مین اذا زلزلت الارض پڑہا دونو رکعتون مین یہی سورت پڑہی لیکن معلوم نہین آپ نے بہولکر ایسا کیا یا قصدًا کیا **باب** القراءة في الفجر فجر مین کون سی سورتین پڑہے **عن** عمرو بن حریث قال کاني اسمع صوت النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ في صلاة الغداة فلا اقسم بالخنس الجوار الكنس **ترجمہ** عمرو بن حریث سے روایت ہے گویا مین سن رہا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کو آپ فجر کی نماز مین پڑہتے تھے فلا اقسم بالخنس الجوار الکنس **ف** یعنی یہی آیت پڑہتے تھے یا پوری سورہ اذا الشمس کوّرت پڑہتے تھے **باب** من ترك القراءة في صلاته جو شخص نماز مین سورہ فاتحہ نہ پڑہی یا قراءت نہ کری اوسکا حکم **عن** ابي سعيد قال امرنا ان نقرأ بفاتحة الكتاب وما تيسر **ترجمہ** ابو سعید سے روایت ہے ہمکو حکم ہوا کہ فاتحہ اور جو آسان ہو قرآن مین سے پڑہنیکا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سورہ فاتحہ کے ساتہہ سورت ملانا ضرور ہے بعضون کے نزدیک مستحب ہے **عن** ابي هريرة قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم اخرج فناد في المدينة انه لا صلاة الا بقرآن ولو بفاتحة الكتاب فما زاد ولو بفاتحة الكتاب فما زاد **ترجمہ** ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوٹھ پکار آ مدینے مین نماز درست نہین ہوتی بغیر سورہ فاتحہ اور کچہ زیادہ کے بغیر سورہ فاتحہ اور کچہ زیادہ کے **عن** ابي هريرة قال امرني رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اناديَ انه لا صلوة الا بقراءة فاتحة الكتاب فما زاد **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے مجہکو حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پکار دینے کا یہ بات نماز درست نہین بغیر سورہ فاتحہ اور کچہ زیادہ کی **عن** ابي هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى صلوة لم يقرأ فيها بام القرآن فهي خداج فهي خداج غير تمام قال فقلت يا ابا هريرة اني اكون وراء الامام قال فغمز ذراعي وقال اقرأ بها يا فارسي في نفسك فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قال الله تعالى قسمت الصلاة بيني وبين عبدي نصفين فنصفها لي ونصفها لعبدي ولعبدي ما سأل قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرأ يقول العبد الحمد لله رب العالمين يقول الله عز وجل حمدني عبدي يقول الرحمن الرحيم يقول الله عز وجل اثنى علي عبدي يقول العبد مالك يوم الدين يقول الله عز وجل مجدني عبدي يقول العبد اياك نعبد واياك نستعين يقول الله هذه بيني وبين عبدي ولعبدي ما سأل يقول العبد اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين يقول الله فهؤلاء لعبدي ولعبدي ما سأل **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز پڑہی بغیر سورہ فاتحہ کے اوسکی نماز ناقص ناقص ناقص پوری نہین ہے راوی نے کہا مین نے ابو ہریرہ سے کہا کبہی مین امام کے پیچہے ہوتا ہون انہون نے میرا بازو دبا دیا اور کہا اپنے دل مین پڑہ لی اے فارسی **ف** یعنی جب امام کے پیچہے ہو تو آہستہ پڑہ لی - اس سے مین تین مذہب ہین ایک یہ کہ فاتحہ پڑہی امام کے پیچہے سری اور جہری نماز مین - دوسری یہ کہ سری مین پڑہی جہری مین نہ پڑہی - تیسری یہ کہ امام کے پیچہے کسی نماز مین نہ پڑہی مخلصین کا

پہلا مذہب ہے اور وہی احوط ہی ت کیونکہ مین نے سُنا رسول اللہ صلعم سے آپ فرماتی تھے اللہ جل جلالہ ارشاد فرماتی ہی نماز بانٹ دی گئی ہی یا مین نے اوسکو بانٹ دیا ہی اپنی اور بندے کی درمیان مین آدہون آدہ آدہی میری ہی اور آدہی بندے کی واسطے ہی اور میرے بندے کو جو کچھ مانگیگا دیا جائیگا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہو بندہ کہتا ہی الحمد للہ رب العالمین - رب تعریف اللہ کو ہی جو پالنے والا ہی ساری جہان کا - اللہ جل جلالہ کہتا ہی میری بندے نی تعریف کی پھر بندہ کہتا ہی الرحمن الرحیم رحم کرنیوالا نہایت مہربان اللہ جل جلالہ فرماتا ہے مجکو سرا ما میری بندے نی - پھر بندہ کہتا ہے مالک یوم الدین مالک ہے بدلے کے دن کا پروردگار کہتا ہے بڑائی کی میری میرے بندے نے پھر بندہ کہتا ہی ایاک نعبد وایاک نستعین ہم تجھکو پوجتے ہین اور تجھی سے مدد چاہتے ہین - یہ آیت میری اور بندے میرے کے درمیان ہی اور میرا بندہ جو مانگیگا مین دونگا پھر بندہ کہتا ہے اہدنا الصراط المستقیم بتلا ہمکو سیدہی سچی راہ صراط الذین نعمت علیہم اون لوگونکی راہ جن پر تو نی احسان کیا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین نہ اون لوگون کی راہ جن پر تو نی غصہ کیا اور نہ اون لوگونکی راہ جو گمراہ ہوگئے یہ تینون باتین میری بندے کی لیے ہین اور میرے بندے کو جو مانگیگا ملیگا

عن عبادۃ بن الصامت یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا صلاۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب فصاعدا قال اسفیان لمن یصلی وحدہ ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نماز نہ ہوگی اوس شخص کے جو سورہ فاتحہ اور کچھ زیادہ نہ پڑہی سفیان نی کہا یہ حدیث اوسکو واسطے ہی جو تنہا نماز پڑہے عن عبادۃ بن الصامت قال کنا خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صلوۃ الفجر فقرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فثقلت علیہ القراۃ فلما فرغ قال لعلکم تقرؤن خلف امامکم قلنا نعم ھذا یا رسول اللہ قال لا تفعلوا الا بفاتحۃ الکتاب فانہ لا صلوۃ لمن لم یقرأ بھا ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑہ رہے تھے فجر کی آپ نی قرات کی لیکن آپ پر شاق ہوا پڑہنا قرآن کا جب نماز سے فارغ ہوے تو آپ نی فرمایا شاید تم پڑہا کرتی ہو اپنے امام کے پیچھے ہم نی کہا ہان یا رسول اللہ ایسا ہی ہے آپ نی فرمایا مت پڑہا کرو سوا سورہ فاتحہ کے کیونکہ بغیر سورہ فاتحہ کی نماز نہین ہوتی عن نافع بن محمود بن الربیع الانصاری قال نافع ابطأ عبادۃ بن الصامت عن صلاۃ الصبح فاقام ابو نعیم المؤذن الصلاۃ فصلی ابو نعیم بالناس واقبل عبادۃ وانا معہ حتی صففنا خلف ابی نعیم وابو نعیم یجھر بالقراۃ فجعل عبادۃ یقرأ بام القرآن فلما انصرف قلت لعبادۃ سمعتک تقرأ بام القرآن وابو نعیم یجھر قال اجل صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض الصلوات التی یجھر فیھا بالقراۃ قال فالتبست علیہ القراۃ فلما انصرف اقبل علینا بوجھہ وقال ھل تقرؤن اذا جھرت بالقراۃ فقال بعضنا انا نفعل ذلک قال فلا وانا اقول مالی ینازعنی القرآن فلا تقرؤا بشیء من القرآن اذا جھرت الا بام القرآن ترجمہ نافع محمد بن ربیع الانصاری سے روایت ہی کہ عبادہ بن الصامت نی دیر کی فجر کی نماز کی واسطے نکلنے مین تو ابو نعیم موذن نی تکبیر کہہ کر نماز پڑہانا شروع کی اتنی مین عبادہ بھی آگئے اور مین بھی اون کے ساتھ تھا ہم نے صف باندہی ابو نعیم کے پیچھے اور ابو نعیم پکار کر قرات کرتے تھے عبادہ سورہ فاتحہ پڑہنے لگی جب نماز سے فارغ ہوئی مین نے عبادہ سے کہا مین نے تمکو سورہ فاتحہ پڑہتے سنا حالانکہ ابو نعیم پکار کر قرات کرتی تھے عبادہ نی کہا ہان البتہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نماز پڑہائی جہری آپ قرات سے رکنے لگی (لوگون کی قرات کے سبب سے) جب نماز سے فارغ ہوئی تو ہماری طرف مخاطب ہوئے اور پوچھا کیا تم پڑہا کرتی ہو جب مین پکار کر پڑہتا ہون بعض لوگون نے ہم مین سے کہا ہان ہم تو ایسا ہی کرتے ہین آپنے فرمایا مت پڑہا کرو جب ہی مین کہتا تہا کیا ہوا ہے مجہکو کوئی چھینے لیتا ہے قرآن مجہہ سے تو مت پڑہا کرو قرآن کو جب مین جہر کیا کرون سوا سورہ فاتحہ کے **عن** عبادة نحو حديث الربيع بن سليمان قال فكان مكحول يقرأ في المغرب والعشاء والصبح بفاتحة الكتاب في كل ركعة سرا قال مكحول اقرأ فيما جهر به الامام اذا قرأ بفاتحة الكتاب الا ان يسكت سرا فان لم يسكت اقرأ بها قبله ومعه وبعده لا تتركها على حال **ترجمہ** عبادہ سے دوسری روایت بہی ایسی ہے راوی نے کہا مکحول سورہ فاتحہ پڑہتے تہے مغرب اور عشا اور فجر مین ہر رکعت مین آہستہ سے کہا مکحول نے اگر امام سورہ فاتحہ پڑہ کر سکتہ کرے جہری نماز مین تو اوسوقت سورہ فاتحہ پڑہ لے آہستہ سے اور جو سکتہ نکرے تو امام سے پہلے یا اوسکے ساتہہ یا اوسکے بعد سورہ فاتحہ پڑہ لے

باب من ترك القراءة اذا لم يجهر جہری نماز مین قرات نہ کرنیکا بیان **عن** ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم انصرف من صلاة جهر فيها بالقراءة فقال هل قرأ معي احد منكم انفا فقال رجل نعم يا رسول الله قال اني اقول مالي انازع القرآن قال فانتهى الناس عن القراءة مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما جهر به النبي صلى الله عليه وسلم بالقراءة من الصلوات حين سمعوا ذلك من رسول الله صلى الله عليه وسلم

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز جہری سے فارغ ہوئی آپ نے فرمایا کسی نے تم مین سے میرے ساتہہ قرات کی تہی ابہی ایک شخص بولا ہان یا رسول اللہ آپنے فرمایا جب ہی مین کہتا تہا کیا ہوا ہے مجہکو کوئی قرآن مجہہ سے چھینے لیتا ہے راوی نے کہا پہر لوگ باز آئی قرات سے جہری نماز مین جب سے یہہ سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **ف** یعنی سوا سورہ فاتحہ کی اور سورتون کے پڑہنے سے تو موافق ہوئے یہہ حدیث عبادہ کی حدیث سے اور حجت نہین ہی اس مین اوس شخص کے لیے جو فاتحہ پڑہنے کو منع کرتا ہے امام کے پیچہے **عن** ابی هريرة نحوه يقول صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة نظن انها الصبح بمعناه الى قوله مالي انازع القرآن **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے نماز پڑہائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شاید فجر کے پہر روایت کیا حدیث کو اوسی طرح جیسی اوپر گزری یہانتک کہ فرمایا کیا ہوا مجہکو مین چہینا جاتا ہون قرآن سے مسدد کے روایت مین ہے فانتهى الناس عن القراءة فيما جهر رسول الله صلى الله عليه وسلم لوگون نے قرات چہوڑ دی جہری نماز مین اوسکے سمع سے انہون نے زہری سے روایت کیا یہہ قول ابوہریرہ کا اور اوزاعی کے روایت مین یہہ قول زہری کا ہے فانتفع المسلمون بذلك فلم يكونوا يقرؤن معه فيما يجهر به صلى الله عليه وسلم یعنی اوس روز سے مسلمانون کو نصیحت ہوئی وہ جہری نماز مین قرات نہ کرتے تہے۔ کہا ابوداؤد نے مین نے محمد بن یحیی بن فارس سے سنا کہتے تہے فانتهى الناس زہری کا کلام ہے

باب من ترك القراءة اذا لم يجهر جب مجہر نہ ہو تو قرات کرنا چاہیے **عن** عمران بن حصين ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى الظهر فجاء رجل فقرأ خلفه سبح اسم ربك الاعلى فلما فرغ قال ايكم قرأ او قال احدكم فقال رجل انا قد عرفت ان بعضكم خالجنيها

ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی ایک شخص نے پیچھے سے سبح اسم ربک الاعلی پڑھا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے فرمایا کس نے پڑھا تھا لوگوں نے کہا ایک شخص نے آپ نے فرمایا میں سمجھا تم میں سے کسی نے قرآن مجھ سے چھین لیا ابو الولید کی روایت میں ہے شعبہ نے کہا میں نے قتادہ سے کہا کیا سعید نے نہیں کہا جب قرآن پڑھا جاوے تو چپ رہا کرو نے کہا جب ہے کہ پکار کر پڑھا جاوے ابن کثیر کی روایت میں ہے شعبہ نے کہا قتادہ سے شاید آنحضرت نے قرات کو برا جانا قتادہ نے کہا اگر برا جانتے تو اوس سے منع کرتے **عن** عمران بن حصین ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی بھم الظھر فلما انفتل قال ایکم قرأ سبح اسم ربک الاعلی فقال رجل انا فقال علمت ان بعضکم خالجنیھا **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی جب فراغت پائی تو پوچھا سبح اسم ربک الاعلی کس نے پڑھا ایک شخص بولا میں نے پڑھا آپ نے فرمایا میں سمجھا گویا مجھ سے کلام اللہ چھینا جاتا ہے **باب** ما یجزی الامی والاعجمی من القراءۃ امی اور عجمی کو کتنی قرات کافی ہے **ف** امی وہ شخص جو لکھ پڑھ نہ سکے اور عجمی وہ جو عرب کا رہنیوالا نہیں ہے اور ملکوں کا ہے **عن** جابر بن عبد اللہ قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نقرأ القرآن وفینا الاعرابی والعجمی فقال اقرؤا فکل حسن وسیجیء اقوام یقیمونہ کما یقام القدح یستعجلونہ ولا یتأجلونہ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری اوپر نکلے اور ہم کلام اللہ پڑھ رہے تھے اور ہم میں اعرابی (جنگلی) لوگ بھی تھے اور پردیسی بھی تھے آپ نے فرمایا پڑھو سب اچھا ہے قریب ہے ایسی قومیں پیدا ہونگی جو قرآن کو تیر کیطرح درست کرینگی یعنی تجوید میں مبالغہ کرینگی جلدی پڑھینگے اور ٹھہر ٹھہر کر نہ پڑھینگے دنیا جلدی دنیا میں اوسکا بدلا پاوینگے اور آخرت میں اوسکو ثواب نہ ملیگا **عن** سھل بن سعد الساعدی قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما ونحن نقترئ فقال الحمد للہ کتاب اللہ واحد وفیکم الاحمر وفیکم الابیض وفیکم الاسود اقرؤہ قبل ان یقرأہ اقوام یقیمونہ کما یقوم السھم یتعجل اجرہ ولا یتأجلہ **ترجمہ** سہل بن سعد الساعدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری اوپر نکلے ایک دن اور ہم کلام اللہ پڑھ رہے تھے آپ نے فرمایا الحمد للہ اللہ کی کتاب ایک ہے اور تم میں لال سرخ اور سفید اور سیاہ سب رنگ کے ہیں پڑھو اوسکو اوس سے پہلے کہ کئی قومیں آوینگی اور قرآن کو مضبوط کرینگے جیسی تیر درست کیا جاتا ہے پر دنیا میں اوسکا بدلا لینگے عقبے کے لیے نہ رکھینگے **عن** عبد اللہ بن ابی اوفی قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی لا استطیع ان اخذ من القرآن شیئا فعلمنی ما یجزئنی منہ فقال قل سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ قال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا للہ فما لی قال قل اللھم ارحمنی وارزقنی وعافنی واھدنی فلما قام قال ھکذا بیدہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما ھذا فقد ملأ یدہ من الخیر **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ کے پاس بولا یا رسول اللہ میں قرآن یاد نہیں کر سکتا کچھ بھی تو مجھ کو کوئی چیز ایسی بتلائیے جو قرآن سے کافی ہو آپ نے فرمایا کہہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ اللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ وہ شخص بولا یہ تو اللہ کی تعریف ہوئی میرے فائدے کی لیے بتلائیے آپ نے فرمایا کہہ اللھم ارحمنی وارزقنی وعافنی واھدنی اے پروردگار مجھ پر رحم کر اور مجھ کو روزی دے اور سیدھی

اور ہدایت کر مجھکو جب وہ اوٹھا تو اوس نے ہاتھہ سے اشارہ کیا (یعنی مین نے بڑی دولت کمائی) رسول اللہ صلعم نے اشارہ کیا (اسکو یاد رکھنا) پھر فرمایا آپ نی اس شخص نے اپنا ہاتھہ بہر لیا خیر سے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا جسکو کوئی سورت قرآن کی یاد نہ ہو سکے وہ نماز مین بھی پڑہ لیا کرے نماز درست ہو جاوے گی بعضون نے کہا ہے درد ظیفی کیواسطے ہے نماز مین قرآن تھوڑا بہت پڑہنا ضرور ہی

عن جابر بن عبد اللہ قال کنا نصلی التطوع ندعو قیاما وقعودا ونسبح رکوعا وسجودا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ نے کہا ہم نفل نماز مین کہڑے اور بیٹھے دعا کیا کرتے تھے اور رکوع سجدے مین تسبیح پڑہتے تھے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ نفل نماز مین قرات فرض نہین ہی دوسری روایت مین ہی قال کان الحسن یقرأ فی الظہر والعصر اماما او خلف اماما بفاتحۃ الکتاب ویسبح ویکبر ویہلل علی قدر قاف والذاریات **ترجمہ** حسن قرات کرتی تھے ظہر اور عصر مین امام ہونے کی صورت مین یا امام کے پیچہے ہونیکی صورت مین سورہ فاتحہ کی اور تسبیح کہتے تھے اور تکبیر اور تہلیل سورہ قاف اور والذاریات کی مقدار تک **باب تمام التکبیر** تکبیر کون کون سے مقام پر کہی نماز مین

عن مطرف قال صلیت انا وعمران بن حصین خلف علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ فکان اذا سجد کبر واذا رکع کبر واذا نہض من الرکعتین کبر فلما انصرفنا اخذ عمران بیدی وقال لقد صلی ہذا او قال لقد صلی بنا ہذا قبل صلوۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** مطرف سے روایت ہی مین نے اور عمران بن حصین نے نماز پڑہی حضرت امیر المومنین مرتضی علی کے پیچہے آپ جب سجدہ کرتی تو تکبیر کہتے اور جب رکوع کرتی تکبیر کہتے اور جب دو رکعتین پڑہ کر اوٹہتے تکبیر کہتے جب ہم نماز سے فارغ ہوئی تو عمران نی میرا ہاتھہ پکڑا اور کہا انہون نی ایسی نماز پڑہی جیسی محمد صلے اللہ علیہ وسلم پڑہتے تہے **عن** ابی بکر بن عبد الرحمن و ابی سلمۃ ان اباھریرۃ کان یکبر فی کل صلاۃ من المکتوبۃ وغیرھا یکبر حین یقوم ثم یکبر حین یرکع ثم یقول سمع اللہ لمن حمدہ ثم یقول ربنا ولک الحمد قبل ان یسجد ثم یقول اللہ اکبر حین یھوی ساجدا ثم یکبر حین یرفع راسہ ثم یکبر حین یسجد ثم یکبر حین یرفع راسہ ثم یکبر حین یقوم من الجلوس فی اثنتین ففعل ذلک فی کل رکعۃ حتی یفرغ من الصلوۃ ثم یقول حین انصرف والذی نفسی بیدہ انی لاقربکم شبہا بصلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکانت لصلاتہ حتی فارق الدنیا **ترجمہ** ابی بکر بن عبد الرحمن اور ابی سلمہ سے روایت ہی کہ ابا ہریرہ تکبیر کہتے تہے ہر نماز مین فرض مین اور غیر فرض مین پہلے تکبیر کہتے تہے جب نماز کو کہڑی ہوتی تھی پھر رکوع کیوقت تکبیر کہتی تھی پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہتے بعد اوسکے ربنا ولک الحمد سجدے سے پہلے جب سجدی کو جہکتی اللہ اکبر کہتے پھر جب سجدی سی سر اوٹہاتے اللہ اکبر کہتے پہر جب سجدی مین جاتی تکتی اللہ اکبر کہتے پھر جب سجدے سے سر اوٹہاتی اللہ اکبر کہتے پھر جب دو رکعت پڑہ کر قعدہ کرکی اوٹہتے تو اللہ اکبر کہتے ایسا ہی ہر رکعت مین کرتے نماز سے فارغ ہونی تک بعد اوسکے کہتی قسم خدا کی مین تم سب سے زیادہ مشابہ ہون نماز مین رسول اللہ صلعم سے بھی آپ کی نماز تھی یہانتک کہ آپنے دنیا کو رخصت کیا

عن عبد الرحمن بن ابزی انہ صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان لا یتم التکبیر **ترجمہ** عبد الرحمن بن ابزی سے روایت ہی انہون نی نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ وہ تمام نہین کرتے تہے تکبیر کو۔ کہا ابو داؤد نی اسکا مطلب یہ ہی کہ جب رکوع سے سر اوٹہاتے تو تکبیر نہین کہتی تہی (بلکہ سمع اللہ لمن حمدہ کہتی) اسی طرح جب سجدہ کا ارادہ کرتی تو تکبیر نہین کہتی تھی جب سجدے سے

ف پر اس روایت پر عمل نہین ہی سوا رکوع سی سر اوٹھانی کیوقت اور سب حرکات مین اللہ اکبر کہنا ثابت ہی **باب کیف یضع** برکیفیہ قبل یدیہ سجدہ کرتی وقت پہلے گھٹنون کو زمین پر رکھی یا ہاتھون کو **ف** مالک اور اوزاعی اور بعض ائمہ حدیث کا مذہب ہی کہ پہلے ہاتھونکو زمین پر رکھی پھر گھٹنونکو اور ابو حنیفہ اور شافعی اور احمد بن حنبل اور جمہور علما کا قول یہ ہی کہ پہلی گھٹنون کو زمین پر رکھے پھر ہاتھونکو سجدہ کرتی وقت **عن وائل بن حجر** قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد وضع رکبتیہ قبل یدیہ واذا نھض رفع یدیہ قبل رکبتیہ **ترجمہ** وائل بن حجر سی روایت ہی مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ سجدہ کرتے تو دونو گھٹنے ہاتھون سی پہلے زمین پر رکھتے اور جب اوٹھتے تو ہاتھ پہلے اوٹھاتی گھٹنون سی دوسری روایت مین ہی فلما سجد وضع رکبتاہ الی الارض قبل ان یقع کفاہ کہ جب سجدہ کرتی تو آپکے گھٹنے زمین پر پہلے پڑتی ہاتھون سی ایک روایت مین ہی واذا نھض نھض علی رکبتیہ واعتمد علی فخذیہ یعنی جب سجدہ سی کہڑے ہوتے تو ٹیکا کرتے اپنے دونو رانون پر اور گھٹنون کی پر اوٹھتے **عن ابی ھریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد احدکم فلا یبرک کما یبرک البعیر ولیضع یدیہ قبل رکبتیہ **ترجمہ** ابوہریرہ سی روایت ہی رسول اللہ نی فرمایا جب کوئی تم مین سی سجدہ کری تو اونٹ کیطرح نہ بیٹھی بلکہ اپنے ہاتھونکو گھٹنون سی پہلے رکھے **ف** یہہ حدیث مالک اور اوزاعی کی دلیل ہی کرمانی نے اسکو ضعیف کیا مگر یہہ ضعیف نہین ہوسکتی رجال اسکی ثقات مین خطابی نے کہا کہ حدیث وائل بن حجر کی اس سے زیادہ صحیح ہی۔ اگر کوئی کہی وائل کی حدیث کی اسناد مین شریک قاضی ہی جو ضعیف ہی جواب اوسکا یہہ ہی کہ شریک سے روایت کیا مسلم نی اور توثیق کی اوسکی ائمہ حدیث نی پر یہ کہا وہ کثیر الغلط ہی اور اس حدیث کی دوسری اور تیسری طریقی مین شریک نہین ہی **سفر السعادت** مین ہی کہ ابوہریرہ کی حدیث مخالف ہی آخر اوسکا اوسکی اول ہی اسلیے کہ جب ہاتھونکو گھٹنون سی پہلے رکھیگا تو اونٹ کا سا بیٹھنا ہوگا اسلیے کہ اونٹ پہلے ہاتھ ہی رکھتا ہی جواب یہہ ہی کہ چار پایون مین انکے چارون پانون گنے جاتے ہین عرف کی اعتبار سی تو جب گھٹنے پہلے رکھی اونٹ سی مشابہت ہوئی اسباب مین کہ وہ بھی زمین پر پہلے اپنے پانون کہتا ہی جنکو تم تی ہاتھ سمجھا ہی۔ بعضون نی ابوہریرہ کی حدیث کو منسوخ کہا ہی ابن خزیمہ نے سعد بن ابی وقاص سے روایت کیا پہلی ہم ہاتھ گھٹنون کی پہلے رکھتے تھے پھر حکم ہوا گھٹنے پہلے رکھنی کا **وعن ابی ھریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعمد احدکم فی صلاتہ فیبرک کما یبرک البعیر **ترجمہ** ابوہریرہ سی روایت ہی رسول اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تم مین سی کوئی شخص نماز مین اسطرح بیٹھتا ہی جسطرح اونٹ بیٹھتا ہی **باب النھوض فی الفرد الاولی والثالثۃ** پہلی اور تیسری رکعت پڑہ کر کسطرح اوٹھی **ف** جب پہلے اور تیسری رکعت کی اخیر سجدہ سی سر اٹھاوی تو تھوڑی دیر بیٹھ جاوی پھر اوٹھی اوس بیٹھنی کو جلسہ استراحت کہتے ہین شافعی اور ائمہ حدیث کا یہی قول ہی ائمہ ثلاثہ کے نزدیک سجدہ سی اوٹھکر بیٹھنا نہ چاہیے بلکہ سیدہے کھڑے ہوجانا چاہیے اگرچہ آثار صحابہ کے اسباب مین موجود ہین پر کوئی حدیث مرفوع صحیح سی ائمہ ثلاثہ کے قول کو تائید نہین ہی ایک ابوہریرہ کی حدیث ہی جسکو ترمذی نی روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مین قدمون کے کنارے پر اوٹھتے تھی کھا ترمذی نی اسپر عمل ہی اہل علم کا مگر یہہ حدیث ضعیف ہی بسبب خالد بن الیاس کے **عن ابی قلابۃ** قال جاءنا ابو سلیمان مالک بن الحویرث الی مسجدنا فقال واللہ لاصلی لکم وما ارید الصلاۃ ولکنی اریدان اریکم کیف رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی قال قلت

لابی قلابۃ کیف صلی قال مثل صلوۃ شیخنا ھذا یعنی عمر بن سلمۃ امامھم وذکر انہ کان اذا رفع رأسہ من السجدۃ الاخرۃ
فی الرکعۃ الاولی قعد واستوی قائما ترجمہ ابی قلابہ سے روایت ہے ابوسلیمان مالک بن الحویرث ہماری مسجد میں آئے انہوں نے کہا قسم خدا کی میں
نماز پڑھونگا اور میں نہیں پڑھتا ہوں مگر اس ارادہ سے کہ تمکو دکھلاؤں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر نماز پڑھتے تھے ایوب نے کہا میں نے
ابوقلابہ سے پوچھا پھر کیونکر نماز پڑھے مالک بن الحویرث نے انہوں نے کہا جیسے ہمارے امام عمر بن سلمہ پڑھتے ہیں انہوں نے یہ بھی بیان کیا
کہ جب وہ اپنا سر آخری سجدہ سے دوسری رکعت کی تو بیٹھکر کھڑے ہوتے عن ابی قلابۃ قال جاءنا ابوسلیمان مالک بن الحویرث
الی مسجدنا فقال واللہ انی لاصلی وما اریدالصلوۃ ولکنی اریدان اریکم کیف رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی قال فقعد
فی الرکعۃ الاولی حین رفع رأسہ من السجدۃ الاخرۃ ترجمہ ابوقلابہ سے روایت ہے ہماری مسجد میں مالک بن الحویرث آئے اور کہا میں نماز
پڑھونگا اس نیت سے کہ تمکو بتلاؤں کسطرح میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا راوی نے کہا وہ ایک رکعت پڑھ کر بیٹھے جب سر اٹھایا
اخیر سجدہ سے عن مالک بن الحویرث انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان فی وتر من صلوتہ لم ینھض حتی یستوی قاعدا
ترجمہ مالک بن الحویرث نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ جب پہلی یا تیسری رکعت سے اوٹھتے تو کھڑے نہ ہوتے جبتک سیدھے بیٹھ نہ
لیتے باب الاقعاء بین السجدتین دونو سجدوں کے بیچ میں اقعا کرنیکا بیان ف خطابی نے کہا یہاں اقعا سے یہ مراد ہے
کہ سجدے سے اوٹھکر اطمینان سے نہ بیٹھے بلکہ دونو سرین کو ایڑیوں پر رکھے اور پنجوں کو کھڑا کرلے۔ مشہور معنی اقعا کے یہ ہیں دونو پیڈلیاں
اور ران کھڑی کردی اور سرین زمین سے لگادی۔ بہرحال اکثر علماء نے اس فعل کو نماز میں مکروہ رکھا ہے اور تاویل کے ہے اس حدیث
کی جو آگے آتی ہے اسطرح پر کہ زمانہ پیری اور ضعف میں یہ فعل مجبوری سے ہوا ہوگا دلیل اوسکی بھی جو روایت کیا ترمذی نے حضرت علی رض
سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای علی میں جو اپنی لیے پسند کرتا ہوں تیرے واسطے پسند کرتا ہوں اور جو اپنے لیے برا جانتا ہوں
تیرے واسطے برا جانتا ہوں تو اقعا نہ کیا کر دونو سجدوں کے بیچ میں۔ طاؤس یقول قلنا لابن عباس فی الاقعاء علی القدمین
فی السجود فقال ھی السنۃ قال قلنا انا لنراہ جفاء بالرجل فقال ابن عباس ھی سنۃ نبیک صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ
طاؤس سے روایت ہے ہم نے ابن عباس سے ذکر کیا اقعا کا سجدے میں انہوں نے کہا یہ سنت ہے ہم نے کہا ہم تو اسکو ظلم جانتے تھے پاؤں
پر ف کیونکہ پاؤں پر بہار زور پڑتا ہے اور نیچی کھڑی رہنی کے سبب سے پاؤں کو تکلیف ہوتی ہے ف ابن عباس نے کہا یہ سنت
ہے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے باب مایقول اذا رفع راسہ من الرکوع جب رکوع سے سر اوٹھاوے تو کیا کہے عن عبداللہ
بن ابی اوفی یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رفع رأسہ من الرکوع یقول سمع اللہ لمن حمدہ اللھم ربنا لک الحمد
ملأ السموت وملأ الارض وملأ ما شئت من شیء بعد ترجمہ عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب رکوع سے سر اوٹھاتے فرماتے سمع اللہ لمن حمدہ اللھم ربنا لک الحمد ملأ السموت وملأ الارض وملأ ما شئت من شیء بعد عن
ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول حین یقول سمع اللہ لمن حمدہ اللھم ربنا لک الحمد ملأ السماء وملأ
مومل ملأ السموت وملأ الارض وملأ ما شئت من شیء بعد اھل الثناء والمجد احق ما قال العبد وکلنا لک عبد لا مانع

لما اعطیت زاد محمود ولا معطی لما منعت ثم اتفقوا ولا ینفع ذا الجد منک الجد وقال بشر ربنا لک الحمد ولم یقل اللھم ربنا یقل محمود اللھم قال ربنا لک الحمد **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد کہتے تھے اللھم ربنا لک الحمد یا ربنا لک الحمد ملأ السماء وملأ الارض وملأ ما شئت الخ **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قال الامام سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا اللھم ربنا لک الحمد فانہ من وافق قولہ قول الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم اللھم ربنا لک الحمد کہو کیونکہ جسکا قول فرشتوں کی قول سے لڑجاویگا اوسکی اگلی گناہ بخشدیے جاوینگے **عن** عامر قال کانوا یقولون القوم خلف الامام سمع اللہ لمن حمدہ ولکن یقولون ربنا لک الحمد **ترجمہ** عامر نے کہا مقتدی سمع اللہ لمن حمدہ نہیں بلکہ ربنا لک الحمد کہیں **باب** الدعاء بین السجدتین دونو سجدون کی درمیان کونسی دعا مانگے **عن** ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول بین السجدتین اللھم اغفر لی وارحمنی وعافنی واھدنی وارزقنی **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونو سجدون کی بیچ مین فرماتے تھے اللھم اغفرلی وارحمنی وعافنی واھدنی وارزقنی **باب** رفع النساء اذا کن مع الامام رؤسھن من السجدۃ عورتین جماعت مین ہون تو مردون کی بعد سر اوٹھاوین سجدہ سے **عن** اسماء بنت ابی بکر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کان منکن یؤمن باللہ والیوم الاخر فلا ترفع راسھا حتی یرفع الرجال رؤسھم کراھیۃ ان ینظرن من عورات الرجال **ترجمہ** اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی تھی جو عورت تم مین سے یمان لاتی ہو اللہ اور پچھلی دن پر تو اپنا سر نہ اٹھاوی جبتک مرد اپنا سر نہ اٹھاوین تاکہ نظر نہ پڑی کسی مرد کے ستر پر **ف** اوسوقت مین تہ بند باندھتی تھی اور تہ بند مین سجدہ کی حالت مین کبھی کبھی ستر کھلجاتا ہی اسواسطے عورتون کو تو مردون سے پہلے سر اٹھانیکو منع فرمایا **باب** طول القیام من الرکوع وبین السجدتین رکوع سی اوٹھکر کتنی دیر تک کھڑا رہی اور دونون سجدون کی بیچ مین کتنی بیٹھے **عن** البراء ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان سجودہ ورکوعہ وقعودہ ما بین السجدتین قریبا من السواء **ترجمہ** براء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سجدہ اور رکوع اور دونو سجدون کی بیچ مین بیٹھنا سب قریب برابر برابر کے ہوتا **ف** یعنی جتنی دیر مین آپ سجدہ کرتی اوتنا ہی یا اوس سی کچھ کم سجدہ سی اوٹھکر بیٹھتے پھر دوسرا سجدہ کرتے **عن** انس بن مالک قال ما صلیت خلف رجل اوجز صلوۃ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی تمام وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال سمع اللہ لمن حمدہ قام حتی نقول قد اوھم ثم یکبر ویسجد وکان یقعد بین السجدتین حتی نقول قد اوھم **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے مین نے کسیکے پیچھے نماز مین پڑہی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مختصر اور پہر پورے نماز پڑہتا ہو **ف** آپ کی نماز مختصر ہوتی اسلیے کہ آپ فرضون مین چھوٹی چھوٹی سورتین پڑہتے اور پوری ہوتے یعنی ارکان کو اچھی طرح سی ادا کرتے رکوع سی سیدھے کھڑی ہوتی اور ٹہرتے تہوڑی دیر تک پہر سجدہ کرتے دونو سجدون کی بیچ مین بھی اچھی طرح بیٹھتے دم لیتے دعا کرتے بعضون نی کہا ہی کہ صحابہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز مین ایسا استغراق حاصل ہوتا کہ وہ اوسکو مختصر سمجھتے حالانکہ وہ نماز ایسی مختصر نہ ہوتی **ف** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے کھڑی رہتے یہانتک کہ ہم سمجھتے آپ بہول گئے

ف یعنی رکوع بھول گئی پھر قیام مین مصروف ہوئی ف پھر آپ تکبیر کہتے اور سجدہ کرتے اور دونو سجدون کے درمیان آپ اتنا بیٹھتے
ہم سمجھتے آپ بھول گئے عن البراء بن عازب قال رمقت محمدا صلی اللہ علیہ وسلم وقال ابو کامل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی الصلوۃ فوجدت قیامہ فرکعتہ وسجدتہ واعتدالہ فی الرکعۃ کسجدتہ وجلستہ بین السجدتین وسجدتہ
ما بین التسلیم والانصراف قریبا من السواء قال ابو داؤد قال مسدد فرکعتہ واعتدالہ بین الرکعتین فسجدتہ
فجلستہ بین السجدتین فسجدتہ فجلستہ بین التسلیم والانصراف قریبا من السواء ترجمہ براء بن عازب سے روایت
ہی مین نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قصد کرکے دیکھا مین تو مین نے آپکے قیام کو رکوع اور سجود کے مانند اسیطرح رکوع کو سجدی کے مانند اور دونو
سجدون کے درمیان مین بیٹھنا پھر سجدہ کرنا پھر سلام تک بیٹھنا سب قریب برابر برابر کے پایا ف یعنی کچھ بہت فرق نہ تھا اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ آپ ارکان کو اچھی طرح ادا کرتی تھے اور خوب فاصلہ کرتے تھے درمیان رکوع اور سجدی کے اسی طرح دونو سجدون کے بیچمین
شافعی اور احمد بن حنبل کے نزدیک تعدیل ارکان فرض ہی بغیر اسکے نماز درست نہین ہوتی اور اور ائمہ کے نزدیک واجب ہی واجب
بھی مثل فرض کے ہے عمل مین باب صلوۃ من لا یقیم صلبہ فی الرکوع والسجود جو شخص نماز مین اچھی طرح نہ کرے رکوع
اور سجدہ نہ کرے اوسکی نماز نہین ہوتے عن ابی مسعود البدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجزی صلوۃ
الرجل حتی یقیم ظہرہ فی الرکوع والسجود ترجمہ ابو مسعود بدری سے روایت ہی رسول اللہ صلعم نے فرمایا آدمی کے نماز
نہین ہوتی جبتک اپنی پیٹ سیدھی نہ کرے رکوع اور سجود مین عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل المسجد
فدخل رجل فصلی فجاء فسلم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال ارجع فصل
فانک لم تصل فرجع الرجل فصلی کما کان صلی ثم جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسلم علیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وعلیک السلام ثم قال ارجع فصل فانک لم تصل حتی فعل ذلک ثلاث مرار فقال الرجل والذی بعثک بالحق
ما احسن غیر ہذا فعلمنی قال اذا قمت الی الصلوۃ فکبر ثم اقرأ ما تیسر معک من القرآن ثم ارکع حتی تطمئن راکعا
ثم ارفع حتی تعتدل قائما ثم اسجد حتی تطمئن ساجدا ثم اجلس حتی تطمئن جالسا ثم افعل ذلک فی صلاتک
کلہا قال القعنبی عن سعید بن ابی سعید المقبری عن ابی ہریرۃ وقال فی آخرہ فاذا فعلت ہذا فقد تمت صلاتک
وما انتقصت ہذا فانما انتقصتہ من صلاتک وقال فیہ اذا قمت الی الصلوۃ فاسبغ الوضوء ترجمہ
ابوہریرہ سے روایت ہی ایکشخص مسجد مین آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین بھی اوس شخص نے نماز پڑہی پھر نماز پڑہ کر آیا اور آپکو
سلام کیا آپنے سلام کا جواب دیا اور فرمایا جا پھر نماز پڑہ تو نے نماز نہین پڑہی وہ شخص گیا اور پھر پڑہ کر آیا جیسے پہلی پڑہی تھی
اور سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا جا پھر نماز پڑہ تو نے نماز نہین پڑہی یہانتک کہ تین بار ایسا ہوا جب وہ شخص بولا قسم
شخص کے جس نے آپ کو بھیجا ہی سچائی کرکے مین تو دوسری طرح نماز پڑہنا نہین جانتا مجھے سکھایئے آپ نے فرمایا جب تو نماز کے
لیے اٹھی تکبیر کہہ پھر جو کچھ ہو سکے قرآن مین سے پڑہ پھر رکوع کر اطمینان سے پھر اوٹھ سیدھا کھڑا ہو جا پھر سجدہ کر اطمینان سے پھر بیٹھ اطمینان

سے پھر ایسا ہی کر ساری نمازمین قعنبی کی روایت مین ہی جب تو ایسا کر چکا تو تیری نماز تمام ہوگئی اور جو تو نے اس مین سے کچھ کم کیا تو نے اپنی نماز مین ہی کم کیا اور اوس مین یہ بھی ہے آپ نے فرمایا جب نماز کو کھڑا ہو تو پورا کر وضو کو **ف** اس حدیث سے تعدیل ارکان کا فرض ہونا ثابت ہوتا ہے۔ دوسری روایت مین ہی ان رجلا دخل المسجد ذکر نحوہ قال فیہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ لا تتم صلوۃ لاحد من الناس حتی یتوضا فیضع الوضوء یعنی موضعہ ثم یکبر ویحمد اللہ عزوجل ویثنی علیہ و یقرأ بما شاء من القرآن ثم یقول اللہ اکبر ثم یرکع حتی تطمئن مفاصلہ ثم یقول سمع اللہ لمن حمدہ حتی یستوی قائما ثم یقول اللہ اکبر ثم یسجد حتی تطمئن مفاصلہ ثم یقول اللہ اکبر ویرفع رأسہ حتی یستوی قاعدا ثم یقول اللہ اکبر ثم یسجد حتی تطمئن مفاصلہ ثم یرفع رأسہ فیکبر فاذا افعل ذلک فقد تمت صلوتہ **ترجمہ** ایک شخص مسجد مین آیا پھر ویسا ہی بیان کیا رسول اللہ صلعم نے فرمایا کسی کے نماز تمام نہین ہوتی جبتک وہ نہ کرے پورا وضو پھر تکبیر کہے اور اللہ جل جلالہ کی تعریف کرے اور اوسکو سراہے اور پڑھے جتنا چاہے قرآن مین سے پھر اللہ اکبر کہے اور رکوع کرے اطمینان سے اسطرح کہ سب جوڑ اپنی جگہہ پر آجاوین پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہے اور سیدھا کھڑا ہوجاوے پھر اللہ اکبر کہے اور سجدہ کرے اطمینان سے جوڑون کے پھر اللہ اکبر کہے اور سر اوٹھاوے یہانتک کہ سیدھا بیٹھ جاوے پھر اللہ اکبر کہے اور دوسرا سجدہ کرے اطمینان سے پھر سر اوٹھاوے اور تکبیر کہے جب ایسا کر چکا تو اوسکے نماز پوری ہوگئی **عن** رفاعۃ بن رافع بمعناہ قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ لا تتم صلوۃ احدکم حتی یسبغ الوضوء کما امرہ اللہ تعالی فیغسل وجہہ ویدیہ الی المرفقین ویمسح برأسہ ورجلیہ الی الکعبین ثم یکبر اللہ عزوجل ویحمدہ ثم یقرأ من القرآن ما اذن لہ فیہ وتیسر فذکر نحو حماد قال ثم یکبر فیسجد فیمکن وجہہ قال ھمام وربما قال جبہتہ من الارض حتی تطمئن مفاصلہ وتسترخی ثم یکبر فیستوی قاعدا علی مقعدہ ویقیم صلبہ فوصف الصلوۃ ھکذا اربع رکعات حتی فرغ لا تتم صلوۃ احدکم حتی یفعل ذلک **ترجمہ** رفاعہ بن رافع سے ایسا ہی روایت ہی اوس مین یہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کے تم مین سے نماز پوری نہین ہوتی جبتک وضو پورا نہ کرے جیسا اللہ جل جلالہ نے اوسکو حکم کیا پھر دھووے منہہ اپنا اور ہاتہہ کہنیون تک اور مسح کرے سر کو اور (دھووے) دونو پانون کو ٹخنون تک پھر تکبیر کہے اللہ جل جلالہ کے اور تعریف کرے اوسکی پھر جہان تک ہوسکے قرآن پڑہے پھر ویسا ہی بیان کیا بعد اوسکی کہا پھر تکبیر کہے اور سجدہ کرے تو اپنا منہہ زمین پر یا پیشانی زمین پر لگاوے اطمینان سے یہانتک کہ جوڑ آرام پاوین اور ڈہیلی ہوجاوین پھر تکبیر کہے اور سیدھا بیٹھے اپنی بیٹھک پر اور پیٹ کو سیدھا کرے اسی طرح نماز کو بیان کیا چار رکعتون کو فارغ ہوئی تک نہین تمام ہوتی نماز کسی کے تم مین سے جبتک ایسا نہ کرے دوسری روایت مین ہی **عن** رفاعۃ بن رافع بھذہ القصۃ قال اذا قمت فتوجہت الی القبلۃ فکبر ثم اقرأ ما معک من القرآن وبما شاء اللہ ان تقرأ واذا رکعت فضع راحتیک علی رکبتیک وامدد ظہرک واذا سجدت فمکن لسجودک فاذا رفعت فاقعد علی فخذک الیسری

ترجمہ رفاعہ بن رافع سے بھی قصہ اس مین یہ بھی ہے جب تو کھڑا ہو اور منہہ کرے قبلی کیطرف تکبیر کہے اور سورہ فاتحہ پڑہے اور جو اللہ چاہے قرآن

مین ہی پڑہ جب رکوع کری تو اپنے دونو ہتیلیون کو اپنے گھٹنیون پر رکھ اور اپنی پیٹ کو پہیلا اور برابر رکھ اور جب سجدہ کری تو ٹھہر جا اپنے سجدہ مین جب سیدہا ہوا تو بیٹھ اپنا بائین ران پر۔ تیسری روایت مین ہی **عن** رفاعة بن رافع عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا معاذ القصة قال اذا انت قمت فی صلاتك فكبر الله عز وجل ثم اقرأ ما تيسر عليك من القرآن وقال فيه فاذا جلست فی وسط الصلوة فاطمئن وافترش فخذك اليسرى ثم تشهد ثم اذا قمت فمثل ذلك حتى تفرغ من صلوتك **ترجمہ** رفاعہ بن رافع سے بھی قصہ اوس مین یہ ہے جب تو نماز کو کہڑا ہو تو تکبیر کہہ اللہ عزوجل کے پہر جو کچھہ آسانی سے ہو سکے قرآن پڑہ کہا راوی نے جب بیٹھے تو پہلے قعدے مین تو اطمینان سے بیٹھ اور بائین ران کو بچھادی پھر تشہد پڑہ پہر جب کہڑا ہو تو ایسا ہی کریہان تک کہ فارغ ہو نماز سے۔ چوتھی روایت مین ہی **عن** رفاعة بن رافع ان رسول الله صلى الله عليه وسلم فقص هذا الحديث قال فيه هو صنا كما امرك الله ثم تشهد فاقم ثم كبر فان كان معك قرآن فاقرأ به وإلا فاحمد الله عز وجل وهلله وكبره وقال فيه وان انتقصت منه شيئا انتقصت من صلوتك **ترجمہ** رفاعہ بن رافع سے بھی قصہ اوس مین یہ ہے آپ نے فرمایا وضو کر جس طرح اللہ جل جلالہ نے تجھکو حکم دیا پہر تشہد پڑہ بعد اوسکے تکبیر کہہ اور اللہ اکبر کہہکر اگر تجھے قرآن یاد ہو تو پڑہ نہین تو الحمد للہ اللہ اکبر لا الہ الا اللہ کہہ اگر تو نے اسمین کچھ کم کیا تو اپنی نماز مین سے کم کیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا جسکو سورۂ فاتحہ اور اور کوئی سورت یاد نہ ہو یا یاد نہین ہو سکتی ہو تو اوسکو یہہ سکہا دینا چاہیے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ اللہ اکبر یہہ قائم مقام قرآن کے ہی۔ **عن** عبد الرحمن بن شبل قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن نقرة الغراب وافتراش السبع وان يوطن الرجل المكان فی المسجد كما يوطن البعير **ترجمہ** عبد الرحمن بن شبل سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کوّے کیطرح ٹہونگ مارنی سے **ف** یعنی جلدی سے سجدہ کرنا پہر جلدی سے دوسرے سجدے مین جانا **ف** اور درندے کیطرح بازو بچھانے سے **ف** یعنی سجدے مین دونو ہاتہہ زمین سے لگا دینا اور پیٹ بھی رانون سے ملا لینا اور مسجد مین ایک جگہہ مقرر کر لینے سے جیسے اونٹ مقرر کر لیتا ہے **ف** ہر روز اوسی جگہہ نماز پڑہی دوسری جگہہ نہ پڑہی یہہ مکروہ ہے بعضون نے کہا مراد یہہ ہی کہ اونٹ کیطرح سجدے مین پہلے دونو گھٹنے بچھادی پھر ہاتہہ اور اوسکا بیان تفصیل سے اوپر گزر چکا **عن** سالم البراد قال اتينا عقبة بن عمرو الانصاری ابا مسعود فقلنا له حدثنا عن صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام بين ايدينا فی المسجد فكبر فلما ركع وضع يديه على ركبتيه وجعل اصابعه اسفل من ذلك وجافى بين مرفقيه حتى استقر كل شئ منه ثم قال سمع الله لمن حمده فقام حتى استقر كل شئ منه ثم كبر وسجد ووضع كفيه على الارض ثم جافى بين مرفقيه حتى استقر كل شئ منه ثم رفع رأسه فجلس حتى استقر كل شئ منه ففعل مثل ذلك ايضا ثم صلى اربع ركعات مثل هذه الركعة فصلى صلاته ثم قال هكذا رأينا رسول الله صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** سالم سے روایت ہی ہم ابی مسعود عقبہ بن عمرو الانصاری پاس آئے اور اون سے کہا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز بتاؤ وہ ہمارے سامنے کہڑے ہوے مسجد مین اور تکبیر کہی جب رکوع کیا دونو ہاتہون کو دونو گھٹنیون پر رکہا اور انگلیون کو

اون سے نیچا رکھا اور کہنیوں کو جدا رکھا یہانتک کہ ہر ایک عضو اپنے مقام پر جم گیا پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہا اور کھڑے ہوئے یہانتک کہ ہر عضو
تھم گیا پھر اللہ اکبر کہا اور سجدہ کیا اور دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھا اور کہنیاں جدا رکھیں یہانتک کہ ہر عضو تھم گیا پھر سر اوٹھایا اور بیٹھے
یہانتک کہ ہر عضو اپنے مقام پر تھم گیا پھر دوبارہ ایسا ہی کیا پھر چاروں رکعتیں اسیطرح پڑھیں بعد نماز کہا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو اسی طرح نماز پڑھتے دیکھا **باب** قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم کل صلوۃ لا یتمہا صاحبہا تتم من تطوعہ
جسکی فرض ناقص ہوگے تو وہ نقصان نفلوں میں سے پورا کیا جاویگا **عن** ابن ابی حکیم الضبی قال خاف منی زیادا او ابن
زیاد فاتی المدینۃ فلقی اباھریرۃ قال فنسبنی فانتسبت لہ فقال ما فیک الا احدثک حدیثا قال اقبل رجل الی اللہ
قال یونس واحسبہ ذکرہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اول ما یحاسب بہ الناس یوم القیمۃ من اعمالھم
الصلوۃ قال یقول ربنا عز وجل للملائکۃ وھو اعلم انظروا فی صلوۃ عبدی اتمھا ام نقصھا فان کانت تامۃ
کتبت لہ تامۃ وان کان انتقص منھا شیئا قال انظروا ھل لعبدی من تطوع فان کان لہ تطوع قال اتموا لعبدی
فریضتہ من تطوعہ ثم توخذ الاعمال علی ذلک **ترجمہ** انس بن حکیم ضبی کہتے ہیں زیاد یا ابن زیاد کا خوف کر کے مدینہ میں آئے
وہاں ابوہریرہ سے ملے انہوں نے اپنا نسب اونسے کہا تو وہ اون سے منگنی ایکدن ابوہریرہ نے اون سے کہا ہم جو تم میں تجھ سے ایک
حدیث بیان کرون انہوں نے کہا کیون نہیں بیان کرو اللہ تجھ پر رحم کرے اونس نے کہا میں بھی سمجھتا ہون کہ انہون نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی کہا آپنے فرمایا اول سب عملون میں قیامت کے دن نماز کا سوال ہوگا تو ہمارا پروردگار
جل جلالہ فرشتون سے فرماویگا حالانکہ وہ خوب جانتا ہے دیکھو میرے بندے کی نماز پوری ہے یا کچھ گھٹی ہوئی ہے اگر پوری ہوگی تو پورا ثواب لکھا جاویگا
اور جو گھٹی ہوگی تو اللہ جل جلالہ فرشتون سے فرماویگا دیکھو میرے بندے کا کچھ نفل ہے اگر نفل ہون تو وہ فرض نفلون میں سے
پورا کر دیجاوے پھر اعمال کا بھی حال ہوگا **ف** مثلاً زکوۃ اگر ناقص ہوئی تو نفل صدقات سے اور روزہ اگر ناقص ہوگا نفل روزون سے
پورا کیا جاویگا **عن** تمیم الداری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا المعنی قال اشہ الزکوۃ مثل ذلک ثم توخذ
الاعمال علی حسب ذلک **ترجمہ** تمیم داری سے بھی ایسا ہی روایت ہے اوس میں زیادہ ہے کہ پھر زکوۃ کا ایسی حال ہوگا پھر
تمام اعمال کا حساب سے ہوگا **باب** وضع الیدین علی الرکبتین دونو گھٹنون پر ہاتھ رکھنا رکوع میں **عن** مصعب
بن سعد قال صلیت الی جنب ابی فجعلت یدی بین رکبتی فنھانی عن ذلک وقد کنا نفعلہ فنھینا عن ذلک وامرنا ان نضع ایدینا علی الرکب **ترجمہ** مصعب بن سعد سے روایت ہے میں نے نماز پڑھی اپنے باپ کے پہلو میں
تو میں نے دونو ہاتھ کو دونو گھٹنون کے بیچ میں رکھ لیا (اسکو تطبیق کہتے ہیں) میرے باپ (سعد بن وقاص) نے مجھ کو منع کیا اس سے
پھر میں نے ویسا ہی کیا انہون نے کہا ہم کو منع کیا گیا تھا ایسا پہلے ہم بھی ایسا ہی کرتے تھے بعد اوسکے ہمکو ممانعت ہوئی اوسکی اور حکم ہوا گھٹنون
پر ہاتھ رکھنے کا **عن** عبداللہ قال اذا رکع احدکم فلیمکن راحتیہ من رکبتیہ ولیطبق بین کفیہ فکانی انظر الی
اختلاف اصابع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود نے کہا جب کوئی تم میں سے رکوع کرے تو دونو ہاتھ اونکے

لگا لیوے اور دونو ہتھیلیاں ملا کر جوڑ لیوے گویا میں اسوقت دیکھ رہا ہوں رسول اللہ صلعم کے انگلیوں کی اختلاف کو **ف** اسی کو تطبیق کہتے ہیں
اوائل اسلام میں ایسا ہی حکم تھا پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا اور گھٹنوں پر ہاتھ رکھنیکا حکم ہوا اگر عبداللہ بن مسعود کو پھلا ہی حکم پاوے

باب ما یقول الرجل فی رکوعہ وسجودہ آدمی رکوع اور سجدہ میں کیا کہے **عن** عقبۃ بن عامر قال لما نزلت فسبح باسم ربک العظیم قال لنا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجعلوھا فی رکوعکم فلما نزلت سبح اسم ربک الاعلی قال اجعلوھا فی سجودکم **ترجمہ** عقبہ بن عامر سے
روایت ہے جب یہ آیت اتری فسبح باسم ربک العظیم یعنی سبحان ربی العظیم کہہ آپنے فرمایا اسکو رکوع میں کہا کرو جب یہ آیت اتری سبح
اسم ربک الاعلی یعنی سبحان ربی الاعلی کہا آپنے فرمایا اسکو سجدہ میں کہا کرو **عن** عقبۃ بن عامر بمعناہ زاد قال فکان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رکع قال سبحان ربی العظیم وبحمدہ ثلاثا واذا سجد قال سبحان ربی الاعلی و
بحمدہ ثلاثا قال ابو داؤد وھذہ الزیادۃ نخاف ان لا تکون محفوظۃ **ترجمہ** عقبہ بن عامر سے ایسا ہی روایت ہے اور یہ زیادہ
یہ ہے کہ رسول اللہ جب رکوع کرتی تین بار سبحان ربی العظیم وبحمدہ کہتے اور جب سجدہ کرتے تین بار سبحان ربی الاعلی وبحمدہ کہتے
ابو داؤد نے کہا ہمکو خوف ہے کہ بحمدہ کی زیادت محفوظ نہو **عن** حذیفۃ انہ صلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکان یقول
فی رکوعہ سبحان ربی العظیم وفی سجودہ سبحان ربی الاعلی وما مر بایۃ رحمۃ الا وقف عندھا فسال ولا بایۃ عذاب
الا وقف عندھا فتعوذ **ترجمہ** حذیفہ سے روایت ہے انہوں نے نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ رکوع میں کہتے
سبحان ربی العظیم اور سجدہ میں کہتے سبحان ربی الاعلی اور جس آیت میں عذاب کا ذکر ہوتا وہاں ٹھہرتے اور عذاب سے پناہ مانگتے **عن**
عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول فی سجودہ وفی رکوعہ سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح **ترجمہ**
حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ اور رکوع میں سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح کہتے تھے **عن** عوف
بن مالک الاشجعی قال قمت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ فقام فقرا سورۃ البقرۃ لا یمر بایۃ رحمۃ الا وقف
فسال ولا یمر بایۃ عذاب الا وقف فتعوذ قال ثم رکع بقدر قیامہ یقول فی رکوعہ سبحان ذی الجبروت والملکوت
والکبریاء والعظمۃ ثم سجد بقدر قیامہ ثم قال فی سجودہ مثل ذلک ثم قام فقرا بال عمران ثم قرا سورۃ
سورۃ **ترجمہ** عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایکرات کو کہڑا ہوا آپ نے سورہ بقرہ پڑہی
جب کسی رحمت کی آیت پر گزرتی تو وہاں ٹہرتے اور دعا کرتے اور جب عذاب کی آیت پر گزرتے وہاں ٹہرتی اور پناہ مانگتے پھر
آپنے رکوع کیا جتنی دیر تک قیام کیا تہا آپ رکوع میں کہتے تھے سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمۃ پھر سجدہ کیا
جتنی دیر تک قیام کیا تہا پھر سجدہ میں ایسا ہی کہا بعد اسکے کہڑی ہوئی اور سورہ آل عمران پڑہی پھر ایک ایک سورت پڑہی **عن**
حذیفۃ انہ رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی من اللیل فکان یقول اللہ اکبر ثلاثا ذو الملکوت والجبروت
والکبریاء والعظمۃ ثم استفتح فقرا البقرۃ ثم رکع فکان رکوعہ نحوا من قیامہ وکان یقول فی رکوعہ سبحان ربی
العظیم ثم رفع راسہ من الرکوع فکان قیامہ نحوا من رکوعہ یقول لربی الحمد ثم سجد فکان سجودہ نحوا من قیامہ

حدیث کا ترجمہ اور اوپر کے حدیث کا ترجمہ اور دعا کرنے اور عذاب سے پناہ مانگنے کے بیان میں

فکان یقول فی سجودہ سبحان ربی الاعلی ثم رفع راسہ من سجودہ وکان یقعد فیما بین السجدتین نحوا من سجودہ وکان یقول

رب اغفر لی رب اغفر لی فصلی اربع رکعات فقرأ فیہن البقرۃ وال عمران والنساء والمائدۃ او الانعام شک شعبۃ

ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے انہون نے دیکھا رسول اللہ صلعم کو رات کو نماز پڑھتے ہوئے آپنے اللہ اکبر تین بار کہا ذوالملکوت والجبروت والکبریاء والعظمۃ پھر آپنے سورہ بقرہ شروع کی بعد اوسکی رکوع کیا قریب قیام کے رکوع مین آپ سبحان ربی العظیم سبحان ربی العظیم کہتے رہے پھر آپنے رکوع سے سر اوٹھایا تو قریب اتنی ہی دیر تک کھڑے رہے ربی الحمد کہا کیے پھر سجدہ کیا قریب قریب قیام کے اور سجدے مین سبحان ربی الاعلی کہا کیے پھر سجدے سے سر اوٹھایا اور اتنی دیر تک بیٹھے رہے قریب قریب اوسکی جتنی دیر تک سجدے مین رہے تھے اور رب اغفر لی رب اغفر لی کہتے رہے اسطرح آپنے چار رکعتین پڑھین اور اون مین سورہ بقرہ اور آل عمران اور نساء اور مائدہ یا انعام یہ شک ہے شعبہ کو **باب الدعاء فی الرکوع والسجود** رکوع اور سجدے مین دعا کرنیکا بیان **عن ابی ھریرۃ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اقرب ما یکون العبد من ربہ وھو ساجد فاکثروا الدعاء **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ بندہ اپنے رب سے قریب ہوتا ہے سجدے مین تو دعا زیادہ کیا کرو اوس مین **ف** سجدہ بڑی عبادت ہے اور اوسمین انتہا درجے کا تواضع اور انکسار ہے اسواسطے کہ خدا کو بہت پسند ہے اور ہرگز اوسکو گوارا نہین کہ سجدہ سوا اوسکے کسی دوسرے کی کیا جاوے جب کوئی شخص اپنے پروردگار کو سجدہ کرتا ہے تو اوسکو پروردگار سے نہایت قرب اور نزدیکی حاصل ہوتی ہے چاہیے اوسوقت ضرور دعا کرے کہ قبول ہووے **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کشف الستارۃ والناس صفوف خلف ابی بکر فقال ایھا الناس انہ لم یبق من مبشرات النبوۃ الا الرؤیا الصالحۃ یراھا المسلم او تری لہ وانی نھیت ان اقرأ راکعا او ساجدا

فاما الرکوع فعظموا الرب فیہ واما السجود فاجتھدوا فی الدعاء فقمن ان یستجاب لکم **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ اوٹھایا (اپنی بیماری مین حضرت عائشہ کی حجرے کا جس مین آپ تشریف رکھتے تھے) دیکھا تو لوگ صف باندھے ہوئے ہین ابوبکر رض کے پیچھے آپنے فرمایا اے لوگو نبوت کی خوشخبری دینے والی چیزون سے اب کوئی چیز نہ رہی (کیونکہ نبوت ہی ختم ہوگئی) سوا نیک خواب کے جسکو مسلمان آدمی دیکھے یا اوسکی واسطے دوسرا دیکھے اور مجھکو ممانعت ہوئی کلام اللہ پڑھنے کے رکوع یا سجدے مین رکوع مین پروردگار کی بڑائی بیان کرو اور سجدے مین کوشش سے دعا کرو امید ہے کہ قبول کیجاوے **عن عائشۃ قالت** کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکثر ان یقول فی رکوعہ وسجودہ سبحانک اللھم ربنا وبحمدک اللھم اغفر لی یتاول القرآن **ترجمہ** حضرت عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت وقت رکوع اور سجدے مین سبحانک اللھم ربنا وبحمدک اللھم اغفر لی فرماتے اور قرآن کی یہی معنے کرتے **ف** یعنے قرآن مین جو آیا ہے فسبح بحمد ربک واستغفرہ پاکی کر اپنے رب کے تعریف سے اور مغفرت مانگ اوس سے اوسکی یہی معنے ہین **عن** ابوھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول فی سجودہ اللھم اغفر لی ذنبی کلہ دقہ وجلہ واولہ واٰخرہ وعلانیتہ وسرہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے مین یہہ دعا مانگتے اللھم اغفر لی الخ یا خدا بخش تو میرے گناہ چھوٹی اور بڑی اور اگلی اور پچھلے اور کھلے اور چھپے **عن عائشۃ قالت**

فقدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ فلمست المسجد فاذا ھو ساجد وقدماہ منصوبتان وھو یقول اعوذ
برضاك من سخطك واعوذ بمعافاتك من عقوبتك واعوذ بك منك لا احصی ثناء علیك انت کما اثنیت علی نفسك
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا مسجد میں ڈھونڈا تو آپ سجدہ میں تھے
اور کھڑے ہوئے تھے آپ فرماتے تھے اعوذ برضاك من سخطك الخ یا اللہ پناہ مانگتا ہوں تیری غصہ سے تیری رضا مندی
اور پناہ مانگتا ہوں تیری عذاب سے تیری عفو کی پناہ مانگتا ہوں میں تجھ سے تیری میں تیری تعریف کر نہیں سکتا تو ایسا ہی جیسی
تو نے آپ اپنے تعریف کی ہے **باب** الدعاء فی الصلوۃ نماز میں دعا مانگنے کا بیان **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کان یدعو فی صلاتہ اللھم انی اعوذ بك من عذاب القبر واعوذ بك من فتنۃ مسیح الدجال واعوذ بك
من فتنۃ المحیا والممات اللھم انی اعوذ بك من المأثم والمغرم فقال قائل ما اکثر ما تستعیذ من المغرم فقال ان
الرجل اذا غرم حدث فکذب ووعد فاخلف ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں یہ دعا پڑھتے
تھے اللھم انی اعوذ بك الخ ای پروردگار میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری دجال کے فساد سی
اور پناہ مانگتا ہوں تیری زندگی اور موت کے فساد سے ای پروردگار پناہ مانگتا ہوں تیری گناہ سے اور قرض سے ایک شخص نے کہا آپ
اکثر قرض سے پناہ کیوں مانگتے ہیں آپ نے فرمایا جب آدمی قرضدار ہوتا ہے باتیں بناتا ہے جھوٹ بولتا ہے وعدہ خلافی کرتا ہے **عن**
ابی لیلی قال صلیت الی جنب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صلوۃ تطوع فسمعتہ یقول اعوذ باللہ من النار ویل لاھل
النار ترجمہ ابو لیلی (اونکا بلال یا بلیل یا واؤد یا سیار یا اوس ہے) سے روایت ہے میں نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پہلو میں نفل نماز تو میں نے سنا آپ سے فرماتے تھے اعوذ باللہ من النار ویل لاھل النار پناہ مانگتا ہوں میں جہنم سے خرابی ہے جہنم والوں کی
ابی ھریرۃ قال قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الصلوۃ وقمنا معہ فقال اعرابی فی الصلوۃ اللھم ارحمنی ومحمدا
ولا ترحم معنا احدا فلما سلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال للاعرابی عجرت واسعا یرید رحمۃ اللہ عزوجل ترجمہ
ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو کھڑے ہوئے ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوئے ایک اعرابی نے نماز میں دعا مانگی ای پروردگار
رحم کر مجھ پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور کسی پر ہمارے ساتھ رحم نہ کر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا اوس اعرابی سے کہا تو نے
اللہ کی رحمت کو جو وسیع تھی تنگ کر دیا **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قرأ سبح اسم ربك الاعلی قال
سبحان ربی الاعلی ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سبح اسم ربك الاعلی پڑھتے فرماتے سبحان ربی الاعلی
عن موسی بن ابی عائشۃ قال کان رجل یصلی فوق بیتہ وکان اذا قرأ الیس ذلك بقادر علی ان یحیی الموتی قال سبحانك
بلی فسألوہ عن ذلك فقال سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ موسی بن ابی عائشہ سے روایت ہے ایک شخص اپنے چھت
پر نماز پڑھا کرتا جب اس آیت پر پہونچتا الیس ذلك بقادر علی ان یحیی الموتی تو سبحانك بلی کہتا لوگوں نے اسکی وجہ پوچھی اوس نے
کہا میں نے رسول اللہ صلعم سے یہہ سنا ہی۔ کہا ابوداؤد نے کہا امام احمد رضی نے مجھے یہ معلوم ہوتا ہے فرض میں دعا پڑھنا

مین آئی ہی **باب** مقدار الرکوع والسجود رکوع اور سجدی مین کتنی دیر کرنا چاہیی **عن** السعدی عن ابیہ وعن عمہ قال رمقت النبی صلے اللہ علیہ وسلم فی صلاتہ فکان یتم رکوعہ وسجودہ قدر ما یقول سبحان اللہ وبحمدہ ثلاثا **ترجمہ** سعدی سے روایت ہی اوسنے اپنے باپ یا چچا سے سنا (اوسکے باپ یا چچا کا نام معلوم نہین ہوا نہ سعدی کا نام معلوم ہوا) کہا مین نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا آپ رکوع اور سجدی مین اتنا ٹہرتے جتنی دیر مین تین بار سبحان اللہ وبحمدہ کہا جاوی **عن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا رکع احدکم فلیقل ثلاث مرات سبحان ربی العظیم وذلک ادناہ واذا سجد فلیقل سبحان ربی الاعلی ثلاثا وذلک ادناہ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی رکوع کرے تو چاہیی کہ سبحان ربی العظیم تین بار کہی یہ ادنا اوسکا ہی اور جب سجدہ کری تو چاہیی سبحان ربی الاعلی تین بار کہی اور یہہ ادنا اوسکا ہے **عن** ابی ہریرۃ یقول قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من قرأ منکم والتین والزیتون فانتہی الی آخرہا الیس اللہ باحکم الحاکمین فلیقل بلی وانا علی ذلک من الشاہدین ومن قرأ لا اقسم بیوم القیمۃ فانتہی الی الیس ذلک بقادر علی ان یحیی الموتی فلیقل بلی ومن قرأ والمرسلات فبلغ فبای حدیث بعدہ یؤمنون فلیقل اٰمنا باللہ قال اسمعیل ذہبت اعید علی الرجل الاعرابی وانظر لعلہ فقال یا ابن اخی انظ انی لم احفظہ لقد حججت ستین حجۃ ما منہا حجۃ الا وانا اعرف البعیر الذی حجت علیہ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص تم مین سے والتین والزیتون پڑہی پہر اوسکی آخر کی آیت تک یعنی الیس اللہ باحکم الحاکمین تک پہونچی تو اوسکی چاہیی کہ بلی وانا علی ذلک من الشاہدین کہی اور جو شخص لا اقسم بیوم القیمۃ پڑہے پہر الیس ذلک بقادر علی ان یحیی الموتی تک پہونچی تو اوسکی چاہیی کہ بلی کہی اور جو والمرسلات پڑہی پہر اس آیت پر پہونچی فبای حدیث بعدہ یؤمنون اوسکی چاہیی کہ اٰمنا باللہ۔ اسمعیل (ابن ابی اویس) نے کہا یہ حدیث مین نے ایک اعرابی سے سنی اور اوسکا نام معلوم نہین تو سنا ہوا بھول گیا تو پہر مین دوبارہ اوسکے پاس گیا تاکہ پھر اس حدیث کو سنون اور اوسکی خلطی کو آزماؤن وہ اعرابی بولا ای میری بہانجی بیٹے تو جہتا ہے مین بھول گیا حالانکہ مین نے ساٹہ حج کیے ہین اور ہر ایک حج مین جس اونٹ پر مین چڑہا تہا اوسکے پہچانتا ہون **عن** انس بن مالک رض یقول ما صلیت وراء احد بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اشبہ صلاۃ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ہذا الفتی یعنی عمر بن عبد العزیز قال فحزرنا فی رکوعہ عشر تسبیحات وفی سجودہ عشر تسبیحات **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی مینے کسی جوان کے پیچہے ایسی نماز نہین پڑہی جو رسول اللہ صلعم کی نماز سے مشابہ ہو زیادہ عمر بن عبد العزیز سے انہون نے کہا ہم نے رکوع کا اوسکے اندازہ کیا دس تسبیحون کا اور سجدہ کا دس تسبیحون کا **باب** افعال المامور بہا من الامام سلیگا جب امام کو سجدہ مین پاوی تو کیا کری **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا جئتم الی الصلوۃ ونحن سجود فاسجدوا ولا تعدوہا شیئا ومن ادرک الرکعۃ فقد ادرک الصلاۃ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلعم نے جب تم نماز کو آؤ اور ہم سجدی مین ہون تو سجدہ کرو مگر وہ شمار مین نہوگا (یعنی اوس رکعت کو پورا پڑہنا پڑیگا وہ سجدہ حساب مین نہ آویگا) اور جس شخص نے رکوع پایا اوس نے نماز پائی **ف** یعنی وہ رکعت پالی بھی مذہب ہے جمہور کا اور قرأت فاتحہ اوسکی ذمہ سے ساقط ہوجاویگی اور بعضون کے نزدیک رکوع پانے سے وہ رکعت نہین ملتی جبتک سورہ فاتحہ نہ پڑہی اور یہی راجح ہی محدثین کے اجماع کے نزدیک اور تفصیل اسکی **قاضی محمد**

ابن علی شوکانے نی نیل الاوطار مین کی ہی من شاء فلیرجع الیہ اور حدیث باب ہی جو جمہور نے استدلال کیا ہی اس امر پر کہ مدرک رکوع مدرک رکعت ہی یہ استدلال ضعیف ہی کیونکہ اس تقدیر ہی عدول حقیقت سی بلا قرینہ صارفہ دو طرح پر لازم آتا ہی اول لفظ رکعت مین کہ اوس سی مراد رکوع لینا پڑتا ہی دوسری لفظ صلوۃ مین کہ اوس سی مراد رکعت لینا پڑتی ہی **باب** اعضاء السجود سجدہ مین کون کون ہی عضو زمین سی لگانا چاہیے **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال امرت قال احماد امرنبیکم صلی اللہ علیہ وسلم ان یسجد علی سبعۃ ولا یکف شعرا ولا ثوبا **ترجمہ** ابن عباس سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سجدہ کرنیکو سات اعضا پر (منہ اور دو نو ہاتہہ اور دو نو گھٹنے اور دو نو پانون پر) اور منع کیا بالون کے اکٹہا کرنیسی اور کپڑون کی چوٹہی نماز مین **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال امرت وربما قال امر نبیکم ان یسجد علی سبعۃ اراب **ترجمہ** ابن عباس سی روایت ہی رسول اللہ صلعم نے فرمایا سات اعضا پر سجدہ کرنی کا **ف** مگر منہہ مین پیشانی اور ناک دو نو داخل ہین لیکن اگر ناک زمین پر نہ لگی تو سجدہ درست جاڑیگا مگر پیشانی لگنا ضرور ہی کیونکہ سجدہ کی معنی بغیر پیشانی کی مستحق نہین ہوتے - بالونکا اکٹہا کرنا دستار وغیرہ مین یا چوڑا باندہ لینا نماز مین مکروہ ہے اسی طرح کپڑونکو چوڑنا سمیٹنا خاک سے بچانے کیواسطے **عن** العباس بن عبد المطلب انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا سجد العبد سجد معہ سبعۃ اراب وجہہ وکفاہ وکبتاہ وقدماہ **ترجمہ** حضرت عباس سی روایت ہے انہون نی سنا رسول اللہ صلعم آپ فرماتے تھی جب بندہ سجدہ کرتا ہی اوسکی ساتہہ سات اعضا اوسکو سجدہ کرتے ہین منہ اور دو نو ہتہیلیان اور دو نو گھٹنے اور دو نو پانون **عن** ابن عمر رفعہ قال ان الیدین تسجدان کما یسجد الوجہ واذا وضع احدکم وجہہ فلیضع یدیہ واذا رفع فلیرفعہما **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ نی فرمایا دو نو ہاتھہ سجدہ کرتے ہین جیسے منہ سجدہ کرتا ہی جب کوئی تم مین سی اپنا منہہ زمین پر رکھی تو دو نون ہاتھہ بھی رکہے اور جب منہ اٹہاوی دو نو ہاتہون کو بھی اٹہاوی **ف** یہ حدیث موقوف صحیح ہی ابن عمر پر مالک نے اوسکو ابن عمر کا قول روایت کیا **باب** السجود علی الانف والجبہۃ ناک اور پیشانی پر سجدہ کرنیکا بیان **عن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای علی جبہتہ وعلی ارنبتہ اثر طین من صلوۃ صلاہا بالناس **ترجمہ** ابو سعید خدری سی روایت ہی رسول اللہ صلعم کے ماتھے اور ناک پر مٹی کا نشان تہا نماز پڑہانی ہی **باب** صفۃ السجود سجدہ کیونکر کرے **عن** ابی اسحاق قال وصف لنا البراء بن عازب فوضع یدیہ واعتمد علی رکبتیہ ورفع عجیزتہ وقال ہکذا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسجد **ترجمہ** ابو اسحاق سی روایت ہی براء ابن عازب نے ہمکو سجدہ بتلایا تو اپنی دو نو ہاتہہ زمین پر رکہے اور گھٹنو پیر کا لگایا اور سرین کو بلند کیا اور کہا کہ رسول اللہ صلعم اسیطرح سجدہ کرتی تہی **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اعتدلوا فی السجود ولا یفترش احدکم ذراعیہ افتراش الکلب **ترجمہ** انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اعتدال کرو سجدہ مین **ف** یعنی پیٹ کو ہموار رکہو اور دو نو ہاتہون کو زمین پر لگاؤ اور کہنیان پہلوون سی جدا رکہو اسیطرح پیٹ کو رانون سی الگ رکہو بعضون نی اعتدلوا کی یہ معنی کہی ہین اطمینان سی ٹہر کر سجدہ کرو **ف** اور نہ بچہاوی کوئی تم میز سی ہاتہہ اٹہا کر کسی کے طرح (یعنی زمین سی نہ لگادی **عن** میمونۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سجد جافی یدیہ

لوان بھمۃ ارادت ان تمر تحت یدیہ مرت ترجمہ میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سجدہ کرتی دونوں ہاتھوں
کو بغلوں سے جدا رکھتے اتنا اگر بکری کا بچہ چاہے تو ہاتھوں کے نیچے سے چلا جاوے **عن** ابن عباس قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ
من خلفہ فرایت بیاض ابطیہ وھو مجخ قد فرج بین یدیہ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا
(آپ سجدے میں تھے) میں نے آپکی بغلوں کی سفیدی کو دیکھا آپ اپنے دونوں بازوؤں کو جدا کیے ہوئے تھے پسلیوں سے اور اپنے پیٹ کو اٹھائے ہوئے
تھے زمین سے (خطابی) نبی مجخ کے معنے یہ لکھے ہیں کہ سرین کو اٹھائے ہوئے تھی اور ایکطرف کو ذرا سا جھکے ہوئی تھی) **عن** احمر بن جزء
صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سجد جافی عضدیہ عن جنبیہ حتی اری بیاض
ترجمہ احمر بن جزء رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم جب سجدہ کرتی تو دونو بازوؤں کو اپنے پہلوؤں سے جدا رکھتے یہانتک کہ ہمکو رحم آجاتا آپ کی
تکلیف اور مشقت پر **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سجد احدکم فلا یفترش ذراعیہ افتراش الکلب
ولیضم فخذیہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اپنے ہاتھ کتے کیطرح نہ بچھاوے اور دونوں
رانوں کو ملا رکھے **باب** الرخصۃ فی ذلک سجدوں میں کہنیوں کو زمین پر ٹیکنے کی اجازت **عن** ابی ھریرۃ قال اشتکی اصحاب
النبی صلی اللہ علیہ وسلم مشقۃ السجود علیھم اذا انفرجوا فقال استعینوا بالرکب ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے اصحاب
نبی نے شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ سجدے میں ہمکو تکلیف ہوتی ہے جب ہم پہلو کر سجدہ کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہنیوں پر ٹیکا دیا
کرو **باب** التحصر والاقعاء کمر پر ہاتھ رکھنا نماز میں منع ہے **عن** زیاد بن صبیح الحنفی قال صلیت الی جنب ابن عمر فوضعت
یدی علی خاصرتی فلما صلی قال ھذا الصلب فی الصلاۃ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھی عنہ ترجمہ زیاد
بن صبیح سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن عمر کی پہلو میں نماز پڑھی تو میں نے اپنا ہاتھ کمر پر رکھا عبداللہ بن عمر نے کہا یہ صلب ہے نماز
میں رسول اللہ صلعم اس سے منع کرتی تھی (صلب سے یعنے سولی کی شکل ہے جو سولی پر چڑھتا ہے اوسکا ہاتھ اسی طرح رکھے جاتی ہیں) **باب**
البکاء فی الصلوۃ نماز میں رونے کا بیان **عن** عبداللہ بن الشخیر قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی وفی
صدرہ ازیز کازیز الرحی من البکاء ترجمہ عبداللہ بن الشخیر سے روایت ہے میں نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا نماز پڑھتے
تھے اور آپ کے سینے میں سے ایسے آواز آتی تھی جیسے چکی کی آواز رونی سے **ف** احمد کی روایت میں ہے کہ آپ نماز پڑھتے تھے اور آپ
کی اندر سے آواز آتی جیسے دیگ جوش مارتی ہے یعنے روتے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رونی سے نماز نہیں جاتے **باب**
کراھیۃ الوسوسۃ وحدیث النفس فی الصلوۃ دل میں وسوسہ اور خیال آنے کے کراہت نماز میں **عن** زید بن خالد الجھنی
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من توضا فاحسن وضوءہ ثم صلی رکعتین لا یسھو فیھما غفر لہ ما تقدم من
ذنبہ ترجمہ زید بن خالد جہنی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وضو کرے اچھی طرح پھر دو رکعتیں پڑھے دونوں
میں بھول نہ ہووے اوسکے اگلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں **عن** عقبۃ بن عامر الجھنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من
احد یتوضا فیحسن الوضوء ثم یصلی رکعتین یقبل بقلبہ ووجھہ علیھما الا وجبت لہ الجنۃ ترجمہ عقبہ بن عامر

سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کوئی شخص ایسا نہین جو اچھی طرح وضو کری پھر دو رکعتین پڑہی دل اور منھ کو توجہ کری مگر اوسکیواسطے جنت واجب ہوجاوی گی **باب** الفتح علی الامام فی الصلوۃ نمازمین امام کو بتانی کا بیان **عن** المسور بن یزید المالکی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال وربما قال شہدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الصلوۃ فترک شیئا لم یقرأہ فقال لہ رجل یا رسول اللہ ترکت ایۃ کذا وکذا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھلا اذکرتنیھا قال اسکیتھا فی حدیثہ قال کنت اراھا انسخت **ترجمہ** مسور بن یزید مالکی سی روایت ہی نہون نی نماز پڑہی رسول اللہ صلعم کی ساتھہ آپنے پڑہی مین کچھہ آیتین چھوڑدین (بہولی سی) ایک شخص بعد نماز کی) بولا یارسول اللہ آپنے فلان فلان آیت چھوڑدی آپنے فرمایا تونی مجھہ یاد کیون نہ دلادی وہ شخص بولا مین یہ سمجھا شاید اونکا پڑہنا منسوخ ہوگیا **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا امام کو بتانا درست ہی **عن** عبد اللہ بن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی صلاۃ فقرأ فیھا فلبس علیہ فلما انصرف قال لابی اصلیت معنا قال نعم قال فما منعک **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلعم نی ایک نماز پڑہی آپ کلام اللہ پڑہتے پڑہتے بہول گئے جب نماز سی فارغ ہوئے ابی بن کعب سی کہا تم نی میرے پیچھے نماز پڑہی تھی اونہون نی کہا ہان آپنے فرمایا پھر تمنی کیون نہین بتلایا **باب** امام کو بتانی کی ممانعت **عن** ابی اسحاق عن الحارث عن علی رضہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی لا تفتح علی الامام فی الصلوۃ **ترجمہ** ابو اسحاق سی روایت ہی اونہون نی حارث سی اونہون نی حضرت امیر المومنین علیؓ سی فرمایا رسول اللہ صلعم نی ہی علی مت بتا امام کو نماز مین - کہا ابو داؤد نی ابو اسحاق نی حارث سی نہین سنین مگر چار حدیثین یہ حدیث اون مین سی نہین ہی تو یہ حدیث منقطع ٹھہری دوسرے یہ کہ حارث اعور ضعیف ہی شعبی نی کہا وہ جھوٹا ہی بعضون نی کہا رافضی تھا **باب** الالتفات فی الصلوۃ نماز مین گردن موڑکر دیکھنا ادہر ادہر مکروہ ہی **عن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال اللہ عز وجل مقبلا علی العبد وھو فی صلاتہ مالم یلتفت فاذا التفت انصرف عنہ **ترجمہ** ابو ذر سی روایت ہی رسول اللہ صلعم نی فرمایا ہمیشہ اللہ جل جلالہ منھ کیطرف رہتا ہی بندہ کیطرف نماز مین جبتک وہ ادہر ادہر نہ دیکھے جب ادہر ادہر دیکھتا ہی اوسکی طرف سے منھ پھیر لیتا ہی **ف** ایک حدیث صحیح مین ہی رسول اللہ صلعم نماز مین داہنی بائین دیکھتے تھے لیکن گردن نہ موڑتی تھی پیٹ کیطرف رہتا کیا اوسکو ترمذی اور نسائی نی ایسا التفات درست ہی اور جو منع ہی وہ یہ ہی کہ گردن موڑکر دیکھے بعضون نی بے گردن موڑی بھی ادہر ادہر دیکھنا مکروہ کہا ہے بعضون نی فرض مین مکروہ کہا ہی نفل مین درست رکہا ہی **عن** عائشۃ قالت سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن التفات الرجل فی الصلوۃ فقال ھو اختلاس یختلسہ الشیطان من صلوۃ العبد **ترجمہ** حضرت عائشہؓ نی پوچھا رسول اللہ سی نماز مین ادہر ادہر دیکھنے کو انہون نی کہا یہ شیطان کا اوچک لیجانا ہی بندہ کی نماز مین سی (یعنی اوسکی ثواب مین سی) بیخبر اوسکو لیتا ہی **باب** السجود علی الانف ناک پر سجدہ کرنیکا بیان **عن** ابی سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأی علی جبھتہ واثر طین من صلاۃ صلاھا بالناس **ترجمہ** ابی سعید خدری سی روایت ہی رسول اللہ صلعم کی پیشانی اور ناک پر مٹی کا داغ دیکہا گیا آپنے نماز پڑہائی تھی لوگونکو **ف** یہ حدیث اوپر گزر چکی - ابو علی لوئی نی کہا ابو داؤد نی جب اس کتاب کو چوتھی مرتبہ پڑہا تو اس حدیث کو نہین پڑہا **باب** النظر فی الصلاۃ نماز مین کسی طرف دیکھنے کا بیان **عن** جابر بن سمرۃ قال عثمان قال دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسجد فرأی فیہ ناسا یصلون رافعی ابصارھم الی السماء فنزلت لینتھین رجال یرفعون ابصارھم الی السماء قال مسدد فی الصلاۃ او لا ترجع الیھم ابصارھم **ترجمہ** جابر بن سمرہ سی روایت ہی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم

مسجد مین تشریف لائی دیکھا تو لوگ نماز مین اپنے ہاتھ آسمان کیطرف اوٹھاکر دعا کر رہے ہین آپنے فرمایا جو لوگ اپنی آنکھون کو آسمان
کیطرف دیکھتے ہین چاہیے اس سے باز آوین شاید اونکی بینائی جاتی رہے **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ما بال اقوام یرفعون ابصارہم فی صلاتھم فاشتد قولہ فی ذلک فقال لینتھین عن ذلک او لتخطفن ابصارہم **ترجمہ**
انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا حال ہے لوگونکا اپنی نگاہین نماز مین آسمان کیطرف اوٹھاتے
ہین پھر آپنے سختی سے فرمایا اس سے باز آوین ورنہ اوچک لیجاوینگی نگاہین اونکی (یعنے اندھے ہوجاوینگے) **عن** عائشۃ قالت
صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی خمیصۃ لھا اعلام فقال شغلتنی اعلام ھذہ اذھبوا بھا الی ابی جھم وائتونی بانبجانیتہ
ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر مین نماز پڑہی اوسمین نقش بنے ہوئے تھے آپنے فرمایا مجھکو ان نقشون
نے نماز بہلادی لیجاؤ اسکو ابوجہم پاس لے جاؤ اور ابوجہم کی وہ چادر آپ کو دیدی تھی) اور لی آؤ اس سے کمل اوسکا دوسری روایت مین ہے لخمیصۃ
کردیا کانت لابی جہم فقیل یا رسول اللہ الخمیصۃ کانت خیرا من الکردی آپنے ایک چادر ابوجہم کی کردکی بنی ہوئی لے لے
لوگون نے کہا یا رسول اللہ وہ چادر اس سے اچھی تھی **باب** الرخصۃ فی ذلک ادہر ادہر دیکھنا نماز مین درست ہے
عن سھل بن الحنظلیۃ قال ثوب بالصلوۃ یعنی صلاۃ الصبح فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی وھو یلتفت الی الشعب
قال ابوداود وکان ارسل فارسا الی الشعب اللیل یحرس **ترجمہ** سھل بن حنظلیہ سے روایت ہے صبح کی نماز کی تکبیر ہوئی رسول
اللہ نماز پڑہتے جاتی تھی اور گہاٹی کیطرف دیکھتے جاتی تھی ابوداؤد نے کہا آپ نبی ادہر ادہر ایک سوار بہیجا تہا رات کو گہاٹی کے
واسطے **ف** کیونکہ ادہر سے خوف تہا کفار کا آنیکا **باب** العمل فی الصلوۃ نماز مین کونسا کام درست ہے **عن** ابی قتادۃ ان
رسول اللہ صلعم کان یصلی وھو حامل امامۃ بنت زینب ابنۃ رسول اللہ فاذا سجد وضعھا واذا قام حملھا **ترجمہ** ابوقتادہ سے
روایت ہے رسول اللہ نماز پڑہتے تھی اور امامہ بنت زینب کو (جو نواسی تھی رسول اللہ صلعم کی) اوٹہائے ہوئی تھی جب آپ سجدہ کرتی
اوسکو بٹہادیتی اور جب کہڑی ہوتی پھر اوسکو اٹہا لیتی **ف** زینب صاحبزادی تہین رسول اللہ کی اور امامہ ان کی بیٹی تہین
ابوالعاص سے۔ اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ اگر لڑکا یا لڑکی تنگ کرے اور نماز نہ پڑہنے دے تو اوسکو گود مین اوٹہا کر یا کندہے
پر بٹہاکر نماز پڑہنا درست ہے **عن** ابی قتادۃ یقول بینا نحن فی المسجد جلوسا خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یحمل امامۃ بنت ابی العاص بن الربیع وامھا زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھی صبیۃ یحملھا علی عاتقہ فصلی
رسول اللہ وھی علی عاتقہ یضعھا اذا رکع یعیدھا اذا قام حتی قضی صلوتہ یفعل بھا **ترجمہ** ابوقتادہ سے
روایت ہے رسول اللہ تشریف لائی اور آپ امامہ بنت ابی العاص کو جو آپکے صاحبزادی زینب کے بیٹے تھین اپنے کندہے پر اوٹہائے ہوئے
تھے رسول اللہ نے نماز پڑہی اور وہ آپکے کاندہے پر تھین جب آپ رکوع کرتی اونکو بٹہادیتی پھر جب کہڑی ہوتی اوسکو اوٹہا لیتی
اسی طرح اخیر نماز تک کرتے رہے **عن** ابی قتادۃ الانصاری یقول رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الناس وامامۃ
بنت ابی العاص علی عنقہ فاذا سجد وضعھا **ترجمہ** ابوقتادہ انصاری سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

دیکھا آپ نماز پڑھاتی اور امامہ بنت ابی العاص انکی گردن پر سوار تہین جب آپ سجدہ کرتے اونکو بیٹھا دیتی - کہا ابو داؤد نی مخرمہ نے
اپنے باپ سے صرف ایک حدیث سُنی (تو یہہ حدیث مرسل ہی) **عن** ابی قتادۃ حدثہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بینما
نحن ننتظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للصلوۃ فی الظہر او العصر وقد دعاہ بلال للصلاۃ اذا خرج الینا وامامۃ
بنت ابی العاص بنت بنتہ علی عنقہ فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مصلاہ وقمنا خلفہ وہی فی مکانہا
الذی ہی فیہ قال فکبر فکبرنا قال حتی اذا اراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یرکع اخذہا فوضعہا ثم رکع وسجد
حتی اذا فرغ من سجودہ ثم قام اخذہا فردہا فی مکانہا فما زال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع بہا ذلک فی
کل رکعۃ حتی فرغ من صلاتہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابی قتادہ سے روایت ہی ہم انتظار کر رہی تھی رسول اللہ صلعم کا ظہر یا عصر کے
واسطے اور بلال آپ کو بلا چکی تھی نماز کے لیے اتنی مین آپ نکلے امامہ اپنی نواسے کو گردن پر سوار کیے ہوئے رسول اللہ اپنی جگہہ مین
کھڑی ہوئے اور ہم آپکے پیچھے کھڑی ہوئی لیکن امامہ سے جگہہ پر مین بعد اوسکے آپ نی تکبیر کہی جب آپ نی رکوع کا ارادہ کیا تو امامہ
کو اوتار کر نیچے بٹہا دیا پھر رکوع کیا اور سجدہ کیا جب سجدی سی فارغ ہوئے اور کھڑی ہوئے تو امامہ کو پھر وہین سوار کر لیا ایسا ہی کرتے
رہے آپ ہر رکعت مین یہانتک کہ فارغ ہوئی نماز سے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقتلوا الاسودین
فی الصلاۃ الحیۃ والعقرب **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلعم نے فرمایا مار ڈالو دو کالون کو سانپ اور بچھو کو نماز
مین **ف** دو کالو نکو ہو سطے فرمایا کہ کالا سانپ اور کالا بچھو زیادہ ہر دار ہوتا ہے اونکا مارنا بہت ضروری ہی - معلوم ہوا کہ سانپ
اور بچھو کی مارنی سی نماز نہین ٹوٹتے بشرطیکہ اور کوئی فعل منافی نماز نہ کرے **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یصلی والباب علیہ مغلق فجئت فاستفتحت فمشی ففتح لی ثم رجع الی مصلاہ وذکر ان الباب کان فی
القبلۃ **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ نماز پڑہ رہے تھے اور دروازہ بند تہا مین آئی دروازہ کہولنے کو
کہا آپ نے چلکر دروازہ کہولا پھر اپنے مصلے مین آکر نماز پڑہنے لگے اور دروازہ قبلے کیطرف تہا **ف** ان حدیثون سی صاف معلوم
ہوتا ہی کہ ضرورت کیواسطے چلا جانا یا دروازہ کہولنا یا لاٹھی اٹہا کر سانپ بچھو مارنا یا لڑکے کو گود مین اٹہا لینا پہر بٹہا دینا یہہ سب
افعال نماز کو نہین توڑتے جن لوگون نے اُپر حدیثون کی یہہ تاویل کی ہی کہ شاید یہہ فعل کثیر نہ ہو اون سے پوچھنا چاہیے کہ پہلے اسکو تو
ثابت کرو کہ فعل کثیر نماز کو فاسد کرتا ہی پھر یہہ ثابت کرو کہ فعل کثیر کے معنی اور مصداق کیا ہی خود تم لوگ فعل کثیر کے معنی مین اختلاف
کثیر رکھتے ہو اور بڑی تعجب کی یہہ بات ہی کہ فعل کثیر سے نماز ٹوٹ جاتی ہی جو قائل ہین وے اسبات کے قائل مین کہ جب نماز مین حدث
ہو جاوی تو وضو کر کر آوی اور پھر بنا کرے نماز پر اب اون سی کہنا چاہیے کیا وضو کو جانا اور پانی لینا اور وضو کرنا اور پھر وہان سے
لوٹ کر آنا نماز کو فاسد نہین کرتا یا یہہ فعل کثیر نہین ہی **باب رد السلام فی الصلاۃ** نماز مین سلام کا جواب دینا **عن** عبد اللہ
قال کنا نسلم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو فی الصلاۃ فیرد علینا فلما رجعنا من عند النجاشی سلمنا
علیہ فلم یرد علینا وقال ان فی الصلاۃ لشغلا **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلعم کو سلام کیا کرتے تہے

جب حضرت نماز پڑھتے ہوتے آپ جواب ہمکو دیا کرتے جب ہم نجاشی (بادہ شاہ حبش) کے پاس سے لوٹ کر آئے تو ہم نے آپ کو سلام کیا (معمول کے موافق آپ نماز مین تھے) آپنے جواب نہ دیا (بعد نماز کے) فرمایا نماز مین ایک شغل ہوتا ہے **عن** عبد اللہ قال کنا نسلم فی الصلاۃ ونامر بحاجتنا فقدمت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یصلی فسلمت علیہ فلم یرد علی السلام فاخذنی ما تقدم وما حدث فلما قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلاۃ قال ان اللہ عز وجل یحدث من امرہ ما یشاء وان اللہ تعالی قد احدث ان لا تکلموا فی الصلاۃ فرد علی السلام **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے پہلے ہم نماز مین سلام کیا کرتے تھے اور اپنے کام کاج کے باتین کر لیتے تھے مین آیا (حبشے سے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپ نماز پڑھ رہے تھے مین نے سلام کیا آپنے جواب نہ دیا مجھے فکر پیدا ہوئی پرانے اور نئی باتون کی (مین نے کیا قصور کیا جو آپنے جواب نہ دیا) جب آپ نماز پڑھ چکے تو آپ نے فرمایا اللہ جل جلالہ جو چاہتا ہے نیا حکم اوتارتا ہے اب اوس نے نیا حکم کیا ہے نماز مین باتین نہ کرو پھر میرے سلام کا جواب دیا **عن** صہیب انہ قال مررت برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یصلی فسلمت علیہ فرد اشارۃ قال لا اعلمہ الا قال اشارۃ باصبعہ **ترجمہ** صہیب سے روایت ہے مین گزرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ نماز پڑھ رہے تھے مین نے سلام کیا آپنے انگلی کے اشارے سے جواب دیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز مین اشارہ کرنا درست ہے اور اشارے سے سلام کا جواب دینا بھی درست ہے **عن** جابر قال ارسلنی نبیئ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی بنی المصطلق فاتیتہ وھو یصلی علی بعیرہ فکلمتہ فقال لی بیدہ ھکذا ثم کلمتہ فقال لی بیدہ ھکذا وانا اسمعہ یقرأ ویومی برأسہ قال فلما فرغ قال ما فعلت فی الذی ارسلتک فانہ لم یمنعنی ان اکلمک الا کنت اصلی **ترجمہ** جابر سے روایت ہے مجھکو بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنے المصطلق پاس جب مین لوٹ کر آیا تو آپ نماز پڑھ رہے تھے اپنے اونٹ پر مین نے آپ سے بات کی آپنے ہاتھ سے اشارہ کیا پھر مین نے بات کی آپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور مین سن رہا تھا آپ کلام اللہ پڑھ رہے تھے اور سر سے اشارہ کرتے تھے رکوع اور سجدے کیوے (جب آپ فارغ ہوئے تو آپنے پوچھا تم نے کیا کیا اوس کام کو جسکی لیے مین نے تمکو بھیجا تھا اور مین نے تم سے اسواسطے بات نہین کے کہ مین نماز پڑھ رہا تھا **عن** عبد اللہ بن عمر یقول خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی قبا یصلی فیہ قال فجاءتہ الانصار فسلموا علیہ وھو یصلی قال فقلت لبلال کیف رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرد علیھم حین کانوا یسلمون علیہ وھو یصلی قال یقول ھکذا وبسط جعفر بن عون کفہ وجعل بطنہ اسفل وجعل ظھرہ الی فوق **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا مین نماز پڑھنے کو گئے انصار آئی اور آپ کو سلام کیا آپ نماز پڑھ رہے تھے مین نے بلال سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیونکر جواب دیا جب اُنہون نے سلام کیا اور آپ نماز مین تھے اُنہون نے کہا اسطرح جعفر بن عون نے

اوسکو بتلایا ہتھیلی کو نیچے کیا اور اوسلی پشت کو اوپر عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا اخل صلاۃ ولا تسلیم قال احمد یعنی فیما اری ان لا تسلم ولا یسلم علیک ویغر الرجل بصلاتہ یعنی وھو فیھا شاک ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین نقصان ہے نماز مین اور سلام مین ف امام احمد نے اسکی تفسیر یہہ کی ہے سلام مین نقصان یہہ ہے کہ تو کسیکو سلام کرے وہ جواب دے نماز مین نقصان یہہ ہے کہ آدمی کو شک ہو مین نے تین رکعتین پڑہین مین یا چار پھر وہ اکثر کو لی اور نماز سے لوٹ آوے حالانکہ اوسکو شک رہے - بعضون نے کہا سلام مین نقصان یہہ ہے تجھکو کوئی کہے السلام علیک ورحمۃ اللہ تو اوسکی جواب مین تبنا ہے کھدے وعلیک السلام یہہ نقصان ہے چاہیے اوتنا ہی کہنا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ یا زیادہ وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بعضون نے کہا نماز مین غرار یہ ہے کہ سو جاوے اوسکے ارکان سے غفلت کرے واللہ اعلم - کہا ابو داؤد

نی دوسری روایت مین یون ہے

لا غرار فی تسلیم ولا صلوۃ

مگر ابن فضیل نے

روایت کیا

عبد الرحمن بن مہدی کیطرح موقوفا ابو ہریرہ پر - شکر ہے اللہ جل جلالہ کا تمام ہوا پارہ پانچوان ابو داؤد کے ستیس ۳۷ پاروں مین سے اب شروع ہوتا ہے پارہ چھٹا اوسکے فضل اور احسان کے بھروسے پر مجکو طاقت کچھہ نہین ہے بغیر اوسکی مدد کے فقط فقط

تم الجزء الخامس ویتلوہ الجزء السادس ان شاء اللہ تعالی

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۱۸۳	نماز شروع کرنے کا بیان	۱۹۱	نماز شروع کرتی وقت کیا دعا پڑہے
〃	دونو ہاتھہ اوٹھانے کا بیان	۱۹۴	سبحانک اللھم سے نماز شروع کرنا
۱۸۴	نماز کے شروع کرنے کا بیان	۱۹۵	نماز کے شروع مین سکتے کا بیان
۱۸۹	رکوع کیوقت ہاتھہ نہ اوٹھانیکا بیان	۱۹۶	بسم اللہ پکار کر نہ پڑہنے کا بیان
۱۹۰	داہنا ہاتھہ بائین پر باندہنا	۱۹۷	بسم اللہ پکار کر پڑہنے کا بیان

۱۹۸	کوئی حادثہ ہوجاوی تو جلدی تمام کرے -	
〃	نمازمین کمے ہونے کا بیان -	۲۱۴
۱۹۹	نماز کو ہلکا کرنے کا بیان	〃
۲۰۰	ظہر کے قرأت کا بیان -	۲۱۵
۲۰۱	پہلے دو رکعتون مین طول نہ کرنا -	۲۱۶
〃	ظہر اور عصر مین کون سے سورتین پڑہے -	۲۱۷
۲۰۲	مغرب مین کون سے سورتین پڑہے -	۲۱۸
〃	مغرب مین چہوٹی سورتین پڑہنا -	〃
〃	پہلی رکعت مین جو سورت پڑہی اوسکو دوسری رکعت مین نہ پڑہنا	۲۱۹
۲۰۳	فجر مین کون سے سورتین پڑہی -	۲۱۹
〃	جو شخص نماز مین سورہ فاتحہ نہ پڑہی یا قرأت نکرہی اوسکا حکم	〃
۲۰۵	جہری نماز مین قرأت نہ کرنے کا بیان -	۲۲۰
〃	جب جہر نہ ہو تو قرأت کرنا چاہیے -	〃
۲۰۶	اُمی اور اعجمی کو کتنے قرأت کافی ہی -	〃
۲۰۷	تکبیر کون کون سی مقام پر کہی نماز مین -	〃
۲۰۸	سجدہ کرتی وقت پہلے گہٹنون کو زمین پر کہی یا ہاتہون کو	۲۲۱
〃	پہلی اور تیسری رکعت پڑہ کر کسطرح اوٹہے -	〃
۲۰۹	دونو سجدون مین اقعا کرنا -	〃
〃	جب رکوع سی سر اوٹہاوی تو کیا کہی -	〃
۲۱۰	دونون سجدون کے درمیان کون سی دعا مانگے	〃
〃	عورتین جب جماعت مین ہون تو مردون کے بعد اوٹہاوین سجدی سی -	〃
〃	رکوع سے اوٹہکر کتنی دیر تک کہڑا ہی اور دونو سجدون کے بیچ مین کسقدر بیٹہے -	〃
۲۱۱	جو شخص نماز مین اچہے طرح ٹہر کر رکوع اور سجدہ سے	〃

	اوسکی نماز نہین ہوتے -
۲۱۴	جسکی فرض ناقص ہوگی تو وہ نقصان نفلون مین سی پورا کیا جاویگا
〃	دونو گہٹنون پر ہاتہہ رکہنا رکوع مین -
۲۱۵	رکوع اور سجدی مین کیا کہے -
۲۱۶	رکوع اور سجدی مین دعا کرنے کا بیان -
۲۱۷	نماز مین دعا مانگنے کا بیان -
۲۱۸	رکوع اور سجدی کا مقدار -
〃	جب امام کو سجدے مین پاوے تو کیا کری -
۲۱۹	کون کون سے اعضا کو سجدی مین زمین پر لگاوے
〃	سجدہ ناک اور پیشانی پر کرنا -
〃	سجدہ کیون کر کرے -
۲۲۰	سجدی مین کہنیون کو زمین پر لگانے کی اجازت -
〃	کمر پر ہاتہ رکہنیکی نماز مین ممانعت -
〃	نماز مین رونے کا بیان -
〃	دل مین وسوسہ اور خیالات فاسد نماز مین لانا مکروہ ہے
۲۲۱	نماز مین امام کو بتانے کا بیان -
〃	امام کو بتانے کی ممانعت -
〃	نماز مین گردن موڑ کر ادہر ادہر دیکہنا مکروہ ہے -
〃	ناک پر سجدہ کرنے کا بیان
〃	نماز مین کسی طرف دیکہنے کا بیان -
۲۲۲	ادہر ادہر دیکہنا بے گردن موڑی درست ہے -
〃	نماز مین کونسا کام درست ہی -
۲۲۳	نماز مین سلام کا جواب دینا -

فہرست پارہ پنجم تمام شد بعونہ

ابواب السادس

پارہ چھٹا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب تشمیت العاطس فی الصلوٰۃ نماز مین چھینک کا جواب دینا چاہیے **عن** معاویۃ بن الحکم السلمی قال صلیت
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعطس رجل من القوم فقلت یرحمک اللہ فرمانی القوم بابصارھم فقلت
واثکل امیاہ ماشانکم تنظرون الی فجعلوا یضربون بایدیہم عن افخاذھم فعرفت انھم یصمتونی فقال عثمان
فلما رأیتھم یسکتونی لکنی سکت قال فلما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بابی وامی ماضربنی ولا کھرنی
ولا سبنی ثم قال ان ھذہ الصلاۃ لایحل فیھا شئی من کلام الناس ھذا انما ھو التسبیح والتکبیر وقراۃ
القرآن او کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت یا رسول اللہ انا قوم حدیث عھد بجاھلیۃ و
قد جاءنا اللہ بالاسلام ومنا رجال یاتون الکھان قال فلا تاتوھم قال قلت ومنا رجال یتطیرون
قال ذاک شئی یجدونہ فی صدورھم فلا یصدھم قلت ومنا رجال یخطون قال کان نبی من الانبیاء
یخط فمن وافق خطہ فذاک قال قلت جاریۃ لی کانت ترعی غنیمات قبل احد والجوانیۃ اذا
طلعت علیھا اطلاعۃ فاذا الذئب قد ذھب بشاۃ منھا وانا من بنی آدم اسف کما یاسفون لکنی
صککتھا صکۃ فعظم ذالک علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت افلا اعتقھا قال ائتنی بھا فقال
فجئتہ بھا فقال این اللہ قالت فی السماء قال من انا قالت انت رسول اللہ قال اعتقھا فانھا

مؤمنۃ **ترجمہ** معاویہ بن حکم سلمیؓ سے روایت ہی کہ مین نماز پڑہتا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کہ دفعۃً
ایک شخص نے چھینکا قوم مین سے تو مین نے کہا یرحمک اللہ تو اسپر مجھی لوگ گھورنے لگے - یعنی نماز مین چھینک کا جواب
دینے کے سبب تو مین نے کہا - یعنی اپنے دل مین غم کیجیو تجھکو مان تیری (یہہ بددعا ہی اپنی لیے یعنے تو مرجاوی اور تیری
مان تجھکو روویگی) تمہارا کیا حال ہی کہ میری طرف دیکھتے ہو لوگون نے اپنی رانون پر ہاتہہ مارنا شروع کیا تو مین نے جانا
کہ یہہ لوگ مجھکو چپ رہنے کو کہتے ہین تب چپ ہو گیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہ چکے تو فدا ہون میری باپ اور مان
نہ آپنے مجھے مارا نہ ڈانٹا نہ برا کہا اتنا فرمایا یہہ نماز ہی اس مین بات کرنا درست نہین ہوا تسبیح یا تکبیر قرآن پڑہنے کے یا کچھہ ایسا ہی
مین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین نیا مسلمان ہوا ہون اللہ جل جلالہ نے ہمکو جاہلیت اور کفر سے نجات دیکر
دین اسلام عطا فرمایا لیکن ہم مین سے بعض لوگ نجومیون پاس جاتے ہین آپنے فرمایا تو مت جاو انکے پاس مینے کہا بعض ہم مین سے
شگون بد لیتے ہین آپنے فرمایا یہہ اونکی دلونکا وہم ہے (اور یہہ بالکل غلط ہے) تو اپنے کام سے باز نہ رہین (یعنے جو ارادہ ہو اوسکو
کرین شگون بد کے ڈر سے اوس کام سے رک نہ جاوین) مین نے کہا بعض لوگ ہم مین سے لکیر کھینچتے ہین **ف** یعنے خطوط کھینچکر آیندہ

کا احوال دریافت کرتے ہین مراد علم جفر ہی یا رمل **ف** آپنے فرمایا یہہ معجزہ تہا ایک پیغمبر کا (اور یہ) یا دانیال علیہما السلام کا
اب جس کیسکا خط اوسکے موافق ہو تو وہ سچا ہوسکتا ہی **ف** اور موافق ہونا ہرگز ممکن نہین اسواسطے کہ وہ معجزہ تہا کیسکو اوسکا
قاعدہ اچھیطرح معلوم نہین ہے اگر کبھی اتفاق سے موافق ہوجاتا ہے تو صحیح پڑتا ہی اکثر غلط نکلتا ہے مین نے بہت سے سوالون
کو دیکہا اور اونکو امتحان لیا کچھہ اصل نہ پائی۔ بعضون نے کہا خط کہینچنیسے مراد یہہ ہی کہ عرب مین یہہ دستور تہا کوئی شخص فال
نکالنیکو واسطے اعراف پاس جاتا وہ ایک لکڑ کے کو حکم کرتا ریت پر لکیرین کرتا پھر دو دو کو مٹانا شروع کرتا اگر دو بچتین تو فال نیک سمجہتے
مطلب براری کا یقین کرتے جو ایک لکیر بچتے تو نامرادی کا یقین ہوجاتا۔ اس خیال کو آپنے غلط کردیا اور بیان فرمایا کہ یہہ معجزہ
تہا ایک پیغمبر کا دوسری کو حاصل نہین ہوسکتا **ف** مین نے کہا میری ایک لونڈی بکریان چراتی تھی اُحد اور جوانیہ (اُحد
ایک پہاڑ ہی مشہور اور جوانیہ ایک مقام کا نام ہی) پاس ایکبار مین جو وہان پہونچا تو دیکہا ایک بکری کو بہیڑیا لیگیا ہے آخر مین آدمی
تھا مجھے رنج ہوتا ہے جیسے آدمیونکو ہوا کرتا ہے مین نے اوسکو ایکجی دفعہ کوٹ دیا پس گران گزرا کہ حضرت پر پس کہا مینے کیا مین
اسکو آزاد کرون آپنے فرمایا اوس لونڈی کو میری پاس بیہجدو آمین اوسکو آپکے پاس لیگیا آپنے پوچہا خدا کہان ہی **ف**
اس حدیث سے ثابت ہوا کہ یہہ سوال درست ہی خدا کہان ہی اور کیجگہہ ہے **ف** وہ بولی آسمان پر ہی **ف** یعنی آسمان
کے اوپر عرش پر اس حدیث سے ذات لکھی کا اوپر ہونا ثابت ہوتا ہے **ف** پھر آپنے پوچہا مین کون ہون بولے آپ رسول
ہین کہکے آپنے فرمایا اسکو آزاد کردی یہہ مومن ہے **ف** یہہ حدیث صحیح ہی روایت کیا اوسکو مسلم اور اصحاب سنن نے اور
ذہبی نے کتاب العرش والعلو مین اس حدیث کو متعدد طریقون سے نقل کیا ہے **عن** معاویۃ بن الحکم السلمی قال لما قدمت
علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علمت امواما من امور الاسلام فکان فیما علمت ان قال لی اذا عطست فاحمد اللہ
واذا عطس العاطس فحمد اللہ فقل یرحمک اللہ قال فبینما انا قائم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی
الصلوۃ اذا عطس رجل فحمد اللہ فقلت یرحمک اللہ رافعا بها صوتی فرماني الناس بابصارهم فقلت
واثکل امیاہ ما شانکم تنظرون الی فجعلوا یضربون بایدیهم علی افخاذهم فلما رایتهم یصمتونی لکنی سکت فلما
قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوۃ فبابی ہو وامی ما رایت معلما قط ارفق منہ من رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ترجمہ معاویہ بن حکم سلمی سے روایت ہی مین جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا تو مینے چند باتین اسلام کے
سیکہین ایک اون مین یہہ تہا جب تجہے چھینک آوے الحمد للہ کہو اور جب کوئی دوسرا چھینکے تو یرحمک اللہ کہے ایکبار مین رسول اللہ
کے ساتہہ نماز پڑہ رہا تہا اتنی مین ایک شخص چھینکا اوسنے الحمد للہ کہا مین نے یرحمک اللہ بلند آواز سے کہا لوگون نے
میری طرف دیکہنا شروع کیا مجھے برا معلوم ہوا مین نے کہا تمکو کیا ہوا میری طرف کنکیون سے دیکہتے ہو انہون نے سبحان اللہ
کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے آپنے فرمایا کس نے نماز مین بات کہی تھی لوگون نے اس اعرابی نے

الموطا

آپ نی مجکو بولایا اور فرمایا نماز کلام اللہ پڑہنے کیواسطے ہے اور اللہ کی یاد کے واسطے پھر جب تو نماز مین ہو تو تیرا بھی کلام ہی (یعنے اللہ کی یاد کیا کر اور کلام اللہ پڑہا کر دنیا کے باتین نہ کر) تو مین نے کوئی معلم (سکہانیوالا) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بہتر نہ دیکہا نرمی اور ملائمت سے سکہانی مین ۔ **وا** ـــــ التامین وراء الامام اما کے پیچھے آمین کہنے کا بیان **ف** شافعی اور احمد بن حنبل اور اکثر ائمہ حدیث اور اہل علم کا مذہب یہ ہی کہ امام جب ولا الضالین کہے تو پکار کر آمین کہی اور مقتدی بھی پکار کر آمین کہین یا رب اغفرلی آمین کہنے کے اسباب مین احادیث صحیحہ وارد ہوئی ہین جو آگے آتی ہین بیہقی اور ابن حبان نے عطا سے روایت کیا مین نے دو سو صحابہ کو پایا آمین پکار کر کہتے ہوئے ۔ اور ابو حنیفہ اور بعض اہل علم کے نزدیک آمین آہستہ سے کہنا چاہیے دلائل ابو حنیفہ کے اسباب مین قوی نہین ہین صحیح اور راجح باعتبار قوت اور کثرت دلائل کے یہی ہے کہ آمین پکار کر کہی جاوی **عن** وائل بن حجر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قرأ ولا الضالین قال آمین ورفع بہا صوتہ **ترجمہ** وائل بن حجر سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب ولا الضالین پڑہتے اوسکے بعد آمین کہتے بلند آواز سے **ف** شعبہ نے اسے سنا سے وائل سے روایت کیا اسی اسناد سے کہ آپ نی آہستہ سے آمین کہی محدثین نے کہا کہ شعبہ نے اس مین خطا کی صحیح یہ ہے کہ آپ نے بلند آواز سے آمین کہی مترجم کہتا ہے کہ اگر یہ روایت ثابت بھی ہو تب بہی حنفیہ کی دلیل نہین ہو سکتے اس لیے کہ آہستہ کہنے سے یہ مراد نہین ہے کہ کسی نے نہین سنا اور نہ وائل بن حجر کو نہ سنتے بلکہ آہستہ کہنے سے یہ مقصود ہے کہ آپ نی بہت جلد کر نہ کہا کہ صف والون مین آواز جائی بلکہ پاس والونے سنا چنانچہ دوسری روایت مین آتا ہے کہ آپ آمین اسطرح سے فرمائی کہ پہلے صف والے کے نزدیک کے لوگ سن لیتے تو اسقدر آواز بھی جہر مین داخل ہے سر مین پھر حنفیہ کا دعوی کیونکر ثابت ہو سکتا ہے اب رہی اوجہ یاس مگر آثار صحابہ اور وہ کیونکر مقابل ہو سکتے ہین ۔ احادیث صحیحہ مشہورہ کے علی الخصوص اوقات مین جب بہت سے صحابی ہر ہر وقت کے قابل ہون **عن** وائل بن حجر انہ صلی خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجہر بآمین وسلم عن یمینہ وعن شمالہ حتی رایت بیاض خدہ **ترجمہ** وائل بن حجر سے روایت ہے انہون نے نماز پڑہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچہے انہون نے پکار کر آمین کہی اور سلام پہیرا دہنے اور بائین یہانتک کہ مین نے آپکے رخسار کی سفیدی کو دیکہا **عن** ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تلا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین قال آمین حتی یسمع من یلیہ من الصف الاول **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑہتے آمین کہتے یہانتک کہ صف اول کے لوگ نزدیک کے سنتے اور سنتے **عن** ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قال الامام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فقولوا آمین فانہ من وافق قولہ قول الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تم آمین کہو جسکا قول فرشتون کے قول کے موافق ہوگا اوسکے اگلے اور پچہلے گناہ بخشدیے جاوینگے **ف** دوسری حدیث مین ہے جب آمین مین فرشتے تمہاری آمین کہتے ہین صحیحین **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا امن الامام فامنوا فانہ من وافق تامینہ تامین الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ قال ابن شہاب وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول

حدیث ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا امن الامام فامنوا فانہ من وافق تامینہ تامین الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ قال ابن شہاب وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول

امین **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام آمین کہے تم بھی آمین کہو کیونکہ جسکی آمین فرشتوں کی آمین سے ملجاوے گی اوسکے اگلے گناہ معاف ہوجاوینگے ابن شہاب نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی آمین کہا کرتے تھے **عن** بلال انہ قال یا رسول اللہ لا تسبقنی بامین **ترجمہ** بلال سے روایت ہے انہوں نے کہا یا رسول اللہ مجھ سے آگے آپ آمین نہ کہیے **ف** یعنی اتنی مہلت دیا کیجیے کہ میں سورہ فاتحہ سے فارغ ہوجاؤں تو آپ کی اور میری آمین ساتھ ہوا کرے **عن** ابی مصبح المقرائی قال کنا نجلس الی ابی زھیر النمیری وکان من القراء فیتحدث احسن الحدیث فاذا دعا الرجل منا بدعاء قال اختمه بامین فان امین مثل الطابع علی الصحیفة قال ابوزھیر اخبرکم عن ذلک خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلة فاتینا علی رجل قد الح فی المسئلة فوقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستمع منه فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اوجب ان ختم فقال رجل من القوم بای شئ یختم قال بامین فقد اوجب فانصرف الرجل الذی سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتی الرجل فقال اختم یا فلان بامین وابشر وھذا لفظ محمد **ترجمہ** بنی مصبح المقرائی سے روایت ہے ہم بیٹھا کرتے تھے ابوزہیر نمیری پاس جو صحابی تھے اور اچھی اچھی حدیثیں سنا کرتے تھے ایکبار ہم میں سے کسی شخص نے دعا کی انہوں نے کہا ختم کرا اوسکو آمین پر کیونکہ آمین مثل مہر کی ہے کتاب پر ابوزہیر نے کہا میں تمکو اسکا حال سناتا ہوں ایک رات ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ایکشخص کے پاس پہونچے جو نہایت عاجزی سے دعا کر رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوکر سننے لگے آپنے فرمایا اوسکی دعا قبول ہوگی اگر ختم کریگا ایکشخص نے پوچھا یا رسول اللہ کس چیز سے ختم کریگا آپنے فرمایا آمین سے اگر وہ آمین پر ختم کریگا تو اوسکی دعا قبول ہوگی وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنکر اوس شخص پاس آیا جو دعا کر رہا تھا اور اوس سے بولا ختم کر تو اپنی دعا کو آمین پر اور خوش ہوجا۔ کہا ابوزہیر نے مقرائی ایک قبیلہ ہے حمیر میں سے **باب التصفیق فی الصلوٰة** نماز میں دستک دینے کا بیان **عن** ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التسبیح للرجال والتصفیق للنساء **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا مردوں کیواسطے تسبیح ہے اور عورتوں کیواسطے دستک مارنا ہے **ف** جب نماز میں کوئی واقعہ پیش آوے مثلاً کوئی پکارے یا کچھ آگاہ کرنا ہو تو سبحان اللہ کہدیں اور عورت ایک ہتھیلی کو دوسری ہاتھ کی پشت پر مار دی **عن** سھل بن سعد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذھب الی بنی عمرو بن عوف لیصلح بینھم وحانت الصلوٰة فجاء المؤذن الی ابی بکر رضی اللہ عنه فقال اتصلی بالناس فاقیم قال نعم فصلی ابوبکر فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والناس فی الصلوٰة فتخلص حتی وقف فی الصف فصفق الناس وکان ابوبکر لا یلتفت فی الصلوٰة فلما اکثر الناس التصفیق التفت فرای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاشار الیه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان امکث مکانک فرفع ابوبکر یدیه فحمد اللہ علی ما امره به رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ذلک ثم استاخر ابوبکر حتی استوی فی الصف وتقدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی فلما انصرف قال یا ابابکر ما منعک ان تثبت اذ امرتک قال ابوبکر ما کان لابن ابی قحافة ان یصلی بین

یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مالی رأیتکم اکثرتم من التصفیح من نابہ شیء فی صلاتہ فلیسبح فانہ
اذا سبح التفت الیہ وانما التصفیح للنساء **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی عمر
بن عوف (جو ایک بطن ہی قبیلہ اوس مین سی) کے پاس گئے اونکے درمیان صلح کرانیکو (اونکی آپس مین کچھ لڑای ہوئی تھی)
اتنے مین نماز کا وقت آگیا اور مؤذن (بلال) ابوبکر صدیق پاس آئے کہنے لگے تم نماز پڑہاتی ہو مین تکبیر کہون ابوبکر
نے کہا ہان پھر ابوبکر نماز پڑہانے لگے اتنی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائی اور لوگ نماز پڑہ رہی تھے
آپ صفون کو چیرتی ہوئی صف اول مین آکر کھڑی ہوئے لوگون نی دستک مارنا شروع کیا **ف** اسلیے کہ ابوبکر مطلع ہو
جاوین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنی سی **ف** مگر ابوبکر نماز مین کسیطرف خیال نکرتی تھی جب لوگون نی بہت تالیان
بجائین اُنہون نی ذکر دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپنے اشارہ کیا اپنی جگہہ پر کھڑی ہو **ف** یعنی نماز پڑہاؤ اس
حدیث سی ابوبکر صدیق کی بڑی فضیلت تمام صحابہ پر ثابت ہوتی ہی **ف** ابوبکر نی دونو ہاتھ اوٹھاکر خدا کا شکر کیا
اسبات پر کہ رسول اللہ صلعم نی اونکو نماز پڑہانے کا حکم کیا **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ نماز مین دونو ہاتھ اوٹھاکر دعا
مانگنا درست ہی (زرقانی) **ف** پیچھے ہٹے آئے اور صف مین شریک ہوگئی رسول اللہ صلعم آگے بڑہ گئے اور آپنے نماز پڑہائی
جب آپ نماز سی فارغ ہوئی فرمایا ای ابوبکر تم کیون اپنی جگہہ پہ قایم نرہی جب مین نے تمکو اشارہ کیا ابوبکر نے کہا ابو قحافہ
کی بیٹے کا درجہ یہہ نہین ہوسکتا کہ رسول اللہ صلعم کے آگے کھڑی ہوکر نماز پڑہاوی **ف** ابو قحافہ ابوبکر کے باپ کا نام تہا۔
ہرچند ابوبکر کو جب آنحضرت صلعم نے اشارہ کیا کہ کھڑی رہنی کا تو اونکو امامت درست ہوگئی مگر تواضع اور انکسار علی الخصوص جناب
رسالت مآب کے سامنے اسی کو مقتضی تہا جو ابوبکر نے کیا اور الامر فوق الادب صحیح ہی مگر یہان قرینہ سی معلوم ہوتا ہے کہ امر اختیاری
تہا جب تو رسول اللہ صلعم صفون کو چیرکر صف اول مین آئی اور آپ کا جی امامت کو چاہتا تہا ابوبکر نی جو آپ کی دل مین تہا اوسی
پر عمل کیا **ف** پھر آپنے لوگون سی فرمایا کیا ہوا تم کو مین نے دیکہا بہت تالیان بجاتی ہو اگر کوئی حادثہ نماز مین پیش آوی
تو تسبیح کہو جب تسبیح کہوگے اودہر خیال ہوگا اور تالی بجانا عورتون کو ہی **عن** سہل بن سعد قال کان قتال بین
بنی عمرو بن عوف فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتاہم یصلح بینہم بعد الظہر فقال لبلال ان حضرت
صلاۃ العصر ولم ات فمر ابابکر فلیصل بالناس فلما حضرت العصر اذن بلال ثم اقام ثم ابابکر فتقدم قال
فی اخر واذا نابکم شیء فی الصلاۃ فلیسبح الرجال ولیصفح النساء **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہی عمرو بن عوف کے
آپس مین کچھ لڑای ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسکی خبر پہونچی آپ ظہر کے بعد اونکے پاس صلح کرانیکو گئے اور بلال آکر
فرما گئی اگر نماز کا وقت آجاوی تو ابوبکر سے کہنا نماز پڑہاوین جب عصر کا وقت ہوا بلال نے اذان دی تکبیر کہی اور ابوبکر کو حکم
کیا نماز پڑہانی کا وہ آگے بڑہے۔ پھر ویسہی حدیث بیان کی مگر اس مین ہی آپ نی یون فرمایا جب کوئی حادثہ پیش آوی
نماز مین تو مرد تسبیح کہین اور عورتین دستک دین **عن** عیسی بن ابوب قال قولہ التصفیح للنساء تضرب باصبعین

من یمینہا علی کفہا الیسریٰ **ترجمہ** عیسی بن ایوب نی کہا دستک سی یہہ مراد ہی کہ داہنی ہاتھ کی دو انگلیون سین
ہاتھ کے ہتھیلی ماری **باب** الاشارۃ فی الصلوۃ نماز مین اشارہ کرنیکا بیان **عن** انس بن مالک ان النبی
صلعم کان یشیر فی الصلوۃ **ترجمہ** انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کرتے تھے نماز مین **عن**
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التسبیح للرجال یعنی فی الصلوۃ والتصفیق للنساء من اشار
فی صلاتہ اشارۃ تفہم عنہ فلیعدہا یعنی الصلوۃ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی
فرمایا تسبیح اللہ کہنا مردون کیواسطے ہی اور دستک مارنا عورتون کیواسطے ہی نماز مین جو کوئی اشارہ کرے ایسا جس
سے کوئی مضمون سمجہا جاوے تو وہ اپنی نماز پھر پڑہا وی - کہا ابوداؤد نے یہہ حدیث وہم ہی **ف** اسکا اعتبار نہین ہی
مخالف ہی حدیث صحیح کے انس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مین اشارہ کرتے تہے اور مخالف ہی احادیث صحیحہ
کی جو اوپر گزرین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مین سلام کا جواب اشارہ سی دیتے تھی **باب** مسح الحصی فی
الصلوۃ نماز کے اندر کنکریان ہٹانا کا بیان **عن** ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قام احدکم
الی الصلوۃ فانما الرحمۃ تواجہہ فلا یمسح الحصا **ترجمہ** ابوذر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سی نماز کو کھڑا ہو تو رحمت خدا کی اوسکی سامنی ہوتی ہی چاہیے کہ کنکریان نہ ہٹاوی **عن**
معیقیب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان کنت لا بد فاعلا فواحدۃ تسویۃ
الحصا **ترجمہ** معیقیب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو کنکریان نہ ہٹا نماز پڑہتے مین اگر ضرورت
ہو تو ایکبار ہٹاے **باب** الرجل یختصر اکمر پر ہاتہ رکہکے نماز پڑہنے کا بیان **عن** ابی ہریرۃ قال نہی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الاختصار فی الصلوۃ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی
کمر پر ہاتھ رکھکے نماز پڑہنے سی **باب** الرجل یعتمد فی الصلوۃ علی عصا نماز مین لکڑی پر ٹیکا لگانے کا بیان
عن ہلال بن یساف قال قدمت الرقۃ فقال لی بعض اصحابی ہل لک فی رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال قلت غنیمۃ فذہبنا الیہ فاذا ہو معتمد علی عصا فمشینا نحوہ فلما انتہینا الیہ فاذا علیہ فلنسوۃ لا
ذات اذنین وبرنس خز اغبر واذا ہو معتمد علی عصا فی صلاتہ فلما انتہینا الیہ سلمنا فسألنا احد ثنا ام
قیس بنت محصن ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما استوجل اللحم اتخذ عمودا فی مصلاہ یعتمد علیہ
ترجمہ ہلال بن یساف سی روایت ہی مین رقہ مین آیا (رقہ ایک بستی ہی شام مین) میری ایک یار نی کہا تم کو کسی صحابی
سی ملنی کے آرزو ہی مین نے کہا کیون نہین غنیمت ہی پھر ہم گئے وانکے پاس مین نے اپنے ساتہی سی کہا پہلے ہم اوسکی
وضع دیکہین تو دیکہا ایک ٹوپی سر سے چپکی ہوئی دو کان والے پہنے ہی اور ایک باران پوش خز کا خاکی رنگ کا اوڑہے
ہی اور نماز مین ٹیکا لگائے ہوئی ہی ایک لکڑی پر جب ہم نی سلام پہیرا تو اوسکی وجہ پوچہی اونہون نی کہا ام قیس بنت

محسن نے مجھسے بیان کیا رسول اللہ ص کا جب سن زیادہ ہوگیا اور آپ کا گوشت بڑھ گیا تو آپ نے ایک ستون اپنے
مصلے میں کھڑا کرلیا اوس پر ٹیکا لگا کے نماز پڑھتے تھے **باب** النھی عن الکلام فی الصلاۃ نماز میں بات
کرنیکی ممانعت **عن** زید بن ارقم قال کان احدنا یکلم الرجل الی جنبہ فی الصلاۃ فنزلت وقوموا للہ
قانتین فامرنا بالسکوت ونھینا عن الکلام **ترجمہ** زید بن ارقم سے روایت ہے ہم میں سے ہر ایک آدمی اپنے
برابر والی سے بات کیا کرتا اوسوقت یہہ آیت اوتری وقوموا للہ قانتین - کہتے ہو اللہ کیواسطے کھڑے رہو چپچاپ ہمکو سکوت
کا حکم ہوا اور ممانعت ہوئی بات کرنی کی **باب** فی صلاۃ القاعد بیٹھ کر نماز پڑھنے کا بیان **عن** عبداللہ
بن عمرو قال حدثت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صلاۃ الرجل قاعدا نصف الصلاۃ فاتیتہ فوجدتہ
یصلی جالسا فوضعت یدی علی رأسی فقال مالک یا عبداللہ بن عمرو قلت حدثت یا رسول اللہ انک قلت
صلاۃ الرجل قاعدا نصف الصلاۃ وانت تصلی قاعدا قال اجل ولکنی لست کاحد منکم **ترجمہ** عبداللہ بن
عمرو سے روایت ہے میں نے یہہ حدیث سنی کہ رسول اللہ ص نے فرمایا بیٹھکر نماز پڑھنا آدھا ثواب رکھتا ہے تو میں آپ پاس آیا
آپکو بیٹھکر نماز پڑھتے دیکھا میں نے اپنا ہاتھ سر پر رکھا (تعجب سے) آپ نے پوچھا کیا ہے اے عبداللہ بن عمرو میں نے
کہا مجھسے کسیني بیان کیا کہ آپ نے فرمایا بیٹھکر نماز پڑھنا آدھی نماز ہے حالانکہ آپ بیٹھکر نماز پڑھتے ہیں آپ نے فرمایا تم
سچ ہے لیکن میں تمہاری کسی کے مثل نہیں ہوں **ف** مجھ بیٹھکر نماز پڑھنے میں بھی پورا ثواب ہے یہہ آپ کی خصوصیات
میں سے تھا **عن** عمران بن حصین انہ سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن صلاۃ الرجل قاعدا فقال صلاتہ قائما
افضل من صلاتہ قاعدا وصلاتہ قاعدا علی النصف من صلاتہ قائما وصلاتہ نائما علی النصف من
صلاتہ قاعدا **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے انہوں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیٹھکر نماز
پڑھنی کو آپ نے فرمایا کھڑے ہوکر نماز پڑھنا بیٹھکر پڑھنے سے افضل ہے اور بیٹھکر پڑھنے میں کھڑے ہونیکا آدھا ثواب ملتا ہے
اور لیٹکر پڑھنے میں بیٹھکر پڑھنے کا آدھا ثواب ملتا ہے **ف** خطابی نے کہا میں نے کسی اہل علم سے نہیں سنا جس نے
نفل نماز لیٹکر پڑھنے کی اجازت دی ہو تو اگر یہہ حدیث صحیح ہو مراد اس سے بیمار کی نماز ہے جو بیٹھکر نہ پڑھ سکے انتھی میں کہتا
ہوں یہہ روایت صحیح ہے مگر مراد اس سے نفل نماز ہے وہ کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے سب طرح درست ہے لیکن ثواب میں کمی اور بیشی ہے
عن عمران بن حصین قال کانت بی بواسیر فسالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال صل قائما فان لم تستطع فقاعدا
فان لم تستطع فعلی جنب **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے مجھے ناصور ہوگیا تھا میں نے رسول اللہ ص سے بیان کیا آپ نے فرمایا کھڑے ہوکر
نماز پڑھ اگر کھڑا نہ ہوسکے تو بیٹھکر پڑھ اگر بیٹھکر نہ پڑھ سکے تو لیٹکر کروٹ پر پڑھ **عن** عائشۃ قالت ما رأیت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی شیء من صلاۃ اللیل جالسا قط حتی دخل فی السن فکان یجلس فیقرأ حتی اذا بقی
اربعین او ثلاثین اٰیۃ قام فقرأھا ثم رکع **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

م نماز میں

کو رات کی نماز کبھی بیٹھ کر پڑھتے نہ دیکھا یہانتک کہ آپ ضعیف ہوگئی تو بیٹھ کر کلام اللہ پڑھا کرتے جب تیس یا چالیس آیتیں یا چالیس آیتیں رہ جاتیں کھڑے ہوتی پھر اونکو پڑھ کر رکوع کرتی **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی جالسا فیقرأ وھو جالس واذا بقی من قرأتہ قدر ما یکون ثلاثین او اربعین اٰیۃ قام فقرأھا وھو قائم ثم رکع ثم یسجد ثم یفعل فی الرکعۃ الثانیۃ مثل ذلک **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھکر نماز پڑھتے تو بیٹھے بیٹھے کلام اللہ پڑھا کرتی جب تیس یا چالیس آیتیں رہ جاتیں کھڑے ہوجاتے پھر اون آیتونکو پڑھ کر رکوع کرتی پھر سجدہ کرتے پھر دوسری رکعت مین اسی طرح کرتے **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی لیلا طویلا قائما ولیلا طویلا قاعدا فاذا صلی قائما رکع قائما واذا صلی قاعدا رکع قاعدا **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ رات بڑی رات تک کھڑے ہوکر نماز پڑھتے اور بڑی رات تک بیٹھکر نماز پڑھتے جب کھڑے ہوکر نماز پڑھتے تو رکوع بھی کھڑے ہوکر کرتی اور جب بیٹھکر پڑھتے تو رکوع بھی بیٹھکر کرتے **عن** عبد اللہ بن شقیق قال سألت عائشۃ اکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ السورۃ فی رکعۃ قالت المفصل قال قلت فکان یصلی قاعدا قالت حین حطمہ الناس **ترجمہ** عبد اللہ بن شقیق سے روایت ہے مین نے حضرت عائشہ سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایکسورت پڑھتے تھی ایک رکعت مین انہون نے کہا ہان مفصل مین سے پھر مین نے کہا آپ بیٹھکر نماز پڑھتے تھی انہون نے کہا جب لوگون نے اونکو بڈھا کردیا تو بیٹھکر پڑھنے لگے

باب کیف الجلوس فی التشہد

کہ کسطرح بیٹھے **عن** وائل بن حجر قال قلت لانظرن الی صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف یصلی فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستقبل القبلۃ فکبر فرفع یدیہ حتی حاذتا باذنیہ ثم اخذ شمالہ بیمینہ فلما اراد ان یرکع رفعھما مثل ذلک ثم جلس فافترش رجلہ الیسری ووضع یدہ الیسری علی فخذہ الیسری وحد مرفقہ الیمنی علی فخذہ الیمنی وقبض ثنتین وحلق حلقۃ ورایتہ یقول ھکذا وحلق بشر الابھام والوسطی واشار بالسبابۃ **ترجمہ** وائل بن حجر سے روایت ہے مین نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھونگا آپ کیونکر پڑھتے ہین تو آپ کھڑے ہوئے اور آپ نے منہ کیا قبلہ کیطرف اور تکبیر کہی اور دونو ہاتھ اونٹھائی کانون تک پھر داہنے ہاتھ سے بائین ہاتھ کو داہنے ہاتھ سے پکڑا پھر جب رکوع کا ارادہ کیا دونو ہاتھون کو اونٹھایا کانون تک یہانتک کہ آپ بیٹھے تو آپنے بایان پانو بچھایا اور بایان ہاتھ بائین ران پر رکھا اور داہنی کہنی کو داہنے ران پر اونٹھا ہوا رکھا اور دو انگلیون کو بند کرلیا (یعنی چھنگلیا اور اسکے پاس کی انگلی) اور حلقہ کیا (بیچ کی انگلی اور انگوٹھے سے) اور مین نے دیکھا اونکو اسطرح کرتی ہوئی پھر بشر نے اوسکو بتایا بیچ کی انگلی اور انگوٹھی سے حلقہ کیا اور کلمہ کے انگلی سے اشارہ کیا **ف** اس حدیث سے اور جتنی حدیثین اشارہ کی باب مین آئین مین اون سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ شروع سے آپ اسی طرح بیٹھتے تھے اشارہ کی شکل پر یہ کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ پر انگلی اٹھاتے تھے

باب من ذکر التورک فی

الرابعۃ چوتھی رکعت کی بیٹھک سرین پر بیٹھنے کا بیان **عن** ابی حمید الساعدی فی عشرۃ من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال احمد قال اخبرنی محمد بن عمر بن عطاء قال سمعت ابا حمید الساعدی فی عشرۃ من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہم ابو قتادۃ قال ابو حمید انا اعلمکم بصلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا فاعرض فذکر الحدیث قال ویفتح اصابع رجلیہ اذا سجد ثم یقول اللہ اکبر ویرفع ویثنی رجلہ الیسری فیقعد علیہا ثم یرفع فی الاخری مثل ذلک فذکر الحدیث قال حتی اذا کانت السجدۃ التی فیہا التسلیم اخر رجلہ الیسری وقعد متوکا علی شقہ الایسر زاد احمد قالوا صدقت ھکذا کان یصلی ولم یذکرا فی حدیثھما الجلوس فی الثنتین کیف جلس **ترجمہ** ابی حمید ساعدی سے روایت ہے وہ دس صحابیوں میں بیٹھے ہوئے تھے اون میں سے ابن ابو قتادہ ابو حمید نے کہا میں تم سب میں رسول اللہ کی نماز خوب جانتا ہوں انہوں نے کہا بیان کرو پھر بیان کیا حدیث کو یہانتک کہا آپ جب سجدہ کرتے تو پانوں کی انگلیوں کو کھلا رکھتے پھر اللہ اکبر کہتے اور سر اوٹھاتے اور بائیں پانوں کو ٹیڑھا کر کے اوس پر بیٹھتے پھر دوسری رکعت میں ایسا ہی کرتے انتہیٰ حدیث تک جب اس سجدہ سے فارغ ہوتی جسکے بعد سلام ہے تو بایاں پانو ایکطرف نکال دیتے اور بائیں سرین پر ٹیکا دیکر بیٹھتے احمد بن حنبل کے روایت میں اتنا زیادہ ہے پھر اون صحابیوں نے کہا تم نے سچ کہا آپ اسی طرح نماز پڑھتے تھے لیکن احمد بن حنبل اور مسدد بن مسرہد دونوں نے یہ نہیں بیان کیا کہ دو رکعت پڑھ کر کس طرح بیٹھتے تھے **عن** محمد بن عمرو بن عطاء انہ کان فی مجلس فیہ نفر من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھذا الحدیث ولم یذکر ابا قتادۃ قال فاذا جلس فی الرکعتین جلس علی رجلہ الیسری فاذا جلس فی الرکعۃ الاخیرۃ قدم رجلہ الیسری وجلس علی مقعدتہ **ترجمہ** محمد بن عمرو بن عطاء چند صحابیوں کے پاس بیٹھتے تھے حدیث بیان کی مگر ابو قتادہ کا ذکر نہیں کیا کہا جب آپ دو رکعتوں کے بعد بیٹھتے تو بائیں پانوں پر بیٹھتے اور جب اخیر رکعت کے بعد بیٹھتے تو بائیں پانو کو باہر نکالدیا اور سرین پر بیٹھتے **عن** محمد بن عمرو العامری قال کنت فی مجلس بھذا الحدیث قال فیہ فاذا قعد فی الرکعتین قعد علی بطن قدمہ الیسری ونصب الیمنی فاذا کانت الرابعۃ افضی بورکہ الیسری الی الارض واخرج قدمیہ من ناحیۃ واحدۃ **ترجمہ** اس روایت میں ہے جب آپ دو رکعتیں پڑھ کر بیٹھتے تو بائیں قدم کے تلوی پر بیٹھتے اور داہنی پانو کو کھڑا کیا جب چوتھی رکعت پڑھ کر بیٹھتے تو اپنی بائیں سرین زمین سے لگادی اور دونو پانوں کو ایکطرف نکال دیا **عن** عباس وعیاش بن سہل الساعدی انہ کان فی مجلس فیہ ابوہ فذکر فیہ قال فجعد فانتصب علی کفیہ وکبتیہ وصدور قدمیہ ثم جلس فتورک ونصب قدمہ الاخری ثم کبر فقام ولم یتورک ثم عاد فرکع الرکعۃ الاخری فکبر کذلک ثم جلس بعد الرکعتین حتی اذا ھوی لیرکع نہض للقیام فکبر ثم رکع الرکعتین الاخریین فلما اراد ان یسلم سلم عن یمینہ وعن شمالہ **ترجمہ** عباس یا عیاش بن سہل ساعدی سے روایت ہے وہ ایک مجلس میں تھے اوس میں انکے باپ بھی تھے پھر حدیث بیان

اور کہا کہ آپ نے سجدہ کیا تو آپنے اعتماد کیا دونو ہتھیلیون پر اور گھٹنون پر اور پانون کی سرون پر جب آپ بیٹھے تو سرین پر
اور دوسری قدم کو کھڑا کیا پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا پھر تکبیر کہی اور کھڑی ہوئی اور بیٹھی نہین پھر دوسری رکعت مین اسی طرح
دو بار کیا ایسا ہی تکبیر کہے پھر دو رکعتین پڑھ کر بیٹھے جب اوٹھنے لگی تکبیر کہہ کر اوٹھے پھر پہلی دو رکعتین پڑھ کر سلام پھیرا
داہنی اور بائین طرف ۔ کہا ابو داؤد نے اس مین سرین پر بیٹھنے کا اور پھر ہاتھ اوٹھانیکا جب دو رکعت پڑھ کر اوٹھی ذکر
نہین ہے ۔ عباس بن سہل قال اجتمع ابو حمید و ابو اسید و سہل بن سعد و محمد بن مسلمة فذ هذا الحديث
لربنا ۔ فيه اذا قام من ثنتين فلا يجلس حتى فرغ ثم جلس فافترش جلد اليسرى واقبل
بصدر اليمنى على قبلته ترجمہ عباس بن سہل سے روایت ہے ابو حمید اور ابو اسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ جمع
ہوئے پھر یہی حدیث بیان کی نہ اس مین ہاتھ اوٹھانیکا ذکر ہی کہ ہی ہوتے وقت نہ بیٹھنے کا بلکہ یہ ہے جب آپ نماز سے فارغ
ہوئی تو بایان پانون بچھایا اور داہنی پانو نکے انگلیان قبلہ کیطرف کین پھر بیٹھے ف ابو حنیفہ کا یہی قول ہے ۔

باب التشهد التحيات کا بیان **عن** عبد الله بن مسعود قال كنا اذا جلسنا مع رسول الله صلى الله
عليه وسلم في الصلاة قلنا السلام على الله قبل عباده السلام على فلان وفلان فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم لا تقولوا السلام على الله فان الله هو السلام ولكن اذا جلس احدكم فليقل التحيات لله والصلوات
والطيبات السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين
فانكم اذا قلتم ذلك اصاب كل عبد صالح في السماء والارض او بين السماء والارض اشهد ان لا اله
الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله ثم ليتخير احدكم من الدعاء اعجبه اليه فيدعو ترجمہ
عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ نماز کیواسطے بیٹھتے تو کہتے السلام علی اللہ قبل عبادہ
یعنی سلام ہے اللہ پر بندون سے پہلے یا بندون کیطرف سے السلام علی فلان و فلان سلام ہے فلانی پر رسول اللہ نے فرمایا یہ نکہو
سلام ہے اللہ پر اسواسطے کہ اللہ ہی سلام ہے ف یعنی سلام اللہ کا نام بھی ہے جب یہ کہا کہ سلام ہے اللہ پر تو معلوم ہوا سلام
اور کوئی چیز ہے یا یہ مقصود ہے کہ سلامتی دینے والا اور سب آفتون سے بچانیوالا اللہ ہی ہے اور وہ خود تو سب عیبون سے پاک ہے اوسکو
نقصان نہین پہونچ سکتا پھر اوسکی لیی سلامتی کے دعا کیا ہے ف لیکن جب تم مین سے کوئی نماز مین بیٹھے تو کہے التحيات لله
والصلوات والطيبات السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين کیونکہ جب یہ تم کہوگے تو ہر
نیک بندے کو آسمان مین ہو یا زمین مین ہو یا دونو کے بیچ مین ہو اسکا ثواب پہونچیگا پھر یہ کہو اشهد ان لا اله الا الله واشهد
ان محمدا عبده ورسوله پھر جو دعا زیادہ پسند ہو وہ مانگو ف یہ تشہد عبد اللہ بن مسعود کا ترجیح ہے دون سے زیادہ صحیح ہونیکا
اتفاق کیا ہے پھر یہ سنت ہی لفظا و معنی پر السلام علیک ایہا النبی ۔ آنحضرت کیحالت حیات مین کہا جاتا تھا اب یون کہنا
چاہیے السلام علی النبی ورحمة الله وبركاته روایت کیا اسکو بخاری نے ابن مسعود سے یعنی نے کہا ظاہر اس حدیث سے یہی ہے کہ سلام

ف سلام فی الصلوٰۃ

آپ کی حیات مین السلام علیک ایہا النبی کہتے تہے پھر آپ کی وفات کے بعد السلام علی النبی کہتے ابن حجر نے کہا السلام علی النبی کہنا صحیح ہوا بغیر شک کے **عن** عبد اللہ قال کنا لا ندری ما نقول اذا جلسنا فی الصلوۃ و کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد علم فذکر نحوہ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے پہلے ہم کو معلوم نہ تہا ہم کیا کہین جب بیٹھتے ہم نماز مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکہایا پہر ویسی ہی حدیث بیان کی **عن** عبد اللہ بمثلہ قال و کان یعلمنا کلمات و لم یکن یعلمنا ہن کما یعلمنا التشہد اللہم الف بین قلوبنا و اصلح ذات بیننا و اہدنا سبل السلام و نجنا من الظلمات الی النور و جنبنا الفواحش ما ظہر منہا و ما بطن و بارک لنا فی اسماعنا و ابصارنا و قلوبنا و ازواجنا و ذریاتنا و تب علینا انک انت التواب الرحیم و اجعلنا شاکرین لنعمتک مثنین بہا قابلیہا و اتمہا علینا **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے اوس مین یہہ ہے اور بہی چند کلمے آپ نے ہمکو سکہائی لیکن اسطرح نہین سکہائے جیسے تشہد سکہایا وہ یہہ ہین اللہم الف بین قلوبنا اخیرتک **عن** القاسم بن مخیمرۃ قال اخذ علقمۃ بیدی فحدثنی ان عبد اللہ بن مسعود اخذ بیدہ و ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ بید عبد اللہ فعلمہ التشہد فی الصلوۃ فذکر مثل دعاء حدیث لا عمش اذا قلت ہذا او قضیت ہذا فقد قضیت صلوتک ان شئت ان تقوم فقم و ان شئت ان تقعد فاقعد **ترجمہ** قاسم بن مخیمرہ سے روایت ہے علقمہ نے میرا ہاتہہ پکڑا اور کہا عبد اللہ بن مسعود نے میرا ہاتہہ پکڑا اور کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن مسعود کا ہاتہہ پکڑا اور اوسکو تشہد پڑہنا سکہایا جیسے اوپر گزرا بعد اوسکے فرمایا جب تو یہہ پڑہ چکا تو تیری نماز پوری ہوگئی - اب چاہی اوٹہ کہڑا ہو اور چاہے بیٹہا رہ **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لفظ سلام فرض نہین ہے جیسے ابو حنیفہ کا قول ہے **عن** ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی التشہد التحیات للہ الصلوت الطیبات السلام علیک ایہا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ قال قال ابن عمر زدت فیہا و برکاتہ السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ قال ابن عمر زدت فیہا وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد سکہایا التحیات للہ الصلوات الطیبات السلام علیک ایہا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ (ابن عمر نے کہا برکاتہ مین نے بڑہا دیا) السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین شہدان لا الہ الا اللہ (ابن عمر نے کہا مین نے بڑہا دیا وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ **عن** حطان بن عبد اللہ الرقاشی قال صلی بنا ابو موسی الاشعری فلما جلس فی اخر صلوتہ قال رجل من القوم اقرب الصلوۃ بالبر و الزکوۃ فلما انفتل ابو موسی اقبل علی القوم فقال ایکم القائل کلمۃ کذا و کذا فارم القوم فقال ایکم القائل کلمۃ کذا و کذا فارم القوم فقال ایکم القائل کلمۃ کذا و کذا فارم القوم فقال رجل من القوم انا قلتہا و ما اردت بہا یا حطان خلتہا قال خلتہا و لقد ہبت ان تبکعنی بہا فقال رجل من القوم انا قلتہا و ما اردت بہا

الا الخیر فقال ابو موسی اما تعلمون کیف تقولون فی صلاتکم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبنا فعلمنا
وبین لنا سنتنا وعلمنا صلاتنا فقال اذا صلیتم فاقیموا صفوفکم ثم لیؤمکم احدکم فاذا کبر فکبروا واذا قرأ
غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فقولوا امین یجبکم اللہ واذا کبر ورکع فکبروا وارکعوا فان الامام یرکع
قبلکم ویرفع قبلکم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتلک بتلک واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا اللہم ربنا
لک الحمد یسمع اللہ لکم فان اللہ تعالی قال علی لسان نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم سمع اللہ لمن حمدہ واذا کبر وسجد
واسجدوا فان الامام یسجد قبلکم ویرفع قبلکم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتلک بتلک فاذا کان عند
القعدۃ فلیکن من اول قول احدکم ان یقول التحیات الطیبات الصلوات للہ السلام علیک ایہا النبی
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ
یقول احمد وبرکاتہ ولا قال واشہد قال ومحمد کا ابو جعفر طحاوی بن عبد اللہ قاشی ہی روایت ہی ابو موسی اشعری
نی نماز پڑہای جب اخیر نماز مین بیٹہے ایکشخص بول اوٹہا نماز مقرر کی گئی ہی بیٹہے اوپہلی کے ساتہہ جب ابو موسی نماز سے فارغ ہوئے تو
لوگون سے پوچہا یہ کلام کس نے کیا تہا سب لوگ چپ ہو رہی پہر انہون نے پوچہا سب لوگ چپ ہو رہے ابو موسی نے کہا ہی حطان
شاید تو نے کہا حطان نے کہا مین نے نہین کہا مین ڈرتا ہون کہین تم مجہ کو سزا نہ دو ایک شخص بول اوٹہا مین نے کہا اور
میری نیت بہتر تہی آخر ابو موسی نے کہا تم نہین جانتے کیا کہتے ہو نماز کے اندر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو بتایا اور سکہایا اور طریقہ
دکہلایا اور نماز تعلیم کی آپ نے فرمایا جب تم نماز پڑہنے کا قصد کرو پہلے صفون کو درست کرو پہر کوئی تم مین سے امامت کرے جب وہ
تکبیر کہی تم بہی تکبیر کہو اور جب وہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تم آمین کہو اللہ قبول کریگا اور جب وہ تکبیر کہے اور رکوع کرے تم بہی
تکبیر کہو اور رکوع کرو کیونکہ امام تم سے پہلے رکوع کریگا اور تم سے پہلی سر اوٹہا ویگا رسول اللہ نے فرمایا پہر اسکا عوض اوسکا عوض اوہر آجاویگا ف
یعنی تم رکوع مین امام کے بعد جاؤگے تو سر اوٹہانے مین امام سے دیر کرو گے اوتنا ہی رکوع تم کو ملیگا اور جتنا امام نے پڑہا ہی رکوع مین تم
بہی پڑہ سکو گے ف اور جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللہم ربنا لک الحمد کہو اللہ سن لیویگا کیونکہ اللہ جل جلالہ نے اپنے نبی کے زبان
پر ارشاد فرمایا سمع اللہ لمن حمدہ اللہ سنتا ہی اوسکی جو کوئی اوسکی تعریف کرے اور جب وہ تکبیر کہے اور سجدہ کرے تم
تکبیر کہو اور سجدہ کرو کیونکہ امام تم سے پہلے سجدہ کریگا اور تم سے پہلے سر اوٹہاویگا آپنے فرمایا یہہ اوسکا عوض ہو جاویگا
اور جب امام بیٹہے تو تم مین سے ہر ایک پہلی یہی کہے التحیات الطیبات الصلوات للہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی
عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ امام احمد کی روایت مین یون ہی السلام علیک ایہا النبی
ورحمۃ اللہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ - دوسری روایت مین بہی ایسا ہی ہے
مگر اتنا زیادہ ہی فاذا قرأ فانصتوا جب امام قرات کرے تو تم چپ رہو اور تشہد مین اتنا زیادہ ہی بعد اشہد ان لا الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ - کہا ابو داؤد وفی الانصتوا کا لفظ محفوظ نہین ہی صرف اوسکو سلیمان تیمی نے نقل کیا ہی اس حدیث مین عن

ابن عباس انه قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمنا التشہد کما یعلمنا القرآن وکان یقول التحیات المبارکات الصلوات الطیبات للہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ ہمکو تشہد طرح سکھاتی جس طرح قرآن کی سورت سکھاتی آپ فرماتی تھے التحیات المبارکات الصلوات الطیبات للہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمد رسول اللہ **ف** عبد اللہ بن مسعود کی تشہد کے بعد یہ تشہد صحیح ہے روایت کیا اسکو مسلم نے **عن** سمرۃ بن جندب اما بعد امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان فی وسط الصلوۃ او حین انقضائہا فابدء قبل التسلیم فقولوا التحیات الطیبات والصلوات والملک للہ ثم سلموا عن الیمین ثم سلموا علی قاریکم وعلی انفسکم **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے ہمکو حکم کیا رسول اللہ نے جب ہم بیچ نماز مین بیٹھین یا اخیر مین بیٹھین تو قبل سلام کے یہ کہین التحیات الطیبات والصلوات والملک سے پھر سلام پھیرو داہنی طرف پھر سلام کرو اپنے امام پر اور اپنی اوپر **باب** الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد التشہد بعد تشہد کے درود پڑہنے کا بیان

عن کعب بن عجرۃ قال قلنا او قالوا یا رسول اللہ امرتنا ان نصلی علیک وان نسلم علیک فاما السلام فقد عرفناہ فکیف نصلی علیک قال قولوا اللہم صل علی محمد وآل محمد کما صلیت علی ابراہیم وبارک علی محمد وآل محمد کما بارکت علی ابراہیم انک حمید مجید **ترجمہ** کعب بن عجرہ سے روایت ہے ہم نے کہا یا لوگون نے کہا یا رسول اللہ آپنے ہمکو حکم کیا ہے کہ بھیجین درود اور سلام بھیجا کرو تو سلام کا طریقہ ہمکو معلوم ہو گیا لیکن درود کیون کر بھیجین آپنے فرمایا کہو اللہم صل علی محمد وآل محمد کما صلیت علی ابراہیم وبارک علی محمد وآل محمد کما بارکت علی ابراہیم انک حمید مجید۔ دوسری روایت مین ہے۔ اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی آل ابراہیم۔ تیسری روایت مین ہے۔ اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی آل ابراہیم انک حمید مجید۔ اللہم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی آل ابراہیم انک حمید مجید۔ زبیر بن عدی کی روایت مین ہے۔ کما صلیت علی آل ابراہیم انک حمید مجید وبارک علی محمد الخ **عن** ابی حمید الساعدی انہم قالوا یا رسول اللہ کیف نصلی علیک قال قولوا اللہم صل علی محمد وازواجہ وذریتہ کما صلیت علی ابراہیم وبارک علی محمد وازواجہ وذریتہ کما بارکت علی آل ابراہیم انک حمید مجید **ترجمہ** ابی حمید ساعدی سے روایت ہے لوگون نے کہا یا رسول اللہ کیونکر درود بھیجین آپنے فرمایا کہو اللہم صل علی محمد وازواجہ وذریتہ کما صلیت علی ابراہیم وبارک علی محمد وازواجہ وذریتہ کما بارکت علی آل ابراہیم انک حمید مجید **عن** ابی مسعود البدری الانصاری انہ قال اتانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مجلس سعد بن عبادۃ فقال لہ بشیر بن سعد امرنا اللہ ان نصلی علیک یا رسول اللہ فکیف نصلی علیک فسکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی تمنینا انہ لم یسالہ ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قولوا اذکر معنی حدیث کعب بن عجرۃ زاد فی آخرہ فی العالمین انک حمید مجید **ترجمہ** ابی مسعود بدری انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے سعد

بن عبادہ کی مجلس مین تو بشیر بن سعد نے کہا یا رسول اللہ جل جلالہ نے ہمکو حکم کیا آپ پر درود بھیجنے کا تو کیونکر درود بھیجین ہم آپ پر
آپ چپ ہو رہے یہانتک کہ ہم نے خیال کیا کاش نہ پوچھتے پھر رسول اللہ نے فرمایا کہو ویسا ہی بیان کیا جیسا اوپر گزرا کعب بن
عجرہ کے روایت مین ہے اخیر مین ہے فی العالمین انک حمید مجید **عن** عقبۃ بن عمرو بھذا الخبر قالوا اللھم صل
علی محمد النبی الامی وعلی ؟ محمد **ترجمہ** عقبہ بن عمرو سے روایت ہے اسی حدیث مین یون کہو۔ اللھم صل علی
محمد النبی الامی وعلی آل محمد **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من سرہ ان یکتال بالمکیال
الاوفی اذا صلی علینا اھل البیت فلیقل اللھم صل علی محمد النبی وازواجہ امھات المومنین وذریتہ واھل
بیتہ کما صلیت علی ابراھیم انک حمید مجید **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جس شخص کو بھلا معلوم ہو پورا پورا ثواب ملنا وہ درود بھیجنے کا ہم اہل بیت پر تو یون کہے۔ اللھم صل علی النبی وازواجہ امہات
المومنین وذریتہ واہل بیتہ کما صلیت علی ابراھیم انک حمید مجید **عن** ابی ھریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا فرغ احدکم من التشھد الاخیر فلیتعوذ باللہ من اربع من عذاب جھنم ومن عذاب القبر و
من فتنۃ المحیا والممات ومن شر المسیح الدجال **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
کوئی شخص تم مین سے اخیر تشہد سے فارغ ہو تو چار چیزون سے پناہ مانگے ایک جہنم کے عذاب سے دوسرے قبر کی عذاب تیسری زندگی
اور موت کے فتنے سے چوتھی مسیح دجال کے فتنے سے **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یقول بعد التشھد اللھم
انی اعوذ بک من عذاب جھنم واعوذ بک من عذاب القبر واعوذ بک من فتنۃ الدجال واعوذ بک من فتنۃ المحیا
والممات **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ فرماتے تھے تشہد کے بعد اللھم انی اعوذ بک اخیر تک **عن** محجن بن الادرع
قال دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسجد فاذا ھو برجل قد قضی صلاتہ وھو یتشھد وھو یقول اللھم انی
اسئلک یا اللہ الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد ان تغفر لی ذنوبی انک انت
الغفور الرحیم قال فقال قد غفر لہ قد غفر لہ ثلاثا **ترجمہ** محجن بن الادرع سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مسجد مین تشریف لائے دیکھا تو ایکشخص نماز پڑھ چکا ہے تشہد پڑھ رہا ہے اور کہتا ہے اللھم انی اسالک یا اللہ الاحد الصمد الذی لم
یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد ان تغفر لی ذنوبی انک انت الغفور الرحیم آپ نے فرمایا یہ بخشدیا گیا یہ بخشدیا گیا تین بار **باب**
اخفاء التشھد تشہد آہستہ پڑھنا **عن** عبد اللہ قال من السنۃ ان یخفی التشھد **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود نے کہا سنت
ہے تشہد کا آہستہ پڑھنا **باب** الاشارۃ فی التشھد انگلی سے اشارہ کرنیکا بیان **عن** علی بن عبد الرحمن المعاوی
قال رانی عبد اللہ بن عمر وانا اعبث بالحصی فی الصلوۃ فلما انصرف نھانی وقال اصنع کما کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یصنع فقلت وکیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع قال کان اذا جلس فی الصلوۃ وضع
یدہ الیمنی علی فخذہ الیمنی وقبض اصابعہ کلھا واشار بإصبعہ التی تلی الابھام ووضع کفہ الیسری علی فخذہ الیسری

ترجمہ علی بن عبد الرحمن المعاوی سے روایت ہے مجھکو عبد اللہ بن عمر نے دیکھا کنکریوں سے کھیلتے ہوئی نماز میں جب نماز سے فارغ ہوئے تو اس سے منع کیا اور کہا وہ کیا کرتے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کرتے تھے میں نے کہا آپ کیا کرتی تھی اونہوں نے کہا آپ جب بیٹھتے تھے نماز میں تو رکھتے داہنا ہاتھہ داہنی ران پر رکھتے اور سب انگلیوں کو بند کر لیتے لیکن کلمے کے انگلی سے اشارہ کرتے اور بایاں ہاتھہ بائیں ران پر رکھتے **عن** عبد اللہ بن الزبیر قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا قعد فی الصلاۃ جعل قدمہ الیسریٰ تحت فخذہ الیمنیٰ وساقہ وشد قدمہ الیمنیٰ ووضع یدہ الیسریٰ علی رکبتہ الیسریٰ ووضع یدہ الیمنیٰ علی فخذہ الیمنیٰ واشار باصبعہ قال وانا عبد الواحد واشار بالسبابۃ

ترجمہ عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز میں بیٹھتے تو اپنا بایاں پاؤں داہنی ران اور داہنی پنڈلی کے نیچے کرتے اور داہنا پاؤں بچھا دیتے اور بایاں ہاتھہ بائیں گھٹنے پر رکھتے اور داہنا ہاتھہ داہنی ران پر رکھتے اور انگلی سے اشارہ کرتے عبد الواحد نے اسکو بتایا کلمے کی انگلی سے اشارہ کیا **عن** عبد اللہ بن الزبیر انہ ذکر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یشیر باصبعہ اذا دعا ولا یحرکھا قال ابن [illegible] دینا وقال الخبر فی علماء اہل بیتہ انہ رأی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یفعل ذلک ویجامل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدہ الیسریٰ علی فخذہ الیسریٰ

ترجمہ عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اشارہ کرتے تھے اپنی انگلی سے جب تشہد پڑھتے تھے اور اسکو حرکت نہیں دیتے تھے **ف** اکثر علما کا یہی مذہب ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے امام ابو حنیفہ رح نے اور مالک رح کی نزدیک ملانا مستحب ہے بدلیل حدیث وائل بن حجر کے دوسری روایت میں ہے عبد اللہ بن الزبیر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسطرح دعا مانگتے دیکھا اور آپ بایاں ہاتھہ اپنا بائیں ران پر رکھتے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ یشیر باصبعہ اشارۃ اپنی انگلی اشاری کے مقام پر کرتے یعنے اسیطرف دیکھتے **عن** نمیر الخزاعی قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واضعا ذراعہ الیمنیٰ علی فخذہ الیمنیٰ رافعا اصبعہ السبابۃ قد حناھا شیئا

ترجمہ نمیر خزاعی سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اپنا داہنا ہاتھہ داہنی ران پر رکھتے اور کلمے کی انگلی کو اٹھائی ہوئی تھی تھوڑا سا جھکائی ہوئی **باب** کراھیۃ الاعتماد علی الید فی الصلوٰۃ نماز میں ہاتھہ ٹیکنے کی ممانعت **ف** یعنے بیٹھے ہوئے ایکطرف زمین پر ہاتھہ ٹیک کر بیٹھنا یا کہڑی ہو وقت دونو ہاتھہ زمین پر ٹیک کر اٹھنا مگر یہہ اخیر امر ثابت نہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بعضوں نے کہا یہہ فعل ایکا [illegible] میں تھا **عن** ابن عمر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال احمد بن حنبل ان یجلس الرجل فی الصلوٰۃ وھو معتمد علی یدہ وقال ابن شبرمۃ نھی ان یعتمد الرجل علی یدیہ اذا نھض فی الصلوٰۃ وقال ابن رافع ان یصلی الرجل وھو معتمد علی یدیہ اذا نھض من السجود وقال ابن عبد الملک ان یعتمد الرجل علی یدیہ اذا نھض فی

ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (امام احمد کی روایت) بیٹھنے سے نماز میں ہاتھہ پر ٹیکا دیکر (ابن شبرمہ کی روایت) منع کیا ہاتھہ پر ٹیکا دینے سے نماز میں (ابن رافع کی روایت) منع کیا نماز پڑھنے سے ہاتھوں پر ٹیکا دیکر اور بیان کیا اسکو سجدے سے اٹھتے وقت (ابن عبد الملک نے کہا) منع کیا ہاتھوں پر ٹیکا دینے سے کہڑی ہوتے وقت نماز میں **ف** ابن شبرمہ کی روایت مطلق ہے اور ابن رافع اور ابن عبد الملک کی روایت سے اسی قول کو تائید ہوتی ہے کہ سجدے سے ہاتھ ٹیک کر اوٹھنا چاہیے اور اس میں گنجایش نہیں ہے اس تاویل کے کہ مراد ہاتھہ ٹیکنا ہو معذور کی حالت میں۔ جو لوگ سجدے سے دونوں ہاتھہ ٹیک کر اوٹھنا بہتر جانتے ہیں وہ دلیل لاتے ہیں مالک بن الحویرث کے حدیث سے واذا رفع راسہ من السجدۃ الثانیۃ جلس واعتمد علی الارض ثم قام

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سر سجدے سے بیٹھتے تو زمین پر ٹیکا لگا کر کہڑی ہوتے یعنی ہاتھہ زمین پر ٹیکتے روایت کیا اسکو بخاری نے **عن** اسمعیل ابن

مشبك يديه قال قال ابن عمر تلك صلاة المغضوب عليهم **ترجمہ** اسماعیل بن امیہ سے روایت ہے میں نے
نافع سے پوچھا اگر کوئی شخص نماز پڑھے ہاتھوں کی انگلیوں کو ملا کر (یعنی اس ہاتھ کی انگلیاں اوس ہاتھ کی گہائیوں
میں ڈالے اور اوس ہاتھ کی اس ہاتھ کی گہائیوں میں) انہوں نے کہا ابن عمر نے کہا یہ تو نماز مغضوب علیہم کی ہے
یعنی اون لوگوں کی جن پر خدا کا غضب نازل ہوا وہ یہودی ہیں یا اور کوئی قوم ہے **حسن** ابن عمر نے دیکھا
رجلا يتكئ على يده اليسرى وهو قاعد في الصلوة وقال هارون بن زيد ساقط على شقه الايسر
ثم التفت فقال لا تجلس هكذا فان هكذا يجلس الذين يعذبون **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے ایک شخص کو تکیہ لگائے
بائیں ہاتھ پر بیٹھے دیکھا نماز میں ہارون بن زید کی روایت میں ہے بائیں کروٹ پر پڑا ہوا دیکھا تو کہا تو اس طرح نہ
اون لوگوں کی نشست ہے جو عذاب دیے جاویں گے **باب** فی تخفیف القعود قعدہ اولیین میں تخفیف کا بیان **عن**
عبد الله بن مسعود انه عن النبي صلى الله عليه وسلم كان في الركعتين الاوليين كانه على الرضف قال اقتدا
حتى يقوم قال حتى يقوم **ترجمہ** عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی قعدے میں گویا گرم پتھر
پر بیٹھے تھے کھڑے ہوئی تک **ف** یعنی جلدی اوٹھ کھڑے ہوتے تھے اسواسطے کہ صرف تشہد پڑھتے تھے یا تشہد اور درود
پڑھتے تھے دعا نہ کرتے تھی برخلاف قعدہ اخیرہ کے اوس میں تشہد اور دعا اور درود سب ہوتی **باب** فی السلام
سلام پھیرنے کا بیان **عن** عبد الله ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يسلم على يمينه وعن شماله حتى يرى بياض
خده السلام عليكم ورحمة الله السلام عليكم ورحمة الله **ترجمہ** عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم
سلام پھیرتی تھے داہنی اور بائیں طرف یہانتک کہ آپکی رخسار کی سفیدی نظر آتی تھی السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم
ورحمۃ اللہ **ف** حنفیہ اور شافعیہ اور حنابلہ اور اکثر علماء کا یہی مذہب ہے کہ سلام داہنی اور بائیں طرف پھیرے اور بعضوں کے
نزدیک ایک ہی سلام سامنے کرے پھر تھوڑا سا داہنی طرف مڑجاوے **عن** وائل بن حجر قال صليت مع النبي
صلى الله عليه وسلم فكان يسلم عن يمينه السلام عليكم ورحمة الله وبركاته وعن شماله السلام عليكم
ورحمة الله **ترجمہ** وائل بن حجر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی آپ داہنی طرف سلام
پھیرتی کہتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور بائیں طرف کہتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ **عن** جابر بن سمرة قال كنا اذا
صلينا خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم فسلم احدنا اشار بيده من عن يمينه ومن عن يساره فلما صلى
قال لما بال احدكم يرمي بيديه كانها اذناب خيل شمس انما يكفي احدكم او لا يكفي احدكم ان يقول هكذا و
اشار اصبعه يسلم على اخيه من عن يمينه ومن عن شماله **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے ہم نماز پڑھتے تھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پھر ہم میں سے کوئی سلام پھیرتا تو اشارہ کرتا اپنے ہاتھ سے داہنے والی اور بائیں والی کیطرف
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے فرمایا کیا حال ہے تمہارا ہاتھوں سے اشارہ کرتا ہے ایک تم میں کا گویا وہ دمیں ہیں

شریر گھوڑون کی کانی ہی ہر ایک تم مین کو اسطرح پر کرنا اور اشارہ کیا آپ نی اپنی انگلی سے سلام کری اپنی داہنی طرف والی بہائے کو اور بائین طرف والی کو۔ دوسری روایت مین ہی اما یکفی احدکم ولعدھم ان یضع یدہ علی فخذہ ثم یسلم علی اخیہ من علی یمینہ وشمالہ۔ کیا کانی نہین ہے تم مین سی کسی کو اپنا ماتہہ رکہے رہے ران پر اور سلام کری اوس شخص کو جو اوسکی داہنی طرف ہے اور اوس شخص کو جو اوسکی بائین طرف ہی۔ تیسری روایت مین ہی **عن** جابر بن سمرۃ قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والاکسر رافعوا ایدیھم قال ما لی اراکم رافعی ایدیکم کانھا اذناب خیل شمس اسکنوا فی الصلوۃ **ترجمہ** جابر بن سمرہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور لوگ اپنے ماتہے اوٹہائی ہوئی تہے (زہیر نی کہا مین سمجہتا ہون نماز مین) آپ نی فرمایا کیا ہی مین تمکو دیکہتا ہون ماتہے اوٹہائی ہوئی گویا وہ دین ہین سرکش گھوڑون کی نماز مین سکون اختیار کرو وغیرہ تہمنا حرکت نہ کرنا **ف** ان حدیثون مین سلام کیوقت ماتہہ اوٹہانی کو منع فرمایا یہ نہین مراد ہے کہ رکوع کیوقت یا رکوع سی اوٹہتے وقت ماتہہ نہ اوٹہاؤ بعض حنفیون نے جنکو علم حدیث سی مس نہین ہی ان حدیثونکو رفع یدین عند الرکوع کی ممانعت مین ذکر کیا ہے۔ حالانکہ ان حدیثون کو اوس سے کچہہ تعلق نہین **باب** الرد علی الامام امام کو سلام کا جواب دینا **عن** سمرۃ قال امرنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان نرد علی الامام وان نتحاب وان یسلم بعضنا علی بعض **ترجمہ** سمرہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمکو حکم کیا امام کے سلام کا جواب دینے کا **ف** جو شخص امام کے داہنی طرف ہو وہ بائین سلام مین اور جو بائین طرف ہو وہ داہنی سلام مین امام کی نیت کرلی اور جو امام کی پیچہی ہو وہ پہلے سلام مین امام کی نیت کرلی۔ بعضون نی کہا تین سلام کری ایک سامنی امام کو اوسکے سلام کا جواب دیوی دوسرا داہنی والون کو تیسرا بائین والون کو **ف** اور آپس مین دوستی رکھنے کا اور ایکدوسرے کو سلام کرنی کا **عن** ابن عباس قال کان یعلم انقضاء صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالتکبیر **ترجمہ** ابن عباس سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ختم اوسوقت معلوم ہوتا ہی جب تکبیر ہوتی **ف** بعد نماز کے لوگ ذکر الٰہی کرتے پکار کر اوسوقت معلوم ہوتا کہ آپ نماز پڑہ چکے لیکن اکثر لوگون نی اسپر عمل نہین کیا اور جہر بالذکر کو بعد نماز کے مکروہ کہا ہی مگر ابن حزم ظاہری نے مسنون لکھا ہی **عن** ابی معبد مولی ابن عباس ان رفع الصوت بالذکر حین ینصرف الناس من المکتوبۃ کان ذلک علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان ابن عباس قال کنت اعلم اذا انصرفوا بذلک واسمعہ **ترجمہ** ابو معبد سی جو مولی ابن عباس کے ہین روایت ہی انہون نی کہا پکار کر ذکر کرنا بعد نماز فرض کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانی مین تہا اور ابن عباس کہتے تہے مجہکو اس ذکر کے سننی سی معلوم ہوتا کہ لوگ نماز سی فارغ ہوئے اور مین اوسکو سنا کرتا **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اختصار السلام سنۃ **ترجمہ** ابو ہریرہ رض روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا سلام کا مختصر کرنا سنت سے **ف** یعنی السلام علیکم ورحمۃ اللہ کو آواز سی ادا کرنا مکروہ ہی اوس مین مد نہ کری **باب** اذا احدث فی صلوتہ نماز مین وضو توٹ جاوے

تو کیا کرے **عن** علی ابن طلق قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فسا احدکم فی الصلاۃ فلینصرف فلیتوضا ولیعد صلاتہ **ترجمہ** علی بن طلق سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا جب تم مین سے کوئی نماز مین پھسکے مارے تو چلا جاوے اور وضو کرے پھر دوبارہ نماز پڑھے **ف** یعنی سرے سے پڑھے یا اوسی نماز پر بنا کرلیوے اگر کسی سے بات نہ کی ہو جیسی ترمذی اور ابن ماجہ کی روایت مین ہے **باب** فی الرجل یتطوع فی مکانہ الذی صلی فیہ المکتوبۃ جہان پر فرض پڑھے ہون وہان نفل پڑھے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعجز احدکم قال عن عبد الوارث ان یتقدم او یتاخر وعن یمینہ او عن شمالہ زاد فی حدیث حماد فی الصلاۃ یعنی فی السبحۃ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم مین سے کوئی اس سے عاجز ہے کہ آگے بڑھ جاوے یا پیچھے ہٹ جاوے یا داہنی طرف یا بائین طرف چلا جاوے نفل کے نماز پڑھنے کی جگہ **ف** یعنی جہان پر فرض پڑھی ہے وہان نفل نہ پڑھے آگے یا پیچھے یا داہنی بائین ہٹ کر پڑھے **عن** الارزق بن قیس قال صلی بنا امام لنا یکنی ابا رمثۃ فقال صلیت ہذہ الصلوۃ او مثل ہذہ الصلوۃ مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کان ابوبکر وعمر یقومان فی الصف المقدم عن یمینہ وکان رجل قد شہد التکبیرۃ الاولی من الصلوۃ فصلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم سلم عن یمینہ وعن یسارہ حتی رأینا بیاض خدیہ ثم انفتل کانفتال ابی رمثۃ یعنی نفسہ فقام الرجل الذی ادرک معہ التکبیرۃ الاولی من الصلوۃ یشفع فوثب الیہ عمر فاخذ بمنکبیہ فھزہ ثم قال اجلس فانہ لم یہلک اہل الکتاب الا انہم لم یکن بین صلواتہم فصل فرفع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بصرہ فقال اصاب اللہ بک یا ابن الخطاب **ترجمہ** ارزق بن قیس سے روایت ہے ہمارے نماز پڑھائی امام نے جسکا نام ابورمثہ تہا پر اوس نے کہا مین نے بھی نماز یا ایسی ہی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ پڑہی کہا اوس نے ابوبکر اور عمر پہلے صف مین کھڑے ہوتے تہے داہنی طرف اور ایک شخص تکبیر اولی پاچکا تہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہ چکے آپ نے سلام پہیرا داہنی طرف اور بائین طرف یہان تک کہ ہم نے آپکے گالون کی سفیدی دیکھی پھر آپ اوسی کھڑے ہوئے جیسے ابورمثہ اوٹھ کھڑا ہوا اب وہ شخص جس نے تکبیر اولی پائی تھی لگا دوگانہ پڑہنے حضرت عمر نے کود کر اوسکے مونڈہی پکڑی اور اوسکو ہلا کر بٹہا دیا اور کہا اہل کتاب (یہود اور نصاری) اسی واسطے تباہ ہوگئی انہون نے کہا ایک نماز کو دوسری سے جدا نہ کیا اتنی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر آنکہ اوٹھا کر دیکہا اور فرمایا اللہ نے تجہے ٹہیک بات کہنے کی توفیق دی اے خطاب کے بیٹے **باب** السہو فی السجدتین سجدہ سہو کا بیان **عن** ابی ہریرۃ قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احدی صلاتی العشی الظہر او العصر قال فصلی بنا رکعتین ثم سلم ثم قام الی خشبۃ فی مقدم المسجد فوضع یدیہ علیہا احداہما علی الاخری یعرف فی وجہہ الغضب ثم خرج سرعان الناس وہم یقولون قصرت الصلوۃ وفی الناس ابوبکر وعمر فہابا ان یکلماہ فقام رجل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسمیہ ذا الیدین فقال

یارسول اللہ انسیت ام قصرت الصلاۃ قال لم انس ولم تقصر الصلاۃ قال بلی نسیت یارسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم فاقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی القوم فقال اصدق ذو الیدین فاومؤا ای نعم
فرجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی مقامہ فصلی الرکعتین الباقیتین ثم سلم ثم کبر وسجد مثل سجودہ
اواطول ثم رفع وکبر ثم کبر وسجد مثل سجودہ اواطول ثم رفع وکبر قال فقیل لمحمد سلم فی السھو
فقال لم احفظہ عن ابی ھریرۃ ولکن نبئت ان عمران بن حصین قال ثم سلم ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اون دونو نمازون مین سے جو دو پھر ڈھلنے کے بعد پڑہی جاتین ہین یعنے ظہر اور عصر مین
سے کوئی نماز پڑہائی مگر دو ہی رکعتین پڑہ کر سلام پھیر دیا پھر آپ ایک لکڑی کیطرف جو مسجد کے آگے کھڑی تھی گئے اور
دونو ہاتھہ تلے اوپر ادسپر کہے آپ کی چہرہ سے اوسوقت غصہ معلوم ہوتا تہا جو لوگ جلد باز تہے وہ تو (مسجد کے دروازون سے)
نکلکر چلدیئے (جلد باز سے مراد یہ ہی کہ سلام پھیرتے ہی چلے جاتی تھی بعد نماز کی ذکر اور دعا کی لیی مسجد مین ٹھہرتی تہے
اور باقی لوگ کہنے لگی نماز کم ہوگئی گھٹ گئی (بجای چار رکعتون کے دو ہی رکعتین رہ گئین) اون لوگون مین ابوبکر اور عمر
بھی تہے وہ دونو ڈر کے مارے آنحضرت سے عرض نہ کرسکے (کیونکہ اوس وقت آپ غصے مین تھی) ایکشخص کہڑا ہوا جسکو رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم ذوالیدین کہا کرتے تہے (ذوالیدین یعنے دو ہاتھہ والا اوسکے ہاتھ بڑی بڑی تھی اسواسطے یہ اوسکا نام ہوگیا) اور بولا
یارسول اللہ آپ بہول گئے یا رسول اللہ اوسوقت آپ لوگون کیطرف مخاطب ہوے اور پوچہا ذوالیدین سچ کہتا ہی لوگون نی اشارے
سے کہا ہان آپ پھر امامت کیجگہہ پر آئی اور دو رکعتین جو باقی رہ گئی تہین پڑہین پھر سلام پھیرا بعد اوسکی اللہ اکبر کہا
اور سجدہ کیا مانند اور سجدون کی یا کچہہ لمبا پھر سر اوٹہایا اللہ اکبر کہا اور دوسرا سجدہ کیا مانند اور سجدون کی یا کچہہ لمبا پھر
سر اوٹہایا اللہ اکبر کہکر کسیے نے پوچہا محمد بن سیرین سے جو اس حدیث کی راوی ہین کیا سجدہ سہو کرکے پر سلام پھیرا انہون
نی کہا ابوہریرہ سے تو سنے یاد نہین لیکن مجہے خبر دی گئی کہ عمران بن حصین نے کہا پھر آپ نی سلام پھیرا دوبارہ بعد
سجدہ سہو کے) دوسری روایت مین ہی قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یقل لنا ولم یقل فاومؤا
قال فقال الناس نعم قال ثم رفع ولم یقل وکبر ثم کبر وسجد مثل سجودہ اواطول ثم رفع وثم
حدیثہ لم یذکر ما بعدہ ولم یذکر فاومؤا الا حماد بن زید ترجمہ آپ نی نماز پڑہی یہ نہین کہا کہ ہماری ساتھ
پڑہی نہ یہ کہا لوگون نے اشارہ کیا بلکہ لوگون نی ہان کہا پھر آپ نے سر اوٹہایا اور یہ نہین کہا کہ آپ نے اللہ اکبر کہا پھر
اللہ اکبر کہا اور سجدہ کیا مانند اور سجدون کے یا کچہہ لمبا پھر سر اوٹہایا پس حدیث پوری ہوگئی اسکی بعد کا مضمون کچہہ نہین بیان
کیا اور نہ اسکا ذکر کسی نے نہین کیا سوا حماد بن زید کے۔ تیسری روایت مین ہی عن ابی ھریرۃ قال صلی بنا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم بمعنی حماد کلہ الی اخر قولہ نبئت ان عمران بن حصین قال ثم سلم قال قلت فالتشھد قال
لم اسمع فی التشھد واحب الی ان یتشھد ولم یذکر کان یسمیہ ذا الیدین ولا اذکر فاومؤا ولا ذکر التضب

حدیث ذوالیدین سے ثابت ہوا کہ سلام پھیرنے کے بعد اگر کوئی نماز کا رکن بھول کر چھوڑ دیا ہو تو اب بھول کر کیا ہوا

وحدیث ایوب ادم ترجمہ ابی ہریرہ سی روایت ہی نماز پڑہای ہمارے ساتہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل روایت
حماد کے اخیر تک کہا پہر آپنے سلام پہیرا مین نے کہا تشہد اونہون نے کہا مین نے تشہد مین کچہہ نہین سنا لیکن میری نیت یہ
تشہد پڑہنا بہتر ہے لیکن اس روایت مین ذوالیدین نام رکہنے کا ذکر نہین ہے نہ اشارے کا ذکر ہے نہ غصہ کا اور حدیث
حماد کی پوری ہے - چوتہی روایت مین ہی ثم کبر وسجد تکبیر کہی پہر تکبیر کہے پہر سجدہ کیا - مگر کسی نے نقل
نہین کیا سوا حماد کے ہشام سے - پانچوین روایت مین ہی ولم یسجد سجدتی السہو حتی یقنہ اللہ ذلک آپنے سجدہ سہو
نہ کیا یہانتک کہ آپکو یقین ہو گیا (دو رکعت نہ پڑہنے کا) ایک روایت مین ہی ولم یسجد السجدتین اللتین یسجد ان اذا شک
حتی یقال انہ اس آپ نے سجدے شک کے نہ کیے جبتک لوگون نے تلکہ بیان نہین کیا عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم صلی الظہر فسلم فی الرکعتین فقیل لہ نقصت الصلاۃ فصلی رکعتین ثم سجد سجدتین ترجمہ ابی ہریرہ رض
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑہی دو رکعتون کی بعد سلام پہیر دیا لوگون نے کہا نماز گہٹ گئی یا آپنے
گہٹا دی آپنے دو رکعتین اور پڑہین اور دو سجدے کیے عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم انصرف من الرکعتین
من صلوۃ المکتوبۃ فقال لہ رجل اقصرت الصلاۃ یا رسول اللہ ام نسیت قال کل ذلک لم اصل فقال الناس
قد فعلت ذلک یا رسول اللہ [redacted] ثم انصرف ولم یسجد سجدتی السہو ترجمہ
ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض کے دو رکعتین پڑہ کر اوٹہہ کہڑے ہوئے ایکشخص بولا کیا نماز گہٹ گئی
یا رسول اللہ یا آپ بہول گئے آپنے فرمایا کوئی بات نہین کے مینے لوگ بولی یا رسول اللہ آپنے یہ کیا (مینے کم پڑہا نماز کو)
آپنے پہر دو رکعتین پڑہین اور اوٹہہ کہڑے ہوئے سجدہ سہو نہین کیا کہا ابوداؤد نے روایت کیا اس حدیث کو داؤد
بن الحصین نے ابوسفیان مولی ابی احمد سے انہون نے ابوہریرہ سے انہون نے رسول اللہ صلعم سے یہی قصہ اس مین یہہ ہی کہ آپنے
دو سجدے کیے بیٹہے بیٹہے بعد سلام کے عن ابی ہریرۃ بہذا الخبر قال ثم سجد سجدتی السہو بعد ما سلم
ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہی یہی حدیث اوپر مین ہی ہی پہر آپنے دو سجدہ کیے بعد سلام کے عن ابن عمر قال صلی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسلم فی الرکعتین فذکر نحو حدیث ابن سیرین عن ابی ہریرۃ قال ثم سلم ثم سجد
سجدتی السہو ترجمہ عبداللہ بن عمر سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی دو رکعت کی بعد سلام پہیر دیا پہر
یہی قصہ بیان کیا اور کہا پہر آپنے سلام پہیرا اور دو سجدے سہو کیے عمران بن حصین قال [redacted] رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی ثلث رکعات من العصر ثم دخل قال عن مسلم فقام الیہ رجل یقال لہ الخرباق وکان طویل الیدین
فقال اقصرت الصلاۃ یا رسول اللہ فخرج مغضبا یجر ردائہ فقال اصدق قالوا نعم فصلی تلک الرکعۃ
سلم ثم سجد سجدتین ثم سلم ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین رکعت عصر کی
پڑہ کر سلام پہیر دیا مسدد نے مسلم سے نقل کیا پہر آپ حجری مین چلے گئے ایکشخص کہڑا ہوا جسکا نام خرباق تہا اور اسکے دونو ہاتہہ لمبے

بولا یارسول اللہ کیا نماز کم ہوگئی آپ غصہ مین اُٹھ چادر کھینچتے ہوئے اور پوچھا یہ سچ کہتا ہے لوگون نی کہا ہان آپ نے اوس رکعت کو جو رہ گئی تھی پڑہا پھر سلام پھیرا پھر دو سجدہ کیے پھر سلام پھیرا **باب** اذا صلی خمسا خمسا جو نماز کی پانچ پڑہ لے

تو کیا کری **عن** عبد اللہ قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظہر خمسا فقیل لہ ازید فی الصلوۃ قال وما ذاک قال صلیت خمسا فسجد سجدتین بعد ما سلم ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعتین پڑہین لوگون نی کہا کیا نماز مین کچھ بڑہ گیا آپ نے فرمایا کیون کہا آپ نے پانچ رکعتین پڑہین تو آپ نی دو سجدہ کر لیے بعد سلام کے

ف اختلاف ہی سجدہ سہو قبل سلام کے کری یا بعد سلام کے شافعی نے قبل سلام کہا ہی ابو حنیفہ نی بعد سلام کہا ہی مالک نے زیادت کیصورت مین بعد سلام کے اور کمی کیصورت مین قبل سلام کے کہا ہے۔ ہماری مشائخ کی ترویک مختار یہ ہے کہ جن مقامات مین سجدہ سہو آنحضرت سے ثابت ہی وہان جیسے آپنی کیا ہے ویسا ہی کری قبل سلام کی کیا ہی تو قبل سلام کے بعد سلام کے کیا ہی تو بعد سلام کے سوا ان کے اور مقامات مین اختیار ہی چاہی قبل سلام کے کری یا بعد سلام کے **عن** ابراھیم عن علقمۃ قال قال عبد اللہ صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابراھیم فلا ادری زاد ام نقص فلما سلم قیل لہ یا رسول اللہ احدث فی الصلوۃ شیء قال وما ذاک قالوا صلیت کذا وکذا فثنی رجلہ واستقبل القبلۃ فسجد سجدتین ثم سلم فلما انفتل اقبل علینا بوجھہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انہ لو حدث فی الصلوۃ شیء انبأتکم بہ ولکن انما انا بشر انسی کما تنسون فاذا نسیت فذکرونی وقال اذا شک احدکم فی صلوتہ فلیتحر الصواب فلیتم علیہ ثم لیسلم ثم لیسجد سجدتین ترجمہ ابراہیم نخعی سے روایت ہی انہون نی سنا علقمہ سے انہون نی سنا عبد اللہ سے کہ نماز پڑہی رسول اللہ صلعم نے ابراہیم نی کہا مجھین معلوم آپ نے اوس مین زیادہ کر دیا یا کم کر دیا (راوی سے بھولی ہے) جب سلام پھیرا لوگون نی کہا یا رسول اللہ کیا نماز مین کوئی نئی بات ہوئی فرمایا آپ نے کیا انہون نی کہا آپ نی اتنی رکعتین پڑہین آپ نے اپنا پانون جھکایا اور قبلی کیطرف موڑھ کیا اور دو سجدہ کیے پھر سلام پھیرا جب مجھ خوہی تو ہمارے طرف متوجہ ہوئی اور فرمایا اگر نماز مین کوئی نئی بات کا حکم ہوتا تو مین تم کو خبر کرتا لیکن مین بھی آدمی ہون بھولجاتا ہون جیسے تم بھولجاتے ہو جب مین بھول جایا کرون مجھہ یاد دلا دیا کرو اور فرمایا آپ نے جب تم مین سے کوئی شک کری نماز مین تو سوچہ کر شک کیا ہی پھر اوسی حساب سی نماز کو پورا کرے بعد اوسکے سلام پھیری پھر دو سجدے کری۔ دوسری روایت مین ہی فاذا نسیت احدکم فلیسجد سجدتین ثم تحول فیسجد سجدتین جب تم مین سے کوئی بھول جاوی تو دو سجدے کری پھر آپ پلٹے لئے اور دو سجدی کیے **عن** علقمۃ قال قال عبد اللہ صلی بنا رسو اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمسا فلما انفتل توشوش بینہم فقال ما شانکم قالوا یا رسول اللہ ھل زید فی الصلوۃ قال فانک قد صلیت خمسا فانفتل فسجد سجدتین ثم سلم ثم قال انما انا بشر انسی کما تنسون ترجمہ علقمہ سے روایت ہی عبد اللہ بن مسعود نے کھانا نماز پڑہائی ہمدی ساتھہ رسول اللہ نی تو پانچ رکعتین پڑہین جب آپ فارغ ہوئی لوگون نی کہس پس شروع کی

آپ نی فرمایا کیا کہتے ہو لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا نماز بڑھ لئی ہی آپ نے فرمایا نہین لوگون نی پھر آپ نی پانچ رکعتین پڑہین آپ مڑی اور دو سجدے کیی پھر سلام پہیرا بعد اوس کے فرمایا مین آدمی ہون بہولجاتا ہون جیسے تم بہول جاتی ہو **عن** معاویۃ بن حیدۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی یوما فسلم وقد بقیت من الصلوۃ رکعۃ فادرکہ رجل فقال نسیت من الصلوۃ رکعۃ فرجع فدخل المسجد وامر بلالا فاقام الصلوۃ فصلی للناس رکعۃ فاخبرت بذلک الناس فقالوا الی تعرف الرجل قلت لا الا ان اراہ فمر بی فقلت ھذا ھو فقالوا ھذا طلحۃ بن عبید اللہ **ترجمہ** معاویہ بن حیدہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک دن نماز پڑہائی تو سلام پہیر دیا حالانکہ ایک رکعت باقی تھی (اور آپ چلی) ایک شخص آپسے جاکر ملا اور بولا آپ ایک رکعت بہول گئی نماز مین آپ لوٹی اور سجدے مین آئی اور حکم کیا بلال کو اونہون نی تکبیر کہی آپ نے ایک رکعت ادا کی مین نے یہ لوگون سے بیان کیا اونہون نی کہا تو جانتا ہی وہ شخص کون تہا مین نے کہا نہین البتہ اگر دیکہون تو پہچان لون گا پھر وہی شخص پہیرے سامنی ہی گزرا مین نی کہا یہ شخص تہا لوگون نے کہا یہ طلحۃ بن عبید اللہ **باب** اذا شک فی الثنتین او الثلاث ومن قال یلقی الشک جب شک ہو دو رکعتین پڑہین یا تین (یا ایک پڑہی ہی یا دو) تو شک کو دور کری **ف** اس مقام مین تین مذہب ہین ایک یہ کہ جب شک ہی تعداد رکعات مین تو دو سجدہ کرلی کافی ہے یہ مذہب ہے بعض سلف کا دوسرا یہ کہ شک کو دور کرے کم کو اختیار کری یعنی ایک اور دو تین شک ہو تو ایک سمجھے دو تین مین شک ہو تو دو سمجھے تین چار مین شک ہو تین سمجھے یہ مذہب نہایت صحیح اور مختار اور محتاط ہو تیسری یہ کہ غلبہ ظن پر عمل کری ورنہ کم کو اختیار کری **عن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا شک احدکم فی صلوتہ فلیلق الشک ولیبن علی الیقین فاذا استیقن التمام سجد سجدتین فان کانت صلاتہ تامۃ کانت الرکعۃ نافلۃ والسجدتان وان کانت ناقصۃ کانت الرکعۃ تماما لصلوتہ وکانت السجدتان مرغمتی الشیطان **ترجمہ** ابو سعید خدری سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سی شک کری اپنی نماز مین تو شک کو دور کری اور یقین پہ بنیاد ڈالے جب اوسکو یقین ہو جاوی نماز پوری ہو جانیکا تو دو سجدے کری اب دو صورتین ہین یا نماز اوسکی درحقیقت پوری ہو چکی ہی تو یہ رکعت نفل ہو جاوی گی اور سجدی بہی نفل ہو جاوینگے یا نماز پوری نہین ہوئی تہی تو اس رکعت سی پوری ہو جاوی گے اور دو سجدی شیطان کو ذلیل کرینگے **ف** اس لیے کہ اوسکے بہکانے سی کچہ نقصان نہین ہوا نماز کا نماز پوری ہوئی سجدون کا ثواب زیادہ ملا **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سمی سجدتی السھو المرغمتین **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی سجدہ سہو کا نام مرغمتین رکہا یعنی ذلیل کرنیوالی شیطان کے **عن** عطاء بن یسار ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا شک احدکم فی صلاتہ فلا یدری کم صلی ثلثا او اربعا فلیصل رکعۃ ولیسجد سجدتین وھو جالس قبل التسلیم فان کانت الرکعۃ التی صلی خامسۃ شفعھا بھاتین وان کانت رابعۃ فالسجدتان ترغیم للشیطان **ترجمہ** عطاء بن یسار سے

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو کسی تم مین سے شک کرے اپنی نماز مین پھر اوسکو یاد نہ رہی مین نے تین رکعتین پڑہین ہین یا چار رکعتین پڑہین ہین تو ایکر رکعت اور پڑہ لی اور دو سجدہ کرلی بیٹہے بیٹہے سلام سے پہلے اب اگر وہ رکعت درحقیقت پانچوین ہوگے تو یہہ دو سجدے ملکر ایک دوگانہ ہوجاویگا اور اگر چوتھی ہوگے تو دو سجدے ذلیل کرینگے شیطان کو

عن زید بن اسلم باسناد مالک قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا شک احدکم فی صلوتہ فان استیقن ان قد صلی ثلثا فلیقم فلیتم رکعۃ یسجدھا ثم یجلس فیتشہد فاذا فرغ فلم یبق الا ان یسلم فلیسجد سجدتین وھو جالس ثم یسلم ثم ذکر معنی مالک **ترجمہ** زید بن اسلم سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے شک کرے اپنی نماز مین اگر یقین ہوجاوے کہ مین نے تین رکعتین پڑہی ہین تو کہڑا ہوا اور ایک رکعت سجدہ کے ساتھ پڑہ کر بیٹہے تشہد پڑہے پھر جب فارغ ہو (سب کاموں سے) اور سوا سلام کے کچہ باقی نہ رہے تو دو سجدے کرے پھر سلام پہیرے - پھر وہی بیان کیا جو اوپر کی حدیث مین گزرا **باب** من قال یتم علی اکثر ظنہ جسکو شک ہو وہ غلبہ ظن پر عمل کرے **عن** عبد اللہ بن مسعود عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کنت فی صلوۃ فشککت فی ثلاث او اربع واکبر ظنک علی اربع تشہدت ثم سجدت سجدتین وانت جالس قبل ان تسلم ثم تشہدت ایضا ثم تسلم **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو نماز مین ہو اور شک کرے تین رکعتین ہوئین ہین یا چار لیکن گمان غالب یہ ہو کہ چار ہوئین ہین تو تشہد پڑہ پھر دو سجدے کر بیٹہہ کر قبل سلام کے پھر تشہد پڑہ پہر سلام پہیر **ف** یہ حدیث عبد الواحد نے موقوف روایت کی اور موافقت کے عبد الواحد کی سفیان اور شریک اور اسرائیل نے اور اختلاف کیا ہے متن حدیث مین اور مسند نہین کیا اوسکو ابو عبیدہ نے ابن مسعود سے نہین سنا اسواسطے منقطع ہوئے - اکثر علما کا مذہب یہہ ہے کہ بعد سجدون سہو کے تشہد پڑہے پھر سلام پہیرے ائمہ اربعہ وغیرہم کا یہی قول ہے اور بعض لوگون کے نزدیک تشہد پڑہنا ضرور نہین ہے سجدون سہو کے بعد سلام پہیرے **عن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا صلی احدکم فلم یدر ازاد ام نقص فلیسجد سجدتین وھو قاعد فاذا اتاہ الشیطان فقال انک قد احدثت فلیقل قد کذبت الا ما وجد ریحا بانفہ او صوتا باذنہ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے نماز پڑہے پھر اوسکو یاد نہ رہے زیادہ پڑہی ہے یا کم تو دو سجدے کرلے بیٹہے کر جب شیطان آوے اور اوس سے کہے (یعنے دل مین وسوسہ ڈالی) تیرا وضو ٹوٹ گیا تہا تو کہے تو جہوٹا ہے مگر جب ناک سے بو سونگہے یا کان سے آواز سنے (تو وضو ٹوٹ جاویگا) **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان احدکم اذا قام یصلی جاءہ الشیطان فلبس علیہ حتی لا یدری صلی او لا فاذا وجد احدکم ذلک فلیسجد سجدتین وھو جالس **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی نماز پڑہنے کو کہڑا ہوتا ہے تو شیطان اوسکے پاس آتا ہے اور اوسکو بہلاتا ہے

یہان تک کہ اوسکو یاد نہین رہتا کتنی رکعتین پڑہین جب ایسا ہو تم مین سے کسیکو تو دو سجدے کرے بیٹھے بیٹھے دوسری روایت
مین ہے قبل التسلیم سلام سے پہلے - تیسری روایت مین ہے فلیسجد سجدتین قبل ان یسلم ثم یسلم دو سجدے
کرے سلام سے پہلے پھر سلام کرے **باب** من قال بعد التسلیم سجدہ سہو بعد سلام کے کرنیکا بیان **عن** عبد اللہ
بن جعفر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من شک فی صلاتہ فلیسجد سجدتین بعد ما یسلم **ترجمہ**
عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص شک کرے نماز مین تو دو سجدے کرے بعد سلام کے **باب**
من قام من ثنتین فلم یتشہد جو شخص دو رکعتین پڑہ کر اوٹھ کہڑا ہوا اور تشہد نہ پڑہے وہ کیا کرے **عن** عبد اللہ
بن بحینۃ انہ قال صلی لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین ثم قام فلم یجلس فقام الناس معہ فلما
قضی صلوتہ وانتظرنا التسلیم کبر فسجد سجدتین وھو جالس قبل التسلیم ثم سلم **ترجمہ** عبد اللہ
بن بحینہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہائی دو رکعتین پڑہکر اوٹھ کہڑے ہوئے اور قعدہ نہ کیا لوگ بہی
آپ کے ساتہہ اوٹھ کہڑے ہوئے جب آپ نماز سے فارغ ہوئے اور ہم لوگ سلام پہیرنے کے منتظر تھے آپ نے تکبیر کہی اور دو سجدے
بیٹھے بیٹھے قبل سلام کے پھر سلام پہیرا دوسری روایت مین ہے وکان منا المتشہد فی قیامہ بعض لوگون نے ہم مین سے
کہڑے کہڑے تشہد پڑہا - کہا ابو داؤد نے ابن الزبیر نے بھی دو سجدے کیے جب دو رکعتین پڑہ کر کہڑے ہوگئے تہے سلام سے پہلے
زہری کا بہی قول ہے **باب** من نسی ان یتشہد وھو جالس جو شخص بیٹہے کا قعدہ بہول جاوے وہ کیا کرے
ف یہ بعینہ وہی باب ہی جو اس سے پہلے مذکور ہوا شاید اسکو بہول سے دوبارہ ذکر کیا بعضون نے کہا مراد یہ ہی کہ
بیٹہے لیکن تشہد بہول جاوے اگرچہ معنی ظاہری اسکو مقتضی ہین پر حدیثین اسپر منطبق نہین ہوتین **عن** المغیرۃ بن شعبۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام [illegible] فان ذر قبل ان یستوی قائما فلیجلس
فان استوی قائما فلا یجلس ویسجد سجدتی السہو **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جب امام دو رکعت پڑہ کر کہڑا ہو جاوے پھر اوسکو یاد آوے سیدہا کہڑا ہونے سے پہلے تو بیٹہ جاوے اگر سیدہا ہو جانے کے
بعد یاد آوے تو نہ بیٹہے اور دو سجدہ سہو کر لے **ف** اگرچہ حدیث ضعیف ہی اسکی اسناد مین جابر بن یزید بن حارث
جعفی ہے جو رافضی ہونے کے علاوہ متہم بالکذب ہے اور ابو داؤد نے اپنی ساری کتاب مین سوا اس مقام کے اور کہین جابر جعفی سے
روایت نہین کیا لیکن شاہد ہی اسکی حدیث عبد اللہ بن بحینہ کی جو اوپر گذری اور حدیث مغیرہ بن شعبہ کے جو آگے آتی ہے **عن**
زیاد بن علاقۃ قال صلی بنا المغیرۃ بن شعبۃ فنہض فی الرکعتین فلنا سبحان اللہ فاشار الینا ان اسکتوا فسکتنا ثم
صلوتہ وسلم سجد سجدتی السہو فلما انصرف قال رأیت مثل ما صنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع کما
ترجمہ زیاد بن علاقہ سے روایت ہے نماز پڑہائی مغیرہ بن شعبہ نے تو اوٹھ کہڑی دو رکعت پڑہ کر (قعدہ اولے نہ کیا) ہم نے کہا سبحان
اللہ انہون نے بہی کہا سبحان اللہ اور نماز پڑہی گئی جب پورا کر چکے نماز کو اور سلام پہیرا تو دو سجدے سہو کے کیے جب فارغ

ہوئی تو کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا۔ کہا ابو داؤد نے سعد بن ابی وقاص اور عمران بن حصین اور ضحاک بن قیس اور معاویہ بن ابی سفیان نے ایسا ہی کیا ہے اور ابن عباس اور عمر بن عبد العزیز نے ایسا ہی فتوی دیا **عن** ثوبان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لکل سھو سجدتان بعد ما یسلم **ترجمہ** ثوبان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر سہو کے لیے دو سجدے ہین بعد سلام کے **ف** اس حدیث کی اسناد ضعیف ہے اگر صحیح ہوتا تو بعد سلام کے سجدہ سہو کرنا راجح ہوتا **باب** سجدتی السھو فیھما تشھد و تسلیم سجدہ سہو کرکے تشہد پھر سلام پھیرے **عن** عمران بن حصین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی بھم فسھی فسجد سجدتین ثم تشھد ثم سلم **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی پھر بھول گئے تو دو سجدے کئے بعد اونکی تشہد پڑھا پھر سلام پھیرا **باب** انصراف النساء قبل الرجال من الصلوۃ پہلے عورتون کو نماز سے فارغ ہوکر چلا جانا چاہیے بعد اوسکے مردونکو اوٹھنا چاہیے **ف** کیونکہ عورتین مردون کے ساتھہ اوٹھنی مین ہجوم ہوگا احتمال ہے نظر بد پڑیگی یا کسی عضو کے مس ہو جائیگا **عن** ام سلمۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سلم مکث قلیلا وکانون یرون ان ذلک کیما ینفذ النساء قبل الرجال **ترجمہ** ام المومنین ام سلمہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تہوڑی دیر ٹھہر جاتی لوگ اسکی وجہ یہ سمجھتے تھے کہ عورتین مردون سے پہلے چلی جاوین۔ **باب** کیف الانصراف من الصلوۃ نماز سے فارغ ہوکر کسطرف اوٹھنا چاہیے **ف** یعنی داہنی طرف جانا چاہیے یا بائین طرف **عن** ھلب انہ صلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکان ینصرف عن شقیہ **ترجمہ** ہلب سے روایت ہے انہون نے نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ آپ دونو طرف پھرا کرتی **ف** یعنی نماز سے فارغ ہوکر داہنے طرف اوٹھ کر چلے جاتی کبھی بائین طرف **عن** عبد اللہ قال لا یجعل احدکم نصیبا للشیطان منزلا ان لا ینصرف الا عن یمینہ وقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر ما ینصرف عن شمالہ قال عمارۃ اتیت المدینۃ بعد فرأیت منازل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن یسارہ **ترجمہ** عبد اللہ سے روایت ہے کوئی تم مین سے ایک حصہ اپنی نماز مین ہے شیطان کو نہ دی یعنی خواہ مخواہ جب ہو تو داہنی طرف اوٹھ کر چلے **ف** اوسکا التزام کرنا خلاف سنت اور شیطانی حرکت ہے **ف** حالانکہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اکثر بائین طرف اوٹھ کر جاتے عمارہ نے کہا مین مدینے مین آیا تو مین نے رسول اللہ صلعم کے گھر آپکے بائین طرف دیکھے (اس سے بھی معلوم ہوا کہ آپ اکثر بائین طرف اوٹھکر جاتے تھے) **باب** صلوۃ الرجل التطوع فی بیتہ نفل گھر مین پڑہنا بہتر ہے **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجعلوا فی بیوتکم من صلاتکم ولا تتخذوھا قبورا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھرون مین نماز پڑہا کرو اونکو قبر مت بناؤ **ف** جس قبر مین نماز نہین ہوتی وہ گویا جب گھر مین نماز نہ ہوئی وہ بھی قبر ہو گیا **عن** زید بن ثابت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوۃ المرء فی بیتہ

افضل من صلاته فی مسجدی هذا الا المکتوبة ترجمہ زید بن ثابت رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا گھر مین نماز پڑہنا بہتر ہی میری مسجد مین نماز پڑہنے سے مگر فرض **ف** یعنی فرض مسجد مین پڑہنا بہتر ہے **باب**
من صلی لغیر القبلة ثم علم جو شخص قبلی کو نہ جانکر نماز پڑہتا ہو پھر نماز مین معلوم ہو کہ قبلہ دوسری طرف ہے
تو کیا کری **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ کانوا یصلون نحو بیت المقدس فلما نزلت هذه
الایة فولوا وجوهکم شطره فمر رجل من بنی سلمة
فنادا هم وهم رکوع فی صلاة الفجر نحو بیت المقدس الا ان القبلة قد حولت الی الکعبة فمرّتین فمالوا
کما هم رکوع الی الکعبة ترجمہ انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب نماز پڑہتے تھے بیت المقدس
کیطرف جب یہہ آیت اوتری فول وجہک شطر المسجد الحرام وحیث ما کنتم فولوا وجوهکم شطره یعنی پہیر لے منہ اپنا طرف خانہ کعبہ
کی اور جہان تم ہو اوسی طرف منہ کیا کرو یہ حکم سنکر ایکشخص بنے سلمہ پر پہنچکر گزرا وہ نماز فجر کی رکوع مین تہے اور منہ اونکا
(معمول کے موافق) بیت المقدس کیطرف تہا اوس نے پکارا آگاہ ہو جاؤ قبلہ پھیر گیا کعبہ کیطرف وہ لوگ اوسی طرح رکوع مین
کعبہ کیطرف پھر گئے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جسقدر نماز انہون نے نادانستہ بیت المقدس کیطرف پڑہی وہ درست ہوگئی
باب تفریع ابواب الجمعة جمعہ کے احکام کا بیان **عن** ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر یوم
طلعت فیه الشمس یوم الجمعة فیه خلق آدم وفیه اهبط وفیه تیب علیه وفیه مات وفیه تقوم الساعة
وما من دابة الا وهی مسیخة یوم الجمعة من حین یصبح حتی تطلع الشمس شفقا من الساعة الا الجن والانس وفیه ساعة
لا یصادفها عبد مسلم وهو یصلی یسال اللہ حاجة الا اعطاه ایاها قال کعب ذلک فی کل سنة یوم فقلت
بل فی کل جمعة قال فقرأ کعب التوراة فقال صدق رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال ابو هریرة ثم لقیت
عبد اللہ بن سلام فحدثته بمجلسی مع کعب فقال عبد اللہ بن سلام قد علمت ایة ساعة هی قال ابو هریرة
فقلت له فاخبرنی بها فقال عبد اللہ بن سلام هی اخر ساعة من یوم الجمعة فقلت کیف هی اخر
الساعة من یوم الجمعة وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لا یصادفها عبد مسلم وهو یصلی وتلک
الساعة لا یصلی فیها فقال عبد اللہ بن سلام الم یقل رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من جلس مجلسا ینتظر
الصلاة فهو فی الصلوة حتی یصلی قال فقلت بلی قال فهو ذاک ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جتنے دنون مین آفتاب نکلا ہی سب مین بہتر جمعہ کا دن ہی اوسی دن آدم پیدا کیگئے اوسی دن جنت مین داخل کیگئے
اوسی دن اونکا قصور معاف ہوا اوسی دن بیچ اوسیدن قیامت ہوگی اور کوئی جانور ایسا نہین ہے جو جمعہ کے دن کان نہ لگائی رہتا ہو
صبح سے آفتاب نکلنے تک قیامت کے ڈر سے سوا جن اور انس کے اور جمعہ کے دن ایک ساعت ہی جو مسلمان بندہ اوسکو پالیوی نماز پڑہتے
ہوئی پھر اللہ سے کچھ مانگی اللہ اوسکو دیگا کعب الاحبار نے کہا یہ ساعت ہر سال مین ایکبار ہوتی ہی مین نے کہا نہین بلکہ ہر جمعہ مین ہوتی

ہی پھر کعب کو یہ آیت پڑھ اور کھا بیچ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ابو ہریرہ پھر مین عبد اللہ بن سلام سے
ملا اور مین نے اپنی اور کعب کی گفتگو کا حال بیان کیا عبد اللہ بن سلام نے کہا مین جانتا ہون اوس ساعت کو مین نے کہا مجھ
بتا دو عبد اللہ بن سلام نے کہا وہ اخیر ساعت ہی جمعہ کے دن مین نے کہا یہ کیونکر ہو سکتا ہے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے یون فرمایا جو مسلمان بندہ اوسکو پالیوی نماز پڑھتے ہوئی اور اخیر ساعت مین نماز کب پڑھی جاتی ہی عبد اللہ
بن سلام نے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ نہین فرمایا جو شخص مٹھا ہے نماز کی انتظار مین وہ نماز ہی مین
ہی جبتک نماز شروع کری مین نے کہا کیون نہین انہون نے کہا پھر بھی سمجھ لو **ف** یعنی نماز پڑھتے ہوئی سے یہ مراد نہین
ہی کہ درحقیقت اوس وقت نماز پڑھتا ہو بلکہ مقصود یہہ ہی کہ نماز کا انتظار کر رہا ہو وہ بھی مثل نماز کی ہے - اس ساعت مین
بڑا اختلاف ہی - بعضون نی عبد اللہ بن سلام کے قول کو صحیح رکھا ہی - بعضون نی کہا ہی وہ ساعت امام جب خطبہ کے
واسطے بیٹھے اوسوقت سے شروع ہوتی ہی نماز کے تمام ہونے تک یہہ مضمون خود حدیث مین مصرح ہی اور اسی کو صواب کہا ہی
اکثر علماء نے بعضون نی کچھ اور بیان کیا ہے غرض اسمین بیالیس قول ہین جو فتح الباری مین مصرح ہین مطلب اسکا چھپانے
سے یہہ ہے کہ جمعہ کو سارا دن عبادت اور دعا مین مشغول رہی **عن** اوس بن اوس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان من افضل ایامکم یوم الجمعۃ فیہ خلق آدم وفیہ قبض وفیہ النفخۃ وفیہ الصعقۃ فاکثروا علی
من الصلوۃ فیہ فان صلاتکم معروضۃ علی قال قالوا یا رسول اللہ وکیف تعرض صلاتنا علیک
وقد ارمت قال یقولون بلیت فقال ان اللہ عزوجل حرم علی الارض اجساد الانبیاء ترجمہ اوس بن اوس سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری بہتر دنون مین جمعہ کا دن ہی اوسیدن آدم علیہ السلام پیدا
ہوئی اوسی دن اونکا انتقال ہوا اوسیدن صور پھونکا جاویگا اوسیدن سب لوگ بیہوش ہونگے اسلیے اوسدن مجھپر درود
بہت بھیجا کرو کیونکہ تمہارا درود میری سامنے پیش کیا جاتا ہے لوگون نی عرض کیا یا رسول اللہ کیونکر ہمارا درود آپ پر پیش
کیا جاویگا جب آپکا بدن گلکر خاک ہو جاویگا **ف** یعنی بعد وفات کے **ت** آپ نی فرمایا اللہ جل جلالہ نے پیغمبرون کی بدن
زمین پر حرام کر دیے ہین **ف** تو وہ اپنی قبرون مین زندہ ہین کلام اور سلام سنتے ہین اعمال اونکی امت کے اون پر پیش کیے جاتے
ہین صلوۃ و شریف سامنے لایا جاتا ہی وہ خوش ہوتے ہین دعا کرتی ہین - اگرچہ باقی اہل قبور بھی بر بنای مذہب صحیح اہل سنت
و جماعت سنتے ہین مگر یہہ سننا اونکا صرف روحانی ہی اور انبیا کی حیات روحانی اور جسمانی دونون طرح ہی مگر اوس مین
اور دنیا کی حیات مین ایک فرق دقیق ہے جسکو ہر شخص نہین سمجھ سکتا نہ اوسکو بیان کی یہان گنجایش ہے **باب** الاجابۃ
ساعۃ ھی فی یوم الجمعۃ ساعت جمعہ جسمین دعا قبول ہوتی ہے کونسی وقت ہی **عن** جابر بن عبد اللہ عن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال یوم الجمعۃ ثنتا عشرۃ یرید ساعۃ لا یوجد مسلم یسأل اللہ عزوجل
شیئا الا اتاہ اللہ عزوجل قال اخر ساعۃ بعد العصر ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کا دن بارہ ساعت کا ہوتا ہی اون مین ایک ایسی ساعت ہی جسمین کوئی مسلمان اللہ سے کچھ مانگی مگر اللہ اوسکو دیوی اوس ساعت کو ڈھونڈھو بعد عصر کے **عن** ابی بردۃ بن ابی موسی الاشعری قال قال لی عبد اللہ ابن عمر اسمعت ابالک یحدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شان الجمعۃ یعنی الساعۃ قال قلت نعم سمعتہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ھی ما بین ان یجلس الامام الی ان یقضی الصلاۃ **ترجمہ** ابی بردہ سے اشعری سے روایت ہی مجھسے عبد اللہ بن عمر نے پوچھا تم نی اپنے باپ سے کچھ سنا ہی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کرتی تھی جمعہ کی ساعت کی باب مین تین نے کہا ہان مین نی اپنے باپ سے سنا وہ کہتی تھی مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتی تھی جمعہ کے ساعت امام کی منبر پر بیٹھنی سی نماز کے ختم ہونی تک ہی **باب فضل الجمعۃ** جمعہ کی فضیلت کا بیان **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضا فاحسن الوضوء ثم اتی الجمعۃ فاستمع وانصت غفر لہ ما بینہ وبین الجمعۃ الی الجمعۃ وزیادۃ ثلاثۃ ایام ومن مس الحصی فقد لغا **ترجمہ** ابی ہریرہ سی روایت ہی رسول اللہ نی فرمایا جو شخص جیسے طرح وضو کری پھر جمعہ کے لیے آوی اور خطبہ سنی اور چپ رہی تو اس جمعہ سی دوسری جمعہ تک کی گناہ اوسکی بخشدی جاوینگے بلکہ تین دن زیادہ کے اور جو شخص کنکریان اٹھاوی اوس نی بیہودہ حرکت کی **عن** عطاء الخراسانی عن مولی لام عثمان قال سمعہ عثمان رضی اللہ عنہ علی منبر الکوفۃ یقول اذا کان یوم الجمعۃ غدت الشیاطین برایاتھا الی الاسواق فیحرمون الناس بالتراییث اوالریاث ویثبطونھم عن الجمعۃ وتغدو الملائکۃ فیجلسون علی ابواب المسجد فیکتبون الرجل من ساعۃ والرجل من ساعتین حتی یخرج الامام فاذا جلس الرجل مجلسا یستمکن فیہ من الاستماع والنظر فلغا ولم ینصت کان لہ کفل من وزر ومن قال یوم الجمعۃ لصاحبہ صہ فقد لغا ومن لغا فلیس لہ فی جمعتہ تلک شیء ثم یقول فی اخر ذلک سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ذلک **ترجمہ** عطا خراسانی سی روایت ہی انہون نی سنا اپنے بی بی ام عثمان کے مولی (غلام آزاد) سے اوس نے کہا مین نے سنا امیر المومنین علی رضہ سے آپ فرماتی تھی کوفے کے منبر پر جب جمعہ کا دن ہوتا ہی تو شیطان اپنے جھنڈی لیکر بازارون مین جاتے ہین اور لوگون کو روکتے ہین ضرورتون اور حاجتون مین جمعہ مین آنے سی اور فرشتے سویرے سی مسجدون کی دروازی پر آن کر بیٹھتے ہین اور لکھتے ہین لوگون کو پہلی ساعت مین آیا یہ دوسری ساعت مین آیا یہانتک کہ امام نکلتا ہی پھر جو آدمی ایسی جگہ بیٹھتا ہی جہان سی خطبہ سن سکتا ہی اور امام کو دیکھ سکتا ہی اور چپ رہتا ہی کوئی بات بیہودہ نہین کرتا تو اوسکو دوہرا ثواب ملتا ہی (ایک نسخہ مین اتنی عبارت اور ہی فان نای وجاء حیث لا یسمع فانصت ولم یلغ کان لہ کفل من الاجر اگر دور بیٹھا جہان سی خطبہ سنائی نہین دیتا پھر چپ رہا اور بیہودہ نہ بکا تو اوسکو اتنا حصہ ثواب کا ملتا ہی اگر ایسی جگہ بیٹھا جہان سی خطبہ سن سکتا ہی اور امام کو دیکھتا ہی لیکن بیہودہ بکا اور چپ نہ رہا تو اوسپر اتنا حصہ گناہ کا لادا جاتا ہے

فانصت ولم یلغ کان لہ کفل من اجر ان جلس حیث لا یسمع او لا یری الخطیب

اور جس شخص نے جمعہ کے دن اپنے ساتھی سے کہا چپ رہ وہ بھی بیہودہ بکا اور جس نے بیہودہ بکا اوسکو جمعہ کا ثواب کچھ نہ ملیگا۔ یہ کہہ کر
خیر مین فرمایا مین نے رسول اللہ سے ایسا ہی سنا **باب** التشدید فی ترک الجمعۃ جمعہ کے نہ پڑھنے کا عذاب **عن**
ابی الجعد الضمری وکانت لہ صحبۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من ترک ثلاث جمع تھاونا بھا طبع
اللہ علی قلبہ **ترجمہ** ابی جعد ضمری سے روایت ہے جو صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تین جمعہ چھوڑ دیگا
سستی سے مہر کردیگا اللہ اوسکے دل پر **باب** کفارۃ من ترک جمعۃ قضا ہوجانی کا کفارہ **عن** سمرۃ بن جندب
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ترک الجمعۃ من غیر عذر فلیتصدق بدینار فان لم یجد فنصف
دینار **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کو بغیر عذر کے ترک کرے تو وہ
ایک دینار صدقہ دی اگر ایک دینار نہ ہوسکے تو نصف دینار صدقہ دی **عن** قدامۃ بن وبرۃ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من فاتتہ الجمعۃ من غیر عذر فلیتصدق بدرھم او نصف درھم او صاع حنطۃ او نصف
صاع **ترجمہ** قدامہ بن وبرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قضا کردی جمعہ کو بغیر عذر کے
تو ایکدرم یا آدھا درم صدقہ دی یا ایک صاع گیہون یا آدھا صاع گیہون صدقہ دیوی۔ ایکروایت مین ہے مد او نصف
مد ایک مد صدقہ دی یا آدھا مد۔ مد اور صاع کا بیان کتاب الطہارۃ مین گزرا **باب** من تجب علیہ الجمعۃ کن
لوگون پر جمعہ واجب ہے **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انھا قالت کان الناس ینتابون الجمعۃ
من منازلھم ومن العوالی **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے لوگ جمعہ کے لیے حاضر ہوتی اپنے اپنے مکانون سے اور عوالے
سے آتے **ف** عوالی چند دیہات ہین مدینے کے اطراف مین بعضے تین میل پر بعضے پانچ میل پر بعضے اس سے بھی زیادہ **عن**
عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الجمعۃ علی کل من سمع النداء **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ اوس شخص پر ہے جو سنے اذان کو **ف** اور جو اتنی دور رہتا ہو کہ
وہان اذان کی آواز نہ جاوی اوسپر جمعہ واجب نہین ہے اگر چلا آوی تو ثواب ہے **باب** الجمعۃ فی یوم المطیر جس دن پانی
پڑرہا ہو جمعہ کو آنا واجب نہین **عن** ابی ملیح عن ابیہ ان یوم حنین کان یوم مطر فامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم
منادیہ ان الصلوۃ فی الرحال **ترجمہ** ابی ملیح سے روایت ہے انہون نے اپنے باپ سے سنا (اسامہ بن عمیر ہذلی) سے کہ حنین
کو روز پانی برس رہا تھا آپنے حکم کیا منادی کو پکارنے کا نماز اپنے اپنے ڈیرون مین۔ ابو الملیح سے روایت ہے ان ذلک کان یوم جمعۃ یہ دن جمعہ کا تھا
عن ابی ملیح عن ابیہ ان شہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم زمن الحدیبیۃ یوم جمعۃ واصابھم مطر لم تبتل اسفل نعالھم فامرھم ان یصلوا فی رحالھم
ترجمہ ابی ملیح سے روایت ہے انہون نے سنا اپنے باپ سے وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
آئی صلح حدیبیہ مین جمعہ کے روز اور سدن بارش ہوئی مگر اتنی کہ لوگون کے جوتون کی تلی بھی نہ بھیگے آپ نے حکم کیا اوذان دینے
اپنی ٹھکانون مین نماز پڑھ لینے کا **ف** سبحان اللہ رسول اللہ کو کسقدر شفقت اور آسانی اپنی امت پر منظور تھی کہ دیکھئے

تکلیف کو بھی گوارا نہ کیا **باب التخلف عن الجماعۃ فی اللیلۃ الباردۃ** سردی مین شب کو جماعت مین نہ ہونا **عن**
ایوب عن نافع ان ابن عمر نزل بضجنان فی لیلۃ باردۃ فامر المنادی فنادی ان الصلاۃ فی الرحال قال ایوب
وحدثنا نافع عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا کانت لیلۃ باردۃ او مطیرۃ امر المنادی فنادی
الصلاۃ فی الرحال **ترجمہ** ایوبؑ سے روایت ہی انہون نے سنا نافعؒ سے کہ عبداللہؓ عمر ضجنان (ایک مقام ہی درمیان مکہ
کے اور مدینہ کے) مین اتری ٹھنڈی رات مین انہون نے حکم کیا منادی کو ندا کرنیکا نماز پڑہ لو اپنے اپنے ٹھکانون مین کہا ایوبؑ نے
حدیث بیان کی نافعؒ نے ابن عمرؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سردی یا بارش کے رات مین منادی کو حکم کرتے آواز کرنے
کا الصلوٰۃ فی الرحال یعنے پڑہ لو نماز اپنی ٹھکانون مین **عن** نافع قال نادی ابن عمر بالصلوۃ بضجنان ثم نادی ان
صلوا فی رحالکم قال فنبئہ ثم حدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یامر المنادی فینادی
بالصلوۃ ثم ینادی ان صلوا فی رحالکم فی اللیلۃ الباردۃ وفی اللیلۃ المطیرۃ فی السفر **ترجمہ** نافعؒ سے روایت
ہی ابن عمرؓ نے اذان دی نماز کی ضجنان مین پھر پکارا کہ نماز پڑہ لو اپنے اپنے ٹھکانون مین پھر حدیث بیان کی رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سی آپ حکم کرتی تھی اذان دینی والیکو پہلے وہ اذان دیتا نماز کی پھر پکار دیتا نماز پڑہ لو اپنے اپنے ٹھکانون
مین سردی کی رات یا بارش کی رات کو سفر مین - دوسری روایت مین ہی فی السفر فی اللیلۃ القرۃ او المطیرۃ سفر مین
سردی کی رات یا بارش کے رات مین **عن** ابن عمر انہ نادی بالصلوۃ بضجنان فی لیلۃ ذات برد وریح فقال
فی اخر ندائہ الا صلوا فی الرحال ثم قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یامر المؤذن اذا کانت لیلۃ
باردۃ او ذات مطر فی سفر یقول الا صلوا فی رحالکم **ترجمہ** ابن عمرؓ سے روایت ہی انہون نے اذان ضجنان مین
سردی اور آندہی کے رات مین پھر بعد اذان کے کہا اے لوگو پڑہ لو نماز اپنی اپنی ٹھکانون مین بعد اوسکے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم حکم کرتی تھے مؤذن کو سردی یا بارش کے رات مین سفر مین یہہ کہنیکا اے لوگو نماز پڑہ لو اپنے اپنے ٹھکانون مین **عن**
نافع ان ابن عمر اذن بالصلوۃ فی لیلۃ ذات برد وریح فقال الا صلوا فی الرحال ثم قال ان رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کان یامر المؤذن اذا کانت لیلۃ باردۃ او ذات مطر یقول الا صلوا فی الرحال **ترجمہ** نافعؒ سے روایت
ہی ابن عمرؓ نے اذان دی نماز کی سردی اور آندہی کے رات کو بعد اوسکے کہا آگاہ ہو نماز پڑہ لو اپنے اپنے ٹھکانون مین پھر کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مؤذن کو حکم کرتی سردی یا بارش کے رات مین یہہ کہنے کا یعنے نماز پڑہ لو اپنے اپنے ٹھکانون مین **عن** ابن عمر قال
نادی منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذات عشی فی المدینۃ فی اللیلۃ المطیرۃ والغداۃ القرۃ **ترجمہ** ابن عمرؓ سے
روایت ہی رسول اللہ کے منادی نے مدینہ مین ایسی ہی نماکی بارش کے رات مین یا سردی کی صبح مین دوسری روایت مین ہے
سفر مین **عن** جابر بن عبداللہ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فطرنا فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لیصل من شاء منکم فی رحلہ **ترجمہ** جابرؓ سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

اتفق سفر میں پانے برسنے لگا آپ نے فرمایا تم میں سے جسکا جی چاہے اپنے ٹھکانے میں نماز پڑھ لی **عن** عبداللہ بن الحارث ابن عم
محمد بن سیرین ان ابن عباس قال لمؤذنہ فی یوم مطیر اذا قلت اشہد ان محمدا رسول اللہ فلا تقل حی
علی الصلوۃ قل صلوا فی بیوتکم فکان الناس استنکروا ذلک فقال قد فعل ذا من ھو خیر منی ان الجمعۃ
عزمۃ وانی کرھت ان اخرجکم فتمشون فی الطین والمطر **ترجمہ** عبداللہ بن عباس نے اپنے مؤذن سے کہا بارش
کی دن جب تو محمد رسول اللہ کہے تو حی علی الصلوۃ نہ کہہ بلکہ یوں کہہ صلوا فی بیوتکم نماز پڑھ لو اپنے گھروں میں لوگوں
نے اسکو برا جانا ابن عباس نے کہا یہ اوس شخص نے کیا جو مجھ سے بہتر تھا (رسول اللہ ﷺ) جمعہ فرض ہے لیکن مجھے برا معلوم
ہوا تمکو تکلیف دینا کیچڑ اور پانی میں تمہارا چلنا **باب** الجمعۃ للمملوک والمرأۃ عورت اور غلام پر جمعہ فرض نہیں ہے
عن طارق بن شہاب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الجمعۃ حق واجب علی کل مسلم فی جماعۃ الا اربعۃ عبد مملوک
او امرأۃ او صبی او مریض **ترجمہ** طارق بن شہاب سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا جمعہ فرض ہے ہر مسلمان پر جماعت سے
مگر چار آدمیوں پر ایک غلام پر دوسری عورت پر تیسری لڑکے پر چوتھی بیمار پر **ف** پانچویں مسافر پر باتفاق علماء۔ کہا ابوداؤد
نے طارق بن شہاب نے رسول اللہ کو دیکھا مگر اون سے سنا نہیں (تو یہ حدیث مرسل ہوئی مگر حاکم نے اوسکو مسند روایت
کیا ہے طارق بن شہاب سے اوس نے ابوموسی سے اور دارقطنی نے جابر رضہ سے ایسا ہی روایت کیا **باب** الجمعۃ فی القری
گانوں میں جمعہ پڑھنے کا بیان **عن** ابن عباس قال ان اول جمعۃ جمعت فی الاسلام بعد جمعۃ جمعت فی مسجد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالمدینۃ لجمعت بجواثا قریۃ من قری البحرین قال عثمان قریۃ من قری عبد
القیس **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے پہلا جمعہ جو پڑھا گیا اسلام میں بعد اوس جمعہ کے جو پڑھا گیا مسجد نبوی میں وہ
جمعہ ہے جو پڑھا گیا جواثا میں (جواثا ایک گانوں ہے بحرین کے گانوں سے عثمان نے کہا وہ گانوں ہے عبدالقیس کے گانوں سے
ف اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جمعہ گانوں میں پڑھنا درست ہے مگر یہ استدلال موقوف ہے اس بات پر کہ جواثی کا گانوں
ہونا ثابت ہو جاوی حنفیہ نے ابوعبید بکری سے نقل کیا ہے کہ جواثی ایک شہور شہر ہے بحرین میں عبدالقیس کا اور جوہری نے صحاح میں
لکھا ہے کہ جواثی ایک قلعہ ہے بحرین میں اور ایسا ہی کہا ابن الاثیر نے نہایہ میں مگر دمیری نے جو راوی ہے اس حدیث کا اوسکو قریہ کہا
اور قریے کا اطلاق بان عرب میں گانوں اور شہر دونوں پر ہوتا ہے پس اس نظر سے اس حدیث سے استدلال تمام نہیں ہو سکتا
عن کعب بن مالک انہ کان اذا سمع المنادی یوم الجمعۃ ترحم لاسعد بن زرارۃ فقلت لہ اذا سمعت المنادی
ترحمت لاسعد بن زرارۃ قال لانہ اول من جمعنا فی ھزم النبیت من حرۃ بنی بیاضۃ فی نقیع الخضمات
قلت کم انتم یومئذ قال اربعون **ترجمہ** کعب بن مالک جب جمعہ کے دن اذان سنتے تو اسعد بن زرارہ کیواسطے دعا مانگتے عبدالرحمن
اوکے بیٹے نے کہا کیا وجہ ہے جب تم اذان سنتے ہو اسعد بن زرارہ کیواسطے دعا مانگتے ہو اونھوں نے کہا اسواسطے کہ پہلے جمعہ اونھوں
نے قائم کیا ہزم النبیت (ایک موضع ہے مدینے میں بنی بیاضہ کے زمینوں میں سے) میں ایک نقیع میں (نقیع وہ مقام ہے

پانی بھرا رہتا ہی) جسکا نام نقیع الخضمات تہا مین نی پوچہا اوسدن تم کتنے آدمی تھے انہون نی کہا چالیس آدمی ف اس حدیث سے بھی یہ امر اچھی طرح ثابت نہین ہوسکتا کہ جمعہ کا نو مین درست ہی کیونکہ ہر مسئلہ کی بنیت متعلقات مدینہ ہی تہا نہ خارج مدینہ سے اچہا طریقہ استدلال کا یہ ہی کہ جمعہ کی فرضیت آیت اور حدیث سے مطلق ثابت ہی اوس مین شہر کی قید نہین ہی پھر شہر کی قید بڑہانا زیادتی ہی کتاب اللہ پر اور وہ نہین جائز ہی مگر حدیث مشہور سے حنفیہ کے نزدیک اور وہ جو روایت کیا حنفیہ نے حضرت علی سے کہ نہین تشریق ہی اور جمعہ مگر شہر مین روایت کیا اوسکو عبد الرزاق اور ابن ابی شیبہ نے اوسکے خلاف روایت کیا حضرت عمر سے کہ جمعہ پڑہو تم جہان ہو صحیح کہا اوسکو ابن خزیمہ نے اور ایسا ہی روایت کیا بیہقی نی حضرت عمر سے اور بیہقی نے مرفوعا روایت کیا کہ جمعہ واجب ہی ہر گانون پر اگرچہ نہون اوس مین سوائے چار کے اور ایسا ہی منقول ہی ابن مسعود سے اور صحابہ سے جمعہ پڑہنا جنگل اور شہر دونون جگہہ مین ثابت ہی یہی قول ہی اہل حدیث اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **باب** اذا وافق یوم الجمعة یوم عید جب عید اور جمعہ ایکدن پڑی تو کیا کرنا چاہیے **عن** ایاس بن ابی رملة الشامی قال شہدت معاویة بن ابی سفیان وھو یسأل زید بن ارقم قال شہدت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین اجتمعا فی یوم قال نعم فکیف صنع قال صلی العید ثم رخص فی الجمعة فقال من شاء ان یصلی فلیصل **ترجمہ** ایاس بن ابی رملہ سے روایت ہی مین وجود تہا معاویہ بن ابی سفیان پوچہنے لگے زید بن ارقم سے تم نے کبھی جمعہ اور عید رسول اللہ کے ساتہہ ایکدن مین پایا ہی انہون نی کہا ہان معاویہ نے پوچہا آپ نے کسطرح کیا زید نی کہا آپنے عید کی نماز پڑہ لی پھر جمعہ مین رخصت دی اور فرمایا جسکا جی چاہے جمعہ پڑہی ف اور جسکا جی نہ چاہے نہ پڑہی مگر ظہر پڑہنا ضرور ہے ۔ روایت کیا اس حدیث کو ابن خزیمہ نے اور صحیح کہا اوسکو اور حاکم نی اور صحیح کہا اوسکو ابن السکن نے مگر بعض لوگون نی اسکے اسناد مین کلام کیا ہی بوجہ ایاس بن ابی رملہ کے اور کہا وہ مجہول ہی **عن** عطاء بن ابی رباح قال صلی لنا ابن الزبیر فی یوم عید فی یوم الجمعة اول النہار ثم رحنا الی الجمعة فلم یخرج الینا فصلینا وحدانا وکان ابن عباس بالطائف فلما قدم ذکرنا ذلک فقال اصاب السنة **ترجمہ** عطاء بن ابی رباح سے روایت ہی عبد اللہ بن الزبیر نی نماز پڑہائی عید کی جمعہ کے دن سویرے پھر جب ہم آئی جمعہ کے واسطے تو وہ نہ نکلی آخر ہم نے اکیلے پڑہ لیا ف جمعہ کو ابن عباس کا مذہب بہی ہے کہ جمعہ اکیلی کا صحیح ہے اور ابراہیم نخعی اور داؤد اور اہل ظاہر کا یہ ہے کہ دو آدمیون کی جماعت کافی ہی ایک امام ہو ایک مقتدی اور اکثر علما کے نزدیک دو آدمی سوا امام کے یا تین آدمی سوا امام کے ضرور ہین ف ابن عباس اوسوقت طائف مین تھے جب آئے تو ہم نی اون سے یہ بیان کیا انہون نے کہا عبد اللہ بن الزبیر نے سنت کی موافق کیا **عن** ابن جریج قال قال عطاء اجتمع یوم جمعة ویوم فطر علی عہد ابن الزبیر فقال عیدان اجتمعا فی یوم واحد فجمعہما جمیعا فصلاہما رکعتین بکرة لم یزد علیہما حتی صلی العصر **ترجمہ** ابن جریج سے روایت ہی عطا نی کہا جمعہ اور عید ایکدن جمع ہوئی عبد اللہ بن الزبیر کے زمانی مین انہون نی کہا دو عید ین جمع ہوئین ایک دن مین انہون نے دونون کو ملا کر پڑہ لیا صبح کو دو رکعتین نہ زیادہ کیا اون پر

ف حدیث مذکور سے جمعہ کا شہر کے ساتہہ خاص ہونا ثابت ہوتا ہی علاوہ اسکے ابن ابی شیبہ

یہانتک کہ نماز پڑھی عصر کے **ف** یعنی عید اور جمعہ دونون صبح کو ادا کر لیے **عن** ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انہ قال قد اجتمع فی یومکم ھذا عیدان فمن شاء اجزاہ من الجمعۃ وانا مجمعون ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ نے فرمایا آج کے دن دو عید ین جمع ہو گئی ہین جو شخص چاہے جمعہ پڑہی ہم تو پڑہین گے **ف** اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ جمعہ پڑہنا بہتر ہے اگر نہ پڑہی صرف عید کی نماز پر اکتفا کری تو بھی درست ہے مگر ظہر پڑہنا ضرور ہی اکثہ علماء کی نزدیک
بعضون کے نزدیک جمعہ عید مین داخل ہو جاویگا یعنی عید کے دو رکعتین جمعہ سے بھی کافی ہون گی - اب ظہر پڑہنا ضرور نہین جیسے
ابن جریج کی روایت مین گزرا **باب** مایقرأ فی صلوۃ الصبح یوم الجمعۃ جمعہ کے دن صبح کی نماز مین کون سے
سورت پڑہی **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأ فی صلاۃ الفجر یوم الجمعۃ تنزیل
السجدۃ وھل اتی علی الانسان حین من الدھر ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز
فجر مین جمعہ کے روز الم تنزیل السجدہ اور ہل اتے علی الانسان حین من الدہر پڑہتے تھے - دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے
اور جمعہ کے نماز مین سورہ جمعہ اور اذا جاءک المنافقون پڑہتے تھے **باب** اللبس للجمعۃ جمعہ کے کپڑون کا بیان **عن**
عبید اللہ بن عمر ان عمر بن الخطاب رای حلۃ سیراء یعنی تباع عند باب المسجد فقال یا رسول اللہ لو اشتریت
ھذہ فلبستھا یوم الجمعۃ وللوفد اذا قدموا علیک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما یلبس ھذہ
من لا خلاق لہ فی الاخرۃ ثم جاءت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منھا حلل فاعطی عمر بن الخطاب منھا
حلۃ فقال عمر کسوتنیھا یا رسول اللہ وقد قلت فی حلۃ عطارد ما قلت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انی لم اکسکھا لتلبسھا فکساھا عمر لخالہ مشرکا بمکۃ ترجمہ عبید اللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر بن الخطاب نے
ایک کپڑا ریشمی مسجد کے دروازے پر بکتا ہوا دیکھا انہون نے کہا یا رسول اللہ کاش آپ اوسکو خرید لین اور پہنا کرین جمعہ کے روز
اور جب لوگ آیا کرین آپ پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کپڑے کو وہ پہنے گا جسکو آخرت مین کچھ حصہ نہ ملیگا پھر
اوسی قسم کے چند کپڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ نے اون مین سے ایک کپڑا حضرت عمر کو دیا عمر نے کہا
یا رسول اللہ آپ مجھے یہ کپڑا پہننے کو دیتے ہین حالانکہ پیشتر آپ نے عطارد کے کپڑے مین فرمایا تھا (عطارد نام تھا اوس شخص کا جو
وہ کپڑا بیچتا تھا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے تجھے اسواسطے نہین دیا کہ تو پہنے پھر حضرت عمر نے وہ کپڑا اپنے ایک
بھائی کو جو مشرک تھا اور مکے مین رہتا تھا پہننے کو دیدیا **عن** عبید اللہ بن عمر قال وجد عمر بن الخطاب حلۃ استبرق
تباع بالسوق فاخذھا فاتی بھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابتع ھذہ تجمل بھا للعید و
للوفد ثم ساق الحدیث والاول اتم ترجمہ عبید اللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر نے ایک کپڑا ریشمی بازار مین بکتا
ہوا پایا وہ اوسکو لے آئے رسول اللہ پاس اور کہا اوسکو خرید لیجیے زینت کیواسطے عید کو پہنا کیجیے یا جب لوگ آپ پاس آیا کرین پہنا
کیا حدیث کو خیر تک **عن** محمد بن یحیی بن حبان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام علی احد کما ان وجدا وعباس

احدکم ان وجد ثوبین یتخذ ثوبین لیوم الجمعۃ سوی ثوبی مھنۃ قال عمرو اخبرنی ابن ابی حبیب
عن مرثد بن سعد عن ابن حبان عن ابن السلام انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا لم علی
المنبر ترجمہ محمد بن یحیی بن حبان سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کیا ہو جاویگا ایک تم مین کو اگر کپڑے
جمعہ کے لیے بنا رکھی سوا کام کاج کے کپڑون کے ف یعنے جن کپڑون کو پہنکر محنت کرتا ہے اون کے سوا دو کپڑے
جمعہ مین پہننے کے لیے بنا رکھے تو بہتر ہے اسمین کیا نقصان تھا - اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جمعہ کیواسطے کپڑے بدلنا بہتر ہے
اگر روایت مین ہے آپنے یہ منبر پر فرمایا باب التطیب یوم الجمعۃ قبل الصلاۃ قبل نماز جمعہ کے عطر بازہ کر بیٹھنے کے حالت
عمرو عبد اللہ بن عمرو بن العاص ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الشراء والبیع فی المسجد وان تنشد
فیہ شعر ونھی عن الحلق قبل الصلاۃ یوم الجمعۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلعم
اللہ علیہ وسلم نے منع کیا خرید اور فروخت سے مسجد مین اور شعر پڑھنے سے اوس مین اور منع کیا حلقہ بازہ کر بیٹھنے سے نماز سے پہلے
جمعہ کے روز ف کیونکہ جمعہ کے دن خطبہ سننا اور چپ رہنا ضرور ہے جب لوگ حلقہ بازہ کر بیٹھینگے خواہ مخواہ باتین کرینگے
باب الخذ للمنبر منبر بنانیکا بیان عن ابی حازم بن دینار ان رجالا اتوا سھل بن سعد الساعدی وقد
امتروا فی المنبر مم عود فسالوہ عن ذلک فقال واللہ انی لاعرف مما ھو ولقد رأیتہ اول یوم وضع
اول یوم جلس علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی فلانۃ امراۃ قد سماھا
سھل ان مری غلامک النجار ان یعمل لی اعواد اجلس علیھن اذا کلمت الناس فامرتہ فعملھا من طرفاء الغابۃ
ثم جاء بھا فارسلتہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامر بھا فوضعت ھھنا فرأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صلی علیھا وکبر علیھا ثم رکع وھو علیھا ثم نزل القھقری فسجد فی اصل المنبر ثم عاد فلما فرغ
اقبل علی الناس فقال ایھا الناس انما صنعت ھذا لتأتموا ولتعلموا صلاتی ترجمہ ابی حازم (بن دینار) سے روایت
ہے کہ لوگ سہل بن سعد ساعدی پاس آئے جو شک کر رہے تھے اسبات مین کہ منبر کس لکڑی کا تھا اونہون نے سہل سے اسکو پوچھا
سہل نے کہا قسم خدا کی مین جانتا ہون جس لکڑی کا منبر تھا اور مینے اوسکو پہلے دن دیکھا جب وہ رکھا گیا اور جب اوسپر رسول
اللہ صلعم بیٹھے - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکعورت کے پاس جسکا نام سہل نے لیا (عائشہ یا میمونہ) کہلا بھیجا تو اپنے
چھوکری کو جو بڑی ہے (اسکا نام میمون تھا) حکم کر مجھ چند لکڑیان ایسی بنا دی جنپر بیٹھکر مین لوگونکو خطبہ سنایا کرون (عورت
نے حکم کیا اوس چھوکری کو اوس نے بنایا اون لکڑیونکو غابہ کی ایک درخت مین سے جسکو طرفا کہتے ہین ف غابہ ایک مقام ہے مدینے سے
نو میل پر مان درخت بہت ہین طرفا ایک درخت ہے ف پھر لیکر آیا اوسعورت پاس اوس نے رسول اللہ صلعم پاس بھیجدیا آپنے
حکم کیا وہ اس جگہ رکھا گیا مین نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا آپنے اوسپر نماز پڑھی اور تکبیر کہکر رکوع کیا اور آپ اوسی پر رہے
بعد اوسکے الٹے پیٹ لوٹے ہوئے اور سجدہ کیا منبر کے جڑ مین پھر اوپر چلگئے جب نماز سے فارغ ہوئے لوگون کیطرف منھ

کیا اور کہا ای لوگو میں نے یہ اسواسطے کیا تاکہ تم میری پیروی کرو اور میری نماز پڑھنا سیکھو **عن** ابن عمران النبی صلے اللہ
علیہ وسلم لما بدن قال لہ تمیم الداری الا اتخذ لک منبرا یا رسول اللہ یجمع او یجمل عظامک قال بلی فاتخذ لہ
منبرا مرقاتین **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلعم جب موٹی ہوگئی تمیم داری نے اون سے کہا کیا مین آپکے
واسطے ایک منبر تیار کرون یا رسول اللہ جو آپکا بوجھ اوٹھایا کری آپنے فرمایا ہان انہون نے ایک منبر بنایا دو سیڑھیون کا **باب**
موضع المنبر منبر کسجگہ پر رہنا چاہیے **عن** سلمۃ بن الاکوع رض قال کان بین منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وبین الحائط کقدر ممر الشاۃ **ترجمہ** سلمہ بن الاکوع سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر اور دیوار مسجد کے بیچ مین
ایک بکری کے جانی کی راہ تھی **ف** یعنی منبر مسجد کے دیوار سے لگا ہوا نہ تھا بلکہ تھوڑا سا فاصلہ تھا **باب** الصلاۃ یوم الجمعۃ
قبل الزوال قبل زوال کے جمعہ کے دن نماز پڑھنا درست ہے **عن** ابی قتادۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کرہ الصلوۃ
نصف النہار الا یوم الجمعۃ وقال انہ تسجر ابواب جہنم یوم الجمعۃ **ترجمہ** ابو قتادہ سے روایت ہی رسول اللہ
صلعم نے منع کیا دوپہر کو نماز پڑھنے سے مگر جمعہ کے روز اور فرمایا کہ جہنم روز سلگایا جاتا ہی مگر جمعہ کے روز **ف** تو سوا جمعہ کی اور
دونون مین دوپہر کو نماز پڑھنا مکروہ ہی اور جمعہ کے دن مکروہ نہین ہی **باب** وقت الجمعۃ جمعہ کیوقت کا بیان **عن**
انس بن مالک یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الجمعۃ اذا مالت الشمس **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے
رسول اللہ صلعم جمعہ آفتاب ڈھلے پڑھتے **ف** ائمہ ثلاثہ اور جمہور علما کا مذہب یہی ہی کہ جمعہ کا وقت بعد زوال کے شروع ہوتا ہے
جیسے ظہر مگر امام احمد رض کی نزدیک جمعہ پڑھنا قبل زوال کے بھی درست ہے اور اسی طرح مروی ہی ابن مسعود اور جابر اور سعید اور معاویہ
سے اور دلائل اونکے قوی ہین **عن** سلمۃ بن الاکوع قال کنا نصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجمعۃ ثم ننصرف
ولیس للحیطان فیئ **ترجمہ** سلمہ بن الاکوع سے روایت ہی کہ ہم نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلعم کے ساتھ جمعہ کے پھر لوٹ کر
آتے تھے اور دیوارون کا سایہ نہوتا تھا **ف** یہ حدیث بظاہر مؤید ہی امام احمد کے مذہب کو **عن** سہل بن سعد قال کنا
نقیل ونتغدی بعد الجمعۃ **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہی ہم قیلولہ اور دن کا کھانا بعد جمعہ کے کہتے تھے **ف** یعنی جمعہ پڑھ
کر قیلولہ کرتے تھے قیلولہ کہتے ہین دن کے سونیکو **باب** النداء یوم الجمعۃ جمعہ کی اذان دینے کا بیان **ف** آنحضرت
اور ابوبکر اور عمر کے زمانی تک جمعہ مین صرف ایک اذان دی جاتی تھی جب امام منبر پر بیٹھتا خطبہ پڑھنے کے لیے پھر تکبیر ہوتی نماز شروع
ہونیکے وقت۔ حضرت عثمان رض اپنی خلافت مین ایک اور اذان کا حکم کیا اس نظر سے کہ لوگ بہت ہوگئے تھے اور مسجد سے دور دور رہتے
تھے تو سب کو نماز کی اطلاع ہو جاوے پھر یہ اذان اب تک جاری ہی حالانکہ یہ مستحب ہے کیونکہ فعل خلیفہ راشد کا اگر کوئی ترک کرے اور
ایک اذان پر قناعت کرے تو وہ متبع ہی سنت نبوی اور سیرت ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما کا۔ **عن** السائب بن یزید ان الاذان
کان اولہ حین یجلس الامام علی المنبر یوم الجمعۃ فی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر رضی اللہ عنہما
فلما کان خلافۃ عثمان وکثر الناس امر عثمان یوم الجمعۃ بالاذان الثالث فاذن بہ علی الزوراء فثبت علی

ذالک ترجمہ سائب بن یزید ہی روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر رض کے زمانی مین پہلی اذان جمعہ کو اوسوقت ہوتی جب امام منبر پر بیٹھتا جب حضرت عثمان رض کی خلافت ہوئی اور لوگ بہت ہوگئے اُنہون نے تیسری اذان کا حکم دیا وہ زوراء پر دی گئی پھر یہی حکم رہا ف زوراء ایک گھر کا نام ہی جو مدینے کے بازار مین تھا۔ تیسری اذان سے مراد یہ ہی کہ تکبیر کو پہلی اذان مقرر کیا اور امام جب منبر پر بیٹھتا ہی اذان ہوتی ہی اوسکو دوسری اذان اور اُسکے پہلے تیسری اذان ہوئی اگرچہ تیسری اذان سب سے پہلے ہوتی ہی۔ دوسری روایت مین ہی کان یؤذن بین یدی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا جلس علی المنبر یوم الجمعۃ علی باب المسجد ابی بکر و عمر ثم ساق نحو حدیث یونس یعنی اذان ہوتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سامنے جب آپ منبر پر بیٹھتے جمعے کے روز مسجد کے دروازے پر ابو بکر کے سامنے پھر عمر کے سامنے پھر ایسا ہی بیان کیا اخیر تک تیسری روایت مین ہی لم تکن لرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الا مؤذن واحد بلالا ثم ذکر مغناہ یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کوئی مؤذن نہ تھا سوا بلال کے **باب الامام یکلم الرجل فی خطبتہ** امام کو خطبے مین بات کرنا درست ہی **عن جابر قال لما استوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجمعۃ قال اجلسوا فسمع ذالک ابن مسعود فجلس علی باب المسجد فراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال تعال یا عبد اللہ بن مسعود** ترجمہ جابر سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے جمعے کے روز آپ نے لوگون سے فرمایا بیٹھ جاؤ عبد اللہ بن مسعود رض نے اوسوقت مسجد کے دروازے پر یہ سُنکر مسجد کے دروازے پاس بیٹھ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو دیکھا تو فرمایا ادہر آ یا عبد اللہ بن مسعود ف آپ نے عبد اللہ بن مسعود کا دور بیٹھنا گوارا نکیا اور خطبے مین بات کہکر اونکو اپنے پاس بلایا اس حدیث سے بڑی فضیلت عبد اللہ بن مسعود رض کی ثابت ہوئی **باب الجلوس اذا صعد المنبر** امام منبر پر چڑھکر بیٹھے **عن ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب خطبتین کان یجلس اذا صعد المنبر حتی یفرغ اراہ المؤذن ثم یقوم فیخطب ثم یجلس فلا یتکلم ثم یقوم** ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے پڑھتے تھے پہلے منبر پر بیٹھتے یہانتک کہ مؤذن اذان سے فارغ ہوتا پھر کھڑے ہوکر خطبہ پڑھتے پھر بیٹھتے کسی سے بات نکرتے پھر کھڑے ہوتے اور خطبہ پڑھتے **باب الخطبۃ قائما** کھڑے ہوکر خطبہ پڑھنے کا بیان **عن جابر بن سمرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یخطب قائما ثم یجلس ثم یقوم فیخطب قائما فمن حدثک انہ کان یخطب جالسا فقد کذب** ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوکر خطبہ پڑھتے پھر بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہوکر خطبہ پڑھتے جو تجھ سے کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر خطبہ پڑھتے تھے وہ جھوٹا ہے قسم خدا کی مین نے اُنکے ساتھ دو ہزار نماز سے زیادہ پڑھی ہین ف اون مین کچھ جمعے ہی پڑھے ہون گے۔ یہ مراد نہین ہی کہ دو ہزار جمعے سے زیادہ آپکے ساتھ پڑھے ہین کیونکہ دو ہزار جمعے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے آپ کے وفات تک بھی نہین ہوتے **عن جابر بن سمرۃ قال کان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبتان یجلس بینہما یقرا القرآن ویذکر الناس** ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے پڑھتے تھے اون کے بیچ مین بیٹھتے تھے اور خطبون مین قرآن پڑھتے تھے لوگون کو نصیحت

ف

ف خطبہ جالسا کا مطلب کذب ہونے کا یہ ہی کہ آپ کا معمول ایسا نہین تھا

صلیت معہ اکثر من الفی صلوۃ

کرتے ہو عن جابر بن سمرة قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب قائما ثم یقعد قعدة لا یتکلم وساق الحدیث
ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ خطبہ پڑھتے تھے کھڑے ہو کر پھر بیٹھتے تھے تو تھوڑی دیر کسی
سے بات نہ کرتے تھے باب الرجل یخطب علی قوس کمان پر ٹیکا دیکے خطبہ پڑھنا عن شعیب بن رزیق
الطائفی قال جلست الی رجل له صحبة من رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقال له البراء بن حزن
الحدیث فانشأ یحدثنا قال وفدت الی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم سابع سبعة او تاسع تسعة فدخلنا علیه
فقلنا یا رسول اللہ زرناک فادع اللہ لنا بخیر فامرنا او امر لنا بشیء من التمر والشان اذ ذاک دون فاقمنا
ایاما شهدنا فیها الجمعة مع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فقام متوکئا علی عصا او قوس فحمد اللہ واثنی علیه
کلمات خفیفات طیبات مبارکات ثم قال ایها الناس انکم لن تطیقوا او لن تفعلوا کل ما امرتم به ولکن سددوا وابشروا
سمعت اباداود قال ثبتنی فی شیء منه بعض اصحابنا ترجمہ شعیب بن رزیق طائفی سے روایت ہے میں ایک شخص کے پاس بیٹھا
جو صحبت میں تھا ہمارا رسول اللہ صلعم کے وہ ہم سے حدیث بیان کرنے لگا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا ہم سات آدمی
تھے یا نو آدمی جب آپ سے ملے تو کہا یا رسول اللہ ہمنے آپکی زیارت کی آپ ہمارے واسطے بہتری کی دعا کیجیے آپ نے کچھ کھجور ہمکو دیں ہمین
اور اوسوقت میں مسلمانون کا حال تکلیف کا تھا پھر ہم چند روز مدینے میں رہے جمعہ ہمنے رسول اللہ صلعم کے ساتھ پڑھا آپ ایک
عصا یا کمان پر ٹیکا دیکر کھڑے ہوئے اور اللہ جل جلالہ کی تعریف کی اور ثنا بیان کی چند کلمون سے جو نہایت ہلکے اور
پاکیزہ اور مبارک تھے پھر فرمایا اے لوگو تمکو ہرگز طاقت نہین ہے حکم کو بجالانے کی لیکن مضبوط رہو اور خوشخبری سناؤ
یعنی اگر کسی حکم مین قصور ہو جاوے تو اللہ جل جلالہ کی رحمت سے ناامید نہو آئندہ ہو جالا کی چستی اختیار کرو اور اُس کی رحمت اور
فضل پر ہر سار کہو خوش رہو ابن مسعود ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کان اذا تشهد قال الحمد للہ نستعینه
ونستغفره ونعوذ باللہ من شرور انفسنا من یهده اللہ فلا مضل له ومن یضلل فلا هادی
له واشهد ان لا الٰه الا اللہ واشهد ان محمدا عبده ورسوله ارسله بالحق بشیرا و
نذیرا بین یدی الساعة من یطع اللہ ورسوله فقد رشد ومن ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلعم جب خطبہ
پڑھتے تو یہ کہتے الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ الخ سب تعریف ہے اللہ کو اوسی سے ہم مدد مانگتے ہین اوسی سے مغفرت چاہتے ہین پناہ مانگتے ہین
ہم اپنے نفس کی برائیون سے جسکو اللہ ہدایت کرے اوسکو کوئی گمراہ نہین کرسکتا اور جس کو وہ گمراہ کرے اوسکو کوئی ہدایت
نہین کرسکتا اور مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کوئی سچا معبود نہین سوا خدا کے اور گواہی دیتا ہون مین اس بات کی کہ محمد
صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے بندے اور رسول ہین اللہ نے اونکو سچا پیغمبر کرکے بھیجا خوشی سنانے ہین اور ڈراتے ہین قیامت
آنے سے پہلے جو اللہ اور اُسکے رسول کی اطاعت کرے وہ سیدھا راہ پر ہو اور جو اون کی نافرمانی کرے وہ اپنی جان کو نقصان دیگا
اللہ کو کچھ نقصان نہ پہونچا سکے گا دوسری روایت مین ہے ومن یعصهما فقد غوی ونسأل اللہ ربنا ان یجعلنا ممن یطیعه

ویطیع رسوله ویتبع ضوانه ویجتنب سخطه فانما عزبه وله **ترجمہ** جو اللہ اور اوسکی رسول کی فرمانے
کری وہ گمراہ ہوگیا ہم اللہ سے جو ہمارا رب ہے یہ چاہتی ہین کہ ہمکو اطاعت کرنیوالونمین سے اپنے کری اور اپنے رسول کی اطاعت کرنیوالون
مین سے ہو اور اوسکی رضامندی کے ڈھونڈنیوالون مین سے ہو اور اوسکی غصہ سے پرہیز کرنیوالون مین سے ہو کیونکہ ہم اوسی کے سبب سے پیدا
ہوئی اور اوسیکی ہین **عن** عدی بن حاتم ان خطیبا خطب عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال من یطع اللہ ورسولہ
ومن یعصہما فقال قم او اذہب بئس الخطیب **ترجمہ** عدی بن حاتم سے روایت ہی کہ کسشخص نے خطبہ پڑہا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور یون کہا من یطع اللہ ورسولہ ومن یعصہما آپنے فرمایا جا بہاگ برا خطیب ہے **ف** اوسنے مطیع اور
عاصی کو ایک شمار کردیا اور ہر ایک کا حکم علیحدہ بیان نہین کیا **عن** یزید الحارث بن النعمان قالت ما حفظت قاف الا من
فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب بہا کل جمعۃ قالت وکان تنورنا وتنور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و
تنورنا واحدا **ترجمہ** ام ہشام بنت الحارث بن النعمان سے روایت ہی مینے سورۂ قاف نہین یاد کی مگر رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کے منہ سے سنتے سنتے آپ ہر جمعہ کو اوسکو خطبہ مین پڑہا کرتے ۔ ام ہشام نے کہا ہمارا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا
ایک تنور تہا **عن** جابر بن سمرۃ قال کانت صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قصدا وخطبتہ قصدا یقرأ
آیات من القرآن ویذکر الناس **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نماز بھی میانی تہے اور
خطبہ بہی میانہ تہا (نہ بڑہانا چہوٹا) چند آیتین قرآن کے خطبہ مین پڑہتے تہے اور لوگون کو نصیحت کرتے تہے **عن** عمرۃ
عن اختہا قالت ما اخذت قاف الا من فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأہا فی کل جمعۃ **ترجمہ**
عمرہ بنت عبدالرحمن نے سنا اپنی بہن (ام ہشام بنت الحارث بن النعمان سے) مینے سورہ قاف کو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے منہ سے سنکر یاد کیا آپ ہر جمعہ مین اوسکو پڑہا کرتی تہے **باب** رفع الیدین علی المنبر
دونوں ہاتہ اوٹہانا خطبہ مین بُرا ہے **ف** دعا کیواسطے ہو یا برسبیل عادت جیسے وعظ مین کے ہوتی ہی **عن** حصین بن عبد
الرحمن قال رای عمارۃ ابن رؤیبۃ بشر بن مروان وھو یدعو فی یوم جمعۃ فقال عمارۃ قبح اللہ
ھاتین الیدین قال زائدۃ قال حصین حدثنی عمارۃ قال لقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وھو علی المنبر ما یزید علی ھذہ یعنی السبابۃ التی تلی الابہام **ترجمہ** حصین بن عبدالرحمن سے روایت
ہی عمارہ بن رؤیبہ نے بشر بن مروان کو دیکہا دعا مانگتی ہوئی جمعہ کے روز عمارہ نے کہا برا کری اللہ ان دونوں ہاتہ کو مینے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا آپ فقط کلمے کی اونگلی سے اشارہ کرتی **ف** تشہد کیوقت یا خطاب کیوقت **عن**
سہل بن سعد قال ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاھرا یدیہ قط یدعو علی منبرہ ولا غیرہ
ولکنہ یقول ھکذا واشار بالسبابۃ وعقد الوسطی بالابہام **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہی مینے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبہی دونوں ہاتہ اوٹہا کر دعا مانگتے نہین دیکہا نہ منبر پر نہ غیر منبر پر بلکہ آپ کلمے کی اونگلی سے اشارہ

کرتے اوپر سے انگلی اور انگھوٹی سے حلقہ کرلیتے ف اندونو حدیثون سے خطبہ مین ہاتھ اوٹھاکر دعا مانگنی بی اصلیت ثابت ہوئی اگرچہ استسقا اور غیر استسقا مین بعض مقامون مین آیا ہے دونو ہاتھ اوٹھاکر دعا مانگنا ثابت ہی جیسا استسقا کے باب مین گزرا **باب** اقصار الخطب خطبہ چھوٹا پڑھنے کا بیان **عن** عمار بن یاسر امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اقصار الخطب **ترجمہ** عمار بن یاسر سے روایت ہی حکم دیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوٹا خطبہ پڑھنیکا ف مسلم نی روایت کیا عمار سی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز لمبی پڑھنا اور خطبہ چھوٹا پڑھنا علامت ہی دانائی کی تو لمبا کرو نماز کو اور کوتاہ کرو خطبہ کو - افسوس ہی اس زمانے مین جاہلون نے یہہ اختیار کیا ہی کہ خطبہ لمبی بڑی دیر مین پڑھتے ہین اور نماز کو تاہ جلدی سی پڑھ لیتے ہین **عن** جابر بن سمرة السوائی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یطیل الموعظة یوم الجمعة انما ھن کلمات یسیرات **ترجمہ** جابر بن سمرہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ کو طول نہین دیتے تھے جمعہ کے دن چند کلمے کہدیتے تھے **باب** الدنو من الامام عند الموعظة خطبہ کے وقت امام کے ساتھ نزدیک بیٹھنے کا بیان **عن** سمرة بن جندب ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال احضروا الذکر وادنوا من الامام فان الرجل لا یزال یتباعد حتی یؤخر فی الجنة وان دخلها **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حاضر ہو خطبہ مین اور نزدیک رہو امام سی کیونکہ آدمی ہمیشہ دور رہتے رہتے جنت جاتی وقت بھی دور رہیگا اگرچہ جنت مین جاویگا (پرسب کے بعد جاویگا کیونکہ دنیا مین بھی وہ سب کے پیچھے رہتا تھا) **باب** الامام یقطع الخطبة للامر یحدث اگر کوئی حادثہ ہو تو امام خطبہ موقوف کرسکتا ہی **بریدة** قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاقبل الحسن والحسین علیھما قمیصان احمران یعثران ویقومان فنزل فاخذھما فصعد بھما ثم قال صدق اللہ انما اموالکم واولادکم فتنة رأیت ھذین فلم اصبر ثم اخذ فی الخطبة **ترجمہ** بریدہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے اتنے مین امام حسن اور امام حسین علیہما السلام آئے دو کرتے سر پہنے تھے گرتی پڑتے (بچپنے کی وجہ سے) رسول اللہ منبر پر سی اترے اور انکو گود مین اوٹھا لیا پھر منبر پر چڑھ گئے بعد اوسکے فرمایا سچ ارشاد کیا اللہ جل جلالہ نی تمہاری مال اور اولاد آزمایش ہین مین نے ان دونو کو دیکھا تو مین صبر نہ کرسکا پھر آپنے خطبہ شروع کیا **باب** الاحتباء والامام یخطب امام جو وقت خطبہ پڑھتا ہو گوٹ مار کر نہ بیٹھے ف وہ نشست یہ ہی کہ دونو پانون کو کھڑا کرکے پیٹ سی باندھ لیوی یا ہاتھون سی حلقہ دیلیوی - اسی منع فرمایا کیونکہ اکثر اوس نشست مین نیند آجاتی ہی وضو ٹوٹ جاتا ہی خبر نہین ہوتی **عن** معاذ بن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الصبوة یوم الجمعة والامام یخطب **ترجمہ** معاذ بن انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا گوٹ مار کر بیٹھنے سی جمعہ کے روز جب امام خطبہ پڑھتا ہو **عن** یعلی بن شداد بن اوس قال شھدت مع معاویة بیت المقدس صلوة بنا فقرات فاذا جل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرابتہم محبتین والامام یخطب **ترجمہ** یعلی بن شداد سی روایت ہی

ف یہ حدیث سی دونو ہاتھ اوٹھاکر دعا مانگنی ثابت ہوئی

مین معاویہ کے بیت المقدس مین آیا انہون نے جمعہ پڑہا مین نے دیکہا تو اکثر لوگ مسجد مین رسول اللہ کے اصحاب مین سے تہے مین نے اونکو کوٹ مار کر بیٹہے ہوے جب امام خطبہ پڑہ رہا تہا۔ کہا ابوداؤد نے ابن عمر بہی اسیطرح بیٹہتے تہے خطبہ کیوقت اور انس بن مالک اور شریح اور عصمہ بن صوحان اور سعید بن المسیب اور ابراہیم نخعی اور مکحول اور اسمٰعیل بن محمد بن سعد اور نعیم بن سلامہ نے کہا اس مین کچہ قباحت نہین اور مجہے نہین پہونچا کسیسے مکروہ جانا ہو اوسکو مگر عبادہ بن نسی نے **باب الکلام والامام یخطب** امام خطبہ کیوقت بات کرنیکی ممانعت **عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال اذا قلت لصاحبک انصت والامام یخطب فقد لغوت** ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو کہے چپ رہ اور امام خطبہ پڑہتا ہو تو تو نے لغو کام کیا۔ **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب سے خطبہ شروع ہو کلام نہ کرنا چاہیے بعضون کے نزدیک جب سے امام نکلے **عن عبداللہ بن عمرو عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال یحضر الجمعۃ ثلثۃ نفر رجل حضرہ یلغو وھو حظہ منہا ورجل حضرہا یدعو فھو رجل دعا اللہ عزوجل ان شاء اعطاہ وان شاء منعہ ورجل حضرہا بانصات وسکوت ولم یتخط رقبۃ مسلم ولم یؤذ احدا فھی کفارۃ لہ الی الجمعۃ التی تلیہا وزیادۃ ثلثۃ ایام وذلک ان اللہ عزوجل یقول من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا** ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعے مین تین طرحکے آدمی آتے ہین ایک تو وہ شخص جو وہان آکر بیہودہ بات کرے اوسکا حصہ یہی ہے (یعنی اوسکو کچہہ ثواب نہین) دوسرا وہ جو وہان آکر دعا کرے اب اللہ جل جلالہ کو اختیار ہے اوس کی دعا قبول کرے یا نہ کرے۔ تیسرا وہ شخص جو وہان آکر چپکا رہے نہ لوگون کی گردن پہاندے نہ کسیکو تکلیف دے اوسکی گناہ دوسرے جمعہ تک بلکہ تین دن زیادہ تک بخشدیے جاوین گے کیونکہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے جو ایک نیکی کریگا اوس کو دس گنا ثواب ملیگا **باب استیذان المحدث للامام** جسکا وضو ٹوٹ جاوے وہ امام سے کیونکر خبر کرکے جاوے **عن عائشۃ قالت قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم اذا احدث احدکم فی صلوتہ فلیاخذ بانفہ ثم لینصرف** ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کسیکا وضو ٹوٹ جاوے تو وہ اپنی ناک پکڑ کر چلا جاوے **ف** اس سے امام سمجہ جاوے گا کہ اوسکا وضو ٹوٹ گیا اور لوگون کو معلوم ہو کہ اوس کی نکسیر پہوٹ گئی شرم کی بات چہپانا بہتر ہے **باب اذا دخل الرجل والامام یخطب** امام خطبہ پڑہ رہا ہو اُسوقت کوئی آوے تو نفل پڑہے یا نہ پڑہے **ف** شافعی اور احمد اور ایکجماعت محدثین کے نزدیک اگر امام خطبہ پڑہ رہا ہو اور کوئی شخص آوے تو دو رکعت تحیۃ المسجد پڑہ کر بیٹہے اور ابوحنیفہ اور مالک اور سفیان ثوری اور ایکجماعت صحابہ کے نزدیک خطبے کیوقت نماز نہ پڑہنا چاہیے بلکہ جب بیٹہ کر خطبہ سننا چاہیے **عن جابر ان رجلا جاء یوم الجمعۃ والنبی صلے اللہ علیہ وسلم یخطب فقال اصلیت یا فلان قال لا قال قم فارکع** ترجمہ جابر سے روایت ہے ایکشخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جمعہ کو اور آپ خطبہ پڑہ رہے تہے آپ نے فرمایا تو نے نماز پڑہی وہ بولا نہین آپ نے فرمایا اوٹہہ پڑہ **ف** دو رکعتین **عن جابر وابی ھریرۃ قالا جاء سلیک الغطفانی ورسو اللہ**

صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فقال اصلیت شیئا قال لا قال صل رکعتین تجوزفیھما ترجمہ جابر اور ابوہریرہ سے روایت
ہو سلیک غطفانی آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے آپ نے پوچھا تو نے نماز پڑھی (تحیۃ المسجد) وہ بولا نہیں آپ
نے فرمایا اوٹھ دو رکعتیں پڑھ (ہلکی) دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے ثم اقبل علی الناس قال اذا جاء احدکم والامام یخطب فلیصل
رکعتین یتجوز فیھما ترجمہ پھر آپ لوگوں کیطرف متوجہ ہوئے اور فرمایا جب تم میں سے کوئی آوے اور امام خطبہ پڑھ
رہا ہو تو دو رکعتیں پڑھ (ہلکی) باب یتخطی رقاب الناس یوم الجمعۃ جمعے کے دن لوگوں کے گردنیں نہ پھاندے عن ابی
الزاھریۃ قال کنا مع عبد اللہ بن بسر فجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجمعۃ فجاء رجل یتخطی رقاب الناس فقال
عبد اللہ بن بسر جاء رجل یتخطی رقاب الناس یوم الجمعۃ والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فقال النبی صلی
اللہ علیہ وسلم اجلس فقد اذیت ترجمہ ابی زاہریہ سے روایت ہے ہم عبد اللہ بن بسر کے ساتھ جو صحابی تھے بیٹھے ہوئے تھے جمعہ کے
روز اتنے میں ایکشخص آیا لوگوں کی گردنیں پھاندتا ہوا عبد اللہ بن بسر نے کہا ایکشخص اسیطرح گردنیں پھاندتا ہوا جمعے کو آیا اور
رسول اللہ صلعم خطبہ پڑھ رہے تھے آپ نے فرمایا بیٹھ جا تو نے ایذا دی لوگونکو باب الرجل ینعس والامام یخطب
امام جب خطبہ پڑھ رہا ہو اور کسی شخص کو اونگھ آوے تو کیا کرے عن ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول اذا نعس احدکم وھو فی المسجد فلیتحول من مجلسہ ذلک الی غیرہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے میں نے
سنا رسول اللہ صلعم سے آپ فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی اونگھنے لگے مسجد میں تو اوسجگہ سے اوٹھ کر دوسری جگہ بیٹھے باب الامام
یتکلم بعدما ینزل من المنبر امام خطبہ پڑھ کر جب منبر سے اوترے تو بات کر سکتا ہے انس قال رایت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ینزل من المنبر فیعرض لہ الرجل فی الحاجۃ فیقوم معہ حتی یقضی حاجتہ ثم یقوم
فیصلی ترجمہ انس سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ منبر سے (خطبہ پڑھ کر) اوترتے پھر
کوئی شخص اپنا کام آپ سے بیان کرتا آپ اوس سے (باتیں کرتے ہوئے) کھڑے رہتے یہانتک کہ اوسکا مطلب پورا ہو جاتا پھر کھڑے
ہوتے نماز کو لیے باب من ادرک من الصلوۃ رکعۃ جو شخص جمعے کی ایکرکعت پاوے اوس نے جمعہ پالیا عن ابی ہریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادرک رکعۃ من الصلوۃ فقد ادرک الصلوۃ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز کی ایکرکعت پالے اوس نے وہ نماز پالی ف اگر ایک رکعت سے کم پاوے تو چار رکعتیں ہی ظہر کی
سی پڑھے یہی قول ہے مالک اور شافعی اور ثوری کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک دو ہی رکعتیں پڑھے اگرچہ تشہد یا سہو کی سجدہ میں ملے لیکن
مذہب مالک اور شافعی کا قوی ہے اور اوسی کے قائل ہیں ابن مسعود اور ابن عمر اور انس اور لیث اور امام احمد رضی اللہ عنہم اور یہی مروی ہے
حضرت علی سے باب ما یقرأ فی الجمعۃ جمعے میں کونسی سورتیں پڑھے عن النعمان بن بشیر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کان یقرأ فی العیدین ویوم الجمعۃ بسبح اسم ربک الاعلی وھل اتاک حدیث الغاشیۃ قال وربما
اجتمعا فی یوم واحد فقرأھما ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید اور جمعہ میں سبح اسم ربک الاعلی

اور ھل اتاک حدیث الغاشیۃ پڑھتے تھی - اور جب عید اور جمعہ ایک ہی دن آتے تو انھی دونو سورتون کو دونو نمازون مین پڑھتے

عن الضحاک بن قیس سال النعمان بن بشیر ماذا کان یقرأ به رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم الجمعة علی اثر سورة الجمعة فقال کان یقرأ بھل اتاک حدیث الغاشیة **ترجمہ** ضحاک بن قیس سے روایت ہے انھون نی نعمان بن بشیر سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن سورہ جمعہ کے پھر کون سی سورت پڑھتے تھے انھون نی کہا ھل اتاک حدیث الغاشیہ پڑھتے تھے **عن** ابن ابی رافع قال صلی بنا ابوھریرة یوم الجمعة فقرأ بسورة الجمعة وفی الرکعة الاخرة اذا جاءک المنافقون قال فادرکت اباھریرة حین انصرف فقلت له انک قرأت بسورتین کان علی یقرأ بھما بالکوفة قال ابوھریرة فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقرأ بھما یوم الجمعة **ترجمہ** ابن ابی رافع سے روایت ہے ابوھریرہ نے نماز پڑھائی جمعہ کے دن تو سورہ جمعہ پڑھے اور دوسری رکعت مین اذا جاءک المنافقون پڑھا ابن ابی رافع نی کہا مین نے ابوھریرہ سے ملا جب نماز سے فارغ ہوی اور مین نی کہا تم نی دو سورتین پڑھین جو حضرت علی کوفے مین پڑھتے تھے ابوھریرہ نی کہا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ان سورتون کو جمعہ مین پڑھتے ہوئے **عن** سمرة بن جندب ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یقرأ فی صلاة الجمعة بسبح اسم ربک الاعلی وھل اتاک حدیث الغاشیة **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے نماز مین سبح اسم ربک الاعلی اور ھل اتاک حدیث الغاشیہ پڑھتے تھے **باب** الرجل یاتم بالامام ویکبر ھما لجدار اگر مقتدی اور امام کے بیچ مین دیوار ہو تو اقتدا درست ہے **عن** عائشة قالت صلی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی حجرته والناس یأتمون به من وراء الحجرة **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حجرے کے اندر نماز پڑھی اور لوگون نے اقتدا کی حجرے سے باھر **باب** الصلوة بعد الجمعة بعد جمعہ کی نماز پڑھنے کا بیان **عن** نافع ان ابن عمر رای رجلا یصلی رکعتین یوم الجمعة فی مقابله فزجره وقال اتصلی الجمعة اربعا وکان عبد الله یصلی یوم الجمعة رکعتین فی بیته ویقول ھکذا فعل رسول الله صلی الله علیه وسلم **ترجمہ** نافع سے روایت ہے عبداللہ بن عمر نے اکشخص کو جمعہ کے بعد دو رکعتین پڑھتے دیکھا اسی مقام مین جہان جمعہ پڑھا تھا انھون نے اوسکو دھکیل دیا اور کہا تو جمعہ کی چار رکعتین پڑھتا ہے - اور عبداللہ بن عمر بعد جمعہ کے دو رکعتین اپنے گھر مین پڑھا کرتے تھے اور کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ایسا ہی کیا ہی **عن** نافع قال کان ابن عمر یطیل الصلاة قبل الجمعة ویصلی بعد رکعتین فی بیته ویحدث ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یفعل ذلک **ترجمہ** نافع سے روایت ہے ابن عمر جمعہ کے پہلے بہت دیر تک نماز پڑھتے اور بعد جمعے کے دو رکعتین پڑھتے تھی اپنے گھر مین اور کہتے تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتی تھی ۔

عطاء بن ابی الخوار ان نافع بن جبیر ارسله الی السائب بن یزید بن اخت نمر یساله عن شیء رای منه معاویة فی الصلاة فقال صلیت معه الجمعة فی المقصورة فلما سلم قمت فی مقامی فصلیت فلما دخل ارسل الی فقال لا تعد لما صنعت اذا صلیت الجمعة فلا تصلها بصلاة حتی تکلم او تخرج فان نبی الله صلی الله علیه وسلم

امر بذلك ان لا توصل صلوة بصلاة حتى يتكلم او يخرج ترجمہ عطا ابن ابی الخوار سے روایت ہی نافع بن جبیر نے
اونکو بھیجا سائب بن یزید پاس ایک بات پوچھنے کو جو معاویہ بن ابی سفیان نی دیکھا تہا اونکو کرتے ہوئی نماز مین سائب نے کہا
مین نے معاویہ کے ساتھہ نماز پڑھی مسجد کے محراب مین جب مین نی سلام پھیرا تو اونہکر اوسیجگھہ پھر نماز پڑھنے لگا جب وہ گھر مین آئے
تو ایک آدمی کو میری پاس بھیجا اور کہا پھر ایسا مت کرنا جب تو جمعہ پڑھ لیوی پھر اوسکے ساتھہ دوسری نماز نہ پڑھ جبتک تو بات نکر
یا دہان سے نکل نہ جاوی کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اسبات کا کوئی نماز دوسری نماز سے ملائی نہ جاوی جبتک
تو بات نہ کری یا نکل نہ جاوی ف یعنی جمعے کے فرض پڑھ کر مسجد سے چلا آوے اور گھر مین آکر سنتین ادا کری بھر تو نہایت اچھا
ہی اگر مسجد ہی مین ادا کری تو جہان فرض پڑہی ہو وہان سے اونہکر دوسری جگھہ مین جاکر سنتین پڑہی یا بیچ مین کسی سے باتین
کرے عن ابن عمر قال کان اذا کان بمکۃ فصلی الجمعۃ تقدم فصلی رکعتین ثم تقدم فصلی اربعا واذا کان بالمدینۃ
صلی الجمعۃ ثم رجع الی بیتہ فصلی رکعتین ولم یصل فی المسجد فقیل لہ فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یفعل ذلك ترجمہ عبداللہ بن عمر جب مکے مین ہوتی تو جمعہ پڑہ کر آگے کو بڑہتے (تاکہ جگہہ بدل جاوی) پھر دو رکعتین پڑہتے پھر آگے
کو بڑہتے اور چار رکعتین پڑہتے اور جب مدینے مین ہوتی جمعہ پڑہ کر اپنے گھر مین چلے آتی اور دو رکعتین پڑہتے گھر مین مسجد مین نہ
پڑہتے لوگون نی اسکی وجہ پوچھی اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرتی تھے عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من کان مصلیا بعد الجمعۃ فلیصل اربعا وتم حدیثہ وقال ابن یونس اذا صلیتم الجمعۃ فصلوا بعدھا
اربعا قال فقال لی ابی یا بنی فان صلیت فی المسجد رکعتین ثم انبت المنزل او البیت فصل رکعتین ترجمہ
ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص بعد جمعہ کی نماز پڑہنا چاہے تو چار رکعتین پڑہی ابن یونس کی
روایت مین یہہ ہی جب تم جمعہ پڑہ چکو اوسکے بعد چار رکعتین پڑہو۔ میری باپ نی مجھہ سے کہا بیٹا اگر تو مسجد مین پڑہے دو رکعتین
پھر گھر مین آوے تو دو رکعتین اور پڑہ عن ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی بعد الجمعۃ رکعتین
فی بیتہ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعے کے بعد دو رکعتین پڑہتے تہے اپنے گھر مین عن ابن
جریج اخبرنی عطاء انہ رای ابن عمر یصلی بعد الجمعۃ فینما عمر صلاۃ الذی صلی فیہ الجمعۃ قلیلا
عن ذلک المکان قام فرکع رکعتین قال ثم یمشی لنفسہ من ذلک فیرکع اربع رکعات قال عطاء کم رأیت ابن عمر یصنع
ذلک قال مرارا ترجمہ ابن جریج سے روایت ہی مجھہ کو خبر دی عطا نے اونہون نی ابن عمر رضہ کو دیکھا جمعہ پڑہ کر اوسجگھہ سے تہوڑا
سا سرک جاتی دو رکعتین پڑہتے پھر دور چلے جاتی اور چار رکعتین پڑہتے مین نے عطا سے کہا تم نی کئی بار ابن عمر کو یہہ کرتی دیکھا
اونہون نی کہا کئی بار دیکھا ف احادیث جمعہ کے بعد دو رکعتین اور چار رکعتین اور چھہ رکعتین ثابت ہین۔ ہماری شایخ
کی نزدیک مختار یہہ ہی کہ اگر مسجد مین پڑہی تو چار رکعتین پڑہی اور جو گھر مین پڑہی تو دو رکعتین پڑہے **باب صلوۃ العیدین**
عیدین کی نماز کا بیان عن انس قال قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ ولہم یومان یلعبون فیہما فقال ما ھذان الیومان

الیومان قالوکنا نلعب فیھما فی الجاھلیۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ قد ابدلکم بھما خیرا منھما یوم الاضحی ویوم الفطر **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے اور اون لوگونکی دو دن کھیل کود کے لیے مقرر تھے آپ نی پوچھا یہ دو دن کیسی ہین انہون نی کہا ہم جاہلیت کے زمانہ مین ان دونون مین کھیل کود کرتے تھے آپنے فرمایا اللہ جل جلالہ نے تمہین ان دنون کے بدلے مین وہ دو دن عنایت فرمائی جو ان سے بہتر ہین ایک یوم الفطر دوسری یوم الاضحی **باب** وقت الخروج الی العید عید کی نماز کا وقت **عن** یزید بن خمیر الرحبی قال خرج عبد اللہ بن بسر صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع الناس فی یوم عید فطر او اضحی فانکر ابطاء الامام فقال انا کنا قد فرغنا ساعتنا ھذہ وذلک حین التسبیح **ترجمہ** یزید بن خمیر رحبی سے روایت ہے عبد اللہ بن بسر جو صحابی تھے لوگون کے ساتھ عید فطر یا عید اضحی مین نکلے انہون نے برا کہا امام کے دیر کرنیکو اور کہا ہم تو اسوقت فارغ ہو جاتی تھے یعنی اشراق کیوقت عید کی نماز سے **باب** خروج النساء فی العید عورتونکا عید کے لیے جانا **عن** ام عطیۃ قالت امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نخرج ذوات الخدور یوم العید قیل فالحیض قال لیشھدن الخیر ودعوۃ المسلمین قالت امراۃ یا رسول اللہ لم یکن لاحدانا جلباب قال تلبسھا صاحبتھا طائفۃ من ثوبھا **ترجمہ** ام عطیہ سے روایت ہے ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا مستورہ کنواری کے نکالنے کا عید کے روز آپ سے پوچھا گیا حائضہ عورتون کو بھی نکالین آپنے فرمایا انکو آنا چاہیے بھلائی کیجگہ مین اور مسلمانون کی دعا مین شریک ہونا چاہیے۔ دوسری روایت مین ہے والحیض یکن خلف الناس فیکبرن مع الناس حائضہ عورتین لوگونکے پیچھے رہتی تھین اور تکبیر کہتی تھین لوگونکے ساتھ **ف** مسلم کی روایت مین ہے کہ آپ نی کنواریون کو بھی نکالنے کا عید مین حکم فرمایا۔ ان حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ عیدین کیواسطے عورتون کو بھی نکالنا مسنون ہے اور یہی قول ہے ابوبکر اور علی اور ابن عمر کا اور ایک جماعت سلف کا **عن** ام عطیۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما قدم المدینۃ جمع نساء الانصار فی بیت فارسل الینا عمر بن الخطاب فقام علی الباب فسلم علینا فرددنا علیہ السلام ثم قال انا رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیکن وامرنا بالعیدین ان نخرج فیھما الحیض والعتق ولا جمعۃ علینا ونھانا عن اتباع الجنائز **ترجمہ** ام عطیہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ مین تشریف لائے آپ نی انصار کی عورتون کو ایک گھر مین جمع کیا اور عمر بن الخطاب کو انکے پاس بھیجا وہ دروازی پر کھڑے ہوئے اور عورتون کو سلام کیا انہون نی جواب دیا بعد اوسکے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھیجا ہوا تمہارے پاس آیا ہون اور حکم کیا ہمکو عیدین مین حائضہ عورتون اور کنواری عورتون کے نکالنی کا اور جمعہ ہم پر نہین ہے اور منع کیا ہمکو جنازون کے ساتھ جانی سے **ف** اسواسطے کہ عورتین بے صبر ہوتی ہین جنازہ کی ساتھ جاوینگی تو رووینگی پیٹینگی بری الفاظ زبان سے نکالینگے اور دنیا بھی پریشان کرینگے **باب** الخطبۃ یوم العید عید کے دن خطبہ پڑھنے کا بیان **عن** ابی سعید الخدری قال اخرج مروان المنبر فی یوم عید

فبدأ بالخطبة قبل الصلاة فقام رجل فقال يا مروان خالفت السنة اخرجت المنبر في يوم عيد ولم يكن يخرج فيه وبدأت بالخطبة قبل الصلاة فقال ابو سعيد الخدري من هذا اقالوا فلان بن فلان فقال اما هذا فقد قضى ما عليه سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من رأى منكرا فاستطاع ان يغيره بيده فليغيره بيده فان لم يستطع فبلسانه فان لم يستطع فبقلبه وذلك اضعف الايمان

ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے مروان نے منبر نکالا عید کے روز اور خطبہ نماز سے پہلے پڑہا ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا اے مروان تو نے خلاف سنت کیا منبر نکالا عید کے روز حالانکہ کبھی منبر نہیں نکالا جاتا تہا اور خطبہ نماز سے پہلے پڑہا ابو سعید خدری نے کہا یہ شخص کون ہے لوگون نے کہا فلان بیٹا فلان کا ابو سعید نے کہا اس شخص نے اپنا حق ادا کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے جو شخص تم میں سے کوئی کام خلاف شرع کی دیکھے پھر اوسکو ہاتھ سے مٹا سکتا ہو تو ہاتھ سے مٹا دی اگر ہاتھ سے نہ ہو سکے زبان سے مٹا دی اگر زبان سے نہ ہو سکے دل سے اوسکو برا جانی یہ ادنی درجہ ہے ایمان کا **ف** یعنے اگر بری بات کو منع نہ کر سکے زبان سے قادر نہ ہو تو دل سے اوسکو برا جانی اگر یہہ بھی نہ ہو تو ایمان کا نشان اوس میں نہ رہیگا

عن جابر بن عبد اللہ یقول ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قام یوما فصلی فبدأ بالصلاة قبل الخطبة ثم خطب الناس فلما فرغ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خطبته قام النساء فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما علی ید بلال وبلال باسط ثوبه تلقی النساء فیه الصدقة قال تلقی المرأة فتختها ویلقین وتلقین وقال ابن بکر فتختها

ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے عید الفطر میں پہلی نماز پڑہی پھر خطبہ شروع کیا جب خطبہ سے فارغ ہوئے تو اوتر ہے اور عورتونکو نصیحت کرنی لگی اور بلال کے ہاتھ پر آپ ٹیکا لگائے ہوئے تہے اور بلال اپنا کپڑا پھیلائے ہوئے تہے عورتیں اوس میں صدقہ ڈالتی تہیں کوئی اپنا چھلا ڈالتی تہی کوئی کچھ ڈالتی تہی

عن ابن عباس بمعناه قال فظن انه لم یسمع النساء فمشی الیهن وبلال معه فوعظهن وامرهن بالصدقة فکانت المرأة تلقی القرط والخاتم فی ثوب بلال

ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے بھی ایسا ہی روی ہے اوسمیں یہہ ہے رسول اللہ صلعم نے یہہ خیال کیا کہ خطبہ کے آواز عورتون کو نہ پہنچی ہوگی آپ انکی طرف چلی اور بلال آپکے ساتہہ تہے آپنے اونکو نصیحت کی اور صدقہ کا حکم کیا کوئی عورت اپنی بالی دیتی کوئی انگوٹی ڈالتی بلال کے کپڑے میں ۔ دوسری روایت میں ہے فجعلت المرأة تعطی القرط والخاتم وجعل بلال یجعله فی کسائه فاقبل هو وامرأته علی فقراء المسلمین

ترجمہ کوئی عورت بالی دینے لگی کوئی انگوٹی بلال نے کہل میں کہتے گئی پھر آپ نے وہ مال مسلمان فقیرون کو بانٹ دیا

باب بخطب علی قوس کمان پر ٹیکا لگا کر خطبہ پڑہنے کا بیان

عن البراء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطب یوم العید قوسا فخطب علیه

ترجمہ براء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسینی عید کی روز کمان دی آپ نے اوسپر ٹیکا دیکر خطبہ پڑہا

باب ترک الاذان فی العید عید میں اذان نہ دینے کا بیان

عن عبد الرحمن بن عابس قال سال رجل ابن عباس شهدت العید مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم ولولا مکانی منه ما شهدته

من الصغر فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العلم الذی عند دار کثیر بن الصلت فصلی ثم خطب ولم یذکر اذانا
ولا اقامۃ قال ثم امر بالصدقۃ قال فجعلن النساء یشرن الی اذانھن وحلوقھن قال فامر بلالا فاتاھن ثم رجع الی
النبی صلے اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** عبد الرحمن بن عابس سے روایت ہی اسشخص نے عبد اللہ بن عباس سے پوچھا کیا تم نی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عید کی نماز پڑہی ہی انہون نی کہا ہان اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس میرے قدر و منزلت نہ ہوتی تو
مین آپکے پاس جا نہ سکتا بوجہ کم سنی کے **ف** عبد اللہ بن عباس اُس زمانے مین کمسن لڑکے تھے امکو امام کے پاس طرح سے جگہ ملنی مشکل تھی
اسواسطے لوگون نے پاس کھڑے ہونی دیا ہوگا **ف** آپ تشریف لائی اوس نشان کے پاس جو کثیر بن الصلت کے گھر کے پاس تھا پہر آپ نی نماز
پڑہی پہر خطبہ صدقے کا حکم دیا عورتین اپنے کانون اور گلون کیطرف اشارہ کرتی تھین - آپنے بلال کو حکم کیا وہ عورتون کے پاس گئے
(صدقہ لینے کو) پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس صدقہ لیکر چلے گئی **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلے
العید بلا اذان ولا اقامۃ وابو بکر وعمر وعثمان شلے **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نی عید کی نماز پڑہی بغیر اذان اور بغیر اقامت کے اور ابو بکر اور عمر یا عثمان نی بھی اسیطرح پڑہی **عن** جابر بن سمرۃ قال
صلیت مع النبی صلے اللہ علیہ وسلم غیر مرۃ ولا مرتین العیدین بغیر اذان ولا اقامۃ **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت
ہی مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ عید کے نماز کچھہ ایکدو بار نہین بلکہ بہت بار پڑہی) دونو عیدون کی بغیر اذان اور اقامت

باب التکبیر فی العیدین تکبیرات عیدین کا بیان **ف** تکبیرات عیدین مین اختلاف ہے اکثر ائمہ جیسے مالک اور احمد اور شافعی
کی نزدیک پہلی رکعت مین سات تکبیرین ہین اور دوسری رکعت مین پانچ تکبیرین لیکن مالک اور احمد کی نزدیک پہلی رکعت مین سات تکبیرین
مع تکبیر تحریمہ کے ہین اور دوسری مین پانچ سوای تکبیر قیام کے مگر دونو رکعتون مین قرأت سے پہلے یعنی تکبیرین کہنا چاہیے اور شافعی کے
نزدیک پہلے رکعت مین سات مین سوای تکبیر تحریمہ کی اور دوسری مین پانچ سوای تکبیر قیام کے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک تین تکبیرین
پہلی رکعت مین قبل قرأت کی سوای تکبیر تحریمہ کی اور تین تکبیرین دوسری رکعت مین بعد قرأت کی سوای تکبیر رکوع کے - ہماری مشائخ اہل
حدیث کی نزدیک مالک اور شافعی اور احمد کا مذہب راجح ہی **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یکبر فی الفطر
والاضحی فی الاولی سبع تکبیرات وفی الثانیۃ خمسا **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر
مین اور عید الاضحی مین پہلی رکعت مین سات تکبیرین کہتے تھے اور دوسری رکعت مین پانچ تکبیرین کہتے تھے دوسری روایت مین اتنا
زیادہ ہے سوا رکوع کی تکبیرون کی **ف** مگر یہ حدیث ضعیف ہی اسکی اسناد مین ابن لہیعہ ہے کہا حاکم نی تفرد ہوا ساتھہ اسحدیث
ابن لہیعہ اور وہ ضعیف ہی **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم التکبیر فی الفطر سبع فی
الاولی وخمس فی الاخری والقرأۃ بعدھما کلیتھما **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا عید فطر مین سات تکبیرین ہین پہلی رکعت مین اور پانچ تکبیرین ہین دوسری رکعت مین اور قرأت دونو رکعتون
مین بعد تکبیرون کی ہی **ف** ترمذی نے نقل کیا ہی بخاری سے کہ یہ حدیث صحیح ہی مگر پھر بھی بخاری کی شرط پر نہین ہے بلکہ اصحاب

سنن کے شرط پر ہی **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یکبر فی الفطر فی الاولی سبعا قبل القراءۃ ویکبر اربعا ثم یقرأ ثم یکبر فیرکع ثم یقوم فیکبر اربعا ثم یقرأ ثم یکبر **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر مین پہلے رکعت مین سات تکبیرین کہتے پھر قرارت کرتی پہر تکبیر کہتے رکوع کی پہر دوسری رکعت کو کھڑی ہوتے پہر چار تکبیرین کہتے پھر قرارت کرتی پہر رکوع کرتے کہا ابو داؤد نی روایت کیا اس حدیث کو وکیع اور ابن المبارک نی اُنہون نے پہلی رکعت مین سات اور دوسری رکعت مین چار تکبیرین کہین **عن** ابی عائشۃ جلیس کا ابی ھریرۃ ان سعید بن العاص سال ابا موسی الاشعری وحذیفۃ ابن الیمان کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکبر فی الاضحی والفطر فقال ابو موسی کان یکبر اربعا تکبیرہ علی الجنائز فقال حذیفۃ صدق فقال ابو موسی کذلک کنت اکبر فی البصرۃ حیث کنت علیہم قال ابو عائشۃ وانا حاضر سعید بن العاص **ترجمہ** ابو عائشہ سی روایت ہی سعید بن العاص نے ابو موسی اشعری اور حذیفہ بن الیمان سے پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر تکبیر کہتے تھے عید الاضحی اور عید الفطر مین ابو موسی نے کہا چار تکبیرین کہتے تہے جنازی پر کہتے مین حذیفہ نے کہا سچ ہی ابو موسی نی کہا مین اتنا ہی تکبیرین کہا کرتا تہا بصری مین جب اون پر حاکم تہا کہا ابو عائشہ نے میری سامنی سعید بن العاص نے پوچہا

ف یہہ حدیث ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی دلیل ہی وہ یہہ کہتے ہین کہ چار تکبیرون سی مراد پہلے رکعت مین مع تکبیر تحریمہ کے ہی اور دوسری رکعت مین مع تکبیر رکوع کے مگر اس حدیث کی اسناد مین عبد الرحمن بن ثوبان ہی اور وہ ضعیف ہی اور ابو عائشہ مجہول ہی پر ابن مسعود سی بسند صحیح ثابت ہی کہ پہلی رکعت مین پانچ تکبیرین کہی مع تکبیر تحریمہ اور رکوع کے اور دوسری رکعت مین چار تکبیر رکوع کی اور ظاہر ہے کہ یہہ قیاس سے معلوم نہین ہوسکتا تو ابن مسعود نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتی دیکہا ہوگا واللہ اعلم

باب ما یقرأ فی الاضحی والفطر عید مین کون سی سورتین پڑہے **عن** عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ بن مسعود ان عمر بن الخطاب سالہ ابا واقد اللیثی ماذا کان یقرأ بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الاضحی والفطر قال کان یقرأ فیہما بقاف والقرآن المجید واقتربت الساعۃ وانشق القمر **ترجمہ** عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہی حضرت عمر رضی نی ابو واقد لیثی سی پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحی اور عید الفطر مین کون سی سورتین پڑہتے تھے اونہون نی کہا ق والقرآن المجید اور اقتربت الساعۃ وانشق القمر پڑہتے تہے

باب الجلوس فی الخطبۃ خطبہ سننے کے لیے لوگون کا بیٹہنا **عن** عبد اللہ بن السائب قال شہدت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العید فلما قضی الصلوۃ قال انا نخطب فمن احب ان یجلس للخطبۃ فلیجلس ومن احب ان یذہب فلیذہب **ترجمہ** عبد اللہ بن السائب سے روایت ہی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ عید مین آیا جب آپ نماز پڑہ چکے آپ نی فرمایا ہم خطبہ پڑہین گے جسکا جی چاہی خطبہ سننے کے لیے بیٹہے اور جسکا جی چاہی چلا جاوی

باب الخروج الی العید من طریق ویرجع فی طریق عید کی نماز کو ایک راہ سی جاوی اور دوسری راہ سی آوی **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یخالف الطریق یوم العید

فی طریق تتمہ رجع فی طریق تراخ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کو گئے ایک راستے سے اور لوٹے دوسرے راستے سے ف تاکہ دونو راستے آباد رہیں یا دونو میں برکت ہو جاوے یا دونو راستے قیامت میں گواہی دیں بخاری نے جابر رضی اللہ عنہ سے بھی ایسا ہی روایت کیا ہے فقط شکر اللہ جل جلالہ کا تمام ہوا پارہ چھٹا سنن ابوداؤد کا بتیس پاروں میں سے اب شروع کرتا ہوں پارہ ساتوان محض اُس کی مدد اور اعانت پر بھروسا کر کے ورنہ مجھکو کہاں طاقت ہے اور کہاں استعداد ہے اتنی بڑی تمام کرنیکی وہی توفیق دینے والا ہے اور وہی مدد کرنیوالا ہے

تتمۃ الجزء السادس وتلیہ الجزء السابع انشاء اللہ تعالے

فہرست ابواب پارہ ششم سنن ابوداؤد علیہ الرحمۃ

نمبر	باب	نمبر	باب	نمبر	باب	نمبر	باب
۲۲۷	نماز میں جمائی کا جواب دینا چاہیے	۲۴۷	جب جماعت پڑھ لی تو کیا کرے	۲۰۱	رد میں شک کو جماعت معاف ہونا	۲۶۶	جنکا وضو ٹوٹ جاوے وہ امام ہو سکتا ہے کہ نہیں
۲۲۹	امام کو چھینکنے والے کہنے کا بیان	۲۴۸	شک ہو تو کتنی بار میں یاد آوے شک کو دور کرے	۲۵۷	عورت اور غلام پر جمعہ فرض نہیں ہے	″	امام خطبہ پڑھ رہا ہو اُسوقت کوئی شخص آوے نفل پڑھے یا نہ پڑھے
۲۳۰	نماز میں دھکا دینے کا بیان	۲۴۹	بعضوں کے نزدیک غلبہ ظن پر عمل کرے	″	گانو میں جمعہ ہے کا بیان		
۲۳۲	نماز میں اشارہ کرنیکا بیان	۲۵۰	سجدہ سہو بعد سلام کے کرنا	۲۵۸	جب عید اور جمعہ ایکدن ہو تو کیا کرنا چاہیے	۲۶۷	جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھاندنی
″	نماز کے اندر کنکریاں ہٹانے کا بیان	″	شک میں جو کچھ یقین پر کرے اور ڈھکا رہا ہو	۲۵۹	جمعہ کے دن فجر کی نماز میں کونسی سورت پڑھنی	″	امام خطبہ پڑھ رہا ہو اور کوئی آنکھنی لگے تو کیا کرنا چاہیے
″	کمر پر ہاتھ رکھکر نماز پڑھنے کا بیان		تشہد نہ پڑھے تو کیا کرے	″	جمعے کے کپڑوں کا بیان		
″	نماز میں لکڑی پر ٹیکا لگانے کا بیان	″	جو شخص بھولا ہوا قعدہ بھول جاوے کیا کرے	۲۶۰	قبل نماز جمعہ کے حلقہ باندھکر بیٹھنے کی ممانعت	″	امام خطبہ پڑھ کر منبر سے قہقہہ کہاں کر سکتا ہے
۲۳۳	نماز میں بات کرنے کی ممانعت	۲۵۱	سجدہ سہو کر تشہد پڑھے پھر سلام پھیرے	″	منبر بنانے کا بیان	″	جو شخص جمعہ کی ایک رکعت پاوے اُس نے جمعہ پالیا
″	بیٹھکر نماز پڑھنے کا بیان	″	پہلو عورتوں کو نماز سے فارغ ہو کر چلا جانا چاہیے	۲۶۱	منبر جگہ پر کہنا چاہیے	″	جسمیں کونسی صورتیں پڑھے
۲۳۴	تشہد کو کیسی طرح بیٹھے		بعد اوسکے مرد اوٹھیں	″	قبل زوال جمعہ کے دن نماز پڑھنا درست ہے	۲۶۸	اگر مقتدی امام کے پیچھے دیوار ہو تو اقتدا کر سکتا ہے
″	چوتھی رکعت کے بعد بیٹھنے کا بیان	″	نماز سے فارغ ہو کر کس طرف منہ پھیرنا چاہیے	″	جمعے کا وقت	″	بعد جمعہ کے نماز پڑھنے کا بیان
۲۳۶	متفرقات کا بیان	″	نفل گھر میں پڑھنا بہتر ہے	″	جمعہ کی اذان دینے کا بیان	۲۶۹	عیدین کی نماز کا بیان
۲۳۹	بعد تشہد کے دعا پڑھنے کا بیان	۲۵۲	جو شخص فرض کو جاتکر نماز پڑھتا ہو پھر نماز میں	۲۶۲	امام کو خطبے میں بات کرنا درست ہے	۲۷۰	عید کی نماز کا وقت
۲۴۰	تشہد آہستہ پڑھنا		معلوم ہو جاوے کہ کس طرف ہے کیا کرے	″	پہلے امام منبر پر جا کر بیٹھے	″	عید کے دن خطبہ پڑھنے کا بیان
″	انگلی سے اشارہ کرنیکا بیان	″	جمعے کے احکام کا بیان	″	کھڑے ہو کر خطبہ پڑھنے کا بیان	۲۷۱	کمان پر ٹیکا دیکر خطبہ پڑھنا
۲۴۱	نماز میں ہاتھ ٹیکنے کی ممانعت	۲۵۴	ساعت جمعہ جسمیں قبول ہوتی ہے کونسا وقت ہے	۲۶۳	کمان پر ٹیکا دیکر خطبہ پڑھنا	″	عید میں اذان اور اقامت نہ ہونا
۲۴۲	قعدہ اولے میں تخفیف کا بیان	۲۵۴	جمعے کی فضیلت کا بیان	۲۶۴	دونوں ہاتھ اوٹھانا خطبہ میں برا ہے	۲۷۲	تکبیرات عیدین کا بیان
″	سلام پھیرنے کا بیان	۲۵۵	جمعے کے نہ پڑھنے کا عذاب	۲۶۵	خطبہ چھوڑ کر پڑھنے کا بیان	۲۷۳	عید میں کونسی سورتیں پڑھے
۲۴۳	امام کو سلام کا جواب دینا	″	جمعہ قضا ہو جانے کا کفارہ	″	خطبے کے وقت امام سے نزدیک رہنا	″	خطبہ سننے کیلئے لوگوں کا بیٹھا رہنا
″	نماز میں موت کا ذکر آوے تو کیا کرے	″	کن لوگوں پر جمعہ واجب ہے	″	اگر کوئی بات ہو تو امام خطبہ چھوڑ کر کہہ سکتا ہے	″	عید کے نماز کو ایک راہ سے جانے دوسرے راہ سے آنے
۲۴۴	جہاں پر فرض پڑھے وہیں نفل پڑھے	″	جسدن پانی برسا رہا ہو جمعے کو	″	امام خطبہ پڑھتا ہو تو گوٹا کر بیٹھ سکتا ہے		
″	سجدہ سہو کا بیان		آنا واجب نہیں ہے	۲۶۶	خطبہ کے وقت اشارے کرنے کی ممانعت		

تمت

الجزء السابع

پارہ ساتوان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب اذا لم یخرج الامام للعید من یومہ یخرج من الغد اگر امام عید کے دن کسی وجہ سے نماز نہ پڑھ سکی تو دوسرے دن پڑھ لیوے **عن** ابی عمیر بن انس عن عمومتہ لہ من اصحاب النبی صلے اللہ علیہ وسلم ان رکبا جاؤا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یشہدون انہم رأوا الہلال بالامس فامرہم ان یفطروا واذا اصبحوا یغدوا الی مصلاہم **ترجمہ** ابی عمیر نے اپنے چچاؤں سے سنا وہ صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ سوار آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور انہوں نے بیان کیا ہم نے چاند دیکھا کل کے روز آپ نے حکم کیا لوگوں کو روزہ کھولنے کا اور جب صبح ہو تو عیدگاہ کو جانے کا **عن** بکر بن بشر الانصاری قال کنت احد مع اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی المصلی یوم الفطر ویوم الاضحی فسألت بطن بطحان حتی تاتی المصلی فصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم رجع من بطن بطحان الی بیوتنا **ترجمہ** بکر بن بشر الانصاری سے روایت ہے میں صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ساتھ عیدگاہ کو جاتا عید فطر اور عید اضحی کے روز تو بطن بطحان سے ہو کر ہم عیدگاہ کو جاتی وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے پھر اوسی بطن بطحان سے ہو کر اپنے گھروں میں آتے **ف** بطن بطحان ایک وادی کا نام ہے مدینے میں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس راستے سے عیدگاہ کو جاوے اوسی راستے سے اگر لوٹ آوے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے **باب** الصلوۃ بعد صلوۃ العید قبل یا بعد نماز عید کے نفل نہ پڑھنے کا بیان **عن** ابن عباس قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم فطر فصلی رکعتین لم یصل قبلہما ولا بعدہما ثم اتی النساء ومعہ بلال فامرہن بالصدقۃ فجعلت المرأۃ تلقی خرصہا وسخابہا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید فطر کی دن باہر نکلے آپ نے دو رکعتیں پڑھیں نہ اونکی پہلے کوئی نفل پڑھا نہ اون کی بعد پھر آپ عورتوں پاس آئے اور اونکو صدقے کا حکم کیا کوئی اپنے کان کا بالا ڈالنے لگی کوئی گلے کا مار **ف** ابن السکاعانی نے مجمع میں نقل کیا کہ ایک شخص عیدگاہ میں عید کی نماز سے پہلے نفل پڑھنے لگا حضرت علی نے اوسکو منع کیا وہ شخص بولا اے امیر المومنین میں خوب جانتا ہوں اللہ جل جلالہ نماز پر عذاب نہیں کریگا۔ آپ نے فرمایا میں خوب جانتا ہوں اللہ تعالی کسی فعل پر ثواب نہ دیگا جبتک رسول اللہ صلعم اوسکا کرنا ثابت نہ ہو آپ نے اوسپر رغبت نہ دلائی ہو تو تیری نماز عبث ہوگی اور عبث حرام ہے شاید اللہ تعالی اسوجہ سے کہ تو نے مخالفت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تجھ عذاب کرے **باب** یصلی بالناس فی العید اذا کان بیوم جب بارش برستا ہو تو عید کی نماز مسجد میں پڑھ لیوے **عن** ابی ہریرۃ انہ اصابہم مطر فی یوم عید فصلی بہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ العید فی المسجد **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے ایکبار پانی برسا عید کے روز تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز مسجد میں پڑھی عیدگاہ میں نہ گئے

صلوٰۃ استسقاء

استسقا کی نماز کا بیان

ف جب پانی نہ برسے تو یہہ نماز پڑھی جاوی **عن** عبداللہ بن زید بن عاصم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج بالناس یستسقی فصلی بھم رکعتین جھر بالقراۃ فیھما وحول رداءہ ودفع یدیہ قدعا واستسقی واستقبل القبلۃ **ترجمہ** عبداللہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے لوگون کے ساتھ پانی مانگنے کیواسطے تو دو رکعت آپنے پڑہائین پکار کر قرات کی انمین اور چادر کو پھیرا **ف** یعنے اوسکا اسطرح پر کہ اوپر کا رخ نیچے ہوگیا اور نیچے کا اوپر اور داہنا کنارہ بائین طرف ہوگیا اور بایان داہنی طرف **ت** اور دونو ہاتھ اوٹھائے اور دعا کی اور قبلے کیطرف منہ کیا **عن** عباد بن تمیم المازنی انہ سمع عمہ وکان من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم یستسقی فحول الی الناس ظھرہ یدعو اللہ عزوجل قال سلیمان بن داؤد واستقبل القبلۃ وحول رداءہ ثم صلی رکعتین قال ابن ابی ذئب وقرأ فیھما زاد ابن السرح بدیا الجھر **ترجمہ** عباد بن تمیم المازنی سے روایت ہے انہون نے سنا اپنے چچا (عبداللہ بن زید بن عاصم) سے وہ صحابی تھے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کے ساتھ استسقا کیلیے نکلے اور لوگون کیطرف پیٹ کرکے اللہ جل جلالہ سے دعا کرتے رہے۔ سلیمان کے روایت مین ہے آپنے منہ کیا قبلے کیطرف پھر دو رکعتین پڑہین دونون مین قرات کی ابن سرح نے کہا جہر سے **عن** محمد بن مسلم بھذا الحدیث باسنادہ لم یذکر الصلوۃ وحول رداءہ فجعل عطافہ الایمن علی عاتقہ لا یسر جعل عطافہ الایسر علی عاتقہ الایمن ثم دعا اللہ عزوجل **ترجمہ** محمد بن مسلم کی روایت مین نماز کا ذکر نہین ہے لیکن چادر پھیرنیکا ذکر ہے آپنے داہنا کنارہ اوسکا بائین کندہی پر کرلیا اور بایان کنارہ داہنے کندہی پر کرلیا پھر دعا کی اللہ جل جلالہ سے **عن** عبداللہ بن زید قال استسقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ خمیصۃ سوداء فاراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یاخذ باسفلھا فیجعلہ اعلاھا فلما ثقلت قلبھا علی عاتقہ **ترجمہ** عبداللہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استسقا کیلیے نکلے آپ ایک کپڑا سیاہ اوڑہے ہوئے تھے آپنے قصد کیا اوسکے نیچے سے پکڑکر اوپر کرلینے کا **ف** اور اوپر کا جانب نیچے کردینے کا یعنے اولٹنے کا قصد کیا **ت** لیکن یہہ امر مشکل معلوم ہوا آپنے اوسکو کاندہون پر پلٹ لیا **ف** چادر اولٹنے کا یہہ طریقہ ہے کہ داہنے ہاتھہ سے چادر کی نیچے کا بایان کونا اور بائین ہاتھہ سے نیچے کا داہنا کونا پکڑکر پیٹ کی پیچھے اپنے دونو ہاتھون کو پھیرا اوسطرح سے کہ جو کونا داہنے ہاتھہ سے پکڑا ہے وہ داہنے کاندہی آجاوے اور جو بائین ہاتھ سے پکڑا ہے وہ بائین کندہی پر آجاوے **عن** عبداللہ بن زید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج الی المصلی یستسقی فلما اراد ان یدعو استقبل القبلۃ ثم حول رداءہ **ترجمہ** عبداللہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ کو استسقا پڑہنے کیلیے جب آپنے ارادہ کیا دعا کا منہ کیا قبلے کیطرف پھر چادر کو اولٹا **عن** عبداللہ بن زید انہ

یقول خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی المصلی فاستسقی وحوّل رداءہ حین استقبل القبلۃ **ترجمہ** عبداللہ بن یزید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ کو گئے استسقا کے لیے آپ نے اپنی چادر الٹی اور پانی طلب کیا جب منہ کیا قبلہ کیطرف **عن** اسحاق بن عبداللہ بن کنانۃ قال ارسلنی الولید بن عتبۃ قال عثمان ابن عقبۃ وکان امیر المدینۃ الی ابن عباس اسالہ عن صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الاستسقاء فقال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متبذلا متواضعا متضرعا حتی اتی المصلی زاد عثمان فرقی علی المنبر ثم اتفقا ولم یخطب خطبتکم ھذہ ولکن لم یزل فی الدعاء والتضرع والتکبیر ثم صلی رکعتین کما یصلی فی العید **ترجمہ** اسحاق بن عبداللہ بن کنانہ سے روایت ہے مجھکو ولید بن عتبہ یا ولید بن عقبہ نی جو مدینہ کا حاکم تھا ابن عباس پاس بھیجا نماز استسقا کا حال پوچھنے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیونکر ادا کی ہے ابن عباس نے کہا آپ نکلے میلے کچیلے عاجزی اور زاری سے یہانتک کہ آئے عیدگاہ میں پھر منبر پر چڑھے تو جیسے تم خطبہ پڑھتے ہو ایسا خطبہ نہیں پڑھا لیکن دعا اور زاری اور تکبیر کرتے رہے پھر دو رکعتیں پڑھیں جیسے عید میں پڑھتے ہیں **باب** رفع الیدین فی الاستسقاء استسقا میں دونو ہاتھ اوٹھا کر دعا مانگنا **عن** عمیر مولی بنی ابی اللحم انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستسقی عند احجار الزیت قریبا من الزوراء قائما یدعو یستسقی رافعا یدیہ قبل وجھہ یجاوز بھما راسہ **ترجمہ** عمیر سے جو مولی ہے بنی ابی اللحم کا روایت ہے اس نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو استسقا کرتے تھے نزدیک احجار الزیت (ایک موضع ہے قریب مدینہ کی) کے قریب زوراء کے (زوراء بھی ایک مقام ہے مدینہ کی پاس) کھڑے دعا مانگتے تھے استسقا کرتے تھے دونو ہاتھ اوٹھا کر منہ کے سامنے لیکن سر سے اونچا نہ کرتے تھے ہاتھوں کو **عن** جابر بن عبداللہ قال اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بوا فقال اللھم اسقنا غیثا مغیثا مریئا مریعا ناھا غیر ضار عاجلا غیر اجل قال فاطبقت علیھم السماء **ترجمہ** جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لوگ روتی پیٹتے آئے (پانی نہ برسنے کی وجہ سے) آپ نے فرمایا یا اللہ پلا ہمکو ایسا مینھ جو ہماری فریاد بجھادی ہلکا پہلکا (جلدی ہضم ہونے والا ثقل نہ کرے) یا نیک انجام والا ستا کرنیوالا غلہ کا نیوالا فائدہ دینے والا نہ نقصان پہونچانے والا جلدی آنے والا نہ دیر کرنیوالا۔ جابر نے کہا یہ کہتے ہی بادل چھاگیا اون پر **ف** ایک نسخہ میں یوں ہی اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بوا کی یعنے میں آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپ دونو ہاتھ اوٹھائے ہوئے لمبا کرکے دعا کررہے تھے **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یرفع یدیہ فی شیء من الدعاء الا فی الاستسقاء فانہ کان یرفع یدیہ حتی یری بیاض ابطیہ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ اوٹھاتے تھے دعا کرتی تھے وقت مگر استسقا میں اوٹھاتے تھے یہانتک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھلائی دیتی **ف** یعنے اور مقاموں میں اتنا بلند نہ اوٹھاتے حتی الاستسقا میں اوٹھاتے تھے کہ بغل دکھلائی دیتی اور دعاؤں میں بھی احادیث صحیحہ سے ثابت ہے **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یستسقی ھذا یعنی ظ

تین رکوع چاہیں بعضون کے نزدیک چار رکوع بعضون کے نزدیک پانچ رکوع بعضون کے نزدیک ایک رکوع حنفیہ کا یہی قول ہے لیکن قرات تو بھر کرنا چاہیے۔ احمد اور مالک اور اسحاق کے نزدیک اور اہل حدیث کے نزدیک بھی اجر ہے اور سر کرنا چاہیے شافعی اور ابو حنیفہ کے نزدیک۔ چاند گہن کا بھی حکم ہے **عن** ابی بن کعب قال انکسفت الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی بھم فقرأ بسورۃ من الطوال وکبر خمس رکعات وسجد سجدتین ثم قام الثانیۃ فقرأ سورۃ من الطوال وکبر خمس رکعات وسجد سجدتین ثم جلس کما ھو مستقبل القبلۃ یدعو حتی تجلی کسوفھا **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت ہے سورج گہن لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین آپ نے نماز پڑہی اور ایک لمبی سورت پڑہی اور پانچ رکوع کیے اور دو سجدے کیے پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے اوس مین بھی ایک لمبی سورت پڑہی اور پانچ رکوع کیے اور دو سجدے کیے پھر قبلہ کو منہ کیے دعا کرتے رہے یہانتک کہ گہن جاتا رہا **عن** ابن عباس عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم انہ صلی فی کسوف فقرأ رکع ثم قرأ رکع ثم قرأ رکع ثم قرأ رکع ثم سجد والاخری مثلھا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسوف کی نماز پڑہی تو قرات کی پھر رکوع کیا پھر قرات کی پھر رکوع کیا پھر قرات کی پھر رکوع کیا پھر قرات کی پھر رکوع کیا پھر سجدہ کیا اور دوسری رکعت بھی ایسی ہی پڑہی **ف** یعنی اوسمین بھی چار رکوع کیے **عن** ثعلبۃ بن عباد العبدی من اھل البصرۃ انہ شھد خطبۃ یوم لسمرۃ بن جندب قال قال سمرۃ بینما انا غلام من الانصار نرمی غرضین لنا حتی اذا کانت الشمس قید رمحین او ثلاثۃ وغیرت الناظر من الافق اسودت حتی اضت کانھا تنور فقال لاحدنا اذھب الی الصحابۃ انظر بنا الی المسجد فوالله لیحدثن شان ھذہ الشمس لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی امتہ حدثا قال فذھبنا فاذا ھو بارز فاستقدم فصلی فقام بنا کاطول ما قام بنا فی صلاۃ قط لا نسمع لہ صوتا ثم سجد بنا کاطول ما سجد بنا فی صلوۃ قط لا نسمع لہ صوتا ثم فعل فی الرکعۃ الاخری مثل ذلک قال فوافق تجلی الشمس جلوسہ فی الرکعۃ الثانیۃ قام ثم سلم ثم قام فحمد اللہ واثنی علیہ فشھد ان لا الہ الا اللہ وشھد انہ عبدہ ورسولہ ثم ساق احمد بن یونس خطبۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ثعلبہ بن عباد العبدی سے روایت ہے جو بصرہ کا رہنے والا ہے اوس نے ایک خطبہ سنا سمرہ بن جندب سے سمرہ نے کہا مین لڑکا انصار مین سے تھا مین اپنی نارہ کی (تیر سے) جب آفتاب دو نیزہ یا تین نیزہ برابر ہوا دیکھنے والے کو نزدیک افق سے (افق آسمان کے کنارے کو کہتے ہین) دفعۃ سیاہ ہوگیا گویا تنور ہوگیا (تنور ایک گہانس ہے مائل بسیاہی) ہم دونون نے ایکدوسرے سے کہا چلو مسجد کو قسم خدا کی ہمارے آقاب کا کالا ہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت مین کوئی حادثہ لاویگا جو ہین ہم آئی دیکھا تو رسول اللہ باہر نکلے ہین (گھر سے) آپ آگے بڑہے اور نماز پڑہی اور بہت دیر تک قیام کیا لیکن سنا نہین ہم نے آپ کی آواز نہ سنی **ف** یہ شافعی اور ابو حنیفہ کی دلیل ہے اسبات پر کہ آپ نے کسوف مین قرات آہستہ سے کی۔ شاید سمرہ صفون کے پیچھے کھڑے ہون کیونکہ لڑکے تھے اونھون آواز نہ آئی ہو مگر آپ نے جہر کیا ہے جیسے ترمذی اور طحاوی اور دارقطنی اور ابن خزیمہ نے حضرت علی سے جہر نقل کیا ہے۔

بخاری نے کہا حدیث عائشہ کی جہر کے باب مین بہت صحیح ہی - روایت کیا اوسکو دارقطنی نے آہستہ پڑھنے کی رکعت مین سورہ خسف ہوتے
دوسری مین سورہ روم پڑھی - ابن قیم نے بھی جہر کو ترجیح دی ہی **ت** پہر رکوع کیا بہت لمبا چوڑا پہر سجدہ کیا بہت لمبا چوڑا پہر اسنے
کوئی آواز آپ کے نہ سُنی پھر دوسری رکعت مین بھی ایسا ہی کیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ ہر رکعت مین ایک رکوع کیا
ت سمرہ نے کہا جب آپ دوسری رکعت پڑہ کر بیٹھے تو آفتاب روشن ہوگیا پہر آپ نی سلام پھیرا اور کہڑی ہوئی اور اللہ جل جلالہ
کی تعریف کی اور شکر کیا اور کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ پہر احمد بن یونس نے رسول اللہ صلعم
کا خطبہ بیان کیا **عن** قبیصۃ الہلالی قال کسفت الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج فزعا
یجر ثوبہ وانا معہ یومئذ بالمدینۃ فصلی رکعتین فاطال فیہما القیام ثم انصرف وانجلت فقال انما
ہذہ الآیات یخوف اللہ عزوجل بہا فاذا رأیتموہا فصلوا کاحدث صلوۃ صلیتموہا من المکتوبۃ
ترجمہ قبیصہ ہلالی سے روایت ہی سورج مین گہن لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانی مین آپ گہبرا کر چادر کہینچتے ہوئی نکلے مین آپ
کی ساتہہ تھا مدینہ مین آپ نی دو رکعتین پڑہین بڑی دیر تک قیام کیا اوس مین پہر نماز سے فارغ ہوئی اور آفتاب روشن ہوگیا
بعد اوسکے فرمایا یہ اللہ جل جلالہ کی نشانیان ہین ڈراتا ہی اوس سے بندون کو جب ایسا دیکہو تو نماز پڑہو جیسی تم نے سب سے نئی نماز پڑہی ہو
فرض کے **ف** یعنی وقت کے اول جو نماز پڑہی ہو فرض اوتنی ہی رکعتین پڑہی ہون اگر دو پڑہین ہون دو پڑہو چار پڑہین ہون چار پڑہو
اکثر روایت مین دو رکعتین گہن مین آئین ہین اور یہی مختار ہی **عن** ہلال بن عامر ان قبیصۃ الہلالی حدثہ ان الشمس کسفت
بمعنی حدیث موسی قال حتی بدت النجوم **ترجمہ** ہلال بن عامر نے قبیصہ سے ایسا ہی نقل کیا اوس مین یہ ہی آفتاب کو گہن لگا
یہانتک کہ تارے دکہلائی دینے لگی **باب** القراءۃ فی صلوۃ الکسوف گہن کی نماز مین قرات کا بیان **عن** عائشۃ
قالت کسفت الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی بالناس
فقام فخرت قراءتہ فرأیت انہ قرأ سورۃ البقرۃ وساق الحدیث ثم سجد سجدتین ثم قام فطال القراءۃ
فخرت قراءتہ فرأیت انہ قرأ بسورۃ آل عمران **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی زمانی مین آپ نکلے اور لوگون کی ساتہہ نماز پڑہنے کو کہڑے ہوئے مین نی اندازہ کیا آپکے قرات کا معلوم ہوا کہ آپنے سورہ بقرہ
پڑہی اور بیان کیا حدیث کو پہر آپنے دو سجدے کیے پھر کہڑے ہوئی بڑی دیر تک طول کیا قرات کو مین نی اندازہ کیا معلوم ہوا
سورہ آل عمران پڑہی **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ قراءۃ طویلۃ نحوا مما نقرأ ثم رکع نحوا مما یعنی فی صلوۃ الکسوف
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی آپ نی کسوف کی نماز مین قرات کی لمبی چوڑی پکار کر **ف** یہ حدیث بہت صحیح ہی اسی پر
محدثین کا **عن** ابی ہریرۃ قال خسفت الشمس فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والناس معہ فقام قیاما طویلا
نحوا من سورۃ البقرۃ ثم رکع وساق الحدیث **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی گہن لگا سورج کو تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے لوگون کی ساتہہ نماز پڑہی آپ بڑی دیر تک کہڑی رہی سورہ بقرہ کے برابر آپ نی قرات کی پھر رکوع کیا اور بیان کیا

بهم حتی ان سجال الماء لتصب علیهم یقول اذا رفع اللہ اکبر واذا رفع سمع اللہ لمن حمدہ حتی تجلت الشمس ثم
قال ان الشمس والقمر لا ینکسفان لموت احد ولا لحیاتہ ولکنہما ایتان من ایات اللہ عز وجل یخوف اللہ بہما عبادہ
فاذا کسفا فقوموا الی الصلوۃ ترجمہ عبید بن عمیر سے روایت ہے مجھ سے خبر دی اُس شخص نے جسکو مین سچا جانتا ہون
عطاء نے کہا شاید عائشہ رضی اللہ عنہا مراد ہین کہ سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین آپ کھڑے ہوئے بہت دیر تک
لوگون کے ساتھ پھر رکوع کیا پھر کھڑے ہوئے پھر رکوع کیا پھر کھڑے ہوئے پھر رکوع کیا اسی طرح دو رکعتین مین ہر رکعت مین
تین رکوع کئے تیسرا رکوع کرکے آپ سجدہ کرتی تھی یہانتک کہ بعض لوگونکو اونگھ بھی ہوگئی کھڑے کھڑے اور پانی کے ڈول
اوپر ڈالے گئے جب رکوع کرتی تو آپ اللہ اکبر کہتے اور جب سر اوٹھاتے سمع اللہ لمن حمدہ کہتے یہانتک کہ آفتاب روشن ہوگیا بعد
اوسکے فرمایا سورج اور چاند مین کسی مرنے یا جینے کی گہن نہین لگتا بلکہ یہ ایک نشانی ہے پروردگار کی اُس سے ڈراتا ہے بندونکو۔
ف یعنے قیامت کا نمونہ ہے قیامت کے قریب ہی آفتاب اور چاند کا نور جاتا رہے گا **ت** جب ایسا ہو نعیمی گہن لگے چاند یا سورج
مین تو دو رکعت نماز پڑہنے کو **باب** من قال اربع رکعات نماز کسوف مین تین رکوع ہر رکعت مین کرنیکا بیان
عن جابر بن عبد اللہ قال کسفت الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان ذلک الیوم الذی مات فیہ
ابراہیم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الناس انما کسفت لموت ابراہیم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الناس انما
کسفت لموت ابراہیم ابنہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام فینا صلی اللہ علیہ وسلم فصلی بالناس ست رکعات فی اربع
سجدات کبر ثم قرأ قاطال القرأۃ ثم رکع نحوا مما قام ثم رفع رأسہ فقرأ دون القرأۃ الاولی ثم رکع
نحوا مما قام ثم رفع رأسہ فقرأ القرأۃ الثالثۃ دون القرأۃ الثانیۃ ثم رکع نحوا مما قام ثم رفع رأسہ
فانحدر للسجود فسجد سجدتین ثم قام فرکع ثلاث رکعات قبل ان یسجد لیس فی رکعۃ الا التی قبلہا
اطول من التی بعدہا الا ان رکوعہ نحو من قیامہ قال ثم تأخر فی صلاتہ فتأخرت الصفوف معہ ثم تقدم
فقام فی مقامہ وتقدم الصفوف فقضی الصلاۃ وقد طلعت الشمس فقال یا ایہا الناس ان الشمس والقمر
ایتان من ایات اللہ عز وجل لا ینکسفان لموت بشر فاذا رایتم شیئا من ذلک فصلوا حتی ینجلی وما من شیء
الحدیث ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے سورج مین گہن لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانی مین اوسی روز جسدن
ابراہیم حضرت کے صاحبزادی نے انتقال فرمایا لوگون نے یہہ سمجھا کہ ابراہیم کی مرنے سے سورج مین گہن لگا آپ کھڑے ہوئے اور لوگون
کی ساتھ چہ رکوع کئے اور چار سجدے کئے پہلے تکبیر کہی اور قرأت کی بڑی لمبی پھر رکوع کیا اوتنی ہی دیر تک جتنی دیر تک کھڑے
رہے تھے پھر اوٹھایا رکوع کیا اور قرأت کی پہلے سے کچھ کم پھر رکوع کیا وتنی ہی دیر تک جتنی دیر تک کھڑے ہوئے تھے (دوسری
بار مین) پھر سر اوٹھایا اور قرأت کی تیسری بار دوسری سے کچھ کم پھر رکوع کیا اوتنی ہی دیر تک جتنی دیر تک کھڑے ہوئے تھے (
تیسری بار) پھر سر اٹھایا اور سجدے کئے اسطرح جیسے دو سجدے کئے پھر کھڑے ہوئے اور تین رکوع کئے سجدے سے پہلے اور ہر ایک

رکوع اپنے بعد والی سے کم تہا مگر وہ رکوع اپنے قیام کے برابر تہا پھر آپ پیچھے ہٹے نماز مین صفین بھر آپ کے ساتہہ پیچھے ہٹین پھر آپ آگے بڑہے اور اپنی جگہہ پر چلی گئی لوگ بہی آگے بڑہ گئے **ف** بعضون نے کہا آپ کو جہنم نمودار ہوا آپ پیچھے ہٹ گئے اوسکی حرارت اور خوف سے پھر جنت نمودار ہوئی آپ آگے بڑہے اوس مین سے سیوہ توڑنے کو جیسے دوسری روایت مین ہے **ف** پھر آپ نماز سے فارغ ہوئے جبتک آفتاب صاف ہوگیا تہا پھر فرمایا اے لوگو سورج اور چاند دو نشانیان ہین اللہ کی نشانیون مین سے کسی کے مرنے سے اون مین گہن نہین لگتا جب تم اسکو دیکہو تو نماز پڑہو جبتک وہ روشن ہو **جابر** قال کسفت الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی یوم شدید الحر فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بأصحابہ فاطال القیام حتی جعلوا یخرون ثم رکع فاطال ثم رفع فطال ثم رکع فاطال ثم رفع فاطال ثم سجد سجدتین ثم قام فصنع نحوا من ذلک فکان اربع رکعات واربع سجدات وساق الحدیث **ترجمہ** جابر سے روایت ہے سورج مین گہن لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین گرمی کے دنون مین آپ نے نماز پڑہی اصحاب کے ساتہہ بڑی دیر تک کھڑے رہے یہانتک کہ لوگ گرنے لگے پھر آپ نے رکوع کیا بڑی دیر تک پھر سر اٹہائے رہے بڑی دیر تک پھر رکوع کیا بڑی دیر تک پھر سر اٹہائے رہے بڑی دیر تک پھر دو سجدے کیے بعد اوسکے کھڑے ہوئے اور ایسا ہی پھر کیا تو کل چار رکوع کیے اور چار سجدے کیے **عائشۃ** زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت خسفت الشمس فی حیاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی المسجد فقام فکبر وصف الناس وراءہ فاقترأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قراءۃ طویلۃ ثم کبر فرکع رکوعا طویلا ثم رفع راسہ فقال سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد قام فاقترأ قراءۃ طویلۃ ھی ادنی من القراءۃ الاولی ثم کبر فرکع رکوعا طویلا ھو ادنی من رکوعہ الاول ثم قال سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد ثم فعل فی الرکعۃ الاخری مثل ذلک فاستکمل اربع رکعات واربع سجدات وانجلت الشمس قبل ان ینصرف **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانی مین آپ مسجد کیطرف نکلے اور کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی لوگون نے آپکے پیچہے صف کی آپ نے بڑی لمبی چوڑی قرارت کی پھر تکبیر کہکر لمبا رکوع کیا پہر اوٹہایا اور سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد کہا پھر کھڑے ہوئے اور ایک لمبی چوڑی قرارت کی مگر پہلی قرارت سے کچہ کم تہی پھر تکبیر کہی اور لمبا رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کچہ کم تہا پہر سر اٹہایا اور سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد کہا پہر دوسری رکعت مین بہی ایسا ہی کیا تو سب چار رکوع کیے اور چار سجدے کیے اور آفتاب روشن ہوگیا آپ کے فارغ ہونے سے پہلے **عن** عبد اللہ بن عباس کان یحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی فی الشمس مثل حدیث عروۃ عن عائشۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ صلی رکعتین فی کل رکعۃ رکعتین **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس بہی مثل حضرت عائشہ کے روایت کرتے تہے کہ آپ نے سورج گہن مین دو رکعتین پڑہین ہر رکعت مین دو رکوع کیے **ف** جمہور علما جیسے شافعی اور مالک اور اسحاق اور احمد اور ابو ثور کے نزدیک سورج گہن کی دو رکعتین ہین ہر رکعت مین دو رکوع اور دو سجدے چاہئین بعضون کے نزدیک ہر رکعت مین

مد یدیہ وجعل بطونھما مما یلی الارض حتی رأیت بیاض ابطیہ **ترجمہ** انس سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم استسقاء
دعا مانگنے تھی اطہر دونوں ہتھیلیاں اور اون کی پشت اوپر کی اور ہتھیلیاں زمین کیطرف یہانتک کہ میں نے اونکی بغلوں کی سفیدی
دیکھی **عن** محمد بن ابراھیم اخبرنی من رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدعو عند احجار الزیت یاسطا کفیہ
ترجمہ محمد بن ابراہیم سے روایت ہے مجھسے اوس شخص نے بیان کیا جسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ دعا کر رہے تھے
احجار الزیت پاس (ایک موضع ہے قریب مدینے کے) دونوں ہتھیلیاں کر **عن** عائشۃ قالت شکا الناس الی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قحوط المطر فامر بمنبر فوضع لہ فی المصلی ووعد الناس یوما یخرجون فیہ قالت عائشۃ
فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین بدا حاجب الشمس فقعد علی المنبر فکبر صلی اللہ علیہ وسلم وحمد اللہ
عز وجل ثم قال انکم شکوتم جدب دیارکم واستیخار المطر عن ابان زمانہ عنکم وقد امرکم اللہ عز وجل
ان تدعوہ ووعدکم ان یستجیب لکم ثم قال الحمد للہ رب العلمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین
لا الہ الا اللہ یفعل ما یرید اللھم انت اللہ لا الہ الا انت الغنی ونحن الفقراء انزل علینا الغیث واجعل
ما انزلت لنا قوۃ وبلاغا الی حین ثم رفع یدیہ فلم یزل فی الرفع حتی بدا بیاض ابطیہ ثم حول الی الناس
ظھرہ وقلب او حول رداءہ وھو رافع یدیہ ثم اقبل علی الناس ونزل فصلی رکعتین فانشأ اللہ سحابۃ
فرعدت وبرقت ثم امطرت باذن اللہ فلم یات مسجدہ حتی سالت السیول فلما رای سرعتھم الی الکن ضحک
صلی اللہ علیہ وسلم حتی بدت نواجذہ فقال اشھد ان اللہ علی کل شیء قدیر وانی عبد اللہ ورسولہ
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے لوگوں نے شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پانی نہ برسنے کی آپنے حکم کیا
ایک منبر رکھنے کا عیدگاہ میں اور ایکدن مقرر کرکے لوگوں سے اوسدن نکلنے کو کہدیا حضرت عائشہ نے کہا پھر اوسدن آپ
نکلے جسوقت آفتاب کا اوپر کا کنارہ نکل آیا اور منبر پر جاکر بیٹھے اور تکبیر کہی اور اللہ جل جلالہ کی تعریف کی پھر فرمایا تم نے شکایت
کی تھی اپنے ملکوں کی خشک سالی کے اور موسم پر پانی نہ برسنے کی۔ حالانکہ اللہ نے تمکو حکم کیا ہے دعا کرنیکا اور وعدہ کیا ہے دعا قبول
کرنیکا پھر فرمایا الحمد للہ رب العلمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین لا الہ الا انت اللہ لا الہ الا انت یفعل ما یرید اللھم انت اللہ لا الہ الا انت الغنی
ونحن الفقراء انزل علینا الغیث واجعل ما انزلت لنا قوۃ وبلاغا الی حین) سب تعریف ہے اللہ کو جو پالنے والا ہے سارے جہان کا رحم
کرنیوالا نہایت مہربان مالک ہے بدلے کے دن کا کوئی سچا معبود نہیں ہے سوا خدا کی جو چاہتا ہے سو کرتا ہے خداوندا تو اللہ ہے سوائے
تیری کوئی معبود نہیں ہے تو بیپروا ہے اور ہم سب محتاج ہیں اوتار ہمپر پانی کو اور جسقدر پانی اوتارے اوس سے ہمکو قوت دے اور
فائدہ دے ایکمدت تک پھر دونوں ہاتھ اوٹھائے یہانتک کہ آپکی بغلوں کے سفیدی معلوم ہونے لگی پھر لوگوں کیطرف اپنی
پیٹ کی اور چادر کو اوندھا دیا اور دونوں ہاتھ اوٹھائے ہوئے تھے پھر لوگوں کے طرف منہ کیا اور اوترکر دو رکعتیں پڑھیں اوسی وقت
اللہ جل جلالہ نے ایک ابر بھیجا وہ گرجنے لگا اور کوندنے لگا پھر پانی برسنے لگا آپ مسجد تک نہ آئے تھے کہ نالے بھ نکلے جب آپنے لوگوں کو دیکھا

بہا گئے جاتی تھی تو اپنے کے بچاؤ کیواسطے آپ ہنسنے لگے یہانتک کہ پچلیاں آپکے کھل گئیں اور فرمایا مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ اللہ جل جلالہ ہر چیز پر قادر ہے اور مین اوسکا بندہ ہون اور رسول اوسکا۔ کہا ابو داؤد نے یہ حدیث غریب ہے لیکن اسناد اوسکا عمدہ ہے اور مدینے والی مالک یوم الدین پڑھتے ہین یہ حدیث اونکی دلیل ہے **عن** اتبع اصاب اھل المدینۃ قحط علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبینما ھو یخطبنا یوم جمعۃ اذا قام رجل فقال یا رسول اللہ ھلک الکراع ھلک الشاء فادع اللہ ان یسقینا فمدید یدیہ وما نری فی السماء من سحاب فما حسر ان ثار السحاب امثال الجبال فما جاوز منبرہ حتی رایت المطر یتحادر علی لحیتہ فمطرنا یومنا ذلک وما یلیہ والذی یلیہ حتی الجمعۃ الاخری فقام الیہ ذلک الرجل او غیرہ فقال یا رسول اللہ تھدمت البیوت فادع اللہ ان یحبسہ فتبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال حوالینا لا علینا فنظرت الی السحاب یتصدع حول المدینۃ کانہ اکلیل **ترجمہ** انس سے روایت ہے اہل مدینہ قحط مین مبتلا ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانی مین آپ خطبہ پڑھ رہے تھے جمعہ کے روز اتنے مین ایکشخص کھڑا ہوا اور بولا یا رسول اللہ گھوڑے مرگئے اور بکریان مرگئین تو دعا کیجئے خدا سے پانی برسادی آپنے دونو ہاتھ اٹھائے اور دعا کی۔ کہا انس نے آسمان مثل آئینے کی صاف تھا ابر کا نام نہ تھا اتنے مین ہوا چلنے لگی اور ایک ابر کا ٹکڑا نمودار ہوا پھر پھیل گیا اور آسمان نے اپنا دہانہ کھولدیا ہم جو نکلے نماز پڑھکر تو پانی مین ہو کر گئے اپنے گھر دن تک پھر دوسری جمعہ تک پانی پڑتا رہا پھر وہی شخص یا دوسرا شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ گھر گر گئے اللہ سے دعا کیجئے پانی تھم جاوی آپ ہنسنے لگے پھر فرمایا خداوندا ہماری آس پاس پانے برسی اور ہم پر نہ برسے انس نے کہا مین نے ابر کو دیکھا مدینہ پر سے پھٹ گیا گویا اکلیل ہو گیا **ف** اکلیل کہتے ہین گہنے کے اور حلقے اور چکر کو بعضون نے کہا وہ حلقہ جو اہرات سے بنا ہوتا ہے اور بادشاہ سر پر لگاتی ہین۔ حاصل یہ ہے کہ ابر آپ کے فرماتے ہی مدینے سے پھٹ گیا تو بیچ مین اوسکی گردہ ہو گیا۔ یہ بڑا معجزہ تھا آپکے معجزات مین سے۔ دوسری روایت مین ہے فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدیہ بحذاء وجھہ فقال اللھم اسقنا وساق نحوہ آپنے اپنے دونو ہاتھ منہ کے سامنے اور فرمایا خداوندا پانی پلا ہم کو

عن عمر بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استسقی قال۔ اللھم اسق عبادک وبھائمک وانشر رحمتک واحی بلدک المیت **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا مانگتے پانی برسنے کیواسطے فرماتی خداوندا پانی پلا اپنے بندون کو اور اپنے جانورون کو اور پھیلا دے رحمت اپنی اور جلادی اپنے مردہ شہر کو **باب** صلوۃ الکسوف نماز کسوف کا بیان **عن** عبید بن عمیر الخصی من اصدق وظننت انہ ین یدعائشۃ قال کسفت الشمس علی عھد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم قیاما شدیدا یقوم بالناس ثم یرکع ثم یقوم ثم یرکع ثم یقوم ثم یرکع فرکع رکعتین فی کل رکعۃ ثلاث رکعات یرکع الثالثۃ ثم یسجد حتی ان رجالا یومئذ لیغشی علیھم مما قام

حدیث کو اخیر تک ف ابو علی لؤلؤی کے نسخہ مین یہ حدیث ابو ہریرہ سے مروی ہی حالانکہ یہ غلط ہی صحیح یہ ہی کہ ابن عباس سے مروی ہی **باب** ینادی فیہا بالصلوۃ سورج گھن یا چاند گھن کے نماز مین نماز کی لیے لوگونکو پکار دینا **عن** عائشۃ قالت کسفت الشمس فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا فنادی ان الصلوۃ جامعۃ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی سورج گھن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ایکشخص کو اوس نے پکار دیا نماز جماعت سے ہوگی **باب** الصدقۃ فیہا گھن کیوقت خیرات کا بیان **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الشمس والقمر لا یخسفان لموت احد ولا لحیوتہ فاذا رایتم ذلک فادعوا اللہ عزوجل وکبروا وتصدقوا **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند مین کسیکے مرنی یا جینے سے گھن نہین لگتا جب ایسا ہو تو دعا کرو خدا سے اور تکبیر کہو اور صدقہ دو **باب** العتق فیہا گھن مین بردہ آزاد کرنا **عن** اسماء قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یامرنا بالعتاقۃ فی صلوۃ الکسوف **ترجمہ** اسما سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرتی تھی بردہ آزاد کرنی کا گھن کیوقت **باب** من قال یرکع رکعتین نماز کسوف مین ہر رکعت مین ایک رکوع کرنیکا بیان **عن** النعمان بن بشیر قال کسفت الشمس علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجعل یصلی رکعتین رکعتین ویسال عنہا حتی انجلت **ترجمہ** نعمان بن بشیر سے روایت ہی سورج گھن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانی مین آپ نی دو دو رکعتین پڑہین اور پوچہتے جاتی تھی سورج کا حال (صاف ہوا یا نہین) یہانتک کہ صاف ہوگیا **عن** عبد اللہ بن عمرو قال انکسفت الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکبر فرکع قال یکبر ثم یرکع قال یکبر ثم یرفع فلم یکد یسجد ثم یسجد فلم یکد یرفع ثم یرفع فلم یکد یسجد ثم یسجد فلم یکد یرفع ثم رفع وفعل فی الرکعۃ الاخری مثل ذلک ثم نفخ فی اخر سجودہ فقال اف اف ثم قال رب الم تعدنی ان لا تعذبہم وانا فیہم الم تعدنی ان لا تعذبہم وہم یستغفرون فلما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلاتہ وقد انجلت الشمس وساق الحدیث **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی سورج مین گھن لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانی مین آپ کہڑی ہوئی نماز مین تو تکبیر کہی رکوع نہ کرتی تھی پھر رکوع کیا تو کسی طرح سر نہ اوٹھاتی تھی پھر سر اوٹھایا تو کسی طرح دوسرا سجدہ نہ کرتے تھے پھر سجدہ کیا تو کسی طرح سر نہ اوٹھاتی تھی پھر سر اوٹھایا اور دوسری رکعت مین بھی ایسا ہی کیا پھر اخیر سجدے مین آپنے ایک آواز نکالی اُف اُف کہنے لگی بعد اوس کے فرمایا کیا تو نی مجھسے وعدہ نہین کیا ہی مین اونکو عذاب نہ کرونگا جبتک تو وہ استغفار کرتی رہینگے پھر آپ نماز سے فارغ ہوئی اور آفتاب صاف ہوگیا تھا **عن** عبد الرحمن بن سمرۃ قال بینما انا ارمی باسہم فی حیاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کسفت الشمس فنبذت ہمزوقلت لانظرن ما احدث لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکسوف الشمس الیوم فانتہیت الیہ وہو قائم فی یدیہ یسبح ویحمد ویہلل ویدعو حتی حسر عن الشمس فقرا سورتین وصلی رکعتین **ترجمہ** عبد الرحمن بن سمرہ سے روایت ہی مین تیر مارتا تھا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ناگہان سورج کو گہن لگا مین نے تیر و کمان پہنیک دیا اور کہا دیکھون آج رسول اللہ صلعم کیا نیا کام کرتی ہین جب مین آیا تو دیکھا آپ دونو ہاتھ اوٹھائی ہوئی تسبیح اور تحمید اور تہلیل کہہ رہی ہین اور دعا کر رہی ہین یہانتک کہ آفتاب روشن ہوگیا اوسوقت آپ نی دو سورتین پڑہین دو رکعتون مین **باب** الصلوٰۃ عند الظلمۃ ونحوھا تاریکی اور اندیہی کیوقت نماز پڑہنے کا بیان **عن** النضر بن عبد اللہ بن مطر القیسی قال کانت ظلمۃ علی عہد انس بن مالک قال فاتیت انسا فقلت یا اباحمزۃ ھل کان یصیبکم مثل ھذا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال معاذ اللہ ان کانت الریح لتشتد فنبادر المسجد مخافۃ القیامۃ **ترجمہ** نضر بن عبد اللہ سے روایت ہی حضرت انس بن مالک کے زمانے مین ایکبار اندہیرا ہوگیا دیکھی آندہی کے سبب سے یا بہت ابر کے آنے سے اندہیرا ہوجاتا ہی مین انس کے پاس آیا اور پوچہا اے ابی حمزہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین بھی تمپر ایسی امور ہوتی تہی اونہون نے کہا خدا کی پناہ ذرا ہوا زور سے چلتی تو ہم دوڑکر مسجد مین چلے آتے قیامت کے خوف سے **ف** اور اب ایسے مخوف ہوگئی ہین کہ بڑی بڑی آفتون مین بہی قیامت کا خیال نہین آتا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ظلمت یا آندہی یا اور کوئی آفت کیوقت نماز پڑہنا بہتر ہی حدیث صحیح مین آیا ہی جب رسول اللہ صلعم کو کوئی امر پریشان کردیتا تو آپ نماز شروع کردیتی **باب** التسبیح عند الآیات جب کوئی بڑا حادثہ ہو تو سجدہ کرنا چاہیے خداوند کریم کو **عن** عکرمۃ قال قیل لابن عباس مات فلانۃ بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فخر ساجدا فقیل لہ تسجد ھذہ الساعۃ فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم آیۃ فاسجدوا وای آیۃ اعظم من ذھاب ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم سر کرمہ سے روایت ہی عبد اللہ بن عباس کو خبر پہونچی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فلان بی بی گذر گئین وہ سجدے مین گر پڑے لوگون نی کہا اسوقت سجدہ کا کیا موقع ہی انہون نی کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتی تہے جب تم کوئی نشانی دیکھو تو سجدہ کرو اور اس سے بڑی کون سی نشانی ہوگی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی بی بی کا انتقال ہو

ترجمہ باب صلوٰۃ السفر

سفر کی نماز کے احکام کا بیان **باب** صلوٰۃ المسافر مسافر کی نماز کا بیان **عن** عائشۃ قالت فرضت الصلوٰۃ رکعتین رکعتین فی الحضر والسفر فاقرت صلوٰۃ السفر وزید فی صلوٰۃ الحضر **ترجمہ** حضرت عائشہ نی کہا نماز کی دو دو رکعتین فرض ہوئین تہین تو سفر کی نماز اپنے حال پر رہی اور حضر کی نماز مین بڑہی ہوگئی **ف** امام احمد کی روایت مین اتنا زیادہ ہی سوا مغرب کے کہ وہ دن کا وتر ہی اور سوا صبح کی کہ اوس مین قرأت طول کیجاتی ہی۔ سفر مین قصر کرنا حنفیہ کے نزدیک واجب ہی اور شافعیہ اور مالکیہ اور حنابلہ کے نزدیک قصر رخصت ہی پوری پڑہنا بہی درست ہی مگر قصر افضل ہی اور دلائل طرفین کے قوی ہین مگر حنفیہ کے دلائل اقوی ہین اسیواسطے ہمارے مشائخ کے نزدیک سفر مین قصر کرنا ضرور ہی **عن** یعلی بن امیۃ قال قلت لعمر بن الخطاب ارأیت اقصار الناس الصلوٰۃ وانما قال تعالی ان خفتم ان یفتنکم الذین کفروا فقد

ذهب ذلك اليوم فقال عجبت مما عجبت منه فذكرت ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال صدقة
تصدق الله بها عليكم فاقبلوا صدقته ترجمہ یعلے بن امیہ سے روایت ہے مین نے عمر بن الخطاب سے کہا تم کیسے
ہو لوگ برابر (ہر سفر مین) قصر کیا کرتی ہین حالانکہ اللہ جل جلالہ قصر کو اوس وقت فرماتا ہے جب کافرونکا خوف ہو وہ وقت
تو اب گزر گیا۔ حضرت عمر نے کہا تمھین جو تعجب ہوا ہے اسی تعجب مجکو ہوا۔ مین نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان
کیا آپ نے فرمایا یہ صدقہ ہے اللہ کا جو اوس نے تم کو دیا قبول کرو صدقہ اوس کا ف یعنی ہر چند قصر صرف خوف کیوقت مین
درست تہا پر اوس نے اپنے عنایت اور فضل سے آسانی کیواسطے ہر سفر مین قصر درست کر دیا اب تمکو قصر کرنا ضرور ہے باب
منی یقصر المسافر مسافر کتنی مسافت مین قصر کرے عن یحیی بن زید الهنائی قال سالت انس بن مالك عن
قصر الصلوة فقال انا كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا خرج مسيرة ثلاثة اميال او ثلاثة فرسخ
شعبة شك يصلي ركعتين ترجمہ یحیی بن یزید نے کہا مین نے انس بن مالک سے پوچہا نماز کے قصر کو انہون نے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تین میل یا تین فرسخ کے راہ پر جاتی تو دو رکعتین پڑہتے شک کے شعبہ نے ف تین میل کہا یا تین
فرسخ فرسخ تین میل کا ہوتا ہے۔ اکثر اہل علم اور فقہا اور اصحاب حدیث اور شافعی اور مالک اور لیث اور اوزاعی کا مذہب یہ ہے
کہ قصر دو منزل سے کم مین درست نہین اور ابو حنیفہ اور اہل کوفہ کے نزدیک تین منزل سے کم مین درست نہین اور دلائل ہر ایک
کی موجود ہین لیکن صحیح اور مختار قول اسباب مین جس پر ہمارے مشائخ ہین یہ ہے کہ جسکو عرف مین سفر کہین اوس مین قصر درست
ہے اگرچہ وہ تین میل ہو یہی قول ہے داود ظاہری اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ کا اور دلیل اونکی بھی حدیث انس کی ہے جو اسباب
مین سب حدیثون سے بہتر ہے عن انس بن مالك يقول صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الظهر با
لمدينة اربعا والعصر بذي الحليفة ركعتين ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتہ ظہر مدینے مین پڑہی چار رکعت مین اور عصر کو ذوالحلیفہ مین پڑہین ذوالحلیفہ مین ف ذوالحلیفہ مدینے سے چھ میل پر ہے
اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جب شہر کی آبادی سے نکلجاوے اوسوقت قصر کرے اور یہ نہین ثابت ہوتا کہ چھ میل مین قصر کرے
کیونکہ آپ مدینے سے ذوالحلیفہ جانی کو تہوڑی نکلے تہے بلکہ حجۃ الوداع کیواسطے نکلے تہے (زرقانی) باب الاذان فی
السفر سفر مین اذان دینے کا بیان عقبة بن عامر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ليعجب
ربكم من راعي غنم في رأس شظية بجبل يؤذن بالصلاة ويصلي فيقول الله عز وجل انظروا الى عبدي
هذا يؤذن ويقيم للصلوة يخاف مني فقد غفرت لعبدي وادخلته الجنة ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت
ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تعجب کرتا ہے پروردگار تمہارا بکریان چرانیوالی سے جو ایک پہاڑ کی چوٹی مین کہ اذان
دیتا ہے اور نماز پڑہتا ہے پھر اللہ تعالی فرماتا ہے دیکھو میرے بندے کو اذان دیتا ہے اور اقامت کہتا ہے نماز کیواسطے نماز پڑہتا ہے
ڈرتا ہے مجہ سے مین نے اوسکو بخشدیا اور جنت مین داخل کیا باب المسافر يصلي نوافله في الوقت مسافر کو

شک ہو نماز کا وقت ہوا یا نہین ہوا پھر نماز پڑہ لیوی تو درست ہی **عن** المسحاج بن موسی قال قلت لانس بن مالك
حدثنا ما سمعت من رسول الله صلی الله علیه وسلم قال کنا اذا کنا معه رسول الله صلی الله علیه وسلم فی السفر
فقلنا زالت الشمس او لم تزل صلی الظهر ثم ارتحل **ترجمہ** مسحاج بن موسی سی روایت ہی مین نی انس بن مالک سے
کہا بیان کرو ہم سی جو تم نے سنا ہی رسول اللہ صلعم سی انہون نی کہا ہم جب ہم آپکی ساتہہ ہوتی سفر مین تو کہا کرتے آفتاب ڈہلا یا
نہین آپ پڑہ کر کوچ کر دیتے **عن** انس بن مالك یقول کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا نزل منزلا
لم یرتحل حتی یصلی الظهر فقال رجل وان کان بنصف النهار قال وان کان بنصف النهار **ترجمہ** انس
بن مالک سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی منزل مین اوترتی تو کوچ نہ کرتی جبتک ظہر نہ پڑہ لیتے ایکشخص بولا اگرچہ
دوپہر ہوا انہون نی کہا اگرچہ دوپہر ہو **باب** الجمع بین الصلاتین دو نماز ونکو جمع کرنے کا بیان **ف**
جمع کی دو صورتین ہین - ایک جمع تقدیم دوسرے جمع تاخیر - جمع تقدیم یہ ہی کہ ظہر کیوقت مین عصر یا مغرب کیوقت مین عشا
بھی پڑہ لے - جمع تاخیر یہ ہے کہ عصر کیوقت مین ظہر اور عشا کیوقت مین مغرب پڑہی دونون طرحکی جمع آنحضرت صلعم سی
ثابت ہین پر جمع تاخیر کو بعضون نی راجح کہا ہے - یہ جمع درست ہی سفر مین اکثر علما کے نزدیک اور حضر مین اختلاف ہی ائمہ
اربعہ کے نزدیک درست نہین - ہمارے مشائخ محدثین اور ایک طایفہ سلف کی نزدیک حضر مین بھی درست ہی مگر جدا جدا وقت
پر پڑہنا افضل ہے جن لوگون کی نزدیک جمع درست نہین ہے انکی دلائل ضعیف ہین اور جمع جایز رکہنیوالون کی دلائل ہیت
قوی ہین جو آگے آتی ہین - **معاذ** بن جبل انهم خرجوا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی غزوة تبوك
فکان رسول الله صلی الله علیه وسلم یجمع بین الظهر والعصر والمغرب والعشاء فاخر الصلاة یوما ثم
خرج فصلی الظهر والعصر جمیعا ثم دخل ثم خرج فصلی المغرب والعشاء جمیعا **ترجمہ** معاذ ابن جبل سی
روایت ہی صحابہ رسول اللہ صلعم کے ساتہہ نکلی غزوہ تبوک مین آپ جمع کرتی تہی ظہر اور عصر مین مغرب اور عشا مین ایک دن آپنے
نماز مین دیر کے پھر آپ نکلے اور ظہر عصر ساتہہ پڑہی **ف** یعنی جمع تاخیر کے بعضون نی جمع سی مراد جمع صوری رکہا ہی یعنے
ظہر کو آخر وقت پڑہا اور عصر کو اول وقت خطابی اور ابن عبدالبر نے کہا کہ جمع مشروع ہوی ہی آسانی کیواسطے اگر صوری مراد
ہوتے تو اور زیادہ باعث تکلیف کا ہی کیونکہ اول اور آخر وقت کا تحقیقا پہچاننا نہایت دشوار ہی کسی سی نہین ہوسکتا **ت**
پھر چلنے لگی پھر نکلے (یعنی خیمہ سی نکلکر اکیقام پر اوتری بعضون نے دخل سے یہ مراد لیا ہی کہ خیمے مین چلی گئی اور خروج سی یہ کہ خیمے سی
نکلی) اور مغرب عشا کو ساتہہ پڑہا **عن** نافع ان ابن عمر استصرخ علی صفیته وهو بمکة فسار حتی غربت الشمس
وبدت النجوم فقال ان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا عجل به امر فی سفر جمع بین هاتین الصلاتین فسار
حتی غاب الشفق فنزل فجمع بینهما **ترجمہ** نافع سے روایت ہی عبداللہ بن عمر کو خبر پہونچی صفیہ کے موت کی (جو بی بی
تہین عبداللہ بن عمر رضہ کی) اور وہ مکی مین تہے تو چلے یہانتک کہ آفتاب ڈوب گیا اور تارے روشن ہوگئے پھر کہا رسول اللہ صلعم

کو جب کسی کام کی جلدی ہوتے سفر مین تو جمع کرلیتے ان دو نمازون مین پھر چلگئی یہانتک کہ شفق غائب ہوگئی بعد اسکے وتر پڑھے اور جمع کیا مغرب اور عشا کو۔ معاذ بن جبل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان فی غزوۃ تبوک اذا زاغت الشمس قبل ان یرتحل جمع بین الظہر والعصر وان یرتحل قبل ان تزیغ الشمس اخر الظہر حتی ینزل للعصر وفی المغرب مثل ذلک ان غابت الشمس قبل ان یرتحل جمع بین المغرب والعشاء وان یرتحل قبل ان تغیب الشمس اخر المغرب حتی ینزل للعشاء ثم جمع بینہما۔ ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہی کہ غزوہ تبوک مین جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آفتاب ڈھلجاتا کوچ سے پہلے تو ظہر اور عصر ساتھ پڑھلیتے اور جو آفتاب ڈھلنے سے پہلے آپ کوچ کرجاتی تو ظہر مین دیر کرتے جب عصر کے لیے اوترتی اوس وقت ظہر بھی پڑھ لیتے اور مغرب مین بھی ایسا ہی کرتے اگر کوچ سے پہلے آفتاب ڈوب جاتا تو مغرب اور عشا کو ساتھ پڑھ لیتے اور جو آفتاب ڈوبنے سے پہلے کوچ کردیتی تو مغرب مین دیر کرتی جب عشا کے واسطے اوترتے اوسوقت مغرب بھی پڑھ لیتے **عن ابن عمر** قال ما جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین المغرب والعشاء قط فی السفر الا مرۃ۔ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشا مین جمع نہین کیا مگر ایکبار سفر مین کہا ابو داؤد نے یہ حدیث موقوف مروی ہی۔ اسطرح ابن عمر نے جمع نہین کیا سفر مین مگر ایکبار اوس رات کو جب صفیہ کے مرنے کی خبر آئی تھی اور نافع کی روایت ہی انہون نے ابن عمر کو جمع کرتی ہوئے ایکبار دو بار دیکھا **عن** ابن عباس قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظہر والعصر جمیعا والمغرب والعشاء جمیعا فی غیر خوف ولا سفر۔ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کو ملا کر پڑہا اور مغرب اور عشا کو ملا کر پڑہا بغیر خوف اور سفر کی۔ امام مالک نے کہا شاید یہ بارش کا وقت ہوگا۔ کہا ابو داؤد نے روایت کیا اوسکو حماد بن سلمہ نے اسی طرح ابو الزبیر سے اور ورقہ بن خالد نے ابو الزبیر سے نقل کیا کہ یہ سفر مین تھا بوقت کے **ع** زرقانی نے کہا ایک جماعت ائمہ سے گئی ہی کہ جمع کرنا درست ہے حضر مین بشرطیکہ اسکی عادت نکرلے اور یہی قول ہی ابن سیرین اور ربیعہ اور اشہب اور ابن المنذر اور قفال کبیر کا اور ایک جماعت محدثین کا بھی یہی مذہب ہے اور یہ حدیث نہایت صحیح ہی روایت کیا اوسکو مسلم اور اصحاب سنن نے اسکے راوی بڑے بڑے ثقہ اور امام ہین علم حدیث کے۔ اور تاویل مالک کے کہ یہ جمع بارش مین تھا غلط ہی اوس حدیث سے جو آگے آتے ہی **عن** ابن عباس قال جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظہر والعصر والمغرب والعشاء بالمدینۃ من غیر خوف ولا مطر فقیل لابن عباس ما اراد الی ذلک قال اراد ان لا یحرج امتہ۔ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا ظہر اور عصر مغرب اور عشا مین مدینے کے اندر بغیر خوف اور بغیر بارش کے لوگون نے ابن عباس سے کہا اس سے کیا مقصد تھا انہون نے کہا تاکہ حرج نہو اپنی امت کو **ف** جن لوگو کو اشغال بہت ہین یا کسی عذر مین مبتلا ہین اونکو آسانی ہو دی ایکبار وضو کرکے ظہر اور عصر پڑھ لین پھر وضو کرکی مغرب اور عشا پڑھ لین۔ ترمذی نے ابن عباس سے جو روایت کیا کہ رسول اللہ نے فرمایا جو جمع کری دو نمازون کو بغیر عذر کے تو وہ ایک دروازے مین گیا بڑی گناہ کے دروازون مین سے اوسکی اسناد مین حنش بن قیس راوی ضعیف ہے ابن جوزی نے اوس حدیث کو موضوعات

مین ذکر کیا ہے وہ ان صحیح حدیثون سے معارض نہین ہوسکتی جن سے جمع کرنا ثابت ہوتا ہے بغیر سفر اور بغیر خوف اور بغیر بارش کے - بعضون نے یہ تاویل کی ہے کہ شاید یہ مرض کے سبب سے ہو اور نووی نے اس تاویل کو قوی کیا ہے - لیکن اگر شیخین جمع تو یہ تاویل بھی غلط ہے - اسواسطے کہ اگر مرض تھا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ہوگا نہ اور صحابہ کو - دوسری یہ کہ ابن عباس کا یہ کہنا کہ مقصود اس سے حرج نہ ہونا تھا اپنی امت کو صریح منافی ہے اس کے - اور ابن مسعود سے جو مروی ہے کہ انہون نے آنحضرت کو جمع کرتے نہ دیکھا سوای مزدلفہ کے تو یہ شہادت نفی پر ہے اور وہ مقبول نہین ہے دوسری یہ کہ ابن مسعود سے اسکے خلاف ثابت ہے ابو یعلے نے روایت کیا ابی لیلی سے اوسنے ابو قیس ازدی سے اوسنے ابن مسعود سے کہ آنحضرت نے جمع کرتی تھی درمیان دو نمازون کے سفر مین اور طبرانی نے روایت کیا ابن مسعود سے کہ رسول اللہ نے جمع کیا درمیان مین ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا کے لوگون نے اسباب مین آپسے کہا یعنے رسول اللہ سے آپ نے فرمایا مین نے یہ اسواسطے کیا تاکہ میری امت کو تکلیف نہ ہو **عن** نافع وعبد اللہ بن واقد ان مؤذن ابن عمر قال الصلاۃ قال سر حتی اذا کان قبل غیوب الشفق نزل فصلی المغرب ثم انتظر حتی غاب الشفق وصلی العشاء ثم قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا عجل بہ امر صنع مثل الذی صنعت فسار فی ذلک الیوم واللیلۃ مسیرۃ ثلاث **ترجمہ** نافع اور عبد اللہ بن واقد سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر کے مؤذن نے کہا نماز کا وقت آگیا انہون نے کہا ابھی چلو پھر شفق کے ڈوبنے سے پہلے اوترے اور مغرب کے نماز پڑھی پھر تھوڑی دیر ٹھہرے ہے یہانتک کہ غائب ہوا شفق اور عشا کی نماز پڑھی بعد اوسکے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب جلدی ہوتے کسی کام کی تو ایسا ہی کرتے جیسے مین نے کیا ہے پھر اوسدن اور رات مین تین دن کے راہ چلے - دوسری روایت مین ہے حتی اذا کان عند ذہاب الشفق نزل فجمع بینہما **ترجمہ** جب شفق غائب ہونی کو ہوئے اوترے اور دونو نمازون کو جمع کیا **عن** ابن عباس قال صلی لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالمدینۃ ثمانیا وسبعا الظہر والعصر والمغرب والعشاء قال یقال سلیمان ومسدد بنا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے نماز پڑھائی ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ مین آٹھ رکعتین (ظہر اور عصر کے) اور سات رکعتین (مغرب اور عشا کی ایک ساتھ) صالح کی روایت مین ہے فی غیر مطر بغیر بارش کے **عن** جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غابت لہ الشمس بمکۃ فجمع بینہما بسرف **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آفتاب ڈوب گیا مکہ مین آپنے مغرب اور عشا سرف مین جاکر پڑہی **ف** سرف ایکموضع ہے مکہ سے دس میل پر **عن** ہشام بن سعد وابیہما اعشرۃ امیال **ترجمہ** ہشام بن سعد نے کہا سرف اور مکہ مین دس میل کا فاصلہ ہے **عن** عبد اللہ بن دینار قال غابت الشمس وانا عند عبد اللہ بن عمر فسرنا فلما رایناہ قد امسی قلنا الصلوۃ فسار حتی غاب الشفق وتصوبت النجوم ثم انہ نزل فصلی الصلاتین جمیعا ثم قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جد بہ السیر صلی صلاتی ہذہ یقول یجمع بینہما بعد ان یغیب الشفق **ترجمہ** عبد اللہ بن دینار سے روایت ہے آفتاب ڈوب گیا اور مین عبد اللہ بن عمر کے پاس تھا پھر ہم چلے جب ہم نے دیکھا رات ہوگئی

تو نماز پوری پڑہی اور اوزاعی نے کہا بارہ دن ٹھہرنے کے اور مالک اور شافعی اور احمد نزدیک جب نیت کرلی چار دن ٹہرنے کے تو پوری نماز پڑہے اور اسحاق نے کہا جب اوپنس دن ٹھہرنے کی نیت کرے تو پوری نماز پڑہی اور اجماع کیا اہل علم نے اسبات پر مسافر قصر کیا کرے جبتک نیت ٹھہرنیکی نہ کرے اگرچہ کئی برس اسی طرح گزر جاوین (ترمذی) **عن** عمران بن حصین قال غزوت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وشہدت معہ الفتح فاقام بمکۃ ثمانی عشرۃ لیلۃ لا یصلی الا رکعتین ویقول یا اھل البلد صلوا اربعا فانا قوم سفر **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے میں نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور حاضر ہوا فتح مکہ میں آپ مکے میں ٹھہرے رہی اٹہارہ راتون تک دو ہی رکعتین پڑہتے رہی (قصر کرتے ہے) اور فرماتی تہے اے مکہ والو تم چار پڑہو کیونکہ ہم مسافر ہین **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقام سبع عشرۃ بمکۃ یقصر الصلاۃ قال ابن عباس ومن اقام سبع عشرۃ قصر ومن اقام اکثر اتم - قال ابوداود قال عباد بن منصور عن عکرمۃ عن ابن عباس قال اقام تسع عشرۃ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سترہ راتون تک مکہ مین رہی نماز کو قصر کرتے تہے ابن عباس نے کہا جو شخص سترہ دن تک ٹھہری وہ قصر کیا کری جو اس سے زیادہ ٹھہرے وہ نماز پوری پڑہی - دوسری روایت مین ہے آپ اوپنس دن مکہ مین رہے **ف** قصر کرتی رہی کہا ابن عباس نے جب ہم ٹھہرتے اوپنس دن قصر کرتے ہم اور اگر زیادہ ٹہرتے ہم پوری کرتے ہم یعنی چار رکعت پڑہتے (بخاری) **عن** ابن عباس قال اقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمکۃ عام الفتح خمس عشرۃ یقصر الصلاۃ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین فتح کے سال پندرہ دن رہی نماز قصر کرتی رہی **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقام بمکۃ سبع عشرۃ یصلی رکعتین **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین سترہ دن تک رہی دو رکعتین پڑہتے رہے **عن** انس بن مالک قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المدینۃ الی مکۃ فکان یصلی رکعتین رکعتین حتی رجعنا الی المدینۃ فقلنا لھل اقمتم بھا شیئا قال اقمنا عشرا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے مدینہ سے مکہ کو آپ دو رکعتین پڑہتے تہے یہان تک کہ ہم پھر مدینہ کو لوٹ آئے لوگون نے پوچھا تم مکہ مین کچہ دن ٹھہری تہے انھون نے کہا دس دن ٹھہرے تہے **عن** عمر بن علی بن ابیطالب انہ کان اذا سافر فبعد ما تغرب الشمس حتی تکاد ان تظلم ثم ینزل فیصلی المغرب ثم یدعو بعشائہ فیتعشی ثم یصلی العشاء ثم یرتحل ویقول ھکذا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع **ترجمہ** عمر بن علی بن ابیطالب سے روایت ہے کہ حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ جب سفر کرتی آفتاب ڈوبنے کے بعد قریب اندہیری کے اترتے اور نماز پڑہتے پھر شام کا کہانا منگا کر کہاتے بعد اسکے عشا کی نماز پڑہتے اور کوچ کرتی اور کہتے رسول اللہ صلعم ایسا ہی کرتے تھے دوسری روایت مین انس بن مالک سے ہے ان انسا ان یجمع بینھما حین یغیب الشفق ویقول کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصنع ذلک **ترجمہ** انس جمع کرتی نمی مغرب اور عشا مین جب شفق ڈوب جاتی اور کہتے نبی رسول اللہ صلعم ایسا ہی کرتی تھے **باب اذا قام**

بارض العدو یقصر جب دشمن کے ملک مین پڑا ہو تو قصر کیا کری **عن** جابر بن عبد اللہ قال اقام رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بتبوک عشرین یوما یقصر الصلوۃ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک مین
بیس دن تک رہی نماز قصر کرتی ہی - کہا ابو داؤد نی نہین مسند کیا اس حدیث کو معمر نی **باب** صلوۃ الخوف خوف کے نماز
کا بیان **ف** اس نماز کی کیفیت مین بہت اختلاف ہی - سب صورتین جائز ہین اور رسول اللہ صہ سے منقول ہین مگر یہ صورت بہت
صحیح ہی وہ یہ ہی کہ مقتدی دو صف کرین اور سب امام کے ساتھ تکبیر کہین پھر رکوع کرین بعد اوسکے امام سجدہ کری اور آگے والی صف
سجدہ کری اور پچھلے صف کھڑی رہی کافرون کو دیکھتے ہوے جب امام اور اگلی صف سجدون سے فارغ ہوکر کھڑی ہون تو پچھلی صف والے
سجدہ کرین پھر آگے کی صف پیچھے آجاوی اور پچھلی آگے بڑہ جاوی جب امام رکوع کری سب رکوع کرین پھر امام سجدہ کری اور آگے
کی صف والی سجدہ کرین اور پچھلی صف والے جو پہلی رکعت مین آگے تہے کھڑی رہین محافظت کرتی ہوئی جب امام اور آگی صف والے
سجدون سے فارغ ہوکر بیٹھ جاوین پچھلے صفوالے سجدہ کرین پھر سب بیٹھ جاوین اور ایک ساتھہ امام سب پر سلام پھیری (ابو داؤد نی کہا
سفیان کا یہی قول ہے **عن** ابی عیاش الزرقی قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعسفان وعلی المشرکین خالد بن
ولید فصلینا الظہر فقال المشرکون لقد اصبنا غرۃ لقد اصبنا غفلۃ لو کنا حملنا علیہم وہم فی الصلاۃ
فنزلت آیۃ القصر بین الظہر والعصر فلما حضرت العصر قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مستقبل القبلۃ
والمشرکون امامہ فصف خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صف وصف بعد ذلک الصف صف آخر فرکع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورکعوا جمیعا ثم سجد وسجد الصف الذی یلونہ وقام الآخرون یحرسونہم فلما صلی
ہؤلاء السجدتین وقاموا سجد الآخرون الذین کانوا خلفہم ثم تاخر الصف الذی یلیہ الی مقام الآخرین
وتقدم الصف الآخیر الی مقام الصف الاول ثم رکع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورکعوا جمیعا ثم
سجد وسجد الصف الذی یلیہ وقام الآخرون یحرسونہم فلما جلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والصف
الذی یلیہ سجد الآخرون ثم جلسوا جمیعا فسلم علیہم جمیعا فصلاہا بعسفان وصلاہا یوم بنی
سلیم **ترجمہ** ابی عیاش زرقی سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ تھے عسفان مین (عسفان ایک موضع
ہی مکے اور مدینے کے درمیان) اور مشرکون کے سردار خالد بن ولید تھے جب ہم نی نماز پڑہی ظہر کی مشرکون
نی کہا ہم سے غفلت ہوگئی ہم سے چوک ہوگئی اگر ہم اون پر حملہ کرتے نماز مین تو بہتر ہوتا اوسوقت آیت قصر کے ظہر اور عصر مین
اوتری **ف** وہی آیت قصر آیت خوف ہی یہ آیتین ایک ہی وقت مین اوتریں **ف** جب عصر کا وقت آیا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قبلہ کیطرف منہ کرکے کھڑے ہوے اور مشرکین آپکے سامنے تھے تو آپکے پیچھے ایک صف کھڑی ہوئی اور اوس صف
کے پیچھے ایک اور صف کھڑی ہوئی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا سب لوگون نی رکوع کیا پھر آپنے سجدہ کیا اور پہلی
صف والون نے سجدہ کیا اور پچھلے صف والے آگے بڑہ گئے پھر رسول اللہ صلی نی رکوع کیا سب نے آپکی ساتھہ رکوع کیا پھر آپنے سجدہ

ف یہ ہے حفاظت کرتے ہوے جو پچھلی صف والون نے سجدہ کیا اور پہلی صف والے آگے ہوے یہ ہے پہلی صف والون کے سجدہ کرنے کا بیان

کیا اور پہلے صف والون نی (جو پہلے رکعت مین پچھلی صف مین تھی) آپکے ساتھہ سجدہ کیا اور پچھلے صف والی (جو پہلے
[illegible] مین اگلی صف مین تھی) حفاظت کرتی ہوئی کھڑے رہے جب آپ سجدون سے فارغ ہوکر بیٹھے اور پہلے صف والے
[illegible] تو پچھلے صف والون نی سجدہ کیا پھر سب بیٹھ گئے بعد اوسکے آپنے سب پر سلام پھیرا پھر آپنے اسی طرح نماز پڑہی عسفان
[illegible] سلیم مین **باب** بعضون نی کہا ایک صف امام کی ساتھہ رہی اور ایک صف دشمن کے سامنی رہی پہلے امام
[illegible] لوگ اسکے ساتھہ جواد سکے ساتھہ مین - ایکرکعت پڑہی پھر امام کھڑا رہا اور وہ لوگ ایکرکعت اور (اکیلی اکیلی) پڑہ کر (بغیر
سلام پھیرے) پہلے جہاد مین اور دشمن کے سامنے صف لگاوین اور وہ لوگ جو دشمن کے سامنے تھے امام کے پاس آوین امام اونکی ساتھ
ایکرکعت پڑہی پھر امام بیٹھا رہا اور وہ لوگ (اکیلی اکیلی) ایک اور رکعت پڑہین پھر امام سب کے ساتھہ سلام پھیرا **عن**
سہل بن ابی حثمہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی باصحابہ فی خوف فجعلہم خلفہ صفین فصلی بالذین یلونہ رکعۃ ثم
قام فلم یزل قائما حتی صلی الذین خلفہم رکعۃ ثم قد موا وتاخر الذین کانوا قدامہم فصلی بہم النبی صلی اللہ
علیہ وسلم رکعۃ ثم قعد حتی صلی الذین تخلفوا رکعۃ ثم سلم **ترجمہ** سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو نماز پڑہائی خوف کی تو اونکی دو صفین کین اپنے پیچھے پہلے آگی کی صف والون کی ساتھہ ایکرکعت پڑہی
پھر آپ کھڑے رہے اور پچھلے لوگ ایکرکعت پڑہ کر آگی بڑہ گئے اور آگے والے پیچھے چلی گئی - اب جو آگی بڑہ گئی تھی اون کی ساتھہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ایکرکعت پڑہی پھر آپ بیٹھے رہے یہانتک کہ جو لوگ پیچھے چلے گئے تھے اونھون نی ایک رکعت اور
پڑہی پھر آپنے سلام پھیرا - کہا ابو داؤد نی یحیی بن سعید کے روایت قاسم سے مثل روایت یزید بن رومان کی ہی (جو آگے
آتی ہی) مگر سلام کا فرق ہی (یعنی یحیی نے یہہ کہا کہ جو لوگ ایکرکعت پہلی امام کی ساتھہ پڑہ چکے تھے وہ ایکرکعت اکیلی پڑہ کر سلام
پھیر گئے اور یزید بن رومان کی روایت مین سلام کا ذکر نہین ہے اور عبید اللہ کی روایت مثل یحیی بن سعید کی ہی کہ آپ کھڑے
رہے سید) **باب** بعضون نی کہا امام جب ایک گروہ کی ساتھہ ایکرکعت پڑہ لی تو امام کھڑا رہی اور وہ اکیلی اکیلی ایکرکعت اور
پڑہ کر سلام پھیر کر دشمن کے سامنے چلی جاوین **عن** صالح بن خوات عمن صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم ذات
الرقاع صلاۃ الخوف ان طائفۃ صفت معہ طائفۃ وجاہ العدو فصلی بالتی معہ رکعۃ ثم ثبت قائما واتموا لانفسہم
ثم انصرفوا وصفوا وجاہ العدو وجاء الطائفۃ الاخری فصلی بہم الرکعۃ التی بقیت من صلاتہ ثم ثبت جالسا
واتموا لانفسہم ثم سلم بہم **ترجمہ** صالح بن خوات سے روایت ہی اوس نے سنا اوس شخص سے جس نے نماز خوف کی پڑہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ غزوہ ذات الرقاع مین (مسلمان دو گروہ ہوگئی) ایک گروہ نی صف باندہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی ساتھہ اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے رہا تو ایکرکعت آپ نی اوس گروہ کو پڑہائی جو آپکے ساتھہ تھا پھر آپ کھڑے رہی لیکن اوس گروہ
کے لوگون نی اپنی نماز (اکیلی اکیلی) پوری کرلی اور نماز سے فارغ ہوکر دشمن کے سامنے گئی پھر دوسرا گروہ آیا اون کی ساتھہ آپ
نی ایکرکعت پڑہی جو باقی رہی تھی بعد اوسکے بیٹھے رہی اور اوس گروہ کی لوگون نی ایکرکعت اور پڑہ کر اپنی نماز پوری کی پھر آپنے

سلام پھیرا۔ مالک نے کہا یہ روایت مجھ بہت پسند ہی **عن** سہل بن ابی حثمۃ ان صلوۃ الخوف ان یقوم الامام وطائفۃ
من اصحابہ وطائفۃ مواجھۃ العدو فیرکع الامام رکعۃ ویسجد بالذین معہ ثم یقوم فاذا استووا قائما
ثبت قائما واتموا لانفسھم الرکعۃ الباقیۃ ثم سلموا وانصرفوا والامام قائم فکانوا وجاہ العدو ثم یقبل الاخرون
الذین لم یصلوا فیکبرون وراء الامام فیرکع بھم ویسجد بھم ثم یسلم فیقومون فیرکعون لانفسھم الرکعۃ
الباقیۃ ثم یسلمون **ترجمہ** سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہی خوف کی نماز اسطرح پر ہی کہ امام کھڑا ہو اور ایک گروہ اوسکے ساتھ
کھڑا ہو (نماز کے لیے) اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے رہی پہلے امام ایک رکعت پڑہی اور سجدہ کری اپنی ساتھیون کو ساتھ جب
سجدہ سی کھڑا ہو تو کھڑا رہی اور مقتدی (اکیلے اکیلے) ایک اور رکعت پڑہ کو اپنی نماز پوری کرین پھر سلام پھیرین اور
چلے جاوین دشمن کے سامنے اور امام اوسی طرح کھڑا رہی پھر دوسرا گروہ جس نے نماز نہین پڑہی وہ آوی اور تکبیر کہین امام کے پیچھے
پھر امام رکوع کری اور سجدہ کری اون کے ساتھہ پھر سلام پھیردی اور مقتدی کھڑی ہو کر ایک رکعت جو باقی رہ گئی تہی ادا کرین
پھر سلام پھیرین **باب** بعضون نی کہا سب لوگ تکبیر تحریمہ ایک ہی ساتھہ کہین یعنی اگرچہ پشت قبلہ کیطرف ہو پھر ایک گروہ ساتھہ
امام ایک رکعت پڑہی بعد اوسکے وہ گروہ دشمن کے سامنے چلا جاوے اور دوسرا گروہ آوی وہ پہلے اکیلے اکیلے ایک رکعت پڑہ کر امام کی ساتھہ
شریک ہو پھر امام اون کی ساتھہ ایک رکعت ادا کری بعد اوسکے وہ گروہ آوی جو پہلے ایک رکعت پڑہ چکا تہا اور ایک رکعت باقی ادا کری
اور امام جبتک بیٹھا رہی ہر سب کے ساتھہ اکٹھا سلام پھیری **عن** مروان بن الحکم انہ سال ابا ھریرۃ ھل صلیت مع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ الخوف قال ابو ھریرۃ نعم قال مروان متی فقال ابو ھریرۃ عام غزوۃ نجد
قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی صلاۃ العصر فقام معہ طائفۃ وطائفۃ اخری مقابل العدو وظھورھم
الی القبلۃ فکبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکبروا جمیعا الذین معہ والذین مقابل العدو ثم رکع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم رکعۃ واحدۃ ورکعت الطائفۃ التی معہ ثم سجد فسجد الطائفۃ التی تلیہ والاخرون قیام
مقابل العدو ثم قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقامت الطائفۃ التی معہ فذھبوا الی العدو فقابلوھم
واقبلت الطائفۃ التی کانت مقابل العدو فرکعوا وسجدوا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائم کما ھو ثم قاموا
فرکع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعۃ اخری ورکعوا معہ وسجد وسجدوا معہ ثم اقبلت الطائفۃ التی کانت
مقابل العدو فرکعوا وسجدوا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاعد ومن معہ ثم کان السلام فسلم رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وسلموا جمیعا فکان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین ولکل رجل من الطائفتین رکعۃ
رکعۃ **ترجمہ** مروان بن حکم نی ابو ہریرہ سے پوچھا کیا تم نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھہ خوف کی نماز پڑہی ہی ابو ہریرہ
نی کہا ہان مروان نے پوچھا کب ابو ہریرہ نے کہا جس سال نجد پر جہاد ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑہنی کو کھڑے ہوے
آپکے ساتھہ ایک گروہ کھڑا ہوا اور ایک گروہ دشمن کے سامنے کھڑا ہوا اونکی پشت قبلہ کیطرف تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تو پھیر کھڑے سب لوگون نی اپنے ساتھہ تھے جو آپکے پیچھے تھے اور دشمن کے سامنے گئے اور پھر رسول اللہ صلعم نی رکوع کیا اور جو گروہ آپکے
ساتھہ تھا اوس نے بھی رکوع کیا پھر آپ نی سجدہ کیا اوس گروہ نی بھی سجدہ کیا اور دوسرا گروہ اوسی طرح دشمن کے سامنے کھڑا رہا پھر
رسول اللہ صلعم کھڑے ہوئے اور جو گروہ آپکے پیچھے تھا وہ دشمن کے سامنے گئے اور جو گروہ دشمن کے سامنے تھا وہ آیا انہون نی رکوع اور
سجدہ کیا آپ اوسی طرح کھڑے رہے جب وہ رکوع اور سجدہ سی فارغ ہوکر کھڑی ہوئی رسول اللہ صلعم نے اونکے ساتھہ ایک رکعت
پڑہی انہون نے بھی آپکے ساتھہ رکوع اور سجدہ کیا پھر وہ گروہ بھی آیا جو بعد کو دشمن کے سامنے گیا تھا اور اوسنے رکوع
اور سجود ادا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکے ساتھے سب بیٹھے رہے جب وہ فارغ ہوئی تو سلام ہوا رسول اللہ صلعم نے
سلام پھیرا پھر سب لوگون نی سلام پھیرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتین ہوئین اور ہر ایک گروہ کو آپ کے ساتھہ ایک
ایک رکعت **عن** ابی ھریرۃ قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی نجد حتی اذا کنا بذات الرقاع من نخل
لقی جمعا من غطفان فذکر معناہ ولفظہ علی غیر لفظ حیوۃ وقال فیہ حین رفع برءسہ ومع سجد قال
فلما قاموا استوی القہقری الی مصاف اصحابہم ولم یذکر استدبار القبلۃ **ترجمہ** ابوہریرہ سے دوسری روایت میں
یہ ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ نکلی نجد کو جب ذات الرقاع (ایک زمین ہے یا پہاڑ) مین پہونچے تو کچھ لوگ غطفان کے
ملے پھر اوسی طرح بیان کیا جیسے اوپر گزرا مگر اس مین اتنا زیادہ ہے کہ جب پہلا گروہ ایک رکعت سے آپ کے ساتھہ فارغ ہوا تو اولٹی پھیرا اور معرکے مین آنکر کھڑا ہوا اور قبلے کیطرف پیٹ کرنیکا اسمین ذکر نہین ہے **عن** عائشۃ قالت کبر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وکبر الطائفۃ الذین صفوا معہ ثم رکع فرکعوا ثم سجد فسجدوا ثم رفع فرفعوا ثم مشت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جالسا ثم سجد وہم لانفسہم الثانیۃ ثم قاموا فانکصوا علی اعقابہم یمشون القہقری حتی قاموا
من ورائہم وجاءت الطائفۃ الاخری فکبروا خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم رکعوا لانفسہم ثم سجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فسجدوا معہ ثم قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسجدوا لانفسہم الثانیۃ ثم قامت الطائفتان جمیعا فصلوا
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرکع فرکعوا ثم سجد فسجدوا جمیعا ثم عاد فسجد الثانیۃ وسجدوا معہ
سریعا کاسرع الاسراع جاھدا لایالون سراعا ثم سلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسلموا فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وقد شارکہ الناس فی الصلاۃ کلھا **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نی تکبیر کہے اور جو گروہ آپ کے ساتھہ تھا اوسنے بھی تکبیر کہے پھر آپ نی رکوع کیا انہون نے بھی رکوع کیا پھر آپ نی سجدہ کیا انہون
نی بھی سجدہ کیا پھر آپنے سر اوٹھایا انہون نی بھی سر اوٹھایا بعد اوسکے آپ بیٹھے رہے اور وہ لوگ دوسرا سجدہ اکیلے اکیلے کرکے کھڑے ہوکر
اولٹے پانو چلے گئے اور پیچھے جاکر کھڑے ہوگئے اب دوسرا گروہ آیا اور کھڑے ہوکر تکبیر کہے اور رکوع کیا اکیلا اکیلا پھر رسول اللہ صلعم نے
سجدہ کیا انہون بھی ساتھہ ہی سجدہ کیا پھر آپ کھڑے ہوگئے اور اون لوگون نی دوسرا سجدہ کیا پھر دونو گروہ کھڑے ہوگئے اور
آپکے ساتھہ نماز پڑہا کیے پھر آپ نی رکوع کیا سب نے رکوع کیا پھر آپ نی سجدہ کیا سب نے سجدہ کیا پھر آپنے دوسرا سجدہ

کیا سب نے دوسرا سجدہ کیا بہت جلدی اور پہرتی سی کوئی قصور پہرتی مین نہ کیا پہر آپ نی سلام پہیرا سب نے سلام پہیرا بعد اوسکے رسول
اللہ صلعم کھڑے ہوگئے سب لوگ آپ کی ساتھہ نماز سے فارغ ہوئی اور آپکے شریک رہی نماز مین **باب** بعضون نی کہا ہر ایک گروہ کے
ساتھہ امام ایکرکعت پڑہی پھر امام سلام پہیرے اور وہ لوگ اپنی ایک ایک رکعت پوری کرین **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلے اللہ
صلی باحدی الطائفتین رکعۃ والطائفۃ الاخری مواجھۃ العدو ثم انصرفوا فقاموا فی مقام اولئک وجاء
اولئک فصلی بہم رکعۃ اخری ثم سلم علیہم ثم قام ھؤلاء فقضوا رکعتہم وقام ھؤلاء فقضوا رکعتہم
ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلعم نی ایک گروہ کی ساتھہ ایکرکعت پڑہی اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے کہڑا رہا پہر یہ لوگ
چلگئی ایکرکعت پڑہ کر اور وہ لوگ آئی اونہون نی آپکے ساتھہ ایکرکعت پڑہی بعد اوسکے آپ نی سلام پہیر دیا اور ان لوگون نے
کہڑی ہوکر ایکرکعت پڑہی پھر اون لوگون نی کہڑی ہوکر ایکرکعت پڑہی - کہا ابو داؤد نی ابن عباس اور ابو موسی سے بھی ایسا
ہی منقول ہی **باب** بعضون نے کہا امام + ہر ایک گروہ کے ساتھہ ایک ایک رکعت پڑہی پہر سلام پھیر دی اب جو لوگ
سلام کیوقت اوسکے پیچھے ہون وہ دوسری رکعت بہی پڑہ کر اپنی نماز پوری کرلین پھر پہلا گروہ آوے وہ بھی ایکرکعت جو باقی
رہ گئی تھی پڑہی **عن** عبداللہ بن مسعود قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ الخوف فقاموا صفا خلف
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصف مستقبل العدو فصلی بہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعۃ ثم
جاء الاخرون فقاموا مقامہم واستقبل ھؤلاء العدو فصلی بہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم رکعۃ ثم سلم فقام
ھؤلاء فصلوا لانفسہم رکعۃ ثم سلموا ثم ذھبوا فقاموا مقام اولئک مستقبلی العدو ورجع اولئک الی
مقامہم فصلوا لانفسہم رکعۃ ثم سلموا **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی رسول اللہ صلعم نی خوف کی نماز پڑہی
تو ایک صف آپکے پیچھے کہڑی ہوئی اور ایک صف دشمن کے سامنے کہڑی ہوئی رسول اللہ صلعم نے ایکرکعت پڑہی پھر گروہ کے
ساتھہ پہر دوسرا گروہ آیا اور ان کی جگہہ پر کہڑا ہوا اور یہ دشمن کے سامنے چلگئی - آپ نے اونکے ساتھہ ایکرکعت پڑہی پھر آپنے
سلام پہیر دیا ان لوگون نے کہڑی ہوکر ایکرکعت اکیلی ادا کی پھر سلام پہیر کر چلگئی دشمن کے سامنے اور پہلا گروہ جو ایکرکعت پڑہ چکا تہا
آیا اور انھون نے ایکرکعت اکیلی پڑہ کر سلام پہیر دیا **ف** ابو حنیفہ کا یہی قول ہے - دوسری روایت مین ہی کہ رسول اللہ صلعم نی
تکبیر کہے تو دو صفون نی تکبیر کہی عبدالرحمن بن سمرہ جب کابل مین جہاد کے لیگئی تہے وہان اونہون نی اسیطرح نماز پڑہی مگر خبر لوگون نے
خیر مین امام کی ساتھہ ایکرکعت پڑہی تہی وہ امام کے سلام کی بعد دشمن کے سامنے چلگئی اور پہلا گروہ آیا اوس نے ایکرکعت پڑہی باقی
تھی وہ پھر لوٹ گئے اور دوسرا گروہ آیا اوس نے ایکرکعت پڑہی **باب** من قال یصلی بکل طائفۃ رکعۃ ولا یقضون
بعضون نی کہا ہر ایک گروہ ایک ایک رکعت امام کی ساتھہ پڑہ لے پھر دوسری رکعت پڑہنی کی حاجت نہین **عن** ثعلبۃ بن زہدم
قال کنا مع سعید بن العاص بطبرستان فقام فقال ایکم صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ الخوف
فقال حذیفۃ انا فصلی بھؤلاء رکعۃ وبھؤلاء رکعۃ ولم یقضوا **ترجمہ** ثعلبہ بن زہدم سے روایت ہی ہم سعید بن العاص

ساتھہ تھے طبرستان مین اونھون نی ہاتم مین سے کس نے رسول اللہ صلعم کے ساتھہ خوف کی نماز پڑہی ہے - حذیفہ نے کہا
مین نی پھر اونہون نی ہر ایک گروہ کے ساتھہ ایک ایک رکعت پڑہی اور کسی گروہ نے دوسری رکعت نہین پڑہی - کہا ابو داؤد
نی ایسا ہی روایت کیا ابن عباس اور ابو ہریرہ اور ابو موسی اور ابن عمر اور زید بن ثابت نی رسول اللہ سے اوس مین یہہ ہے - کہ
مقتدیونکی ایک ایک رکعت ہوئی اور رسول اللہ کی دو رکعتین ہوئین **عن** ابن عباس قال فرض اللہ عز وجل الصلوۃ علی
لسان نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم فی الحضر اربعا وفی السفر رکعتین وفی الخوف رکعۃ ترجمہ عبد اللہ بن عباس رض سے
روایت ہے اللہ جل جلالہ نی تمھاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے تمپر حضر مین چار رکعتین فرض کین اور سفر مین دو اور خوف
مین ایک **ف** اس حدیث کا اسناد قوی نہین ہے **باب** بعضون نی کہا ہر گروہ کے ساتھہ امام دو دو رکعتین پڑہے **عن**
ابی بکرۃ قال صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی خوف الظہر فصف بعضہم خلفہ وبعضہم بازاء العدو فصلی
برکعتین ثم سلم فانطلق الذین صلوا معہ فوقفوا موقف اصحابہم ثم جاء اولئک فصلوا خلفہ
فصلی بہم رکعتین ثم سلم فکانت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربعا ولاصحابہ رکعتین رکعتین وبذلک
کان یفتی الحسن ترجمہ ابو بکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی خوف مین ظہر کی نماز پڑہی کچھہ لوگون نی آپ
کے پیچھے صف باندہی اور کچھہ اوگون نی دشمن کے سامنے صف باندہی پہلے آپ نے اون لوگون کے ساتھہ جو آپ کے پیچھے تھے دو رکعتین پڑہ کر
سلام پھیرا - پھر یہ لوگ چلے گئے اور وہ لوگ آئے جو دشمن کے سامنے تھے اون کے ساتھہ بھی دو رکعتین پڑہے پھر اتو رسول اللہ صلعم کی چار رکعتین
ہوئین اور اونکے اصحاب کے دو دو رکعتین موئین اور حسن بصری اسی حدیث پر فتوی دیتے تھے - ابو داؤد نی کہا مغرب مین امام کی چھہ رکعتین
ہونگی اور قوم کی تین رکعتین ہونگی **باب** صلوۃ الطالب جو کسی ہونڈہنے کے لیے نکلے وہ نماز کس طرح پڑہے **ف**
یعنی کسی کافر کے مارنیکو جاوے امام کے حکم سے اور خوف ہو بسبب کافر کے کہ اگر نماز پڑہیگا تو وہ کافر چلدیگا اسصورت مین چلتے چلتے
اشارہ سے نماز پڑہتا جاوے اسی طرح اگر کافر اوسکے تلاش مین نکلین اور اوسکو خوف ہو اگر مین نماز کے لیے ٹہرونگا تو کافر مجکو
پالینگے تو نہ ٹہرے چلتے چلتے اشارہ سے نماز پڑہتا جاوے **عن** عبد اللہ بن انیس قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم الی خالد بن سفیان الہذلی وکان نحو عرنۃ وعرفات فقال اذہب فاقتلہ قال فرایتہ وحضرت صلوۃ
العصر فقلت انی لاخاف ان یکون بینی وبینہ ما ان اؤخر الصلوۃ فانطلقت امشی وانا اصلی اومی ایماء نحوہ
فلما دنوت منہ قال لی من انت قلت رجل من العرب بلغنی انک تجمع لہذا الرجل فجئتک فی ذلک قال
انی لفی ذلک فمشیت معہ حتی اذا امکننی علوتہ بسیفی حتی برد ترجمہ عبد اللہ بن انیس سے روایت ہے مجھکو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا خالد بن سفیان ہذلی پاس جو عرنہ اور عرفات کیطرف رہتا تہا اور فرمایا جاکر قتل کر اوسکو عبد اللہ بن
انیس نے کہا مین نے اوسکو دیکہا لیکن عصر کی نماز کا وقت آگیا مین نی خیال کیا کہ اگر مین نماز کے لیے دیر کرون تو مجھہ مین اور اوس
مین بہت فاصلہ ہوجاویگا بس چلتا گیا اور اشارہ سے نماز پڑہتا گیا جب مین اوسکے نزدیک پہونچا اوس نے مجھہ سے پوچھا تو کون ہے

مین نی کہا ایک شخص ہون عرب کے رہنے والا مین نے یہہ خبر سنی تم اس شخص سے (یعنے محمد صلعم سے) لڑنے کے لیے لشکر جمع کرتی ہو تو مین بھی اسی کام کو تمہارے پاس آیا (تاکہ لشکر مین داخل ہون) اوس نے کہا ہان مین اسی فکر مین ہون مین اوسکے ساتھہ چلتا رہا تھوڑی دیر تک جب مین نی موقع دیکھا تو اپنی تلوار اوس پر رکھدی یہان تک کہ وہ ٹھنڈا ہوگیا **باب** تفریع ابواب التطوع وركعات السنة سنتون کا بیان **عن** ام حبیبة قالت قال النبی صلی الله علیه وسلم من صلی فی یوم ثنتی عشرة رکعة تطوعا بنی له بهن بیت فی الجنة **ترجمہ** حضرت ام حبیبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص ایک دن مین بارہ رکعتین نفل پڑہیگا اللہ جل جلالہ اوسکے لیے ایک گھر بنا دیگا جنت مین **ف** دو سنتین فجر کے اور چار ظہر کی اور دو بعد ظہر کے اور دو بعد مغرب کے اور دو بعد عشا کے **عن** عبد الله بن شقیق قال سالت عائشة عن صلوة رسول الله صلی الله علیه وسلم من التطوع فقالت کان یصلی قبل الظهر اربعا فی بیتی ثم یخرج فیصلی بالناس ثم یرجع الی بیتی فیصلی رکعتین وکان یصلی بهم العشاء ثم یدخل بیتی فیصلی رکعتین وکان یصلی من اللیل تسع رکعات فیهن الوتر وکان یصلی لیلا طویلا قائما ولیلا طویلا جالسا فاذا قرء وهو قائم رکع وسجد وهو قائم واذا قرء وهو قاعد رکع وسجد وهو قاعد وکان اذا طلع الفجر صلی رکعتین ثم یخرج فیصلی بالناس صلوة الفجر صلی الله علیه وسلم **ترجمہ** عبد اللہ بن شقیق سے روایت ہے مین نی حضرت عائشہ سے پوچہا رسول اللہ صلعم کی نفل نمازون کا حال اونہون نے کہا آپ ظہر سے پہلے چار رکعتین پڑہتے تہے میری گہر مین پھر باہر جاتی تہی اور لوگون کو نماز پڑہاتی تہی پھر گھر مین آتے تہے اور دو رکعتین پڑہتے تہے اسیطرح آپ لوگون کو عشا کی نماز پڑہاتے تہے پہر گہر مین آکر دو رکعتین پڑہتے تہے اور رات کو نو رکعتین پڑہتے تہے اوس مین وتر بہی تہا اور رات کو آپ بڑی بڑی دیر تک کہڑے ہوکر پڑہتے تہے اور بڑی بڑی دیر تک بیٹہے پڑہتے تہے جب کہڑے ہوکر پڑہتے تو رکوع بہی کہڑے ہوکر کرتی تہی پہر سجدہ کرتے تہے جب بیٹہکر پڑہتے تو رکوع بہی بیٹہکر کرتے پہر سجدہ کرتی اور جب صبح صادق نکلتی آپ دو رکعتین پڑہتے پہر باہر نکلتے اور لوگونکو فجر کی نماز پڑہاتے رحمت بہیجے اللہ اوپر اور سلام **عن** عبد الله بن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یصلی قبل الظهر رکعتین وبعدها رکعتین وبعد المغرب رکعتین فی بیته وبعد صلوة العشاء رکعتین وکان لا یصلی بعد الجمعة حتی ینصرف فیصلی رکعتین **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے دو رکعتین پڑہتے تہے اور بعد ظہر کے دو رکعتین اور بعد مغرب کے دو رکعتین اپنے گہر مین اور بعد عشا کے دو رکعتین اور جمعہ کی بعد کچہ نہین پڑہتے تہے جب جمعہ سے فارغ ہوکر آتے تو دو رکعتین پڑہتے تہے **عن** عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم کان لا یدع اربعا قبل الظهر رکعتین قبل صلوة الغداة **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعتین اور فجر سے پہلے دو رکعتین ناغہ نہین کرتی تہے **باب** رکعتی الفجر فجر کی سنتون کا بیان **عن** عائشة قالت ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لم یکن علی شیء من النوافل اشد معاهدة منه علی الرکعتین قبل الصبح **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کسی نفل کا اتنا خیال نہیں رکھتے تھے جیسے دو رکعتوں کا قبل صبح کے خیال رکھتے تھے **باب** فی تخفیفھما
فجر کی سنتوں کا ہلکا پڑھنے کا بیان **عن** عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخفف الرکعتین قبل صلوۃ
الفجر حتی انی لاقول ھل قرأ فیھما بام القرآن **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم اسقدر جلدی پڑھتے
تھے فجر کی سنتوں کو میں کہتی تھے آپ نے سورہ فاتحہ بھی پڑھی یا نہیں **عن** ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ
فی رکعتی الفجر قل یا ایھا الکافرون وقل ھو اللہ احد **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر
کی سنتوں میں قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھی **عن** بلال انہ اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیؤذنہ
بصلوۃ الغداۃ فشغلت عائشۃ رضی اللہ عنہا بلالا بامر سالتہ عنہ حتی فضحہ الصبح فاصبح جدا فقال
فقام بلال فاذنہ بصلوۃ وتابع اذانہ فلم یخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما خرج صلی بالناس واخبرہ
ان عائشۃ شغلتہ بامر سالتہ عنہ حتی اصبح جدا وانہ ابطأ علیہ بالخروج فقال انی کنت رکعۃ رکعتی الفجر
فقال یا رسول اللہ انک اصبحت جدا قال لو اصبحت اکثر مما اصبحت لرکعتہما واحسنتہما واجملتہما
ترجمہ بلال سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے صبح کی نماز کی بلانیکو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا انکو باتون میں
لگایا کچھ پوچھنے لگیں یہانتک کہ صبح خوب روشن ہوگئی بلال نے یہ دیکھکر متواتر پکارنا شروع کیا رسول اللہ صلعم نہ نکلے پھر نکلے
اور آپ نے نماز پڑھائی بلال نے رسول اللہ صلعم سے بیان کیا کہ حضرت عائشہ نے مجھے باتون میں لگا دیا یہان تک کہ فجر کی روشنی
ہوگئی لیکن آپ نے نکلنے میں دیر کی آپ نے فرمایا میں فجر کی سنتیں پڑھ رہا تھا بلال نے کہا یا رسول اللہ آپنے بہت دیر کی آپنے
فرمایا اگر اس سے بھی زیادہ ہوتی تب بھی میں اندر رکعتوں کو اچھی طرح خوبصورتی سے پڑھتا **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تدعوھما وان طردتکم الخیل **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ چھوڑو
فجر کی سنتوں کو اگرچہ تمکو گھوڑی روند ڈالیں **عن** عبید اللہ بن عباس ان کثیرا ما کان یقرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی رکعتی الفجر بامنا باللہ وما انزل الینا ھذہ الایۃ قال ھذہ فی الرکعۃ الاولی وفی الرکعۃ الاخرۃ بامنا باللہ
واشھد بانا مسلمون **ترجمہ** عبید اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر فجر کی سنتوں میں آمنا باللہ
وما انزل الینا پہلے رکعت میں پڑھتے تھے اور دوسری رکعت میں آمنا باللہ واشھد بانا مسلمون **عن** ابی ھریرۃ انہ سمع النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی رکعتی الفجر قل امنا باللہ وما انزل علینا فی الرکعۃ الاولی وفی الرکعۃ الاخری بھذہ
الایۃ ربنا امنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشاھدین او انا ارسلناک بالحق بشیرا ونذیرا ولا
تسئل عن اصحاب الجحیم شک الدراوردی **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فجر کی
سنتوں میں پڑھتے تھے قل آمنا باللہ وما انزل علینا پہلی رکعت میں اور دوسری رکعت میں ربنا آمنا بما انزلت واتبعنا الرسول
فاکتبنا مع الشاھدین یا انا ارسلناک بالحق بشیرا ونذیرا ولا تسئل عن اصحاب الجحیم شک کیا دراوردی نے [illegible]

فجر کی سنتوں کے بعد لیٹنے کا بیان

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی احدکم الرکعتین قبل الصبح فلیضطجع علی یمینہ فقال لہ مروان بن الحکم اما یجزی احدنا ممشاہ الی المسجد حتی یضطجع علی یمینہ قال علیہ فی حدیثہ قال لا قال فبلغ ذلک ابن عمر فقال اکثر ابو ھریرۃ علی نفسہ قال فقیل لابن عمر ھل تنکر شیئا مما یقول قال لا ولکنہ لحن او جبنا قال فبلغ ذلک ابا ھریرۃ قال فاذنبی ان کنت حفظت ونسوا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی دو رکعتین سنت کے پڑھے فجر سے پہلے تو داہنی کروٹ پر لیٹ جاوے مروان نے ابوہریرہ سے کہا کیا مسجد تک چلنا کافی نہین ہے جبتک داہنی کروٹ پر نہ لیٹے عبید اللہ کی روایت مین ہے ابوہریرہ نے کہا نہین جب یہ خبر پہونچی ابن عمر کو انہون نے کہا ابوہریرہ نے بہت کیا اپنے نفس پر (یعنے اکثر حدیثین بیان کرتے ہین اگر کچھ غلطی ہو تو اسکا بار اون کی ذات پر ہوگا) ابن عمر سے کہا گیا کیا تم ابوہریرہ جو کہتے ہین اوسکا انکار کرتے ہو ابن عمر نے کہا نہین ابوہریرہ نے خبر سنی ہوگی اور ہم نے خود کیا جب ابوہریرہ کو اسکی خبر پہونچی انہون نے کہا میرا کیا قصور ہے اگر مین نے یاد رکھا اور وہ بھول گئے ف یعنے میری روایتین اس وجہ سے زیادہ ہین کہ میرا حافظہ اچھا تھا جو مین نے دیکھا یا سنا وہ یاد رکھا اور لوگ بھول گئے۔ فجر کی سنتون کے بعد داہنی کروٹ پر لیٹنا مسنون ہے اور ابن حزم ظاہری کی نزدیک فرض ہے اور مالک کے نزدیک بدعت ہے مگر صحیح یہی ہے کہ بدعت کہنا اوسکو غلط ہے اور یہ امر ثابت ہوا ہے رسول اللہ صلعم سے

عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قضی صلاتہ من آخر اللیل نظر فان کنت مستیقظۃ حدثنی وان کنت نائمۃ ایقظنی وصلی الرکعتین ثم اضطجع حتی یاتیہ المؤذن فیؤذنہ بصلاۃ الصبح فیصلی رکعتین خفیفتین ثم یخرج الی الصلاۃ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اخیر شب مین نماز سے فارغ ہوتی دیکھتے اگر مین جاگتی ہوتی تو مجھ سے باتین کرتی اگر سوتی ہوتی مجھ کو جگا دیتے اور دو رکعتین پڑھ کر لیٹ جاتی یہان تک کہ مؤذن آتا اور نماز صبح کے لیے بلاتا پھر آپ دو رکعتین ہلکی ہلکی پڑھ کر نماز کو جاتے

عن ابی سلمۃ قال قالت عائشۃ کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی رکعتی الفجر فان کنت مستیقظۃ حدثنی وان کنت نائمۃ اضطجع حتی اقول ترجمہ حضرت عائشہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی سنتون سے فارغ ہوتی اگر مین سوتی ہوتی تو آپ بھی لیٹ جاتی اور جو جاگتی ہوتی مجھ سے بات کرتی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فجر کی سنت اور فرض کے بیچ مین بات کرنا ممنوع نہین ہے

عن ابی بکرۃ قال خرجت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم لصلاۃ الصبح فکان کلما مر برجل الا ناداہ الصلاۃ او حرکہ برجلہ ترجمہ ابی بکرہ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا صبح کی نماز کی لیے آپ جب کسی کو سوتا دیکھتے اوسکو پکار دیتے نماز کی لیے یا پانون سے ہلا دیتے

باب اذا ادرک الامام وھو قاعد الفجر صلی رکعتی الفجر ثم صلی مع الامام

جو شخص فجر کی جماعت ہو رہی ہو تو اوسوقت سنتین پڑھے

عبید اللہ بن برجس قال جاء رجل والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الصبح فصلی رکعتین ثم دخل مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلاۃ فلما انصرف قال یا فلان بایتہما صلاتک التی صلیتہا وحدک او التی صلیت معنا ترجمہ عبید اللہ بن برجس سے روایت ہے ایک شخص آیا اور رسول اللہ صلعم فجر کی نماز پڑھ رہے تھے اوس نے دو رکعتین پڑھین پھر جماعت مین شریک ہوا جب رسول اللہ صلعم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا تیری نماز کون سی تھی جو تو نے

اکیلی پڑہی یا جو ہمارے ساتہہ پڑہی **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تکبیر ہو نماز کی پہر کوئی نماز نہیں ہے سوا فرض کے **ف** یعنی جب جماعت کہڑی ہو جاوے تو پہر سنتیں نہ پڑہے جماعت میں شریک ہووے ہم سب سنتوں کو شامل ہے اگر فجر کی جماعت کہڑی ہو تو فجر کی سنتیں نہ پڑہے جماعت میں شریک ہو جاوے اکثر علما کا یہی قول ہے۔ بعد فرض کے اختیار ہے خواہ اوسی وقت سنتیں پڑہ لیوے یا آفتاب نکلنے کے بعد

باب من فاتتہ متی یقضیہا فجر کی سنتیں اگر فوت ہو جاویں تو کب اونکو ادا کرے **عن** قیس بن عمرو قال رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا یصلی بعد صلاۃ الصبح رکعتین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ الصبح رکعتان فقال الرجل انی لم اکن صلیت الرکعتین اللتین قبلہما فصلیتہما الآن فسکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ قیس بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو فجر کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑہتے دیکہا آپنے فرمایا فجر تو دو رکعتیں ہیں (پہر دو تو نے اور کیوں پڑہیں) وہ بولا میں نے دو رکعتیں جو فرض سے پہلے پڑہی جاتے ہیں نہیں پڑہی تہیں اسواسطے میں نے اونکو اب پڑہ لیا رسول اللہ صلعم یہ سنکر چپ ہو رہے **ف** یہ حدیث منقطع ہے محمد بن ابراہیم نے قیس بن عمرو سے نہیں سنا مگر متصلا روایت کیا اوسکو ابن خزیمہ نے اپنے صحیح میں اور عمل شافعی اور احمد کا اسی حدیث پر ہے کہ سنتوں رواتب میں سے اگر کوئی سنت فوت ہو جاوے تو اوسکو ادا کرلی اگرچہ وقت مکروہ میں ہو۔ لیکن ترمذی نے روایت کیا مرفوعا ابوہریرہ سے جو شخص نہ پڑہے دو رکعتیں فجر کی یعنی سنتیں تو پڑہ لی اونکو بعد ہونی آفتاب کے **باب** الاربع قبل الظہر وبعدہا ظہر کی سنتوں کا بیان **عن** ام حبیبۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حافظ علی اربع رکعات قبل الظہر واربع بعدہا حرم علی النار

ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص محافظت کریگا ظہر سے پہلے چار رکعت پر اور ظہر کے بعد چار رکعت پر اوسکو جہنم حرام ہو جاوے گی **ف** ظہر کے اوّل چار رکعتیں ہے آئین میں ایک سلام سے یا دو سلام سے اور دو رکعتیں بھی اسی طرح ظہر کے بعد بھی چار رکعتیں آئے ہیں اور دو رکعتیں بھی پر ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑہنا اور بعد دو رکعتیں پڑہنا ہمارے نزدیک مختار ہے **عن** ابی ایوب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اربع قبل الظہر لیس فیہن تسلیم تفتح لہن ابواب السماء

ترجمہ ابوایوب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار رکعتیں قبل ظہر کے اونکے درمیان میں سلام نہیں ہے کہولی جاتی ہیں اونکے واسطے دروازے آسمان کے **ف** اس حدیث سے اسناد اگر ضعیف نہیں ہے تو قوی بھی نہیں ہے عبیدہ ضعیف ہے اسکی اسناد میں لیکن یحیی بن سعید قطان نے کہا اگر میں عبیدہ سے روایت کرتا تو بھی حدیث روایت کرتا **باب** الصلوٰۃ قبل العصر عصر کی سنتوں کا بیان **عن** ابن عمر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحم اللہ امرأ صلی قبل العصر اربعا

ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحم کرے اللہ اوس مرد پر جو عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑہے **عن** علی رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی قبل العصر رکعتین

ترجمہ امیرالمومنین علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے پہلے دو رکعتیں پڑہتے تہے **ف** ترمذی کی روایت میں ہے چار رکعتیں پڑہتے تہے بیچ میں فصل کرتے تہے ساتہہ ایک سلام کے **باب** الصلوٰۃ بعد العصر عصر کے بعد نماز پڑہنے کا بیان **عن** کریب مولی

ابن عباس ان عبد اللہ بن عباس وعبد الرحمن بن ازہر والمسور بن مخرمۃ ارسلوہ الی عائشۃ زوج النبی صلے اللہ علیہ وسلم فقالا اقرا علیہا السلام منا جمیعا وسلہا عن الرکعتین بعد العصر وقل انا اخبرنا انک تصلیتہما وقد بلغنا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عنہما فدخلت علیہا فبلغتہا ما ارسلوہ بہ فقالت سل ام سلمۃ فخرجت الیہم فاخبرتہم بقولہا فردونی الی ام سلمۃ بمثل ما ارسلونی بہ الی عائشۃ فقالت ام سلمۃ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینہی عنہما ثم رایتہ یصلیہما اما حین صلاہما فانہ صلی العصر ثم دخل وعندی نسوۃ من بنی الحرام من الانصار فصلاہما فارسلت الیہ الجاریۃ فقلت قومی بجنبہ فقولی لہ تقول ام سلمۃ یا رسول اللہ اسمعک تنہی عن ہاتین الرکعتین وارانک تصلیہما فان اشار بیدہ فاستاخری عنہ قالت ففعلت الجاریۃ فاشار بیدہ فاستاخرت عنہ فلما انصرف قال یا بنت ابی امیۃ سالت عن الرکعتین بعد العصر انہ اتانی ناس من عبد القیس بالاسلام من قومہم فشغلونی عن الرکعتین اللتین بعد الظہر وہما ہاتان

ترجمہ کریب مولی ابن عباس سے روایت ہے عبد اللہ بن عباس اور عبد الرحمن بن ازہر اور مسور بن مخرمہ نے اونکو بھیجا حضرت عائشہ کے پاس اور کہا ہمارے طرف سے سلام کہنا اور اون سے پوچھنا ہمکو خبر پہونچی ہے تم دو رکعتین بعد عصر کے پڑہا کرتی ہو حالانکہ رسول اللہ صلعم سے ہمکو پہونچا کہ آپ نے منع کیا اس سے کریب کہتے ہین میں حضرت عائشہ کے پاس گیا اور اون لوگون کا پیام پہونچایا انہون نے کہا بی ام سلمہ رضہ سے پوچھہ مین اون لوگون کے پاس گیا (یعنی عبد اللہ بن عباس وغیرہ پاس جنہون نے مجھہ بھیجا تہا) اور یہ حال بیان کیا انہون نے کہا بی ام سلمہ پاس جا اور یہی پیام پہونچا (جب مین ام سلمہ پاس گیا) انہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلعم سے سنا آپ اس سے منع کرتی تہی پھر مین نے دیکہا آپکو پڑہتے ہوئی وہ کب ایک روز آپ عصر پڑہ کر میری پاس آئی اور میری پاس کئی عورتین بنی حرام کی جو انصار مین سے ایک قبیلہ ہے بیٹھی ہوئین تہین آپ نے یہہ دو رکعتین پڑہنا شروع کین مین ایک چہوکری کو بہیجا اور کہا آپکے پہلو مین کہڑی رہ اور کہہ ام سلمہ کہتی ہے یا رسول اللہ مین نے سنا آپکو منع کرتی ہوئی ان دو رکعتون سے پھر آپ اوسکو پڑہتے ہین اگر آپ ہاتہہ سے اشارہ کرین تو چلی آ اوس چہوکری نے ایسا ہی کیا آپ نے ہاتہہ سے اشارہ کیا وہ چلی آئی جب آپ نماز سے فارغ ہوئی آپنے فرمایا اے ابی امیہ کی بیٹی ف ابو امیہ حضرت ام سلمہ کے باپ کا نام تہا ف تو نے مجھہ سے پوچہا تہا دو رکعتین پڑہنے کو بعد عصر کے حال یہ ہے کہ میری پاس چند لوگ عبد القیس کے اسلام کی خبر لیکر آئی تہے اپنی قوم کی اسی دہیان مین میری دو رکعتین جو بعد ظہر کے پڑہتے ہین رہ گئین مین نے اونکو اب پڑہ لیا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سنت کی قضا کرنا سنت ہے طحاوی کی روایت مین اتنا زیادہ ہے مین نے کہا یا رسول اللہ اگر ہماری بھی یہہ سنتین فوت ہوا کرین تو قضا کرین یا نہین آپنے فرمایا نہین - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آپ کے خصائص مین سے تہا اور کسیکو بعد عصر کے نماز پڑہنا درست نہین جبتک آفتاب ڈوب نہ جاوی یہ مذہب ابو حنیفہ کا ہے اور داؤد ظاہری کے نزدیک مطلقا تینون وقتون مین نماز درست ہے یعنی بعد فجر اور بعد عصر اور دوپہر کے وقت اور شافعی کے نزدیک بلا سبب نفل پڑہنا ان اوقات مین درست نہین اگر کوئی سبب ہو مثلا تحیۃ المسجد کی نماز یا قضا ہو گئی نماز کی تو درست ہے اور جمعہ کا دوپہر حدیث سے مستثنی ہے اسی طرح مکہ کی مسجد مین ہر وقت نماز درست ہے ف من ادرک فیہا اذا کانت الشمس مرتفعۃ جب آفتاب بلند ہو

تو عصر کی بعد نماز درست ہی **عن** علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الصلوۃ بعد العصر الا والشمس مرتفعۃ **ترجمہ** حضرت امیر المومنین علیؓ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا عصر کے بعد نماز پڑہنی سی مگر آفتاب بلند ہو **عن** علی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی اثر کل صلوۃ مکتوبۃ رکعتین الا الفجر والعصر **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہی رسول اللہ ہر فرض نماز کی بعد دو رکعتین پڑہتے تہے سوا فجر اور عصر کے **عن** ابن عباس قال شہد عندی رجال مرضیون فیہم عمر بن الخطاب وارضاھم عندی عمر ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا صلوۃ بعد صلوۃ الصبح حتی تطلع الشمس ولا صلوۃ بعد صلوۃ العصر حتی تغرب الشمس **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی میرے پاس کئی عمدہ آدمیون نے گواہی دی سب مین عمدہ اون مین حضرت عمرؓ تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین ہی نماز بعد فجر کی نماز کے یہانتک کہ آفتاب نکل آوی اور نہین ہی نماز بعد نماز عصر کے یہانتک کہ آفتاب ڈوب جاوی **عن** عمرو بن عبسۃ السلمی انہ قال قلت یا رسول اللہ ای اللیل اسمع قال جوف اللیل الاخر فصل ما شئت فان الصلوۃ مشہودۃ مکتوبۃ حتی تصلی الصبح ثم اقصر حتی تطلع الشمس فترتفع قید رمحین او رمحین فانہا تطلع بین قرنی شیطان وحینئذ یصلی لہا الکفار ثم صل ما شئت فان الصلوۃ مشہودۃ مکتوبۃ حتی یعدل الرمح ظلہ ثم اقصر فان جہنم تسجر وتفتح ابوابہا فاذا زاغت الشمس فصل ما شئت فان الصلوۃ مشہودۃ حتی تصلی العصر ثم اقصر حتی تغرب الشمس فانہا تغرب بین قرنی شیطان ویصلی لہا الکفار وقص حدیثا طویلا قال العباس ہکذا حدثنی ابو سلمۃ عن ابی امامۃ الا ازاد او انقص شیئا لا ارید فاستغفر اللہ واتوب الیہ **ترجمہ** عمرو بن عبسہ سلمی سے روایت ہی مین نی کہا یا رسول اللہ رات کی کون سی حصہ مین دعا جلدی قبول ہوتی ہی آپنے فرمایا اخیر حصے مین اسوقت جتنے چاہے تو نماز پڑہ کیونکہ نماز مین فرشتے حاضر ہوتی ہین لکہتے جاتے ہین فجر کی نماز تک پہر ٹہر جا آفتاب کے طلوع تک جبتک آفتاب ایک برچھی یا دو برچھی برابر اوپر آیا ہو کیونکہ آفتاب شیطان کی دو چوٹیون کی بیچ مین نکلتا ہی اور آفتاب پرست اوسوقت اوسکی پوجا کرتی ہین پہر جتنی چاہی تو نماز پڑہ کیونکہ نماز مین فرشتے حاضر ہوتی ہین لکہتے جاتے ہین یہانتک کہ برچھی کا سایہ اوسکی برابر ہو جاوی (نصف النہار تک) پہر ٹہر جا اسلیے کہ جہنم اوسوقت جوش مین ہوتی ہی اور اوسکی دروازے کہل جاتے ہین جب آفتاب ڈہل جاوی پہر جتنی چاہی نماز پڑہ کیونکہ نماز مین فرشتے حاضر ہوتی ہین عصر کی نماز تک پہر ٹہر جا آفتاب ڈوبنے تک کیونکہ آفتاب ڈوبتا ہی شیطان کی دو چوٹیون کی بیچ مین اور آفتاب پرست اوسوقت اوسکی پوجا کرتے ہین اور بیان کیا ایک قصہ طویل کہا عباسؓ نے ایسے ہی حدیث بیان کی مجہہ سے ابو سلمہ نے ابو امامہ سے مگر جو بی قصہ کے مجھ سے بہول چوک ہو گئی ہو تو اللہ سے اوسکی معافی چاہتا ہون اور اوسکی طرف توبہ کرتا ہون **عن** یسار مولی ابن عمر قال رآنی ابن عمر وانا اصلی بعد طلوع الفجر فقال یا یسار ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج علینا ونحن نصلی ہذہ الصلوۃ فقال لیبلغ شاہدکم غائبکم لا تصلوا بعد الفجر الا سجدتین **ترجمہ** یسار مولی ابن عمر سے روایت ہی مجہکو ابن عمرؓ نی دیکہا نماز پڑہتی ہوئی بعد طلوع فجر کے تو کہا ای یسار رسول اللہ صلعم ہمارے آئی اور ہم یہ نماز پڑہ رہے تہی آپنے فرمایا جو لوگ تم مین سے حاضر ہین وہ اون لوگون کو جو غیر حاضر ہین خبر کر دین جب فجر نکل آوی تو سوا دو رکعتون کے اور کوئی نماز نہ پڑہو **عن** اسود مسروق قالا نشہد علی عائشۃ انہا قالت ما من یوم یاتی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

الا صلی بعد العصر رکعتین ترجمہ اسود اور مسروق نے کہا ہم گواہی دیتے ہین حضرت عائشہ نی کہا کوئی دن ایسا نہ ہوتا تہا کہ رسول اللہ عصر کے بعد دو رکعتین نہ پڑہتے ہون ف بعضون نی کہا یہ خصوصیت تھی آپکے اور کسی کو نفل بعد عصر کی درست نہین ہی جبتک آفتاب ڈوب جاوی بعضون نے کہا ظہر کی سنت کی قضا تھی جیسے ام سلمہ کے حدیث مین گزرا۔ بعضون کے نزدیک نفل پڑہنا اوقات ثلثہ مین درست ہے عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی بعد العصر وینھی عنھا ویواصل وینھی عن الوصال ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ بعد عصر کے نماز پڑہتے تھے لیکن اور ونکو منع کرتی تھی اور تہہ کے روزی رکہتے تھے لیکن اور ونکو منع کرتے تھے باب قبل مغرب کے سنت پڑہنے کا بیان عن عبد اللہ المزنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوا قبل المغرب رکعتین لمن شاء خشیۃ ان یتخذھا الناس سنۃ ترجمہ عبد اللہ مزنی سے روایت ہی رسول اللہ صلعم نے فرمایا مغرب کے اول دو رکعتین پڑہو جسکا جی چاہی اس ڈر سے کہ کہین لوگ اسکو سنت نہ سمجہ لین ف سلف نے اختلاف کیا قبل مغرب کے نفل پڑہنے مین ایک گروہ صحابہ اور تابعین کے نزدیک درست ہی جیسے عبد الرحمن بن عوف اور ابی بن کعب اور انس اور جابر وغیرہم اور دلیل اونکی یہی حدیث ہی اور یہی مذہب قوی وراجح ہی اور ایک جماعت صحابہ سے منقول ہی کہ اونہون نی مغرب کے اول نفل نہین پڑہا اور یہی مسلک ہی اکثر فقہا اور علما کا عن انس بن مالک قال صلیت الرکعتین قبل المغرب علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قلت لانس اراکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم رآنا فلم یامرنا ولم ینھنا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی مین نی دو رکعتین پڑہین مغرب سے پہلے رسول اللہ کے زمانی مین مختار بن فلفل نے کہا انس سے کیا رسول اللہ نی تمکو یہہ نماز پڑہتے ہوئے دیکہا تہا اونہون نے کہا ہان نہ ہمکو اسکا حکم کیا نہ اس سے منع کیا عن عبد اللہ بن مغفل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین کل اذانین صلوۃ بین کل اذانین صلوۃ لمن شاء ترجمہ عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہی رسول اللہ نی فرمایا ہر دو اذانون کے درمیان مین نماز ہی جسکا جی چاہی پڑہی ردو اذانون سے مراد اذان اور تکبیر ہی عن طاوس قال سئل ابن عمر عن الرکعتین قبل المغرب فقال ما رأیت احدا علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلیھما ورخص فی الرکعتین بعد العصر ترجمہ طاوس سے روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے کسی نے پوچہا دو رکعتین پڑہنے کو قبل مغرب کے اونہون نی کہا مین نے کسیکو رسول اللہ کے زمانی مین یہ نماز پڑہتے نہ دیکہا لیکن اجازت دی اونہون نے عصر کے بعد دو رکعتین پڑہنے کی باب صلوۃ الضحی چاشت کی نفل کا بیان ف اکثر لوگون کے نزدیک چاشت کی نماز وہی اشراق کے نماز ہی جو آفتاب کے ایک یا دو نیزی برابر بلند ہونی پر پڑہی جاتی ہی۔ اور بعضون کے نزدیک چاشت یہہ ہی جو بعد اشراق کے پڑہی جاوی قریب ڈیڑہ پہر دن کے نسائی مین ایک روایت ہی جو مؤید ہی اسکی۔ اکثر علماء کے نزدیک چاشت کی نماز سنت ہے اور بعضون نی اسکو بدعت کہا ہے یہ کہنا غلط ہی اور احادیث متعددہ سے سنت ہونا اسکا ثابت ہوتا ہی عن ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یصبح علی کل سلامی من ابن ادم صدقۃ تسلیمۃ علی من لقی صدقۃ وامر بالمعروف صدقۃ ونھی عن المنکر صدقۃ واماطۃ الاذی عن الطریق صدقۃ وبضعۃ اھلہ صدقۃ ویجزی من ذلک کلہ رکعتان من الضحی نماذ ابن منیع فی حدیثہ قالوا یا رسول اللہ لحدنا یقضی شھوتہ ویکون لہ صدقۃ قال ارأیت لو وضعھا فی غیر

حلها الیکن یاشہ **ترجمہ** ابوذر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب صبح ہوتی ہے تو آدمی کے ہر پور پر ایک صدقہ لازم ہوتا ہے (صحت اور سلامتی کے شکرانے میں) پھر وہ جس سے ملے اوسکو سلام کرے تو ایک صدقہ ہے اور اچھی بات کا حکم کرنا ایک صدقہ ہے اور بری بات سے منع کرنا ایک صدقہ ہے اور راہ سے ایذا دینے والی چیز ہٹا دینا ایک صدقہ ہے اور اپنی بی بی سے جماع کرنا ایک صدقہ ہے اور ان سب کیطرف سے دو رکعتیں کافی ہیں چاشت کے وقت۔ ابن منیع کی روایت میں ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کوئی ہم میں سے اپنی شہوت نکالتا ہے (بی بی سے جماع کرکے) تو اوسکو صدقہ کا ثواب کیونکر ملیگا آپنے فرمایا اگر وہ شہوت نکالتا حرام جگہ میں تو اوسکو عذاب ہوتا (پھر جب حرام میں عذاب ہے تو حلال میں ثواب بھی ہوگا) ۰ ابی الاسود الدیلی قال بینما انا جالس عند ابی ذر قال یصبح علی کل سلامی من احدکم فی کل یوم صدقۃ فلہ بکل صلوۃ صدقۃ وصیام صدقۃ وحج صدقۃ وتسبیحۃ صدقۃ وتکبیرۃ صدقۃ وتحمیدۃ صدقۃ وعد سوی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ھذہ الاعمال الصالحۃ ثم قال یجزی احدکم من ذلک رکعتا الضحی **ترجمہ** ابوالاسود دیلی سے روایت ہے ہم بیٹھے ہوئے تھے ابوذر رضہ پاس تھے میں انہوں نے کہا صبح ہوتی ہے تو تم میں سے ہر شخص کے ہر ایک پور پر ایک صدقہ ہوتا ہے۔ پھر اوسکے لیے ہر نماز کا ایک صدقہ ہے اور ہر روزے کا ایک صدقہ اور ہر حج کا ایک صدقہ اور ہر تسبیح کا ایک صدقہ اور ہر تکبیر کا ایک صدقہ اور ہر تحمید (الحمد للہ کا) ایک صدقہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان نیکیوں کو بیان کرکے فرمایا ان سب سے ایک چیز کافی ہے وہ دو رکعتیں ہیں چاشت کی **عن** معاذ بن انس الجہنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قعد فی مصلاہ حین ینصرف من صلوۃ الصبح حتی یسبح رکعتی الضحی لا یقول الا خیرا غفرلہ خطایاہ وان کانت اکثر من زبد البحر **ترجمہ** معاذ بن انس جہنی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بیٹھا رہے اوس مقام میں جہاں اوسنے (فجر کی) نماز پڑھی ہے جب سے فارغ ہو فجر کی نماز سے یہانتک کہ چاشت کے دو رکعتوں کو ادا کرے اور درمیان میں بات نہ کرے مگر بھلی تو اوسکی گناہ بخشدیے جاوینگے اگرچہ سمندر کے پھین سے زیادہ ہوں **عن** ابی امامۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوۃ فی اثر صلوۃ لا لغو بینہما کتاب فی علیین **ترجمہ** ابوامامہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک نماز کے بعد دوسری نماز پڑھنا اور درمیان میں بیہودہ کام نہ کرنا ایسا عمل ہے جو علیین میں لکھا جاتا ہے **ف** علیین ساتویں آسمان کو کہتے ہیں بعضوں نے کہا وہ فرشتوں کے دفتر کا نام ہے جس میں اعمال صالحہ لکھے جاتے ہیں ۰ نعیم بن ہمار قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یقول اللہ عزوجل یا ابن ادم لا تعجز عن اربع رکعات فی اول نہارک اکفک اخرہ **ترجمہ** نعیم بن ہمار سے روایت ہے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے اللہ جل جلالہ فرماتا ہے اے آدم کے بیٹے مت قصور کر چار رکعتیں شروع دن میں میں تجھکو کافی ہونگا آخر دن میں **ف** مراد یہ ہے کہ اگر تو شروع دن میں یعنی اشراق کیوقت چار رکعتیں پڑھے گا سارے دن میں تیرا محافظ رہونگا تیری مقاصد پوری کرونگا ۰ ام ہانی بنت ابی طالب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الفتح صلی سبحۃ الضحی ثمان رکعات یسلم من کل رکعتین **ترجمہ** ام ہانی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز چاشت کی نماز کی آٹھ رکعتیں پڑھیں ہر دو رکعت پر

بعد سلام پھیرتی تھے ۔ ابن ابی لیلی قال ما اخبرنا احد انه رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی الضحی غیر ام هانی فانها
ذکرت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم فتح مکة اغتسل فی بیتها وصلی ثمان رکعات فلم یرہ احد صلاها بعد ترجمہ
ابن ابی لیلی سے روایت ہی ہم سے کسینے نہین کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مین نے چاشت کی نماز پڑہتے دیکہا سوا اُم ہانی کے انہون نے
بیان کیا کہ رسول اللہ نے جسدن مکہ فتح ہوا اوسدن انکے گھر مین غسل کیا اور آٹہہ رکعتین پڑہین اوسکے بعد سے پھر کسی نے اونکو
نماز پڑہتے نہ دیکہا عن عبد اللہ بن شقیق قال سالت عائشة هل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الضحی قالت لا
الا ان یجیء من مغیبه قلت فکیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرن بین السور قالت من المفصل ترجمہ عبد اللہ
بن شقیق سے روایت ہی مین نے پوچہا حضرت عائشہؓ سے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑہتے تہے اونہون نے کہا نہین مگر
جب سفر سے آتے تو نماز پڑہتے مین نے کہا کیا رسول اللہ دو سورتین ملا کر پڑہتے تہے اُنہون نے کہا مفصل مین سے (حجرات سے اخیر تک) عن
عائشة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انها قالت ما سبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبحة الضحی قط وانی لاسبحها و
ان کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العمل وهو یحب ان یعمل به خشیة ان یعمل به الناس فیفرض علیهم ترجمہ حضرت
اُم المومنین عائشہؓ سے روایت ہی اُنہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی نماز نہین پڑہی ہے کبہی لیکن مین پڑہتی ہون اور رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم ایک کام کو چہوڑ دیتے ۔ اس خوف سے کہ لوگ اوسکو کرنے لگین اور وہ فرض ہوجاوے لیکن دل سے اوسکو دوست رکہتے ف
ان دونو حدیثون سے معلوم ہوتا ہی کہ رسول اللہ نے چاشت کی نماز نہین پڑہی مگر مسلم نے روایت کیا عائشہؓ سے کہ رسول اللہ نے چاشت
کی نماز چار رکعتین اور زیادہ پڑہا کرتے تہے اور حضرت عائشہؓ سے اسباب مین مختلف اقوال منقول ہین ۔ سماک قال قلت لجابر
بن سمرة اکنت تجالس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم کثیرا فکان لا یقوم من مصلاه الذی یصلی فیه الغداة حتی
تطلع الشمس فاذا طلعت قام صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ سماک سے روایت ہی مین نے جابر بن سمرہ سے کہا کیا تم بیٹہتے تہے رسول اللہ
کی ساتہہ اُنہون نے کہا ہان اکثر بیٹہتا تہا آپ جسجگہ فجر کی نماز پڑہتے وہان سے نہ اوٹہتے جبتک آفتاب نہ نکلتا جب آفتاب نکلتا تو کہڑے ہوتے
(نماز اشراق کے لیے) ف اختلاف ہی صلوۃ الضحی کی رکعات مین بعضون نے دو کہا ہی بعضون نے چار بعضون نے آٹہہ
یہ سب منقول ہین رسول اللہ سے بعضونے کہا زیادہ کی حد نہین ہی جتنی رکعتین ہوسکے پڑہی (زرقانی) الحمد للہ

تمام ہوا پارہ ساتوان سنن ابی داؤد کے بتیس ۳۲ پارون مین سے ۔ اب شروع ہوتا ہے

پارہ آٹہوان اوسکے فضل اور الطاف پر بھروسا کرکے

وہی مدد گار ہی اور وہی امین ہے ۔ خداوندا

مدد کر ہماری اس کتاب کے

پورا کرنے مین آمین

تم ۔ والسباب ویتلوه الجزء الثامن ان شاء اللہ تعالیٰ

فہرست پارہ ہفتہ سنن ابوداود علیہ الرحمۃ

صفحہ	باب
۲۸۵	اگر امام عید کے دن کسی وجہ سے نماز نہ پڑھ کر تو دوسرے دن پڑھ لیوے۔
〃	قبل یا بعد نماز عید کے نفل نہ پڑھنے کا بیان۔
〃	جب بارش ہو تو عید کی نماز مسجد میں پڑھ لیوے عید گاہ جانا ضرور نہیں
۲۸۶	استسقا کی نماز کا بیان
۲۸۷	استسقا میں دعوتا پلٹا کر ڈالنا
۲۸۹	نماز کسوف کا بیان۔
۲۸۰	ہر رکعت میں تین رکوع یا دو رکوع کرنیکا بیان۔
۲۸۳	نماز کسوف میں قرات کا بیان
۲۸۴	نماز کسوف کے لیے لوگوں کو بلانا
〃	کسوف میں خیرات کا بیان
〃	بردہ آزاد کرنے کا بیان۔
〃	نماز کسوف میں ہر رکعت میں ایک رکوع کرنے کا بیان
۲۸۵	تاریکی اور اندھیری کیوقت نماز پڑھنے کا بیان۔
〃	جب کوئی حادثہ ہو تو سجدہ کرنا چاہیے خداوند کریم کو۔
〃	سفر کے نماز کے احکام کا بیان

صفحہ	باب
۲۸۶	مسافر کتنی مسافت میں قصر کرے
〃	مسافر میں اذان دینے کا بیان
〃	مسافر شک کے ہو نماز کا وقت ہوا یا نہیں ہوا پھر پڑھ نماز پڑھ لیوے تو درست ہے۔
۲۸۸	دو نمازوں کو جمع کرنے کا بیان۔
۲۹۰	سفر میں قرات کم کرنا۔
〃	سفر میں نفل پڑھنے کا بیان
۲۹۱	اونٹ پر نفل اور وتر پڑھنے کا بیان۔
〃	اونٹ پر فرض پڑھنے کا بیان
〃	مسافر نماز کو کب پورا پڑھے۔
۲۹۳	جب دشمن کے ملک میں پڑا ہو۔ تو قصر کیا کرے۔
۲۹۴	خوف کی نماز کا بیان۔
〃	پہلے صورت۔
〃	دوسری صورت
۲۹۴	تیسری صورت
〃	چوتھے صورت

صفحہ	باب
۲۹۵	پانچویں صورت
۲۹۶	چھٹی صورت
〃	ساتویں صورت
۲۹۷	آٹھویں صورت
۲۹۸	جو کسی کافر کو مارنے کے لیے نکلے وہ نماز کس صورت سے پڑھے۔
۲۹۹	سنتوں کا بیان۔
〃	فجر کے سنتوں کو کہاں پڑھنے کا بیان۔
۳۰۱	فجر کے سنتوں کے بعد لیٹنے کا بیان
〃	فجر کی جماعت ہو رہی ہو تو اوس وقت سنتیں نہ پڑھے۔
۳۰۲	فجر کے سنتیں اگر فوت ہو جاویں تو کب اون کو ادا کرے۔
	ظہر کی سنتوں کا بیان
	عصر کے سنتوں کا بیان
	بعد عصر کے نماز پڑھنے کا بیان۔

صفحہ	باب
۳۰۳	جب آفتاب بلند ہو تو عصر کے بعد نماز درست ہونیکا بیان۔
۳۰۵	قبل مغرب کے سنت پڑھنے کا بیان۔
〃	چاشت کی نماز کا بیان

تمت

ثالث من

پارہ اٹھوان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب صلوٰۃ النہار دن کی نماز کا بیان **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوٰۃ اللیل والنہار مثنی مثنی **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات اور دن کی نماز دو دو رکعتیں ہیں **ف** یعنی ہر دوگانہ کے بعد سلام پھیرنا چاہیئے باہر دوگانے کے بعد بیٹھ کر تشہد پڑھنا چاہیئے۔ یہ حدیث دلیل ہے ان لوگوں کی جو کہتے ہیں نفل دو دو رکعتیں پڑھنا بہتر ہے رات اور دن میں **عن** المطلب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الصلوٰۃ مثنی مثنی ان تشہد فی کل رکعتین ان تباس وتمسکن وتقنع یدیک وتقول اللھم اللھم فمن لم یفعل ذلک فھی خداج **ترجمہ** مطلب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز دو دو رکعتیں ہیں ہر دو رکعت کے بعد تشہد پڑھے پھر اپنی مصیبت اور غربت ظاہر کرے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگے **ف** نماز کے اندر قنوت میں یا اور کسی وقت میں یا بعد نماز کے **ف** اور کہے یا اللہ یا اللہ جس نے ایسا نہ کیا (یعنی دل نہ لگایا نہ عاجزی اور غربت ظاہر کی) اوسکی نماز ناقص ہے۔ سوال ہوا ابوداؤد سے رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں کہا چاہیے دو دو رکعتیں پڑھ چاہے چار چار رکعتیں **باب** صلوٰۃ التسبیح صلوٰۃ التسبیح کا بیان **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال للعباس بن عبد المطلب یا عباس یا عماہ الا اعطیک الا امنحک الا احبوک الا افعل بک عشر خصال اذا انت فعلت ذلک غفر اللہ لک ذنبک اولہ وآخرہ قدیمہ وحدیثہ خطاہ وعمدہ صغیرہ وکبیرہ سرہ وعلانیتہ عشر خصال ان تصلی اربع رکعات تقرأ فی کل رکعۃ فاتحۃ الکتاب وسورۃ فاذا فرغت من القراءۃ فی اول رکعۃ وانت قائم قلت سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر خمس عشر مرۃ ثم ترکع فقولھا وانت راکع عشرا ثم ترفع راسک من الرکوع فقولھا عشرا ثم تھوی ساجدا فقولھا عشرا ثم ترفع راسک فقولھا عشرا فذلک خمس وسبعون فی کل رکعۃ تفعل ذلک فی اربع رکعات ان استطعت ان تصلیھا فی کل یوم مرۃ فافعل فان لم تفعل ففی کل جمعۃ مرۃ فان لم تفعل ففی کل شھر مرۃ فان لم تفعل ففی کل سنۃ مرۃ فان لم تفعل ففی عمرک مرۃ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ عباس چچا میری کیا میں تجھ کو دوں تجھ کو نہ بھلاؤں پہونچاؤں تجھ کو نہ سکھاؤں تجھ کو دس باتیں جب تم ان کو کرو تو بخشدیوے اللہ گناہ تمہارے اگلے اور پچھلے پرانے اور نئے بھولے چوکے اور جانی بوجھی چھوٹے اور بڑی چھپے اور کھلے دس باتیں ہیں **ف** دس باتوں سے مراد دس بار تسبیح کہنا ہی سو قیام کے کہ اوس میں پندرہ بار کہتے ہیں بعضوں نے کہا دس باتوں سے مراد یہ ہے اول چار پڑھنی دوسری فاتحہ پڑھنی تیسری سورۃ پڑھنی چوتھے پندرہ بار تسبیحات کہنی قیام میں پانچویں دس بار رکوع میں چھٹی

دس بار جب کوع سے سر اوٹھاوی ساتوین دس بار پہلے سجدے مین آٹھوین دس بار جب سجدہ سے اوٹھکر بیٹھے نوین دس بار دوسرے سجدے مین
دسوین دس بار جب دوسرے سجدے سے اُٹھکر بیٹھے جلسہ استراحت مین **ت** تو چار رکعتین پڑھے ہر رکعت مین سورہ فاتحہ اور ایکسورت پڑھے
ف ابن عباس سے منقول ہے کہ الہیکم التکاثر اور والعصر اور کافرون اور اخلاص پڑھے اور ایک روایت مین اذا زلزلت اور العادیات
اور اذا جاء اور اخلاص آیا ہے **ت** جب قرارت سے فارغ ہو پہلی رکعت مین یعنے فاتحہ اور سورت پڑھ چکے تو کھڑے کھڑے کہے سبحان
اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پندرہ بار پھر رکوع مین دس بار کہہ پھر سر اوٹھا کر رکوع سے دس بار کہہ پھر سجدے مین جاکر دس بار
کہہ پھر سجدے سے سر اوٹھا کر دس بار کہہ پھر سجدے مین جاکر دس بار کہہ پھر سجدے سے سر اوٹھا کر دس بار کہہ تو ہر رکعت مین پچہتر بار
ہوا ایسا ہی کر چار رکعتون مین **ف** تین سو بار کہہ **ت** اگر تجھ سے ہو سکے تو ہر روز ایک بار نماز پڑھا کر اگر یہ نہ ہو سکے تو ہر جمعے مین
ایک بار پڑھا کر اگر یہ نہ ہو سکے تو مہینے مین ایک بار پڑھا کر اگر یہ نہ ہو سکے تو ہر سال مین ایک بار پڑھا کر اگر یہ نہ ہو سکے تو عمر مین ایکبار
پڑھ **ف** سکوت کیا اس حدیث سے ابو داؤد اور سندی نے اور حسن کہا اسکو بہت ائمہ حدیث نے اور نقل کیا اوسکو بخاری نے
کتاب القراۃ خلف الامام مین اور مبالغہ کیا ابن جوزی نے جو اس حدیث کو موضوع کہا اور بیان کیا کہ موسیٰ بن عبد العزیز کی توثیق کے
ابن معین اور نسائی نے اور روایت کیا اس حدیث کو ابن ماجہ اور ابن خزیمہ اور حاکم اور بیہقی و غیرہم نے **عن** ابی الجوزاء احد بنی رجل
کانت لہ صحبۃ یرون انہ عبد اللہ بن عمرو قال قال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ائتنی غدا اعطیک واثیبک واعطیک
حتی ظننت انہ یعطینی عطیۃ قال اذا زال النہار فقم فصل اربع رکعات وذکر نحوہ قال ثم ترفع راسک یعنی من السجدۃ
الثانیۃ فاستو جالسا ولا تقم حتی تسبح عشرا وتحمد عشرا وتکبر عشرا وتہلل عشرا ثم تصنع ذلک فی الاربع رکعات قال
فانک لو کنت اعظم اہل الارض ذنبا غفر لک بذلک قال قلت فان لم استطع ان اصلیہا فی ذلک الساعۃ قال اصلیہا
من اللیل او النہار **ترجمہ** ابو الجوزاء سے روایت ہے مجھ سے حدیث بیان کی اوس شخص نے جسکو صحبت تھی رسول اللہ کی لوگ گمان کرتے
ہین کہ وہ عبد اللہ بن عمرو تھے کہا اوس شخص نے فرمایا مجھ سے رسول اللہ صلعم نے تو کل میرے پاس آ مین تجھ کو دونگا عنایت کرونگا مرحمت کرونگا
یہانتک کہ مین سمجھا آپ مجھے کچھ دینگے (جب مین کل آیا) آپ نے فرمایا جسوقت آفتاب ڈھل جاوے تو کھڑا ہو اور چار رکعتین پڑھ پھر بیٹھ رہ
بیان کیا جیسے اوپر گزرا مگر اسمین یہ ہے کہ جب سر اوٹھاوے دوسری سجدے سے تو سیدھا بیٹھا رہ اور مت کھڑا ہو یہانتک کہ پڑھے تسبیح اور حمد
یا تحمید اور دس بار تکبیر اور دس بار تہلیل کہہ لے پھر ایسا ہی چار رکعتون مین کر اگر تو جتنا آدمی زمین مین ہین سب سے گناہون مین
زیادہ ہوگا تو بھی بخشدیا جاویگا اس نماز کی سبب سے مین نے کہا اگر مین اوسوقت (یعنے آفتاب ڈھلے پر) اس نماز کو نہ پڑھ سکون آپ نے فرمایا
رات دن مین کبھی پڑھ لے **باب** رکعتی الغروب این تصلیان مغرب کے بعد دو رکعت سنت کو کہان پڑھنا چاہیے **عن**
کعب بن عجرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی مسجد بنی عبد الاشہل فصلی فیہ المغرب فلما قضوا صلوتہم رآہم
یسبحون بعد صلوتہم فقال ہذہ صلوۃ البیوت **ترجمہ** کعب بن عجرہ سے روایت ہے رسول اللہ بنی عبد الاشہل کے مسجد مین آئے
وہان آکر مغرب کے نماز پڑھی جب نماز پڑھ چکے لوگونکو دیکھا نفل پڑھ رہے ہین آپ نے فرمایا یہ تو نماز گھرون کی ہے **عن** ابن عباس قال

ف اسکی سند مین محمد بن اسحاق ہے ابن حجر نے کہا موسیٰ بن عبد العزیز کی

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يطيل القراءة في الركعتين بعد المغرب حتى يتفرق اهل المسجد **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہی رسول اللہ مغرب کے دو رکعت سنت مین قرارت کو طول کرتی یہانتک کہ مسجد والے متفرق ہوجاتی رچلے جاتے **باب** الصلوة بعد العشاء عشا کی سنتون کا بیان **عن** شریح بن ہانی عن عائشة قال سالتها عن صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت ما صلى رسول الله صلى العشاء قط فدخل علي الا صلى اربع ركعات او ست ركعات ولقد مر برة بالليل فرحنا له نطعا فكاني انظر الى نقب فيه ينبع الماء منه وما رايته متقيا الارض بشيء من ثيابه قط **ترجمہ** شریح بن ہانی نے سے روایت ہی مین نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے نماز کو انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی عشا پڑہ کر میری پاس نہین آئے مگر انہون نے چار رکعتین یا چھہ رکعتین پڑہین ایکبار رات کو پانی برسا ہم نے ایک چمڑا ڈالدیا گویا مین اب دیکھ رہی ہون اوسمین ایک سوراخ ہی پانی اوسمین سے بہ رہا ہی اور مین نے کبھی ایسا نہین دیکھا کپڑون کو مٹی سے بچاتی ہوئی

ابواب قيام الليل

شب بیداری اور تہجد کا بیان

ف اوائل اسلام مین رسول اللہ اور صحابہ کرام پر رات کو عبادت اور شب بیداری کرنا فرض ہوا کم سے کم تہائی رات اور زیادہ سے زیادہ دو تہائی رات تک نماز پڑہنا اور عبادت کرنا فرض تہا پہر اون لوگون کو آدہی تہائی دو تہائی رات کا مقدار معلوم نہ ہوتا وہ شام سے صبح تک نماز مین کھڑے رہتے یہانتک کہ پانون اون کے سوج گئی اور سوقت اللہ جل جلالہ کو رحم آیا اور یہ تکلیف اوٹہادی یا فاقرؤا ما تيسر من القرآن پڑہو جتنا آسانی سے ہوسکی قرآن کو۔ اب بعض لوگ کہتے ہین کہ فرضیت قیام اللیل کی رسول اللہ اور صحابہ کرام سب سے اٹہ جاتی رہی بعض کہتے ہین صحابہ پر سے جاتی رہی اور اپ پر فرضیت باقی رہی اسواسطے آپ نے کبھی شب بیداری اور تہجد گزاری نہ چہوڑی **باب** نسخ قيام الليل تہجد کے فرضیت منسوخ ہونیکا بیان **عن** ابن عباس قال في المزمل قم الليل الا قليلا نصفه نسخها الاية التي فيها علم ان لن تحصوه فتاب عليكم فاقرؤا ما تيسر من القران نسخت قيام الليل وله وكانت صلوتهم اول الليل يقول هو احدان تحصوا ما فرض الله عليكم من قيام الليل ذلك ان الانسان اذا نام لم يدر متى يستيقظ وقوله اقوم قيلا هو احدان يفقه في القران وقوله ان لك في النهار سبحا طويلا يقول فراغا طويلا **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہی اللہ جل جلالہ نے سورہ مزمل مین قم اللیل الا قلیلا کھڑا رہ رات کو مگر تہوڑی رات اس آیت کو منسوخ کیا علم ان لن تحصوہ فتاب علیکم فاقرؤا ما تیسر من القرآن نے یہ آیت بہی اوسی سورت کی آخر مین ہے معنے اسکے یہ ہین اوس نے جانا تم اوسکو پورا نہ کرسکو گے پھر تمہارے واسطے بہیجر سو پڑہنا جتنا آسان ہو قرآن) اور یہ جو فرمایا ان ناشئة الليل هي اشد وطئا واقوم قيلا یعنی رات کو اٹہنا زیادہ لائق ہے اسبات کے واسطے کہ تم پورا کرو اوسکو جو تم پر فرض ہوا رات کا اول شب مین انسان جاگتا رہتا ضرور یاد رہتا ضرور فرض کو ادا کرسکتا ہی برخلاف پیچہ

شب مین نماز پڑہنا سخت
درنماز پڑہنا **ف** اس لیے
خرابی کے اوس مین احتمال ہی کچھ

کھلے یا نہ کھلے اسی واسطے صحابہ اول شب سے نماز پڑہنا شروع کرتی ف اور اقوم قیلا سے یہ مراد ہی کہ رات کا وقت بہت اچھا ہی
کلام اللہ سمجھنے کے لیے رکیونکہ اوسوقت غل شور نہین ہوتا دل لگتا ہی قرآن کا مطلب بخوبی سمجھ مین آتا ہی اور یہ جو کہا ان لک
فی النہار سبحا طویلا اسکے معنے یہ ہین کہ ذکو تجھے بڑی فرصت اور فراغت ہوتی ہی دنیا کے کام کاج کیواسطے رات کو عبادت
مین صرف کیا کر عن ابن عباس قال لما نزلت اول المزمل کانوا یقومون نحوا من قیامہم فی شہر رمضان حتی نزل
آخرہا وکان بین اولہا وآخرہا سنۃ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہی جب سورہ مزمل کا شروع اور آخر کا نازل ہوا تو لوگ رات
کو کھڑے ہوتے جتنا رمضان مین کھڑے رہتے ہین یہانتک کہ اوسکا آخر اور اسکے درمیان مین ایک برس کا فاصلہ ہوا باب
قیام اللیل شب بیداری اور تہجد گزاری کا بیان عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یعقد الشیطان
علی قافیۃ راس احدکم اذا ہو نائم ثلث عقد یضرب مکان کل عقدۃ علیک لیل طویل فارقد فان استیقظ
فذکر اللہ تحلت عقدۃ فان توضا انحلت عقدۃ فان صلی تحلت عقدہ فاصبح نشیطا طیب النفس والا اصبح
خبیث النفس کسلان ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان تمہاری ایک کے گدی پر جب
وہ سوجاتا ہی تین گرہین لگاتا ہے ف یعنی تشبیہ ہی جادو کی گرہون سے یا حقیقۃ ایسا ہی ہو ف ہر گرہ پر یہ بات جما دیتا ہے
ابھی بڑی رات پڑی ہی سو تو رہ پھر اگر وہ شخص جاگا اور اسنے وقت اللہ جل جلالہ کا نام لیا ایک گرہ کھل جاتی ہی پھر اگر وضو کیا تو دوسری گرہ
کھلجاتی ہی پھر اگر نماز پڑہی تو تیسری گرہ کھل جاتی ہی جب صبح ہوتی ہی تو خوش مزاج پاک نفس رہتا ہی ورنہ بدنفس مجہول رہتا ہی عن عبداللہ
بن ابی قیس یقول قالت عائشۃ لا تدع قیام اللیل فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یدعہ وکان اذا مرض او کسل
صلی قاعدا ترجمہ عبداللہ بن ابی قیس سے روایت ہی حضرت عائشہ نے کہا ہمت چھوڑ رات کی نماز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اوسکو نہین چھوڑتے تھے جب بیمار ہوجاتی یا سست ہوتی تو بیٹھکر پڑہتے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
رحم اللہ رجلا قام من اللیل فصلی وایقظ امراتہ فان ابت نضح فی وجہہا الماء رحم اللہ امراۃ قامت من اللیل
فصلت وایقظت زوجہا فان ابی نضحت فی وجہہ الماء ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
رحم کرے اللہ اوس مرد پر جو رات کو اوٹھے اور نماز پڑہے اور اپنی عورت کو جگادی اگر وہ نہ اوٹھے تو اوسکے منہ پر پانی چھڑک دی رحم کرے اللہ
اوس عورت پر جو رات کو اوٹھے اور نماز پڑہے اور اپنے خاوند کو جگادی اگر وہ نہ اوٹھے تو اوسکے منہ پر پانی چھڑک دی ف کیونکہ پانی
چھڑکنے سے نیند کھل جاوی گی تو نماز پڑہے گا ثواب پاویگا عن ابی سعید وابی ہریرۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا ایقظ الرجل اہلہ من اللیل فصلیا او صلی رکعتین جمیعا کتبا فی الذاکرین واللذاکرات ترجمہ ابوسعید
اور ابوہریرہ سے روایت ہی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی مرد اپنی عورت کو جگادی رات کو پھر دونو نماز پڑہین تو مرد و ذاکرین
یعنی اللہ کا نام لینے والے ہوجاوینگے اور عورت و کلام اللہ مین ذاکرین اور ذاکرات کی شان مین فرمایا اعد لہم مغفرۃ واجرا عظیما اونکے
واسطے بخشش ہی اور بڑا بدلا ہی باب عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت

وعلیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا نعس احدکم فی الصلوۃ فلیرقد حتی یذھب عنہ النوم فان احدکم اذا صلی وھو ناعس لعلہ یذھب یستغفر فیسب نفسہ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اونگھنے لگے نماز میں تو سو رہے یہانتک کہ اوسکی نیند بہر جاوے کیونکہ اگر اونگھنے میں نماز پڑہیگا تو شاید وہ استغفار کرنی لگی اور زبان سے بد دعا نکلے اپنی واسطے عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام احدکم من اللیل فاستعجم القرآن علی لسانہ فلم یدر ما یقول فلیضطجع ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی تم میں سے رات کو کھڑا ہو (نماز کے لیے) پھر قرآن اوسکی زبان پر لڑکھڑانے لگے اور سمجھ میں نہ آوے جو کہتا ہے تو چاہیے کہ سو رہے ف جب آدمی پڑہتے پڑہتے تھک جاتا ہے اور نیند آنی لگتی ہے تو کلام اللہ پر زبان نہیں چلتی اٹک اٹک کر کچھ کا کچھ زبان سے نکلتا ہے ایسی حالت میں سنا یا ضرور نہیں سو جانا چاہیے عن انس قال دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسجد وحبل ممدود بین ساریتین فقال ما ھذا الحبل فقیل یا رسول اللہ ھذہ حمنۃ انتہ تحس تصلی فاذا اعیت تعلقتہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتصلی ما اطاقت فاذا اعیت فلیقعد زیاد فقال ما ھذا قالوا لزینب تصلی فاذا کسلت او فترت امسکت بہ فقال حلوہ فقال لیصل احدکم نشاطہ فاذا کسل او فتر فلیقعد ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائی دیکھا تو ایک رسی بندہی ہوئی ہے دو ستونوں کے بیچ میں پوچھا یہ کیوں لوگوں نے کہا یا رسول اللہ یہ رسی حمنہ بنت جحش کے ہے وہ نماز پڑہا کرتے ہیں جب تھک جاتی ہیں تو اس سے ٹیک جاتی ہیں آپ نے فرمایا نہیں پڑہیں جتنی طاقت ہو وہاں تک نماز پڑہے جب تھک جاوی تو بیٹھ جاوی - زیاد کی روایت میں ہے کہ آپ نے پوچھا یہ رسی کیسی لوگوں نے کہا زینب کے ہے وہ نماز پڑہا کرتے ہیں جب سست ہو جاتی ہیں یا تھک جاتی ہیں تو اوسکو تھام لیتی ہیں آپ نے فرمایا اسکو کھول ڈالو ہر ایک تم میں سے جہان تک خوشی سے جی لگے نماز پڑہے جب سست ہووے یا تھک جاوی تو بیٹھ جاوی **باب** من نام عن حزبہ جس شخص کا وظیفہ ناغہ ہو جاوی وہ کیا کرے عن عمر بن الخطاب یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نام عن حزبہ او عن شیء منہ فقراہ ما بین صلوۃ الفجر وصلوۃ الظھر کتب لہ کانما قراہ من اللیل ترجمہ حضرت عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا وظیفہ یا ورد نہ پڑہ کر سو جاوی پھر صبح کو اوٹھ کر اوسکو فجر اور ظہر کے درمیان میں پڑہ لیوے تو ایسا ہی لکھا جاویگا گویا اوسنے رات کو پڑہا **باب** من نوی القیام فنام جس شخص کے نیت اٹھنے کی تھی پھر اوٹھ نہ سکا اوسکے ثواب کا بیان عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من امرئ تکون لہ صلوۃ بلیل یغلبہ علیھا نوم الا کتب لہ اجر صلوتہ وکان نومہ علیہ صدقۃ ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی آدمی ایسا نہیں ہے جو رات کو نماز پڑہا کرتا ہو پھر ایک رات اوسپر نیند غالب ہو جاوی (اور اوٹھ نہ سکے) مگر اوسکے واسطے نماز کا ثواب لکھا جاویگا اور سونا ایک صدقہ ہوگا **باب** ای اللیل افضل رات کا کونسا حصہ عبادت کے لیے افضل ہے عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ینزل ربنا تبارک وتعالی کل لیلۃ الی السماء الدنیا حین یبقی ثلث اللیل الآخر فیقول من یدعونی فاستجیب لہ

من یسالنی فاعطیه من یستغفرنی فاغفرله **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اور تمارے پروردگار ہمارا (عرش سے) آسمان دنیا پر جب اخیر کی تہائی رات باقی رہ جاتی ہی پھر فرماتا ہی کون شخص دعا کرتا ہی مجھسے میں دعا اوسکی قبول کرون کون شخص مانگتا ہے مجھسے میں اوسکو دون کون شخص معافی چاہتا ہی مجھسے میں معاف کرون اوسکی گناہون کو **ف** اہل سنت اور جماعت محققین یعنی اہل حدیث جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی طریق پر ہین وہ کہتے ہین کہ اس قسم کی حدیثین یا آیتین جنمین پروردگار جل جلالہ کے صفات مذکور ہین جیسے اترنا چڑھنا ہنسنا تعجب کرنا دیکھنا سننا عرش پر بیٹھنا کرسی پر بیٹھنا پوشیدہ اشیاء ظاہر پر محمول مین گر مشابہ نہین ہین مخلوق کی صفات کی جیسے ذات پروردگار کی مشابہ نہین ہے مخلوق کے ذات ہی اور تاویل کرنا ان نصوص بعیدہ کی احتمالات بعیدہ سے قرین احتیاط نہین ہی بلکہ خوف ہی گمراہی و خرابی کا جیسے اس حدیث کی بعضون نی یہ تاویل کی ہی کہ پروردگار کی رحمت اترتی ہی یا اوسکا حکم اوترتا ہی حالانکہ یہ تاویل محض غلط ہی کسی طور سے حدیث کی الفاظ پر حمل نہین سکتی کیونکہ اگر رحمت اترتی یا امر اترتا تو وہ یہہ کیسی کہتا کہ جو مجھسے دعا کریگا مین قبول کرونگا جو مانگیگا مین دونگا جو استغفار کریگا مغفرت کرونگا یہ تو خاص شان کبریائی ہی دوسری یہہ کہ رحمت اوسکی ہر جگہہ موجود ہی فرماتا ہی رحمتی وسعت کل شیء تو خاص تہائی رات پر اترنی کیا معنی تیسری یہ کہ رحمت اگر اترکر آسمان دنیا تک رہ گئی تو ہمکو اوس مین کیا فائدہ ہوا اگر ہم تک آئے تو البتہ کچھ نفع ہوتا اور جن لوگون سے یہ منقول ہین کہ ان نصوص کو معانی ظاہرہ پر حمل نکرنا چاہیے مراد اون کی معانی ظاہرہ سے وہ معانی ہین جو متعارف ہین مخلوقات مین یعنی مخلوق کی صفات ہین نہ کہ معنی لغوی چنانچہ نووی نی شرح صحیح مسلم مین لکھا ہی وان ظاہرہا المتعارف فی حقنا غیر مراد یعنی انکا معنی ظاہری جو ہم لوگون مین مشہور ہی مراد نہین ہی - آدمی کو چاہیے کہ ایسے مقامون مین خوف فکر اور تامل سے سچی راہ پر چلے اور گمراہ کرنیوالون کی پیچھے نہ لگے کیونکہ یہ مقامات بہت نازک ہین بڑے بڑے سولیون اور ملاؤن کو آزمین دہوکا ہو گیا ہی اور معتزلہ اور جہمیہ کے پیرو ہوگئے ہین واللہ اعلم الا البلاغ اگر اس حدیث کے پوری تفصیل اور شرح کسی کو دیکھنی منظور ہو تو کتاب النزول شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے ملاحظہ فرماوی **باب** وقت قیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اللیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کس وقت اوٹھتے تھے **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوقظہ اللہ عز وجل اللیل فایحیی السحر حتی یفرغ من حزبہ **ترجمہ** حضرت عائشہؓ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ جل جلالہ جگا دیتا رات کو پھر صبح ہوتی کہ آپ اپنے وظیفی سے فارغ ہو جاتی **عن** مسروق قال سالت عائشۃ ای صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت لھا ای حین کان یصلی قالت کان اذا سمع الصارخ قام فصلی **ترجمہ** مسروق سے روایت ہی مین نی حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ کس وقت نماز پڑھتے تھے انہون نے کہا جب مرغ بولنی کی آواز سنتے تو کھڑے ہو کر نماز شروع کرتی **عن** عائشۃ قالت ما القاہ السحر عندہ الا نائما تعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلعم جب میرے پاس ہی تو صبح کو سوتی ہوتی تھی **ف** آپ تہجد پڑھ کر آرام فرماتی تھی پھر جب صبح ہوتی اوٹھکر نماز کو جاتی ہی **عن** حذیفۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اخذ مضجعہ من صلی **ترجمہ** حذیفہ سے روایت ہی رسول اللہ صلعم کو جب کوئی حاجت

پیش آتا تو نماز پڑھنے لگتے ف تاکہ نماز کی برکت سے وہ رنج رفع ہوجاوی اور تکلیف دفع ہوجاوی تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب کوئی سخت مصیبت آدمی کو لاحق ہو تو نماز شروع کردی اللہ جل جلالہ اسکے فضل سے رحم فرماویگا **عن** ربیعۃ بن کعب الاسلمی یقول کنت ابیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتیتہ بوضوئہ وبحاجتہ فقال سلنی فقلت مرافقتک فی الجنۃ قال اوغیر ذلک قلت ھو ذاک قال فاعنی علی نفسک بکثرۃ السجود **ترجمہ** ربیعہ بن کعب اسلمی سے روایت ہے کہتے تھے میں رسول اللہ صلعم کے ساتھ رہا کرتا اونکے واسطے وضو کا پانی لایا کرتا اور حاجت کیواسطے ایکبار آپنے فرمایا مانگ مجھ سے کیا مانگتا ہے میں نے کہا آپ کا ساتھ چاہتا ہوں جنت میں آپنے فرمایا اور کچھ سوا اسکی میں نے کہا بس یہی آپ نی فرمایا تو اچھا مدد کر میری اپنے واسطے سجدے بہت کر کے **ف** یعنی ہر چند میں تیری لیے سفارش کرونگا اور اپنے ساتھ جنت میں رکھنے کیواسطے کوشش کرونگا مگر عبادت ضروری ہے سجدے بہت کر کے **عن** انس بن مالک فی ھذہ الایۃ تتجافی جنوبھم عن المضاجع یدعون ربھم خوفا وطمعا ومما رزقناھم ینفقون قال کانوا یتیقظون ما بین المغرب والعشاء یصلون قال وکان الحسن یقول قیام اللیل **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے یہ جو اللہ جل جلالہ نی فرمایا جدا رہتی ہیں کروٹیں اونکی بچھونوں سے (جاگتے رہتے ہیں) پکارتے ہیں اپنے پروردگار کو ڈرتی ہوئی امید کرتی ہوئی مراد یہ ہے وہ لوگ جاگتے ہیں مغرب اور عشا کی درمیان نماز پڑھتے ہیں اور حسن کہتے تھے قیام اللیل **عن** انس فی قولہ کانوا قلیلا من اللیل ما یھجعون قال کانوا یصلون فیما بین المغرب والعشاء زاد فی حدیث یحیی وکذلک تتجافی جنوبھم **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے یہ جو اللہ جل جلالہ نے فرمایا کانوا قلیلا من اللیل ما یھجعون تھوڑی رات سویا کرتی ہیں مراد یہ ہے کہ مغرب اور عشا کی درمیان میں نماز پڑھا کرتی تھی۔ یحیی کی روایت میں ہے ایسا ہی تتجافی جنوبھم بھی مقصود ہے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام احدکم من اللیل فلیصل رکعتین خفیفتین **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نی فرمایا جب کوئی تم میں سے رات کو اٹھے تو پہلے دو رکعتیں ہلکی پھلکی پڑھے **ف** شاید تحیۃ الوضو مراد ہے پھر تہجد شروع کرے دوسری روایت میں ہے فلیطول بعد ما شاء پھر جتنا چاہے طول کرے بعد اسکے **عن** عبداللہ بن حبشی الخثعمی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل ای الاعمال افضل قال طول القنوت **ترجمہ** عبداللہ بن حبشی سے روایت ہے رسول اللہ سے سوال ہوا کونسا عمل افضل ہے آپنے فرمایا دیر تک کھڑا ہونا نماز میں **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طول قیام کثرت سجود سے بہتر ہے بہت سے رکعتیں پڑھنے سے یہ افضل ہے کہ دو رکعتیں بڑی بڑی پڑھے ان میں لمبی لمبی سورتیں پڑھے دیر تک کھڑا رہے بعضونکے نزدیک کثرت سجود افضل **باب** صلوۃ اللیل مثنی مثنی رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں **عن** عبداللہ بن عمر ان رجلا سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صلوۃ اللیل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ اللیل مثنی مثنی فاذا خشی احدکم الصبح صلی رکعۃ واحدۃ توتر لہ ما قد صلی **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے ایکشخص نے سوال کیا رسول اللہ صلعم سے رات کی نماز کا آپنے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں جب تم میں سے کسیکو خوف ہو فجر ہوجانی کا تو ایک رکعت پڑھ لے وہ سب نماز کو طاق کردی گی **ف** اگرچہ اس میں کسیکا اختلاف نہیں ہے

دن مین نوافل کے دو دو رکعتین اور چار چار رکعتین پڑہ سکتا ہی مگر اختلاف اس مین ہی کہ افضل کیا ہی شافعی کے نزدیک رات اور دن مین دو دو رکعتین پڑہنا بہتر ہی اور ابو حنیفہ کے نزدیک رات دن مین چار چار رکعتین پڑہنا بہتر ہی) اور محمد بن الحسن اور یعقوب کے نزدیک رات کو دو دو رکعتین اور دن کو چار چار رکعتین پڑہنا بہتر ہی - دلائل ہر ایک کے موجود ہین پر پہلے شافعی مذہب کو ترجیح ہی پھر صاحبین کے پھر ابو حنیفہ کے واللہ اعلم **باب** رفع الصوت بالقراءۃ فی صلوۃ اللیل تہجد مین قرارت پکار کر پڑہنے کا بیان **عن** ابن عباس قال کانت قراءۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی قدر ما یسمعہ من فی الحجرۃ وھو فی البیت **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسطرح قرارت کرتی حجرے مین کہ باہر والے کو آواز سنائی دیتی **عن** ابی ھریرۃ انہ قال کانت قراءۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم باللیل یرفع طورا ویخفض طورا **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کبھی بلند آواز سے قرارت کرتی کبھی پست آواز سے **عن** ابی قتادۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج لیلۃ فاذا ھو بابی بکر یصلی یخفض من صوتہ قال ومر بعمر بن الخطاب وھو یصلی رافعا صوتہ قال فلما اجتمعا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا بکر مررت بک وانت تصلی تخفض صوتک قال قد اسمعت من ناجیت یا رسول اللہ قال وقال یا عمر مررت بک وانت تصلی رافعا صوتک قال فقال یا رسول اللہ اوقظ الوسنان وانفر الشیطان زاد الحسن فی حدیثہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا بکر ارفع من صوتک شیئا وقال لعمر اخفض من صوتک شیئا **ترجمہ** ابو قتادہ سے روایت ہی رسول اللہ صلعم ایک شب کو نکلی انہون نے ابو بکر رضہ کو دیکھا چپکے چپکے نماز پڑہ رہی ہین اور عمر کو دیکھا بلند آواز سے قرارت کر رہی ہین جب دونون ابو بکر و عمر رضہ رسول اللہ پاس آئے آپ نے ابو بکر سے پوچھا ای ابو بکر مین جو تمہاری پاس گیا تو دیکھا تم چپکے چپکے نماز پڑہ رہی تب انہون نے کہا یا رسول اللہ مین اسکو سناتا تہا جو کا نا پہوسی بھی سن لیتا ہی (یعنی خداوند کریم کو) پھر آپ نے فرمایا ای عمر مین جو تمہاری پاس گیا تو دیکھا کہ تم بلند آواز سے پڑہ رہی تھی انہون نے کہا یا رسول اللہ مین سوتے کو جگاتا تہا اور شیطان کو بھگاتا تہا (یعنی پکار کر پڑہنے سے یہ غرض تہی کہ جو لوگ سو رہی ہین نماز کو نہین اوٹہے وہ بھی آواز سنکر چونک جاوین) حسن کی روایت مین اتنا زیادہ ہی رسول اللہ نے فرمایا ای ابو بکر تم اپنی آواز تہوڑی بلند کرو اور ای عمر تم اپنی آواز تہوڑی پست کرو **ف** کیونکہ اللہ جل جلالہ نے فرمایا ولا تجہر بصلوتک ولا تخافت بہا وابتغ بین ذلک سبیلا نہ پکار کر پڑہ نماز اپنی نہ بالکل چپکے پڑہ بیچ کی راہ اختیار کر دوسری روایت مین ہی **عن** ابی ھریرۃ بھذہ القصۃ لم یذکر فقال لابی بکر ارفع شیئا ولعمر اخفض شیئا زاد وقد سمعتک یا بلال وانت تقرأ من ھذہ السورۃ ومن ھذہ السورۃ قال کلام طیب یجمعہ اللہ بعضہ الی بعض فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کلکم قد اصبت نہ آپ نے ابو بکر سے آواز بلند کرنیکو کہا نہ عمر سے آواز پست کرنے کو کہا بلکہ بلال سے آپ نے فرمایا مین نے سنا تم تہوڑا اس سورت مین سے پڑہتے تھے اور تہوڑا اوس سورت مین سے انہون نے کہا یا رسول اللہ یہ کلام سب کا سب اچہا پڑہتے ہین اللہ ایک کو دوسری سے ملاتا ہی آپ نے فرمایا تم سب نے ٹھیک کیا **عن** عائشۃ ان رجلا قام

صلی اللہ علیہ وسلم

من اللیل فقرأ فرفع صوته بالقرآن فلما اصبح قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرحم اللہ فلانا کاین من
آیۃ اذکرنیہا اللیلۃ کنت قد اسقطتہا **ترجمہ** حضرت عائشہؓ سے روایت ہے ایک شخص رات کو اوٹھا اور اوس نے بلند آواز سے
قرآن پڑہا جب صبح ہوئی رسول اللہ نے فرمایا رحم کرے اللہ اوس پر کئی آیتیں اوس نے مجھ سے رات کو یاد دلادیں جنکو میں بھول چلا
تہا **عن** ابی سعید قال اعتکف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد فسمعہم یجہرون بالقراءۃ فکشف
الستر وقال الا ان کلکم منا جٍ ربہ فلا یؤذین بعضکم بعضا ولا یرفع بعضکم علی بعض فی القراءۃ او
قال فی الصلوٰۃ **ترجمہ** ابوسعید سے روایت ہے رسول اللہ نے اعتکاف کیا مسجد میں آپ نے لوگونکو سنا پکار کر پڑہتے ہوئے تو پردہ
اٹہا کر فرمایا ای لوگو تم میں سے ہر ایک اپنے پروردگار کو پکارتا ہے تو کوئی دوسرے کو ایذا نہ دے نہ اپنی آواز دوسرے پر بلند کرے نماز میں یا قرأت
میں **عن** عقبۃ بن عامر الجہنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجاہر بالقرآن کالجاہر بالصدقۃ والمسر بالقرآن کالمسر
بالصدقۃ **ترجمہ** عقبہ بن عامر جہنی سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ نے پکار کر قرآن پڑہنے والا ایسا ہے جیسے لوگونکے سامنے خیرات
کرنیوالا اور آہستہ قرآن پڑہنے والا ایسا ہے جیسے چہپکے سے خیرات کرنیوالا **ف** تو صدقہ سری کا ثواب زیادہ ہے اسی طرح قرأت سرّ یکا

باب فی صلوٰۃ اللیل نیجہ کی رکعتوں کا بیان **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی من اللیل عشر
رکعات ویوتر بسجدۃ ویسجد سجدتی الفجر فذلک ثلاث عشرۃ رکعۃ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ
رات کو دس رکعتیں پڑہتے تہے اور وتر کی ایک رکعت اور دو فجر کے سنتیں سب تیرہ رکعت پڑہتے تہے **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ
علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی من اللیل احدی عشرۃ رکعۃ یوتر منہا بواحدۃ فاذا فرغ منہا
اضطجع علی شقہ الایمن **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ رات کو گیارہ رکعتیں پڑہتے تہے ایک رکعت
اون میں وتر کی ہوتے جب فارغ ہوتے اون میں سے تو داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یصلی فیما بین ان یفرغ من صلوٰۃ العشاء الی ان یتصدع الفجر احدی عشرۃ رکعۃ یسلم من کل ثنتین
ویوتر بواحدۃ ویمکث فی سجودہ قدر ما یقرأ احدکم خمسین آیۃ قبل ان یرفع راسہ فاذا سکت المؤذن
بالاولی من صلوٰۃ الفجر قام فرکع رکعتین خفیفتین ثم اضطجع علی شقہ الایمن حتی یاتیہ المؤذن **ترجمہ** حضرت
عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشا کی نماز سے فارغ ہو کر صبح صادق تک گیارہ رکعتیں پڑہتے تہے ہر دو رکعت کے بعد
سلام پہیرتے اور ایک رکعت وتر کی پڑہتے اور سجدہ میں اتنا ٹہہرتے جتنی دیر میں کوئی تم میں سے پچاس آیتیں پڑہے جب مؤذن فجر کے
اذان سے فارغ ہوتا تو آپ کہڑے ہوتے اور دو رکعتیں ہلکی پہلکی پڑہتے پہر داہنی کروٹ پر لیٹتے یہانتک کہ مؤذن ملانیکی آتا
عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی من اللیل ثلاث عشرۃ رکعۃ یوتر منہا بخمس لا یجلس فی
شیء من الخمس حتی یجلس الاخرۃ فیسلم **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ رات کو تیرہ رکعتیں پڑہتے تہے
پانچ اون میں سے وتر کی ہوتیں نہ بیٹہتے اون میں مگر اخیر میں پہر سلام پہیرتے **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یصلی باللیل ثلاث عشرۃ رکعۃ ثم یصلی اذا سمع النداء بالصبح رکعتین خفیفتین **ترجمہ** حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت
ہے رسول اللہ رات کو تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے پھر جب اذان سنتے صبح کی تو دو رکعتیں ہلکی پہلے پڑھتے تھے **عن** عائشۃ ان نبی
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی من اللیل ثلاث عشرۃ رکعۃ کان یصلی ثمانی رکعات ویوتر برکعۃ ثم یصلی
قال مسلم بعد الوتر رکعتین وھو قاعد فاذا اراد ان یرکع قام فرکع ویصلی بین اذان الفجر والاقامۃ
رکعتین **ترجمہ** حضرت عائشہؓ کی روایت ہے رسول اللہ کی رات کو تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے پہلے آٹھ رکعتیں پڑھتے تھے اور ایک رکعت وتر
کی پھر پڑھتے تھے بعد وتر کی دو رکعتیں بیٹھ کر جب رکوع کا قصد کرتے کھڑے ہو جاتے پھر رکوع کرتے اور اذان اور اقامت فجر کے بیچ میں
دو رکعتیں پڑھتے تھے ۔ ابی سلمۃ بن عبد الرحمن انہ سأل عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کیف کانت صلاۃ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان فقالت ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یزید فی رمضان ولا فی غیرہ
علی احدی عشرۃ رکعۃ یصلی اربعا فلا تسأل عن حسنھن وطولھن ثم یصلی اربعا فلا تسأل عن حسنھن وطولھن
ثم یصلی ثلثا قالت عائشۃ فقلت یا رسول اللہ انک تنام قبل ان توتر فقال یا عائشۃ ان عینی تنامان ولا ینام قلبی **ترجمہ**
ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے انہوں نے پوچھا حضرت عائشہ صدیقہ سے رسول اللہ کی کیونکر نماز پڑھتے تھے رمضان میں انہوں نے کہا آپ رمضان
یا غیر رمضان میں گیارہ رکعت پر زیادہ نہیں کرتے تھے **ف** آٹھ تہجد یا تراویح کی اور تین وتر کے **ت** پہلے چار رکعتیں
پڑھتے تھے تو نہ پوچھ ان کے حسن اور طول کو پھر چار رکعتیں پڑھتے تھے تو نہ پوچھ ان کی حسن اور طول کو پھر تین رکعتیں پڑھتے تھے حضرت عائشہ
نے کہا یا رسول اللہ آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتی ہیں آپ نے فرمایا اے عائشہ میری آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا **ف** دل ہوشیار رہتا ہے
خداوند کریم کی طرف ہر وقت متوجہ رہتا ہے اس واسطے مجلس سونا حاضر نہیں کرتا وضو نہیں ٹوٹتا یہ انبیاء کی خصوصیات میں سے ہے **عن**
سعد بن ھشام قال طلقت امرأتی فاتیت المدینۃ لابیع عقارا کان لی بھا فاشتری بہ السلاح واغزو فلقیت
نفرا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا لی اراد نخرمۃ استۃ ان یفعلوا ذلک فنھاھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وقال الیکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ فاتیت ابن عباس فسألتہ عن وتر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال الا ادلک
علی اعلم الناس بوتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عائشۃ فاتیتھا فاستبعت حکیم بن افلح فابی فناشدتہ
فانطلق معی ۔ فاستاذنا علی عائشۃ فقالت من ھذا قال حکیم بن افلح قالت ومن معک قال سعد بن ھشام
قالت ھشام بن عامر اللہ کیف قتل یوم احد قال قلت نعم قالت نعم الرجل کان عامرا قال قلت یا ام المؤمنین حدثینی
عن خلق رسول اللہ صلعم قالت الست تقرأ القرآن فان خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان القرآن قال قلت
حدثینی عن قیام اللیل قالت الست تقرأ یا ایھا المزمل قال قلت بلی قالت فان اول ھذہ السورۃ نزلت فقام
اصحاب رسول اللہ صلعم حتی انتفخت اقدامھم وحبست خاتمتھا فی السماء اثنی عشر شھرا ثم نزل آخرھا فصار قیام
اللیل تطوعا بعد فریضۃ قال قلت حدثینی عن وتر النبی صلعم قالت کان یوتر بثمان رکعات لا یجلس الا فی الثامنۃ

ثم یقوم فیصلی رکعة اخری لا یجلس الا فی الثامنة والتاسعة ولا یسلم الا فی التاسعة ثم یصلی رکعتین وهو جالس فتلک احدی عشرة رکعة یا بنی فلما اسن واخذ اللحم اوتر بسبع رکعات لم یجلس الا فی السادسة والسابعة ولم یسلم الا فی السابعة ثم یصلی رکعتین وهو جالس فتلک تسع رکعات یا بنی ولم یقم رسول الله صلی الله علیه وسلم لیلة تیمها الی الصباح ولم یقرأ القرآن فی لیلة قط ولم یصم شهرا تیمه غیر رمضان وکان اذا صلی صلوة دام علیها وکان اذا غلبته عیناه من اللیل ینوم صلی من النهار ثنتی عشرة رکعة قال فاتیت ابن عباس فحدثته فقال هذا والله هو الحدیث ولو کنت اکلمها لاتیتها حتی اشافهها به مشافهة قال قلت لو علمت انک تکلمها ما حدثتک

ترجمہ سعد بن ہشام سے روایت ہے میں نے اپنی عورت کو طلاق دی پھر مدینہ میں آیا اپنی ایک زمین بیچنے کو اور ہتھیار خریدنے کو جہاد کیواسطے مجھ سے ملاقات ہوئی چند صحابہ سے رسول اللہ صلعم کے انہوں نے بیان کیا کہ ہم میں سے جنہوں نے ایسا قصد کیا تھا (اپنی جورؤں کو طلاق دینے کا جہاد کیواسطے) تو رسول اللہ صلعم نے اس سے منع کیا (کیونکہ یہ کیا ضرور ہے کہ جہاد سے زندہ لوٹ کر نہ آوے) اگر زندہ آویگا تو بی بی اپنی پاس رہیگی اور جو شہید ہو جاویگا تو بی بی مختار ہے شرع شریف کے موافق بعد عدت کے دوسری سے نکاح کر سکتی ہے) اور فرمایا تم کو رسول اللہ کی پیروی کرنا بہتر ہے پھر میں عبداللہ بن عباس پاس آیا اور اون سے رسول اللہ کے وتر کو پوچھا انہوں نے کہا میں تمکو وہ آدمی بتلاؤں جو سب سے زیادہ رسول اللہ کے وتر کو جانتا ہے تو جا عائشہؓ پاس میں جانے لگا اور حکیم بن افلح سے کہا میری ساتھ چلو انہوں نے انکار کیا میں نے اذکو قسم دی جب وہ میری ساتھ چلی پھر ہم دونوں حضرت عائشہ کے گھر پر پہونچے اور اون سے اجازت چاہی اندر آنی کی انہوں نے پوچھا کون ہے کہا حکیم بن افلح انہوں نے پوچھا اور دوسرا شخص تیرے ساتھ کون ہے حکیم نے کہا سعد بن ہشام حضرت عائشہ نے کہا ہشام بیٹا عامر کا جو شہید ہوا احد کے روز میں نے کہا ہاں انہوں نے کہا کیا اچھی آدمی تھا عامر رضی اللہ عنہ میں نے کہا یا ام المومنین مجھ سے بیان کرو رسول اللہ کے اخلاق کیسے تھے انہوں نے کہا کیا تو نے قرآن نہیں پڑھا آپ کے اخلاق قرآن کے مطابق تھے میں نے کہا مجھ سے بیان کرو رات کی نماز کا حال انہوں نے کہا کیا تو نی سورۂ مزمل نہیں پڑھی ہے میں نے کہا پڑھی ہے انہوں نے کہا جب اس سورت کی پہلی آیتیں اوتریں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کو کھڑے ہونے لگے (نماز کیواسطے) یہانتک کہ اون کے پاؤں سوج گئے اور پچھلے آیتیں اس سورت کی آسمانوں پر کی سو بارہ مہینے تک پھر پچھلے آیتیں اوتریں اور رات کو نماز نفل ہو گیا پہلے فرض تھا میں نے کہا مجھ سے بیان کرو رسول اللہ کے وتر کا حال انہوں نے کہا آٹھ رکعتیں پڑھتے تھے اور آٹھویں رکعت کے بعد بیٹھتے تھے پھر نہ بیٹھتے تھے پھر کھڑے ہوتے تھے اور ایک رکعت اور پڑھ کر بیٹھتے تھے اور سلام پھیرتے تھے مگر نویں رکعت کے بعد پھر دو رکعتیں بیٹھکر پڑھتے تھے **ف** بعد وتر کے اکثر علماء نے اسکو مستحب جانا ہے اور امام مالک نے اسکا انکار کیا ہے وہ کہتے ہیں دوسری حدیث میں ہے اجعلوا آخر صلاتکم باللیل وتر اسکے بعد رات کی نماز میں وتر کو کہو اور امام احمد نے کہا میں پڑھتا ہوں ان دو رکعتوں کو نہ منع کرتا ہوں اس سے **ف** یہ سب گیارہ رکعتیں ہوئیں یہ چھوٹے بیٹے میرے بہر جب آپ ضعیف ہو گئے اور گوشت بدن کا [illegible] رکعتیں وتر پڑھنے لگی چھٹی رکعت کے بعد بیٹھتی پھر نہیں بیٹھتی پھر ساتویں رکعت کے بعد بیٹھتی اور سلام نہ پھیرتے مگر

ساتوین رکوعت کے بعد پھر دو رکعتین بیٹھکر پڑھتے سب نو رکعتین ہوئین اور آپ کبھی رات کو شام سے صبح تک نہین کھڑے ہوئے (یعنی رات بھر عبادت نہ کی بلکہ بیچ مین آرام بھی فرماتے تھے) اور کبھی آپنے ایکرات مین قرآن ختم نہین کیا اور کسی مہینے مین پوری مہینہ روزے نہ رکھے سوا رمضان کے اور آپ جب کسی نماز شروع کرنی تو ہمیشہ اوسکو پڑہا کرتی اور جب آپ کو نیند غالب ہوجاتی (یا کوئی بیماری ہوجاتی مسلم) جسکی وجہ سے آپ رات کو نماز نہ پڑہ سکتی تو دن کو بارہ رکعتین پڑہ لیتے - سعد بن ہشام نے کہا مین حضرت عائشہ سے یہ حدیث سنکر ابن عباس پاس آیا اون سے بیان کیا انہون نے کہا قسم خدا کی یہی حدیث ہے اور اگر مین حضرت عائشہ سے بات کرتا ہوتا تو مین اونکے پاس جاکر اون کے منہ سے یہ حدیث سن لیتا مین نے کہا اگر مجھے یہ معلوم ہوتا کہ تمہاری اون کے بات نہین ہوتی تو مین تم سے یہ حدیث بیان نہین کرتا **ف** کیونکہ تم اس حدیث ہی کی سننی کیواسطے شاید اون سے بات کرنا شروع کردیتی اور رنج دور کردیتی - رنج کی وجہ یہ تھی کہ حضرت عائشہؓ اور حضرت امیرالمومنین علیؓ مین منازعت ہوکر جنگ سخت ہوئی تھی اور ابن عباس علیؓ کے یارون مین سے تھے - دوسری بات

مین ہے یصلی ثمانی رکعات لایجلس فیہن الا عند الثامنۃ فیجلس فیذکر اللہ ثم یدعو ثم یسلم تسلیما یسمعنا ثم یصلی رکعتین وھو جالس بعد ما یسلم ثم یصلی رکعۃ فتلک احدی عشرۃ رکعۃ یا بنی فلما اسن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واخذ اللحم اوتر بسبع وصلی رکعتین وھو جالس بعد ما سلم یمعناہ الی مشافھۃ **ترجمہ** آٹھ رکعتین پڑہتے تھی نہین بیٹھتے تھے مگر آٹھوین رکعت کے بعد بیٹھکر اللہ کو یاد کرتی تھی پھر دعا مانگتی تھی پھر سلام پھیرتی تھی ایسی آواز سے جو ہمکو سنای دیتی پھر دو رکعتین بیٹھکر پڑہتی تھے بعد سلام کے پھر ایکرکعت پڑہتی تھی یہ گیارہ رکعتین ہوئین اے چھوٹی بیٹی میری جب آپکا سن زیادہ ہوا اور فربہ ہوگئی تو سات رکعتین وتر پڑہنے لگی اور دو رکعتین بیٹھکر سلام کے بعد خیر حدیث تمام **عن** زہرہ مرۃ بن عبد اللہ الیزنی قال سالت عائشۃ رضی اللہ عنہا عن صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جوف اللیل فقالت کان یصلی صلوۃ العشاء فی جماعۃ ثم یرجع الی اھلہ فیرکع اربع رکعات ثم یاوی الی فراشہ وینام وطھورہ معطی عند سواکہ موضوع حتی یبعثہ اللہ ساعتہ التی یبعثہ من اللیل فیتسوک ویتوضا ثم یقوم الی مصلاہ فیصلی ثمانی رکعات یقرا فیھن بام الکتاب وسورۃ من القرآن وما شاء اللہ ولا یقف فی شیء منھا حتی یقعد فی الثامنۃ فلا یسلم ویقرا فی التاسعۃ ثم یقعد فیدعو بما شاء اللہ ان یدعو ویسالہ ویرغب الیہ ویسلم تسلیمۃ واحدۃ شدیدۃ یکاد یوقظ اھل البیت من شدۃ تسلیمۃ ثم یقرا وھو قاعد بام الکتاب ویرکع وھو قاعد ثم یقرا التاسعۃ فیرکع ویسجد وھو قاعد ثم یدعو ما شاء اللہ ان یدعو ثم یسلم تسلیما یضرف فلم تزل تلک صلاتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی نقص من التسع شنتین فجعلھا الی الست والسبع رکعتیہ وھو قاعد حتی قبض علی ذلک صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** زرارہ بن اوفی سے روایت ہے حضرت عائشہ سے کسی نے پوچھا رسول اللہ کی رات کی نماز کا حال انہون نے کہا آپ عشا کی نماز جماعت سے پڑہتے پھر اپنی گھر مین آن کر چار رکعتین پڑہتے بعد اوسکے اپنے فرش پر آتی اور سوتے لیکن وضو کا پانی ڈہنپا رکھا رہتا آپکے سر کا پاس اور مسواک رہی یہان تک کہ اللہ جل جلالہ جس وقت اوکو اٹھایا کرتا اوٹھا دیتا اتکو پہر آپ مسواک کرتی اور وضو کرتے

اچھی طرح سے پھر نماز پڑہنی کیلیہہ پر آتے اور آٹہہ رکعتین پڑہتی اور ہر ایک رکعت مین سورہ فاتحہ اور ایک ایک سورت جو اللہ کو منظور ہوتی پڑہتی
اور کسی رکعت کے بعد نہ بیٹھتی جب آٹہوین رکعت پڑہ چکتی اوسوقت بیٹھتی اور سلام نہ پہیرتی بلکہ نوین رکعت پڑہتی پہر بیٹھتی اور دعا کرتی جہان
تک اللہ چاہتا اور اوس سے سوال کرتے اور اوسکی طرف متوجہ ہوتی دل سے پھر ایک سلام زور سے پہیرتے اتنی آواز سے قریب ہوتا کہ گہر والی
جاگ اوٹہین پھر بیٹھی بیٹھی سورہ فاتحہ پڑہتی اور رکوع کرتے بیٹھی بیٹھے پھر دوسری رکعت ہی بیٹھی بیٹھی پڑہتے اور رکوع سجدہ بیٹھی بیٹھی اور کرتے
پھر دعا مانگتی جبتک اللہ چاہتا پھر سلام پہیرتے اور نماز سے فارغ ہوتی ہمیشہ آپ اسی طرح نماز پڑہتی رہی یہانتک کہ فربہ ہوگیی اوسوقت نو
رکعت مین سے دو کم کردین اور چھیات رکعتین کھڑی ہوکر اور دو بیٹہکر پڑہنے لگی وفات تک اسی طرح پڑہتی رہی۔ دوسری روایت مین ہے

یصلی العشاء ثم یاوی الی فراشہ فینام بذکر الاربع رکعات وساق الحدیث قال فیہ فیصلی ثمانی رکعات یسوی بینہن
فی القراۃ والرکوع والسجود ولا یجلس فی شیء منہن الا فی الثامنۃ فانہ کان یجلس ثم یقوم ولا یسلم فیصلی
رکعۃ یوتر بہا ثم یسلم تسلیمۃ یرفع بہا صوتہ حتی یوقظنا ثم ساق معناہ **ترجمہ** عشا کی نماز پڑہتے پھر اپنی
بچھونے پر آتی اس روایت مین چار رکعت پڑہنے کا بعد عشا کے ذکر نہین ہے بلکہ یہ ہے کہ آپ آٹہہ رکعتین پڑہتے برابر کرتے اون مین قرات اور
رکوع اور سجدہ اور نہین بیٹھتے مگر آٹہوین رکعت کے بعد پھر کھڑی ہوتے بغیر سلام پہیرے پھر ایک رکعت پڑہ کر اونکو ملاتی پہر ایک سلام
پہیرتے بلند آواز سے کہ ہمکو جگا دیتے **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی من اللیل ثلاث عشرۃ رکعۃ یوتر
بتسع کما قالت ویصلی رکعتین وھو جالس وکان اذا اراد ان یرکع قام فرکع ثم سجد **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول
اللہ رات کو تیرہ رکعتین پڑہتے تہے نو رکعتین وتر کے یا کچہ ایسا ہی کہا اور دو رکعتین بیٹہکر پڑہتے تہے اور دو رکعتین سنت فجر کی اذان اور
اقامت کے درمیان مین **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یوتر بتسع رکعات ثم اوتر بسبع رکعات وہو
رکعتین وھو جالس بعد الوتر یقرأ فیہما فاذا اراد ان یرکع قام فرکع ثم سجد **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نو رکعتین پڑہا کرتے تہے پھر سات پڑہنے لگے اور دو رکعتین بیٹہکر وتر کے بعد پڑہتے تہی اون مین
قرات کرتی بیٹھی بیٹھی جب رکوع کا ارادہ ہوتا کہڑی ہوجاتی پھر رکوع کرتے پہر سجدہ کرتی **عن** سعد بن ہشام قال قدمت
المدینۃ فدخلت علی عائشۃ فقلت اخبرینی عن صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کان یصلی بالناس صلوۃ العشاء ثم یاوی الی فراشہ فینام فاذا کان جوف اللیل قام الی حاجتہ والی طہورہ فتوضا
ثم دخل المسجد فصلی ثمان رکعات یخیل الی انہ یسوی بینہن فی القراۃ والرکوع والسجود ثم یوتر بسبعۃ
ثم یصلی رکعتین وھو جالس ثم یضع جنبہ فربما جاء بلال فاذنہ بالصلاۃ ثم یغفی وربما شککت اغفی او لا حتی
یوذنہ بالصلوۃ فکانت تلک صلوتہ حتی اسن ولحم فذکرت من لحمہ ما شاء اللہ وساق الحدیث **ترجمہ**
سعد بن ہشام سے روایت ہے مین مدینہ مین آیا حضرت عائشہ پاس گیا اور کہا مجہ سے بیان کرو رسول اللہ کی نماز کا حال اونہون نے کہا
رسول اللہ عشا کی نماز سو گو نکھ پڑہا کر اپنے بچھونے پر آتی اور سو رہتے رات کی بیچ مین اوٹہکر حاجت کو جاتی اور پانی لیکر وضو کرتی پہر

مسجد میں آکر آٹھ رکعتیں پڑھتے سب رکعتیں برابر ہوتیں قرات اور رکوع اور سجود میں پھر ایک رکعت وتر کی پڑھتے پھر دو رکعتیں بیٹھکر پڑھتے پھر لیٹ رہتے پھر کبھی بلال آکر آپ کو نماز کیواسطے ہوشیار کرتی بعد اسکی سو رہتے یا پہلے سو رہتے پھر بلال ہوشیار کرتی یہی آپ کی نماز رہی یہانتک کہ آپکا سن زیادہ ہوگیا یا آپ فربہ ہوگئے پھر یاد نہیں کیا آپکے گوشت بڑھ جانے کا حال **عن** ابن عباس انہ قد عند النبی صلے اللہ علیہ وسلم فراہ استیقظ فتسوک وتوضأ وھو یقول ان فی خلق السموات والارض حتے ختم السورۃ ثم قام فصلی رکعتین اطال فیھما القیام والرکوع والسجود ثم انصرف فنام حتی نفخ ثم فعل ذالک ثلاث مرات بست رکعات کل ذالک یستاک ثم یتوضأ ویقرأ ھؤلاء الآیات ثم اوتر قال عثمان بثلاث رکعات فاتاہ المؤذن فخرج الی الصلاۃ وقال ابن عیسے ثم وتر فاتاہ بلال فاذنہ بالصلوۃ حین طلع الفجر فصلی رکعتی الفجر ثم خرج الی الصلوۃ ثم التفتا وھو یقول - اللھم اجعل فی قلبی نورا واجعل فی لسانی نورا واجعل فی سمعی نورا واجعل فی بصری نورا واجعل خلفی نورا وامامی نورا واجعل من فوقی نورا ومن تحتی نورا اللھم واعظم لی نورا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے وہ سوئی رسول اللہ پاس تو دیکھا آپ جاگی اور مسواک کی اور وضو کیا اور یہ آیت پڑھی ان فی خلق السموات والارض و اختلاف اللیل والنہار لایات لاولی الالباب الآیہ سورۃ کی آخیر تک پھر کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں ان میں قیام اور رکوع اور سجدے کو طول دیا پھر ان کر سوئے یہانتک کہ خراٹی لینے لگی پھر ایسا ہی تین بار کیا چھ رکعتیں پڑھیں ہر بار مسواک کرتے اور وضو کرتے اور انہی آیتوں کو پڑھتے پھر وتر پڑھا عثمان کی روایت میں ہے تین رکعتیں وتر کی پڑھیں پھر مؤذن بلانی کو آیا آپ نماز کیواسطے نکلی ابن عیسی کے روایت میں ہے آپ نے وتر پڑھا پھر بلال آئے اور نماز کیواسطے اطلاع کی جب صبح صادق ہوگئی تب آپنے فجر کی دو سنتیں پڑھیں پھر نماز کو نکلی اور آپ فرماتی تھے - اللھم اجعل فی قلبی نورا الخ **عن** الفضل بن عباس قال بت لیلۃ عند النبی صلے اللہ علیہ وسلم لانظر کیف یصلی فقام فتوضأ وصلی رکعتین قیامہ مثل رکوعہ ورکوعہ مثل سجودہ ثم نام ثم استیقظ فتوضأ واستن ثم قرأ بخمس آیات من آل عمران ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنہار فلم یزل یفعل ھذا حتے صلی عشر رکعات ثم قام فصلی سجدۃ واحدۃ فاوتر بھا ونادی المنادی عند ذالک فقام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بعد ما سکت المؤذن فصلی سجدتین خفیفتین ثم جلس حتی صلی الصبح **ترجمہ** فضل بن عباس سے روایت ہے میں ایک شب کو رسول اللہ کی پاس رہا تھا کہ دیکھوں آپ کیونکر نماز پڑھتے ہیں آپ اوٹھے اور وضو کیا اور دو رکعتیں پڑھیں قیام رکوع کے برابر تھا اور رکوع سجدے کے برابر تھا پھر آپ سو رہے پھر جاگے اور وضو کیا اور مسواک کی پھر یہ آیتیں سورہ آل عمران کے پڑھیں ان فی خلق السموات والارض سے آخیر تک پھر ایسا ہی کرتے رہے یہانتک کہ دس رکعتیں ادا کیں پھر کھڑے ہوئے اور ایک رکعت وتر کی پڑھی اسوقت مؤذن نے اذان دی آپ کھڑے ہوئے جب مؤذن اذان سے فارغ ہوا اور دو رکعتیں ہلکی پڑھ کر بیٹھ رہے پھر صبح کی نماز پڑھی **عن** ابن عباس قال بت عند خالتی میمونۃ فجاء رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بعد ما امسے فقال اصلی الغلام قالوا نام فاضطجع حتی اذا مضی من اللیل ما شاء اللہ قام فتوضأ ثم صلی سبعا او خمسا اوتر لم یسلم الا فی

الحرمین ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے میں شب کو اپنی خالہ میمونہ پاس رسول اللہ شام کو آئی اور پوچھا یا آپ کا نماز پڑھ چکا لوگوں نے کہا ہاں آپ لیٹے ہے جب کچھ رات گزری جتنی خدا کو منظور تھی آپ کھڑے ہوئے اور وضو کیا پھر سات یا پانچ رکعتیں طاق پڑھیں سلام نہیں پھیرا مگر آخیر میں

عن ابن عباس قال بت فی بیت خالتی میمونۃ بنت الحارث فصلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم العشاء ثم جاء فصلی اربعا ثم نام ثم قام یصلی فقمت عن یسارہ فاداری فاقامنی عن یمینہ فصلی خمسا ثم نام حتی سمعت غطیطہ ثم قام فصلی رکعتین ثم خرج فصلی الغداۃ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے میں اپنی خالہ میمونہ کے گھر میں رہا رسول اللہ عشا پڑھ کر آئی پھر چار رکعتیں پڑھیں اور سو رہے پھر کھڑے ہوئے نماز پڑھنے کو میں آپ کے بائیں طرف کھڑا ہوا آپ نے مجھ کو گھما کر داہنی طرف کھڑا کر لیا پانچ رکعتیں پڑھیں پھر آپ سو گئے یہانتک کہ میں نے آپ کے خراٹوں کی آواز سنی پھر کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں (فجر کی سنت) پڑھیں بعد اسکے باہر نکلے اور صبح کی نماز پڑھائی ۔ دوسری روایت میں ہے قام فصلی رکعتین رکعتین حتی صلی ثمانی رکعات ثم اوتر بخمس ولم یجلس بینھن کھڑے ہوکر آپ نے دو دو رکعتیں کرکے آٹھ رکعتیں پڑھیں پھر پانچ رکعتیں وتر کی پڑھیں اون کے بیچ میں نہ بیٹھے

عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی ثلاث عشرۃ رکعۃ یوتر بر کعتیہ قبل الصبح یصلی ستا مثنی مثنی ویوتر بخمس لا یقعد بینہن الا فی اخرھن ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے فجر کی سنتوں سمیت پہلے چھ رکعتیں دو دو کرکے پڑھتے تھے پھر پانچ رکعتیں وتر کی پڑھتے تھے بیچ میں نہیں بیٹھتے تھے مگر آخر میں

عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی باللیل ثلاث عشرۃ رکعۃ یوتر بر کعتی الفجر ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے فجر کی سنتوں سمیت

عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ صلی العشاء ثم صلی ثمانی رکعات قائما ورکعتین بین الاذانین ولم یکن یدعھما قال جعفر بن مسافر فی حدیثہ ورکعتین جالسا بین الاذانین زاد جالسا ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے نماز پڑھی عشا کی پھر آٹھ رکعتیں پڑھیں کھڑے ہوکر اور دو رکعتیں فجر کی اذان کے بعد ان دو رکعتوں کو آپ کبھی نہیں چھوڑتے تھے جعفر بن مسافر کی روایت میں ہے اور دو رکعتیں فجر کی اذان کے بعد بیٹھکر پڑھیں

عن عبداللہ بن ابی قیس قال قلت لعائشۃ رضی اللہ عنہا بکم کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتر قالت کان یوتر باربع وثلاث وست وثلاث وعشر وثلاث ولم یکن یوتر بانقص من سبع ولا باکثر من ثلاث عشرۃ زاد احمد ولم یکن یوتر برکعتین قبل الفجر قال ما یوتر قال الحسن یکنی ذلک ولم یذکر احمد ست وثلاث ترجمہ عبداللہ بن ابی قیس سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہؓ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی کتنی رکعتیں پڑھتے تھے انہوں نے کہا کبھی سات رکعتیں پڑھتے تھے کبھی نو رکعتیں کبھی گیارہ رکعتیں کبھی تیرہ رکعتیں لیکن سات سے کم نہ پڑھتے تھے اور تیرہ سے زیادہ نہ پڑھتے تھے اور فجر کے دو سنتوں کو کبھی ناغہ نہیں کرتے تھے احمد کی روایت میں نو رکعتیں نہیں ہیں

عن الاسود بن یزید انہ دخل علی عائشۃ فسالھا عن صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باللیل فقالت کان یصلی ثلاث عشرۃ رکعۃ من اللیل ثم انہ صلی احدی عشرۃ رکعۃ وترک رکعتین ثم قبض صلی اللہ علیہ وسلم حین قبض وھو یصلی من اللیل تسع رکعات اخر صلاتہ من اللیل الوتر ترجمہ اسود بن یزید سے روایت ہے وہ حضرت عائشہ پاس گئے اون سے پوچھا رسول اللہ صلعم کی رات کی نماز کا حال

اُنہون نی کہا رات کو آپ تیرہ رکعتین پڑھتے تھی پھر گیارہ رکعتین پڑہنے لگی اور دو رکعتین ہمیشہ دین پھر آپ کی وفات ہوئی جب فجر کعتین آپ
پڑہا کرتی تہو اور اخیر مین وتر پڑہتی تھی **عن** کریب مولے ابن عباس قال سالت ابن عباس کیف کانت صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم باللیل قال بت عندہ لیلۃ وھو عندہ میمونۃ فقام حتی ذھب ثلث اللیل او نصفہ استیقظ فقام الی شن فیہ
ماء فتوضأ وتوضأت معہ ثم قام فقمت الی جنبہ علی یسارہ فجعلنی علی یمینہ ثم وضع یدہ علی راسی کانہ یمسک اذنی
کانہ یوقظنی فصلی رکعتین خفیفتین قد قرأ فیھما بام القران فی کل رکعۃ ثم سلم ثم صلی حتی صلی احدی عشرۃ رکعۃ با
لوتر ثم نام فاتاہ بلال فقال الصلوۃ یا رسول اللہ فقام فرکع رکعتین ثم صلی للناس **ترجمہ** کریب سے جو مولی ابن عباس
کی روایت ہی مین نی ابن عباس سے پوچہا رسول اللہ صلعم رات کو کسطرح نماز پڑہتے تھی اُنہون نے کہا مین ایک رات آپ پاس رہا اور اوس رات
آپ میمونہ کے پاس تہے آپ سوئے جب تہائی رات گزری یا آدہی رات تو اوٹھے اور ایک مشک کی طرف گئے جس مین پانی تہا آپ نے وضو کیا میں
نی بھی آپکے ساتہہ وضو کیا پہر آپ نماز کو کہڑے ہوئے مین اونکے بائین طرف کہڑا ہوا آپ نے مجہے داہنی طرف کر لیا پہر آپ نے اپنا ہاتہہ میرے سر پر
رکہا گویا میری کان ملے مجکو ہوشیار کیا (تنبیہ اور پیار سے) پھر دو رکعتین ہلکی ہلکی پڑہین ہر رکعت مین سورہ فاتحہ پڑہی اور سلام
پہیرا پہر گیارہ رکعتین پڑہین وتر سمیت پھر سوئے جب مؤذن بلال آئے اور کہا الصلوۃ یا رسول اللہ پہر کہڑے ہوئے اور دو رکعتین پڑہین
بعد اسکے فجر پڑہی لوگون کو **عن** ابن عباس قال بت عند خالتی میمونۃ فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی من اللیل فصلی
ثلاث عشرۃ رکعۃ منہا رکعتا الفجر حزرت قیامہ فی کل رکعۃ بقدر یا یھا المزمل لم یقل نوح منہا رکعتا الفجر
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی مین رات کو اپنی خالہ میمونہ پاس رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کہڑے ہوئے نماز پڑہنے کو آپنے تیرہ
رکعتین پڑہین اوس مین دو رکعتین فجر کی سنت تہین ہر رکعت مین یا یہا المزمل کے برابر کہڑے ہوتے - نوح کی روایت مین فجر کی سنتون کا
ذکر نہین ہی **عن** زید بن خالد الجہنی انہ قال لارمقن صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللیلۃ قال فتوسدت عتبتہ
او وسطاہ فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین خفیفتین ثم صلی رکعتین طویلتین طویلتین طویلتین ثم صلی
رکعتین وھما دون اللتین قبلھما ثم صلی رکعتین دون اللتین قبلھما ثم صلی رکعتین دون اللتین قبلھما ثم صلی
رکعتین دون اللتین قبلھما ثم اوتر فذلک ثلاث عشرۃ رکعۃ **ترجمہ** زید بن خالد جہنی سے روایت ہی مین نی کہا رسول اللہ
صلعم کو دیکہون گا کہ آپ رات کو نماز پڑہتے ہین تو مین آپکے دروازی یا خیمہ کے چوکہٹ پر سر رکہکر سوہا آپنے دو رکعتین بہلی ہلکی
پڑہین پہر دو رکعتین لنبی سے لنبی بہت لنبی پڑہین پہر دو رکعتین اون سے کچہ کم پڑہین پہر دو رکعتین اون سے کچہ کم پڑہین پہر دو رکعتین اون سے کچہ کم پڑہین
پہر وتر پڑہی سب تیرہ رکعتین ہوئین **عن**
کریب مولی ابن عباس ان عبد اللہ بن عباس اخبرہ انہ بات عند میمونۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھی خالتہ قال فا
ضطجعت فی عرض الوسادۃ واضطجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واھلہ فی طولھا فنام رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم حتی اذا انتصف اللیل او قبلہ بقلیل او بعدہ بقلیل استیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجلس یمسح النوم
عن وجھہ بیدہ ثم قرأ العشر الآیات الخواتم من سورۃ ال عمران ثم قام الی شن معلقۃ قتوضأ منہا فاحسن وضوءہ ثم

قام یصلی قام عبد اللہ فتمت صنعت مثل ما صنع ثم ذہبت فقمت الی جنبہ فوضع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یدہ الیمنی
اعلی فاخذ باذنی یفتلہا فصلی رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین قال القعنبی ست مرات ثم
اوتر ثم اضطجع حتی جاءہ المؤذن فقام فصلی رکعتین خفیفتین ثم خرج فصلی الصبح ترجمہ کریب سے جو مولی ہیں ابن
عباس رض کے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عباس نے کہا میں شب کو میمونہ پاس جو آنحضرت صلعم کی بی بی اور ابن عباس کی خالہ ہیں رہا
تو میں تکیہ کے عرض میں لیٹا اور رسول اللہ اور آپ کی بی بی اوسکے طول میں لیٹی ف اوسکا نقشہ اسطرح ہے [diagram] ت آپ سو رہے جب آدھی رات ہوئی یا کچھ اس سے پہلے یا کچھ اس سے بعد تو آپ جاگے اور بیٹھکر اپنے منہ پر ہاتھ پھیرنے لگے نیند موقوف کرنے
کیواسطے پھر دس آیتیں اخیر کے سورہ آل عمران کی پڑھیں پھر گئے ایک مشک پاس جو ٹنگ رہی تھی اوس سے اچھی طرح وضو کیا بعد اوسکے نماز پڑھنے
کو کھڑے ہوئے میں بھی اٹھا اور اسی طرح وضو کر کے آپ کی پاس آکر ٹھہرا ہوا آپ نے اپنا داہنا ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا کان پکڑ کر ملنا شروع کیا
پہلے آپ نے دو رکعتیں ہلکی پھر دو رکعتیں بڑی پھر دو رکعتیں بڑی پھر دو رکعتیں بڑی پھر وتر پڑھی پھر لیٹ رہے یہانتک کہ مؤذن بلالی کو آیا آپ اٹھکر ہوکر دو رکعتیں ہلکی
پڑھیں پھر باہر نکلکر نماز پڑھائی **باب** مایؤمر بہ من القصد فی الصلوۃ نماز میں میانہ روی کرنا بہتر ہے عائشہ رض ان
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال اکلفوا من الاعمال ما تطیقون فان اللہ لا یمل حتی تملوا وان احب العمل الی اللہ ادومہ
وان قل وکان اذا عمل عملا اثبتہ ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا عمل کرو تم جہانتک تمہارے سے ہو سکے
کیونکہ اللہ جل جلالہ کو پاس ثواب کی کمی نہیں ہے تھین تھک جاؤ گے عمل کرتی کرتی پر وہ ثواب دینا دیتے نہ تھکیگا اور اللہ جل جلالہ کو وہ کام بہت
پسند ہے جو ہمیشہ کیا جاوے اگرچہ تھوڑا ہو اور آپ جب کوئی کام شروع کرتی اوسکو ہمیشہ کیا کرتی عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث
الی عثمان بن مظعون فجاءہ فقال یا عثمان ارغبت عن سنتی قال لا واللہ یا رسول اللہ ولکن سنتک اطلب قال فانی
انام واصلی واصوم وافطر وانکح النساء فاتق اللہ یا عثمان فان لاھلک علیک حقا وان لضیفک علیک حقا وان
لنفسک علیک حقا فقم وافطر وصل ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ نے عثمان بن مظعون کو بلایا اور کہا اے عثمان
تو میری طریقی کو ناپسند کرتا ہے وہ بولے نہیں یا رسول اللہ میں آپ ہی کا طریقہ پسند کرتا ہوں آپ نے فرمایا میں تو سوتا ہوں نماز بھی پڑھتا ہوں
روزہ رکھتا ہوں نہیں ہے رکھتا ہوں نکاح کرتا ہوں عورتوں سے اے عثمان خدا سے ڈر تیری بی بی کا تجھپر حق ہے تیرے مہمان کا تجھپر حق ہے
تیری نفس کا تجھپر حق ہے روزہ رکھ اور نہ رکھ اور نماز پڑھ اور سو یا بھی کر ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نفس شکنے اور عبادت اور
زہد اوسی قدر بہتر ہے جتنا رسول اللہ سے ثابت ہے اور مبالغہ کر نا زہد اور ریاضت میں اور عیال و اطفال کی خبر گیری سے ترک کرنا اور رہبانیت
اختیار کرنا طریقہ اسلام کی خلاف ہے عن علقمۃ قال سالت عائشۃ کیف کان عمل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ھل کان یخص
شیئا من الایام قالت لا کان عملہ دیمۃ وایکم یستطیع ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستطیع ترجمہ علقمہ سے روایت
ہے میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ کے عمل کا حال کیا آپ کسی خاص دنوں میں عمل کرتے تھے اونہوں نے کہا نہیں آپکا عمل ہمیشہ
ہوتا اور تم میں کون اتنی طاقت رکھتا ہے جتنی رسول اللہ صلعم طاقت رکھتے تھے **باب** فی قیام شہر رمضان تراویح کا بیان عن

ف ہمیشہ اور تھوڑا عمل بہتر ہے بہت اور تھوڑا عمل بہتر ہے ہمیشہ اور تھوڑا عمل بہتر ہے بہت اور تھوڑا عمل بہتر ہے

ابی هریرة قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یرغب فی قیام رمضان من غیر ان یامرهم بعزیمة ثم یقول من قام رمضان
ایمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه فتوفی رسول الله صلی الله علیه وسلم والامر علی ذلک ثم کان الامر علی ذلک فی خلافة
ابی بکر وصدرا من خلافة عمر رضی الله عنهما **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ لوگوں کو رغبت دلاتے تھے رمضان میں کھڑے
رہنے کی (ترادیح میں) مگر حکم نہیں کرتے تھے خواہ مخواہ ایسا کرو آپ فرماتے تھے جو شخص رمضان میں کھڑا ہو ایمان کے ساتھ خالص ہے خدا کیواسطے
اوسکی اگلی گناہ بخشدیے جاوینگے پھر رسول اللہ کی وفات ہوگئی اور یہی صورت رہی پھر ابوبکرؓ کی خلافت میں بھی حال رہا اور شروع
خلافت میں عمرؓ کی ایسا ہی **ف** پھر حضرت عمرؓ نے لوگوں کو مسجد میں جمع کر کے ایک امام کے پیچھے کر دیا اور فرمایا یہ بدعت اچھی ہے اسی
واسطے شافعی اور ابوحنیفہ اور احمد اور اکثر علما کے نزدیک تراویح کا جماعت سے پڑھنا افضل ہے اور ابو یوسف اور مالکیہ کے نزدیک گھر میں اکیلے
پڑھنا بہتر ہے **عن** ابوہریرة یبلغ به النبی صلی الله علیه وسلم قال من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه
ومن قام لیلة القدر ایمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا جو شخص
روزے رکھے رمضان میں ایمان کے ساتھ خدا کیواسطے اوسکی اگلی گناہ بخشدیے جاوینگے اور جو شخص شب قدر میں کھڑا ہو (نماز میں) ایمان کے
ساتھ خدا کیواسطے اوسکی اگلی گناہ بخشدیے جاوینگے **عن** عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم صلی
فی المسجد فصلی بصلوته ناس ثم صلی من القابلة فکثر الناس ثم اجتمعوا من اللیلة الثالثة فلم یخرج الیهم رسول الله
صلی الله علیه وسلم فلما اصبح قال قد رأیت الذی صنعتم فلم یمنعنی من الخروج الیکم الا انی خشیت ان تفرض علیکم
وذلک فی رمضان **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ نے رات کو (تراویح کی) مسجد میں آپکے ساتھ لوگوں نے بھی نماز پڑھی
پھر دوسری رات کو بھی آپنے نماز پڑھی بہت لوگ جمع ہوگئے تیسری رات کو لوگ اکٹھے ہوئے تو آپ نکلے صبح کو آپنے فرمایا مجھ کو تمہارا حال
معلوم تھا لیکن میں صرف اسلئے نہ نکلا کہ تم پر فرض نہ ہو جاوے یہ رمضان میں تھا **ف** چونکہ اب فرض ہونیکا خوف نہیں ہے
اسواسطے تراویح ہمیشہ پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ اختلاف ہے کہ رسول اللہ نے تراویح کی کتنی رکعتیں پڑھیں صحیح یہ روایت ہے کہ آٹھ
رکعتیں پڑھیں اور یہی صحابہ کا اور خلفاء راشدین کا عمل ہے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے بیس رکعتیں پڑھیں مگر وہ روایت
منکر اور ضعیف ہے قابل اعتماد کے نہیں ہے **عن** عائشة قالت کان الناس یصلون فی المسجد فی رمضان وذلک قبل ان
یبنی رسول الله صلی الله علیه وسلم فضربت له حصیر فصلی علیه فی اللیلة فصلی بصلاته ناس الحدیث قال فبنی النبی صلی الله علیه وسلم
ایها الناس اما والله ما بت بیلتی هذه بحمد الله غافلا ولا خفی علی مکانکم **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے
لوگ مسجد میں نماز پڑھا کرتے تھے رمضان میں جدا جدا رسول اللہ نے مجھکو حکم کیا میں نے آپ کیواسطے ایک بوریا بچھایا آپنے اوسپر نماز پڑھی
پھر بھی قصہ بیان کیا آپنے فرمایا قسم خدا کی میں رات کو اللہ کے فضل سے غافل نہیں رہا نہ تمہارا حال مجھ سے چھپا رہا **عن** ابی ذر قال
صمنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم رمضان فلم یقم بنا شیئا من الشهر حتی بقی سبع فقام بنا حتی ذهب ثلث اللیل
فلما کانت السادسة لم یقم بنا فلما کانت الخامسة قام بنا حتی ذهب شطر اللیل فقلت یا رسول الله لو نفلتنا قیام

هذه اللیلة قال فقال ان الرجل اذا صلی مع الامام حتی ینصرف حسب له قیام اللیلة قال فلما کانت الرابعة لم یقم فلما کانت الثالثة جمع اهله ونساءه والناس فقام بنا حتی خشینا ان یفوتنا الفلاح قال قلت ما الفلاح قال السحور ثم لم یقم بنا بقیة الشهر **ترجمہ** ابوذر رضی سے روایت ہے ہم نی روزے رکھے رسول اللہ کے ساتھ رمضان مین آپ کسی شب کو کھڑے نہین ہوئے یہانتک کہ سات راتین رہ گئین (تیئیسوین رات کو چوبیسوین رات کو) آپ کھڑے ہوئے تہائی رات تک پھر چوبیسوین پچیسوین رات کو نہین کھڑے ہوئے پھر پچیسوین یا چھبیسوین رات کو کھڑے ہوئے آدھی رات تک ہم نی کہا یا رسول اللہ کاش آپ اور زیادہ کھڑے رہتے اس رات مین آپنے فرمایا جب آدمی نی امام کے ساتھ نماز پڑھ کر فرصت پائی تو اوسکو ساری رات کھڑے رہنے کا ثواب ملجاتا ہے پھر چھبیسوین رات کو نماز نہین پڑھی تو آپ نہین کھڑے ہوئے جب ستائیسوین یا اٹھائیسوین رات ہوئی تو آپنے سب لوگونکو اپنے گھر کے اور بی بیونکو اور لوگونکو جمع کیا اور آپ کھڑے ہوئے یہانتک کہ خوف ہوا ہمکو فلاح جاتی کا راوی نے پوچھا فلاح کیا ہے ابوذر نے کہا سحر کا کہا نہ پھر آپ چاند رات تک کھڑے نہین ہوئے **ف** اگر مہینہ تیس کا لیا جاوے تو سات راتین چوبیسوین سے رہتے ہین اور جو انتیس کا لیا جاوے تو تیئیسوین سے سات راتین رہتے ہین۔ مگر یقین ہے کہ انتیس سے شمار کیا ہے سو اسطے کہ تیس راتین ہونا صحیح نہین ہے پس اس حساب سے تیئیسوین پچیسوین اور ستائیسوین رات مین آپنی قیام کیا اور یہ راتین طاق بھی ہین اور متبرک بھی ظن غالب ہے کہ شب قدر بھی انھین راتون مین ہے **عن عائشة** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا دخل العشر احیی اللیل وشد المیزر وایقظ اهله **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رمضان کا اخیر دہا آتا تو رات کو جاگتے اور تہبند مضبوط باندہتے اور اپنے گھر والون کو جگاتے **عن ابی هریرة** قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا الناس فی رمضان یصلون فی ناحیة المسجد فقال ما هؤلاء فقیل هؤلاء ناس لیس معهم قرآن وابی بن کعب یصلی وهم یصلون بصلوته فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصابوا ونعم ما صنعوا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ نکلے تو دیکہا رمضان کی راتون مین کچہ لوگ مسجد کی ایک کونہ مین نماز پڑہ رہے ہین آپ نے پوچہا یہ کون لوگ ہین لوگون نے عرض کیا یہ وہ لوگ ہین جنکو قرآن یاد نہین ہے تو وہ ابی بن کعب کے پیچہے نماز پڑہ رہے ہین آپ نی فرمایا ان لوگون نی ٹھیک کام کیا اور اچہا کیا۔ کہا ابوداؤد نے یہ حدیث قوی نہین ہے اسکی اسناد مین سلم بن خالد ضعیف ہے **باب فی لیلة القدر** شب قدر کا بیان **ف** جسکی شان مین اللہ جل جلالہ فرماتا ہے لیلة القدر خیر من الف شهر۔ شب قدر بہتر ہے ہزار مہینون سے یعنی ایکرات شب قدر مین عبادت کرنا ہزار مہینون کی عبادت سے جن مین شب قدر نہو بہتر ہے ہزار مہینے کی تراسی سال چار مہینے ہوتے ہین **عن زر** قال قلت لابی بن کعب انی عن لیلة القدر یا ابا المنذر فان صاحبنا سئل عنها فقال من یقم الحول یصبها فقال رحمه اللہ اراد ان لا یتکل اما انه قد علم انها فی رمضان زاد مسدد ولکن کره ان یتکلوا واحب ان لا یتکلوا ثم اتفقا واللہ انها لفی رمضان لیلة سبع وعشرین لا یستثنی قلت یا ابا المنذر انی علمت ذلک قال بالایة التی اخبرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت لزر ما الایة قال تصبح الشمس صبیحة تلک اللیلة مثل الطست لیس لها شعاع حتی تفیء **ترجمہ** زر سے روایت ہے مین نی ابن کعب سے کہا بتاؤ مجھکو شب قدر کو کیونکہ ہمارے صاحب (عبداللہ بن مسعود) سے سوال ہوا شب قدر کا

انہون نی کہا جو سال بھر ہر رات کو عبادت کرے وہ شب قدر پاویگا ابی بن کعب نے کہا رحم کرے اللہ ابا عبدالرحمن رکنیت ہے ابن مسعود کی پر بیشک وہ جان چکے ہین کہ شب قدر رمضان مین ہے لیکن انہون نے یہ چاہا کہ لوگ بھروسا نہ کرلین اور برابر جاتا بھر وسا کرلینے کو **ف** جب لوگونکو معلوم ہو جاویگا شب قدر رمضان مین ہے تو اوسی شب کو عبادت کرینگے اور راتون کو عبادت کرنا موقوف کردین گے **ت** قسم خدا کی شب قدر رمضان مین ہے ستائیسوین رات کو اس سے باہر نہین ہے مین نے کہا ای ابو منذر (کنیت ہے ابی بن کعب کے) تم نی مجھ کیونکر جانا انہون نے کہا اوس نشانی سے جو ہمکو رسول اللہ صلعم نی بتلای (عاصم نے کہا) مین نے زر سے کہا وہ نشانی کیا ہے انہون نے کہا نشانی یہ ہے کہ شب قدر کی صبح کو آفتاب طشت کی طرح نکلتا ہے اوس مین شعاع نہین ہوتے اونچا ہونی تک **عن** عبداللہ بن انیس قال کنت فی مجلس بنی سلمۃ وانا اصغرھم فقالوا من یسأل لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لیلۃ القدر وذلک صبیحۃ احدی وعشرین من رمضان فخرجت فوافیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ المغرب ثم قمت بباب بیتہ قریبا فقال ادخل فدخلت فاتی بعشاءہ فرأی اکف عنہ من قلتہ فلما فرغ قال انا ولی نعلی فقام وقمت معہ فقال کان لک حاجۃ قلت لجل ارسلنی الیک رھط من بنی سلمۃ یسئلونک عن لیلۃ القدر فقال کم اللیلۃ فقلت اثنتان وعشرون قال ھی اللیلۃ ثم رجع فقال او القابلۃ یرید لیلۃ ثلاث وعشرین **ترجمہ** عبداللہ بن انیس سے روایت ہے مین بنی سلمہ کی مجلس مین بیٹھا تھا اور مین اون سب مین چھوٹا تھا لوگون نی کہا رسول اللہ صلعم سے کون پوچھیگا ہمارے واسطے شب قدر کو اور سن اکیسوین تاریخ تھی رمضان کی مین نکلا اور رسول اللہ صلعم کے ساتھ مغرب کے نماز پڑھی پھر آپکے گھر کے دروازے پر کھڑا ہوا جب آپ آئے تو فرمایا اندر چل مین اندر گیا شام کا کھانا سامنے آیا مین کم کم کھاتا تھا کیونکہ کہا تھا تھوڑا تھا جب آپ کھانے سے فارغ ہوئے تو مجھ سے فرمایا میرا جوتہ دے پھر آپ کھڑے ہوئے مین بھی آپکے ساتھ کھڑا ہوا آپ نی فرمایا شاید تجھے کچھ کام ہے مین نی کہا ہان مجھے بنی سلمہ کے لوگون نی بھیجا ہے آپ پاس وہ پوچھین شب قدر کو آپ نی فرمایا آج کون سی رات ہے مین نی کہا بائیسوین رات آپ نی فرمایا بھی شب قدر ہے پھر فرمایا اسکے بعد کی رات یعنی تیئیسوین رات **عن** عبداللہ بن انیس الجھنی قال قلت یارسول اللہ ان لی بادیۃ اکون فیھا واتا اصلی فیھا بحمد اللہ فمرنی بلیلۃ انزلھا الی ھذا المسجد فقال انزل لیلۃ ثلاث وعشرین فقلت کیف کان ابوک یصنع قال کان یدخل المسجد اذا صلی العصر فلا یخرج من حاجۃ حتی یصلی الصبح فاذا صلی الصبح وجد دابتہ علی باب المسجد فجلس علیھا فلحق بادیتہ **ترجمہ** عبداللہ بن انیس جہنی سے روایت ہے مین نے کہا یارسول اللہ مین جنگل مین رہتا ہون اور وہین نماز پڑھا کرتا ہون اللہ کے فضل سے مجھی کوئی رات ایسی بتلایی جسمین آپکے مسجد مین آکر رہون آپ نے فرمایا تیئیسوین رات کو آ محمد بن ابراہیم نی کہا مین نے عبداللہ بن انیس کے بیٹے سے پوچھا تمہارے باپ کیا کرتے تھے انہون نے کہا عصر کے وقت مسجد مین آتے پھر کسی کام نکلتے فجر کی نماز تک جب فجر کی نماز پڑھ چکتے تو مسجد کے دروازے پر اپنے جانور کو پاتے اور سوار ہوکر اپنے جنگل کو چلے جاتے **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال التمسوھا فی العشر کلہا واخر من رمضان فی تاسعۃ تبقی وفی خامسۃ تبقی **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا شب قدر کو ڈھونڈو رمضان کی اخیر دہی مین جب

نو راتین باقی رہین (یعنے اکیسوین شب کو) اور جب سات راتین باقی رہین (یعنے تیئیسوین شب کو) اور جب پانچ راتین باقی رہین (یعنے پچیسوین شب کو) **باب** فیمن قال لیلة احدی وعشرین اکیسوین شب شب قدر ہی **عن** ابی سعید الخدری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعتکف العشر الاوسط من رمضان فاعتکف عاما حتی اذا کانت لیلة احدی وعشرین وھی اللیلة التی یخرج فیھا من اعتکافہ قال من کان اعتکف معی فلیعتکف العشر الاواخر وقد رأیت ھذہ اللیلة ثم انسیتھا وقد رایتنی اسجد صبیحتھا فی ماء وطین فالتمسوھا فی العشر الاواخر والتمسوھا فی کل وتر قال ابو سعید فمطرت السماء تلک اللیلة وکان المسجد علی عریش فوکف المسجد فقال ابو سعید فابصرت عیناي رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی جبھتہ واثر الماء والطین من صبیحة احدی وعشرین **ترجمہ** ابے سعید خدری سی روایت ہی رسول اللہ رمضان کے بیچ کے دہی مین عتکاف کرتی ایکسال آپنے اعتکاف کیا جب اکیسوین رات ہوئی جو اعتکاف سی باہر آنی کی رات تہی کہنے فرمایا جن لوگون نے میری ساتھہ اعتکاف کیا ہی وہ اخیر دہی مین رہی - اعتکاف کرین اور مین نے شب قدر کو دیکھہ لیا (یعنے جان لیا) پہر مین بہلا دیا گیا اور مین نے دیکہا اپنے تئین شب قدر کی صبح کو کیچڑ مین اور پانی مین سجدہ کرتی ہی تو تم اوسکو ڈہونڈہو اخیر دہی مین ہر طاق رات مین ابو سعید نے کہا پہر اوسی رات (یعنے اکیسوین رات کو) پانی برسا اور مسجد کی چہت ٹپکنے لگی شاخون کی تھی وہ ٹپکی ابو سعید نی کہا مین نی انکھون سی دیکہا رسول اللہ کو آپ کی پیشانی اور ناک پر پانی اور کیچڑ کا نشان تہا اکیسوین رات کی صبح کو **عن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التمسوھا فی العشر الاواخر من رمضان والتمسوھا فی التاسعة والسابعة والخامسة قال قلت یا اباسعید انکم لاعلم بالعدد منا قال اجل قلنا ما التاسعة والسابعة والخامسة قال اذا مضت واحدة وعشرون فالتی تلیھا التاسعة واذا مضت ثلاث وعشرون فالتی تلیھا السابعة واذا مضی خمس وعشرون فالتی تلیھا الخامسة **ترجمہ** ابو سعید خدری سی روایت ہی رسول اللہ صلعم نی فرمایا شب قدر کو ڈہونڈہو رمضان کی اخیر دہی مین اور ڈہونڈہو اوسکو نوین اور ساتوین اور پانچوین رات مین ابو نضرہ نی کہا مین نی ابو سعید خدری سی کہا تم شمار خوب جانتے ہو ہمون سی (کہنا مانی یعنی کہا نوین ساتوین اور پانچوین سے کیا مراد ہی انہون نے کہا جب اکیسوین رات گزر جاوی تو اوسکے بعد کے رات نوین ہی **ف** جب مہینہ کے اخیر سی گنو **ت** اور جب تیئیسوین شب گزر جاوی تو اوسکے بعد کی رات ساتوین ہی اور جب پچیسوین رات گزر جاوی تو اوسکے بعد کی رات پانچوین ہی - پر یہ راتین طاق نہین ہین حالانکہ اوپر کی حدیث مین گزرا کہ ڈہونڈہو اونکو طاق راتون مین شاید اس اعتبار سی طاق کہا ہو کہ اخیر کے حساب سے یہ راتین بھی طاق ہین **باب** من روی انھا لیلة سبع وعشرین رات شب قدر ہی **عن** ابن مسعود قال قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطلبوھا لیلة سبع عشرة من رمضان ولیلة احدی وعشرین ولیلة ثلاث وعشرین ثم سکت **ترجمہ** ابن مسعود سی روایت ہی رسول اللہ نی فرمایا شب قدر کو سترہوین رات مین رمضان کی ڈہونڈہو اور اکیسوین رات کو اور تیئیسوین رات کو پہر آپ چپ ہو رہے **باب** من روی فی السبع الاواخر شب قدر کا اخیر کی سات راتون مین ہونا **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم تحروا لیلۃ القدر فی السبع الاواخر ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا ڈھونڈو
شب قدر کو اخیر کی سات راتوں میں **باب** من قال سبع وعشرون ستائیسویں رات کا شب قدر ہونا **عن** معاویۃ بن ابی
سفیان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی لیلۃ القدر قال لیلۃ سبع وعشرین ترجمہ معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر ستائیسویں رات ہے **باب** من قال هی فی کل رمضان سارے رمضان میں شب قدر ہونا **عن**
عبداللہ بن عمر قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا اسمع عن لیلۃ القدر فقال هی فی کل رمضان ترجمہ عبداللہ
بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم سے سوال ہوا شب قدر کا آپ نے فرمایا وہ سارے رمضان میں ہے **ف** اگرچہ شب قدر میں بہت اختلاف ہے
کسی صحیح یہ ہے کہ وہ رمضان میں ہے پھر مرجح ہے کہ رمضان کے اخیر دس میں ہے پھر ظن غالب یہ ہے کہ طاق راتوں میں ہے پھر متعدد یہ ہے کہ ستائیسویں
رات ہے واللہ اعلم **باب** فی کم یقرأ القرآن قرآن شریف کم سے کم کتنے دنوں میں ختم کرے **عن** عبداللہ بن عمرو ان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال اقرأ القرآن فی شهر قال انی اجد قوۃ قال اقرأ فی عشرین قال انی اجد قوۃ قال اقرأ فی خمس عشرۃ
قال انی اجد قوۃ قال اقرأ فی عشر قال انی اجد قوۃ قال اقرأ فی سبع ولا تزید علی ذلک ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے
روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا اون سے قرآن کو ایک مہینے میں ختم کیا کرو انہوں نے کہا مجھ اس سے زیادہ طاقت ہے فرمایا آپ نے بیس دن میں
ختم کیا کرو انہوں نے کہا مجھ اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا پندرہ دن میں ختم کیا کرو انہوں نے کہا مجھ اس سے زیادہ طاقت ہے
آپ نے فرمایا سات دن میں ختم کیا کر اس سے مت بڑھ **ف** یعنی سات دن سے کم میں ختم کر اسی سطر اب کلام اللہ کی سات منزلیں قرار دی گئی ہیں
پس اگر ایک منزل روز پڑھا کرے تو سات دن میں ختم ہوتا ہے مگر یہ منزلیں جو بڑی بڑی ہیں **عن** عبداللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم صم من کل شهر ثلاثۃ ایام واقرأ القرآن فی شهر فما قصصنی وفا قصصته فقال صم یوما وافطر یوما
قال عطاء واختلفنا عن ابی فقال بعضنا سبعۃ ایام وقال بعضنا خمسا ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول
اللہ صلعم نے فرمایا ہر مہینے میں تین روزے رکھا کرو اور قرآن مہینا بھر میں ایکبار ختم کیا کرو پھر میری اور آپ کے اختلاف ہوا مدت میں **ف**
میں ختم کی مدت کم کرنا چاہتا تھا اور روزے زیادہ رکھنا چاہتا تھا آپ ختم کی مدت بڑھانا چاہتے تھے اور روزوں کی کم رکھنا چاہتے تھے ایک
نسخے میں فما قصصنی وفا قصصته صاد و میم سے ہے یعنی آپ میرا کلام توڑتے تھے اور میں اپنے کلام پر اصرار کرتا تھا **ف** آپ نے فرمایا
اچھا ایک دن روزہ رکھا کر اور ایک دن افطار کیا کر۔ عطا نے کہا میرے باپ سے لوگوں نے اختلاف کیا روایت میں بعضوں نے
کلام اللہ ختم کرنے کی مدت سات دن بعضوں نے پانچ دن کہی **عن** عبداللہ بن عمرو انہ قال یا رسول اللہ فی کم اقرأ القرآن
قال فی شهر قال انی اقوی من ذلک ردد الکلام بینهما حتی قال اقرأه فی سبع قال انی اقوی من ذلک
قال لا یفقه من قرأه فی اقل من ثلاث ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں کتنے روز میں کلام اللہ
ختم کروں آپ نے فرمایا ایک مہینے میں انہوں نے کہا مجھ سے اس سے کم میں ہو سکتا ہے پھر اسی طرح رد و بدل رہا یہاں تک کہ آپ نے فرمایا
سات روز میں ختم کر انہوں نے کہا مجھ اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا جس شخص نے قرآن کو تین دن سے کم میں پڑھا وہ اسکو

ف دس دن میں ختم کرنا انہوں نے کہا تھا اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا

نہین سمجھا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سات دن مین ختم کرنا بہتر ہی اگر زیادہ طاقت ہو اور جی چاہی تو تین دن مین ختم کری مگر تین دن سے کم مین ختم کرنا مکروہ ہی - اس حدیث سے شبینہ پڑہنیکی کراہت ثابت ہوئی جسکو بعض مشائخ نے اختیار کیا ہی **عن** عبد اللہ بن عمرو قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرأ القرآن فی شھر قال انی اقوی قال اقرأہ فی عشرین قلت انی اقوی حتی قال فاقرأہ فی سبع ولا تزد علی ذلک فان لزوجک علیک حقا ولزورک علیک حقا ولجسدک علیک حقا وان بحسبک ان تصوم کل شھر ثلثة ایام فان الحسنة بعشر امثالھا وان ذلک صیام الدھر کلہ فشددت فشدد علی قلت یا رسول اللہ انی اجد قوة قال فصم یوما وافطر یومین قال اقبل رخصة ربی عز وجل قال فصم یوما وافطر یوما فذلک صیام داود علیہ السلام وھو افضل الصیام فقلت انی اطیق افضل من ذلک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا افضل من ذلک

ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی رسول اللہ نے فرمایا قرآن پڑہا کر ایک مہینے مین انہون نے کہا مجھہ مین طاقت ہی آپ نے فرمایا تین دن مین پڑہا کر **باب** تحزیب القرآن قرآن کی پاری اور حصے کرنا **ف** یعنی ہر روز پڑہنیکے واسطے ایک حصہ مقرر کر دینا - اگلے لوگون نے اوسکے تیس پاری کر دیے ہین اور ہر پاری کے چار حصے - باوجود اسکے ہر شخص کو اختیار ہی کہ اپنی طاقت اور خواہش کے موافق اوسکے حصے مقرر کر لیوی تاکہ ورد مین آسانی ہو **عن** ابن الھاد قال سالنا نافع بن جبیر بن مطعم فقال لی کم تقرأ القرآن فقلت ما احزبہ فقال لی نافع لا اقل ما احزبہ فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قرأت جزأ من القرآن

ترجمہ ابن الہاد سے روایت ہی مجھہ سے پوچھا نافع بن جبیر بن مطعم نے تم کتنی رات مین قرآن ختم کرتے ہو مین نے کہا مین اوسکے حصے نہین کرتا نافع نے کہا ایسا مت کہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے ایک پارہ قرآن کا پڑہا **ف** اگرچہ رسول اللہ صلعم کے وقت مین جسطرحسی اب پاری مین یہ نہ تھی مگر مراد آپکے پاری سے ایک حصہ ہی - حدیث سے جواز پاری پارہ علیحدہ کرنیکا ثابت ہوا **عن** اوس بن حذیفة قال قدمنا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی وفد ثقیف قال فنزلت الاحلاف علی المغیرة بن شعبة وانزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی مالک فی قبتہ قال مسدد وکان فی الوفد الذین قدموا علی رسول اللہ صلعم من ثقیف قال کان لیلتنا یاتینا بعد العشاء یحدثنا قال ابو سعید قائما علی رجلیہ حتی یراوح بین رجلیہ من طول القیام ولکنہ ما یحدثنا ما لقی من قومہ من قریش ثم یقول لا سواء کنا مستضعفین مستذلین قال مسدد بمکة فلما خرجنا الی المدینة کانت سجال الحرب بیننا وبینھم ندال علیھم ویدالون علینا فلما کانت لیلتنا ابطأ عنا الوقت الذی کان یاتینا فیہ فقلنا لقد ابطأت عنا اللیلة قال انہ طرأ علی حزبی من القرآن فکرھت ان اجیئ حتی اتمہ قال اوس سالنا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف تحزبون القرآن قالوا ثلاث وخمس وسبع وتسع واحد عشرة وثلاث عشرة وحزب المفصل حدہ

ترجمہ اوس بن حذیفہ سے روایت ہی ہم آئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس ثقیف کے لوگون مین جن لوگون سے اقرار ہوا تہا وہ تو مغیرہ بن شعبہ کے پاس اوتری اور بنی مالک کو آپنے ایک قبے مین اوتارا آپ ہر رات کو ہمارے پاس آیا کرتے اور کھڑے کھڑے باتین کیا کرتی بعد عشا کے یہانتک کہ دو تیک کہڑی رہتی کے وجہ سے ایک پاؤن پر زور دیتے پھر دوسرے پاؤن پر اکثر اون حالات کو بیان کرتی جو اپنی قوم قریش کے ساتہہ ہوتی پھر فرماتی ہم اور وہ برابر نہ تھی بلکہ ہم کمزور اور ناتوان تھی مکی مین جب یہ نے مین آئی ہمارے اون کی لڑائی شروع ہوئی کبھی ہم اون پر غالب ہوتی کبھی وہ ہم پر غالب ہوتی ایک رات آپ معمولی وقت پر تشریف نہ لائی دیر کے (جب آئی) تو ہم نے پوچھا آپنے تہوڑی کی فرمایا میرا ایک پارہ کلام اللہ کا چھوٹ گیا تہا (رہو لیتی نہین پڑہا تہا) مین نے بے اوسکے پورا کیی ہوئی آنا برا جانا اوس نے کہا مین نے آپکے صحابہ سے پوچھا تم قرآن کا حصہ کسطرح کرتے ہو

انہون نی کہا پہلا حصہ تین سورتونکا (بقرہ اور آل عمران اور نسا) پھر دوسرا حصہ پانچ سورتونکا (مائدہ اور انعام اور اعراف اور انفال اور توبہ کا) پھر تیسرا حصہ سات سورتونکا (یونس اور ہود اور یوسف اور رعد اور ابراہیم اور حجر اور نحل کا) پھر چوتھا حصہ نو سورتونکا (بنی اسرائیل اور کہف اور مریم اور طہ اور انبیا اور حج اور مومنون اور نور اور فرقان کا) پھر پانچوان حصہ گیارہ سورتونکا (شعرا اور نمل اور قصص اور عنکبوت اور روم اور لقمان اور الم تنزیل السجدہ اور احزاب اور سبا اور فاطر اور یس کا) پھر چھٹا حصہ تیرہ سورتونکا (صافات اور ص اور زمر اور مومن اور حم سجدہ اور حم عسق اور زخرف اور دخان اور جاثیہ اور احقاف اور محمد اور فتح اور حجرات کا) پھر ساتوان حصہ مفصل کا (یعنی سورہ قاف سے آخر قرآن تک) ف اب بھی اسی حساب سے سات منزلین مروج ہین - اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سات منزلین کلام اللہ کی رسول اللہ کے زمانے مین بھی تہین اور ترتیب قرآن کی سورتون کی اعتبار وہی تھی جو حضرت عثمان کے وقت مین قرار پائے

عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یفقہ من قرأ القرآن فی اقل من ثلاث **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلعم نی جس شخص نے قرآن تین دن سے کم مین پڑہا وہ کچھ نہین سمجھتا **عن** عبد اللہ بن عمرو انہ سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی کم یقرأ القرآن قال فی اربعین یوما ثم قال فی شہر ثم قال فی عشرین ثم قال فی خمس عشرۃ ثم قال فی عشر ثم قال فی سبع لم ینزل من سبع **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے انہون نے پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کتنی دنون مین کلام اللہ ختم کیا جاوے آپنے فرمایا چالیس دن مین پڑہا فرمایا مہینا بھر مین پڑہا فرمایا بیس دن مین پڑہا فرمایا پندرہ دن مین پڑہا فرمایا دس دن مین پڑہا فرمایا سات دن سے کم نہ کیا **عن** علقمۃ قال اتانا ابن مسعود رجل فقال انی اقرأ المفصل فی رکعۃ فقال ابن مسعود ھذا کھذ الشعر ونثر کنثر الدقل لکن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأ النظائر السورتین فی رکعۃ النجم والرحمن فی رکعۃ واقتربت والحاقۃ فی رکعۃ والطور والذاریات فی رکعۃ واذا وقعت ونون فی رکعۃ وسأل سائل والنازعات فی رکعۃ وویل للمطففین وعبس فی رکعۃ والمدثر والمزمل فی رکعۃ وھل اتی ولا اقسم بیوم القیامۃ فی رکعۃ وعم یتساءلون والمرسلات فی رکعۃ والدخان واذا الشمس کورت فی رکعۃ قال ابو داؤد وھذا تالیف ابن مسعود **ترجمہ** علقمہ اور اسود سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود پاس ایکشخص آیا اور بولا مین مفصل کی پوری منزل) ایکرکعت مین پڑہ لیتا ہون عبد اللہ بن مسعود نے کہا تو اسطرحی پڑہ لیتا ہوگا جیسے شعر جلدی سے پڑہ لیتے ہین یا سوکھی کھجورین درخت سے جہڑتی ہین مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر والی دو دو سورتون کو ایکرکعت مین پڑہتے تھی جیسے نجم اور سورہ رحمن کو ایک رکعت مین اور اقربت الساعۃ اور والحاقۃ کو ایک رکعتون مین اور والطور اور والذاریات کو ایک رکعت مین اور اذا وقعت اور ون والنون کو ایکرکعت مین اور سال سائل اور والنازعات کو ایکرکعت مین اور ویل للمطففین اور عبس کو ایکرکعت مین اور مدثر اور مزمل کو ایکرکعت مین اور ھل اتی اور لا اقسم بیوم القیامہ کو ایکرکعت مین اور عم یتساءلون اور والمرسلات ایکرکعت مین اور دخان اور اذا الشمس کورت کو ایک رکعت مین - کہا ابو داؤد نے یہ ابن مسعود کی ترتیب ہے **عن** عبد الرحمن بن یزید قال سألت ابا مسعود وھو یطوف بالبیت فقال قال رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم من قرأ الآیتین من اخر سورۃ البقرۃ فی لیلۃ کفتاہ ترجمہ عبدالرحمن بن یزید سے روایت ہے میں نے ابو مسعود سے سوال کیا وہ طواف کر رہے تھے خانہ کعبہ کا انہوں نے کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص دو آیتیں کو سورہ بقرہ کی آخر کی پڑھیگا ایک رات میں تو کافی ہیں اسکو شب بیداری اور تہجد گزاری سے بعضوں نے کہا کافی ہونگے اسکو ہر بلا اور برائی سے ۔ عبداللہ بن عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من قام بعشر آیات لم یکتب من الغافلین ومن قام بمائۃ آیۃ کتب من القانتین ومن قام بالف آیۃ کتب المقنطرین ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص دس آیتیں کھڑے ہو کر نماز میں پڑھیگا وہ غافلوں میں سے نہ لکھا جاویگا اور جو شخص سو آیتیں پڑھیگا وہ عابدوں میں سے اور قانتوں میں سے لکھا جاویگا اور جو شخص ہزار آیتیں پڑھیگا وہ بڑی مالداروں میں لکھا جاویگا (مال سے مراد ثواب اور اجر ہے) عن عبداللہ بن عمرو قال اتی رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اقرئنی یا رسول اللہ فقال اقرء ثلاثا من ذوات الر فقال لیت شعری واستد قلبی وغلظ لسانی قال فاقرء ثلاثا من ذوات حم فقال مثل مقالتہ فقال اقرء ثلاثا من المسبحات فقال مثل مقالتہ فقال الرجل یا رسول اللہ اقرئنی سورۃ جامعۃ فاقرأہ النبی صلے اللہ علیہ وسلم اذا زلزلت الارض حتی فرغ منہا فقال الرجل والذی بعثک بالحق لا ازید علیہا ابدا فادبر الرجل فقال النبی صلعم افلح الرویجل مرتین ترجمہ عبداللہ ابن عمرو سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور بولا یا رسول اللہ مجھکو کچھ قرآن پڑھائیے آپنے فرمایا تین سورتیں پڑھ اون سورتوں میں سے جنکے سر میں الر آیا ہے (یعنی یونس اور ہود اور یوسف وغیرہ) اوس نے کہا یا رسول اللہ میرا من بہت ہو گیا ہے اور میرا قلب سخت ہو گیا ہے اور میری زبان موٹی ہو گئی ہے (اسوجہ سے اتنی بڑی سورتیں یاد نہیں کر سکتا) آپنے فرمایا پھر تین سورتیں حم عسق (حرف وغیرہ) پھر اوس نے ایسا ہی کہا آپنے فرمایا پھر تین سورتیں یاد کر لے (یعنی وہ سورتیں جنکی اول میں سبح یا یسبح ہے) پھر اوس نے ایسا ہی کہا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے ایک سورت جامع لکھا ہے رسول اللہ نے اوسکو اذا زلزلت الارض سکھلایا یہانتک وہ شخص بولا قسم اوس شخص کے جسنے تمکو سچا پیغمبر کر کے بھیجا ہے اسپر زیادہ نہیں کرونگا آپنے دو بار فرمایا نجات پائی اس پھرنے والے نے ۔ باب فی عدد آی السور ۔ اب عدد یہ ہے عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال سورۃ من القرآن ثلاثون آیۃ تشفع لصاحبہا حتی یغفر لہ تبارک الذی بیدہ الملک ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا الحمد سورت ہے قرآن کی تیس آیتوں والی جو سفارش کریگی اپنے پڑھنیوالے کی یہانتک کہ اوسکی مغفرت ہو گی تبارک الذی بیدہ الملک ۔ باب تفریع ابواب السجود وکم سجدۃ فی القرآن سجدہ تلاوت کا بیان ۔ عمرو بن العاص ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم اقرأہ خمس عشرۃ سجدۃ فی القرآن منہا ثلاث فی المفصل وفی سورۃ الحج سجدتان ترجمہ عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو پندرہ سجدے بتائے قرآن میں اون پر سی تین سجدے مفصل میں ہیں (والنجم اور انشقت اور اقرا میں) اور دو سجدے سورہ حج میں (اور دس سجدے اور باقی کلام اللہ میں یعنی سورہ اعراف اور رعد اور نحل اور بنی اسرائیل اور مریم اور فرقان اور نمل اور الم تنزیل السجدہ اور حم اور فصلت میں ۔ ف امام احمد اور جمہور اہل حدیث

ف یہ حدیث اور اسکے بعد کی حدیث سے معلوم ہوا کہ سورتوں کی آیتوں کی تعداد توقیفی ہے

کا مذہب بھی ہی اور مالک کے نزدیک گیارہ سجدے ہین (مفصل مین اور حٰم مین اونکی نزدیک کوئی سجدہ نہین ہی اور شافعی کے نزدیک چودہ مین حٰم مین اون کی نزدیک سجدہ نہین ہی اور ابو حنیفہ کے نزدیک بھی چودہ ہین مگر سورہ حج مین اون کے نزدیک ایک ہی سجدہ ہی یعنی بعد دیگرے کی نہ بعد تفلحون کے - اختلاف ہی اس مین کہ سجدہ تلاوت واجب ہی یا سنت ابو حنیفہ کے نزدیک واجب ہی اور باقی ائمہ اور اہل حدیث کی نزدیک سنت ہی - اور بھی اختلاف ہے اس مین کہ سجدہ تلاوت کی لیے وضو شرط ہی یا نہین ائمہ اربعہ اور اکثر علماء کی نزدیک شرط ہی اور ابن تیمیہ کے نزدیک شرط نہین ہے - کہا ابو داؤد نے ابو الدرداء ہی روایت ہی رسول اللہ صلعم کے ساتھ مین نے گیارہ سجدی کیے کلام اللہ مین (روایت کیا اوسکو ابن ماجہ نے) مگر اسناد اوسکی ضعیف ہے **عن** عقبۃ بن عامر قال قلت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افی سورۃ الحج سجدتان قال نعم ومن لم یسجدھما فلا یقرأھما **ترجمہ** عقبہ بن عامر سے روایت ہی کہ مینے رسول اللہ سے سنا کیا سورہ حج مین دو سجدی ہین آپ نے فرمایا ہان جو وہ دونو سجدی نہ کری اس سورت کو بھی نہ پڑہی **ف** ترمذی نے کہا اس حدیث کی اسناد قوی نہین ہے **باب** من لم یر السجود فی المفصل مفصل مین سجدہ تلاوت نہ ہونیکا بیان **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یسجد فی شیء من المفصل منذ تحول الی المدینۃ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ نے مفصل مین سجدہ نہین کیا جب سے مدینہ مین آئے **ف** یہ حدیث امام مالک کے دلیل ہے مگر اسکی اسناد مین ابو قدامہ اور مطر وراق دونو ضعیف ہین کہا نووی نے یہ حدیث ضعیف ہے اور معارض ہی اسکی حدیث ابو ہریرہ کی جو صحیح ہی اور آگے آتی ہی حالانکہ ابو ہریرہ کا اسلام ساتوین سال ہجری مین ہوا **عن** زید بن ثابت قال قرأت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النجم فلم یسجد فیھا **ترجمہ** زید بن ثابت سے روایت ہی رسول اللہ کی سامنے مینے سورہ والنجم پڑہی آپ نے اوسمین سجدہ نکیا کہا ابو داؤد نے زید امام تھی اونہون نے سجدہ نکیا (اس وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سجدہ نکیا) معارض ہی اسکی حدیث ابن عباس کی جو صحیحین مین ہی کہ آنحضرت نے سجدہ کیا والنجم مین **باب** من رأی فیھا سجودا والنجم مین سجدہ کرنیکا بیان **عن** عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ سورۃ النجم فسجد بھا وما بقی احد من القوم الا سجد فاخذ رجل من القوم کفا من حصی او تراب فرفعہ الی وجھہ وقال یکفینی ھذا قال عبد اللہ فلقد رأیتہ بعد ذلک قتل کافرا **ترجمہ** عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ نے سورہ والنجم پڑہی پھر سجدہ کیا اور کوئی آدمی اسمین نہ رہا جس نے سجدہ نہ کیا ہو ایک شخص نے تھوڑی سی مٹی یا کنکری مین لیکر منتہ تک اٹھائی اور کہا یہ کفایت کرتا ہی مجھکو (سجدہ ہی) عبد اللہ نے کہا مین نے اوسکو دیکھا قتل ہوا کفر کی حالت مین **باب** السجود فی اذا السماء انشقت واقرأ اذا السماء انشقت اور اقرأ مین سجدہ کرنیکا بیان **عن** ابی ہریرۃ قال سجدنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اذا السماء انشقت واقرأ باسم ربک الذی خلق **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی ہم نے سجدہ کیا رسول اللہ صلعم کے ساتھ اذا السماء انشقت مین اور اقرأ باسم ربک الذی خلق مین **عن** ابی رافع قال صلیت مع ابی ہریرۃ العتمۃ فقرأ اذا السماء انشقت فسجد فقلت ما ھذہ السجدۃ قال سجد بھا خلف ابی القاسم فلا ازال اسجد بھا حتی القاہ **ترجمہ** ابو رافع سے روایت ہی مینے ابو ہریرہ کے پیچھے عشا کی نماز پڑہی اونہون نے اذا السماء انشقت پڑہ کر سجدہ کیا مینے کہا یہ سجدہ

کسیا ہی نہون نے کہا یہ سجدہ مین نے ابو القاسم (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) کے پیچھے کیا ہی مین ہمیشہ اسکو کرتا ہون گا یہانتک کہ آپ ہی مل جاؤن **باب** السجود فی ص ص مین سجدہ کرنیکا بیان **عن** ابن عباس قال لیس ص من عزائم السجود وقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسجد فیہا ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی ص کا سجدہ کچھ ضرور نہین ہی مگر مین نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا آپ اوس مین سجدہ کرتے تہے **عن** ابی سعید الخدری انہ قال قرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو علی المنبر ص فلما بلغ السجدۃ نزل فسجد وسجد الناس معہ فلما کان یوم آخر قرأھا فلما بلغ السجدۃ تشزن الناس للسجود فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ھی توبۃ نبی ولکنی رأیتکم تشزنتم للسجود فنزل فسجد وسجدوا ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہی رسول اللہ صلعم نے منبر پر سورہ ص پڑہی جب سجدہ کی آیت پر پہونچے جب سجدہ کی آیت پر پہونچے لوگ سجدہ کے لیے تیار ہوئے آپنے فرمایا یہ سجدہ توبہ نہی ایک پیغمبر کی (داؤد علیہ السلام کے) مگر اب تم مستعد ہو گئے سجدہ کے لیے تو خیر آپ اوترے اور سجدہ کیا لوگون نے بھی آپ کے ساتہہ سجدہ کیا **باب** الرجل یسمع السجدۃ وھو راکب جو شخص سوار ہو اور سجدہ کی آیت سنے تو کیا کرے **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ یوم الفتح سجدۃ فسجد الناس کلھم منھم الراکب والساجد فی الارض حتی ان الراکب لیسجد علی یدہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلعم نے سجدہ کی آیت پڑہی جس سال آپنے مکہ فتح ہوا سب لوگون نے سجدہ کیا بعض لوگ میدان سے سوار تہے بعضون نے زمین پر سجدہ کیا سوار نے اپنے ہاتہہ پر سجدہ کیا **عن** ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ علینا السورۃ قال ابن نمیر فی غیر صلاۃ ثم اتفقا فیسجد ونسجد معہ حتی لا یجد احدنا مکانا لموضع جبھتہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک سورت سناتے ہمکو بغیر نماز کے پہر آپ سجدہ کرتے اور ہم بھی آپکے ساتہہ سجدہ کرتے یہانتک کہ کسیکو ہم مین سے اپنی پیشانی رکہنے کیلیے جگہہ نہ ملتی **ف** تو وہ اپنے ہاتہہ یاران پر یا دوسرے کی پشت پر سجدہ کر لیتا **عن** ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ علینا القرآن فاذا مر بالسجدۃ کبر وسجد وسجدنا قال عبد الرزاق وکان الثوری یعجبہ ھذا الحدیث قال ابو داؤد یعجبہ لانہ کبر ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم ہم کو قرآن سنایا کرتے جب سجدہ کی آیت پڑہتے تو تکبیر کہہ کر سجدہ کرتے اور ہم بہی آپکے ساتہہ سجدہ کرتے۔ کہا عبد الرزاق نے یہ حدیث سفیان ثوری کو بہت پسند تہی کیونکہ اس مین تکبیر کا ذکر ہی **باب** ما یقول اذا سجد سجدۃ تلاوت مین کیا کہے **عائشۃ** قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی سجود القرآن باللیل یقول فی السجدۃ مرارا سجد وجھی للذی خلقہ وشق سمعہ وبصرہ بحولہ وقوتہ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تلاوت کے سجدون مین رات کو کئی کئی بار فرماتے۔ سجد وجہی للذی خلقہ وشق سمعہ وبصرہ بحولہ وقوتہ سجدہ کیا میرے منہ نے اوس شخص کو جسنے اوسکو پیدا کیا اور اوسکے کان آنکہہ بنائی اپنے طاقت اور قوت سے **باب** فیمن یقرأ السجدۃ بعد الصبح جو شخص بعد صبح کی نماز کے سجدہ کی آیت پڑہے وہ کب سجدہ کرے **عن** ابی تمیمۃ الھجیمی قال ما بعثنا الراکب

ف نوٹ بعض لوگون نے کہا ہے کہ آیت سجدہ کی سنکر سجدہ کرنا اوس سورت کو پڑہنے والے پر واجب ہی اور سننے والے پر واجب نہین ہی اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ سننے والے پر بہی واجب ہی

قال ابوداود یعنی الی المدینۃ اذا کنت اقصر بعد صلوٰۃ الصبح فاسجد فنہانی ابن عمر فلم انتہ ثلاث مرات ثم عاد فقال انی
صلیت خلف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ومع ابی بکر وعمر وعثمان رضی اللہ عنہم فلم یسجد احتی تطلع الشمس **ترجمہ** ابوتمیمہ ہجیمی سے روایت ہے
جب ہم سفر کے ساتھ مدینہ میں آئے تو میں وعظ کہا کرتا تھا بعد فجر کی نماز کے اور سجدہ تلاوت کیا کرتا تھا عبداللہ بن عمر نے تین بار مجھ منع کیا میں
باز نہ آیا انہوں نے آخر بار کہا کہ میں نے رسول اللہ اور ابوبکر اور عمر اور عثمان کے پیچھے نماز پڑھی کسی نے بعد نماز کے یہاں تک کہ
آفتاب نکلے **ابواب الوتر** وتر کے بابہ کا بیان **باب استحباب الوتر** وتر پڑھنا سنت ہے **عن** علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم یا اہل القرآن اوتروا فان اللہ وتر یحب الوتر **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا اے قرآن والو وتر پڑھا کرو
کیونکہ اللہ بے وتر ہے دوست رکھتا ہے وتر کو **ف** وتر کہتے ہیں طاق کو۔ یہاں مراد وتر سے یہ ہے کہ تجھ پڑھا کرو اور اسکو طاق کرلیا کرو وتر پڑھ
کر جیسے آٹھ رکعتیں تہجد کے پڑھیں اور ایک رکعت یا تین رکعت یا پانچ رکعت یا تین رکعت وتر کی پڑھیں سب طاق ہوگئیں یعنی تو گیارہ یا تیرہ **عن** عبداللہ
عن النبی صلعم بمعناہ زاد فقال العن ما تقول قال یس لک ولا لاصحابک **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود سے بھی ایسی ہی روایت ہے مگر اتنا زیادہ ہے کہ
انہوں نے یہ حدیث بیان کی تو ایک اعرابی بولا کیا کہتے ہو عبداللہ بن مسعود نے کہا یہ تجکو حکم نہیں ہے نہ تیرے ساتھیوں کو (یہ تو قرار اور حفاظ اور عباد کو حکم ہے تہجد یا پنجگانہ
فرض ادا کرنا کافی ہے) **عن** خارجۃ بن حذافۃ العدوی قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اللہ تعالیٰ امدکم بصلوٰۃ و
ہی خیر لکم من حمر النعم وہی الوتر فجعلہا لکم فیما بین العشاء الی طلوع الفجر **ترجمہ** خارجہ بن حذافہ عدوی سے روایت ہے نکلے ہم پر رسول اللہ اور فرمایا
بیشک اللہ نے امداد کی تمہاری ایک نماز سے جو بہتر ہے تمہارے واسطے سرخ اونٹوں سے وہ وتر کی نماز ہے اور اسکا وقت عشا کے بعد فجر نکلنے تک مقرر کیا **باب** من لم
یوتر شخص وتر نہ پڑھے تو کیسا **عن** بریدۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الوتر حق فمن لم یوتر فلیس منا الوتر حق فلم یوتر
فلیس منا الوتر حق فمن لم یوتر فلیس منا **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ سے سنا آپ فرماتے تھے وتر حق ہے یعنی لازم ہے جو وتر نہ پڑھے
وہ ہم میں سے نہیں ہے، وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے، وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے **ف** اکثر علما اور ائمہ ثلثہ اور ابو یوسف
اور محمد کے نزدیک وتر سنت ہے اور یہی مذہب ہے اجلاء صحابہ اور تابعین کے اور ابوحنیفہ کے نزدیک وتر واجب ہے اون کی دلیل بھی حدیث ہے روایت
کیا اسکو حاکم نے مستدرک میں اور صحیح کہا اسکو **عن** ابن محیریز ان رجلا من بنی کنانۃ یدعی المخدجی سمع رجلا بالشام یدعی ابا محمد
یقول ان الوتر واجب قال المخدجی فرحت الی عبادۃ بن الصامت فاخبرتہ فقال عبادۃ کذب ابو محمد سمعت رسول اللہ صلعم یقول
خمس کتبہن اللہ علی العباد فمن جاء بہن لم یضیع منہن شیئا استخفافا بحقہن کان لہ عند اللہ عہد ان یدخلہ الجنۃ
ومن لم یات بہن فلیس لہ عند اللہ عہد ان شاء عذبہ وان شاء ادخلہ الجنۃ **ترجمہ** ابن محیریز سے روایت ہے ایک شخص
بنی کنانہ میں سے جسکو مخدجی کہتے تھے ایک شخص سے سنا شام میں جسکا نام ابو محمد تھا وتر واجب ہے، مخدجی نے کہا میں نے یہ سنکر عبادہ بن صامت
پاس گیا اور اون سے بیان کیا عبادہ نے کہا ابو محمد نے جھوٹ کہا میں نے رسول اللہ سے سنا آپ فرماتے تھے پانچ نمازیں ہیں جنکو اللہ نے فرض
کیا اپنے بندوں پر جو شخص اونکو ادا کریگا اور ضائع نہیں کریگا اونکو ہلکا سمجھکر تو اوسکا اقرار ہوگا اللہ پر بہشت میں جاویگا اور جو اونکو ادا نہ کریگا
اوسکا کچھ اقرار اللہ پر نہیں ہے چاہے اوسکو عذاب کرے چاہے اوسکو جنت میں لیجاوے **ف** اس حدیث میں ابی وتر کا ذکر نہ کیا اگر

وتر واجب ہوتا تو اوسکو بھی بیان کرتی **عن** ابن عمان رجلا من اھل البادیۃ سال النبی صلی اللہ عن صلاۃ اللیل فقال اثنی اثنی فاذا خشی احدکم الصبح صلی رکعۃ واحدۃ تو تر لہ ما قد صلی من اللیل **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے جنگل کے رہنے والوں میں سے رسول اللہ سے رات کی نماز کو پوچھا آپنے دو دو انگلیوں سے اشارہ کیا یعنی دو دو رکعتیں میں اور وتر کی ایک رکعت ہے خیر رات میں **عن** ابی ایوب الانصاری قال قال رسول اللہ م الوتر حق علی کل مسلم فمن احب ان یوتر بخمس فلیفعل ومن احب ان یوتر بثلاث فلیفعل ومن احب ان یوتر بواحدۃ فلیفعل **ترجمہ** ابی ایوب انصاری سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا وتر لازم ہر مسلمان پر جسکا جی چاہے پانچ رکعتیں وتر کی پڑھے جسکا جی چاہے تین رکعتیں پڑھے جسکا جی چاہے ایک رکعت پڑھے **ف** اور اوپر چیز نوافل رات اور دن کی رکعت وتر کی بھی کر لیتے تھے **باب ما یقرأ فی الوتر** وتر میں کون سی سورتیں پڑھے **عن** ابن کعب قال کان رسول اللہ یوتر بسبح اسم ربک الاعلی وقل للذین کفروا واللہ احد الصمد **ترجمہ** ابن کعب سے روایت ہے رسول اللہ وتر میں سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایھا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے **عن** عبدالعزیز بن جریج قال سالت عائشۃ ام المومنین ای شیء کان یوتر رسول اللہ فذکر معناہ قال فی الثالثۃ بقل ھو اللہ احد والمعوذتین **ترجمہ** عبدالعزیز بن جریج سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ صدیقہ سے پوچھا رسول اللہ وتر میں کون سی سورتیں پڑھتے تھے اوپر کے جیسا بیان کیا کہا تیسری رکعت میں قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھتے تھے **باب القنوت فی الوتر** وتر میں قنوت پڑھنے کا بیان **عن** الحسن بن علی قال علمنی رسول اللہ کلمات اقولھن فی الوتر قال الیزجوانی فی قنوت الوتر اللھم اھدنی فیمن ھدیت وعافنی فیمن عافیت وتولنی فیمن تولیت وبارک لی فیما اعطیت وقنی شر ما قضیت انک تقضی ولا یقضی علیک وانہ لا یذل من والیت تبارکت وتعالیت **ترجمہ** امام حسن بن علی سے روایت ہے رسول اللہ نے مجھکو چند کلمے سکھائے جنکو میں وتر میں کہا کرتا ہوں یزید بن ہرون نے روایت میں یوں کہا کہ قنوت میں کہا کرتا ہوں اللھم اھدنی فیمن ھدیت الخ تک **عن** علی بن ابیطالب ان رسول اللہ کان یقول فی آخر وتره - اللھم انی اعوذ برضاک من سخطک وبمعافاتک من عقوبتک واعوذ بک منک لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ وتر کی بعد یہ دعا پڑھتے اللھم انی اعوذ بک الخ تک **عن** ابی بن کعب ان رسول اللہ قنت یعنی فی الوتر قبل الرکوع **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ نے قنوت پڑھی وتر میں قبل رکوع کے۔ کہا ابوداؤد نے سوا عیسیٰ بن یونس کے اور بہت لوگوں نے اس حدیث کو روایت کیا مگر قنوت کا ذکر نہیں کیا بلکہ ابی بن کعب سے یہ روی ہے کہ وہ قنوت نصف رمضان کے نصف اخیر میں پڑھتے تھے **ف** یہی قول شافعی اور احمد کا اور ابوحنیفہ کے نزدیک سال بھر پڑھے **عن** محمد عن بعض اصحابہ ان ابی بن کعب امھم یعنی فی رمضان وکان یقنت فی النصف الاخر من رمضان **ترجمہ** ابی بن کعب نے امامت کی لوگوں کی رمضان میں اور وہ قنوت پڑھتے تھے رمضان کی اخیر نصف میں **عن** الحسن ان عمر بن الخطاب جمع الناس علی ابی بن کعب فکان یصلی لھم عشرین لیلۃ ولا یقنت بھم الا فی النصف الباقی فاذا کانت العشر الاواخر تخلف فصلی فی بیتہ فکانوا یقولون ابق ابی **ترجمہ** حسن سے روایت ہے حضرت عمر نے جمع کیا لوگوں کو ابی بن کعب پر وہ لوگوں کے ساتھ بیس راتوں تک نماز پڑھا کرتی تھے مگر قنوت نصف اخیر میں پڑھتے جب اخیر کے دس دن رہ جاتے تو اپنے گھر میں نماز پڑھا کرتی لوگ کہتے ابی بھاگ گیا۔ کہا ابوداؤد نے ان دونو حدیثوں سے معلوم ہوا کہ حدیث ابی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قنوت پڑھا وتر میں کچھ چیز نہیں ہے **ضعیف** اسی طرح جو روایت کیا نسائی اور ابن ماجہ نے ابی بن کعب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھتے تھے اور قنوت رکوع سے پہلی پڑھتے تھے اور خطیب

فی کتاب القنوت من عبداللہ بن مسعود رسول اللہ نے قنوت پڑھا وتر میں قبل رکوع کے ذکر کیا اس حدیث کو ابن جوزی نے تحقیق میں اس پر سکوت کیا اس سے ابونعیم فی حلیہ من ابن عباس ہے کہ رسول اللہ نے تین رکعتیں وتر کی پڑھیں اور قنوت پڑھا رکوع سے پہلی اور طبرانی اوسط میں ابن عمر سے کہ رسول اللہ وتر کی تین رکعتیں پڑھتے تھے اور قنوت رکوع سے پہلے پڑھتے تھے۔ سفر السعادت میں ہے کہ امیرالمومنین عمر اور ابی بن کعب و عبداللہ بن مسعود سے ثابت ہوا ہے کہ انھوں نے قنوت وتر میں پڑھا لیکن یقین ہے کہ بغیر خدا ہی روایت نہیں ہے کہ آپ نے قنوت پڑھا وتر میں اور جو روایت آئی بھی ہو گی تو طعون اور مقری ہو گی امام اعظم نے فرمایا کہ قنوت صبح کی نماز میں ثابت ہے پر وتر میں حدیث صحیح سے ثابت نہیں ہے۔ دعا قنوت سب سے صحیح وہی ہے جو اوپر امام حسن علیہ السلام کے روایت سے گزری۔ اور ایک یہ بھی دعا ہے جو بروقت مصیبت کے پڑھی جاتی ہے کفار پر بددعا کرنے کیلئے اللھم اغفر للمومنین والمومنات والمسلمین والمسلمات والف بین قلوبھم واصلح ذات بینھم وانصرھم علی عدوک وعدھم اللھم العن کفرۃ الذین یصدون عن سبیلک ویکذبون رسلک ویقاتلون اولیاءک اللھم خالف بین کلمتھم وزلزل اقدامھم وانزل بھم بأسک الذی لا ترده عن القوم المجرمین۔ اور ایک یہ بھی دعا ہے اللھم انی اعوذ برضاک من سخطک واعوذ بمعافاتک من عقوبتک جو اوپر گزری گزرنا ہی کی روایت میں ہے کہ یہ دعا آپ نے نماز سے فارغ ہو کر پڑھتے اور ایک یہ بھی دعا ہے اللھم انا نستعینک الخ تک کہ صحیح روایت سے ثابت نہیں رسول اللہ سے **باب** فی الدعاء بعد الوتر وترک بعد کون سی دعا پڑھے **عن** ابن کعب قال کان رسول اللہ اذا سلم فی الوتر قال سبحان الملک القدوس **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ جب وتر پڑھ کر سلام پھیرتے تو سبحان الملک القدوس کہتے **ف** زیادہ کیا نسائی نے کہ تین بار بلند کرتے اور تیسری بار میں **عن** ابی سعید قال قال رسول اللہ من نام عن وترہ او نسیہ فلیصله اذا ذکرہ **ترجمہ** ابوسعید سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ نے جو شخص سو جاوے وتر پڑھ کر یا بھول جاوے تو کو جب یاد آوے پڑھ لیوے **ف** یہ حکم استحبابی ہے جیسے دوسری حدیث میں بطیفہ کو فرمایا اگر یارات کو نہ پڑھ سکا تو دن کو قضا کر لیوے بعضوں نے کہا اس حدیث سے وترکا وجوب ثابت ہوتا ہے **باب** فی الوتر قبل النوم سونے سے پہلے وتر پڑھ لینے کا بیان **عن** ابوہریرۃ قال اوصانی خلیلی صلی اللہ علیہ بثلاث لا ادعھن فی سفر ولا حضر رکعتی الضحی وصوم ثلاثة ایام من الشھر وان لا انام الا علی وتر **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے مجھ کو وصیت کی میرے دوست محمد صلعم نے تین باتوں کی جنکو میں نہیں چھوڑتا سفر میں نہ حضر میں دو رکعتیں چاشت کے اور تین روزے ہر مہینے میں اور نہ سونا مگر وتر پڑھ کر **ف** ابن حجر نے کہا شاید ابوہریرہ کو آپ نے وتر سونے سے پہلے پڑھنے کا الوسطی حکم دیا کہ وہ آپ کے حدیثوں کے سننے میں پوری رات تک مشغول رہتے ہونگے اور سونے سے زیادہ تو خوف ہوا ایکو قضا ہو جانیکا اور صحت سوجانی کی وتر سے پہلے واللہ اعلم **عن** ابی الدرداء قال اوصانی خلیلی صلعم بثلاث لا ادعھن بشیء اوصانی بصیام ثلثة ایام من کل شھر وان لا انام الا علی وتر وبسبحة الضحی فی الحضر والسفر **ترجمہ** ابودرداء سے روایت ہے وصیت کی میرے دوست محمد صلعم نے تین باتوں کی جنکو میں نہیں چھوڑتا کسی عذر سے ایک تو تین روزے کہنا ہر مہینے میں دوسری نہ سونا مگر وتر پڑھ کر تیسری دو رکعتیں چاشت کا ادا کرنا حضر اور سفر میں **عن** ابی قتادة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لابی بکر متی توتر قال اوتر من اول اللیل وقال لعمر متی توتر قال آخر اللیل فقال لابی بکر اخذ ھذا بالحزم وقال لعمر اخذ ھذا بالقوۃ **ترجمہ** ابوقتادہ سے روایت ہے رسول اللہ نے حضرت ابوبکر سے فرمایا تم وتر کب پڑھا کرتی ہو انہوں نے کہا اول شب میں پھر حضرت عمر سے فرمایا تم وتر کب پڑھا کرتی ہو انہوں نے کہا اخیر شب میں آپ نے ابوبکر سے کہا انہوں نے احتیاط پر عمل کیا اور تم نے قوت پر

صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم

(ایسا نہ ہو جاوین اور وتر کا وقت گذر جاوے) اور عمر نے کہا انہون نے مشکل کام کو اختیار کیا جس مین طاقت چاہیے **ف** بہتر بھی ہے جسکو ہر وقت ایسا نہ ہو اخیر شب مین جاگنے پر کہ وتر کی تاخیر کری اور تہجد ادا کر کی اخیر مین وتر پڑہی لیکن جو شخص کمزور ہو یا آنکھ کھلنے کا بھروسا نہ ہو وتر اول شب مین پڑہ لی پھر اگر آنکھ کھلے تو تہجد پڑہی لیکن تردد باقی نہ رہی جیسا کہ اوپر پارہ کے شروع مین آویگا **باب** فی وقت الوتر وترکے وقت کا بیان **عن** مسروق قال قلت لعائشۃ متی کان یوتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت کل ذلک قد فعل وتر اول اللیل و وسطہ و آخرہ ولکن انتہی وترہ حین مات الی السحر **ترجمہ** مسروق سے روایت ہی مین نے حضرت عائشہ رضی سے پوچہا رسول اللہ صلعم وتر کس وقت پڑہتے تہے انہون نے کہا ہر وقت کبہی اول شب مین کبہی اخیر شب مین لیکن وفات کے قریب وتر کو سحر کی تریب پڑہا کرتے تہے **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بادروا الصبح بالوتر **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ نے فرمایا جلدی پڑہو وتر صبح ہوجانے سے پہلے **ف** جب صبح ہوگئی پھر وتر نہ رہا یہی قول ہے عطا اور احمد اور مالک کا اور بعضون کے نزدیک قضا کری اوسکو اگرچہ صبح ہوجاوی بدلیل اوس حدیث کے جو اوپر گزری ابوسعید سے **عن** معاویۃ بن صالح عن عبد اللہ بن ابی قیس قال سالت عائشۃ عن وتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت ربما اوتر اول اللیل وربما اوتر من آخرہ قلت کیف کانت قراتہ کان یسر بالقراءۃ ام یجہر قالت کل ذلک کان یفعل ربما اسر وربما جہر وربما اغتسل وربما توضا فنام **ترجمہ** عبداللہ بن ابی قیس سے روایت ہے مین نے حضرت عائشہ رضی سے پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کب پڑہتے تہے انہون نے کہا اول شب مین کبہی اخیر شب مین مین نے کہا قرات کیونکر کرتے تہے پکار کر یا آہستہ انہون نے کہا ہر طرح کبہی پکار کر کبہی آہستہ کبہی غسل کر کے سوتے کبہی وضو کر کے رہتے جناب سے **ف** اس مسئلہ کو بیان کر دیا **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اجعلوا آخر صلوتکم باللیل وترا **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ نے فرمایا اخیر نمازون مین رات کے وتر کو کرو **ف** یعنی سب کے آخر مین وتر پڑہا کرو الحمد للہ

تمام ہوا پارہ آٹہوان سنن ابو داؤد کے بتیس پارون مین سے اور پورا ہوگیا ربع پہلا

اس پارہ کی تمامی سے اب شروع کرتا ہون پارہ نوان اور ربع دوسرا

مدد اوند کریم کے فضل اور عنایت پر بہروسا کر کے اور دعا کرتا ہون

اوس شہنشاہ حقیقی کے درگاہ بی پرواہ مین جیسا

تو فی مجہہ گنہگار ضعیف کو قوت عطا فرمائے

اس کتاب عظیم کے ایک ربع پورا

کرنیکی ایسی ہی توفیق دی اس کتاب کے تمام کرنیکی اپنی رحمت اور کرم سے کوئی نہ گناہ ہمارا نہین ہے سوا تیری تو ہی مالک ہے اور تو ہی معین ہے۔ واخر دعوانا

ان الحمد للہ رب العالمین

تم الجزء الثامن وکمل الربع الاول مما ویتلوہ الجزء التاسع والربع الثانی انشاء اللہ

فہرست پارہ ہشتم سنن ابو داؤد علیہ الرحمۃ

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۳۰۹	دن کے نماز کا بیان۔	۳۲۹	شب قدر کا اخیر کے ساتون راتون مین ہونا۔
〃	صلوٰۃ التسبیح کا بیان۔	۳۳۰	ستائیسوین رات کا شب قدر ہونا۔
۳۱۰	مغرب کے سنتون کو کہان پڑہنا چاہیے۔	〃	ساری رمضان مین شب قدر ہونا۔
۳۱۱	عشا کے سنتون کا بیان۔	〃	قرآن کم سے کم کتنے دنون مین ختم کرے۔
〃	شب بیداری اور تہجد کا بیان	۳۳۱	قرآن کے پارے اور حصے کرنا۔
〃	تہجد کی فرضیت منسوخ ہونا۔	۳۳۳	آیتون کا شمار۔
۳۱۲	شب بیداری اور تہجد گزاری کا بیان۔	〃	سجدہ تلاوت کا بیان۔
〃	نماز مین اونگھنے لگے تو کیا کرے۔	۳۳۴	مفصل مین سجدہ تلاوت نہ ہونیکا بیان۔
۳۱۳	جس شخص کا وظیفہ ناغہ ہو جاوے وہ کیا کرے	〃	والنجم مین سجدہ کرنے کا بیان۔
	جس شخص کے نیت رات کو اوٹھنے کے تہجد وہ	〃	اذا السماء انشقت اور اقرا مین سجدہ کرنیکا بیان
〃	پڑہ نہ سکا اسکے ثواب کا بیان۔	۳۳۵	ص مین سجدہ کرنے کا بیان۔
〃	رات کا کونسا حصہ عبادت کے لیے افضل ہے	〃	جو شخص سوار ہو اور سجدہ کی آیت سنے تو کیا کرے
۳۱۴	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کس وقت	〃	سجدہ تلاوت مین کیا کہے۔
	اوٹھتے تھے۔	〃	جو شخص بعد صبح کی نماز کی سجدہ کی آیت پڑہے وہ کب سجدہ کرے
۳۱۵	رات کی نماز دو دو رکعتین ہین۔	۳۳۶	وتر کا بیان۔
۳۱۶	قرات پکار کر تھی مین کرنا۔	〃	وتر پڑہنا سنت ہے۔
۳۱۸	تہجد کے رکعتونکا بیان۔	〃	جو شخص وتر نہ پڑہے تو کیا۔
۳۲۵	نماز مین سیاندردی کرنا بہتر ہے۔	۳۳۷	وتر مین کونسی سورتین پڑہی۔
〃	تراویح کا بیان۔	〃	وتر مین قنوت پڑہنے کا بیان۔
۳۲۶	شب قدر کا بیان۔	۳۳۸	وتر کے بعد کون سی دعا پڑہے۔
۳۲۹	اکیسوین شب شب قدر ہے۔	〃	سونے سے پہلے وتر پڑہ لینے کا بیان۔
〃	ستروین رات شب قدر ہے۔	۳۳۹	وتر کے وقت کا بیان۔

اشتہار یہ پیاسون پر لیے ہیچ دل شائقون کے بانٹا جاتا ہے اور جو شخص اسکو بیچنا چاہے اجازت راقم الحروف سے لیوے بدون اجازت کسی کو نہ چاہیے
محمد یامین عفی عنہ سوداگر کشمیری

الجزو التاسع

پارۂ تلون

الم تر کیف فعل ربک الی آخرہ

ربع دوسرا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب فی نقض الوتر وترد و بارہ نہ پڑہنا چاہیے **عن** قیس بن طلق قال زارنا طلق بن علی فی یوم من رمضان وامسی عندنا وافطر ثم قام بنا تلک اللیلۃ وأوتر بنا ثم انحدر الی مسجدہ فصلی باصحابہ حتی اذا بقی الوتر قدم رجلا فقال اوتر باصحابک فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا وتران فی لیلۃ ترجمہ قیس بن طلق سے روایت ہے طلق بن علی رضہ ایک دن رمضان مین ہمارے پاس آئے اور شام تک رہے اور روزہ افطار کیا پھر کھڑے ہوئے نماز پڑہائی اور وتر پڑہا بعد اوسکے اپنی مسجد مین گئے اور اپنے لوگون کے نماز پڑہائی جب وتر باقی رہ گئے تو ایک اور شخص کو آگے کر دیا اور کہا تو وتر پڑہا کیونکہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے ایک رات مین دو وتر نہین ہو سکتے **باب** القنوت فی الصلوۃ نماز مین دعا قنوت پڑہنے کا بیان **عن** ابی ہریرۃ قال واللہ لاقربن بکم صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فکان ابو ہریرۃ یقنت فی الرکعۃ الاخرۃ من صلاۃ الظہر وصلاۃ العشاء الاخرۃ وصلاۃ الصبح فیدعو للمؤمنین ویلعن الکافرین ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے اونہون نے کہا قسم خدا کے مین رسول اللہ کی سی نماز پڑہونگا راوی نے کہا ابو ہریرہ قنوت پڑہتے تہے اخیر رکعت مین ظہر کے اور عشا کے اور فجر کے دعا کرتے تہے مسلمانون کیواسطے اور لعنت کرتے تہے کافرون پر **عن** البراء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقنت فی صلوۃ الصبح زاد ابن معاذ وصلوۃ المغرب ترجمہ براء سے روایت ہے رسول اللہ قنوت پڑہتے تہے فجر کے نماز مین اور ایک روایت مین ہے مغرب کے نماز مین **عن** ابی ہریرۃ قال قنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صلاۃ العتمۃ شہرا یقول فی قنوتہ۔ اللہم انج الولید بن الولید۔ اللہم انج سلمۃ بن ہشام۔ اللہم انج المستضعفین من المؤمنین۔ اللہم اشدد وطأتک علی مضر۔ اللہم اجعلہا علیہم سنین کسنی یوسف قال ابو ہریرۃ وصلی لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فلم یدع لہم فذکرت ذلک لہ فقال وما لہم قد ذہبت صواتہم ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت پڑہی عشا نماز مین ایک مہینہ تک آپ فرماتے تہے قنوت مین یا اللہ نجات دی ولید بن ولید کو یا اللہ نجات دی سلمہ بن ہشام کو (یہ لوگ قید تہے کفار کے ہاتہ مین) یا اللہ نجات دی ضعیف مسلمانون کو۔ یا اللہ سخت کر عذاب اپنا مضر پر۔ یا اللہ بیہیج قحط ڈال جیسے یوسف کے زمانی مین قحط ہوا تہا۔ ابو ہریرہ نے کہا ایک روز آپنے صبح کی لیکن اون لوگون کے لیے دعا نہ مانگی مین نے آپ سے بیان کیا آپنے فرمایا تو کیا دیکہتا ہے وہ لوگ (ولید اور سلمہ) آگئے (مدینے مین کفار کے ہاتہ سے نجات پاکے) **عن**

ابن عباس قال قنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم شہرا متتابعا فی الظہر والعصر والمغرب والعشاء وصلاۃ الصبح
فی دبر کل صلاۃ اذا قال سمع اللہ لمن حمدہ من الرکعۃ الاخرۃ یدعو علی احیاء من بنی سلیم علی رعل وذکوان
وعصیۃ ویؤمن من خلفہ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی نے برابر ایک مہینے تک قنوت پڑھی ظہر اور
عصر اور مغرب اور عشا میں اور فجر میں ہر نماز میں جب اخیر رکعت میں سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تھے بددعا کرتے تھے چند قبیلوں پر یعنی
سلیم میں سے رعل اور ذکوان اور عصیہ پر اور منتظر آمین کہتے تھے عن انس بن مالک انہ سئل ھل قنت النبی صلے اللہ علیہ
وسلم فی صلاۃ الصبح فقال نعم فقیل لہ قبل الرکوع او بعد الرکوع قال بعد الرکوع قال مسدد بیسیر ترجمہ انس
بن مالک سے روایت ہے ان سے سوال ہوا رسول اللہ صلعم نے قنوت پڑھی ہے صبح کی نماز میں انہوں نے کہا ہاں پھر سوال ہوا قبل رکوع
کی پڑھی ہے یا بعد رکوع کے انہوں نے کہا بعد رکوع کے۔ مسدد کی روایت میں ہے تھوڑی مدت تک عن محمد بن سیرین قال قنت
عمر صلی مع النبی صلے اللہ علیہ وسلم صلاۃ الغداۃ فلما رفع راسہ من الرکعۃ الثانیۃ قام ھنیئۃ ترجمہ محمد بن سیرین
سے روایت ہے مجھ سے بیان کیا اوس شخص نے جسنے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ صبح کے جب آپ نے سر اوٹھایا دوسری
رکعت پڑھ کر تھوڑی دیر تک کھڑے رہے (قنوت پڑھنا بیچ میں) ف اکثر علما کے نزدیک قنوت پڑھنا فرائض میں نہ چاہیے
اور شافعی کے نزدیک نماز فجر میں ہمیشہ دوسری رکعت کے بعد رکوع کے پڑھنا چاہیے اور جو وقت کوئی نازلہ یا آفت مسلمانوں پر آوے
تو سب کے نزدیک پڑھنا چاہیے باب فضل التطوع فی البیت گھر میں نفل پڑھنے کی فضیلت عن زید بن ثابت انہ
قال احتجر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی المسجد حجرۃ فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج من اللیل فیصلی فیہا
قال فصلوا معہ بصلاتہ یعنی حجرۃ وکانوا یاتونہ کل لیلۃ حتی اذا کان لیلۃ من اللیالی لم یخرج الیہم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فتنحنحوا ورفعوا اصواتہم وحصبوا بابہ قال فخرج الیہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مغضبا فقال لہم ما زال بکم صنیعکم حتی ظننت ان ستکتب علیکم فعلیکم بالصلاۃ فی بیوتکم
فان خیر صلوۃ المرء فی بیتہ الا الصلاۃ المکتوبۃ ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے مسجد میں حجرہ بنایا آپ رات کو باہر کرتوں میں نماز پڑھا کرتے لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھنا شروع کی اور ہر رات کو
آپ پاس آنے لگے ایک رات آپ باہر نکلی اون لوگوں نے کھنکارنا شروع کیا اور پکارنا اور دروازہ پر آپ کے کنکریاں (میں خیال کرتا ہوں
کہ شاید آپ سو گئے ہیں تو نماز کو لیٹے ہوئے ہوں) پھر آپ باہر نکلے غصہ میں اور فرمایا اے لوگو تم ایسا ہی کیے جاتی ہو یہاں تک
مجھ گمان ہوا تم پر فرض ہو جاوے گا تم کو چاہیے گھروں میں نماز پڑھا کرو کیونکہ گھر میں سب نمازیں پڑھنا بہتر ہے سوا فرض کے اگر وہ
مسجد میں جماعت سے پڑھنا افضل ہے۔ عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اجعلوا فی بیوتکم من صلاتکم
ولا تتخذوھا قبورا ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو اور اوزا کو قبر نہ
مت بناؤ ف جیسے قبروں میں اللہ کا ذکر نہیں ہوتا یا قبرستان میں نماز نہیں ہوتی اسطرح گھر کو مت بناؤ عن عبداللہ

بن جیسے الخثعمی از النبی صلے اللہ علیہ وسلم سئل ای الاعمال افضل قال طول القیام قیل فای الصدقۃ افضل
قال جھد المقل قیل فای الھجرۃ افضل قال من ھجر ما حرم اللہ علیہ قیل فای الجھاد افضل قال من جاھد
المشرکین بمالہ ونفسہ قال فای القتل اشرف قال من اھریق دمہ وعقر جوادہ ترجمہ عبد اللہ بن حبشی الخثعمی
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا کہ عملوں مین کونسا عمل افضل ہے آپ نے فرمایا دیر تک کھڑا رہنا نماز مین پھر
سوال ہوا کہ کونسا صدقہ افضل ہے آپ نے فرمایا جو کم مال والا محنت کرکے صدقہ دیوے ۔ پھر سوال ہوا کون سی ہجرت افضل ہے فرمایا
جو چیز اللہ نے حرام کی ہے اسکو چھوڑ دینا پھر سوال ہوا کونسا جہاد افضل ہے فرمایا جو جہاد مشرکون کے ساتھ ہو اپنے مال اور جان سے پھر سوال ہوا کونسا قتل
افضل ہے فرمایا جسکا خون بہایا جاوے اور اوسکے گھوڑے کے ساتھ پاؤن کاٹے جاوین (خدا کے راہ مین) **باب** الحث علی قیام
اللیل شب بیداری کی فضیلت کا بیان **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحم اللہ رجلا قام
من اللیل وایقظ امرأتہ فصلت فان ابت نضح فی وجھھا الماء رحم اللہ امرأۃ قامت من اللیل وصلت وایقظت زوجھا فان ابی نضحت فی وجھہ الماء ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحم کرے
اللہ تعالی اوس شخص پر جو رات کو اوٹھے اور نماز پڑھے پھر اپنے جورو کو جگادے وہ بھی نماز پڑھے اگر وہ نہ اوٹھے تو اوسکے منھ پر پانی چھڑک
دے رحم کرے اللہ اوس عورت پر جو رات کو اوٹھے اور نماز پڑھے اور اپنے خاوند کو جگادے اگر وہ نہ اوٹھے تو اوسکے منھ پر پانی چھڑک
دے **عن** ابی سعید و ابی ھریرۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من استیقظ من اللیل فاوقظ امرأتہ
فصلیا رکعتین جمیعا کتبا من الذاکرین کثیرا والذاکرات ترجمہ ابو سعید اور ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
نے فرمایا جو شخص رات کو جاگا اور اپنی عورت کو جگادی پھر دونو دو رکعتین پڑھین تو ذاکرین اور ذاکرات مین سے لکھے جاوینگے **ف**
پھر دونو حدیثین ایکجا کرکے یہ دونو حدیثین آنوین ہیں باب قیام اللیل مین **باب** فی ثواب قراۃ القرآن قرآن پڑھنے کا ثواب **عن**
عثمان ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ ترجمہ حضرت عثمان سے روایت ہے رسول اللہ
نے فرمایا بہتر تم مین وہ شخص ہے جو قرآن شریف سیکھے اور سکھادی **عن** معاذ الجھنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال من قرأ القرآن وعمل بما فیہ البس والداہ تاجا یوم القیامۃ ضوءہ احسن من ضوء الشمس فی بیوت الدنیا
لو کانت فیکم فما ظنکم بالذی عمل بھذا ترجمہ معاذ الجھنی سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص
نے قرآن پڑھا اور اوسپر عمل کیا تو اوسکے ماں باپ کو دو تاج پہناوے جاوینگے قیامت کے روز جنکی روشنی سورج کی چمک سے بھی زیادہ ہوگی اگر سورج
تمہارے گھرون مین ہوتا (یعنی اب تو چوتھے آسمان پر ہے تب ہے اوسکی چمک کا یہ حال ہے کہ آنکھ نہین ٹھہرتی مگر اون تاجون کی چمک
اتنی ہوگی جیسے سورج کی چمک جب وہ تمہارے پاس جاوے) پھر جب اوسکے ماں باپ کا یہ درجہ ہوا تو خیال کرو خود اوس شخص کا جس نے
قرآن پر عمل کیا کیا مرتبہ ہوگا **عن** عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الذی یقرأ القرآن وھو ماھر بہ مع السفرۃ
الکرام البررۃ والذی یقرأہ وھو یشتد علیہ فلہ اجران ترجمہ حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ نے

فرمایا جو شخص قرآن کو پڑھتا ہی اچھی طرح سے مہارت کے ساتھ (یعنی تجوید سے یاد ہو یا خوب ہی یا پڑھتے پڑھتے زبان پر چڑھ گیا ہی اور روانی ہی
وہ تو بڑی عزت والی فرشتوں اور پیغمبروں کے ساتھ ہوگا اور جو شخص اوسکو اٹک اٹک کر محنت اٹھا کر پڑھتا ہی اوسکو دونا ثواب ہی ع

ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما اجتمع قوم فی بیت من بیوت اللہ تعالی یتلون کتاب اللہ ویتدارسونہ
بینھم الا نزلت علیھم السکینۃ وغشیتھم الرحمۃ وحفتھم الملائکۃ وذکرھم اللہ فیمن عندہ ترجمہ ابوہریرہ سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لوگ ایک گھر میں اللہ کے گھروں میں سے (یعنی کسی مسجد میں) جمع ہوکر قرآن
شریف کو پڑھتے ہیں اور ایکدوسرے کو پڑھاتے ہیں تو اون پر سکینہ اترتے ہی (سکینہ سے مراد اللہ کی رحمت ہی یا کوئی فرشتہ ہی
یا صفائی قلب اور راحت اور اطمینان مراد ہی) اور رحمت اونکو ڈھانک لیتی ہی اور فرشتے اونکو گھیر لیتے ہیں اور اللہ جل جلالہ اونکا
ذکر کرتا ہے اون لوگوں میں جو اوسکے پاس رہتے ہیں (ملایکہ مقربین) ع عن عقبۃ بن عامر الجھنی قال سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وھو علی المنبر یقول ما لکم تحبون اذا غدا احدکم الی بطحان او العقیق فیاخذ ناقتین کوماوین
زھراوین بغیر اثم ولا بقطیعۃ رحم فقلنا کلنا یا رسول اللہ نحب ذلک قال افلا یغدو احدکم الی المسجد
فیتعلم آیتین من کتاب اللہ عزوجل خیر لہ من ناقتین واثلاث من ثلاث خیر لہ من ثلاث مثل اعدادھن من الابل ع عن
عامر جہنی سے روایت ہی رسول اللہ صلعم ہمارے پاس آئے اور ہم مسجد کے سایبان میں بیٹھے تھے آپنے فرمایا تم میں کون پسند کرتا ہی
کہ بطحان یا عقیق تک جاوی (بطحان اور عقیق دو وادی ہیں مدینے کی پاس) پھر دو اونٹنی بڑی کوہان والی صوف نکلے بغیر کسی گناہ
یا قطع رحم کے (یعنی کسیکا مال نہ مارے نہ رشتہ داروں سے رشتہ توڑے) اور ایسی دو اونٹنی عمدہ خریدے ہمارے واسطے
یا رسول اللہ ہم میں ہر ایک یہ بات چاہتا ہی آپنے فرمایا اگر تم میں سے کوئی صبح کو ہر روز مسجد میں جاوے اور دو آیتیں قرآن
شریف کی سیکھے تو وہ دو اونٹنی سے بہتر ہیں اور تین آیتیں تین اونٹنی سے بہتر ہیں اسی طرح باب فضائل القرآن فی القرآن کتاب سورہ فاتحہ
کی فضیلت کا بیان ع عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحمد للہ رب العلمین ام القرآن وام الکتاب
والسبع المثانی ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ نے فرمایا سورہ فاتحہ قرآن کی جڑ ہی اور کتاب کی جڑ ہی اور سبع مثانی
ہی ف یعنی اوس میں سات آیتیں ہیں مکرر سہ کرر پڑھی جاتی ہیں ہر نماز میں یا جس میں اللہ جل جلالہ کی حمد اور ثنا ہی وہ سات
آیتیں بسم اللہ سمیت ہیں یا بسم اللہ کے سوا اوس صورت میں صراط الذین انعمت علیھم جیسی آیت ہوگی غیر المغضوب علیھم ولا الضالین
ساتویں آیت ع عن ابی سعید بن المعلی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر بہ وھو یصلی فدعاہ قال فصلیت ثم اتیتہ
قال فقال ما منعک ان تجیبنی قال کنت اصلی قال الم یقل اللہ عزوجل یا ایھا الذین امنوا استجیبوا للہ وللرسول
اذا دعاکم لما یحییکم لاعلمنک اعظم سورۃ من القرآن وفی القرآن شک خالد قبل ان اخرج من المسجد قال
قلت یا رسول اللہ قولک قال الحمد للہ رب العلمین ھی السبع المثانی الذی اوتیت والقرآن العظیم ترجمہ
ابی بن المعلی رضی اللہ

تو نی مجھے جواب کیون نہین دیا انہون نے کہا مین نماز پڑھ رہا تھا آپنے فرمایا اللہ جل جلالہ نے کیا یہ نہین فرمایا ای ایمان والو جواب دو اللہ اور اوسکے رسول کو جب اوسکا رسول تمھین بلاوے اوس کام کیواسطے جسمین تمھاری زندگی ہے (یعنے آخرت کی لذت) **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز مین رسول اللہ کا جواب دینا فرض ہے اور اونکو جواب دینے سے نماز نہین جاتی بعضونکے نزدیک نماز جاتی رہتی ہے مگر زمانہ کا تو زمانا ایسے وقت مین ضرور ہی **ت** مین تجھکو ایک بڑی سورت قرآن کی سکھاؤنگا مسجد سے نکلنے کی پیشتر مین نے کہا جب آپ مسجد سے نکلنے لگے) یارسول اللہ آپنے کیا فرمایا تھا آپنے فرمایا وہ سورت الحمد للہ رب العالمین ہے جو سبع مثانی ہے مجھکو ملی ہے اور قرآن عظیم ہے **ف** یعنے جو اللہ جل جلالہ نے دوسری مقام پر فرمایا ولقد اتیناک سبعا من المثانی والقرآن العظیم ہمنے مجھکو سبع مثانی دی اور قرآن عظیم دیا مراد اوس سے سورہ فاتحہ ہے۔ یہ سورت قرآن شریف کے تمام مضامین کا خلاصہ ہے توحید و حشر و نشر اور حمد و ثنا اور رحمت الٰہی اور قصص اور مواعظ اور صفات اللہ سب پر مشتمل ہے **باب** من قال ھی من الطول سورۃ فاتحہ کا لمبی سورتین مین سے ہونا **عن** ابن عباس قال اوتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبعا من المثانی الطول و اوتی موسی ستا فلما القی الالواح رفع ثنتان و بقین اربع **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سات آیتین مثانی جو بہت لمبی ہین (یعنے اون کے معانی لمبے ہین اگرچہ الفاظ مختصر ہین) ملین اور موسی علیہ السلام کو چھ آیتین ملین جب اونہون نے غصے مین آکر تختیان (جن پر تورات لکھی ہوی تھی) زمین پر ڈالدین دو آیتین اوٹھ گئین اور چار رہ گئین **باب** ماجاء فی آیۃ الکرسی آیۃ الکرسی کی فضیلت کا بیان **عن** ابی بن کعب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا المنذر ای آیۃ معک من کتاب اللہ اعظم قال قلت اللہ و رسولہ اعلم قال یا المنذر ای آیۃ معک من کتاب اللہ اعظم قال قلت اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم قال فضرب فی صدری وقال لیھنک ابا المنذر العلم **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا ای ابا المنذر (کنیت ہے ابی بن کعب کی) کونسی آیت کتاب اللہ مین بڑی ہے۔ انہون نے کہا اللہ و رسول خوب جانتا ہے آپنے فرمایا ای ابو المنذر کون سی آیت اللہ کی کتاب مین بڑی ہے مین نے کہا اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم آپنے میری سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا مبارک ہو علم تجھکو ای ابا المنذر **ف** آیۃ الکرسی کے بڑی ہے مراد یہ ہے کہ اوسمین الفاظ زیادہ ہین بہ نسبت اور آیتون کے یا اوس کے معانی بہت بڑی ہین یا اوسکا درجہ بہت بڑا ہے کہ اوسمین اللہ جل جلالہ کے عظمت اور جلال اور صفات کا کامل بیان ہے **باب** فی سورۃ الصمد سورہ اخلاص کے فضیلت کا بیان **عن** ابی سعید الخدری ان رجلا سمع رجلا یقرا قل ھو اللہ احد یرددھا فلما اصبح جاء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ و کان الرجل یتقالھا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ انھا لتعدل ثلث القرآن **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے ایک شخص نے سنا ایک شخص کو قل ہو اللہ بار بار پڑھتے ہوئے جب صبح ہوئی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا اور آپسے بیان کیا اور وہ کم سمجھتا تھا اس سورت کو رسول اللہ نے فرمایا قسم اوس شخص کے جسکے قبضے مین میری جان ہے وہ برابر ہے تہائی قرآن کے **باب** فی المعوذتین

قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کی فضیلت کے بیان مین **عن** عقبۃ بن عامر قال کنت اقود برسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ناقتہ فی السفر فقال لی یا عقبۃ الا اعلمک خیر سورتین قرئتا فعلمنی قل اعوذ برب
الفلق وقل اعوذ برب الناس قال فلم یرنی سررت بھما جدا فلما نزل لصلاۃ الصبح صلی بھما صلاۃ الصبح
للناس فلما فرغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الصلاۃ التفت الی فقال یا عقبۃ کیف رأیت **ترجمہ** عقبہ بن
عامر سے روایت ہی مین سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹ کو سفر مین کھینچتا تہا آپنے مجھسے فرمایا ای عقبہ کیا مین
تجھکو دو بہتر سورتین نہ سکہاؤن پہر آپنے مجھے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس سکہایا اور آپنے مجھے بہت خوش
ہوتے نہ پایا (ان سورتون کی سیکھنے سے) جب آپ صبح کو اوتری تو صبح کی نماز پڑہائی لوگون کو اور بہی دونو سورتین نماز مین
پڑہین جب نماز سے فارغ ہوئی میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ای عقبہ تم نی کیسا سمجہا اسی تو کہو **ف** یعنی یہ سورتین بڑی
کام کی ہین نہایت فائدہ کی ہین دفع سحر اور دفع بلیات کے لیے انکا پڑہنا مجرب ہی **عن** عقبۃ بن عامر قال بینا
انا اسیر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین الجحفۃ والابواء اذ غشیتنا ریح وظلمۃ شدیدۃ فجعل رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یتعوذ باعوذ برب الفلق واعوذ برب الناس ویقول یا عقبۃ تعوذ بھما فما تعوذ متعوذ
بمثلھما قال وسمعتہ یؤمنا بھما فی الصلاۃ **ترجمہ** عقبہ بن عامر سے روایت ہی مین سیر کر رہا تہا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ درمیان مین جحفہ اور ابواء کی (دو مقامون کے نام ہین) دفعۃ تاریکی نے ہمکو دابنب لیا اور آندہی
چلنے لگی رسول اللہ صلعم قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑہنے لگے اور فرماتے تہے ای عقبہ پناہ مانگا کر ان سورتون کے
ساتہہ کسی پناہ مانگنے والے نے ایسی پناہ نہ مانگی عقبہ نے کہا مین نی سنا آپ ان سورتون کو نماز مین پڑہا کرتے تہے امامت مین **باب**
کیف یستحب الترتیل فی القرأۃ ترتیل کا بیان **ف** ترتیل کہتے ہین کلام اللہ کو صاف صاف آہستہ آہستہ پڑہنا کہ جیسے بیچ
مین آہن اور مد اور وقف کو اچھی طرح ادا کرنا **عن** عبداللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقال لصاحب القرآن
اقرأ وارتق ورتل کما کنت ترتل فی الدنیا فان منزلتک عند آخر آیۃ تقرؤھا **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو سے روایت
ہی رسول اللہ صلعم نی فرمایا قرآن والی سے (یعنی حافظ قرآن سے یا ناظرہ خوان سے بہی) کہا جاویگا پڑہتا جا اور چڑہتا جا (کیونکہ
جنت کی سیڑہیان کلام اللہ کی آیتون کے برابر ہین) اور ٹہر ٹہر کر عمدگی سے پڑہ جیسے دنیا مین پڑہتا تہا تیرا مقام اس مقام پر ہی
جس آیت پر تو ختم کریگا قرأت کو **ف** اخیر کی آیت پر۔ یعنی ایک آیت پڑہ کر ایک درجہ پاوگا پہر دوسری آیت سے دوسرا
درجہ اسی طرح جہانتک آیتین پڑہتا جاویگا اوتنے درجہ بلند ہوتا جاویگا جب ختم جاویگا وہین اوسکا مقام ہی جو شخص اخیر قرآن
تک پڑہ جاویگا اوسکا درجہ سب سے زیادہ بلند ہوگا **عن** قتادۃ قال سألت انسا عن قرأۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال کان
یمد مدا **ترجمہ** قتادہ سے روایت ہی مین نے انس سے پوچہا رسول اللہ کی قرأت کا حال انہون نے کہا آپ بہتی مد کہینچ کر
ادا کرتی تہے **عن** یعلی بن مملک انہ سال ام سلمۃ عن قرأۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصلاتہ فقالت

وصلاته كان يصلي وينام قدر ما صلى ثم يصلي قدر ما نام ثم ينام قدر ما صلى حتى يصبح ونعتت قراءته
فاذا هي تنعت قراءته حرفا حرفا **ترجمہ** یعلی بن مملک سے روایت ہی انہون نی پوچھا اُم سلمہ سی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کیونکر کلام اللہ پڑہتے تہے اور کیونکر نماز پڑہتے تہی انہون نی کہا تمہاری نماز کہان اور آپ کے نماز کہان آپ نماز پڑہتے تہی جیسا
سوتے تہے اوتنی دیر جتنی دیر مین نماز پڑہی تہی پھر نماز پڑہتے اوتنی دیر جتنا سوتے تہی پھر سوتی تہی اوتنی دیر جتنی دیر تک نماز
پڑہی تہی صبح تک ایسا ہی کرتی تہے پھر آپ کی قرات کو بیان کیا ایک ایک حرف الگ الگ **عن** عبد اللہ بن مغفل قال رایت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم فتح مکة وهو على ناقته يقرا سورة الفتح وهو يرجع **ترجمہ** عبد اللہ بن مغفل سے
روایت ہی مین نی رسول اللہ کو دیکہا جسدن فتح مکہ ہوا ایک اونٹ پر آپ سورہ فتح پڑہتے تہے کئی کئی بار ایک ایک آیت کو پڑہتے تہے
عن البراء بن عازب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زينوا القرآن باصواتكم **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت
ہی رسول اللہ صلعم نی فرمایا زینت دو قرآن کو اپنی آوازون سے **ف** اگرچہ لفظی معنے اسکے یہ ہی کہ قرآن کو زینت دو اپنی آوازون سے
مگر خطابی نے کہا مراد یہ ہی کہ آواز کو زینت دو قرآن سے ایسی ہی تفسیر کی ہی بہت ایمہ حدیث نی اور عبد الرزاق اور معمر کی روایت
مین یون ہے زینوا اصواتكم بالقرآن اور یہی صحیح ہی مراد یہ ہے کہ اپنی آوازون کو قرآن پڑہنے مین صرف کیا کرو **عن** سعید
بن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ليس منا من لم يتغن بالقرآن **ترجمہ** سعید بن ابی سعید سے روایت ہی
رسول اللہ صلعم نی فرمایا جو شخص قرآن کو خوش آوازی سے نہ پڑہی وہ ہم مین سے نہین ہے **ف** من لم يتغن بالقرآن کے تفسیر مین علما
نی اختلاف کیا ہی بعضون نی کہا جو قرآن کو خوش آوازی سے نہ پڑہی مد شد کے رعایت نہ کری بشرطیکہ کوئی حرف اپنی حد سے کم زیادہ
نہ ہو اور لاگنی کو دخل نہ دی بعضون نی کہا جو قرآن پڑہ کر دنیا سے یا اور شعر و سخن سے بے پرواہ نہ جاوی وہ ہم مین سے نہین ہے بعضون
نی کہا عرب مین دستور تہا کہ مجلسون مین اور سفرون مین گایا کرتی - اب اوسکے بدلے مین یہہ قرار پایا کہ قرآن پڑہا جاوی یہی گانا ہی اہل اسلام
کا **عن** سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثله **ترجمہ** سعد سے بھی ایسی ہے روایت ہی **عن** عبد الجبار بن الورد
قال سمعت ابن ابی مليكة يقول قال عبيد الله بن ابی يزيد مررنا ابو لبابة فاتبعناه حتى دخل بيته فدخلنا
عليه فاذا رجل رث البيت رث الهيئة فسمعته يقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يقول ليس منا
من لم يتغن بالقرآن قال فقلت لابن ابی مليكة يا ابا محمد اراءيت اذا لم يكن حسن الصوت قال يحسنه
ما استطاع **ترجمہ** عبد الجبار بن الورد سے روایت ہی مین نی ابن ابی ملیکہ سے سنا وہ کہتے تہی عبید اللہ بن ابی یزید نے
کہا ہم گزرے ابو لبابہ ہم اون کی ساتہ گئے وہ اپنے گہر تک پہونچے اور گہر مین گئے ہم بہی اندر گئے دیکہا تو یہ شخص میلا ہی پہٹی پرانے
حال سے مین نی اوس سے سنا وہ کہتا تہا رسول اللہ صلعم سے سنا آپ فرماتی تہے ہم مین سے نہین ہی جو شخص خوش آوازی سے قرآن
کو نہ پڑہی عبد الجبار نی کہا مین نے ابن ابی ملیکہ سے کہا اگر وہ خوش آواز نہ ہو تو کیا کرے انہون نی کہا جہانتک ہو سکے اچہی آواز سے
پڑہی **عن** ابی هريرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما اذن اللہ لشيء ما اذن لنبي حسن الصوت يتغنى

بالقرآن یجهر به **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا اللہ جل جلالہ کسی چیز کو ایسا متوجہ ہو کر نہیں سنتا جیسا
قرآن کو سنتا ہے جب کوئی پیغمبر خوش آواز اوسکو پکار کر پڑھے **ف** تغنی کے معنی پکار کر پڑھنے کے بھی آئے ہیں - یہ چوتھی تاویل ہے
من لم یتغن بالقرآن کی **باب** التشدید فی حفظ القرآن ثم نسیه جو شخص قرآن کو یاد کر کے بھول جاوے اوسکا
عذاب **عن** سعد بن عبادة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من امری یقرأ القرآن ثم ینساه
الا لقی الله عزوجل یوم القیمة اجذم **ترجمہ** سعد بن عبادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو
آدمی کلام اللہ پڑھ کر بھول جاوے وہ قیامت کے دن اللہ جل جلالہ سے ہاتھ پاؤن گرا ہوا ملیگا یا خالی ہاتھ بلا دزیہ ملیگا یا بل
زبان ہو کر ملیگا **باب** انزل القرآن علی سبعة احرف قرآن سات طرح پر اترا ہے **عن** عبدالرحمن بن عبد
القاری قال سمعت قال عمر بن الخطاب یقول سمعت هشام بن حکیم بن حزام یقرأ سورة الفرقان علی غیر
ما اقرؤها وکان رسول الله صلی الله علیه وسلم اقرأنیها فکدت ان اعجل علیه ثم امهلته حتی انصرف ثم
لببته بردائه فجئت به رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت یا رسول الله انی سمعت هذا یقرأ سورة الفرقان
علی غیر ما اقرأتنیها فقال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم اقرأ فقرأ القراءة التی سمعته یقرأ فقال رسول الله صلی الله
علیه وسلم هکذا انزلت ثم قال لی اقرأ فقرأت فقال هکذا انزلت ثم قال ان هذا القرآن انزل علی سبعة احرف
فاقرؤا ما تیسر منه **ترجمہ** عبدالرحمن بن عبدالقاری سے روایت ہے میں نے عمر بن خطاب سے سنا انہوں نے کہا میں نے ہشام
بن حکیم بن حزام کو سورہ فرقان اور طرح پر پڑھتے سنا سو اوس کو جس طرح میں پڑھتا تھا اور مجھ کو سورہ فرقان رسول اللہ صلعم نے پڑھائی تھی
تو قریب تھا کہ میں اوپر گر پڑوں (اوسی وقت اوسکو پکڑ لوں) مگر میں نے اوسکو مہلت دی جب وہ فارغ ہوئی تو میں نے اوسکی چادر
اوسکے گلے میں ڈالی اور اوسکو آنحضرت صلعم کے پاس لیکر آیا اور کہا یا رسول اللہ میں نے اوسکو سورہ فرقان اور طرح
پر پڑھتے سنا سو آپ نے مجھ کو پڑھائی تھی اوس کہا پڑھو انہوں نے اوسی طرح پڑھا جیسا میں نے
اوسکو پڑھتے سنا تھا رسول اللہ نے فرمایا اسی طرح یہ سورت اتری ہے پھر مجھ سے فرمایا پڑھ میں نے پڑھا فرمایا اسی طرح سے اتری ہے
بعد اسکے فرمایا یہ قرآن سات حرفوں پر اتارا گیا جس طرح آسان ہو پڑھو **ف** سات حرفوں پر اتارا گیا یعنی سات لغتوں پر
اور سات بولیوں پر عرب کے وہ یہ ہیں - حجاز اور ہذیل اور ہوازن اور یمن اور طی اور ثقیف اور بنی تمیم بعضوں نے کہا سات
قراتیں مراد ہیں بعضوں نے کہا اور کہا سیوطی نے اتقان میں اس حدیث کی تفسیر میں بہت سے قول بیان کئے ہیں - زہری نے
کہا انما هذه الاحرف فی الامر الواحد لیس تختلف فی حلال ولا حرام یعنی یہ حروف اگرچہ مختلف ہوں پر مطلب
میں کچھ اختلاف نہیں حلال حرام میں **عن** ابی بن کعب قال قال النبی صلی الله علیه وسلم یا ابی انی اقرئت القرآن فقیل
لی علی حرف او حرفین فقال الملک الذی معی قل علی حرفین فقلت علی حرفین فقیل لی علی حرفین او ثلاثة
فقال الملک الذی معی قل علی ثلاثة حتی بلغ سبعة احرف ثم قال لیس منها الا شاف کاف ان قلت سمیعا

علیما عزیزا حکیما مالم تختم ایۃ عذاب برحمۃ او ایۃ رحمۃ بعذاب **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای ابی مین پڑہایا گیا قرآن پہر مجہسے پوچہا گیا ایک حرف پر قرآن پڑہنا درست ہی یا دو حرفون پر جو فرشتہ میرے ساتہہ تہا اوس نے کہا بول دو دو حرفون پر پہر مجہہ سے پوچہا دو حرفون پر یا تین حرفون پر اوس فرشتے نے کہا کہدو تین حرفون پر اسیطرح سات حرف تک نوبت آئی پہر فرمایا آپنے ان مین سے ہر ایک حرف شافی اور کافی ہی چاہے تو سمیعا علیما کہی یا عزیزا حکیما کہی جبتک عذاب کی آیت کو رحمت پر ختم نہ کری اور رحمت کی آیت کو عذاب پر ختم نہ کری **ف** اگر ایسا کری تو درست نہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آیتون کے آخر مین جو اسماء الٰہی مذکور ہین اون مین مناسب مقام کی تبدیل ہوسکتی ہے مگر ہر شخص کا کام نہین ہے واسطے اس مین رخصت نہین ہوئی اور جہانتک رسول اللہ سے ثابت ہی وہین تک اقتصار ہو اپنی طرف سے کوئی کلمہ بدلنا یا گہٹانا بڑہانا درست نہین ہے اسپر اجماع ہو گیا ہی علماے سلف اور خلف کا

عن ابی بن کعب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان عند اضاۃ بنی غفار فاتاہ جبریل صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اللہ عزوجل یامرک ان تقرا امتک علی حرف قال اسال اللہ معافاتہ ومغفرتہ ان امتی لا تطیق ذلک ثم اتاہ ثانیۃ فقال مثل ذلک نحو ھذا حتی بلغ سبعۃ احرف قال ان اللہ یامرک ان تقرا امتک علی سبعۃ احرف فایما حرف قرؤا علیہ فقد اصابوا **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت ہی رسول اللہ بنی غفار کے گڈہے کے پاس تہے اتنے مین حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا اللہ جل جلالہ تجکو حکم کرتا ہے کہ اپنی امت کو کلام اللہ ایکحرف پر پڑہاؤ آپنے فرمایا مین خدا سے اوسکی بخشش اور مغفرت چاہتا ہون میری امت مین اتنی طاقت نہین پہر دوسری بار آئے اور ایسا ہی کہا یہان تک کہ سات حرفون تک پہنچے اور کہا اللہ جل جلالہ حکم فرماتا ہی کہ اپنی امت کو کلام اللہ سات حرفون پر سکہاؤ جس حرف پر وہ پڑہینگے صحیح ہوگا **باب** الدعاء دعا کا بیان **عن** النعمان بن بشیر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الدعاء ھی العبادۃ قال ربکم ادعونی استجب لکم **ترجمہ** نعمان بن بشیر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا عبادت ہی تمہارا پروردگار فرماتا ہی دعا کرو مجہسے مین قبول کرونگا **ف** ترمذی کی روایت مین ہی دعا مغز ہی عبادت کا بہرحال جب دعا عبادت ہوئی تو غیر خدا سے دعا کرنا شرک ہوگا جیسے عبادت غیر خدا کی شرک ہی **عن** ابن السعد قال سمعنی ابی وانا اقول اللھم انی اسالک الجنۃ ونعیمھا وبھجتھا وکذا وکذا واعوذ بک من النار وسلاسلھا واغلالھا وکذا وکذا فقال یابنی انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول سیکون قوم یعتدون فی الدعاء فایاک ان تکون منھم انک ان اعطیت الجنۃ اعطیتھا وما فیھا من الخیر وان اعذت من النار اعذت منھا وما فیھا من الشر **ترجمہ** ابن سعد سے روایت ہی میرے باپ سعد بن وقاص نے سنا مین کہہ رہا تہا دعا مین یا اللہ مین تجہسے جنت چاہتا ہون اور اوسکی نعمتین اور لذتین ایسی اور ایسی اور پناہ مانگتا ہون مین تجہسے جہنم سے اور اوسکی زنجیرون اور طوقون سے اور اوسکے ایسی اور ایسی بلاؤن سے تو انہون نے کہا ہی

بیٹی میری مین نے رسول اللہ سے سنا آپ فرماتی تھی قریب ہی ایسی قوم پیدا ہوگی جو مبالغہ کرینگی دعا مین تو بچارہ کہین ان لوگ مین سے نہ ہو جاجب تجھی جنت ملیگی تو اوس مین جتنے لذتین ہین سب ملجاوین گی اور جب جہنم سے بچیگا تو اوسکی سب آفتون سے بچ جاویگا پھر تفصیل کے کیا ضرورت ہی فقط جنت مانگنا اور جہنم سے پناہ چاہنا کافی ہی) **عن** فضالۃ بن عبید صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا یدعو فی صلاتہ لم یمجد اللہ تعالی ولم یصل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عجل ھذا ثم دعاہ فقال لہ او لغیرہ اذا صلی احدکم فلیبدأ بتحمید ربہ جل وعز والثناء علیہ ثم یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یدعو بعد بما شاء **ترجمہ** فضالہ بن عبید سے روایت ہی رسول اللہ نے سنا ایک شخص دعا کررہا تھا نماز مین تو اوس نے تعریف کی اللہ کے نہ درود بھیجا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ نے فرمایا اس نے جلدی کی پھر اوسکو بلایا اور اوسی سے کہا یا اور کسی سے کہا جب تم مین سے کوئی نماز پڑہی تو پہلے اپنے پروردگار کی بڑائی بیان کرے اور اوسکی تعریف کرے پھر درود بھیجے پیغمبر خدا پر بعد اوسکے جو چاہی دعا مانگے **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستحب الجوامع من الدعاء ویدع ما سوی ذلک **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پسند کرتی تھی دعاؤن کو جو جامع ہین اور چھوڑ دیتی تھی اوس دعا کو جو جامع نہوتی **ف** جامع وہ دعا ہی جسکے الفاظ مختصر ہون اور مطلب بہت ہو یا جامع ہو دنیا اور آخرت دونون کی بھلائی کو جیسے ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار - یا - اللھم انی اسالک العفو والعافیۃ فی الدنیا والآخرۃ - یا - اللھم اصلح لی دینای التی فیہا معاشی واصلح لی آخرتی التی فیہا معادی - یا اللھم اجرنی من النار - یا اللھم احسن عاقبتنا من الامور کلہا واجرنا من خزی الدنیا وعذاب الآخرۃ - یا الٰہنا انا نسالک من خیر ما سالک منہ محمد عبدک ورسولک ونعوذ بک من شر ما استعاذک منہ محمد عبدک ورسولک اللھم انا نسالک الجنۃ وما قرب الیہا من قول وعمل ونعوذ بک من النار وما قرب الیہا من قول وعمل - یا اللھم اغفرلی وارحمنی وعافنی واہدنی وارزقنی یا اللہ وادخلنی الجنۃ بلا حساب یا ذا المعروف الالطاف بتجاوز رحمتک یا مخاف **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یقولن احدکم اللھم اغفرلی ان شئت اللھم ارحمنی ان شئت لیعزم المسالۃ فانہ لا مکرہ لہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ نے فرمایا کوئی تم مین سے یون نہ کہے یا اللہ مجکو بخشدے اگر تو چاہی یا اللہ مجھپر رحم کر اگر تو چاہی بلکہ چاہیے کہ دیکھا قصد کرکے دعا مانگی اسواسطے کہ خدا پر صبر کرنیوالا کوئی نہین **ف** جو کام کرتا ہی اپنی مرضی اور خوشی سے کرتا ہی پر خوشی کے قید کرنا فضول اور لغو ہی اس مین بے پرواہی بندے کی ظاہر ہی چاہیے یہ کہ اپنے مالک کے رحم اور کرم پر بھروسا کرکے قطعی طور پر دعا کرے اور دل مین یقین کرے کہ دعا قبول ہوگئے وہ ارحم الراحمین شہنشاہ بی پرواہ ہی کسی کے کیا مجال ہی جو اوسکے حکم مین چون وچرا کرسکے - بعض مشائخ سے مین نے سنا کہ دعا قبول کرانیکا طریقہ عاجزی اور زاری سے مانگی پھر بعد دعا کے یون کہے - الحمد للہ علی اجابۃ الدعا - شکر ہی اوس خدا کا جس نے میری دعا قبول کی تو امید ہی کہ وہ دعا ضرور قبول ہوگئے حقتعالی بے نیاز اور باشرم ہی جب اوسکا بندہ شکر کرکیگا کہ میری دعا قبول کرے تو حقیقت مین قبول ہوئی جاوینگے - مین نے اسکو کئی بار آزمایا ہی **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یستجاب لاحدکم

مالم یعجل فیقول قد دعوت فلم یستجب لی ترجمہ ابوہریرہ ہی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم مین سے ہر ایک آدمی کی دعا جبتک قبول ہوتی ہی کہ وہ جلدی نہ کری اور یہ کہنے لگے مین نے دعا کی اور قبول نہین ہوئے ف دعا مین اسطرح شتابی کرنا ایسی بے ادبی ہے کہ اوسکا نمرہ محرومی ہی آدمی کو خدائی کارخانے کا بھید کیا معلوم ہی جو جلدی کرتا ہے خدا ہی خوب جانتا ہی کہ جلد دعا قبول نہ ہونیمین کیا حکمت ہے - دوسری حدیث مین ہی کہ مسلمان کی دعا تلف نہین ہوتی یا دنیا مین قبول ہوجاتی ہی یا آخرت مین اوسکا بدلہ ملیگا آدمی بہت سی خواہشین کرتا ہے حالانکہ اوسکی حقین اونکا پورا ہونا بہتر نہین ہوتا تو اونکا بدلہ آخرت مین دیگا جو کریم اور رحیم ہو وہ اپنے دروازی سے غلامونکو محروم نہ کریگا عن عبداللہ بن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تستروا الجدر من نظر فی کتاب اخیہ بغیر اذنہ فانما ینظر فی النار سلوا اللہ ببطون اکفکم ولا تسالوہ بظہورہا فاذا فرغتم فامسحوا بہا وجوھکم ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہی رسول اللہ نی فرمایا دیوارون پر فلاف مت ڈالو ف کیونکہ یہ تکبرین اور متشبہین کی عادت ہی دیوار ونپر کپڑی یا جھینٹ یا مخمل یا بانات سی منڈھنا بہت مروج ہی اس حدیث سے اوسکی ممانعت ثابت ہوئی ف جس شخص نے اپنے بھائی کے نام کا خط بغیر اوسکی اجازت کے دیکھا گویا وہ جہنم دیکھ رہا ہے ف یا انگار کیطرف دیکھ رہا ہی اوسکی نگاہ ضعیف ہوجاویگی یا آخرت مین جہنم مین جاویگا ف دعا کرو کہ ہتھیلیان اوپر اوٹھا کر نہ ہتھیلیون کی پشت اوپر کرکے جب دعا سی فارغ ہو تو ہاتھ منہ پر پھیرو - کہا ابوداؤد نے یہ حدیث محمد بن کعب سے کئی طریقون سی مروی ہی مگر سب طرق ضعیف ہین اور یہ طریقہ جو مین نے ذکر کیا سب مین بہتر ہی پھر بھی ضعیف ہی عن مالک بن یسار السکونی ثم العوفی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سألتم اللہ فاسألوہ ببطون اکفکم ولا تسالوہ بظہورہا ترجمہ مالک بن یسار سکونی سی روایت ہی - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جب دعا مانگو تم اللہ سے تو ہتھیلیان اوپر کرکے مانگو اور ہتھیلیون کی پشت اوپر کرکے نہ مانگو - کہا ابوداؤد نی کہا سلیمان بن عبدالحمید نے مالک بن یسار کو صحبت ہی رسول اللہ صلعم کے ہماری نزدیک عن انس بن مالک قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعو ھکذا بباطن کفیہ وظاھرھما ترجمہ حضرت انس سے روایت ہی مین نی دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ دعا مانگتے ہتھیلیان اوپر کرکے (اکثر) اور ہتھیلیون کی پشت اوپر کرکے (استسقا مین) عن سلمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ربکم حیی کریم یستحیی من عبدہ اذا رفع یدیہ الیہ ان یردھما صفرا ترجمہ سلمان سے روایت ہی رسول اللہ نی فرمایا تمھارا پروردگار شرم والا کرم والا ہی وہ شرم کرتا ہی جب اوس کا بندہ اوسکی طرف دونو ہاتھ اوٹھاوی خالی پھیرتے ہوئے ف یعنی دونو ہاتھونکو خالی پھیر دینی سی دعا نہ قبول کرنیسے بلکہ ضرور قبول کرتا ہی یا دنیا مین یا آخرت مین عن ابن عباس قال السالۃ ان ترفع یدیک حذو منکبیک او نحوھما والاستغفار ان تشیر باصبع واحدۃ والابتہال ان تمد یدیک جمیعا ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہی انہون نے کہا سوال یہ ہی کہ دونو ہاتھون کو مونڈھون تک اٹھاوے

اور استغفار یہ ہی کہ ایک انگلی سے اشارہ کری اور ابتہال (عجز اور زاری سے دعا مانگنا) یہ ہی کہ دونو ہاتھون کو پھیلادے - دوسری روایت مین ہی والابتہال ھکذا ورفع یدیہ وجعل ظھورھما ممایلی وجھہ ترجمہ ابتہال اسطرح ہی دونو ہاتھ اوٹھائی اور اتنا بلند کیا ہاتھون کو) دونو ہاتھو نکی پشت منہ سے مل گئی عن یزید بن سعید بن عمامۃ الکندی ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم کان اذا دعا رفع یدیہ مسح وجھہ بیدیہ ترجمہ یزید بن سعید سے روایت ہی رسول اللہ جب دعا کرتی ہی دونو ہاتھ اوٹھاتے پھر دونون ہاتھ منہ پر پھیر لیتے عن بریدۃ بن الحصیب الاسلمی ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سمع رجلا یقول اللھم انی اسالک بانی اشھد انک انت اللہ لا الہ الا انت الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد فقال لقد سالت اللہ بالاسم الذی اذا سئل بہ اعطی واذا دعی بہ اجاب ترجمہ بریدہ بن حصیب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک شخص کو کہہ رہا تھا اللھم انی اسالک بانک انت اللہ آپ نے فرمایا تو نے اللہ سے وہ نام لیکر جب کوئی مانگتا ہی اوس سے وہ نام لیکر تو دیتا ہی اور جب کوئی دعا کرتا ہی وہ نام لیکر قبول کرتا ہے دوسری روایت مین ہی لقد سال اللہ باسمہ الاعظم بیشک اس نے اللہ سے نام لیکر مانگا ہی عظم لیکر اعظم کے اختلاف ہے بعض کہتے ہین اللہ کا ہر نام عظم ہی - بعض کہتے ہین جن کو ہم جانتے ہین ان کو ہین اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم بعض کہتے ہین یہی نام ہی حدیث مین مذکور ہوا اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد بعض کہتے ہین لفظ اللہ اعظم ہی - بعض کہتے ہین بسم اللہ الرحمن الرحیم - بعض کہتے ہین ایات ایتان یا بدیع السموات والارض یا ذا الجلال والاکرام یا حی یا قیوم بعض کہتے ہین لا الہ الا اللہ بعض کہتے ہین لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین بعض کہتے ہین یہ دعا بعض کہتے ہین یہ دعا بعض کہتے ہین یہ دعا بعض کہتے ہین ربنا اللہ الذی ھو ربی وربکم الذی فی السماء عرشہ بعض کہتے ہین بسم اللہ الرحمن الرحیم لیکن سب اقوال مین وہ قول ترجیح مین ایک ہے الحی القیوم دوسری اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم واللہ اعلم عن انس انہ کان عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم جالسا ورجل یصلی ثم دعا اللھم انی اسالک بان لک الحمد لا الہ الا انت المنان بدیع السموت والارض یا ذا الجلال والاکرام یا حی یا قیوم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقد دعا اللہ باسمہ العظیم الذی اذا دعی بہ اجاب واذا سئل بہ اعطی ترجمہ حضرت انس سے روایت ہی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا جب وہ نماز پڑھ چکا اوس نے دعا مانگی اللھم انی اسالک بان لک الحمد لا الہ الا انت المنان بدیع السموات والارض یا ذا الجلال والاکرام یا حی یا قیوم رسول اللہ نے فرمایا بیشک اس نے پکارا اللہ کو وہ بڑا نام لیکر جب کوئی اس نام کو لیکر دعا مانگتا ہی تو خدا قبول کرتا ہی اور جب کوئی اس نام کو لیکر سوال کرتا ہی تو خدا دیتا ہی عن اسماء بنت یزید ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال اسم اللہ الاعظم فی ھاتین الایتین والھکم الہ واحد لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم وفاتحۃ سورۃ آل عمران الم اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم ترجمہ اسماء بنت یزید سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسم اعظم ان دونو آیتون مین ہی والھکم الہ واحد لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم اور شروع سورۂ آل عمران الم اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم مین

ف یعنی دونو ملکر لا الہ الا ہو الرحمن الرحیم لا الہ الا ہو الحی القیوم یا ہر ایک جدا جدا حاکم نی روایت کیا ابو امامہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی اسم اعظم تین سورتون مین ہی بقرہ اور آل عمران اور طہٰ مین قاسم بن عبد الرحمن نے کہا مین نے غور کیا ان تینون سورتون مین تو معلوم ہوا وہ الحی القیوم ہی ہیثمی نے کہا میرے نزدیک اسم اعظم اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم ہے

عن عائشۃ قالت سرقت ملحفۃ لہا فجعلت تدعو علی من سرقہا فجعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تسبخی عنہ قال ابو داود لا تسبخی لا تخففی عنہ **ترجمہ** حضرت عائشہ کا ایک لحاف چوری گیا وہ بد دعا کرنی لگین جو چور پر رسول اللہ صلعم فرمانی لگے مت کمی کرا وسکو گناہ مین **ف** یعنی اگر تو زیادہ بد دعا کریگی تو اوسکا گناہ اور عذاب آخرت مین ہلکا ہوجاویگا اسواسطے کہ دنیا مین تو نے سزا دیدی مین تو نے سزا دیدی نہ رکھا

عن عمر قال استاذنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی العمرۃ فاذن لی وقال لا تنسنا یا اخی من دعائک فقال کلمۃ ما یسرنی ان لی بہا الدنیا قال شعبۃ فمر اتیت عاصما بعد بالمدینۃ فحدثنیہ قال اشرکنا یا اخی فی دعائہ **ترجمہ** حضرت عمر سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی عمرہ مین جانے کے آپنے اجازت دی اور فرمایا اے میرے چھوٹے بھائی مت بھولنا مجکو اپنی دعا مین پھر ایسا کلمہ کہا جسکے بھلکو اتنی خوشی ہوئی کہ اگر ساری دنیا مجکو ملجاتی تو اتنی خوشی نہوتے **ف** وہ یہی کلمہ تہا جو آنحضرت صلعم نی اون سے پہلے فرمایا تم دعا سے مجکو نہ بھولنا حضرت عمر کو اس سے بڑی خوشی ہوئی کہ رسول اللہ اونکی دعا مین شریک ہونا چاہتے ہین تو دعا ضرور قبول ہوگی یا اور کوئی کلمہ تہا شعبہ نے کہا پہر مین عاصم سے ملا بعد کو مدینے مین اونہون نی یہ حدیث مجھ سے بیان کی اور کہا اے میرے بھائی مجھکو اپنی دعا مین شریک کرنا

عن سعد بن ابی وقاص قال مر علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا ادعو باصبعی فقال احد احد واشار بالسبابۃ **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی گزرے مجھ پر رسول اللہ صلعم اور مین دو انگلیون سے اشارہ کررہا تہا دعا مین آپنے فرمایا ایک انگلی سے ایک انگلی سے اور اشارہ کیا کلمہ کی انگلی سے

باب التسبیح بالحصی یا نکیون سے تسبیح کا شمار کرنا **ف** یہ تسبیح جو اس زمانی مین مروج ہی زیتون یا صندل یا عقیق یا مرجان یا کھجور یا خاک شفا وغیرہ کے جسمین سو دانے ہوتی ہین اور ایک امام ہوتا ہی رسول اللہ صلعم اور صحابہ کرام اور سلف صالحین مین اسکا رواج نتہا صرف انگلیون یا نکیون پر شمار کرلیتے تہے اکثر بشمار پڑہتے تہے۔ بعضون نی اسی واسطے تسبیح کہنا مکروہ سمجہا ہی بعضون نی جائز کہا ہی کیونکہ وہ مذکور ہی ذکر الٰہی کے بشرطیکہ ریا کی نیت نہو ورنہ حرام ہی

عن سعد بن ابی وقاص انہ دخل مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی امراۃ وبین یدیہا نوی او حصی تسبح بہ فقال اخبرک بما ہو ایسر علیک من ہذا او افضل فقال سبحان اللہ عدد ما خلق فی السماء وسبحان اللہ عدد ما خلق فی الارض وسبحان اللہ عدد ما خلق بین ذلک وسبحان اللہ عدد ما ہو خالق واللہ اکبر مثل ذلک والحمد للہ مثل ذلک ولا الہ الا اللہ مثل ذلک ولا حول ولا قوۃ الا باللہ مثل ذلک **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گئے ایکعورت پاس (صفیہ) یا جویریہ) اور اوسکے سامنے گٹہلیان کھجور تھین یا نکریان وہ تسبیح

وہ تسبیح پڑھتیں تھیں اوپر آپ نے فرمایا میں بتلاؤں جو اس سے زیادہ آسان ہے یا زیادہ بہتر ہے پھر فرمایا
آپ یہ کہو سبحان اللہ عدد ما خلق فی السماء سبحان اللہ عدد ما خلق فی الارض سبحان اللہ عدد ما خلق بین ذلک سبحان
اللہ عدد ما ہو خالق - پھر اللہ اکبر اسی طرح (یعنی اللہ اکبر عدد ما خلق فی السماء اللہ اکبر عدد ما خلق فی الارض اللہ اکبر عدد
ما خلق بین ذلک اللہ اکبر عدد ما ہو خالق) - پھر الحمد للہ اسی طرح (یعنی الحمد للہ عدد ما خلق فی السماء الحمد للہ عدد ما خلق فی الارض
الحمد للہ عدد ما خلق بین ذلک الحمد للہ عدد ما ہو خالق) - پھر لا الہ الا اللہ اسی طرح (یعنی لا الہ الا اللہ عدد ما خلق فی السماء
لا الہ الا اللہ عدد ما خلق فی الارض لا الہ الا اللہ عدد ما خلق بین ذلک لا الہ الا اللہ عدد ما ہو خالق) پھر لا حول ولا قوۃ الا باللہ
اسی طرح (یعنی لا حول ولا قوۃ الا باللہ عدد ما خلق فی السماء لا حول ولا قوۃ الا باللہ عدد ما خلق فی الارض لا حول ولا قوۃ الا باللہ
عدد ما خلق بین ذلک لا حول ولا قوۃ الا باللہ عدد ما ہو خالق **عزیمۃ** از النبیہ صلی اللہ علیہ وسلم امور ذیل میں وارد ہوئی ہیں
بالتکبیر والتقدیس والتحلیل وان یعقدن بالانامل فانہن مسئولات مستنطقات **ترجمہ** یہ
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عورتوں کو جو فضیلت کہ انکا تکبیر اور تقدیس کرنا اور تحلیل کرنا اور
اور حکم کیا شمار کرنیکا تسبیح کو انہیں کہ انکے پوروں سے کیونکہ وہ قیامت میں پوچھی جاوینگی اور بولنے کی قوت دی جاوینگی
بنگی اسبات کہ ہم سے بھلا کام ہوگا اور یہ ہے کیا کہ
وانہن یعقدن بالانامل کما فی المشکوٰۃ - ملا علی قاری نے مرقات میں
کا بھی جواز معلوم ہوتا ہے اور حبش نے
ایک دانا کا رکھا تھا جس سے تسبیح شمار کرتی تھی
یعقد التسبیح بیمینہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا رسول اللہ صلعم کو آپ داہنے ہاتھ
کی انگلیوں **شرح** یعنی آپ داہنے ہاتھ پر تسبیح گنتے تھے یا ایک کو بند کرتے تھے
خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عند جویریۃ وکان اسمہا برۃ فحول اسمہا الخ **ترجمہ** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وہ نماز پڑھی فی صلاتہا فقال لقد قلت بعدک اربع کلمات لو وزنت بما قلت لوزنتہن سبحان اللہ وبحمدہ عدد خلقہ ورضا نفسہ وزنۃ عرشہ ومداد کلماتہ
ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلعم جویریہ کے پاس نکلے جو بی بی تھیں رسول اللہ صلعم کی پہلے نام اس کا
تھا آپ نے نام بدل کر اس کا نام جویریہ رکھا **ف** اسی طرح زینب بنت ابی سلمہ کا نام پہلے برہ تھا آپ نے بدلکر زینب کیا
فرمایا معلوم نہیں اللہ کے نزدیک کون بڑا ہے یعنی نیکوکار اور صالح اور کون فاجرہ **ف** وہ اپنے مصلے میں بیٹھیں تھیں جب آئے
تب بھی وہ بیٹھیں تھیں آپ نے فرمایا کیا تم جب سے میں بیٹھا ہوں میں جویریہ نے کہا ہاں آپ نے فرمایا میں نے تمہاری پاس سے نکلکر
چار کلمے تین بار کہے اگر وہ تولی جاویں ان کلموں کے ساتھ جو تو نے کہے ہیں (اتنی دیر میں) البتہ بھاری اتریں - سبحان اللہ

وبحمده عدد خلقه ورضی نفسه وزنة عرشه ومداد کلماته ف پاکی بیان کرتا ہون اسکی تعریف کرتا ہون اوسکو اوسکی بڑائی ہے
پیدایون کے شمار کے برابر اور اوسکی رضی کے موافق اور اوسکی عرش کے ہونے کے وزن کے اور اوسکو کلمات کے برابر عن ابی ھریرة قال قال ابوذر
یارسول اللہ ذھب اصحاب الدثور بالاجور یصلون کما نصلی ویصومون کما نصوم ولھم فضول اموال
یتصدقون بھا ولیس لنا مال نتصدق بہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اباذر الا اعلمک کلمات
تدرک بھن من سبقک ولا یلحقک من خلفک الا من اخذ بمثل عملک قال بلی یارسول اللہ قال تکبر
اللہ دبر کل صلوة ثلاثا وثلثین وتحمدہ ثلثا وثلثین وتسبحہ ثلثا وثلثین وتختمھا بلا الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر غفرت لہ ذنوبہ ولو کانت مثل بدالبحر
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ابوذر نے کہا یارسول اللہ جو لوگ مالدار تھے وہی ثواب کما گئے وہ نماز پڑہتے ہین جسطرح ہم پڑہتے
ہین اور روزہ رکہتے ہین جسطرح ہم روزہ رکہتے ہین پھر جو حاجت سے زیادہ اون کے پاس مال ہے اوسکو صرف کرتے ہین اللہ
کے واسطے ہمارے پاس مال نہین جسکو ہم خیرات کرین رسول اللہ نے فرمایا اے ابوذر مین تجہکو چند کلمے ایسے بتاؤن جنکے سبب سے
تو اگلے لوگون کے برابر ہوجاوی اور تیرے برابر کوئی نہ ہوسکے مگر جو ویسا ہی عمل کرے ابوذر نے کہا کیون نہین یارسول اللہ تسلا بی
آپنے فرمایا تو ہر نماز کے پیچہے تینتیس بار پھر الحمد للہ تینتیس بار پھر سبحان اللہ تینتیس بار پھر ایکبار پورا کرے لا الہ
الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر پہ بخشی جاوینگے گناہ اوسکے اگرچہ دریا کے پہین کے برابر ہون
باب ما یقول الرجل اذا سلم نماز سے سلام پہیر کر کیا دعا پڑہے عن المغیرة بن شعبة کتب معاویة الی المغیرة
بن شعبة ای شیء کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا سلم من الصلوة فاملاھا المغیرة علیہ وکتب
الی معاویة قال کان رسول اللہ صلعم یقول لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل
شیء قدیر اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد ترجمہ مغیرہ بن شعبہ کو
معاویہ نے لکہا رسول اللہ نماز سے سلام پہیر کر کیا کہتے تہے مغیرہ نے جواب مین لکہا آپ فرماتے تہے لا الہ الا اللہ وحدہ اخیر تک
یعنی کوئی معبود سچا نہین سوا خدا کے وہ اکیلا ہے کوئی اوسکا شریک نہین اوسی کی سلطنت ہے اور اوسی کو تعریف سجتے ہے وہ ہر چیز
پر تو اوسی کا ہے جو تو دیوی اوسکو کوئی روک نہین سکتا اور جو تو نہ دیوی اوسکو کوئی دے نہین سکتا اور تیرے عذاب سے تو مجہکو اوسکی تو نگری
بچا نہین سکتے عن ابی الزبیر قال سمعت عبد اللہ بن الزبیر علی المنبر یقول کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اذا انصرف من الصلوة یقول لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر لا الہ
الا اللہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکافرون اھل النعمة والفضل والثناء الحسن لا الہ الا اللہ مخلصین لہ
الدین ولو کرہ الکافرون ترجمہ ابوالزبیر سے روایت ہے عبد اللہ بن زبیر منبر پر کہتے تہے رسول اللہ جب نماز سے فارغ ہوتے
فرماتے لا الہ الا اللہ وحدہ اخیر تک کوئی معبود سچا نہین سوا خدا کے وہ اکیلا ہے اوسکا کوئی شریک نہین اوسی کی سلطنت ہے

اوسکو تعریف سجتی ہی وہ ہر چیز پر قادر ہی کوئی معبود سچا نہین سوا خدا کی ہم تو خاص اوسی کے واسطے عبادت کرتی ہین اگرچہ بُرا سمجھین کافر وہ سزاوار ہی احسان کے اور فضل کے اور تعریف کے کوئی معبود حق نہین سوا اللہ کے ہم اوسی کی بندگی کرتے ہین گو کافر بُرا مانین۔ دوسری روایت مین وہ علی کل شے قدیر کے بعد یہ عبارت ہی لا حول ولا قوۃ الا باللہ لا الٰہ الا اللہ لا نعبد الا ایاہ لہ النعمۃ الخیر تک یعنی گناہون سے باز رکھنا اور عبادت کی طاقت دینا دونون اللہ ہی کے اختیار مین ہین کوئی معبود سچا نہین ہی سوا اللہ کے ہم نہین پوجتے ہین کسیکو سوا اوسکی کے یعنی نعمتین سب نعمتین اوسیکی طرف سے ہین عمر زید بن ارقم قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول دبر صلوتہ اللھم ربنا و رب کل شی انا شھید انک انت الرب وحدک لا شریک لک اللھم ربنا و رب کل شی انا شھید ان محمدا عبدک و رسولک اللھم ربنا و رب کل شی انا شھید ان العباد کلھم اخوۃ اللھم ربنا و رب کل شی اجعلنی مخلصا لک و اھلی فی کل ساعۃ فی الدنیا و الاخرۃ یا ذا الجلال و الاکرام اسمع و استجب اللہ اکبر اللہ اکبر اللھم نور السموت و الارض قال ابن ابی بزۃ و نور العرش و الارض اللہ اکبر اللہ اکبر حسبی اللہ و نعم الوکیل اللہ اکبر اکبر ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہی رسول اللہ صلعم نماز کے پیچھے یہ دعا پڑھتے تھے۔ اللھم ربنا و رب کل شی الخ تیرا ہی پروردگار ہی ہمارا مالک اور ہر چیز کا مالک ہی میں گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ تو ہی اکیلا پروردگار ہی کوئی تیرا شریک نہین ہی خداوندا تو رب ہمارا ہی اور رب ہر شے کا مین گواہی دیتا ہون اس بات کا کہ محمد تیرا بندہ اور تیرا بھیجا ہوا ہی مین خداوندا ہمارا پروردگار اور ہر چیز کا پروردگار مین گواہی دیتا ہون اس بات کا کہ سب آدمی بھائی ہین خداوندا مجھکو خالص کر اپنا اور میرے گھر والون کو بھی خلوص ہر ہر ساعت مین دنیا اور آخرت مین اے بزرگی اور عزت والی سن اور قبول کر اللہ بڑا ہی بڑا ہی خداوند آسمانون اور زمین کے پروردگار آسمانون اور زمین کے خداوند بڑی ہی بڑائی ہی تجھکو اللہ اور بہتر و کبیر ہی اللہ بڑا ہی بڑا ہی عمر علی ابن ابیطالب قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا سلم من الصلوۃ قال اللھم اغفر لی ما قدمت و ما اخرت و ما اسررت و ما اعلنت و ما اسرفت و ما انت اعلم بہ منی انت المقدم و المؤخر لا الٰہ الا انت ترجمہ حضرت امیر المومنین علی سے روایت ہی رسول اللہ صلعم جب سلام پھیرتے نماز پڑھ کر فرماتی خداوندا بخش دی میرے اگلے گناہ اور پچھلے گناہ اور چھپے گناہ اور کھلے گناہ اور جو زیادتی مین اٹھے کے اور جسکو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو اگے کرتا ہی جسکو چاہے اور پیچھے کرتا ہی جسکو چاہے کوئی سچا معبود نہین سوا تیرے عن ابن عباس قال کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم یقول عند الکرب لا الٰہ الا اللہ العظیم الحلیم لا الٰہ الا اللہ رب العرش العظیم لا الٰہ الا اللہ رب السموت و رب الارض و رب العرش الکریم اعنی علی و انصرنی و لا تنصر علی و امکر لی و لا تمکر علی و اھدنی و یسر ھدای الی و انصرنی علی من بغی علی اللھم اجعلنی لک شاکرا لک ذاکرا لک راھبا لک مطواعا الیک مخبتا او منیبا رب تقبل توبتی و اغسل حوبتی و اجب دعوتی و ثبت حجتی و اھد قلبی و سدد لسانی و اسلل سخیمۃ قلبی ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلعم جب ڈرتے تھے یا مغموم ہوتے تھے فرماتے لا الٰہ الا اللہ العظیم الحلیم الخ تک یعنی ہی پروردگار میری مدد کر میری اور مدد نہ کر میرے اوپر یعنی مدد

میری دشمن کے مجھکو نقصان پہونچانے مین) اور تایید کر میری اور مدت تایید کر مجھپر اور داؤن کر میری فائدہ کے لیے نہ میرے
نقصان کے لیے اور ہدایت کر مجکو اور آسان کر دی ہدایت کو میری نزدیک اور غلبہ دی مجکو اوس شخص پر جو مجھہ سے زیادہ ہی
خدا بنادی تو مجکو تیرا شکر کرنیوالا تیرا ذکر کرنیوالا تجھسے ڈرنے والا تیری تابعداری بجالانے والا تیری ہی طرف گڑگڑانیوالا
یا دل لگانے والا قبول کر توبہ میری اور دھوڈال میرے گناہ اور قبول کر دعا میری اور مضبوط کر دلیل میری اور راہ دکھلا سچی
میرے دل کو اور مضبوط کر میری زبان کو اور نکال ڈال میرے دل سے کینہ کو۔ دوسری روایت مین وتسیر الھدی الی ہے

عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سلم قال اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا
ذا الجلال والاکرام **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلعم جب سلام پھیرتے فرماتے اللھم انت السلام منک
السلام تبارکت یا ذا الجلال والاکرام یعنے ای خدا تجھکو سچی سلامتی ہے (یعنے ہر عیب سے سالم اور فنا سے پاک ہے) اور تیری
طرف سے اور تجھکو سلامتی ہوتے ہے تو بڑی برکت والا ہی ای جلال اور بزرگے والے **ف** صحیح روایت اتنی ہی ہی اور یہہ
جو مشہور ہے کہ بعد منک السلام کے دالیک السلام واد خلنا دار السلام تبارکت ربنا وتعالیت یا ذا الجلال والاکرام زیادہ کرتے
ہین سو صحیح سند سے منقول نہین ہے **عن** ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
کان اذا انصرف من صلوتہ استغفر ثلث مرات ثم قال اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذا الجلال والاکرام
فذکر معنی الحدیث عائشۃ **ترجمہ** ثوبان سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلعم جب نماز سے فارغ ہوکر اوٹھنا چاہتے تین بار استغفار کرتی (یعنے استغفر اللہ کہتے تین بار
یا استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ یا اللھم اغفرلی) پھر بھی فرماتے اللھم انت السلام الخ **باب فی**
الاستغفار استغفار اور توبہ کرنیکا بیان **ف** استغفار کے معنے بخشش مانگنا پروردگار سے اپنی گناہون کے **عن** ابی بکر
الصدیق رضہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اصر من استغفر وان عاد فی الیوم سبعین مرۃ **ترجمہ**
حضرت ابوبکر صدیق سے روایت ہی رسول اللہ صلعم نے فرمایا نہین ہٹ کے گناہ پر اوس شخص نے جسنے استغفار کیا اگرچہ ایک دن
مین ستر بار اوس گناہ کو کری **ف** ہٹ کرنا یعنے اصرار کرنا اوس گناہ کو نہ چھوڑنا اگر صغیرہ پر اصرار کری تو کبیرہ ہوجاتا ہی اور کبیرہ
پر اصرار کری تو کفر کو پہونچاتا ہے۔ جو ہر گناہ کے بعد توبہ اور استغفار دل سے کرتا ہی اور پھر مضبوط نیت کرلی اوس گناہ کے نہ کرنے
کی مگر شامت نفس سے پھر اوس مین مبتلا ہوجاوے تو اصرار نہ ہوگا۔ اس حدیث سے استغفار کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی **عن**
الاغر المزنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ لیغان علی قلبی وانی لاستغفر اللہ فی کل یوم مائۃ مرۃ
ترجمہ اغر مزنی سے روایت ہی رسول اللہ صلعم نے فرمایا میرے دل پر غفلت کا پردہ آجاتا ہی (کبھی کبھی بسبب دنیا مین مشغول رہنے کے اور
ہانی پہنچے اور عورتون سے صحبت کرنے مین) اور مین استغفار کیا کرتا ہون اپنے پروردگار سے ہر دن مین سو بار **عن** ابن عمر قال
کنا نعد لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المجلس الواحد مائۃ مرۃ رب اغفرلی وتب علی انک انت التواب
الرحیم **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی ہم شمار کرتی تھے ایک مجلس مین رسول اللہ صلعم سو بار کہا کرتے رب اغفرلی وتب علی

انک انت التواب الرحیم۔ اے خدا بخش دے مجکو اور قبول کر توبہ میری تو توبہ قبول کرنیوالا بڑا مہربان ہی **عن** هلال بن یسار بن زید مولی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال سمعت ابی یحدث عن جدی انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من قال استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ غفر لہ وان کان فر من الزحف **ترجمہ** ہلال بن یسار بن زید اکثر نسخون مین ایسا ہی ہلال ہای ہوز سے اور صحیح ہلال ہی باہی موحدہ سے جیسا ترمذی کی روایت مین ہی) سے روایت ہی انہون نی سنا اونکے باپ اونہون نے اونکے دادا) (زید جو مولی ہین رسول اللہ صلعم کے) انہون نے سنا رسول اللہ صلعم سے آپ فرماتے تھے جو شخص کہے استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ بخشدیجاوین گناہ اوسکے اگرچہ بھاگ گیا ہو کفار کے مقابلہ سے **ف** جب کفار دونی سے زیادہ نہ ہون تو اونکے مقابلہ سے بھاگنا ہی بڑا گناہ ہی پر آپنے فرمایا اس استغفار سے یہ بھی معاف ہوسکتا ہی اور گناہون کے معافی تو محل ہے **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لزم الاستغفار جعل اللہ لہ من کل ضیق مخرجا ومن کل ہم فرجا ورزقہ من حیث لا یحتسب **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو کوئی لازم کریگا استغفار کو یعنی کثرت استغفار کیا کریگا اللہ اوسکے لیے ہر تنگی سے نکلنے کے لیے ایک راہ پیدا کردیگا اور ہر رنج سے مخلصی دیگا اور رزق دیگا اوسکو ایسی جگہ سے جو اوسکے گمان مین نہ ہوگا **ف** استغفار کثرت ہی کریگا جو اللہ سے ڈریگا اور جو اللہ سے ڈریگا اور تقوی اختیار کریگا اوسکیواسطے ہدایت ہی ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب اس حدیث سے استغفار کی دنیا وی اور دینی فائدے دونون معلوم ہوگئے استغفار کی ہوئی مومن متبع سنت کو کسی دست غیب اور عمل کے حاجت نہین اگر رزق کی تنگی ہو یا دنیا کی افکار منگیر ہون تو استغفار کرے بعجلت ہوجاوینگے اور رنج اور فکر سے نجات پاویگا فرمایا اللہ تعالی نے استغفروا ربکم انہ کان غفارا یرسل السماء علیکم مدرارا ویمددکم باموال وبنین ویجعل لکم جنت ویجعل لکم انہارا۔ بخشش مانگو اپنے رب سے وہ بخشنیوالا ہی چھوڑ دیگا تم پر مینہ کو زور شور سے (یعنی اپنے برسی گا قحط جاتا رہیگا) اور مدد کریگا تمہاری مالون سے اور اولاد سے اور تمکو باغ اور نہر عنایت کریگا **عن** عبد العزیز بن صہیب قال سال قتادۃ انسا ای دعوۃ کان یدعو بہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم اکثر قال کان اکثر دعوۃ یدعو بہا۔ اللھم ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار وزاد زیاد وکان انس اذا اراد ان یدعو بدعاء دعا بہا فاخبر **ترجمہ** عبد العزیز بن صہیب سے روایت ہی قتادہ نی انس رضہ سے پوچھا کون سی دعا ہی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکو اکثر کیا کرتے تھے انہون نے کہا آپ اکثر یہ دعا کرتے تھے۔ اللھم ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار زیاد کی روایت مین اتنا زیادہ ہی کہ انس جب قصد کرتے دعا کا تو یہی دعا مانگتے اور جب کوئی اور دعا کرنا چاہتے تو اسمین شریک کرلیتے **عن** سہل بن حنیف قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سال اللہ الشہادۃ وصدق بلغہ اللہ منازل الشہداء وان مات علی فراشہ **ترجمہ** سہل بن حنیف سے روایت

رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس شخص نے اللہ سے شہادت لونگا سچے دل سے اوسکو اللہ شہیدونکا درجہ دیگا اگرچہ اپنے بچھونی پر
رجاوے **عن** اسماء بن الحکم قال سمعت علیا رض یقول کنت رجلا اذا سمعت من رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم حدیثا نفعنی اللہ منہ بما شاء ان ینفعنی واذا حدثنی احد من اصحابہ استحلفتہ فاذا حلف لی
صدقتہ قال وحدثنی ابوبکر رض وصدق ابوبکر رض انہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما
من عبد یذنب ذنبا فیحسن الطہور ثم یقوم فیصلی رکعتین ثم یستغفر اللہ الا غفر اللہ لہ ثم قرأ ھذہ
الآیۃ اذا فعلوا فاحشۃ او ظلموا انفسھم الآیۃ **ترجمہ** اسماء بن حکم سے روایت ہے مین نے سنا حضرت علی رض سے
کہتے تھے مین جب کوئی حدیث رسول اللہ صلعم سے سنا کرتا تو جتنا اللہ کو منظور ہوتا اوتنا مجھکو نفع دیتا اور جب مین کوئی
حدیث آپ کی کسی صحابی سے سنتا تو اوسکو قسم دیا کرتا جب وہ قسم کہا لیتا تو مجھکو اعتبار آتا مجھسے حدیث بیان کی ابوبکر رض
نے اور سچ کہا ابوبکر رض نے مین نے سنا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے کوئی بندہ ایسا نہین جو گناہ کرے پھر اچھی طرح
وضو کرکے کھڑا ہو اور دو رکعتین پڑھے اور اللہ جل جلالہ سے بخشش چاہے مگر اللہ اوسکو بخشدیتا ہے بعد اوسکے ابوبکر رض نے آیت
پڑھی ۔ والذین اذا فعلوا فاحشۃ الآیۃ یعنی جو لوگ برا کام کرتے ہین یا اپنے اوپر ظلم کرتے ہین پھر اللہ کے یاد کرتی ہین بخشش
چاہتے ہین اپنے گناہون کے اور کون بخش سکتا ہے گناہون کو سوا خدا کے اور ہٹ نہین کرتے گناہ پر اونکا بدلہ مغفرت ہے پروردگار
کیطرف سے اور باغ ہین جنکے تلے نہرین بہتی ہین **عن** معاذ بن جبل رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ بیدہ وقال
یا معاذ واللہ انی لاحبک فقال وصیک یا معاذ لا تدعن فی دبر کل صلوۃ تقول اللھم اعنی علی ذکرک وشکرک و
حسن عبادتک ۔ اوصی بذلک معاذ الصنابحی واوصی بہ الصنابحی ابا عبد الرحمن **ترجمہ** معاذ بن جبل سے
روایت ہے رسول اللہ صلعم نے اونکا ہاتھ پکڑا اور فرمایا ای معاذ قسم خدا کے مین تجھکو چاہتا ہون مین تجھکو وصیت کرتا ہون ای
معاذ کہ نہ چھوڑنا ہر نماز کے بعد اس دعا کو ۔ اللھم اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک ۔ یا خداوند کریم میری اپنے ذکر اور شکر اور
اچھی طرح عبادت کرنی مین ۔ معاذ نے اسکی وصیت صنابحی کو کی اور صنابحی نے ابو عبد الرحمن کو **عن** عقبۃ بن عامر قال
امرنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اقرأ بالمعوذات دبر کل صلوۃ **ترجمہ** عقبہ بن عامر سے روایت ہے مجکو حکم کیا
رسول اللہ صلعم نے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھنے کا ہر نماز کے بعد **عن** عبد اللہ ان رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کان یعجبہ ان یدعو ثلاثا ویستغفر ثلاثا **ترجمہ** عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ کو پسند تھا تین بار دعا مانگنا
اور تین بار استغفار کرنا **عن** اسماء بنت عمیس قالت قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اعلمک کلمات تقولینھن
عند الکرب او فی الکرب اللہ اللہ ربی لا اشرک بہ شیئا **ترجمہ** اسماء بنت عمیس سے روایت ہے فرمایا مجھسے رسول اللہ نے
کیا نہ سکھاؤن مین تجھکو چند کلمے جنکو تو کہا کریگی مصیبت اور سختی مین اللہ اللہ میرا رب ہے مین اوسکے
ساتھ کسی کو شریک نہین کرتا **عن** ابی عثمان النھدی ان ابا موسی الاشعری قال کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فی سفر فلما دنوا من المدینة کبر الناس ورفعوا اصواتهم فقال رسول اللہ صلعم یا ایها الناس ارفقوا بانفسکم لا تدعون اصم ولا غائبا انما تدعون سمیعا قریبا وهو معکم ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا موسی الا ادلک علی کنز من کنوز الجنة فقلت وما هو قال لا حول ولا قوة الا باللہ **ترجمہ** ابوعثمان نہدی سے روایت ہی ابوموسی اشعری نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا سفر میں جب مدینے کے نزدیک پہونچی تو لوگون نے بلند آواز سے تکبیر کہی رسول اللہ نے فرمایا اے لوگو تم نہین پکارتے ہو بہرے کو نہ اوس شخص کو جو غائب ہے **ف** بلکہ وہ شخص خوب سنتا ہی نزدیک اور دور سب جگہ سے برابر سنتا ہی ہر جگہ اور ہر چیز پر حاضر ہی مطلع ہی کوئی چیز تجھ سے برابر آسمانون یا زمینون میں اوسکی نگاہ یا علم سے غائب نہین ہی پھر چلانے کی کیا ضرورت ہی۔ اس حدیث سے ذکر سری کے فضیلت جہری سے زیادہ معلوم ہوئی **ف** بلکہ جسکو پکارتے ہو وہ تمھاری اور تمھاری سواریون کی گردنون کے بیچ مین ہے **ف** یعنی علم اور سمع کے راہ سے اوس سے بھی زیادہ قریب ہی جتنا فاصلہ تم سے اور اونٹ کی گردنون سے ہی بلکہ تمہاری خود گردن کے رگ سے بھی زیادہ قریب ہے اگرچہ ذات مقدس اوسکی عرش پر ہی **ف** پھر فرمایا آپنے اے ابوموسی کیا میں تمھکو بتلاؤن ایک خزانہ جنت کے خزانون مین سے میں نے کہا وہ کیا ہے آپ نے فرمایا لاحول ولا قوۃ الا باللہ **عن** ابی موسی الاشعری انهم کانوا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهم یصعدون فی ثنیة فجعل رجل کلما علا الثنیة نادی لا الہ الا اللہ واللہ اکبر فقال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ربکم لا تنادون اصم ولا غائبا **ترجمہ** ابوموسی الاشعری سے روایت ہی صحابہ ساتھ تھے رسول اللہ کے اور ایک گھاٹی مین چڑھ رہے تھے ایک شخص تھا جب گھاٹی پر چڑھ جاتا تو پکار کر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہتا رسول اللہ نے فرمایا تم نہین پکارتے ہو بہرے اور غائب کو دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہی یا ایها الناس اربعوا علی انفسکم اے لوگو آسانی کرو اپنے اوپر **عن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد صلی اللہ علیہ وسلم رسولا وجبت له الجنة **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ نے جو شخص کہی راضی ہوا مین اللہ کے ہونے سے اور اسلام کے دین ہونیسے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونیسے واجب ہو جاویگی اوسکے لیے جنت **عن** ابی هریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من صلی علی واحدة صلی اللہ علیه عشرا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ نے فرمایا جو شخص پڑھیگا اوپر ایک درود بھیجیگا اللہ جل جلالہ اوسپر دس بار رحمت اوتاریگا **ف** اس حدیث سے درود شریف کی بڑی فضیلت معلوم ہوئی **عن** اوس بن اوس قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان من افضل ایامکم یوم الجمعة فاکثروا علی من الصلوة فیه فان صلوتکم معروضة علی قال فقالوا یا رسول اللہ وکیف تعرض صلاتنا علیک وقد رمت قال یقولون بلیت قال ان اللہ حرم علی الارض اجساد الانبیاء **ترجمہ** اوس بن اوس سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ نے تمہارے سب دنون مین جمعہ کا دن افضل ہی اوسدن مجھپر درود زیادہ بھیجا کرو کیونکہ درود تمہاری مجھپر پیش کیجاتی ہی لوگون نے کہا یا رسول اللہ جب آپ قبر مین گل جاوینگے (یعنی آپکی وفات ہو جاویگی اور بدیان خاک مین مل جاوینگی) تو ہمارا

درود کیونکر آپ پر پیش کیجاوے گی آپ نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے حرام کردیا زمین پر پیغمبرون کے بدن کو ف پیغمبرون کے بدن گلتے نہین گو کتنی مدت گزر جاوے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ قبر شریف مین زندہ ہین اور بدن مبارک آپکا بالکل صحیح سالم ہے مگر یہ زندگی دنیا کی زندگی سے بہت فرق رکھتی ہے جسکو ہر شخص سمجھ نہین سکتا **باب** النھی ان یدعوالانسان علی اھلہ ومالہ بددعا کرنے کے ممانعت **عن** جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتدعوا علی انفسکم ولاتدعوا علی اولادکم ولاتدعوا علی خدمکم لاتدعوا علی اموالکم لاتوافقوا من اللہ ساعۃ ینال فیھا عطاء فیستجیب لکم **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ نے مت بددعا کرو اپنے اوپر اپنے اولاد پر نہ اپنے خادمون پر نہ اپنے مالون پر کہین ایسا نہ ہو وہ گھڑی ایسی ہو جس مین دعا قبول ہوتی ہو ف تو تمہاری بددعا بھی قبول ہوجاوے پھر پچھتاوے سے کیا فائدہ ہوگا **باب** الصلوۃ علی غیر النبی صلے اللہ علیہ وسلم سوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کسی پر درود بھیجنا درست ہے یا نہین **عن** ابن عبد اللہ ان امرأۃ قالت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم صل علی وعلی زوجی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیک وعلی زوجک **ترجمہ** ایک عورت نے تمہارے رسول اللہ سے درود بھیجنے کی درخواست کی اور میرے خاوند پر آپ نے فرمایا صلی اللہ علیک وعلی زوجک۔ یعنی رحمت اتاری اللہ تجھ پر اور تیرے خاوند پر ف اختلاف ہے سو پیغمبر کے اور کسی پر درود بھیجنا درست ہے یا نہین بعضون کے نزدیک مطلقا درست ہے اور بعضون کے نزدیک مطلقا درست پیغمبر کو ہے اور ذکمہ درست نہین بعضون کے نزدیک پیغمبرون کے ساتھ ملا کر مثلا یون کہنا اللھم صل علی محمد وآل محمد وزید درست ہے علیحدہ درست نہین۔ بعضون کے نزدیک مطلقا درست نہین بلکہ مکروہ ہے تحریما یا تنزیھا یا حرام ہے یا خلاف اولی ہے واللہ اعلم **باب** الدعاء بظھر الغیب پیٹھ پیچھے اپنی بھائی مسلمان کے لیے دعا کرنیکا بیان **عن** ابی الدرداء انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا دعا الرجل لاخیہ بظھر الغیب قالت الملائکۃ امین ولک بمثل **ترجمہ** ابو الدرداء سے روایت ہے انہون نے سنا رسول اللہ سے آپ فرماتے تھے جب کوئی شخص دعا کرے اپنے بھائی کے لیے پیٹھ پیچھے تو فرشتے آمین کہتے ہین اور کہتے ہین تیرے واسطے بھی ایسا ہی ہے یعنی جو دعا تو نے اپنے بھائی کیواسطے کی ویسی ہی تجھکو بھی ملیگی **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اسرع الدعاء اجابۃ دعوۃ غائب لغائب **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلعم نے بہت جلد قبول ہونیوالی وہ دعا ہے جو غائب کرے غائب کیواسطے ف یعنی پیٹھ پیچھے اپنے بھائی مسلمان کے لیے دعا کرے **عن** ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلاث دعوات مستجابات لاشک فیھن دعوۃ الوالد ودعوۃ المسافر ودعوۃ المظلوم **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا تین دعائین ضرور قبول کیجاتی ہین کچھ شک نہین ایک دعا باپ کی اپنے بیٹے کیواسطے دوسری دعا مسافر کی تیسری دعا مظلوم کی (اگرچہ کافر ہو یا فاجر) **باب** مایقول اذا خاف قوما جب کسی قوم سے خوف ہو تو کیا کرے **عن** عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا خاف قوما قال اللھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذ بک من شرورھم

ترجمہ عبداللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلعم کو جب کسی قوم کا خوف ہوتا تو فرماتی - اللھم انا نجعلک فی نحورہم ونعوذ بک من شرورہم
ای خدایا ہم تجھکو اون کے سامنے کرتے ہین اور پناہ مانگتے ہین تجھہ سے اونکی برایون سے **باب** الاستخارۃ استخارہ کا بیان
عن جابر بن عبداللہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمنا الاستخارۃ کما یعلمنا السورۃ
من القران یقول اذا ہم احدکم بالامر فلیرکع رکعتین من غیر الفریضۃ ولیقل اللھم انی استخیرک
بعلمک واستقدرک بقدرتک واسالک من فضلک العظیم فانک تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم
وانت علام الغیوب اللھم فان کنت تعلم ان ھذا الامر یسمیہ بعینہ الذی یرید - خیرا لی فی دینی
ومعاشی ومعادی وعاقبۃ امری فاقدرہ لی ویسرہ لی وبارک لی فیہ اللھم وان کنت تعلم انہ شر لی
مثل الاول فاصرفنی عنہ واصرفہ عنی واقدر لی الخیر حیث کان ثم رضنی بہ او قال فی عاجل امری
والجلہ **ترجمہ** جابر رضی سے روایت ہی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو استخارہ اس طرح سکھلاتی تھے جیسی کوئی قرآن
کی سورت سکھاتا ہی آپ فرماتی تھے جب تم مین سے کوئی قصد کرے کسی کام کا (جو بڑا کام ہو جیسے سفر مین جانا نکاح کرنا ملازمت
دنیا مکان مول لینا) تو دو رکعتین نفل پڑہی - پھر یہہ دعا مانگے - اللھم انی استخیرک الخ یعنی الٰہی مین تجھہ سے خیریت مانگتا
ہون تیری علم کے وسیلے سے اور تجھہ سے قوت مانگتا ہون تیری قدرت کو وسیلہ سے اور سوال کرتا ہون تیری بڑی فضل سے مقدر
تو قادر ہی مجھکو قدرت نہین تو جانتا ہی مین نہین جانتا تو سب چھپے چیزونکو جانتا ہی یا اللہ اگر تو جانتا ہی یہہ کام (اوس کام کا نام
لیوے) بہتر ہو میری واسطے دین اور دنیا اور انجام مین تو مقدر کردی اوسکو میرے واسطے اور آسان کردی اوسکو اور برکت دی اوس مین
یا اللہ اگر تو جانتا ہو وہ کام برا ہی میرے لیے دین اور دنیا اور انجام مین تو پھیر دی میرا دل اوس سے اور پھیر دی اوسکو مجھسے اور مقدر
کر میرے لیے بھلائی جہان کہین ہو پھر راضی کردی مجھکو اوسپر - ایک روایت مین یون ہی وہ کام بھلا ہو بالفعل اور انجام مین
ف جب یہہ دعا پڑہ کر وہ کام کریگا تو حقتعالی ضرور اوسکی لیے بہتر کریگا برائی سے بچا دیگا - بعضون نے کہا یہہ دعا تین روز
تک یا سات روز تک پڑہے انجام بخیر ہوگا یا خواب مین کچھہ معلوم ہو جاویگا یا دل مین کرنا نہ کرنا جم جاویگا وہی حکم الٰہی سمجھے -
اہل سنت کے نزدیک بھی ایسی صورت استخارہ کی ثابت ہی اور منقول ہی - اور شیعہ کے نزدیک کئے طرح پر استخارہ منقول ہی - ایک
یہہ کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم صل علی محمد وآل محمد کہکر یہہ دعا پڑہے استخیر اللہ برحمتہ وقدرتہ خیرۃ فی عافیۃ بعد
اوسکی بسم اللہ کہکر تسبیح کو داہنی طرف سے کسی جگہہ پر پکڑ لیوے اور وہان سے دو دو دانے امام تک شمار کرے اگر ایک نکلی تو وہ کام بہتر
ہی اوسکو کرے اور جو دو نکلین تو نہ کرے برا ہی - دوسری استخارہ ذات الرقاع دو پرچون پر افعل لکھے اور دو پر لا تفعل پھر اونکو
موڑ مار کر ڈالدے اور بسم اللہ - درود شریف اور یہی دعا پڑہ کر دو پرچے اون مین سے اوٹھاوے اگر دونون مین فعل نکلے تو ضرور
اوس کام کو کرے اور جو دونون مین لا تفعل نکلے تو ہرگز وہ کام نہ کرے اور جو ایک مین افعل اور ایک مین لا تفعل نکلے تو چاہے کرے چاہے
نہ کرے - مگر اہل سنت کے نزدیک ان استخارون کی کوئی سند نہین پائی جاتی **باب** فی الاستعاذۃ کن کن چیزونسے پناہ

مانگنا چاہیے **عن** عمر بن الخطاب قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتعوذ من خمس من البخل وسوء العمر وفتنۃ الصدر وعذاب القبر **ترجمہ** حضرت عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم پناہ مانگتے تھے پانچ چیزوں سے نامردی اور بخل اور بری عمر اور بری موت اور قبر کے عذاب سے **ف** بری عمر وہ عمر ہے کہ اوس مین ہوش وحواس نہ رہین نہ عبادت ہوسکے نہ دنیا کا کام بسے زندگی سے کچھ حاصل نہین ہے بجز اسکے کہ اور لوگون پر بار ہو۔ فتنۃ الصدر کے معنے بعضون نے بری موت کے لکھے ہین یعنے بغیر توبہ کئے مرجاوے اور بعضون نے کہا ہے کہ سینے کے فساد سے غرض ہے یعنے دل حسد اور کینہ اور کبر وغیرہ امراض قلب مین مبتلا ہو **عن** انس بن مالک کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذ بک من العجز والکسل والجبن والبخل والھرم واعوذ بک من عذاب القبر واعوذ بک من فتنۃ المحیا والممات **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اللھم انی اعوذ بک اخیر تک۔ یعنے یا اللہ پناہ مانگتا ہون مین تیری عاجزی اور سستی اور نامردی اور بخیلی اور بڑھاپے سے اور پناہ مانگتا ہون مین تیرے قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون مین تیری زندگی اور موت کے فساد سے **عن** انس بن مالک قال کنت اخدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکنت اسمعہ کثیرا یقول۔ اللھم انی اعوذ بک من الھم والحزن وضلع الدین وغلبۃ الرجال **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے۔ مین خدمت کیا کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو کثرت سے سنا کرتا آپ فرماتے تھے۔ اللھم انی اعوذ بک اخیر تک یعنے یا اللہ پناہ مانگتا ہون مین تیری اندیشے اور غم سے اور قرض کے بوجھ سے اور ظالمون کے بلوی سے **عن** عبد اللہ بن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یعلمھم ھذا الدعاء کما یعلمھم السورۃ من القرآن یقول۔ اللھم انی اعوذ بک من عذاب جھنم واعوذ بک من عذاب القبر واعوذ بک من فتنۃ المسیح الدجال واعوذ بک من فتنۃ المحیا والممات **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلعم لوگون کو یہہ دعا اسطرح سکھلاتے تھے جیسے کوئی سورت سکھاتا تھا قرآن شریف کی آپ فرماتے تھے۔ اللھم انی اعوذ بک یعنے یا اللہ پناہ مانگتا ہون مین تیری جہنم کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون تیری قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون تیری مسیح دجال کے فتنے سے اور پناہ مانگتا ہون تیری زندگی اور موت کے فتنے سے **ف** زندگی کا فتنہ بیماری اور مال اولاد کا نقصان یا کثرت مال کے جو خدا سے غافل کرے یا کفر اور گمراہی اور موت کا فتنہ اور سوقت کی شدت اور دہشت یا سعا ذاللہ خاتمہ برا ہونا۔ مسلم کی روایت مین اتنا زیادہ ہے اللھم انی اعوذ بک من المآثم والمغرم۔ الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون گناہ سے اور خواہ مخواہ کے تاوان سے **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعو بھؤلاء الکلمات اللھم انی اعوذ بک من فتنۃ النار وعذاب النار ومن شر الغنی والفقر **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم یہ دعا مانگتے تھے الٰہی مین پناہ مانگتا ہون دوزخ کی فتنے اور دوزخ کے عذاب سے اور مالداری اور محتاجی کی برائی سے **ف** مالداری کی برائی غفلت اور غرور اور محتاجی کی برائی رنج اور دون پر حسد کرنا غیرون کی مال اور ترقی کی فکر کرنا اپنی قسمت پر راضی نہ ہونا **عن** ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اللھم انی اعوذ بک من الفقر والقلۃ والذلۃ واعوذ بک من ان اظلم

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تھے الٰہی مین پناہ مانگتا ہون تیری محتاجی اور کمی اور ذلت سے اور پناہ مانگتا ہون تیری ظالم اور مظلوم ہونیسے **ف** جانا چاہیے کہ بعض حدیثون مین فقر اور مسکنت کو آپ نے طلب کیا ہی بعضون مین فقر سے پناہ مانگی ہی مطلب یہ ہی جو فقر ایسا ہو کہ مال کے کمی ہو مگر دل غنی ہو اور دنیا کی طمع نہ ہو وہ مرغوب اور مطلوب ہے اور جو فقر ایسا ہو کہ قوت لایموت مین اوسکے وجہ سے وقت ہو اور عبادت مین مخل ہو یا دنیا کی طمع بڑہاوی اوس سے پناہ مانگی - کمی سے مراد نیکیون کی کمی ہی نہ مال کی کمی یا مال کے اتنی کے کمی جو قوت لایموت اور حوائج ضروری کو کفایت نہ کرے **عن** ابن عمر قال کان من دعاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم انی اعوذ بک من زوال نعمتک وتحویل عافیتک وفجاءۃ نقمتک وجمیع سخطک **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا یہ تھی الٰہی پناہ مانگتا ہون مین تیری تیری نعمت کے زوال سے اور تیری تندرستی دی ہوئی پلٹ جانی سے (یعنے تندرستی کے بدلی بیماری آوے نہی) اور تیرے ناگہانی عذاب سے اور تیری سب غصون سے **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اللھم انی اعوذ بک من الشقاق والنفاق وسوء الاخلاق **ترجمہ** ابوہریرہ رضی سے روایت ہی رسول اللہ دعا مانگتے تھے الٰہی پناہ مانگتا ہون مین تیری خلاف اور نفاق اور بری اخلاق سے **عن** ابی ھریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذ بک من الجوع فانہ بئس الضجیع واعوذ بک من الخیانۃ فانہا بئست البطانۃ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلعم فرماتی تھے الٰہی مین پناہ مانگتا ہون تیری سے بھوک سے وہ بری ساتھی [illegible] مانگتا ہون مین تیری خیانت سے وہ بری **عن** ابی ھریرۃ یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذ بک من الاربع من علم لا ینفع ومن قلب لا یخشع ومن نفس لا تشبع ومن دعاء لا یسمع **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تھے الٰہی مین پناہ مانگتا ہون تیری چار چیزون سے) ایک تو اوس علم سے جو فایدہ نہ دیوی **ف** نہ دنیا مین نہ آخرت مین جیسی علم معقولات الٰہیات وغیرہ کہ علاوہ ضائع ہونے اوقات کی فاسد کرتا ہی اعتقاد کو مثلاً زواہد مثلثہ یا شرح چغمینی یا صدرا شمس بازغہ شرح حکمۃ العین حواشی قدیمہ یا جدیدہ پڑہنا جن مین ساٹھا سال گزرتی ہین نہ دنیا کا کچھ فائدہ نہ عقبے مین ثواب حاصل ہوتا ہی بلکہ خسر الدنیا والآخرۃ کا مصداق ہوتا ہی - جو علوم دنیا مین مفید ہین جیسے علم ریاضی حساب وہندسہ وہیأت وپیمایش اور جغرافیہ اور جغتیل اور مناظر اور علم طب یا علم نجوم جہاز رانی کیواسطے اونکا پڑہنا مباح ہی بلکہ ضرورت کیوقت واجب یا فرض ہی - اور جو علوم دنیا اور آخرت دونون مین مفید ہین جیسے علوم شریعت مثلاً علم اخلاق وسلوک اور فقہ اور تفسیر اور حدیث اونکا حاصل کرنا بقدر ضرورت ضروری ہی اور جسقدر زیادہ ہون بہتر ہی **ف** دوسری اوس دل سی جو تیری حضور مین نہ جھکے تیسرے اوس جی سی جسکو کبھی سیر نہ ہو چوتھی اوس دعا سی جو سنی نہ جاوی یعنے قبول نہ ہو **عن** انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اللھم انی اعوذ بک من صلوۃ لا تنفع وذکر دعاء آخر **ترجمہ** انس سے بھی ایسا ہی روایت ہی اوس مین یہ ہی الٰہی مین پناہ مانگتا ہون تیری اوس نماز سے جو فایدہ نہ دی **عن** فروۃ

بن نوفل الاشجعی قالت سالت عائشۃ ام المؤمنین عما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعو بہ قالت کان یقول اللھم انی اعوذ بک من شر ما عملت ومن شر ما لم اعمل ترجمہ فروہ بن نوفل اشجعی سے روایت ہی مین نے پوچھا ام المؤمنین عائشہ رضہ سے رسول اللہ صلعم کیا دعا مانگتے تھی انہون نے کہا آپ فرماتی تھی - الٰہی مین پناہ مانگتا ہون تیری اوس کام کے برائی سی جسکو مین نے کیا ہی اور جسکو مین نے نہین کیا ف ایسا نہ ہو کہ آیندہ اوسکو کرون اور اوسکی برائی مین گرفتار ہو جاؤن عن شکل بن حمید قال قلت یا رسول اللہ علمنی دعاء قال قل اللھم انی اعوذ بک من شر سمعی ومن شر بصری ومن شر لسانی ومن شر قلبی ومن شر منیی ترجمہ شکل بن حمید سے روایت ہی مینی کہا یا رسول اللہ مجھے ایک دعا سکھلائیے آپ نے فرمایا کہہ الٰہی مین پناہ مانگتا ہون اپنے کان کی برائی اور آنکھ کے برائی اور زبان کی برائی اور دل کی برائی اور منی کی برائی سی ف سبحان اللہ یہہ عجب مختصر اور جامع دعا ہی جو ساری گناہون سی بچنے کے لیے کافی ہی - کان کی برائی بری باتین سننا غیبت اور جھوٹھ سننا اور میر سننا آنکھ کی برائی بری نگاہ سی غیر عورت کو دیکھنا لہو و لعب دیکھنا زبان کی برائی کفر کے کلمے نکالنا جھوٹھ بولنا غیبت کرنا بہتان جوڑنا گالی دینا دل کے برائی حسد اور کبر اور بخل اور نفاق اور بد اخلاق اور تمام برائیون کو شامل ہے منی کے برائی سمجھنا نظفہ بہانا جیسے محرم پر یا اجنبی عورت یا لواطت کرنا یا زنا کرنا عن ابی الیسر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعو اللھم انی اعوذ بک من الھدم واعوذ بک من التردی والغرق والحرق والھرم واعوذ بک ان یتخبطنی الشیطان عند الموت واعوذ بک ان اموت لدیغا ترجمہ ابو الیسر سے روایت ہی رسول اللہ دعا مانگتے تھی - الٰہی مین پناہ مانگتا ہون تیری مکان یا دیوار کے گرنے سی اور پناہ مانگتا ہون تیری بلند مقام پر سی گر پڑنی سی اور پناہ مانگتا ہون ڈوبنی اور جلنی اور بوڑھی ہو جانی سی ف یعنی بہت بوڑھی ہو جانی سی کہ عبادت نہو سکی اور ہوش و حواس مین فتور آجاوی اور گر کر مرنا یا جلکر یا ڈوب کر مرنا اگرچہ شہادت ہی مگر نقصان ان مین یہہ ہے کہ آدمی وصیت نہین کر سکتا بعض اوقات صبر نہین کر سکتا شاید کوئی کلمہ برا زبان سے نکل جاوی ت اور پناہ مانگتا ہون مین شیطان کے بیان بگاڑنے مین کوشش کرتا ہی تا کہ خاتمہ برا ہو وی تو اوسکی آرزو پوری ہو وسوسے ڈالتا ہی مجبوط کر دیتا ہی ت اور پناہ مانگتا ہون مین تیری راہ مین پیٹھ موڑ کر ماری جانی سے (یعنی بھاگتی مین) اور پناہ مانگتا ہون مین تیری زہریلے جانورون کے کاٹنی سی مر جاؤن سی ف جیسے سانپ بچھو وغیرہ - دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہی والغم یعنی پناہ مانگتا ہون مین تیری غم سے عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اللھم انی اعوذ بک من البرص والجنون والجذام وسیی الاسقام ترجمہ انس سے روایت ہی رسول اللہ فرماتی تھی - الٰہی مین پناہ مانگتا ہون تیری کوڑہ اور دیوانگی اور جذام سی اور سب بری بیماریون سے عن ابی سعید الخدری قال دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم المسجد فاذا ھو برجل من الانصار یقال لہ ابو امامۃ فقال یا ابا امامۃ مالی اراک جالسا فی المسجد فی غیر وقت الصلوۃ قال ھموم لزمتنی ودیون یا رسول اللہ قال افلا اعلمک کلاما اذا قلتہ

م کے نیچے بنا دینے سے موت کے وقت دی مرنے گناہ اور شیطان

اذهب الله همك وقضى عنك دينك قال قلت بلى يا رسول الله قال قل اذا اصبحت واذا امسيت اللهم
انى اعوذ بك من الهم والحزن واعوذ بك من العجز والكسل واعوذ بك من الجبن والبخل واعوذ بك من غلبة
الدين وقهر الرجال قال ففعلت ذلك فاذهب الله همى وقضى عنى دينى **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز مسجد میں تشریف لائے ایک شخص انصار کو بیٹھے دیکھا جسکا نام ابوامامہ تھا آپ نے فرمایا
ابوامامہ کیا سبب ہے جو میں تم کو مسجد میں بیٹھا ہوا پاتا ہوں نماز کا وقت نہیں ہے ابوامامہ نے کہا ہمّ و غم نے گھیر رکھا ہے
اور قرضوں نے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا میں تم کو ایسا کلمہ نہ بتاؤں اگر تم اوسکو کہو تو اللہ تمہارا غم غلط کر دے اور
تمہارا قرض ادا کر دے میں نے کہا کیوں نہیں بتائیے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا صبح و شام یہ کہا کرو اللھم انی اعوذ بک من
الھم والحزن الخ یعنی الٰہی میں پناہ مانگتا ہوں تیری رنج اور غم سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری عاجزی اور سستی سے اور پناہ مانگتا ہوں
تیری بزدلی اور بخیلی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری زبردست کے بوجھ سے اور لوگوں کے غلبہ سے ابوامامہ نے کہا میں نے ایسا ہی کیا
تو اللہ نے میرا غم دور کر دیا اور میرا قرض ادا کرا دیا **اختم کتاب الصلوٰۃ** تمام ہوئی کتاب
نماز کی شکر ہے اللہ کا جو بڑا مہربان ہے

کتاب الزکوٰۃ

کتاب زکوٰۃ کے بیان میں

ف زکوٰۃ دوسرا رکن ہے اسلام کا اور نماز کے بعد زکوٰۃ کا ذکر ہے کلام اللہ میں سو جگہ بیان ہوئی ہے نماز کے ساتھ
ابی ہریرۃ قال لما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واستخلف ابوبکر بعدہ وکفر من کفر من العرب قال
عمر الخطاب یا ابابکر کیف تقاتل الناس وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی
یقولوا لا الہ الا اللہ فمن قال لا الہ الا اللہ عصم منی ماله ونفسه الا بحقه وحسابه على الله فقال ابوبكر
والله لاقاتلن من فرق بين الصلوة والزكوة فان الزكوة حق المال والله لو منعونى عقالا كانوا يؤدونه
الى رسول الله صلى الله عليه وسلم لقاتلتهم على منعه فقال عمر الخطاب فوالله ما هو الا ان رأيت الله قد
شرح صدر ابى بكر للقتال فعرفت انه الحق **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم جب فوت ہوئے
اور خلیفہ ہوئے ابوبکرؓ بعد آپ کے اور کافر ہو گئے بعض لوگ عرب کے **ف** یعنی غطفان اور بنی سلیم کے لوگ انہوں نے زکوٰۃ
دینے سے انکار کیا حضرت ابوبکرؓ نے ان سے لڑنے کا ارادہ کیا **ف** حضرت عمرؓ نے ابوبکرؓ سے کہا تم کیونکر لڑو گے ان لوگوں سے آنحضرتؐ
نے تو یہ فرمایا مجھ کو حکم ہوا ہے لڑنیکا لوگوں سے یہانتک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں جب لا الہ الا اللہ کہ لیں تو اپنے مال اور جان کو انہوں نے
بچا لیا مگر حق اسلام سے **ف** یعنی اگر کسی کو قتل کرینگے تو قصاصاً قتل کیے جاوینگے یا دیت دینگے **ف** اور حساب اوسکا اللہ پر ہے
ف یعنی ہماری تردیک وہ لا الہ الا اللہ کہنے سے مسلمان سمجھے جاوینگے اب اگر دل سے نہ کہتے ہوں گے تو اوسکا حساب اللہ لیگا

حضرت ابوبکرؓ نے کہا قسم خدا کی میں لڑونگا اوس شخص سے جو فرق کرے نماز اور زکوۃ میں (نماز پڑھے مگر زکوۃ نہ دیوے) کیونکہ زکوۃ مال کا حق ہے قسم خدا کی اگر جسقدر رسول اللہ کو دیتے تھے اوس میں سے ایک اونٹ یا ایک رسی اونٹ کی باندھنی کی دیدیں گے تو میں اون سے لڑونگا۔ **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صرف لا الہ الا اللہ کہنے سے اوسوقت مسلمان ہوجاتا ہے جب اور اصول اسلام کا انکار نہ کرے اگر انکار کریگا تو کافر مرتد واجب القتل ہوجاویگا **ف** حضرت عمرؓ نے کہا قسم خدا کی یہی پختہ تھا سوا اسکے کہ میں سمجھا اللہ جل جلالہ نے کھولدیا سینہ ابوبکرؓ کا لڑائی کیواسطے اوسوقت میں جانا کہ یہی حق ہے۔ دوسری روایت میں لو صنعو (عناقا) ہم یہ کرتے کہ بکری کا بچہ رسول اللہ کو دیتے تو بھی اون سے لڑونگا یہ مبالغہ کیواسطے کہا ورنہ بکری کا بچہ زکوۃ میں نہیں لیا جاتا **باب** ما یجب فیہ الزکوۃ من الاموال نصاب کی بیان **ف** نصاب اوس حد کو کہتے ہیں جس سے کم میں زکوۃ واجب نہیں ہوتے اور اوس حد میں واجب ہوتی ہے **عن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس فیما دون خمس ذود صدقۃ ولیس فیما دون خمس اواق صدقۃ ولیس فیما دون خمسۃ اوسق صدقۃ

ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا پانچ اونٹوں سے کم میں زکوۃ نہیں ہے اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوۃ نہیں ہے اور پانچ وسق سے کم (غلے اور پھلوں میں) زکوۃ نہیں ہے **ف** تو نصاب اونٹ کی پانچ اونٹ ہیں اور چاندی کا پانچ اوقیہ ہیں اور اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے سب دوسو درہم ہوئی ہر ایک درہم تین ماشہ اور ایک رتی اور پانچوان حصہ رتی کا ہوتا ہے دوسو درہم کے چھ سو تیس ماشہ ہوئے جسکی ساڑھے باون تولہ چاندی ہوئی یہی نصاب ہے چاندی کی اور سونے کا نصاب دوسری حدیث میں آویگا ہے جسکی ساڑھے سات تولہ ہوتی ہیں یہی نصاب ہے سونے کا جب نصاب کے برابر سونا یا چاندی ہو تو چالیسواں حصہ زکوۃ کا ہر سال میں دیوی اور جسقدر زیادہ ہو اوسکے اشرفیاں ہوں اوسمیں بھی حساب یہ ہے کہ فیصدی چار دیوی یہی چالیسواں حصہ ہے۔ اور پیداوار کا نصاب پانچ وسق فرمایا وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔ اور صاع آٹھ رطل کا اور کل آوہ سیر کا تو ساٹھ صاع کے چھ سو ہوئے چالیس سیر کے حساب سے اور پانچ وسق کے تیس من ہوئے اگر اسقدر پیداوار غلہ کا میوہ ہو تو اوسمیں سے دسواں حصہ یعنی تین من زکوۃ کے دینا ہونگے اس سے کم میں کچھ لازم نہ آویگا۔ مگر ابوحنیفہ کے نزدیک قلیل کثیر پیداوار میں سے دسواں حصہ لیا جاویگا اونکا مذہب حدیث کے مخالف ہی حدیث کے اسلوسطے ترک کیا اوسکو اونکے صاحبین نے اور عمل کیا حدیث پر **عن** ابی سعید ایضا رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیس فیما دون خمسۃ اوسق زکوۃ والوسق ستون مختوما **ترجمہ** ابوسعیدؓ روایت ہے رسول اللہ صلعم سے کہ فرمایا پانچ وسق سے کم میں زکوۃ نہیں ہے اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے **عن** حبیب المکی قال قال رجل لعمران بن حصین یا ابا نجید انکم لتحدثونا باحادیث ما نجدلھا اصلا فی القران فغضب عمران وقال للرجل وجدتہ فی القران ان فی کل اربعین درھما درھم ومن کل کذا وکذا شاۃ شاۃ ومن کذا وکذا بعیر کذا وکذا اوجدتہ ھذا فی القران قال لا قال فعلیک بالسنۃ فانا واللہ قد اخذنا ھذا عنہ وسمعناہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وذکر اشیاء نحو ھذا **ترجمہ** حبیب مکی سے روایت ہے ایک شخص نے کہا عمران بن حصین سے اے ابا نجید (یہ عمران کی کنیت ہے) تم ہم سے ایسی حدیثیں بیان کرتے ہو

جنکے اصل ہم قرآن مین نہین پاتے عمران بن حصین یہ سنکر غصہ ہوئی اور کہا کیا قرآن مین یہ موجود ہی ہر چالیس درم مین ایک
درم ہی یا اتنی بکریون مین ایک بکری ہی یا اتنے اونٹون مین ایک اونٹ ہی اوسنے کہا نہین اونہون نے کہا پھر تم نے یہ کہان سے سنا
تم نے ہم ہی سے سنا اور ہم نے رسول اللہ ص سے سنا اور ایسی ہی چند باتین بیان کین **ف** یعنے بہت سے مسائل اور احکام دین کے قرآن مین
نہین ہین لیکن رسول اللہ ص کی حدیثون مین ہین - پس جسطرح قرآن کی متابعت ضرور ہی اوسیطرح حدیث شریف کی پیروی بھی ضرور
ہی آپنے فرمایا الا انی اوتیت القرآن ومثلہ معہ مین قرآن دیا گیا اور اوسکے ساتھ اور بھی دیا گیا **باب** العروض اذا کانت
للتجارۃ اسباب تجارتی مین زکوۃ کا بیان **ف** زکوۃ ماشیہ اور سونی چاندی مین اور زراعت وپیداوار مین متفق علیہ ہی سوا ان
کی اور اسباب تجارتی ہین - جیسے کتابین یا گھوڑی یا چٹہی یا بساط خانی کا اسباب وغیرہ ائمہ اربعہ کے نزدیک زکوۃ واجب ہے
اور ظاہریہ کے نزدیک واجب نہین دلیل ائمہ اربعہ کی یہ حدیث ہی **عن** سمرۃ بن جندب قال اما بعد فان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کان یامرنا ان نخرج الصدقۃ من الذی نعد للبیع **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو حکم کرتے تھے زکوۃ نکالنے کا اون چیزون مین سے جو بیچنے کے لیے رکھین **ف** یعنے تجارت کے اموال
مین سے جب نصاب کے موافق ہون - اس حدیث کے اسناد اگرچہ چندان قوی نہین ہی مگر بہت ضعیف بھی نہین ہی اسی واسطے سکوت
کیا اوس سے ابو داؤدی اور سلیمان بن سمرہ مقبول ہی اور جعفر بن سعد اور حبیب بن سلیمان مین اگرچہ بعضون نے کلام کیا ہی پر وہ
دونون صدوق مین اور بری ہین کذب سے اور بہت سے الفاظ عامہ مقتضی ہین اسبات کو کہ ہر قسم کے اموال تجارت مین زکوۃ
واجب ہو فرمایا اللہ تعالی نے خذ من اموالہم صدقۃ اور دوسری حدیث مین ہی - من استفاد مالا فلا زکوۃ فیہ جسپر حول علیہ الحول
رواہ الترمذی - اسی لفظ سے اطباق کیا ائمہ اربعہ نے اور نہین خلاف کیا اون مین سے کسی نے ایکدوسری کا اور ظاہریہ نے جو یہ
دلیل بیان کی ہی کہ سوا مواشی اور چاندی سونے پیدا ارکی اور مالون پر زکوۃ واجب ہونے کی کوئی دلیل ہاتھ نہین جاتے تو جواب اسکا
یہ ہی کہ عموم الفاظ جو قرآن وحدیث مین وارد ہین مقتضی ہین ہر مال مین زکوۃ دینے کو پھر خاص کر لیگئی اون مین سے وہ اموال جسمین صاف
حدیث آگئی کہ اون مین زکوۃ نہین ہے جیسے سواری کا گھوڑا یا خدمت کا غلام اور اموال تجارت مین زکوۃ نہونیکے باب مین
کوئی حدیث اونکے پاس موجود نہین ہے - بلکہ ائمہ اربعہ پاس عموم الفاظ اور یہ حدیث سمرہ بن جندب کے موجود ہی تو عمل کرنا اسی پر
اولی ہی اور یہی اقرب باحتیاط ہی واللہ اعلم **باب** الکنز ما ھو وزکوۃ الحلی کنز کا بیان اور زیور کی زکوۃ کا بیان **ف**
فرمایا اللہ تعالی نے والذین یکنزون الذہب والفضۃ ولا ینفقونہا فی سبیل اللہ فبشرہم بعذاب الیم - یوم یحمی علیہا فی نار جہنم فتکوی
بہا جباہہم وجنوبہم وظہورہم ہذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون - جو لوگ گاڑ رکھتے ہین سونی اور چاندی کو اور خرچ نہین کرتے
اوسکو اللہ کے راہ مین تو اونکو خبر دی دکھ کی مار کی جسدن گرم کیا جاویگا اونکی گاڑھی ہوئی جہنم کی آگ مین پھر داغی جاوینگے اوس سے پیشانیان
اور پسلیان اور پیٹھین اونکے اور کہا جاویگا یہ وہ ہی جو جوڑ رکھا تھا تم نے اپنے واسطے اب چکھو اوسکا مزا جسکو تم جوڑتے تھے - لغت مین
کنز اوس مال کو کہتے ہین جو زمین مین دفن کیا جاوے اور شرع مین اوس مال کو کہتے ہین جسکی زکوۃ نہ دی جاوے **ف** عبد اللہ بن عمرو

بن العاص ان امرأة اتت رسول الله صلی الله علیه وسلم ومعها ابنة لها وفی ید ابنتها مسکتان غلیظتان فقال لها اتعطین زکوة هذا قالت لا قال ایسرک ان یسور الله بهما یوم القیمة سوارین من نار فالقتهما فالقتهما الی النبی صلی الله علیه وسلم قالت هما لله ورسوله **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ ایک عورت آئی رسول اللہ کے پاس اوسکی بیٹی بھی اوسکے ساتھ تھی اور بیٹی کے ہاتھ میں دو کنگن موٹے موٹے سونے کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اسکی زکوۃ دیتی ہے وہ بولی نہیں آپ نے فرمایا کیا تجھ کو اچھا معلوم ہوتا ہے کہ خدا قیامت کے دن تجھ کو دو کنگن آگ کے پہناوے عبد اللہ نے کہا اوسعورت نے (اوسی وقت یہ سنکر) کنگنوں کو اوتارا اور رسول اللہ کے سامنے ڈالدیا اور فرمایا یہ اللہ اور رسول کیواسطے ہیں **ف** یہ حدیث صحیح الاسناد ہے سکوت کیا اس سے ابو داؤد نے صحیح کہا اوسکو منذری نے مختصر میں اور ابن حجر نے بلوغ المرام میں اور ترمذی نے اس حدیث کو جسطرح کی ہے روایت کیا اور سمیں سوائے بن الصباح اور ابن لہیعہ ضعیف ہیں لیکن ابو داؤد کی اسناد خالی ہو اون دونوں سے اور اسطرح ایکجماعت صحابہ قائل ہے زیور میں زکوۃ واجب ہونے کی اور یہی قول ہے امام حنیفہ کا اور مؤید ہے اسکی جو آگے دو حدیثیں آتے ہیں۔ اور وہ صحیح ہیں اور بعض صحابہ اور کثیر اہل مدینہ اور فقہا قائل ہیں ہمیشہ کے کہ زیور میں زکوۃ واجب نہیں ہے اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور اسحاق اور احمد کا پر دلائل ان لوگوں کے ضعیف ہیں اور محدثین کے نزدیک امام جو نسبت کا مذہب راجح ہے اور وہی محتاط ہے **عن** ام سلمة قالت کنت البس اوضاحا من ذهب فقلت یا رسول الله اکنز هو فقال ما بلغ ان تؤدی زکوته فزکی فلیس بکنز **ترجمہ** ام سلمہ سے روایت ہے کہا میں پہنا کرتی تھی اوضاح (ایک قسم کا زیور ہے) سونے کے میں نے کہا یا رسول اللہ کیا یہ کنز ہے آپ نے فرمایا جو اس قدر ہو جسمیں زکوۃ دینا لازم آوے پھر اوسکی زکوۃ دی جاوے وہ کنز نہیں ہے **ف** روایت کیا اس حدیث کو دار قطنی اور حاکم نے اور صحیح کہا اوسکو حاکم نے **عن** عبد الله بن شداد بن الهاد انه قال دخلنا علی عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم فقالت دخل علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فرأی فی یدی فتخات من ورق فقال ما هذا یا عائشة فقلت صنعتهن اتزین لک یا رسول الله فقال اتؤدین زکوتهن قلت لا او ما شاء الله قال هو حسبک من النار **ترجمہ** عبد اللہ بن شداد بن الہاد سے روایت ہے ہم حضرت عائشہ پاس گئے انہوں نے کہا (ایکروز) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور میری ہاتھ میں بڑے بڑے انگوٹھیاں چاندی کے دیکھیں آپ نے فرمایا کیا ہے یہ عائشہ میں نے کہا میں نے انکو اس لیے بنایا ہے تاکہ بناؤ سنوار کروں آپ کیواسطے آپ نے فرمایا تو ان کی زکوۃ ادا کرتی ہے۔ میں نے کہا نہیں یا جو کچھ اللہ کو منظور تھا کہا آپ نے فرمایا یہ کافی ہے تجھے جہنم میں پہنچانے کیواسطے **ف** ضعیف کیا اس حدیث کو دار قطنی نے بوجہ محمد بن عمرو بن عطاء کے اور کہا وہ مجہول ہے مگر توثیق کے اوسکی اور لوگوں نے

باب فی زکوة السائمة جو نیوالی جانوروں کی زکوۃ کا بیان

ف جیسے اونٹ گائی بکریاں **عن** حماد قال اخذت من ثمامة بن عبد الله بن انس کتابا زعم ان ابا بکر کتبه لانس وعلیه خاتم رسول الله صلی الله علیه وسلم حین بعثه مصدقا وکتبه له فاذا فیه هذه فریضة الصدقة

التي فرضها رسول الله صلى الله عليه وسلم على المسلمين التي امر الله بها نبيه عليه السلام فمن سئلها من المسلمين
على وجهها فليعطها ومن سئل فوقها فلا يعط فيما دون خمس وعشرين من الابل الغنم في كل خمس ذود شاة فاذا
بلغت خمسا وعشرين ففيها بنت مخاض الى ان تبلغ خمسا وثلاثين فان لم يكن فيها بنت مخاض فابن لبون ذكر
فاذا بلغت ستا وثلاثين ففيها بنت لبون الى خمس واربعين فاذا بلغت ستا واربعين ففيها حقة طروقة
الفحل الى ستين فاذا بلغت احدى وستين ففيها جذعة الى خمس وسبعين فاذا بلغت ستا وسبعين
ففيها ابنتا لبون الى تسعين فاذا بلغت احدى وتسعين ففيها حقتان طروقتا الفحل الى عشرين ومائة
فاذا زادت على عشرين ومائة ففي كل اربعين بنت لبون وفي كل خمسين حقة فاذا تباين اسنان الابل في
فرائض الصدقات فمن بلغت عنده صدقة الجذعة وليست عنده جذعة وعنده حقة فانها تقبل منه وان
يجعل معها شاتين ان استيسرتا له او عشرين درهما ومن بلغت عنده صدقة الحقة وليست عنده حقة وعنده
جذعة فانها تقبل منه ويعطيه المصدق عشرين درهما او شاتين ومن بلغت عنده صدقة الحقة وليست
عنده حقة وعنده ابنة لبون فانها تقبل منه قال ابو داود وفي هذا نظر لم اضبطه عن موسى كما احب و
يجعل معها شاتين ان استيسرتا له او عشرين درهما ومن بلغت عنده صدقة بنت لبون وليست عنده الا
حقة فانها تقبل منه قال ابو داود وفي هذا نظر ثم اتقنته ويعطيه المصدق عشرين درهما او شاتين ومن بلغت
عنده صدقة ابنة لبون وليس عنده الا ابنة مخاض فانها تقبل منه وشاتين او عشرين درهما ومن بلغت عنده
صدقة ابنة مخاض وليس عنده الا ابن لبون ذكر فانه يقبل منه وليس معه شيء ومن لم يكن عنده الا اربع فليس فيها شيء
الا ان يشاء ربها وفي سائمة الغنم اذا كانت اربعين ففيها شاة
الى عشرين ومائة فاذا زادت على عشرين ومائة ففيها شاتان الى تبلغ مائتين فاذا زادت على
مائتين ففيها ثلث شياه الى ان تبلغ ثلثمائة فاذا زادت على ثلثمائة ففي كل مائة شاة شاة ولا يؤخذ
في الصدقة هرمة ولا ذات عوار من الغنم ولا تيس الغنم الا ان يشاء المصدق ولا يجمع بين مفترق ولا يفرق بين مجتمع
خشية الصدقة وما كان من خليطين فانهما يتراجعان بينهما بالسوية فان لم تبلغ سائمة الرجل اربعين فليس فيها
شيء الا ان يشاء ربها وفي الرقة ربع العشر فان لم يكن المال الا تسعين ومائة فليس فيها شيء الا ان يشاء ربها

ترجمہ حماد سے روایت ہے مین نے ثمامہ بن عبد اللہ بن انس سے ایک کتاب لی وہ کہتے تھے حضرت امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انس رض کیواسطے اور اوسپر مہر تھی رسول اللہ صلعم کی جب انہون نے انس کو مصدق (صدقہ تحصیل کرنیوالا) بنا کر بھیجا تھا تو انکو کیا کتاب لکھدی تھی اوس مین یہ عبارت تھی یہ فرض زکوۃ کا بیان ہے جسکو مقرر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانون پر اور جسکا حکم کیا اللہ جل جلالہ نے اپنے پیمبر کو جس مسلمان سے اسکو موافق زکوۃ مانگی جاوے وہ دیوے اور جو اس سے زیادہ مانگی جاوے تو نہ دیوے پھر یون ٹھہرا

سے کم مین ہر پنجم مین ایک بکری ہے ف اگر پانچ اونٹ ہون تو ایک بکری دس ہون تو دو بکریان پندرہ ہون اور پانچ سے کم مین زکوۃ واجب نہ ہوگی مثلاً چار اونٹ مین کچھ نہ ہوگا اور سات اونٹ مین ایک بکری ہوگے نو تک ت جب پچیس اونٹ پوری ہوجاوین تو اوسمین ایک بنت مخاض ہے ف ایک برس کے مادہ اونٹنی کو بنت مخاض کہتے ہین اور فراونٹ کو ابن مخاض ت پینتیس اونٹ تک اگر اوسکے پاس بنت مخاض نہ ہو تو ابن لبون دیگے ف یعنے دو برس کا اونٹ ت جب چھتیس اونٹ پوری ہوجاوین تو اون مین ایک بنت لبون ہے (دو برس کی اونٹنی) پینتالیس اونٹ تک جب چھیالیس اونٹ پوری ہوجاوین تو اون مین ایک حقہ (تین برس کے اونٹنی) جو چوتھی مین لگی ہو) نر کو دینے کی لائق واجب ہوگی ساٹھ اونٹ تک جب اکسٹھ اونٹ پوری ہوجاوین تو اون مین ایک جذعہ (چار برس کی اونٹنی جو پانچوین مین لگی ہو) واجب ہوگی پچھتر اونٹ تک ہوجاوین تو اون مین دو بنت لبون واجب ہونگی نوے اونٹ تک جب اکانوے اونٹ پوری ہوجاوین تو اون مین دو حقے دینا ہونگے نر کو دینے کی لائق اکیسو بیس اونٹ تک جب اکیسو بیس سے زیادہ ہون تو ہر چالیسی مین ایک بنت لبون اور ہر پچاسی مین ایک حقہ دینا ہوگے ف اسی حساب سے ہزارون لاکھون تک نوبت آویگی یہی مذہب ہے اکثر فقہاء کا اور ابو حنیفہ کی نزدیک اکیسو بیس سے جب اونٹ زیادہ ہونگے تو پھر از سر نو زکوۃ شروع ہوگی ہر پنجم مین ایک بکری پینتیس تک پھر پچیس مین ایک بنت مخاض علے ہذا القیاس ت جب اوس قسم کا اونٹ نہ نکلے جو مطلوب ہے۔ مثلاً کسی کے پاس اکتیس اونٹ ہون جنمین ایک جذعہ دینا ہوتا ہے (اکسٹھ اونٹ) اور اوسکے پاس جذعہ نہو لیکن حقہ ہو تو حقہ لیوینگے اور اگر اوسکو میسر ہو تو دو بکریان اوسکے ساتھ اور لینگے کی یا بیس درم لے لینگے اور دو بکریان یا بیس درم اوسکو پھیر دینگے اسی طرح اگر اوسکے پاس حقہ نہ ہو نہ جذعہ) لیکن بنت لبون ہو تو بنت لبون لے لینگے۔ اور اگر اوسکو میسر ہو تو دو بکریان یا بیس درم اوسکے ساتھ اور لینگے۔ اور جس شخص کے پاس اسی اونٹ ہون جنمین بنت لبون واجب ہے (چھتیس اونٹ) مگر اوسکے پاس حقہ ہے نکلے تو حقہ لینگے اور بیس درم یا دو بکریان اوسکو پھیر دینگے اور جسکے پاس بنت لبون کے برابر اونٹ ہون مگر اوسکے پاس بنت مخاض ہی تو بنت مخاض لے لینگے اور دو بکریان یا بیس درم لینگے اور جسکے پاس بنت مخاض کے اونٹ ہون مگر اوسکے پاس ابن لبون ہی ہو تو ابن لبون ہی لینگے اور اوسکے ساتھ اور کچھ نہ لینگے نہ دینگے اور جسکے پاس چار ہی اونٹ ہون اوسپر زکوۃ نہین ہے مگر جب وہ اپنی خوشی سے دیوی اور چرنیوالی بکریان جب چالیس ہوجاوین تو

اونمین ایک بکری دینا ہوگی یا یکسو بیس تک جب ایکسو بیس سے زیادہ ہون تو دو بکریان دینا ہونگی دوسو بکریان تک جب دوسو سے زیادہ ہون تو تین بکریان دینا ہونگی تین سو تک جب تین سو سے زیادہ ہون تو ہر سیکڑے پیچھے ایک بکری دینا ہوگی اور زکوۃ مین بوڑھی اور عیبدار بکری نہ لیجاویگی نہ بکرا لیجاویگا مگر جب مصدق کو نر لینا منظور ہو (کسی مصلحت یا ضرورت کیواسطے) اور نہ جمع کیا جاوے متفرق مال اور نہ جدا کیا جاوے مجتمع مال ترک کے خوف سے ف صورت اول کی یہ ہے ایک شخص کے پاس چالیس بکریان ایک گلے مین تھین چالیس دوسرے گلے مین تو گلے پیچھے ایک بکری کے حساب سے دو بکریان اوسپر لازم آتی تھین جب مصدق آیا اوسنے کیا کام کیا دونو گلونکو ملا دیا تاکہ وہ ایک ہی گلے سمجھا جاوے ایکہی بکری لیوے یہ صورت شافعی کے نزدیک ہے کیونکہ اونکے نزدیک گلونکے ملنے سے کچھ فرق نہین آویگا اگرچہ ایک ایک ہی ہو یا متعدد ہو اور ابو حنیفہ کے نزدیک زکوۃ مالک پر ہے گلے کا اعتبار نہین مثلاً جو صورت گذری اوسمین شافعی کے نزدیک دو بکریان لازم آتی ہین اور ابو حنیفہ کے نزدیک ایک

بکری اور جو دو شخصون کی چالیس چالیس بکریان ایک ہے گلے مین ہون تو شافعی کے نزدیک ایک بکری دینا ہوگی اور ابو حنیفہ کے نزدیک دو بکریان دینا ہونگے پس ابو حنیفہ کے نزدیک وہ صورت اسطرح ہوگے دو شخص تھے ہر ایک کے پاس چالیس چالیس بکریان جداجدا تہین سب مصدق آیا تو ایک نے اپنے بکریونکو دوسری کی بکریون کے ساتھ ملادیا اور آپ الگ ہوگیا تاکہ مصدق ایک ہی شخص کے بکریان سمجھکر ایک بکری لیوے ورنہ دو بکریان دینا ہوتین یہ امر ممنوع ہی صورت دوسری کی یہ ہوگی کہ دو شریک تھے - ہر ایک کے بیس بیس بکریان ملی جلی تہین تو ان مین جداجدا کر لیوین زکوۃ سے بچنے کے لیے اس سے منع کیا - ابو حنیفہ کے نزدیک یہ بھی مصدق کیواسطے ہی یعنی مصدق ایسا نہ کرے دو آدمیونکی جداجدا بیس بیس بکریون ہون کسی پر زکوۃ نہین ہے مصدق ان کو اکٹھا کرکے ایک بکری لیوے اس سے منع کیا

ف اور جو نصاب دو آدمیون مین مشترک ہو تو وہ آپس مین رجوع کرلین ایکدوسری پر برابر کا حصہ لگا کر **ف** مثلاً دو آدمیون کے بیس بیس بکریان تہین مصدق نے ایک کی بکریون مین سے ایک بکری لی تو دوسری سے نصف بکری کی داہم لیوے اگر ایک کے بیس بکریان تہین اور دوسرے کی چالیس تو دو ثلث قیمت ایک بکری کی چالیس والے سے پہر لیوے یہ صورت جمہور علما کی مذہب پر بنی گی جنکے نزدیک خلیطین کا مال اگرچہ ایکدوسرے سے ممیز ہو پر زکوۃ دونون کی مال پر ملکر واجب ہوگی اور ابو حنیفہ کے نزدیک جب ہر ایک کا مال دوسرے سے ممیز ہو تو زکوۃ جداجدا ہر ایک کے مال پر اگر وہ نصاب کے برابر ہو واجب ہوگی البتہ شریکین کے مال مین جس مین ایک کے مال کے دوسرے کے مال سے تبر نہین ہوتی یہ صورت یون ہوگی - مثلاً ایک کی چالیس گائین تہین اور دوسرے کی تیس اور مصدق نے ایک سے (دو برس کے گائی) اور ایک سے تبیعہ (ایک برس کے گائی) دونون کے مال مین سے لیا تو چالیس والا چار سے تبیعہ کے تیس والے سے لیوے اور تیس والا تین سے دو برس کے چالیس والے سے لیوے

عن عبد الله بن عمر قال كتب رسول الله صلى الله عليه وسلم كتاب الصدقة فلم يخرج الى عماله حتى قبض فقرنه بسيفه فعمل به ابو بكر حتى قبض ثم عمل به عمر حتى قبض فكان فيه في خمس من الابل شاة وفي عشر شاتان وفي خمس عشرة ثلث شياه وفي عشرين اربع شياه وفي خمس وعشرين ابنة مخاض الى خمس وثلاثين فان زادت واحدة ففيها ابنة لبون الى خمس واربعين فاذا زادت واحدة ففيها حقة الى ستين فاذا زادت واحدة ففيها جذعة الى خمس وسبعين فاذا زادت واحدة ففيها ابنتا لبون الى تسعين فاذا زادت واحدة ففيها حقتان الى عشرين ومائة فان كانت الابل اكثر من ذلك ففي كل خمسين حقة وفي كل اربعين بنت لبون وفي الغنم في كل اربعين شاة الى عشرين ومائة فان زادت واحدة ففيها شاتان الى مائتين فان زادت على المائتين ففيها ثلاث الى ثلاث مائة فان كانت الغنم اكثر من ذلك ففي كل مائة شاة شاة ليس فيها شيء حتى تبلغ المائة ولا يفرق بين مجتمع ولا يجمع بين متفرق مخافة الصدقة وما كان من خليطين فانهما يتراجعان بالسوية ولا يؤخذ في الصدقة هرمة ولا ذات عيب وقال الزهري اذا جاء المصدق قسمت الشاء اثلاثا ثلثا خيارا وثلثا شرارا وثلثا وسطا فاخذ المصدق من الوسط ولم يذكر الزهري البقر ترجمہ عبد اللہ بن عمر کی روایت ہی رسول اللہ صلعم نے زکوۃ کی کتاب لکہے پر اوسکو اپنے عاملون کے پاس بہیجنے نہ پائی کہ آپ کی وفات ہوگئی آپ نے

اوسکو اپنے عہد تک رکھا تھا پھر عمل کیا اوسپر ابوبکر نے اپنی وفات تک بعد اوسکے عمل کیا اوسپر حضرت عمر نے اپنی وفات تک اور کتاب میں یہ تھا — پانچ اونٹوں میں ایک بکری ہے اور دس میں دو بکریاں اور پندرہ میں تین بکریاں اور بیس میں چار بکریاں اور پچیس میں ایک بنت مخاض پینتیس تک پھر پینتالیس سے ایک بھی زیادہ ہو تو بنت لبون پینتالیس تک پھر پینسٹھ سے ایک بھی زیادہ ہو تو ایک حقہ ستتر تک پھر پچاسی سے ایک بھی زیادہ ہو تو ایک جذعہ پچانوے تک پھر پچانوے سے ایک بھی زیادہ ہو تو دو حقی ایکسو بیس تک پھر ایکسو بیس سے ایک بھی زیادہ ہو تو تین بنت لبون ہر پچاس میں ایک حقہ اور ہر چالیس میں ایک بنت لبون واجب ہے — اور بکریوں میں ہر چالیس بکری میں ایک بکری ایکسو بیس تک اگر ایکسو بیس سے ایک بکری بھی زیادہ ہو تو دو بکریاں میں دو سو تک پھر جب دو سو سے ایک بکری بھی زیادہ ہو تو اس میں تین بکریاں ہیں تین سو تک پھر جب تین سو سے زیادہ ہوں تو ہر سیکڑے میں ایک بکری ہے اور سیکڑے سے جو کم ہو اوسمیں کچھ نہیں ہے ف مثلاً تین سو ساٹھ بکریاں ہوں تو تین ہی بکریاں لازم ہونگی اور ساٹھ کی زیادتی کا لحاظ نہ ہوگا جبتک چوتھا سیکڑا پورا نہ ہو جب چار سو پوری ہونگی تو چار بکریاں لازم ہوں گے چار سو تا نو سو تک پھر پانسو میں پانچ بکریاں اسی قیاس سے ہزاروں لاکھوں تک ف اور نہ جدا کیا جاوے اکٹھا مال اور نہ اکٹھا کیا جاوے جدا جدا مال زکوۃ کے ڈر سے اور جو مال دو آدمیوں میں ملکر ہو وہ ملکر دونوں سے لیکر اپنا حصہ برابر کر لیں اور زکوۃ میں بوڑھا جانور اور عیب دار نہ لیا جاویگا — زہری نے کہا جب صدقہ آوے تو بکریوں کے تین غول کریں گے ایک میں بری بری — دوسری میں عمدہ عمدہ — تیسری میں بیچ بیچ کی نہ بہت عمدہ نہ بہت بری مصدق بیچ والوں میں سے زکوۃ لیگا اور زہری نے گابہ کا بیان نہیں کیا — دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے فان لم تکن ابنۃ مخاض فابن لبون اگر بنت مخاض نہ ہو تو ابن لبون لیوے اور زہری کا کلام بیان نہیں کیا عن ابن شہاب قال هذه نسخة كتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم الذي كتبه في الصدقة وهي عند آل عمر بن الخطاب قال ابن شهاب فقرأتها سالم بن عبد الله بن عمر فوعيتها على وجهها وهي التي انتسخ عمر بن عبد العزيز من عبد الله بن عبد الله بن عمر وسالم بن عبد الله بن عمر فذكر الحديث قال فاذا كانت احدى وعشرين ومائة ففيها ثلاث بنات لبون حتى تبلغ تسعا وعشرين ومائة فاذا كانت ثلاثين ومائة ففيها بنتا لبون وحقة حتى تبلغ تسعا وثلاثين ومائة فاذا كانت اربعين ومائة ففيها حقتان بنت لبون حتى تبلغ تسعا واربعين ومائة فاذا كانت خمسين ومائة ففيها ثلاث حقاق حتى تبلغ تسعا وخمسين ومائة فاذا كانت ستين ومائة ففيها اربع بنات لبون حتى تبلغ تسعا وستين ومائة فاذا كانت سبعين ومائة ففيها ثلاث بنات لبون وحقة حتى تبلغ تسعا وسبعين ومائة فاذا كانت ثمانين ومائة ففيها حقتان وابنتا لبون حتى تبلغ تسعا وثمانين ومائة فاذا كانت تسعين ومائة ففيها ثلاث حقاق وبنت لبون حتى تبلغ تسعا وتسعين ومائة فاذا كانت مائتين ففيها اربع حقاق او خمس بنات لبون اي السنين وجدت اخذت وفي سائمة الغنم فذكر نحو حديث سفيان بن حسين وفيه يؤخذ في الصدقة هرمة ولا ذات

عوار من الغنم ولا تيس الغنم الا ان يشاء المصدق ترجمہ ابن شہاب سے روایت ہی یہ نقل ہی اُس کتاب کی جسکو لکھا تھا
رسول اللہ نے زکوۃ مین اور وہ عمر بن الخطاب رض کے اولاد کی پاس تہی ابن شہاب نے کہا مجھو اُس کتاب کو سالم بن عبد اللہ نے عمر نے
پڑہا مین نے اُسی طرح اوسکو یاد کر لیا اور عمر بن عبد العزیز نی اسی کتاب کو نقل کروایا عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر کی پاس سے
اور سالم بن عبد اللہ بن عمر کے پاس سے پہلے بیان کیا حدیث کو جسطرح اوپر گذری **ف** یعنے پانچ اونٹون سے شروع کیا **ت**
اکیس اونٹ تک جب اکیس ہون تو تین بنت لبون دینا ہون گے اکیسو تیس تک جب اکیسو تیس ہون تو دو بنت لبون
اور ایک حقہ دینا ہوگا اکیسو اونتالیس تک جب اکیسو چالیس ہون تو دو حقے اور ایک بنت لبون دینا ہوگا اکیسو اونچاس تک جب ڈیڑہ
سو ہون تو تین حقی دینا ہون گے اکیسو اونسٹہ تک جب اکیسو ساٹہ ہون تو چار بنت لبون دینی ہونگی اکیسو اونہتر تک جب اکیسو ستر ہون
تو تین بنت لبون اور ایک حقہ دینا ہوگا اکیسو اناسی تک جب اکیسو اسی ہون تو دو حقے اور دو بنت لبون دینا ہون گی اکیسو ننانوی تک
جب دو سو ہون تو چار حقی یا پانچ بنت لبون دینا ہون گے جو موجود ہون ان دونون مین سے لیوی **ف** حاصل رہی ہی کہ ہر ایک
پچاس مین ایک حقہ دینا ہوگا اور ہر چالیس مین ایک بنت لبون اور پہر کی کسرات معاف ہونگے **ت** اور بکریون مین جو جنگل کی چرائی
جاوین اوسکے طرح بیان کیا جیسے اوپر کی حدیث مین گزرا مگر اس مین یہ ہی کہ زکوۃ مین بڑہیا اور عیب دار بکری نہ لیجاوی گی اور نہ نر لیا
جاویگا مگر مصدق اپنی خوشی سے لیوی سے **کہا** ابو داؤد نی بیان کیا ہم سے محمد بن مسلمہ نے کہا مالک نی یہ جو حضرت عمر نی فرمایا نہ
اکٹھا کیا جاوی جدا جدا مال اور نہ جدا جدا کیا جاوی اکٹھا مال اسکا مطلب یہ ہی۔ مثلاً دو شخص تہے ہر ایک کی چالیس چالیس بکریان
جدا جدا تہین جب مصدق زکوۃ لینے کو آیا تو وہ ان دونو شخصون نی اپنی اپنی بکریون کو ایک جگہہ کر دیا تاکہ مصدق ایک ہی شخص کے اسّے
بکریان سمجھکر ایک بکری زکوۃ کی لیوی **ف** اور جو جدا جدا تہین تو ہر ایک کی بکریون مین سے ایک ایک بکری لیجاوے **ت**
اور مثلاً دو شخص خلیطان تھے **ف** کہا مالک نے موطا مین اگر دو آدمی شریک ہون جانورون مین اسطرح کہ چرواہا ایک ہو اور تر
جانور بھی ایک ہون اور رہنے کا مکان بھی جانورون کا ایک ہو اور پانی پلانی کا ڈول بھی ایک ہو تو ان دونون آدمیونکو خلیطان کہین گے
اگر ہر ایک ان مین سے اپنی مال کو پہچانتا ہو اور جو کوئی اپنے مال کو دوسری کی مال سے تمیز نہ کر سکتا ہو تو ان کو شریکان کہین گے **ت**
ہر ایک کی ایکسو بکریان تہین تو دو دو پر تین بکریان زکوۃ کی واجب تہین **ف** اسواسطے کہ کل بکریان دو سو سے زیادہ ہوین اون مین
تین بکریان لازم آئین تین سو تک **ت** جب مصدق زکوۃ لینے آیا تو وہ دونون اپنے اپنی بکریون کو جدا جدا کر دی اب ہر ایک پر
ایک ہی بکری لازم ہوگے **ف** کیونکہ ہر ایک کے پاس ایکسو ایک بکریان ہون گی اور ایکسو بیس تک ایک ہی بکری واجب ہے **عن**

علی رضی اللہ عنہ قال زہیر لحسبہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ہاتوا ربع العشور من کل اربعین درہما
درہم ولیس علیکم شیء حتی تتم مائتی درہم فاذا کانت مائتی درہم ففیہا خمسۃ دراہم فما زاد فعلی حساب
ذلک وفی الغنم فی کل اربعین شاۃ شاۃ فان لم یکن الا تسع وثلاثون فلیس علیک فیہا شیء وساق صدقۃ الغنم
مثل الزہری وقال وفی البقر فی کل ثلاثین تبیع وفی الاربعین مسنۃ ولیس علی العوامل شیء وفی الابل

نوٹ اکیسو تک جب اکیسو ہون سے تو تین حقے اور ایک بنت لبون دینا ہوگا اکیسو

فلذکر صدقتها کما ذکر الزهری قال وفی خمس وعشرین خمسة من الغنم فاذا زادت واحدة ففیها ابنة مخاض
فان لم تکن ابنة مخاض فابن لبون ذکر الی خمس وثلاثین فاذا زادت واحدة ففیها ابنة لبون الی خمس واربعین
فاذا زادت واحدة ففیها حقة طروقة الجمل الی ستین ثم ساق مثل حدیث الزهری قال فاذا زادت واحدة
یعنی واحدة وتسعین ففیها حقتان طروقتا الجمل الی عشرین ومائة فان کانت الابل اکثر من ذلک ففی
کل خمسین حقة ولا یفرق بین مجتمع ولا یجمع بین متفرق خشیة الصدقة ولا یؤخذ فی الصدقة هرمة ولا
ذات عوار ولا تیس الا ان یشاء المصدق وفی النبات ما سقته الانهار او سقت السماء العشر وما سقی بالغرب
ففیه نصف العشر وفی حدیث عاصم والحارث الصدقة فی کل عام قال الزهری احسبه قال مرة وفی حدیث
عاصم اذا ابق فی الابل ابنة مخاض ولا ابن لبون عشرة دراهم او شاتان ترجمہ حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ
ہی زہری نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ رسول اللہ کا قول ہی) آپ نی فرمایا نکالو چالیسوان حصہ ہر چالیس درم میں سی ایکسو درم اور
جبتک دوسو درہم نہ ہون تو تم پر کچھ لازم نہیں آتا جب دوسو درہم پوری ہون اون میں سی پانچ درم زکوۃ کے نکالو پھر جتنی
زیادہ ہون اسی حساب سے زکوۃ نکالو - اور بکریون میں جب چالیس ہون تو ایک بکری ہی اگر چالیس میں ایک بکری بھی کم ہو
تو کچھ لازم نہ ہوگا پھر بیان کیا بکریون کی زکوۃ کو جیسے زہری نے روایت کیا (عبداللہ بن عمر کے حدیث میں جو اوپر گزری
اور گائے بیلون میں - ہر تیس گائے بیلون میں ایک برس کے گائے اور ہر چالیس میں دو برس کے گائے دینا ہوگی بشرطیکہ یہ گائے
بیل محنتی نہ ہون ف یعنی محنت مزدوری نہ کرتی ہون اگر ان سے کام لیا جاتا ہو جیسے پانی سینچنا ہل جوتنا زاگر چلانا تو انکو
عوامل کہینگے اون میں زکوۃ نہیں ہے ت اور اونٹون کی زکوۃ اوسی طرح بیان کی جیسے زہری نی روایت کیا پھر بیان کیا
اونٹون میں پانچ بکریان ہین جب پچیس سے ایک بھی زیادہ ہو تو اون میں ایک بنت مخاض ہی اگر بنت مخاض نہ ہو تو ابن لبون
مرد ہی ۳۵ تک جب ۲۵ سی ایک بھی زیادہ ہو تو اون میں ایک بنت لبون ہی ۴۵ تک جب ۴۵ سے ایک بھی زیادہ ہو تو اون
میں ایکحقہ ہے جفتی کے لائق ۶۰ تک پھر بیان کیا اوسی طرح جیسے زہری کے حدیث میں ہی - یہانتک کہ جب ایک بھی زیادہ ہو
۹۰ سی یعنی ۹۱ ہون تو اون میں دو حقے ہین جفتی کے لائق ایکسو بیس تک جب اس سے زیادہ ہون تو ہر پچاس میں ایکحقہ دینا ہوگا
اور نہ جدا کیا جاویگا اکٹھا مال اور نہ اکٹھا کیا جاویگا جدا مال زکوۃ کے خوف سے اور نہ لیا جاویگا زکوۃ میں بوڑھا جانور عیب دار
نہ نر جانور مگر جب مصدق اپنی خوشی سی لینا چاہی اور پیداوار میں جنمین آب پاشی نہرون سی کیجاوی یا بارش سے دسوان حصہ لازم
ہوگا اور جن میں چرسے سی پانی کھینچکر آبپاشی کیجاوی (زیر یا دلی کی زمین میں) بیسوان حصہ لیا جاویگا - ایکروایت میں عاصم اور
حارث کے یہ بھی کہ زکوۃ ہر سال لیجاوی گے زہری نی کہا میں سمجھتا ہون یہ کہا ہر سال ایکبار عاصم کی روایت میں ہی جب بنت مخاض
نہو اور ابن لبون بھی نہ ہو تو پانچ درم یا دو بکریان دینا ہونگے دوسری روایت میں یون ہے فاذا کانت لک مائتا درهم وحال
علیها الحول ففیها خمسة دراهم ولیس علیک شیء یعنی فی الذهب حتی تکون لک عشرون دینارا فاذا کانت لک

عشرون دینارا وحال علیها الحول ففیها نصف دینار فما زاد فبحساب ذلك قال فلا ادری اعلی یقول فبحساب ذلك
اور فرمایا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولیس فی مال زکوۃ حتی یحول علیہ الحول الا ان جریرا قال ابن وھب یزید فی الحدیث
عن النبی صلعم لیس فی مال زکوۃ حتی یحول علیہ الحول ترجمہ جب تیری پس دوسو درم ہون اور اون پر ایکسال گزر جاوے
تو اون مین پانچ درم لازم ہون گے اور سونی مین تیری اوپر کچھ نہین ہی جبتک تیری پس بیس دینار نہ ہون جب بیس دینار ہون
اور ایکسال گزر جاوی تو اون مین آدہا دینار ہوگا پھر جتنی زیادہ ہون اون مین ہی حساب سے (چالیسوان حصہ) دینا ہوگا
راوی نی کہا مجھکو یاد نہین فبحساب ذلك علی ؓ کا قول ہی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا - اور کسی مال مین زکوۃ نہین ہے
جبتک اوپر سال نہ گزری - ابن وہب نے کہا جریر نی اتنا زیادہ کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی مال مین زکوۃ نہین ہی جبتک اوسپر
ایکسال نہ گزری **عن** علی ؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد عفوت عن الخیل والرقیق فھاتوا صدقۃ الرقۃ
من کل اربعین درھما درھم ولیس فی تسعین ومائۃ شیء فاذا بلغت مائتین ففیھا خمسۃ دراھم ترجمہ
حضرت امیر مومنین علی ؓ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلعم نی مین نی معاف کردی زکوۃ گھوڑون اور غلام لونڈی کی پس
دو زکوۃ چاندی کی ہر چالیس درم مین ہی ایک درم جبتک دوسو درم پوری نہ ہون تو زکوۃ نہین ہی یہانتک کہ یکسو نوی مین کچھ
نہین ہی جب دوسو درم پوری ہون اوسوقت پانچ درم زکوۃ کی دینا ہون گی **عن** بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی کل سائمۃ ابل فی اربعین بنت لبون ولا یفرق ابل عن حسابھا من اعطاھا مؤتجرا
فلہ اجرھا ومن منعھا فانا اخذوھا وشطر مالہ عزمۃ من عزمات ربنا عز وجل
لیس لآل محمد منھا شیء ترجمہ بھز بن حکیم سے روایت ہی انہون نے سنا اپنے باپ حکیم سے انہون نے اونکے دادا (معاویہ
بن حیدہ بن معاویہ بن کتب قشیری سے) فرمایا رسول اللہ نی جب چالیس اونٹ جنگل کے چرنیوالی ہون تو اون مین ایک بنت
لبون دینا ہوگی اور اونٹ جدا جدا نہ کیے جاوینگے اپنی مقام سے (زکوۃ بچانے کے خیال سے) جو شخص زکوۃ دیگا ثواب کے خواہش
کرکے اوسکو ثواب ملیگا اور جو شخص زکوۃ کو روکیگا ہم اوس سے زکوۃ وصول کرینگے اور آدہا مال اوسکا لینگے زکوۃ روکنی کی سزا
مین **ف** امام احمد اور شافعی کا قول قدیم یہی ہی کہ جب کوئی شخص زکوۃ نہ دیوی تو اوس سے بجبر زکوۃ لیجاوی اور آدہا مال اوسکا
جرمانی مین لیا جاوی اور کثیر علما کی نزدیک یہ حکم ابتدای اسلام مین تہا جب جرمانہ لینا درست تہا پھر یہ حکم منسوخ ہوگیا اب شروع
اسلام مین سزای مالی نہین ہے - بعضون نی کہا اسکے معنے یہ ہین - ہم اوس سے زکوۃ لینگے اسطور پر کہ مصدق اوسکے مال کو دو حصے
کرکے کہ جو حصہ بہتر ہو اوس مین سے زکوۃ لیوے یہی اوسکی سزا ہے **عن** معاذ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما وجھہ الی الیمن
امرہ ان یاخذ من البقر من کل ثلاثین تبیعا او تبیعۃ ومن کل اربعین مسنۃ ومن کل حالم یعنی محتلما
دینارا او عدلہ من المعافر ثیاب تکون بالیمن ترجمہ معاذ سے روایت ہی رسول اللہ ﷺ نی اونکو جب یمن کیطرف بہیجا تو
حکم کیا ہر تیس گائی بیلون مین سے ایک برس کا بیل یا ایک برسکی گائی لینگا اور ہر چالیس گائی بیلون مین سے دو برس

کے گائے لینے کا اور ہر مرد بالغ سے (جو کافر ہو) ایک دینار لینے کا
(جزیے کے طور پر) یا دینار کی بدلی مین اوسی قیمت کے کپڑے جو یمن مین بنتے ہین لینے کا۔ دوسری روایت مین بھی
ایسا ہی ہے مگر جزئی کا ذکر نہین ہی عن سوید بن غفلة قال سرت او قال الخبرنی من سار مع مصدق النبی صلی
اللہ علیہ وسلم فاذا فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لا تاخذ من راضع لبن ولا تجمع بین مفترق
ولا تفرق بین مجتمع وکان انما یاتی المیاہ حین ترد الغنم فیقول ادوا صدقات اموالکم قال فمر رجل
منهم الی ناقة کوماء قال قلت یا ایا صالح ما الکوماء قال عظیمة السنام قال فابی ان یقبلها قال انی
احب ان تاخذ خیر ابلی قال فابی ان یقبلها قال فخطم له اخر دونها فابی ان یقبلها ثم خطم له اخر
دونها فقبلها وقال انی لاخذها ولخاف ان یجدع علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول عمدت الی
مرجل فجیرت علیہ ابلہ ترجمہ سوید بن غفلہ سے روایت ہے مین خود گیا یا جو شخص گیا تہا رسول اللہ ص کے مصدق کے ساتھ
اوس نے مجھ سے بیان کیا کہ آپ کے کتاب مین لکہا تہا نہ لیجاوے زکوۃ مین دودہ والی بکری یا دودہ پیتا ہوا بچہ اور نہ اکٹہا
کرو جدا جدا مال اور نہ جدا کرو اکٹہا مال اور رسول اللہ ص کا مصدق اوسوقت آتا جب بکریان پانی پر لائی جاتین (پانی پلانی کے
لیے) اور وہ کہتا تہا دو اکر و زکوۃ اپنے مالون کی۔ کہا راوی نے ایک شخص نے اپنا اونٹ کو مارونیا چاہا۔ ہلال راوی نے
پوچہا ای ابو صالح کو مارا کیا انہون نے کہا بڑی کوہان والا جس اونٹ کا کوہان بڑا ہو اور اونچا وہ نہایت عمدہ اور بیش قیمت ہوتا
ہی) مصدق نے اوسکی لینے سے انکار کیا وہ شخص بولا نہین میرے خوشی یہی ہی کہ بہتر سے بہتر اونٹ میرا تو لیوی جب مصدق نے انکار
کیا پھر اوس شخص نے اوس سے تہوڑی درجے کا کم اونٹ کہینچا مصدق نے اوسکے بہی لینے سے انکار کیا پہر اوس نے اور کم درجے
کا کہینچا وہ مصدق نے لیلیا اور کہا مین لے لیتا ہون مگر ڈرتا ہون کہین رسول اللہ صلعم مجہپر غصہ نہ ہون اور فرماوین تو نے
ایکشخص کا بہتر اونٹ چن کر لے لیا۔ کہا ابو داؤد نے دوسری روایت مین نہ جدا کیا جاوی اکٹھا مال ہی عن سوید
بن غفلة قال اتانا مصدق النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخذت بیدہ وقرات فی عہدہ لا یجمع بین مفترق
ولا یفرق بین مجتمع خشیة الصدقة ولم یذکر راضع لبن ترجمہ سوید بن غفلہ سے روایت ہی ہمارے پاس رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا مصدق آیا مین نے اوسکا ہاتہ پکڑا اور اوسکی کتاب مین پڑہا نہ اکٹہا جاوی جدا جدا مال اور نہ جدا کیا جاوی
اکٹہا مال زکوۃ کے خوف سے اس روایت مین دودہ والے جانور کا ذکر نہین ہی عن مسلم بن نفنفة البشکری قال استعملنی ابی
علی صدقة قومه فامرہ ان یصدقہم قال فبعثنی ابی فی طائفة منہم فاتیت شیخا کبیرا یقال له
سبرة فقلت ان ابی بعثنی الیك یعنی لاصدقك قال ابن اخی وای نحو تاخذون قلت نختار حتی انا نبین
ضروع الغنم قال ابن اخی فانی احدثك انی کنت فی شعب من ہذہ الشعاب علی عہد رسول اللہ ص فی غنم
لی فجاءنی رجلان علی بعیرین فقالا انا رسولا رسول اللہ ص الیك لتودی صدقة غنمك فقلت ما علی

فيها فقالا شاة فعمدت الى شاة قد عرفت مكانها ممتلئة محضا وشحما فاخرجتها اليهما فقالا هذه شاة
الشافع وقد نهانا رسول الله ص ان نأخذ شافعا فقلت فاي شيء تأخذان فقالا عناقا جذعة او ثنية قال فاعمدت الى
عناق معتاط والمعتاط التي لم تلد ولدا وقد حان ولادها فاخرجتها اليهما فقالا انا ولناها فجعلا معهما
على بعيرهما ثم انطلقا ترجمہ مسلم بن تفنہ یا مسلم بن شعبہ (اور صحیح مسلم بن شعبہ ہے) سے روایت ہے ابن صلفہ نے عامل کیا میری
باپ کو اپنے قوم کے کامون پر اور حکم کیا انکو زکوۃ وصول کرنیکا تو میرے باپ نے مجھے بھیجا ایک جماعت کیطرف مین ایک بوڑھی ضعیف
پاس آیا جسکا نام سعر تھا اور دیکھا مجھ میرے باپ نے بھیجا ہی تجھہ سے زکوۃ وصول کرنیکو وہ بولا اے میرے بھائی کے بیٹے تم کس قسم کا جانور لوگے
مین نے کہا ہم جنکر تھنوںکو دیکھکر عمدہ جانور لینگے وہ بولا مین تجھہ سے ایک حدیث بیان کرتا ہون مین ہین کہین کسی گھاٹی میں رہا
کرتا تھا اپنے بکریان لیکر ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف سے مین ایک دو آدمی اونٹ پر سوار ہوکر آئی اور کہنے لگے ہم رسول اللہ ص
کی بھیجی ہوئی آئے ہین تیری بکریون کے زکوۃ لینے کو مین نے کہا مجھکو کیا دینا چاہئے انہون نے کہا ایک بکری مین نے قصد کیا ایک بکری کیطرف
جسکو پہچانتا تھا چربی اور دودھ سے بھری ہوئی اور نکال لیا اور سکون کے پاس انہون نے کہا یہ بکری بیت الی (حاملہ) ہی اور منع کیا ہم کو
رسول اللہ ص نے ایسی بکری لینے سے پھر مین نے کہا تم کیا لوگی انہون نے کہا ایک بکری جو دوسری مین لگی ہو یا دو برس کی جو تیسری مین لگے
ہو مین نے قصد کیا ایک بکری کا جو موٹی تھی بہایئ نہ تھی مگر بہائی دار تھی اور سکو نکالکر دیا اون لوگون نے لیا اور اونٹ پر اپنے ساتھ سوار
کرلیا اور چلی گئی عبداللہ بن معاویۃ الغاضری من غاضرۃ بن قیس قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث من فعلهن فقد طعم
طعم الایمان من عبد الله وحده وانه لا اله الا الله واعطى زكاة ماله طيبة بها نفسه رافدة عليه كل عام ولا يعطى الهرمة
ولا الدرنة ولا المريضة ولا الشرط اللئيمة ولكن من وسط اموالكم فان الله لم يسألكم خيره ولم يأمركم بشره ترجمہ
عبداللہ بن معاویہ سے روایت ہے رسول اللہ ص نے فرمایا تین باتین مین جو کوئی انکو کریگا وہ مزہ ایمان کا پاویگا۔ خاص خدا کی عبادت کریگا اور اس کا
الا اللہ کا اقرار کریگا اور اپنے مال کی زکوۃ خوشی سے ہر سال ادا کیا کریگا اور نہ دیوی بڑھیا اور خارشتی اور بیمار اور بری قسم کی لیکن متوسط مال دیوی کیونکہ
اللہ نے خراب یا عمدہ مال تمھارا اور نہ حکم کیا ہے تمکو بری مال دینے کا ابی نجیح قال ابعثنی الیک ص مصدقا فمررت برجل فاخذ جمیع
ماله لم اجد عليه فيه الا ابنة مخاض فقلت له ادابنة مخاض فانها صدقتك فقال ذاك ما لا لبن فيه ولا ظهر فهذه
ناقة فتية عظيمة سمينة فخذها فقال له ما انا بالخذ ما لم اومر به وهذا رسول الله ص منك قريبا فان احببت ان
تأتيه فتعرض عليه ما عرضت علي فافعل فان قبلها منك قبلها وان ردها عليك ردها قال فاني فاعل فخرج معي واخرج
الناقة التي عرضت حتى قدمنا على رسول الله ص فقال له يا نبي الله اتاني رسولك ليأخذ صدقة مالي وايم الله ما
قام في مالي رسول الله ص ولا رسوله قط قبله فجمعت له مالي فزعم ان لا حق عليه فيه ابنة مخاض وذلك ما لا لبن فيه ولا ظهر و
قد عرضت عليه ناقة فتية عظيمة ليأخذها فابى عليه فها هي ذه قد جئتك بها يا رسول الله خذها فقال لرسول الله ص
ذاك الذي عليك فان تطوعت بخير اجرك الله فيه وقبلناه منك فقال فها هي ذه يا رسول الله قد جئتك بها

فخذها قال فامر رسول الله بقبضها ودعا له في ماله بالبركة **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت ہی مجھکو رسول اللہ نے صدقہ
بنا کر بھیجا مین ایک شخص پر گزرا جب اوس نے اپنا مال اکٹھا کیا تو نہ واجب ہوئی اوسپر مگر ایک بنت مخاض مین نے کہا ایک بنت مخاض دی بھی تجھپر
لازم ہی زکوۃ مین وہ بولا بنت مخاض کس کام کی نہ دودھ دیوے نہ اُسپر سوار ہوسکے یہ لو ایک اونٹنی جوان موٹی مینے کہا مین یہی نہ لونگا اوس سے جسکو
جسکی لینی کا مجھے حکم نہین ہوا البتہ رسول اللہ یہ مین تجھسے قریب ہین اگر تو چاہی اونکی پاس جاکر یہ بیان کری اور آپ منظور کرلین تو مین لے لونگا ورنہ
واپس کردونگا اوس نے کہا اچھا مین چلتا ہون وہ اوسی اونٹنی کو میری ساتھہ لیکر چلا جب ہم رسول اللہ پاس آئے وہ شخص بولا یا رسول اللہ
آپکا رسول میرے پاس آیا زکوۃ لینے کو میری مال کے اور قسم خدا کی اس سے پہلے کبھی میرے مال کو نہ دیکھا رسول اللہ نے نزدیک رسول نے
تو مین نے اپنے مال کو اکٹھا کیا وہ شخص بولا تجھپر ایک بنت مخاض ہے اور بنت مخاض دودھ دیتی ہی نہ سواری کی لائق ہی اوسطے مین اون کو
ایک اونٹنی بڑی موٹی جوان آپکو لیجیے آپنے فرمایا تیری پر واجب تو یہی بنت مخاض ہی مگر جو تو خوشی سے اپنی اوسکو دیتا ہی تو اللہ تجھکو اجر
دیگا اور ہم قبول کرلین گے وہ شخص بولا یا رسول اللہ پس لیجیے وہ یہی اونٹنی ہی پھر رسول اللہ نے حکم کیا اوسکی لینی کا اور دعا کی اوسکے
مال مین برکت کیواسطے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مصدق کو درست نہین ہی واجب سے زیادہ لینا مگر جب صاحب مال خوشی سے بہتر اور
عمدہ چیز دیوی تو لینے مین قباحت نہین ہی **عن** ابن عباس ان رسول الله ص بعث معاذ الى اليمن فقال انك تاتي قوما اهل
كتاب فادعوهم الى شهادة ان لا اله الا الله وانى رسول الله فان هم اطاعوك لذلك فاعلمهم ان الله افترض عليهم خمس صلوات
في كل يوم وليلة فان هم اطاعوك لذلك فاعلمهم ان الله افترض عليهم صدقة في اموالهم توخذ من اغنيائهم وترد في فقرائهم
فان هم اطاعوك لذلك فاياك وكرائم اموالهم واتق دعوة المظلوم فانها ليس بينها وبين الله حجاب **ترجمہ** ابن عباس
سے روایت ہی رسول اللہ نے حضرت معاذ بن جبل کو یمن کیطرف بھیجا اور فرمایا تم ایک قوم پاس اہل کتاب کے جاؤگے اونکو بلانا اس بات کیطرف
کہ کوئی سچا معبود نہین سوا خدا کی اور مین اللہ کا رسول ہون اگر وہ یہ مان لین پھر اونکو بتانا کہ اللہ نے اوپر پانچ نمازین فرض کیین ہر رات مین اگر
یہ مان لین پھر اونکو بتانا کہ اللہ نے فرض کیا اُنپر زکوۃ کو اونکے مالون مین اگر یہ مان لین تو لینا اونکی عمدہ مالون کو اور ڈرتی رہنا مظلوم کی بد دعا سے کیونکہ
مظلوم کی دعا مین اور اللہ جل جلالہ مین کوئی روک نہین ہی **ف** یعنی مظلوم کی دعا فی الفور جل جلالہ تک پہونچ جاتی ہی اور ظالم کو تباہ کرتی ہی
عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال المعتدي في الصدقة كمانعها **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ
نے فرمایا زکوۃ لینے مین زیادتی کرنیوالا زکوۃ سے منع کرنیوالی کی مانند ہی **ف** یعنی جو قدر واجب سے زیادہ لی مانند منع کرنیوالی زکوۃ کی ہی یعنی جیسے گناہ
زکوۃ نہ دینے مین ہی ویسی ہی گناہ زیادہ لینے مین ہی **باب رضي المصدق** مصدق کو راضی کرنیکا بیان **عن** بشير بن الخصاصية
قال له رجل من بني سدوس ان اهل الصدقة تعتدون علينا افنكتم من اموالنا بقدر ما تعتدون علينا فقال له **ترجمہ**
بشیر بن خصاصیہ سے ایکشخص نے پوچھا کہ زکوۃ لینے والی ہم سے زیادہ لیا کرتی ہین کیا ہم اوسقدر مال چھپا لیا کرین اُنھون نے کہا نہین دوسری روایت
مین ہی ہم نے رسول اللہ سے یہہ کہا آپنے بھی جواب دیا **عن** جابر بن عتيك ان رسول الله ص قال سيأتيكم ركب مبغضون فاذا
جاؤكم فرحبوا بهم وخلوا بينهم وبين ما يبتغون فان عدلوا فلانفسهم وان ظلموا فعليها فارضوهم فان تمام زكوتكم

رضائم ولیدعلکم ترجمہ جابر بن عتیک سے روایت ہی رسول اللہ نے فرمایا قریب ہے تمہی زکوۃ لینے کو کچھ لوگ آوین گے جنکو تم نہین چاہتے جب وہ آوین تو مرحبا کہو اور جو لینا چاہین لینے دو اگر انصاف کرینگے تو انہین کو فائدہ ہوگا اگر ظلم کرینگے تو انہین پر وبال پڑیگا تو کو راضی کہنا کیونکہ تمہارا حق تو جب پوری ہوگے جب وہ خوش ہوجاوین اور تمہاری لیے دعا کرین جریر بن عبداللہ قال جاء ناس یعنی من الاعراب الی رسول اللہ صلعم فقالوا ان ناسا من المصدقین یاتونا فیظلمونا قال فقال ارضوا مصدقیکم قالوا یا رسول اللہ وان ظلمونا قال ارضوا مصدقیکم وان ظلمتم قال ابو کامل فی حدیثہ قال جریر ما صدر عنی مصدق بعد ما سمعت ھذا من رسول اللہ صلعم الا وھو عنی راض ترجمہ جریر بن عبداللہ سے روایت ہی کچھ لوگ عرب آئے رسول اللہ پاس اور کہا کہ زکوۃ لینیوالی ہم پر ظلم کرتی ہین۔ آپنے فرمایا تم انکو راضی کرو انہون نے کہا یا رسول اللہ اگرچہ وہ ہم پر ظلم کرین آپنے فرمایا تم انکو راضی کرو (عثمان کی روایت مین اتنا زیادہ ہی) اگرچہ تم پر ظلم ہو جریر نے کہا جب سے مین نی یہ رسول اللہ سے سنا کوئی مصدق میرے پاس سے نہین پھرا مگر راضی اور خوش ہوکر۔ شکر ہے اللہ جل جلالہ کا پورا ہوا نون پارہ سنن ابی داؤد کی بتیس بابون مین سے۔ اب شروع ہوتا ہی اوپرہ وسوان اوسکی فضل اور انعام پر توکل اور اعتماد کرکی خدا تعالی کی کیا عنایت سے

ثم بعون اللہ التاسع ویتلوہ العاشر ان شاء اللہ تعالی

فہرست ابواب پارہ ہفتم سنن ابوداؤد علیہ الرحمۃ

صفحہ	باب	صفحہ	باب	صفحہ	باب
۳۴۱	وتر دو بارہ نہ پڑہنا چاہیے۔	۳۴۸	قرآن سات طرح پر اوترا ہی۔	۳۶۶	کتاب الزکوۃ
″	نماز مین دعا قنوت پڑہنا۔	۳۴۹	دعا کا بیان۔	۳۶۷	نصاب کا بیان۔
۳۴۲	گھر مین نفل پڑہنیکی فضیلت۔	۳۵۳	کنکریون سے تسبیح کا شمار	۳۶۸	اسباب تجارتی مین زکوۃ کا بیان۔
۳۴۳	شب بیداری کی فضیلت کا بیان	۳۵۵	نماز سے سلام پھیر کر کیا دعا پڑہے	″	کنز کا بیان اور زیور کی زکوۃ کا بیان
″	قرآن پڑہنے کا ثواب۔	۳۵۷	استغفار اور توبہ کرنیکا بیان	۳۶۹	چرنیوالے جانورون کی زکوۃ کا بیان
۳۴۴	فاتحہ کے فضیلت کا بیان	۳۶۱	سوا آنحضرت کے اور کسی پر درود بھیجنا درست ہی یا نہین۔	۳۷۹	مصدق کو راضی کرنا ضرور ہی
۳۴۵	سورۂ فاتحہ کا لبی سورتونمین سے ہونا	″	بیٹھے بھیجی اپنے بھای مسلمان کے لیے دعا کرنیکا بیان۔		
″	آیت الکرسی کی فضیلت کا بیان	″	جب کسی قوم سے خوف ہو تو کیا کرے		
″	سورۂ اخلاص کے فضیلت کا بیان	۳۶۲	استخارہ کا بیان		
″	قل اعوذ برب الفلق اور الناس کی فضیلت	″	کن کن چیزون سے پناہ مانگنا چاہیے		
۳۴۶	ترتیل کا بیان۔				
۳۴۸	جو شخص قرآن کو یاد کرکی بھول جاوے اوسکا عذاب				

پارۂ دسوان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب دعاء المصدق لاھل الصدقۃ مصدق زکوۃ دینے والونکے لیے عاکری : عبداللہ بن ابی اوفی قال کان ابی من اصحاب الشجرۃ وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتاہ قوم بصدقتہم قال اللھم صل علی آل فلان قال فاتاہ ابی بصدقۃ فقال اللھم صل علی آل ابی اوفی **ترجمہ** عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت ہی میرے باپ (ابواوفی) اون لوگون مین سے تھے جنہون نی بیعت کی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شجرۃ (درخت) کے نیچے۔ جب رسول اللہ پاس کوئی قوم اپنے مالون کے زکوۃ لیکر آتی آپ دعا فرماتی اون کے لیے میرے باپ اپنے زکوۃ لیکر آئی تو آپنے فرمایا اے اللہ رحمت کر ابواوفی کی اولاد پر **ف** اس حدیث سے استدلال کیا ہی اون لوگون نے جو کہتے ہین صلوۃ غیر نبی پر بھی بیجنا درست ہی بعضون نی کہا یہ امر آنحضرت ہ کو درست تھا اور ون کو نہ چاہیے کیونکہ اللہ جل جلالہ نے فرمایا خذ من اموالھم صدقۃ تطھرھم وتزکیھم بھا وصل علیھم ان صلوتک سکن لھم **باب** تفسیر السنان الابل اونٹ کے دانتونکا بیان **ق** ابوداؤد سمعتہ من الریاشی وابی حاتم وغیرھما ومن کتابہ النضر بن شمیل ومن کتاب ابی عبید : اذکر لحدھم الکلم قالوا یسمی الجوار ثم الفصیل اذا فصل ثم تکون بنت مخاض لسنۃ الی تمام سنتین فاذا دخلت فی الثالثۃ فھی ابنۃ لبون فاذا تمت لہ ثلاث سنین فھو حق وحقتا الی تمام اربع سنین لانھا استحقت ان تحمل وترکب ویحمل علیھا الفحل وتمت ولا یلقح الذکر حتی یشتی ویقال للحقۃ طروقۃ الفحل یطرقھا الی تمام اربع سنین فاذا طعنت فی الخامسۃ فھی جذعۃ حتی یتم لھا خمس سنین فاذا دخلت فی السادسۃ والقی ثنیتہ فھو حینئذ ثنی حتی یستکمل ستا فاذا طعن فی السابعۃ الذکر رباع والانثی رباعیۃ الی تمام السابعۃ فاذا دخل فی الثامنۃ والقی السن السدیس الذی بعد الرباعیۃ فھو سدیس وسدس الی تمام الثامنۃ فاذا دخل فی التاسعۃ طلع نابہ فھو بازل ای بزل نابہ یعنی طلع حتی بزل فی العاشرۃ فھو حینئذ مخلف ثم لیس لہ اسم ولکن یقال بازل عام ومازل عامین ومخلف عام ومخلف عامین ومخلف ثلاثۃ اعوام الی خمس سنین والخلفۃ الحامل قال ابوحاتم والجذع من الزمن لیس بسن وفصول الاسنان عند طلوع سھیل قال ابوداؤد وفی حدیث الریاشی × اذا سھیل اول اللیل طلع × فابن لبون الحق والحق جذع × لم یبق من اسنانھا غیر الطبع × والطبع الذی یولد فی غیر حینہ **ترجمہ** ابوداؤد نی کہا مین نے اسکو ریاشی (عباس بن الفرج سے) اور ابوحاتم سے سنا اور نضر بن شمیل اور ابوعبید کی کتاب سے حاصل کیا کوئی بات ان مین سے ایک

ہی نے کہی ان لوگون نے کہا اونٹ کا بچہ (جبتک پیٹ مین ہی) اوسکو خوار کہتے ہین پھر جب پیدا ہوتا ہی تو اوسکو فصیل کہتے ہین پھر
جب دوسری برس مین لگتی ہی تو اوسکو بنت مخاض کہتے ہین - جب تیسری برس مین لگتی ہی تو اوسکو بنت لبون کہتے ہین جب پوری
تین برس کے ہوجاوی تو اوسکو حق یا حقہ کہینگے چار برس تک کیونکہ اب وہ جفتی اور سواری کے لائق ہوگئی - لیکن نر جوان نہین
ہوتا جبتک پنجہ برس کا نہ ہو اور حقہ کو طروقۃ الفحل بھی کہتے ہین کیونکہ نر اوسپر کودتا ہی چار برس پوری ہوئی تک جب پانچوان برس
لگی تو وہ جذعہ ہی پانچ برس پوری ہوئی تک جب چھتا برس لگی اور سامنے کی دانت نکالی تو وہ ثنی ہی چھ برس پوری ہوئے
تک جب ساتوان برس لگی تو نر کو رباعی اور مادہ کو رباعیہ کہتے ہین - سات برس پوری ہوئی تک جب آٹھوان برس لگی اور چھتا
دانت نکالی تو وہ سدیس ہے اور سدیس ہے آٹھ سال پوری ہوئی تک جب نوان برس لگی تو اوسکو بازل کہینگے کیونکہ
اوسکی کچلیان نکل آوینگی دسوان برس شروع ہوئی تک جب دسوان برس شروع ہو تو وہ مخلف ہے پھر اوسکے بعد اسکا کوئی نام نہین
مگر یون کہینگے بازل ایکسال کا یا دو سال کا اور مخلف دو سال یا تین سال کا پانچ سال تک اور خلفہ حاملہ کو کہتے ہین ابو حاتم نے
کہا جذوعہ ایکوقت کا نام ہی کوئی دانت نہین ہی اور دانتون کی فصل سہیل تاری کے نکلنے پر بدلتی ہی ابو داؤد نے کہا ہم کو
ریاشی نے یہ شعرین سنائین جنکا معنی یہ ہی - جب پہلی رات کو سہیل نکلا تو ابن لبون حق ہوگیا اور حق جذع ہوگیا کوئی
دانت نر اور مادہ کے - ہیچ وہ بچہ ہی جو سہیل کے طلوع مین نہ پیدا ہو بلکہ اور وقت پیدا ہوا اوسکے دانتونکا حساب سہیل
سے نہ ہوسکیگا **باب** این تصدق الاموال مانوکی زکوۃ کہان پر لیجاوی گی **عن** نافع بن شعیب عن ابیہ عن جدہ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا جلب ولا جنب ولا تؤخذ صدقاتهم الا فی دورهم **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص
سے روایت ہی رسول اللہ نے فرمایا نہ جلب ہے نہ جنب مین زکوۃ دینے والون کے جانور کہینچکر عامل تک لے کوا دے
جنب کہتے ہین جانور دور لیجانی کو تاکہ عامل کو وہان جانا پڑی دونون باتون سے منع فرمایا نہ عامل کو چاہیے کہ جانورون سے دور ہی
اور زکوۃ والون کے جانورون کہینچاوی کہ اونکو تکلیف ہو نہ جانور والون کو لازم ہی کہ اپنے جانور لیکر عامل سے دور چلے جاوین
تاکہ عامل کو وہان آنا پڑی بلکہ **ت** نہ لیجاوی زکوۃ مگر اپنے مکانون مین **عن** محمد بن اسحاق فی قولہ لا جلب ولا جنب
قال ان تصدق الماشیۃ فی مواضعها ولا یجلب الی المصدق ولا یجنب عن هذه الفریضۃ ایضا لا یجنب
اصحابها یقول ولا یکون الرجل باقصی مواضعها اصحاب الصدقۃ فیجلب الیه ولکن تؤخذ فی موضعها **ترجمہ**
محمد بن اسحاق نے جلب اور جنب کا معنی وہی بیان کیا جو اوپر گزری **باب** الرجل یبتاع صدقتہ زکوۃ دیکر پھر اوسکو
خرید لینے کا بیان **عن** عبد اللہ بن عمر ان عمر بن الخطاب حمل علی فرس فی سبیل اللہ فوجده یباع فاراد ان یبتاعه
فسال رسول اللہ عن ذلک فقال لا تبتاعه ولا تعد فی صدقتک **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی حضرت عمر
نے ایک گھوڑا اللہ کے راہ مین دیا پھر اوسکو بکتا ہوا پایا انہون نے خرید نا چاہا تو آنحضرت سے پوچھا آپ نے فرمایا مت خرید
اوسکو اور مت رجوع کر اپنے صدقہ مین **ف** اگرچہ وہ گھوڑا ایک درہم کو ہو کیونکہ صدقہ دیکر پھر انی والا مثل کتے کی ہی جو

فی کر کر پھر اوسکو چاہتا ہی۔ بعض علماء کے نزدیک بموجب ظاہر حدیث کے زکوۃ کے مال کو پھر خریدنا حرام ہی اور اکثر کے نزدیک مکروہ

باب صدقۃ الرقیق غلام لونڈی کے زکوۃ کا بیان **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس فی العبد والرقیق زکوۃ الا زکوۃ الفطر فی الرقیق **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ نے فرمایا گھوڑی اور غلام لونڈی مین زکوۃ نہین ہے مگر صدقہ فطر غلام لونڈی کیطرف سے دینا چاہیے **عن** ابیھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس علی المسلم فی عبدہ ولا فی فرسہ صدقۃ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ نے فرمایا مسلمان پر اپنی گھوڑی یا غلام لونڈی کی زکوۃ نہین ہے **باب** صدقۃ الزرع زراعت کی زکوۃ کا بیان **عن** سعید اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ فیما سقت السماء والانھار والعیون او کان بعلا العشر وفیما سقی بالنضح نصف العشر **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس زراعت مین آسمان سے پانی پہنچی یا نہر سے یا چشمہ سے یا خود بخود زمین کی اندر سے تری پہنچی اوسمین دسوان حصہ لیا جاویگا اور جس زراعت مین پانی کو مین سے کھینچ کر دیا جاوی اوسمین بیسوان حصہ لازم ہوگا **عن** جابر بن عبداللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فیما سقت الانھار والعیون العشر وما استقی بالسوانی ففیہ نصف العشر **ترجمہ** جابر بن عبداللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس زراعت مین نہر سے پانی پہونچے یا چشمہ سے اوسمین دسوان حصہ لیا جاویگا اور جس زراعت مین پانی کو مین سے کھینچ کر دیا جاوے اوسمین بیسوان حصہ لازم ہوگا۔ وکیع اور ابو ایاس نے کہا بعل (جو پہلے حدیث مین وارد ہی) مراد اوس زراعت ہی جو آسمان کے پانی سے اوگے (صراح مین ہی بعل وہ درخت جو جڑون ہی تری زمین سے کھینچ لیوے غرض یہ کہ سینچکر پانی دینی کی حاجت نہو) **عن** معاذ بن جبل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثہ الی الیمن فقال خذ الحب من الحب والشاۃ من الغنم والبعیر من الابل والبقرۃ من البقر **ترجمہ** معاذ بن جبل سے روایت ہی رسول اللہ نے انکو یمن کیطرف بھیجا اور فرمایا کہ اناج مین سے اناج لیا کرو اور بکریون مین سے بکری اور اونٹون مین سے اونٹ اور گائی بیلون مین سے گائی بیل **ف** مطلب یہ ہے کہ زکوۃ ہر مال کے اوسی مال کے قسم سے وصول کیجاوی اگر نہو سکے تو قیمت بھی لینا درست ہے۔ کہا ابو داؤد نے مین نے مصر مین ایک گڑی دیکھی تیرہ بالشت کی اور ایک تربوز دیکھا جو ایک اونٹ پر لدا ہوا تھا ڈوکری اوسکو کاٹ کر دو بوجھ کر دیتے **باب** زکوۃ العسل شہد کے زکوۃ کا بیان **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان ھلال احد بنی متعان اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعشور نحل لہ وکان سالہ ان یحمی لہ وادیا یقال لہ سلبۃ فحمی لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذلک الوادی فلما ولی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کتب سفیان بن وھب الی عمر بن الخطاب یسالہ عن ذلک فکتب عمر رضی اللہ عنہ ان ادی الیک ما کان یؤدی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عشور نحلہ فاحمہ سلبۃ والا فانما ھو ذباب غیث یاکلہ من یشاء **ترجمہ** عمرو بن شعیب سے روایت ہی انہون نے اپنے باپ سے انہون نے اپنے دادا (عبداللہ بن عمرو بن العاص سے) کہا ہلال یعنی شخص تھا بنی متعان مین سے آیا رسول اللہ پاس دسوان حصہ شہد

کالیکر اور چاہا آپ سے ایک جنگل کا ہنیکہ جسکا نام سلبہ تہا **ف** ہنیکہ سی یہ مراد ہی کہ کوئی اوس جنگل مین اپنے جانورون کو نہ چراوے اور وہان کی پیداوار نہ لیوی تاکہ شہد کے مکہیان اوس جنگل کے پہول پہل کہاکر شہد اوگلا کرین۔ بعضون نے کہا ہنیکہ سے یہ مراد ہی کہ کوئی اور شخص اوس جنگل کے چہتے نہ اوکہاڑی وہان کا شہد نہ لیوی **ف** رسول اللہ نے وہ جنگل اوسے کہی مقرر کردیا جب حضرت عمرؓ کی خلافت ہوئی سفیان بن وہب نے اسباب مین حضرت عمر کو لکہا انہون نے جواب مین لکہا کہ اگر بلال تجہکو بہی دیتا رہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتا تہا پس اوسکا ہنیکہ قائم رکہو ورنہ وہ مکہیان مثل اور جنگل کے ہین ہر شخص اونکا شہد کہا سکتا ہی **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان شبابۃ بطن من فہم فذلک یخوہ قال من کل عشر قرب قربۃ وقال سفیان بن عبد اللہ الثقفی قال وکان یحمی لہم وادیین زاد فادوا الیہ ما کانوا یؤدون الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحمی لہم وادیہم **ترجمہ** عمرو بن شعیب سے روایت ہی انہون نے اپنے باپ سے سنا انہون نے اپنے دادا سے کہ وہ قبیلہ شبابہ تہا جو ایک ٹکڑا ہی قبیلہ فہم کا اور یہی قبیلہ سان کیا ہر دس مشکون مین سے شہد کی ایک مشک دیا کرتی تہی اور سفیان بن عبد اللہ ثقفی نے دو جنگلون کو اون کے متعلق کردیا تہا پھر وہ اوسی قدر اونکو دیتی تہی جتنا رسول اللہ کو دیا کرتی تہی اور سفیان اونکی جنگل کے حفاظت کرتی تہی **باب** فی خرص العنب انگور کا اندازہ کرلینا درختون پر پہر جب وہ سوکہہ کر اوترین تو اوسے اندازہ سے دسوان حصہ زکوۃ کا لینا **عن** عتاب بن اسید قال امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یخرص العنب کما یخرص النخل وتوخذ زکوتہ زبیبا کما توخذ زکاۃ النخل **ترجمہ** عتاب بن اسید سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا انگور کے اندازہ کرنیکا جیسے کہجور کا اندازہ کیا جاتا ہی جب انگور سوکہہ کر درخت سے اوترین اوسوقت اونکی زکوۃ لیجاوی جیسے کہجور کی زکوۃ سوکہنے پر لیجاتی ہی **باب** فی الخرص درختون پر پہلو انکے کا بیان **عن** عبد الرحمن بن مسعود قال جاء سہل بن ابی حثمۃ الی مجلسنا قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا خرصتم فخذوا ودعوا الثلث فان لم تدعوا او تجدوا الثلث فدعوا الربع **ترجمہ** عبد الرحمن بن مسعود سے روایت ہی سہل بن ابی حثمہ ہمارے پاس آئے اور کہا ہم کو حکم کیا رسول اللہ نے جب تم اندازہ کیا کرو (پہلو نہ کی) تو لیا کرو دو تہائی اور چہوڑ دیا کرو ایک تہائی اگر ایک تہائی نہ چہوڑو تو چوتہائی چہوڑ دو **ف** یعنی جسقدر حصہ زکوۃ کا اندازہ ہی اوسمین سے ایک تہائی مالکونکو چہوڑ دیا کرو کیونکہ اندازہ مین کمی بیشی کا احتمال ہے اور کچہہ پہل تلف بہی ہوجاتی ہین کچہ جانور کہا جاتی ہین اونکا جبر ہوجاوی۔ اسی پر عمل ہی اکثر علما کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک زکوۃ مین سے کچہہ نہ چہوڑا جاوے **باب** متی یخرص التمر کہجور کے اندازہ کب کیا جاوی **عن** عائشۃ انہا قالت حدثنی شان خیبر کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یبعث عبد اللہ بن رواحۃ الی الیہود فیخرص النخل حین یطیب قبل ان یؤکل منہ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی انہون نے بیان کیا خیبر کا حال رسول اللہ نے عبد اللہ بن رواحہ کو بہیجا کرتے تہے یہود کیطرف وہ کہجور کو اندازہ کرتے تہے جب اچہے طرح نکل آتے کہائی جاتی ہی پہلے **ف** رسول اللہ نے جب خیبر فتح کیا تو وہان کی یہود سی یون معاملہ ٹہیرا کہ تم اپنی پیداوار کا نصف حصہ

لیکن نصف مسلمانونکو دیا کرو اسواسطے عبداللہ بن رواحہ ہر فصل میں جاکر کھجورونکو تخمینہ کیا کرتے پھر اوسی قدر فصل کٹنیکی بعد یہودیون
سے لیتے۔ مسہل قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الجمار ولون الحیوان یوخذان فی الصدقۃ قال الازھری
لونین من التمر المدینۃ **ترجمہ** سہل سے روایت ہی رسول اللہ نے منع کیا جمار اور لون الحیوان لینے سے زکوۃ مین دہری
نی کہا یہ دو قسمین ہین کھجور کی مدینے مین۔ بہت خراب قسمین ہین اسواسطے ان کے لینے سے منع کیا **عن** عوف بن مالک قال
دخل رسول اللہ المسجد وبیدہ عصا وقد علق رجل قنا حشفا فطعن بالعصا فی ذلک القنو وقال لو شاء رب
ھذہ الصدقۃ تصدق باطیب منہا وقال ان رب ھذہ الصدقۃ یاکل الحشف یوم القیامۃ **ترجمہ** عوف بن
مالک سے روایت ہی رسول اللہ مسجد مین تشریف لائے اور کہ ماتھہ مین ایک لکڑی تھی کسی شخص نے ایک گچھہ حشف (ایک خراب
قسم ہی کھجور کے) کا لٹکا دیا تہا آپ نے لکڑی اوسمین ماری اور فرمایا جس شخص نے یہ صدقہ دیا ہی وہ اگر چاہتا تو اس سے بہتر
دیتا یہ صدقہ دینے والا قیامت کے روز حشف کھاویگا **ف** یعنے خدا کی راہ مین اگر چیز دی تھی تو بہتر اور عمدہ دی ہوتے جیسا دیگا
ویسا ہی بدلہ قیامت کے روز پاویگا **باب** زکوۃ الفطر صدقہ فطر کا بیان **عن** ابن عباس قال فرض رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم زکاۃ الفطر طھرۃ للصائم من اللغو والرفث وطعمۃ للمساکین من ادھا قبل الصلوۃ فھی زکاۃ
مقبولۃ ومن ادھا بعد الصلوۃ فھی صدقۃ من الصدقات **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ نے صدقہ
فطر مقرر کیا روزہ دار کے پاک کرنیکو واسطے لغو اور بیہودہ بات سے اور مسکینون کی پرورش کیواسطے **ف** یعنے رمضان کے روزون
مین جو بیہودہ اور بری باتین زبان سے نکلجاتی ہین صدقہ فطر اونکا کفارہ ہی **ف** جو شخص ادا کریگا صدقہ فطر کو عید کے نماز سے
پہلے تو وہ قبول کیا جاویگا اور جو ادا کریگا اوسکو نماز کے بعد تو وہ بھی ایک صدقہ ہوگا مثل اور صدقون کی **باب** متے تودی
صدقہ فطر کب دیا جاوی **ابن عمر** قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بزکوۃ الفطر ان تودی قبل خروج
الناس الی الصلوۃ قال فکان ابن عمر یؤدیھا قبل ذلک بالیوم والیومین **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو حکم کیا صدقہ فطر دینے کا پہلے اس سے کہ لوگ عید کی نماز کو نکلین راوی نے کہا تو عبداللہ
بن عمر ادا کرتی تھی صدقہ فطر عید سے ایکدن اور دو دن پہلے **باب** کم تودی فی صدقۃ الفطر صدقہ فطر کی مقدار
کا بیان **ابن عمر** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض زکوۃ الفطر قال فیہ فیما قراہ علی مالک زکوۃ
الفطر من رمضان صاعا من تمر او صاعا من شعیر علی کل حر وعبد ذکر او انثی من المسلمین **ترجمہ** عبداللہ بن
عمر سے روایت ہی رسول اللہ نے فرض کیا صدقہ فطر کو ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع جو سے ہر آزاد اور غلام پر اور ہر مرد اور عورت
پر مسلمانون مین سے **ف** صدقہ فطر فرض ہے مثل زکوۃ کی بموجب ظاہر حدیث کی یہی قول ہے امام احمد اور شافعی کا اور واجب
ہی ابوحنیفہ کے نزدیک اور سنت مؤکدہ ہی مالک کے نزدیک۔ مسلمانون کی قید سے معلوم ہوا کہ کافر غلام لونڈی کیطرف سے صدقہ
فطر دینا ضرور نہین اگرچہ یہ بھی مذہب ہے شافعی کا مگر ابوحنیفہ کے نزدیک ضرور ہی دلایل ابوحنیفہ کے صنیف ہین۔ دوسری روایت

اتنا زیادہ ہو والصغیر والکبیر وامر بھا ان تؤدی قبل خروج الناس الی الصلوٰۃ یعنی چھوٹے بڑے پر اور حکم کیا آپ نے
صدقہ فطر دینے کا نماز کو جانیسے پیشتر علی کل مسلم ہر مسلمان پر اور ایک روایت مین من المسلمین نہین ہے - تیسری روایت مین
یون ہے فرض صدقۃ الفطر صاعا من شعیر او تمر علی الصغیر والکبیر والحر والمملوک ذکر او انثی
فرض کیا آپ نے صدقہ فطر ایک صاع جو یا کھجور کا چھوٹی بڑی آزاد اور غلام مرد اور عورت پر - صاع کی مقدار مین اختلاف ہے اکثر
علما کے نزدیک مدا وصاع حجازی ہے جو پانچ رطل کا ہوتا ہے اور یہی صحیح ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک صاع عراقی مقصود ہے جو آٹھ
رطل کا ہوتا ہے **عن** عبد اللہ بن عمر قال کان الناس یخرجون صدقۃ الفطر علی عہد رسول اللہ ص
صاعا من شعیر او تمر او سلت او زبیب قال فعدل عبد اللہ فلما کان عمر وکثرت الحنطۃ جعل نصف صاع حنطۃ
من تلک الاشیاء **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے لوگ رسول اللہ ص کے زمانے مین صدقہ فطر نکالا کرتے تھے ایک صاع جو
یا کھجور یا سلت (بی پیدا کا جو) یا انگور یا زبیب حضرت عمر کا زمانہ ہوا اور گیہون بہت آنے لگی انہون نے آدھا صاع گیہون کا ان
چیزون کی بدلی مین مقرر کیا دوسری روایت مین ہے فعدل الناس بعدل صاع من ذلک وکان عبد اللہ
یعطی التمر فاعوز اہل المدینۃ التمر عاما فاعطی الشعیر **ترجمہ** پھر لوگ آدھا صاع گیہون کا دینے لگی - راوی نے کہا
عبد اللہ کھجور دیا کرتے تھے ایکسال مدینے مین کھجور کا توڑا ہوا تو انہون نے جو دیدی **عن** ابی سعید الخدری قال کنا
نخرج اذ کان فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکاۃ الفطر عن کل صغیر وکبیر حر او مملوک صاعا
من طعام او اقط او صاعا من شعیر او صاعا من تمر او صاعا من زبیب فلم نزل نخرجہ حتی قدم معاویۃ حاجا او
معتمرا فکلم الناس علی المنبر فکان فیما کلم بہ الناس قال انی اری ان مدین من سمراء الشام یعدل صاعا من تمر
فاخذ الناس بذلک فقال ابو سعید فاما انا فلا ازال اخرجہ ابدا ما عشت **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے
رسول اللہ ص ہم مین موجود تھے تو ہم صدقہ فطر ہر چھوٹی بڑی آزاد اور غلام کیطرف سے ایکصاع اناج کا یا پنیر کا یا جو کا یا کھجور کا یا انگور کا نکالتے تھے
پھر اسی طرح ہم نکالتے رہے یہانتک کہ معاویہ حج یا عمرہ کرنیکو آئے انہون نے منبر پر چڑھکر لوگون سے بیان کیا اوس مین یہ بھی تھا کہ میری
رای مین دو مد گیہون کے جو شام سے آتی ہین ایکصاع کھجور کے برابر ہین پھر لوگون نے یہی اختیار کر لیا لیکن مین تو اپنی زندگی تک
ایک ہی صاع دیتا رہا **عن** ابی سعید الخدری یقول کنا نخرج ابدا صاعا اذ کنا نخرج علی عہد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم صاعا تمرا وشعیرا واقطا وزبیبا هذا حدیث یحیی زاد سفیان او صاعا من دقیق قال احمد
فانکر ما علیہ فترکہ سفیان قال ابو داود فهذه الزیادۃ وهم من ابن عیینۃ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے
وہ کہتے تھے ہم تو ہمیشہ ایک ہی صاع دیتے تھے ہم رسول اللہ ص کے زمانے مین ایکصاع کھجور یا جو یا پنیر یا انگور کا نکالا کرتے تھے یہ روایت
یحیی کی ہے - سفیان کی روایت مین اتنا زیادہ ہے - یا ایک صاع آٹے کا لیکن اس زیادتی پر لوگون نے انکار کیا تب سفیان
نے اوسکو چھوڑ دیا - **باب** من روی نصف صاع من قمح نصف صاع گیہون دینے کا بیان **عن** عبد اللہ بن ثعلبۃ

او ثعلبة بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صاع من بر او قمح على كل اثنين صغير او كبير حر او عبد ذكر او انثى اما غنيكم فيزكيه الله واما فقيركم فيرد الله عليه اكثر مما اعطاه ترجمہ عبد اللہ بن ثعلبہ یا ثعلبہ بن عبد اللہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاع گیہون کا ہر دو آدمیون پر لازم ہے ہر ایک کیطرف سے آدھا صاع) چھوٹے اور بڑے آزاد اور غلام مرد اور عورت پر جو تم میں سے ہو اللہ اسکو پاک کریگا اور جو فقیر ہے اوسکو اللہ اوس سے زیادہ دیگا جتنا اوس نے دیا ہے عن عبد الله بن ثعلبة بن صعير عن ابيه قال قام رسول الله صلى الله عليه وسلم خطيبا فامر بصدقة الفطر صاع تمر او صاع شعير على كل انسان ذكر او انثى حر او عبد صغير او كبير او قمح بين اثنين شم التقطا عن الصغير والكبير والحر والعبد ترجمہ ثعلبہ بن صعیر سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے آپ نے حکم کیا صدقہ فطر کا ایک صاع کھجور یا جو کا ہر شخص کو علی حسب کے روایت میں ہے۔ یا ایک صاع گیہون کا دو آدمیون کیطرف سے پھر دونون روایتین متفق ہیں چھوٹے بڑے آزاد غلام کیطرف سے دوسری روایت میں ہے خطب رسول الله صلى الله عليه وسلم الناس قبل الفطر بيومين وروى عنه ہیچ خطبہ کی پڑھا عن الحسن قال خطب ابن عباس رحمه الله في آخر رمضان على منبر البصرة فقال اخرجوا صدقة صومكم فكان الناس لم يعلموا فقال من ههنا من اهل المدينة قوموا الى اخوانكم فعلموهم فانهم لا يعلمون فرض رسول الله صلى الله عليه وسلم هذه الصدقة صاعا من تمر او شعير او نصف صاع قمح على كل حر او مملوك ذكر او انثى صغير او كبير فلما قدم علي رضي الله عنه رأى رخص السعر قال قد اوسع الله عليكم فلو جعلتموه صاعا من كل شيء قال حسين كان الحسن يرى صدقة رمضان على من صام ترجمہ حسن سے روایت ہے خطبہ پڑھا ابن عباس نے رمضان کے آخیر میں بصرہ کے منبر پر اور کہا نکالو اپنے روزون کا صدقہ لوگ نہ سمجھے انہون نے کہا کون کون لوگ شہر والون میں سے یہان کے جو ہمین اوٹھین اور ہمارے بھائیون کو سمجھا دین وہ نہین جانتے ہمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض کیا اس صدقے کو ایک صاع کھجور یا جو سے یا نصف صاع گیہون سے ہر آزاد اور غلام مرد اور عورت پر چھوٹی بڑی پر جب حضرت علی تشریف لائے تو ارزانی دیکھکر فرمایا اللہ جل جلالہ نے تم کو وسعت دی اب سب چیزون میں سے ایک ہے صاع دیا کرو (یعنے گیہون کا بھی ایک صاع دو) حمید نے کہا حسن صدقہ فطر اوس شخص پر لازم جانتے تھے جسنے رمضان کے روزے رکھے ہون باب في تعجيل الزكوة زکوۃ جلدی دینے کا بیان عن ابي هريرة قال بعث النبي صلى الله عليه وسلم عمر بن الخطاب رضي الله عنه على الصدقة فمنع ابن جميل وخالد بن الوليد والعباس فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وما ينقم ابن جميل الا ان كان فقيرا فاغناه الله واما خالد بن الوليد فانكم تظلمون خالدا قد احتبس ادراعه واعتده في سبيل الله واما العباس عم رسول الله صلى الله عليه وسلم فهي علي ومثلها معها ثم قال اما شعرت ان عم الرجل صنو اب او صنو ابيه ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضہ کو زکوۃ وصول کرنی پر مقرر کیا سب لوگون نے زکوۃ دی) مگر ابن جمیل اور خالد بن

لولید اور حضرت عباس رضؓ نے نہ دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن جمیل زکوۃ کیون نہین دیتا ہی وہ تو فقیر تہا اللہ نے اوسکو غنی کردیا اور خالد بن ولید پر تم ظلم کرتے ہو انہون نے اپنے زرہین اور سامان جنگ اللہ کے راہ مین دیدین **ف** پھر اون زرہون اور سامان کی زکوۃ مانگنا کیا ضرور ہی وہ مال خود اللہ کے راہ مین صرف ہوتا ہی یا مطلب یہ ہی انہون نے اپنی خوشی سے بن مانگی یہ چیزین اللہ کی راہ مین دیدین تو زکوۃ کیون نہ دینگے تم نے کچہ زیادتی کی ہوگے **ف** اور عباس تو میرے چچا ہین اون کے زکوۃ مین دونگا بلکہ اوسی قدر اور دونگا تم نہین جانتے کہ چچا باپ کے برابر ہے **عن** علی ان العباس سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی تعجیل صدقتہ قبل ان تحل فرخص لہ فی ذلک **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہی حضرت عباس رضؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا زکوۃ جلدی دیدینے کو یعنی سال گزرنے سے پیشتر آپ نے انکو اجازت دی اسکی **باب** فی الزکوۃ تحمل من بلد الی بلد زکوۃ کا ایک شہر سے دوسرے شہر مین لیجانا **عن** عطاء ان زیادا او بعض الامراء بعث عمران بن حصین علی الصدقۃ فلما رجع قال لعمران این المال قال وللمال ارسلتنی اخذناها منا کما کنا نأخذها علی عهد رسول اللہ ص وضعناها حیث کنا نضعها علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** زیاد یا اور کسی امیر نے عمران بن حصین کو زکوۃ کی تحصیل پر مامور کیا جب عمران لوٹ کر آئے تو اوس نے پوچہا مال کہان ہی عمران نے کہا کیا تو نے مجہکو مال لانے کیلیے بہیجا تہا ہم نے لیا زکوۃ کو جسطرح لیتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اور صرف کیا اوسکو جہان پر صرف کرتے تہے رسول اللہ صلعم کے زمانے مین (یعنی مستحقون کو دیدیا) **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زکوۃ کو جس شہر سے لیوے بہتر یہ ہی کہ وہین کے محتاجون کو تقسیم کری البتہ اگر دوسری شہر کے لوگ زیادہ محتاج ہون تو وہان بہیجنا بہی درست ہی **باب** من یعطی من الصدقۃ وحد الغنی کس شخص کو زکوۃ دینا چاہیے اور غنی کس کو کہتے ہین **عن** عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سال وله ما یغنیه جاءت یوم القیمة خموشا او خدوشا او کدوحا فی وجهه فقیل یا رسول اللہ وما الغنی قال خمسون درهما او قیمتها من الذهب قال یحیی فقال عبد اللہ بن عثمان السفیانی حفظ ازشعبة لا یروی عن حکیم بن جبیر فقال سفیان فقد حدثناه زید عن محمد بن عبد الرحمن بن یزید **ترجمہ** عبد اللہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو شخص سوال کریگا اور وہ غنی ہوگا تو قیامت کے روز اوسکے منہ مین خموش یا خدوش یا کدوح ہوگا لوگون نے کہا یا رسول اللہ کتنے مال سے آدمی غنی ہوتا ہی آپ نے فرمایا پچاس درم سے یا اوس قدر سونے سے **ف** پچاس درم کے کچہ زیادہ تیرہ روپیہ ہوئے اگر ایک روپیہ ایک تولی کا ہو۔ خموش خدوش کدوح کے معنے قریب قریب مین یعنی زخم ہوگا بعضون نے کہا خموش کہال چہیلنا ناخون سے اور خدوش کہال چہلنا کنکری سے اور کدوح کہال چہیلنا دانتون سے **عن** عطاء بن یسار عن رجل من بنی اسد انه قال نزلت لنا واله بقیع الغرقد فقال لی اهلی اذهب الی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فسله لنا شیئا نأکله فذهبت الی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فوجدت عنده رجلا یسأله ورسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول لا اجد ما اعطیک فقال الرجل عنه

مغضب وھو یقول لعمری انک لتعطی من شئت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغضب علی ان لا اجد ما اعطیہ
من سال منکم وله اوقیة او عدلها فقد سال الحافا قال الاسدی فقلت لناقتی لنا خیر من اوقیة ولا اوقیة
اربعون درهما قال فرجعت ولم اسأله فقدم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد ذلک شعیر او زبیب فقسم لنا
منه او کما قال حتی اغنانا اللہ **ترجمہ** عطا ابن یسار سے روایت ہے ایکشخص نے بنی اسد مین سے کہا مین اور میری گھر کے لوگ
بقیع مین جاکر اونٹری میری بی بی نے کہا رسول اللہ پاس جا اور اون سے کچھ مانگ کر لا کھانے کے لیے اور اپنی محتاجی بیان
کی مین رسول اللہ صلعم پاس گیا اور کے پاس ایکشخص بیٹھا تھا آپ سے سوال کرتا تھا اور آپ فرماتے تھے میرے پاس نہین ہے جو
مجھکو دون آخر وہ غصہ ہوکر چلا اور کہتا جاتا تھا قسم ہے عمر کے تم جس کو چاہتے ہو دیتے ہو رسول اللہ صلعم نے فرمایا یہ
غصہ ہوتا ہے میرے اوپر اسوجہ سے کہ مین نہین پاتا اوس چیز کو جو دون اسکو۔ جو شخص تم مین سے سوال کرے اور اوسکے پاس ایک اوقیہ
(چالیس درم) یا اوسکے برابر مایت ہو تو اوس نے تنگ کرنیکی لیے سوال کیا یہ سنکر مین نے اپنے جی مین کہا میرے پاس تو ایک اونٹنی
اوقیہ سے بہتر ہے اوقیہ چالیس درم کا تو ہوتا ہے تو مین لوٹ کر چلا آیا اور کچھ سوال نہین کیا بعد اوسکے رسول اللہ صلعم
پاس جو اور سوکھی کھجوریں آپ نے ہمارا بھی حصہ لگایا یہانتک کہ اللہ نے ہم کو غنی کر دیا **ف** امام احمد اور ابن مبارک اور
اسحاق کے نزدیک وہ غنی ہے جسکے پاس چالیس درم ہون یا اسقدر مال ہو اور بعضون کے نزدیک جسکے پاس ایک اوقیہ ہو اوسکو سوال
درست نہین اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک جسکے پاس ایکروز کا کھانا ہو اوسکو سوال کرنا درست نہین **عن** ابی سعید الخدری
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سال وله قیمة اوقیة فقد الحف فقلت لناقتی لناخیر من اوقیة
قال هشام خیر من اربعین درهما فرجعت فلم اساله زاد هشام فی حدیثه وکانت الاوقیة علی عهد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربعین درهما **ترجمہ** ابی سعید الخدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سوال کرے
اور اوسکے پاس ایک اوقیہ برابر ہو تو اوس نے الحاف کیا (یعنی الحاح ہی مانگا بغیر اضطرار کی کہ یہ اور ممنوع ہے اللہ تعالی فرماتا ہے
لا یسالون الناس الحافا) مین نے کہا میری پاس اونٹنی جسکا نام ناقوتہ تھا چالیس درم سے بہتر ہے مین لوٹ کر چلا آیا اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال نہین کیا ہشام کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ اوقیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانی مین چالیس درم کا
تھا **عن** ابی کبشة السلولی عن ابیه قال سألنا سهل بن الحنظلیة قال قدم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیینة بن
حصن والاقرع بن حابس فسالاه فامر لهما بما سالاه وامر معویة فکتب لهما بما سالا فاما الاقرع فاخذ
کتابه فلفه فی عمامته وانطلق واما عیینة فاخذ کتابه واتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکانه فقال یا محمد ائتانی حاملا
الی قوم کتابا لا ادری ما فیه کصحیفة المتلمس فاخبره معویة بقوله رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال
رسول اللہ من سال وعنده ما یغنیه فانما یستکثر من النار قال التفیلی فی موضع آخر من جمع جهنم
فقالوا یا رسول اللہ وما یغنیه وقال التفیلی فی موضع آخر وما الغنی الذی لا تنبغی معه المسالة قال

قدر ما یعدّیه او یعشیه وقال النفیلی فی موضع اخر ان یکون له شبع یوم ولیلة او لیلة ویوم وکان
حدثنا به مختصرًا علی هذه الالفاظ التی ذکرتها **ترجمہ** سہل بن الحنظلیہ سے روایت ہی رسول اللہ پاس آئے
عیینہ بن حصن اور اقرع بن حابس اور دخل کیا آپ سے آپ نے جو مانگا تہا اوسکو دینے کا حکم کیا اور معاویہ کو حکم کیا اون کیواسطے ایک
کتاب لکھدینے کا تو اقرع نے اِس کتاب (پرچہ) کو لیکر اپنے عمامہ مین لپیٹا اور چلدیا لیکن عیینہ تو وہ کتاب لیکر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہا ای محمد صہ کیا تم چاہتے ہو مین اپنی قوم پاس ایک کتاب لیکر جاؤن جسکا مضمون مجھکو معلوم نہین ہے
مثل صحیفہ متلمس کے **ف** متلمس ایک شاعر کا نام ہی اوس نے ہجو کی تہی عمرو بن ہند بادشاہ کی بادشاہ نے ایک لفافہ بند کرکے
اپنے عامل کے نام لکہکر اوسکو دیا اور کہا کہ تو اس کتاب کو اوس عامل پاس لیکر جاوہ تجھکو انعام دیگا اور اوس مین یہ لکہا تہا کہ
جب یہ شخص آوے تو اوسکا قتل کرڈالنا۔ متلمس کو وہم ہوا اوس نے کتاب کو کہول کر دیکہا اوسمین یہ مضمون تہا اوس نے پہاڑ کر
پہینکدیا اور اپنی جان بچا بی جب سے یہ مثل عرب مین مشہور ہوگئی **ف** معاویہ نے یہ رسول اللہ صہ سے بیان کیا آپ نے فرمایا جو سوال
کریگا غنا کی ساتہہ تو وہ دیادہ کرتا ہی جہنم کی آگ کو اکیمقام مین نفیلی نے کہا جہنم کے انگارون کو لوگون نے کہا یارسول اللہ غنا کس سے
ہوتی ہی اور ایک مقام مین کہا وہ کیا غنا ہی جس سے سوال حرام ہوجاتا ہی آپ نے فرمایا جسکے پاس صبح شام کا کہانا ہو۔ ایکروایت
مین نفیلی نے کہا جسکے پاس پیٹ بھر کر ایکدن رات کا کہانا ہو۔ کہا ابو داؤد نے یہ حدیث ہم سے نفیلی نے مختصر الفاظ سے سنی ہے
کی جو ہم نے ذکر کی **ف** امام ابو حنیفہ کا بہی حدیث دلیل ہی وہ کہتے ہین جب ایکدن رات کا کہانا موجود ہو تو سوال جایز
نہین ہے **عن** عبد الرحمن بن زیاد انه سمع زیاد بن ابی نعیم الحضرمی انه سمع زیاد بن الحرث الصدائی قال اتیت
رسول الله صلی الله علیه وسلم فبایعته فذکر حدیثا طویلا قال فاتاه رجل فقال اعطنی من الصدقة فقال له
رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله تعالی لم یرض بحکم نبی ولا غیره فی الصدقات حتی حکم فیها
فهو فجزأها ثمانیة اجزاء فان کنت من تلک الاجزاء اعطیتک حقک **ترجمہ** زیاد بن حارث صدائی سے روایت ہی
مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور مین نے آپسے بیعت کی اور ایک قصہ طولون بیان کیا پہر کہا ایک شخص رسول
اللہ صلعم پاس آیا اور کہا کچہ صدقے مین سے مجہکو دیجیے رسول اللہ صلعم نے فرمایا اللہ جل جلالہ صدقے کے باب مین کسی پیغمبر کے
حکم پر راضی نہین ہوا۔ بلکہ خود اوس نے حکم کیا اور آٹھ قسم کے آدمیون پر صدقے کو تقسیم کیا (فقیر مسکین عامل مولفة
قلوبهم مدیون تمہاری مسافر فک قاب) تو اگر تو اون مین سے ہی ہوتو مین تجہکو دونگا جو تیرا حق ہی **ف** لفظ قلوبهم
اوائل اسلام مین وہ کفار تہے جنکو ملانی کیواسطے صدقات مین سے کچہ دیا کرتے تہے۔ اب اون کی یہ حاجت نہین ہی **عن**
ابی سعید هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیس المسکین الذی ترده التمرة والتمرتان واللقمة واللقمتان
ولکن المسکین الذی لا یسأل الناس شیئا ولا یفطن به فیعطونه **ترجمہ** ابہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہین ہین جو در بدر پہرتا ہے کہین سے ایک کہجور کہین سے دو کہجور کہین سے ایک لقمہ کہین سے دو لقمہ پاتا ہے

بلکہ مسکین ہے جو لوگون سے سوال نہین کرتا نہ لوگ اسکو جانتے ہین جو کچھ دیوین **ف** یعنی چونکہ وہ سوال نہین کرتا اسوجہ سے لوگ اوسکے حال سے واقف نہین ہین کہ محتاج سمجھکر کچھ اوسکو دیوین **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ قال لکن المسکین المتعفف زاد مسدد فی حدیثہ لیس لہ ما یستغنی بہ الذی لا یسأل ولا یعلم بحاجتہ فیصدق علیہ فذاک المحروم ولم یذکر مسدد المتعفف الذی لا یسأل **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل اوسکے جو اوپر گزرا لیکن مسکین متعفف یعنے سوال نہین کرتا جسکے پاس اتنا مال نہین ہے۔ جو اوسکو محتاج سمجھکر دے لیکن لوگون سے نہین مانگتا نہ اوسکو احتیاج کا حال کسی کو معلوم ہے تاکہ اوسکے پاس صدقہ آوے اسی کو محروم کہتے ہین **ف** جسکا ذکر اللہ تعالی فرماتا ہے۔ وفی اموالھم حق للسائل والمحروم **عن** عبد اللہ بن عدی بن الخیار قال اخبرنی رجلان انھما اتیا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع وھو یقسم الصدقۃ فسألاہ منھا فرفع فینا البصر وخفضہ فرآنا جلدین فقال ان شئتما اعطیتکما ولا حظ فیھا لغنی ولا لقوی مکتسب **ترجمہ** عبید اللہ بن عدی سے روایت ہے مجھے دو آدمیون نے خبر کی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے حجۃ الوداع مین آپ صدقہ بانٹ رہے تھے انہون نے آپ سے مانگا آپ نے آنکھ اوٹھا کر دیکھا پھر آنکھ جھکا لے آپ کو معلوم ہوا کہ یہ دونون آدمی اچھے موٹے تازے جوان ہین۔ آپ نے فرمایا اگر تم چاہو تو مین تم کو صدقہ دو دون لیکن صدقے مین اوس شخص کا حصہ نہین ہے جو غنی ہو (مالدار ہو بقدر نصاب کے) یا زور آور ہو محنت مزدوری کر سکتا ہو کما کر کھا سکتا ہو **عن** عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تحل الصدقۃ لغنی ولا لذی مرۃ سوی **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا نہین حلال ہے صدقہ غنی کیواسطے اور نہ طاقت دار مضبوط کیواسطے **ف** جو کمائی پر قادر ہو غنی سے مراد یہان وہ ہے جو نصاب کا مالک ہو اور اوسپر زکوۃ فرض ہو نہ وہ غنی جسکو سوال حرام ہے **باب** من یجوز لہ اخذ الصدقۃ وھو غنی جس غنی کو صدقہ لینا درست ہے اوسکا بیان **عن** عطاء بن یسار ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تحل الصدقۃ لغنی الا لخمسۃ لغاز فی سبیل اللہ او لعامل علیھا او لغارم او لرجل اشتراھا بمالہ او رجل کان لہ جار مسکین فاھدا ھا المسکین لغنی **ترجمہ** عطا بن یسار سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ نہین حلال ہے غنی کے لیے مگر پانچ شخصون کیواسطے اگرچہ وہ غنی ہون) ایک تو جہاد کرنیوالا خدا کی راہ مین۔ دوسرے عامل زکوۃ زکوۃ وصول اور تحصیل کرنیوالا۔ تیسری دیون یعنے قرضدار اگرچہ غنی ہو مگر مال اوسکا قرض مین ڈوبا ہوا ہو) چوتھی وہ غنی جو زکوۃ کو اپنے مال کے بدلی مین خرید لیوے (یعنے فقیر سے مال زکوۃ مول لیوے) پانچوین وہ جسکا ہمسایہ ایک مسکین ہو وہ صدقہ کی کوئی چیز جو اوسکو ملی ہے تحفے کی طور پر اوسکو بھیجے **عن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحل الصدقۃ لغنی الا فی سبیل اللہ او ابن السبیل او جار فقیر یتصدق علیہ فیھدی لک او یدعوک **ترجمہ** ابی سعید سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین حلال ہے صدقہ غنی کیواسطے مگر چار شخص

مین ہو یا مسافر ہو یا ایک ہمسایہ محتاج ہو اوسکو کوئی چیز صدقہ مین ملی وہ ہدیے کے طور پر تجھکو بھیجے یا تیری دعوت کرے تو درست
ہے **ف** مگر ابو حنیفہ کے نزدیک مجاہد کو جو غنی ہو مال زکوۃ لینا درست نہین ہے **باب** کم یعطی الرجل الواحد من
الزکوۃ ایک شخصکو کہانتک مال زکوۃ دینا درست ہے **عن** بشیر بن یسار ترعم ان رجلا من الانصار یقال لہ سہل
بن ابی حثمۃ اخبرہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وداہ بمائۃ من ابل الصدقۃ یعنی دیۃ الانصاری الذی قتل
بخیبر **ترجمہ** بشیر بن یسار سے روایت ہے اوسکو خبر دی ایکر دانصاری نے جسکا نام سہل بن ابی حثمہ تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے صدقے کے اونٹون مین سے اوسکو سو اونٹ دیت کے دیے یعنی دیت اوس انصاری کی جو قتل کیا گیا تہا خیبر مین **ف**
شاید یہ غازیون کا حصہ ہوگا ورنہ دیت مین زکوۃ صرف نہین ہو سکتی **عن** سمرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المسائل
کدوح یکدح بہا الرجل وجہہ فمن شاء ابقی علی وجہہ ومن شاء ترک الا ان یسال الرجل ذا سلطان او فی امر
لا یجد منہ بدا **ترجمہ** سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا سوال کرنا اپنے منہ کو زخم لگانا ہے (قیامت کے روز)
اب جسکا چاہے اپنی آبرو باقی رکھے جسکا جی چاہے جیسا چہوڑدے البتہ یہ مضایقہ نہین کہ آدمی حاکم سے سوال کرے یا اوس وقت جب کوئی
چارہ نہ ہو رہا جاوے فاقی اور تنگی سے اضطرار کی حالت مین **عن** قبیصۃ بن مخارق الہلالی قال تحملت حمالۃ
فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اقم یا قبیصۃ حتی تاتینا الصدقۃ فنامر لک بہا ثم قال یا قبیصۃ ان
المسئلۃ لا تحل الا لاحد ثلاثۃ رجل تحمل حمالۃ فحلت لہ المسئلۃ فسال حتی یصیبہا ثم یمسک ورجل اصابت
جائحۃ فاجتاحت مالہ فحلت لہ المسئلۃ فسال حتی یصیب قواما من عیش او قال سدادا من عیش ورجل اصابتہ
فاقۃ حتی یقول ثلاثۃ من ذوی الحجی من قومہ قد اصابت فلانا الفاقۃ فحلت لہ المسئلۃ فسال حتی یصیب
قواما من عیش او سدادا من عیش ثم یمسک وما سواہن من المسئلۃ یا قبیصۃ سحتا یاکلہا صاحبہا
سحتا **ترجمہ** قبیصہ بن مخارق سے روایت ہے مین ایک قرضے کا ضامن ہوا (سوال کرنیکو لیے) مین رسول اللہ صلعم پاس آیا
آپ نے فرمایا ٹہہرا رہ جب تک کہین سے صدقے کا مال ہمارے پاس آوے تو ہم تجھکو دینگے پھر فرمایا اے قبیصہ سوال نہین درست
ہے کسیکو مگر تین آدمیونکو ایک تو وہ شخص جسپر ضمانت کا بوجھ پڑا (اور ادا نہین کر سکتا) تو سوال اوسکو درست ہے) جبتک
ضمانت سے ادا نہو پہر باز رہنا چاہیے دوسرے وہ شخص جسکو کوئی مصیبت یا آفت ایسی آئی کہ اوسکا مال تباہ کر دیا اوسکو بہی
سوال درست ہے یہانتک کہ ایک ایسی پونجی حاصل کرے جو اوسکی گزاری کو کافی ہو تیسرے وہ شخص جسکو کوئی ایسی حاجت پیش آوے
کہ تین عقلمند آدمی اوسکے قوم کے کہنے لگین بیشک فلانی کو سخت حاجت پیش آئی ہے اوسکو بہی سوال درست ہے یہانتک کہ گزاری
کے لائق پیدا کرلے پہر باز رہے سوال سے سوا ان صورتون کے سوال کرنا حرام ہے جو شخص کہاوے سوال کرکے وہ حرام کہاتا ہے **ف**
حاجت پیش آنے مین بہت سے صورتین داخل ہوگئی جیسے مسافر کا مال راہ مین جاتا رہا وہ محتاج ہوگیا یا غازی کو جہاد مین ضرورت
پیش ہوئی تو سوال درست ہے غرض یہ کہ بغیر ضرورت شدید کے جسکا علاج نہ ہو سکے سوال درست نہین ہے **عن** انس بن مالک ان رجلا

من الانصار اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسالہ فقال ما فی بیتک شیء قال بلی حلس نلبس بعضہ ونبسط بعضہ
وقعب نشرب فیہ من الماء قال ائتنی بھما فاتاہ بھما فاخذھما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ وقال من
یشتری ھذین قال رجل انا اخذھما بدرھم قال من یزید علی درھم مرتین او ثلاثا قال رجل انا اخذھما
بدرھمین فاعطاھما ایاہ واخذ الدرھمین واعطاھما الانصاری وقال اشتر باحدھما طعاما فانبذہ الی
اھلک واشتر بالاخر قدوما فاتنی بہ فاتاہ بہ فشد فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عودا بیدہ ثم قال
لہ اذھب فاحتطب وبع ولا اریتک خمسۃ عشر یوما فذھب الرجل یحتطب ویبیع فجاء وقد اصاب عشرۃ
دراھم فاشتری ببعضھا ثوبا وببعضھا طعاما فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا خیر لک من ان تجیء
المسئلۃ نکتۃ فی وجھک یوم القیامۃ ان المسئلۃ لا تصلح الا لثلاثۃ لذی فقر مدقع او لذی غرم مفظع
او لذی دم موجع ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی ایکدہ انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا سوال کرنی کو آپنے
پوچھا تیرے گھر مین کچھ نہین ہی وہ بولا کیون نہین ایک کمل ہے کچھ اوس مین سے ہم اوڑھتے ہین کچھ بچھاتے ہین اور ایک پیالہ ہے
جسمین پانی پیتے ہین آپنے فرمایا وہ دونون چیزین میرے پاس لے آوہ گیا اور لیکر آیا آپنے اون دونون کو ہاتھ مین لیا
اور فرمایا کون خریدتا ہی اندونو چیزون کو ایکشخص بولا مین لیتا ہون دونون کو ایک درم کے بدلے مین آپنے فرمایا کون زیادہ
دیتا ہے ایکدرم سے دوبار یا تین بار (یہی ہراج یا نیلام ہی) ایکشخص بولا مین دو درم کو لیتا ہون آپنے وہ دونون چیزین اوسکو
دیدین اور دو درم لے لیے اور مرد انصاری کو دیکر فرمایا کہ ایک درم کا اناج لیکر اپنے گھر مین ڈالدے اور ایک درم کی کلہاڑی
لیکر آ وہ کلہاڑی لیکر آیا آپ نے اوسمین ایک لکڑی اوسمین اپنے ہاتھ سے ٹھونک دی اور فرمایا جا لکڑیان کاٹ کر لا اور بیچ
دن تک مین تجھ یہان نہ دیکھون ف یعنے یہان آنا ضرور نہین ہے اپنے کام مین مصروف رہ ف وہ شخص گیا اور لکڑیان
کاٹ کر لاتا تھا اور بیچتا تھا پھر وہ شخص آیا اوس نے دس درم کمائی تھے کچھ درمنو کا کپڑا خریدا تھا کچھ درمنو کا غلہ رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تیری لیے بہتر ہے اس سے کہ سوال کا تیرے منہ مین ایک داغ ہو قیامت کے روز سوال درست نہین مگر تین
آدمیونکیواسطے ایک تو وہ جو نہایت محتاج ہو خاک مین لوٹتا ہو دوسرے وہ جو بھاری قرضہ گھبرا دینے والا سر پر کہتا ہو تیسرے
وہ جسنی خون کیا ہو اور اوسپر دیت لازم آوے اور وہ دیت نہ ادا کر سکے تو مجبوری سوال کر سکتا ہے ف اس حدیث سے محنت
اور مزدوری اور کسب حلال کے بڑی فضیلت ثابت ہوئی **باب کراھیۃ المسئلۃ بہیک انگنے کی برائی کا بیان** عن
ابی ادریس الخولانی عن ابی مسلم الخولانی قال حدثنی الحبیب الامین اما ھو الی فحبیب واما ھو عندی فامین
عوف بن مالک قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبعۃ او ثمانیۃ او تسعۃ فقال الا تبایعون رسول اللہ
وکنا حدیث عھد ببیعۃ فقلنا قد بایعناک فعلام نبایعک قال ان تعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئا و
صلوا الصلوۃ الخمس وتسمعوا وتطیعوا واسر کلمۃ خفیفۃ قال ولا تسئلوا الناس شیئا قال فلقد کان

وجدتمرة فقال لولا اني خاف ان تكون صدقة لاكلتها ترجمہ انس سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک کھجور پائی فرمایا اگر مجھکو یہہ خوف نہ ہوتا کہ صدقی کی ہی تو مین اوسکو کہالیتا **عن** ابن عباس قال بعثني ابي الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ابل اعطاها ایاہ من الصدقة **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی میری باپ نے مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بہیجا وہ اونٹ لینے کو جو آپنے اونکو دیے تھے صدقے مین ہی **ف** شاید کچھ اونٹ حضرت نے اون ہی قرض لیے ہون پھر صدقے کے اونٹون ہی اوسکو دا کیا ہو کیونکہ صدقہ عباس کو درست نہ تہا **باب** الفقیر ہدیے ملتے من الصدقة فقیر غنے کیواسطے صدقے مین ہی تحفہ لاوی **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی بلحم قال ما هذا قالوا شيء تصدق به علی بريرة فقال هو لها صدقة ولنا هدية **ترجمہ** انس سے روایت ہی رسول اللہ پاس گوشت آیا آپ نی پوچہا یہ گوشت کیسا لوگون نے کہا یہ وہ گوشت ہی جو بریرہ کو صدقے مین ملا تہا آپنے فرمایا یہ بریرہ کیواسطے صدقہ ہی اور ہماری واسطے ہدیہ ہے (بریرہ کیطرف سے) **باب** من تصدق بصدقة ثم ورثها ایک شخص نے صدقہ دیا پھر اوسکا وارث ہوگیا تو لیوی **عن** بريدة ان امراة اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت كنت تصدقت علی امی بوليدة وانها ماتت وتركت تلك الوليدة قال قد وجب اجرك ورجعت اليك في الميراث **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہی کہ عورت آئی رسول اللہ کے پاس بولے مین نے اپنے مان کو ایک لونڈی صدقے مین دی تہی اب وہ مرگئی اور وہی لونڈی چہوڑ گئے آپ نے فرمایا تیرا اجر پورا ہوگیا اور لونڈی پھر تیرے پاس چلے آئی ترکے مین **باب** فی حقوق المال مال کے حقوق کا بیان **عن** عبد اللہ قال كنا نعد الماعون على عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عارية الدلو والقدر **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ماعون ڈول اور دیگچی کو سمجہتے تہے **ف** کلام اللہ مین ماعون روکنے والون کے بڑی مذمت ہی مطلب یہہ ہی کہ ضروری چیزین گہر کی اگر کوئی مانگے تو مستعار دیوی **عن** ابی هريرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من صاحب كنز لا يؤدي حقه الا جعل له يوم القيمة يحمى عليها في نار جهنم فتكوى بها جبهته وجنبه وظهره حتى يقضى اللہ تعالى بين عباده في يوم كان مقداره خمسين الف سنة مما تعدون ثم يرى سبيله اما الى الجنة واما الى النار وما من صاحب غنم لا يؤدي حقها الا جاءت يوم القيامة وقرما كانت فيبطح لها بقاع قرقر فتطؤه باظلافها ليس فيها عقصاء ولا جلحاء كلما مضت اخراها ردت عليه اولاها حتى يقضى اللہ بين عباده في يوم كان مقداره خمسين الف سنة مما تعدون ثم يرى سبيله اما الى الجنة واما الى النار وما من صاحب ابل لا يؤدي حقها الا جاءت يوم القيمة وقرما كانت فيبطح لها بقاع قرقر فتطؤه باخفافها كلما مضت عليه اخراها ردت عليه اولاها حتى يقضى اللہ تعالى بين عباده في يوم كان مقداره خمسين الف سنة مما تعدون ثم يرى سبيله اما الى الجنة واما الى النار

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکے پاس کوئی مال ہی وہ اوسکے زکوۃ ادا نہین کرتا تو قیامت کے روز اُس مال کو جہنم کی آگ مین گرم کرکے اوس ہی اوسکی پیشانی اور پسلی اور پیٹ داغی جاویگی یہانتک کہ اللہ فیصلہ کریگا اپنے بندونکا اوس دن مین جو تمہاری حساب سے پچاس ہزار برسکا ہوگا پھر بعد اسکی اوسکو اپنی راہ معلوم ہوگے جنت کیطرف ہی یا دوزخ کیطرف اسی طرح جو بکریون والا اون کے زکوۃ نہ دیگا تو قیامت کے روز وہ شخص اون بکریون کی سامنی ایک صاف چٹیل میدان مین ڈالا جاویگا اور وہ بکریان اوسکو سینگون سے ماریگے اور کھرون سے کچلینگی اون بکریون مین کوئی بکری ٹیڑھے سینگ کی یا بی سینگ نہ ہوگی (بلکہ سیدھے سینگ دار ہونگی تاکہ خوب ماریں جب ایکبار بار بار ہی سب بکریان ماچکینگی تو پھر سب سے پہلے بکری آویگی (اور مارنا شروع کریگی غیرتک یہانتک کہ اللہ جل جلالہ فیصلہ کریگا اپنے بندون مین قیامت کے روز جو تمہاری حساب سے پچاس ہزار برسکا ہوگا پھر بعد اوسکی اوسکو اپنی راہ معلوم ہوگی جنت کیطرف ہی یا دوزخ کیطرف اسی طرح جو اونٹ والا اپنے اونٹون کی زکوۃ نہ دیگا تو قیامت کے روز وہ اونٹ زیادہ سے زیادہ جتنی اونٹ تھے سب آوینگے اور اونٹ والا صاف میدان مین بٹھایا جاویگا اور وہ اونٹ اوسکو روندینگے اپنے پانون سے جب ایک گزر جاویگا تو دوسرا آویگا پھر پہلا آویگا اسی طرح سے یہانتک کہ اللہ فیصلہ کردے اپنے بندون مین اُس دن جو پچاس ہزار سال کا ہوگا بعد اوسکے اوسکو اپنی راہ معلوم ہوگی جنت کیطرف یا دوزخ کیطرف **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ قال فی قصۃ الابل بعد قولہ لا یؤدی حقھا قال ومن حقھا حلبھا یوم وردھا **ترجمہ** دوسری روایت مین ابوہریرہ سے اسی کی مثل ہے جو اوپر گزری لیکن اونٹ کے قصے مین اتنا زیادہ ہے کہ نہ ادا کرتا ہو حق اونکا اور اونکی حق مین سے ایک یہ بھی ہے کہ جب وہ پانی پینے آوین تو اونکو دوہے اور دودھ پلاوے **عن** ابیہ ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحو ھذا القصۃ فقال لہ یعنی لابیہ ھریرۃ فما حق الابل قال تعطی الکریمۃ وتمنح العزیزۃ وتفقر الظھر وتطرق الفحل وتسقی اللبن **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر بھی قصہ بیان کیا راوی نے ابوہریرہ سے پوچھا تو اونٹون کا کیا حق ہے اُنہون نے کہا اچھا اونٹ خدا کی راہ مین دینا اور زیادہ دودھ والے اونٹنی بخشدینا اور سواری کی لیے دینا اور جفتے کے لیے نر کو سفت دینا اور دودھ لوگون کو پلانا دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہی واعادۃ دلوھا اور اوسکی تہن عاریت دینا یعنے دودھ دینے کی لیے **عن** جابر بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر مصدق جاد عشرۃ اوسق من التمر بقنو یعلق فی المسجد للمساکین **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا جو شخص دس وسق (ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے) کھجور کے کاٹے تو وہ ایک خوشہ مسجد مین لٹکا جاوی مسکینو کیواسطے

ف شاید یہ زکوۃ کی علاوہ ہی تبرعا اور تقربا الی اللہ تعالے **عن** ابی سعید الخدری قال بینما نحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر اذ جاء رجل علی ناقۃ لہ فجعل یصرف یمینا وشمالا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان عندہ فضل ظھر فلیعد بہ علی من لا ظھر لہ ومن کان عندہ فضل زاد فلیعد بہ علی من لا زاد لہ حتی

فلشد انته لا احق لا احد منا فی الفضل **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ساتھ
تھے سفر مین اتنے مین ایک شخص آیا ایک اونٹ پر سوار تھا اور داہنے بائین اوسکو پھیرنے لگا (فخر کیواسطے تاکہ لوگ دیکھین اوسکا
اونٹ کیسا عمدہ ہے) بعضون نے کہا اسواسطے کہ وہ اونٹ چلتی چلتی تھک گیا تھا اس لیے اوس نے داہنے بائین موڑا تاکہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم دیکھین اور اوسکو دوسرا اونٹ دین آپ نے فرمایا جسکو پاس توشہ فاضل ہو تو اوسکو دیوے جسکے پاس توشہ
نہین ہی یہانتک کہ ہم نے گمان کیا کہ ہم مین کیسکو حق نہین ہے فاضل خیر کا۔ **مجاہد** عن ابن عباس قال لما نزلت
هذه الآية والذين يكنزون الذهب والفضة قال بعض ذلك على المسلمين فقال عمر رضي الله عنه
انا افرج عنكم فانطلق فقال يا نبي الله انه كبر على اصحابك هذه الآية فقال رسول الله ان
الله لم يفرض الزكاة الا ليطيب ما بقي من اموالكم وانما فرض المواريث لتكون لمن بعدكم فكبر عمر ثم
قال له الا اخبرك بخير ما يكنز المرء المرأة الصالحة اذا نظر اليها سرته واذا امرها اطاعته واذا غاب
عنها حفظته **ترجمہ** مجاہد سے روایت ہی عبداللہ بن عباس نے کہا جب یہ آیت اور جو لوگ والذین یکنزون الذہب
والفضۃ الخ تو مسلمانون پر بہت شاق ہوئی **ف** کیونکہ ظاہر آیت سے معلوم ہوا کہ جو لوگ چاندی اور سونا رکھہ چھوڑین گے
اور اللہ کی راہ مین صرف نکرین گے تو قیامت کے روز جہنم کی آگ مین گرم کرکے اونکا بدن اوس سے داغا جاویگا۔ حالانکہ
سب لوگ روپیہ پیسہ اپنی آل اولاد کیواسطے رکھہ چھوڑتے ہین اور جمع کرتے ہین **ف** عمر رض نے کہا مین اس مشکل کو رفع کرتا ہون
پھر گئے اور عرض کیا یا نبی اللہ یہ آیت تمھاری اصحاب پر بہت شاق ہوئی آپ نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے زکوۃ اسواسطے
فرض کے کہ باقی مال پاک ہوجاوے (پس جس مال کے زکوۃ دی جاوے وہ کنز نہین ہی) اور اللہ نے مقرر کیا میراث کو
اسی واسطے کہ مال وارثون کو پہونچے اوس وقت تجھہ سے کہے حضرت عمر نے آپ سے فرمایا مین تجھکو وہ بات بتاؤن جو سب سے بہتر ہی خزانہ
مسلمان کا وہ نیکبوت ہی جب مرد اوسکی طرف دیکھے تو وہ مرد کو خوش کردے اور جو حکم کرے مان لے اور جب غائب ہو تو حفاظت

باب حق السائل سائل کا حق کیا ہے **عن حسین بن علی** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم للسائل
حق وان جاء على فرس **ترجمہ** امام حسین علیہ السلام سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلعم نے سائل کو حق ہے اگرچہ گھوڑی پر آوے **ف**
یعنی اگر ہوسکے تو اوس کو دیوے نہ ہو تو نرمی سے جواب دیوے سختی نہ کرے کہ گھوڑے پر سوار ہی اور بہت مانگتا ہی **عن ابی حمید**
وكانت ممن بايع رسول الله صلى الله عليه وسلم انها قالت له يا رسول الله صلى الله عليك ان للسيلين
ليقوم على ابي فما اجد لم شيئا اعطيه اياه فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لم تجدي له
شيئا تعطيه اياه الا ظلفا محرقا فادفعيه اليه في يده **ترجمہ** ابوحمید سے روایت ہی انہون نے بیعت کی
تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ مسکین میرے دروازے پر کھڑا ہوتا ہی اور میرے پاس کوئی چیز نہین ہوتی جو
اوسکو دون آپ نے فرمایا اگر تیرے پاس کچھہ نہ ہو سوا ایک جلی ہوئی کھر کے تو بھی اوسکے ہاتھہ مین دیدے **ف** یعنی حتی الوسع

جس کو اونٹ سواری فاضل ہو تو اوسکو دیوے جسکے پاس سواری نہین ہے اور جسکے

محروم کرنا اچھا نہین جو ہو سکے تھوڑا ہو یا بہت مسکین اور فقیر سے سلوک کرنا بہتر ہے یہ بھی ضرور نہین کہ وہ فقیر مسلمان ہو
بلکہ کافر ہو تب بہی اوسکو دینا درست ہی اور ثواب کا باعث ہی چنانچہ آگے کی حدیث مین آتا ہے **باب** الصدقۃ علی
اھل الذمۃ کافر کو خصوصہ قہ دینے کا بیان **عن** اسماء قالت قدمت علی امی راغبۃ فی عھد قریش وھی راغمۃ
مشرکۃ فقلت یارسول اللہ ان امی قدمت علی وھی راغمۃ مشرکۃ افاصلھا قال نعم فصلی امک **ترجمہ**
اسماء سے روایت ہی میری ماں آئی جو اپنے قریش کے دین کیطرف مائل تہے اور اسلام سے نفرت رکہتی تھی مین نے کہا یارسول اللہ
میری ماں آئی ہی اور وہ اسلام سے نفرت رکہتی ہے مشرک ہی کیا مین اوسکے ساتہہ سلوک کرون آپنے فرمایا ہان سلوک کر اپنی ماں سے
باب ما لا یجوز منعہ جس چیز کا روکنا درست نہین **عن** امراۃ یقال لھا بھیسۃ عن ابیھا قالت استاذن
ابی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدخل بینہ وبین قمیصۃ فجعل یقبل ویلتزم ثم قال یارسول اللہ ما الشیء
الذی لا یحل منعہ قال الماء قال یانبی اللہ ما الشیء الذی لا یحل منعہ قال الملح قال یانبی اللہ ما الشیء
الذی لا یحل منعہ قال ان تفعل الخیر خیر لک **ترجمہ** بھیسہ سے روایت ہی اُس نے نقل کیا اپنے باپ ابو بھیسہ
(عمیرہ سے) اُنہون نے اجازت چاہی رسول اللہ کے پاس آنے کے جب آئے تو آپکا قمیص اُٹہا کر آپ کے بدن مبارک کو چومنے لگے
اور لپٹنے لگے (محبت سے) پھر عرض کیا یارسول اللہ وہ شے کیا ہی جسکا روکنا درست نہین آپ نے فرمایا پانی پھر عرض
کیا یانبی اللہ وہ کیا شے ہے جسکا روکنا درست نہین آپ نے فرمایا نمک پھر عرض کیا یانبی اللہ وہ شے کیا ہی جسکا روکنا
درست نہین فرمایا جتنی نیکی تو کرے اوسقدر تیرے لیے بہتر ہے **ف** یعنی نمک اور پانی کو تو منع کرنا درست ہی نہین
اسکے سوا بھی جو چیز ہو سکے تو دیوے روکنا ضرور نہین ہے **باب** المسئلۃ فی المساجد مسجد کے اندر سوال کرنا **عن**
عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل منکم احد اطعم الیوم
مسکینا فقال ابو بکر رضی اللہ عنہ دخلت المسجد فاذا انا بسائل یسال فوجد کسرۃ خبز فی ید
عبد الرحمن فاخذتھا منہ فدفعتھا الیہ **ترجمہ** عبد الرحمن بن ابی بکرہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے کیا کوئی تم مین سے ایسا ہی جسنے مسکین کو کہانا کہلایا ہو آج ابو بکر نے کہا مین مسجد مین آیا ایک سائل نے
سوال کیا مین نے ایک ٹکڑا روٹی کا جو عبد الرحمن کے ہاتہہ مین تہا لیکر اوسکو دیدیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسکین کو
مسجد مین سدنا درست ہی اگرچہ سوال مسجد کے اندر کرنا مکروہ ہی اور بعضون کے نزدیک دینا بھی مکروہ ہی مگر یہ قول ضعیف ہے
مرقاۃ - **باب** کراھیۃ المسئلۃ بوجہ اللہ تعالی اللہ کے نام پر مانگنا مکروہ ہی **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لا یسال بوجہ اللہ الا الجنۃ **ترجمہ** جابر رضہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اللہ کے نام پر کوئی چیز نہ مانگی جاوی سوا جنت کے **ف** یعنی جو شخص اللہ کے نام پر مانگے اوسکے
کیا کرے **عن** عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من استعاذ باللہ فاعیذوہ ومن

سال بالله فاعطوه ومن دعاکم فاجیبوه ومن صنع الیکم معروفا فکافئوه فان لم تجدوا ما
تکافئونه فادعوا له حتی تروا انکم قد کافأتموه **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو شخص اللہ کے نام سے پناہ مانگے تو اوسکو پناہ دو اور جو شخص سوال کرے اللہ کے نام سے اوسکو دو اور جو شخص تم کو بلاوے
تو قبول کرو اور جو شخص تمسے احسان کرے تو تم اوسکا بدلہ دو اگر بدلہ دینے کی طاقت نہو تو اوسکے لیے دعا کرو یہانتک کہ تم سمجھو کہ اوسکا
بدلہ ہوگیا **ف** یعنے دل سے دعا کرو کہ اوسکو فائدہ ہو دنیا یا آخرت مین **باب** الرجل یخرج من ماله آدمی اپنا سب مال
صدقہ دیوے تو کیسا **عن** جابر بن عبداللہ الانصاری قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ اجاء رجل
بمثل بیضة من الذهب فقال یا رسول اللہ اصبت هذه من معدن فخذها فهی صدقة ما املک
غیرها فاعرض عنه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم اتاه من قبل رکنه الایمن فقال مثل ذلک فاعرض
عنه ثم اتاه من قبل رکنه الایسر فاعرض عنه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم اتاه من خلفه فاخذها
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحذفه بها فلو اصابته لاوجعته او لعقرته فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاتی احدکم بما یملک
فیقول هذه صدقة ثم یقعد یستکف الناس خیر الصدقة ما کان عن ظهر غنی **ترجمہ** جابر بن عبداللہ انصاری سے
روایت ہی ہم تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اتنے مین ایکشخص انڈے برابر سونا لیکر آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ سونا
مین نے ایک کان مین سے پایا آپ اسکو لیجیے یہ صدقہ ہی سوا اسکے میری پاس کچھ مال نہین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی طرف سے
آیا اور ایسا ہی کہا آپنے منہہ پھیر لیا پھر پیچھے سے آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ سونا لیکر پھینک دیا اگر اوسکو لگتا تو زخمی کر دیتا یا چوٹ
دیتا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک تم مین سے اپنا سب مال لیکر چلا آتا ہے اور کہتا ہی یہ صدقہ ہی پھر بیٹھ کر لوگون کے سامنے
ہاتھ پھیلاتا ہی بہتر صدقہ وہ ہے جسکا مالک صدقہ دیکر مالدار رہے **ف** دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہی ہم نے عنا اصالک
لاحاجة لنا به لے لے اپنا مال ہم کو اوسکی حاجت نہین ہی - آنحضرت صلعم نے وہ صدقہ قبول نہین کیا کیونکہ آپ جانتے تھے محتاج
ہو جاویگا اپنے اہل و عیال کو کیا کھلاویگا سب سے مقدم اپنے اہل و عیال کے پرورش ہے پھر جو حاجت ضروری ہی بچی وہ مسکینون
کو دیوی دوسری یہ کہ اکثر جب آدمی اپنا کل مال صدقہ دیتا ہی تو بعد دینے کی اوسکو ندامت اور شرمندگی حاصل ہوتی ہے اور مفلسی سے
گھبراتا ہی پھر ایسے نیکے سے کیا فائدہ جو بعد کو بری معلوم ہو برخلاف اسکے یہ بہتر ہی کہ کچھ صدقہ دیوی کچھ اپنے واسطے رکھے **عن**
عبداللہ بن سعد سمع ابا سعید الخدری یقول دخل رجل المسجد فاذا النبی صلی اللہ علیه وسلم الناس فطرحوا
ثیابا فطرحوا فامر له منها ثوبین ثم حث علی الصدقة فجاء فطرح احد الثوبین فصاح به وقال خذ
ثوبک **ترجمہ** عبداللہ بن سعد نے سنا ابو سعید خدری سے اُنہون نے کہا ایک شخص مسجد مین آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا
لوگون کو کپڑے اوتار کر ڈالنے کا (صدقے کے طور پر) لوگون نے کپڑے ڈالی آپ نے دو کپڑے اوس شخص کو دیے پھر فضیلت بیان
کی صدقے کے وہ شخص اون دو کپڑون مین سے ایک کپڑا ڈالنے لگا آپنے اوسکو ڈانٹا اور فرمایا لے کپڑا اپنا **ف** کیونکہ اوسکو

صلی اللہ علیہ وسلم

منہہ پھیر لیا پھر

یعنے پھیر لیا منہہ اوس شخص کی طرف سے

آیا اور ایسا ہی کہا آپ نے

دو ہی کپڑے ملے تھے اور وہ ضرورت سے زائد نہ تھے اسواسطے صدقہ آپ نے قبول نہ کیا **عن** ابیہ ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان خیر الصدقۃ ما ترک غنی او تصدق بہ عن ظھر غنی وابدا بمن تعول **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر صدقہ وہ ہے جو مالدار چھوڑے صدقہ دینے والے کو (یعنی بعد صدقہ نکالنے کے اوسکا مالک مالدار رہے) اور پہلے صدقہ اوس کو دے جو تیری عیال میں سے ہو **باب** الرخصۃ فی ذلک کل مال صدقہ دینے کی اجازت **عن** ابیہ ھریرۃ انہ قال یارسول اللہ ای الصدقۃ افضل قال جھد المقل وابدا بمن تعول **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے اُنہون نے پوچھا یارسول اللہ کونسا صدقہ افضل ہے آپ نے فرمایا جو کم مال والا بکلیف اوٹھاکر دیوے اور پہلے صدقہ دے اون لوگون کو جنکا خرچ تیری اوپر ہے (یہ حدیث اون لوگون کی لیے ہے جو اللہ پر پورا بھروسا رکھتے ہون) **عن** اسلم قال سمعت عمر بن الخطاب یقول امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما ان نتصدق فوافق ذلک مالا عندی فقلت الیوم اسبق ابابکر ان سبقتہ یوما فجئت بنصف مالی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ابقیت لاھلک فقلت مثلہ قال واتی ابوبکر بکل مالہ عندہ فقال لہ رسول اللہ ما ابقیت لاھلک قال ابقیت لھم اللہ ورسولہ قلت لا اسابقک الی شیء ابدا **ترجمہ** حضرت عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ نے ہم کو حکم کیا صدقہ نکالنے کا اتفاق سے اوسوقت میرے پاس مال تھا میں نے کہا آج میں ابوبکرؓ سے بڑھ جاؤنگا اگر کبھی بڑھنے والا ہونگا تو میں آدھا مال لیکر آیا رسول اللہ پاس آپ نے فرمایا تو نے اپنے گھر بار کیواسطے کیا چھوڑا میں نے کہا اسی قدر چھوڑا یا ہون پھر ابوبکر جو کچھ اون کے پاس تھا سب لے کر آئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اون سے پوچھا تم نے گھر بار کیلیے کیا چھوڑا اُنہون نے کہا اون کیواسطے اللہ اور رسول کو چھوڑا یا ہون تب میں نے دل میں کہا میں تم سے کبھی بڑھ نہ سکونگا **ف** اس حدیث سے ابوبکر صدیقؓ کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی۔ ہرچند پہلے باب کے حدیثون سے سارا مال صدقہ دینے کو آپ نے منع کیا تھا مگر وہ منع اوھی لوگون کو لیے ہی جو پورا بھروسا اللہ پر نہ رکھتے ہون نہ ابوبکر صدیقؓ سے لوگون کو لیے **باب** فی فضل سقی الماء پانی پلانے کی فضیلت **عن** سعید ان سعدا اتی النبی صلے اللہ علیہ وسلم فقال ای الصدقۃ اعجب الیک قال الماء **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ سعد آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور پوچھا کونسا صدقہ آپ کو زیادہ پسند ہے آپ نے فرمایا پانی پلانا **عن** سعد بن عبادۃ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم نحوہ **ترجمہ** دوسری روایت میں سعد بن عبادہ سے ایسا ہی مروی ہے **ف** پانی کا صدقہ کنوان کھدوانا وغیرہ کیلیے یا نمازیون کے لیے بنوانا یا سبیل پانے کے رکھنا **عن** سعد بن عبادۃ انہ قال یا رسول اللہ ان ام سعد ماتت فای الصدقۃ افضل قال الماء قال فحفر بیرا وقال ھذہ لام سعد **ترجمہ** سعد بن عبادہ نے کہا یارسول اللہ میری ماں مرگئیں اب کونسا صدقہ افضل ہے آپ نے فرمایا پانی اونہون نے ایک کنوان کھدوایا اور کہا اسکا ثواب سعد کی ماں کو پہنچے **ف** سعد بن عبادہ مشہور صحابی انصاری ہیں **عن** ابی سعید عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم

صلے اللہ علیہ وسلم

قال ایما مسلم مسلما ثوبا عری کساہ اللہ من خضر الجنۃ وایما مسلم اطعم مسلما علی جوع اطعمہ
اللہ من ثمار الجنۃ وایما مسلم سقا علی ظمأ مسلما سقاہ اللہ عز وجل من رحیق المختوم ترجمہ ابو سعید خدری سے
روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا جو مسلمان کسی مسلمان کو کپڑا پہناوی جب وہ ننگا ہو تو اللہ جل جلالہ اوسکو جنت کی سبز کپڑے پہناویگا
اور جو مسلمان کسی مسلمان کو کھانا کھلاوی جب وہ بھوکا ہو اللہ اوسکو جنت کے پھل کھلاویگا اور جو مسلمان کسی مسلمان کو پانی
پلاوی جب وہ پیاسا ہو تو اللہ اوسکو جنت کی شراب پلاویگا **باب** فی المنحۃ عاریت دینا **عن** ابو کبشۃ السلولی
قال سمعت عبد اللہ بن عمرو یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربعون خصلۃ اعلاھن منیحۃ
العنز ما یعمل رجل بخصلۃ منھا رجاء ثوابھا وتصدیق موعودھا الا ادخلہ اللہ بھا الجنۃ ترجمہ ابو کبشہ
سلولی سے روایت ہے میں نے سنا عبد اللہ بن عمرو سے فرمایا رسول اللہ نے چالیس خصلتیں ہیں اون سب میں بہتر مستعار دینا بکری کا
ہے (دودھ پینے کے لیے) کوئی شخص اُن خصلتوں میں سے کسیکو ثواب کی اُمید رکھکر اور اوسکے وعدے کو سچ جان کر نہ کریگا مگر اللہ
جل جلالہ اوسکو جنت میں داخل کریگا۔ حسان نے کہا ہم نے ان خصلتوں کو گنا جسمیں سلام کا جواب دینا چھینک کا جواب دینا راہ
میں سے کانٹا وغیرہ اوٹھانا تو پندرہ خصلتوں تک نہ پہونچ سکے **باب** اجر الخازن قرابتی کے ثواب کا بیان **عن** ابو موسی
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الخازن الامین الذی یعطی ما امر بہ کاملا موفرا طیبۃ بہ نفسہ
حتی یدفعہ الی الذی امر لہ بہ احد المتصدقین ترجمہ ابو موسی سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
خزانچی امانت دار کو جو حکم کے موافق پورا پورا دیتا ہی خوشی سی اوسکو جسکی حکم ہوا ہی اوتنا ہی ثواب ہے جتنا صدقہ دینے والے
کو ہے **ف** چار شرطیں ہیں۔ ایک بجازت مالک کی۔ دوسری پورا دینا۔ تیسری خوشی سے۔ چوتھی اوسکو دینا جسکو حکم ہوا ہے **باب**
المرأۃ تصدق من بیت زوجھا عورت اپنے خاوند کا مال صدقہ دی **عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا انفقت المرأۃ من بیت زوجھا غیر مفسدۃ کان لھا اجر ما انفقت ولزوجھا اجر ما اکتسب ولخازنہ
مثل ذلک لا ینقص بعضھم اجر بعض ترجمہ حضرت ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے جب عورت خرچ کرے اپنے خاوند کے
گھر سے اور فساد کی نیت نہ ہو تو اوسکو بھی ثواب ملیگا خرچ کرنیکا اور اوسکے خاوند کو کمانیکا ثواب ملیگا اور جسکے تحویل میں ہو اوسکو بھی
ثواب ملیگا سب کو برابر ملیگا کم نہ بیش **ف** فساد کی نیت نہ ہو یہ غرض ہے کہ خاوند کی خیرخواہی سے معمول کے موقعہ پر خیرات کرے اوس
نیت سے کہ بیجا لوگوں کو اوسکا مال لٹا دیوے **عن** قال لما بایع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النساء قامت امرأۃ
جلیلۃ کانھا من نساء مضر فقالت یا نبی اللہ انا کل علی آبائنا وابنائنا۔ قال ابو داؤد وادرکتہ وازواجنا
فما یحل لنا من اموالھم قال الرطب تاکلنہ وتھدینہ ترجمہ سعد سے روایت ہے جب بیعت کی رسول اللہ سے عورتوں نے یک
عورت بہت موٹی گویا مضر کی عورت ہے (مضر ایک قبیلہ کا نام ہے) اوٹھی اور بولی اے نبی اللہ کے ہم لوگ تو تابع ہیں اپنے باپ اور بیٹوں
اور خاوندوں کے تو ہم کو اون کے مال میں سے کیا درست ہے آپ نے فرمایا روٹی تر کھاری رطب کو کھاؤ اور دو (یعنی جو چیز ایسی کھنے

کے قابل نہین ہین **عن همام** بن منبه قال سمعت ابا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا انفقت المرأة من كسب زوجها من غير امره فلها نصف اجره **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب عورت صرف کریے اپنے خاوند کی کمائی مین سے بغیر اوسکی اجازت کے تو اوسکو اوسکا ثواب ملتا ہی خاوند کے **ف** اگر خاوند کے بغیر اجازت کے وہی چیزین صرف کریے جو رکھنے کی لائق نہین ہین جیسے پکا ہوا کھانا وغیرہ **ایسی عورت فی المرأة تصدق من بيت زوجها قال لا الا من قوتها والاجر بينهما ولا يحل لها ان تصدق من مال زوجها الا باذنه ترجمہ** ابوہریرہ سے کسی نے پوچھا عورت اپنے خاوند کے گہر مین سے صدقہ دیوی اونہون نے کہا نہین البتہ اپنے خرچ مین سے دیسکتی ہی اور ثواب دونونکا ہوگا اور یہ اوسکو درست نہین ہی کہ اپنے خاوند کے مال مین سے بغیر اجازت کے صدقہ دیوی **باب فی صلة الرحم** ناتی والونکے ساتھ سلوک کرنا **عن انس** قال لما نزلت لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون قال ابو طلحة يا رسول الله ارى ربنا يسألنا من اموالنا فانی اشهدك انی قد جعلت ارضی بارجاء له فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اجعلها فی قرابتك فقسمها بين حسان بن ثابت وابی بن كعب **ترجمہ** حضرت انس سے روایت ہی جب یہ آیت اتری لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون۔ یعنے نہ پہونچوگے تم نیکی کو جبتک خرچ کروگے اوس مال کو جس کو چاہتے ہو ابوطلحہ نے کہا یا رسول اللہ مین سمجھتا ہون ہمارا پروردگار ہماری لون کو مانگتا ہے تو مین اپکو گواہ کرتا ہون مین نے اپنی زمین جو ارجا (ایکو ضع کا نام ہے) مین نی خدا کو دیدی رسول اللہ صلعم اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اوسکو تقسیم کردی اپنے نزدیک مین اونہون نے تقسیم کردی ابی بن کعب اور حسان بن ثابت کو کہا ابوداؤد نے ابوطلحہ کا نام زید بن سہل بن اسود بن حزام بن عمرو بن زید بن مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن النجار ہی اور حسان ثابت بن منذر بن حرام کے بیٹے ہین اور ابی بن کعب بن قیس بن عتیک بن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن النجار کے ہین تو عمرو بن مالک تینون کے دادا ہین **عن میمونة** زوج النبی صلى الله عليه وسلم قالت كانت لی جارية فاعتقتها فدخل علی النبی صلى الله عليه وسلم فاخبرته فقال اجرك الله اما انك لو كنت اعطيتها اخوالك كان اعظم لاجرك **ترجمہ** میمونہ سے روایت ہی جو بی بی تھین رسول اللہ کی اونہون نے کہا میری ایک لونڈی تھی مین نے اوسکو آزاد کردیا رسول اللہ صلعم اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے مین نے اونسے یہ حال بیان کیا آپ نے فرمایا اللہ جل جلالہ تجھکو اسکا ثواب دیوے مگر تو اس لونڈی کو اگر اپنی ننھیال کے لوگون کو دیتی تو زیادہ ثواب ہوتا (کیونکہ کنبے والون کے ساتھ سلوک کرنا بہتر ہی) **عن ابی هريرة** قال امر النبی صلى الله عليه وسلم بالصدقة فقال رجل يا رسول الله عندی دينار قال تصدق به على نفسك قال عندی اخر قال تصدق به على ولدك قال عندی اخر قال تصدق به على زوجتك او زوجك قال عندی اخر قال تصدق به على خادمك قال عندی اخر قال انت ابصر **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلعم اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا صدقے کا ایکشخص بولا یا رسول اللہ میرے پاس ایک دینار ہی آپ نے فرمایا وہ اپنے کام مین لا وہ بولا ایک اور دینار ہی آپنے فرمایا اپنے بیٹے کو دیدے وہ بولا ایک اور ہی آپنے فرمایا اپنی بی بی

کو دیکھو وہ بولا ایک اور ہی آپ نے فرمایا وہ اپنے خادم کو دیکھو وہ بولا اور ہی آپ نے فرمایا تو جان **ف** یعنی جو ضروری کام ہو اوس مین صرف کر اگر سب کامون سے فارغ ہو تو خدا کی راہ مین صدقہ دی **عن** عبداللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کفی بالمرء اثما ان یضیع من یقوت **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا آدمی کو یہہ گناہ بہت ہے کہ اپنی روزی کو ضائع کرے یا جن لوگون کی روزی اسپر ہے اونکو تباہ کرے **ف** یعنی جورو لڑکے بوڑھے ماں باپ جنکے پاس روپیہ نہ ہو اس شخص کے پاس روپیہ ہو یا اور کامون مین صرف کرے اونکو نہ دے **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ ان یبسط لہ فی رزقہ ویثنا فی اجلہ فلیصل رحمہ **ترجمہ** انس سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو بھلا معلوم ہو رزق کا زیادہ ہونا اور عمر کا بڑھنا وہ اپنا ناتا ملاوے **ف** یعنی ناتیوالی سے سلوک کرے عمر کا بڑھنا ہمارے نزدیک ہے ورنہ اللہ کے علم مین عمر مقرر ہے یا عمر معلق کا بڑھنا مراد ہے یا نام نیک باقی رہنا یہہ بھی عمر کا بڑھنا ہی **عن** عبدالرحمن بن عوف قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول قال اللہ انا الرحمن وھی الرحم شققت لھا اسما من اسمی من وصلھا وصلتہ ومن قطعھا بتتہ **ترجمہ** عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ سے فرماتے تھے اللہ جل جلالہ فرماتا ہے میرا نام رحمن ہے اور وہ رحم ہے مشتق ہے جسکے معنے ناتے کی بھی ہین تو مین نے ناتے کیواسطے اپنے نام سے ایک نام جدا کیا ہے جو ناتا ملاویگا اوسکو اللہ ملاویگا (اپنی رحمت اور فضل سے) اور جو ناتے کو کاٹ دیگا اوسکو اللہ کاٹ دیگا (اپنی رحمت اور فضل سے) **ف** اس حدیث سے صلہ رحم کی بڑی فضیلت معلوم ہوئی آدمی کو چاہیے کہ اپنے عزیزون سے محبت کرے اگر وہ کچھ برائی کرین تو معاف کردے اور بھلائی کرے **عن** جبیر بن مطعم یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یدخل الجنۃ قاطع رحم **ترجمہ** جبیر بن مطعم سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ نے جنت مین نہ جاویگا ناتا توڑنے والا **عن** عبداللہ بن عمرو قال سفیان ولم یرفعہ سلیمان الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورفعہ فطر والحسن قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس الواصل بالمکافی ولکن الواصل ھو الذی اذا قطعت رحمہ وصلھا **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناتا ملانیوالا وہ نہین ہے جو احسان کا بدلا احسان کرے بلکہ وہ ہے جو ناتا توڑا ہوا ملا دیوے **ف** یعنی ایک عزیز نے ہم پر احسان کیا ہم نے بھی اوسکا بدلہ کردیا یہہ بڑی فضیلت کی بات نہین فضیلت یہہ ہے کہ اوس نے برائی کی ناتا توڑ دالا ہم نے بھلائی کے سمجھا بجھا کر پھر ناتا جوڑ لیا **باب فی الشح** حرص اور بخل کے برائی **عن** عبداللہ بن عمرو قال خطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ایاکم والشح فانما ھلک من کان قبلکم بالشح امرھم بالبخل فبخلوا وامرھم بالقطیعۃ فقطعوا وامرھم بالفجور ففجروا **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ نے خطبہ پڑھا تو فرمایا بچو تم بخیلے سے تمھارے پہلے لوگ اسی بخل کے وجہ سے تباہ ہوگئے حرص نے اون کو بخیل کردیا اور ناتا توڑنے کو کہا انہون نے ناتا توڑ دیا فسق و فجور کا حکم کیا انہون فسق و فجور کیا **ف** شح کے معنی حرص کے ہین یا بخل کے بعضون نے کہا شح بخل سے بھی زیادہ ہے کہ اچھی بات سے نہ کرے **عن** عبداللہ بن ابی ملیکۃ حدثتنی اسماء بنت ابی

قالت یارسول اللہ مالی شیء الا ما ادخل علی الزبیر بیتہ افاعطی منہ قال اعطی ولا توکی فیوکی
علیک ترجمہ اسماء بنت ابی بکر ہی روایت ہی انہون نے کہا یارسول اللہ میری پاس تو کچھ نہین مگر جو زبیر
گہر مین لاوین کیا مین اسمین سے دون آپنے فرمایا دی اور مت رکہہ چھوڑ تیرا بھی رزق رکہہ چھوڑا جاویگا عن عبد اللہ بن ابی ملیکۃ
عن عائشۃ انہا ذکرت عدۃ من مساکین او عدۃ من صدقۃ فقال لہا رسول اللہ اعطی ولا تحصی فیحصی علیک ترجمہ
حضرت عائشہ نی کئی مسکینون کو گنا یا کئی صدقون کو رسول اللہ نی فرمایا دی اور مت گن نہین تو تجھ بھی گن کر ملیگا

کتاب اللقطۃ

لقطہ کے بیان مین (پڑی ہوئی چیز) عن سوید بن غفلۃ قال غزوت مع زید بن صوحان وسلمان بن ربیعۃ
فوجدت سوطا فقالا الی اطرحہ فقلت لا ولکن ان وجدت صاحبہ والا استمتع بہ ت فمررت علی المدینۃ فسالت
ابی بن کعب فقال وجدت صرۃ فیہا مائۃ دینار فاتیت النبی ﷺ فقال عرفہا حولا فعرفتہا حولا ثم اتیتہ فقال
عرفہا حولا فعرفتہا حولا ثم اتیتہ فقال عرفہا حولا فعرفتہا حولا ثم اتیتہ فقلت لم اجد من یعرفہا فقال احص
عددہا ووکاءہا ووعاءہا فان جاء صاحبہا والا فاستمتع بہا وقال لا ادری ثلاثا قال عرفہا اومرۃ واحدۃ
ترجمہ سوید بن غفلہ کہتے ہی روایت ہی مین نی خبر دی کہا زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ کے ساتہہ تو ایک کوڑا مین نے پایا دون دونون نی
کہا اسکو پہینک دی مین نے پہینکا بلکہ مین نے کہا اگر اسکا مالک ملجاویگا تو اوسکو دیدونگا نہین تو مین فائدہ اٹہاؤنگا پھر مین نے مجہ
کیا جب مدینہ کو پہونچا تو مین نے ابی بن کعب سے پوچہا انہون نی کہا مین نی ایک تہیلی پائی جسمین سو دینار تہے تو مین رسول اللہ پاس لیگیا
آپ نی فرمایا ایکسال تک اسکو بتایا کر مین نے ایکسال تک بتایا پہر اوسکو لیکر آیا آپ نی فرمایا ایکسال اور بتا پہر ایکسال تک بتایا بعد اوسکے
لیکر آیا اور مین نی کہا کوئی بہی نہین ملا جو اوسکو پہچانے آپ نی فرمایا اوسکی گنتی اور تہیلی اور تسمہ یاد رکہہ اگر اوس کا مالک آوی تو بہتر نہین تو
تو اپنی کام مین لا شعبہ نے کہا مین نہین جانتا سلمہ نے ایکبار کہا تہا اوسکو تین بار دوسری روایت مین ہی ایکسال تک کہا یا تین سال تک
تیسری روایت مین ہی دو سال کہا یا تین سال کہا پہچان رکہہ اوسکی گنتی اور تہیلی اور سربند ہن کو اگر اوسکا مالک آوی اوگنتیا اور سربند ہن بتاوی
تو اوسکو دیدی ف مسلم کی روایت مین ہی کہ شعبہ نے کہا دس برس کے بعد مین نے سلمہ سے کہا انہون نے کہا ایک ہی سال تک بتا اور
ابوداود وطیالسی نے بہی اپنی مسند مین ایسا ہی نقل کیا منذری نی کہا کسی امام نے تین سال تک بتانی کو نہین کہا مگر ایکروایت عمر سے آئی ہی اور
علی اور ابن عباس سے بہی مروی ہی کہ ایکسال تک بتانا کافی ہی اور یہی قول ہی مالک اور شافعی اور احمد اور اہل کوفہ کا اور خطابی نی اسپر اجماع
نقل کیا عن زید بن خالد الجہنی ان رجلا سال رسول اللہ ﷺ عن اللقطۃ فقال عرفہا سنۃ ثم اعرف وکاءہا وعفاصہا
ثم استنفق بہا فان جاء ربہا فادہا الیہ قال یا رسول اللہ فضالۃ الغنم فقال خذہا فانما ہی لک او لاخیک او للذئب
قال یا رسول اللہ فضالۃ الابل فغضب رسول اللہ ﷺ حتی احمرت وجنتاہ او احمر وجہہ وقال مالک ولہا معہا حذاؤہا
وسقاؤہا حتی یاتیہا ربہا ترجمہ زید بن خالد جہنی سے روایت ہی ایک شخص نے رسول اللہ سے آکر لقطہ کو آپ نی فرمایا ایکسال تک
بتا پہر اوسکا سربند ہن اور تہیلی یاد کر رکہہ پہر خرچ کر ڈال اگر اوسکا مالک آوی تو اوا کر وہ شخص بولا یارسول اللہ گمی ہوئی بکری ہم

ع صلے اللہ علیہ وسلم
ع صلے اللہ علیہ وسلم
ع آپ نے کہا ایکسال تک بتا اور تہیلی یاد رکہہ اور ایکسال تک بتانا کافی ہی اور یہی قول ہی
ع صلے اللہ علیہ وسلم

کیا کرین آپ نے فرمایا اسکو چھوڑ دو کیونکہ وہ یا تیری حصی ہی یا تیری بہائی کی یا بہیڑیے کی (یعنے اگر اوسکو چھوڑ دیگا تو احتمال ہی کہ بہیڑیا کہالی تو پکڑ لینا بہتر ہے) وہ بولا یا رسول اللہ اگر اونٹ بھولا بہٹکا ملے آپ غصے ہوئی یہانتک کہ رخسارہی آپ کے سرخ ہوگئی یا چہرہ سرخ ہوگیا پھر آپ نے فرمایا اونٹ سے تجھے کیا غرض وہ اپنا موزہ اور مشکیزہ ساتھ رکھتا ہی جبتک اوسکا مالک آوے دوسری روایت مین تمنا زیادہ ہے پانی پیتا ہی درخت کہاتا ہی **ف** مؤی سی مراد اوسکا پانون اور مشکیزہ اوسکا پیٹ ہی کئی دنکا پانی پیٹ مین بہرلیتا ہی روز پانی پینے کی بھی ضرورت نہین رکھتا نہ بہیڑیے کا خوف ہی پھر پکڑنیکا کیا ضرور ہی **عن** یزید بن خالد الجھنی ان رسول اللہ ص سئل عن اللقطة

فقال عرفها سنة فان جاء باغیها فادها الیه الا فاعرف عفاصها ووکاءها ثم کلها فان جاء باغیها فادها

الیه **ترجمہ** زید بن خالد جہنی سی روایت ہی رسول اللہ سے سوال ہوا لقطہ کا آپ نے فرمایا ایکسال تک بتا اگر اوسکا ڈھونڈھنے والا آوے تو دیدے اور نہین تو اوسکا ظرف اور سربند جہن رکھہ پھر اوسکو صرف کرڈال جب اوسکا مالک آوے تو اوا کر **ف** یعنے بعدت کے بھی مالک آویگا تو اوا کرنا ضرور پڑیگا **عن** زید بن خالد الجھنی انه قال سئل رسول اللہ ص فذکر نحو حدیث ربیعة قال وسئل عن اللقطة فقال اعرفوها

حولا فان جاء صاحبها دفعتها الیه والا عرفت وکاءها وعفاصها ثم اقبضها فمالک فان جاء صاحبا فادفعها

الیه **ترجمہ** زید بن خالد جہنی سی روایت ہی سوال ہوا رسول اللہ سے پھر بیان کیا اوسی طرح یعنے ایکسال تک بتا اگر مالک آجاوے تو اوسکو دیدے نہین تو اوسکا سربند جہن اور ظرف پہچان رکھہ پھر اپنے مال مین اوسکو شامل کرلے اگر مالک آوے تو اوسکو دیدے دوسری روایت مین ہی اگر اوسکا مالک آوے اور تہیلے اور شمار بتلاوے تو اوسکو دیدے ابوداؤد کہا یہ زیادتی حماد بن سلمہ نے کی ہی اور یہ زیادتی محفوظ نہین ہے یعنے اگر اوسکا مالک آوے اور تہیلی اور شمار بتلاوے تو اوسکو دیدی بلکہ عقبہ بن سوید اور عمر بن الخطاب کے حدیث مین اتنا ہی ہی کہ عرفها

سنة یعنے ایکسال تک اوسکو بتلایا رہے **عن** عیاض بن حمار قال قال رسول اللہ ص من وجد لقطة فلیشهد ذا عدل او ذی عدل

ولا یکتم ولا یغیب فان وجد صاحبها فلیردها علیه والا فهو مال اللہ عز وجل یؤتیه من یشاء **ترجمہ** عیاض بن حمار سے روایت ہی رسول اللہ نے فرمایا جو شخص لقطہ پاوے تو ایک معتبر آدمی یا دو معتبر آدمیونکو گواہ کردیوے اور نہ چھپاوے اور نہ غائب کرے اگر اوسکے مالک کو پاوے تو اوسکو حوالہ کردی نہین تو وہ مال اللہ کا ہی جسکو چاہا اپنے بندون مین سے دیا **ف** گواہ کردینے کا حکم استحبابًا ہی ایسا نہو کہ چند روز مین نیت بدلجاوے یا مرجاوے تو وارث منکر ہوجاوین اور چھپانا اسلین جب مالک آوے اوسکو نہ دین **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص عن رسول اللہ

انه سئل عن المتر المعلق فقال من اصاب بفیه من ذی حاجة غیر متخذ خبنة فلا شئ علیه ومن خرج بشئ منه فعلیه

غرامة مثلیه والعقوبة ومن سرق منه شیئا بعد ان یؤیه المجرن فبلغ ثمن المجن فعلیه القطع وذکر فی ضالة الابل والغنم

کما ذکر غیره قال وسئل عن اللقطة فقال ما کان منها فی طریق المیتاء والقریة الجامعة فعرفها سنة فان جاء طالبها

فادفعها الیه وان لم یات فهی لک وما کان فی الخراب یعنی فیفیها وفی الرکاز الخمس **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہی رسول اللہ سے سوال ہوا جو میوہ درختون پر لٹکتا ہی اوسکا کیا حکم ہی (یعنے اوسکے کہانیکا) آپ نے فرمایا جو شخص کہاوے اور وہ حاجتمند ہو چھپا کر نہ جاوے تو کچھ تعجب نہین اور جو شخص چھپا کر کچھ لیجاوے تو دو چند جرمانہ دیوے اور سزا الگ ہوگی اور جب میوہ کٹکر کھلیان مین پہنچ جاوے

ص صلے اللہ علیہ وسلم

ڈالا جاوے اور وہان سے کوئی چیز لیجاوے اسقدر جسکی قیمت پیسہ برابر ہو (یعنی ڈھال کی جو تین درم یا چار درم یا پانچ درم ہے) تو اوسکا ماتہد گا جاوے
پھر گمی ہوئی بکری اور اونٹ کا حال بیان کیا جیسا اور دونے بیان کیا پھر سوال ہوا لقطے سے آپ نے فرمایا جو لقطہ گندگاہ عام یا آباد گانون مین
ہو تو ایکسال تک اوسکو تہا اگر اوسکا مالک آوے اوسکو دیدے نہ آوے تو تیرا ہی اور جو لقطہ اوجاڑ نا آباد مقام مین ملے یا کان ملے تو اوس مین پانچوان حصہ
حاکم کو دینا ہوگا باقی سب پانی ڈالکا ہے دوسری روایت مین ہے گمی ہوئی بکری کو پکڑلی تیسری روایت مین ہے گمی ہوئی بکری یا تیری ہی یا تیرے
بہائی کی یا بہتیجی کی پکڑ لے اوسکو چوتھی روایت مین ہے گمی ہوئی بکری کو پکڑ لے اور رکہہ چہوڑ جبتک اوسکا مالک آوے (اگر مالک نہ آوے تو بکری
مرنے لگے تو اوسکو ذبح کرڈالے پھر مالک سے کہہ دیوے اگر وہ آوے) **عن** ابی سعید ان علی بن ابی طالب وجد دینارا فاتی به فاطمة فسالته
عنه رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال هو رزق الله عز وجل فاکل منه رسول الله صلی الله علیه وسلم واکل علی
وفاطمه فلما کان بعد ذلک اتته امراة تنشد الدینار فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا علی ادالدینار ترجمہ
حضرت علی سے روایت ہے انہون نے ایک دینار پڑا ہوا پایا اوسکو حضرت سیدۃ النسا فاطمہ زہرا پاس لیکر آئے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا وہ اللہ کا دیا رزق ہے پہر اوسکو صرف کرکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہایا اور علی اور فاطمہ رضی اللہ عنہما
نے بعد اسکے ایک عورت آئی دینار ڈہونڈتی ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا یا علی دینار کو ف چونکہ ایک دینار
قلیل تہا اسواسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بتانے کا حکم نہ دیا دوسری یہ کہ خیال تہا اگر مالک آویگا تو اپنے پاس سے دیدینگے **عن علی**
رضی الله عنه انه التقط دینارا فاشتری دقیقا فمر فصاحب الدقیق فوجد علیه الدینار فاخذه علی فقطع منه قیراطین
فاشتری به لحما ترجمہ حضرت امیر المومنین علی سے روایت ہے انہون نے ایک دینار پڑا ہوا پایا اوسکا آٹا خریدا آٹے والے نے ان کو پہچانکر
(کہ جناب سالنہاب کے داماد ہین) دینار واپس کردیا علی نے اوس مین سے دو قیراط کاٹ کر اونکا گوشت خریدا (قیراط دینار کا بیسوان حصہ ہے)
عن سهل بن سعد اخبره ان علی بن ابی طالب دخل علی فاطمة وحسن وحسین یبکیان فقال مایبکیهما فقالت الجوع
فخرج علی فوجد دینارا بالسوق فجاء الی فاطمة فاخبرها فقالت اذهب الی فلان الیهودی فخذ لنا دقیقا فجاء الیهودی
فاشتری به دقیقا فقال الیهودی انت ختن هذا الذی یزعم انه رسول الله قال نعم قال فخذ دینارک ولک الدقیق
فخرج علی حتی جاء به فاطمة فاخبرها فقالت اذهب الی فلان الجزار فخذ لنا بدرهم لحما فذهب فرهن الدینار
بدرهم لحم فجاء به فعجنت ونصبت وخبزت وارسلت الی ابیها فجاءهم فقالت یارسول الله اذکرلک فان رأیته لنا حلالا اکلنا
واکلت معنا من شانه کذا وکذا فقال کلوا باسم الله فاکلوا فبینما هم مکانهم اذ غلام ینشد الله ولا ینشد الدینار فامر رسول
الله صلی الله علیه وسلم فدعی له فساله فقال سرقط منی فی السوق فقال النبی صلی الله علیه وسلم یا علی اذهب الی الجزار فقل له ان رسول
الله صلی الله علیه وسلم یقول لک ارسل الی بالدینار ودرهمک علی فارسل به فدفعه رسول الله صلی الله علیه وسلم الیه ترجمہ سہل بن سعد سے
روایت ہے حضرت علی تشریف لائے جناب فاطمہ زہرا پاس تو دیکہا حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہما السلام رو رہے ہین علی نے پوچہا کیون روتے
ہین حضرت فاطمہ نے فرمایا بہوک سے روتے ہین ف سبحان اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ صاحبزادی اور اون پر دنیا مین اتنی تکلیف

کہ صغر سن سے آدم وفات انواع انواع کی تکالیف مین مبتلا رہی اور کس کس صدمت سے شہادت پائی یہ اللہ جل جلالہ کا امتحان تہا اور یہ دلیل ہے اون کے کمال تقرب
اور علو شان کے جسقدر آدمی خدا کا زیادہ محبوب ہوتا ہی اوسی قدر اوسپر دنیا مین تکلیفین اور مصیبتین گزرتی ہین **ت** علی باہر نکلے ایک دینار بازار مین پڑا ہوا پایا حضرت فاطمہ کے پاس
لیکر آئے اور اون سے کیا کیا حضرت فاطمہ نے کہا قصاب یہودی پاس جاؤ اور اوس سے آٹا لاؤ علی یہودی کے پاس گئے اور آٹا خریدا یہودی نے کہا تم ہی داماد ہو اوس شخص کے جو
کہتا ہی مین اللہ کا رسول ہون علی نے کہا ہان یہودی نے کہا تو اپنا دینار لے لو اور آٹا بھی لیجاؤ علی وہان سے آٹا لیکر پھر حضرت فاطمہ پاس آئے اور اون سے قصہ بیان کیا حضرت
فاطمہ نے کہا جاؤ قصاب سے پاس اور ایک درم کا گوشت لیکر آؤ علی گئے اور دینار کو ایک درم کے بدلے مین اوسکے پاس گرو کرکے گوشت لیکر آئی حضرت فاطمہ نے آٹا گوندہا اور
ہانڈی چڑہا کر گوشت پکایا اور روٹی پکائی پہر اپنے باپ کو بلا بھیجا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ تشریف لائے فاطمہ نے کہا مین آپ سے سب حال بیان کرتی ہون
اگر آپ چاہین تو ہم بھی کہا وین آپ بھی کہا وین یہہ قصہ ایسا ایسا بیان کیا آپ نے فرمایا کہا واللہ کا نام لیکر پہر سب کہا ہی تب آٹے مین ایک لقمہ نے
خدا کی قسم اور دین کی قسم دیکر پکارا کہ میرا دینار گم ہوگیا ہی آپ نے اوسکو بلایا پوچہا کہان گم گیا ہی وہ بولا بازار مین آپ نے علی سے کہا یا علی قصاب پاس جاؤ اور کہو رسول
اللہ صلعم نے دینار منگوایا ہی اور کہا ہی تیرا درم مین دونگا اوقصاب نے دینار بہیجدیا آپ نے اوس ٹکڑے کو دیدیا **عن** جابر بن عبد اللہ قال لخصنا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی العصا والسوط والحبل واشباهه یلتقطه الرجل لینتفع به **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہمکو اجازت دی کہ اگر لکڑی یا کوڑا یا رسی یا اسکی مثل کوئی چیز پڑی ہوئی پاوے تو اوس سے فائدہ اوٹہاوے کام مین لاوے مالک کا انتظار ضرور نہین **عن** ابی هریرة
ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ضالة الابل الکتوم غرثها ومثلها معها **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
گمہوا اونٹ پاکر اوسکو چہپاوے اور مالک کو پتا نہ بتاوے تو دونہ چند اوسکا جرمانہ دیوے **عن** عبد الرحمن بن عثمان التیمی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن لقطة الحاج
ترجمہ عبد الرحمن بن عثمان سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاجیکے لقطہ لینے سے منع کیا راوی نے کہا یعنی اوسکو چہوڑ دینا چاہیے جبتک اوسکا مالک آوے **عن** المنذر
بن جریر قال کنت مع جریر بالبوایج فجاء الراعی بالبقر وفیها بقرة لیست منها فقال لجریر ما هذه قال احقت بالبقرة لا تدری لمن هی فقال
جریر خرجوه سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا یاوی الضالة الا ضال **ترجمہ** منذر بن جریر سے روایت ہی منذر کہتا ہی مین جریر کے ساتہہ تہا بوایج مین ایک مقام
کا نام ہی اتنے مین چرواہا گائین لیکر آیا اون مین ایک ورگائی غیر یکی تہی جو اون مین کی نہی جریر نے کہا یہ کہان سے آئی اوس نے کہا معلوم نہین کسکی ہی گایون کی ساتہہ چلی
آئی جریر نے کہا اوسکو نکالو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی آپ فرماتے تہے گمی ہوئی جانور کو وہ اپنے پاس جگہہ دیتا ہی جو خود گمراہ ہو یعنی اپنے مال مین ملا لیتا ہی **الحج** **الزکوة** **اول کتاب المناسک** شکر خدا کا کتاب کو وہ تمام ہوئی شروع ہوئی مناسک کی **ف** یعنی افعال اور ارکان حج کے انمین سے ارکان اسلام کے ایک حج ہی
جسکی فرضیت کلام اللہ اور حدیث اور اجماع امت سے ثابت ہی کوئی اسمین شک نکریگا مگر جو گدہا ہو یہ فرضیت حج کی ششم یا نہم ہجری مین ہوئی لیکن آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے در شمال کی فرصت نپائی یہانتک کہ دسویں سال ہجرت کے حج کیا اوسی کو حجۃ الوداع کہتے ہین **عن** ابن عباس ان الاقرع بن حابس سال النبی صلی الله علیه وسلم
فقال یا رسول الله الحج فی کل سنة او مرة واحدة قال بل مرة واحدة فمن زاد فهو تطوع **ترجمہ** عبد اللہ عباس سے روایت ہی اقرع بن حابس نے پوچہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ حج ہر سال مین فرض ہی یا سارے عمر مین ایکبار آپ نے فرمایا ایکبار فرض ہی پہر جو زیادہ کرے نفل ہی **ف** موجب ثابت ہی **عن** ابی واقد اللیثی قال
سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا زوجه حجة الوداع هذه فتر ظهور الحصر **ترجمہ** ابو واقد لیثی سے روایت ہی مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
آپ فرماتے تہے اپنی بی بیون سے حج کرو اون مین بہی حج ہی پہر گہر دن مین بیٹہنا ہی **باب فی المرأة تحج بغیر محرم** عورت حج کرے بغیر محرم کے **عن** ابی هریرة قال قال رسول الله

ام سلمہؓ سے روایت ہی انہون نے سنا رسول اللہؐ سے آپ فرماتی تھی جسنے حرام باندھا حج یا عمرہ کا مسجد قصی سے (جو بیت المقدس مین ہی) مسجد حرام تک (یعنے خانہ کعبہ تک) اوسکے اگلے اور پچھلے گناہ بخشے ہی جاوین گے یا جنت اوسکیواسطے واجب ہوجاوے گی۔ یہ شک عبداللہ راوی کیطرف سے ہی کہ یون کہا گناہ بخشے جاوینگی یا یون کہا جنت اوسکی لیے واجب ہوگی **عن** الحارث بن عمرو السہمی قال اتیت رسول اللہؐ وھو بعرفات وقد اطاف به الناس قال فجئت الاعراب اذا رأوا وجهه قالوا هذا وجه مبارك قال ووقف ذات عرق کا اھل العراق **ترجمہ** حارث بن عمرو سہمی سے روایت ہی مین رسول اللہؐ پاس آیا اور آپ منا مین تھے یا عرفات مین اور لوگ آپ کے گرداگرد تھے عرب لوگ آئے تھے جب آپکا روی مبارک دیکھتے تھے تو کہتے تھے یہ برکت والا منھ ہی اور آپنے ذات عرق میقات کیا اہل عراق کے لیے **باب** الحائض تصل بالحج حائضہ عورت حج کا احرام باندھ لیوے **عن** عائشة قالت نفست اسماء بنت عميس بمحمد بن ابی بکر بالشجرة فامر رسول اللہؐ ابابکر ان تغتسل فتهل **ترجمہ** حضرت عائشہؓ سے روایت ہی اسما بنت عمیس (ابوبکر کی بیوی) محمد بن ابی بکر کو جنین شجرہ مین رسول اللہؐ نے ابابکرؓ کو حکم کیا کہ اسما سے کہو وہ غسل کرے اور احرام باندھے **عن** ابن عباس ان النبیؐ قال الحائض والنفساء اذا اتتا علی الوقت تغتسلان وتحرمان وتقضیان المناسك کلها غیر الطواف بالبیت **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہی رسول اللہؐ نے فرمایا حائضہ اور نفاس والی عورت جب میقات پر آوین تو غسل کرین اور احرام باندھ لین اور سب ارکان ادا کرین سوا طواف کے (ابو محمد نے اتنا زیادہ کیا یہانتک کہ پاک ہو) **ف** جب حیض یا نفاس سے پاک ہوا وسوقت طواف کرلے اور تاخیر طواف سے کچھ حرج نہ ہوگا **باب** الطیب عند الاحرام احرام کیوقت خوشبو لگانا **عن** عائشة قالت کنت اطیب رسول اللہؐ لاحرامه قبل ان یحرم ولاحلاله قبل ان یطوف بالبیت **ترجمہ** حضرت عائشہؓ سے روایت ہی مین رسول اللہؐ کو خوشبو لگایا کرتی جب آپ احرام باندھتے قبل احرام کے اسے طرح عید احرام کھولنے کی قبل طواف کے **عن** عائشة قالت کانی انظر الی وبیص المسك فی مفرق رسول اللہؐ وھو **ترجمہ** حضرت عائشہؓ سے روایت ہی گویا مین دیکھ رہی ہون چمک خوشبو کی یا مشک کے رسول اللہؐ کے مانگ مین جب آپ احرام باندھے ہوتے تھے (لیکن وہ خوشبو احرام سے پہلے لگائی ہوتی) **باب** التلبید بال جمانیکا بیان **عن** عبداللہ قال سمعت النبیؐ یهل ملبدا **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہی مین نے سنا رسول اللہؐ کو لبیک کہتے ہوئے اور آپ سر کے بال جمائے ہوئے تھے **عن** ابن عمر ان النبیؐ ملبدا راسه بالعسل **ترجمہ** ابن عمرؓ سے روایت ہی رسول اللہؐ نے اپنے بال جمائے عسل سے یا عسل سے (وہ چیزین جن سے سر دھوتے ہین جیسے خطمی گوند وغیرہ تاکہ بال غبار سے محفوظ رہین) **باب** الھدی ہدی کا بیان **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اھدی عام الحدیبیة فاھدی له رسول اللہ صلعم جملا کان لابی جهل فی راسه برة فضة قال ابن منهال برة من ذهب انفیلے یغیظ بذلك المشرکین **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہی رسول اللہؐ کئی اونٹ ہدی کی لی گئی حدیبیہ کے سال مین اون اونٹون مین ایک اونٹ ابوجہل کا تھا جسکی ناک مین چاندی کا چھلا پڑا تھا مشرکون کو جلانے کیلیے **ف** کہ اون کی رئیس کا اونٹ مسلمانون کے قبضہ مین ہی **باب** فی ھدی البقر گائی بیل ہدی ہوسکتا ہی **عن** عائشة زوج النبی صلی اللہ علیه وسلم ان رسول اللہؐ ضحی عن آل محمد فی حجة الوداع بقرة واحدة **ترجمہ** ام المومنین عائشہؓ سے روایت رسول اللہؐ نے اپنے آل کیطرف سے حجۃ الوداع مین ایک گائی ذبح کی **ف** آل سے مراد یہان ازواج ہین **عن** ابیه ھریرات

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذبح عمن اعتمر من نسائہ بقرۃ بینہن ۔ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ نے اپنی عورتوں کیطرف
سے جنھوں نے عمرہ کیا تھا ایک گائی ذبح کی سب کے طرف سے **باب** فی الاشعار اشعار کا بیان ۔ ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم صلی الظہر بذی الحلیفۃ ثم دعا ببدنۃ فاشعرھا من صفحۃ سنامہا الایمن ثم سلت الدم عنہا و قلدھا بنعلین
ثم اتی راحلتہ فلما قعد علیہا و استوت بہ علی البیداء اھل بالحج ۔ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ نے ظہر
کی نماز ذوالحلیفہ میں پڑہی پھر ایک اونٹ منگایا اوسکا اشعار کیا (یعنی داہنی طرف کوہان سے چیر دیا) پھر خون دباکر نکال لیا اور دو جوتیاں
اوسکی گلی میں لٹکا دیں پھر اپنے اونٹ پر سوار ہوئی اور بیداء پر پہونچکر لبیک پکارا حج کا **ف** اشعار کا انکار کسی سے منقول نہیں سوا ابوحنیفہ
کے وہ کہتے ہیں یہ مثلہ ہے حالانکہ یہ صحیح نہیں مثلہ کہتے ہیں ناک کان کاٹنے کو اور یہ تو مثل فصد یا حجامت کی ہے اور حدیث صحیح سے ثابت ہے **عن**
المسور بن مخرمۃ و مروان انہما قالا خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام الحدیبیۃ فلما کان بذی الحلیفۃ الخ بقی فاشعر
و احرم ۔ ترجمہ مسور بن مخرمہ اور مروان سے روایت ہے ان دونوں نے کہا رسول اللہ حدیبیہ کے سال نکلے جب ذوالحلیفہ میں پہونچے تو تقلید کے
ہدی کی (اوسکی گلی میں کچھ لٹکایا) اور اشعار کیا ہدی کا پھر احرام باندہا **ف** ہدی اُس جانور کو کہتے ہیں جو مکہ میں بھیجا جاوے ذبح کرنیکو اسیطرح **عن**
عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھدی غنما مقلدۃ ۔ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ نے بہت سے بکریاں تقلید
کرکے ہدی کیں **باب** تبدیل الھدی ہدی کا بدل ڈالنا **عن** عبداللہ قال اھدی عمر بن الخطاب نجیبا فاعطی بھا ثلثمائۃ دینار
فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی اھدیت نجیبا فاعطیت بھا ثلثمائۃ دینار افابیعھا و اشتری بثمنھا بدنا قال لا
انحرھا ایاھا ۔ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر نے ایک نجیبی اونٹ (یعنی عجمی خراسانی جو نہایت قوی ہوتا ہے) ہدی
کیا پھر تین سو دینار اوسکی قیمت آئی اُنھوں نے رسول اللہ سے بیان کیا اور کہا اگر آپ اجازت دیجیے تو اوسکو بیچکر ایک اور اونٹ ہدی کیلیے
لیلوں آپ نے فرمایا نہیں اوسکو نحر کر **ف** ابوداؤد نے کہا اسیطرح کہ حضرت عمر اوسکا اشعار کر چکے تھے اگر اشعار اور تقلید نکیے ہو تو بدل
ڈالنا درست ہے **باب** من بعث یھدی واقام جو شخص اپنے ہدی بھیجدیوے اور آپ ٹھہرا رہے **عن** عائشۃ قالت فتلت قلائد
بدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدی ثم اشعرھا و قلدھا ثم بعث بھا الی البیت و اقام بالمدینۃ فما حرم علیہ شیء کان لہ حلالا
۔ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ کے اونٹوں کے قلائد بٹے (قلائد قلادہ کی جمع جو ہدی کے گلے میں ڈالا جاتا ہے) پھر آپ نے اونکا
اشعار کیا اور قلادہ اونکے گلوں میں لٹکایا پھر اونکو بھیجدیا بیت اللہ کیطرف اور آپ مدینے میں رہے اور کوئی شے جو حلال تھی آپ پر حرام نہیں ہوئی **ف** اسلیے
کہ جب ہدی کیساتھ خود بھی جاوے اوسوقت محرم ہوتا ہے **عن** عروۃ و عمرۃ بنت عبدالرحمن ان عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یھدی من المدینۃ فاقتل قلائد ھدیہ ثم لا یجتنب شیئا مما یجتنب المحرم ۔ ترجمہ عروہ اور عمرہ بنت عبدالرحمن سے روایت
ہے رسول اللہ مدینے سے ہدی کے جانور روانہ کرتی میں اونکے قلائد بٹ دیا کرتی پھر آپ اون چیزوں سے پرہیز نہ کرتی جن سے محرم پرہیز کرتا ہے **ف** قولہ
نے کہا اسمیں دلیل ہے کہ ہدی بھیجنا حرم کو مستحب ہے اگرچہ خود نجاوے اور دوسرے کیساتھ بھیجدیوے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو شخص ہدی بھیجدیوہ محرم نہیں
ہوتا اور یہی ہمارا مذہب ہے اور جمہور علما کا یہی قول ہے مگر ایک روایت ابن عباس اور ابن عمر اور عطا اور سعید بن مسیب سے آئی ہے کہ جب ہدی

روانہ کرے تو جن چیزوں سے محرم بچتا ہے پرہیز کرے لیکن محرم نہیں ہوتا بغیر نیت احرام کے اور صحیح یہی ہے جو جمہور کا قول ہے ۔ القاسم بن محمد عن ابراھیم
انہ سمعہ منہ جمیعا ولم یحفظ حدیث ھذا من حدیث ھذا ولا حدیث ھذا من حدیث ھذا قالا قالت ام المؤمنین بعثت سو
اللہ صلعم بالھدی فانا قلدتھا بیدی ثم عھن عندنا ثم اصبح فینا حلالا ایاتی ایاتی الرجل من اھلہ ترجمہ قاسم بن محمد اور
ابراہیم سے سنا ابن عون نے مگر اونکو یاد نہ رہا کہ قاسم بن محمد کی روایت کونسی ہے اور ابراہیم کی کونسی ہے اون دونوں نے کہا کہ حضرت ام المومنین عائشہ
صدیقہ رضہ نے فرمایا رسول اللہ صلعم نے ہدی کی جانور روانہ کیے میں نے اونکی قلادیں بٹ کر دیں روئی سے جو ہمارے پاس موجود تھی پھر صبح کو آپ حلال ہوئے
وہ کام کرکے جو حلال اپنے بی بی سے کرتا ہے ف یعنی صحبت کرتا ہے مطلب یہ ہے کہ ہدی کا روانہ کرنیسے آپ محرم نہیں ہوئے جیسا کہ بعضوں کا خیال

صلے اللہ علیہ وسلم

ہے باب فی رکوب البدنۃ ہدی کے جانور پر سوار ہونیکا بیان عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا یسوق بدنۃ قال
ارکبھا قال انھا بدنۃ قال ارکبھا ویلک فی الثانیۃ او فی الثالثۃ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے شخص کو دیکھا جو ہدی کا
اونٹ ہانک رہا تھا آپ نے فرمایا سوار ہو جا اور پھر بولا ہدی کا اونٹ ہے آپ نے فرمایا سوار ہو جا افسوس ہے تجھپر یا آپنے دوسری بار یا تیسری بار میں فرمایا

ف زجر و توبیخ کی راہ سے کہ آپ اجازت سوار کیے دیتے ہیں اور یہ بھی جان گیا کہ ہدی ہے پھر بار بار اصرار کیا ضرور ہے جو حکم ہو اوسکی تعمیل واجب ہے اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ ہدی کے جانور پر سواری درست ہے اور شافعی نے کہا حاجت کیوقت سوار ہو اور امام احمد کے نزدیک جب چاہے سوار ہو خواہ حاجت ہو یا
نہ ہو اور ابوحنیفہ نے کہا نہ سوار ہو مگر ضرورت کیوقت اور بعضوں نے کہا جب سے سوار ہونا کیونکہ آنحضرت صلعم نے حکم کیا سوار ہونیکا دوسری یہ کہ سوار ہونے میں
مخالفت ہے جاہلیت کے زمانے کے وہ لوگ ایسے جانوروں کو اون کے درجے سے زیادہ قدر اور منزلت کرتی تھے عن ابی الزبیر قال سالت جابر بن

صلے اللہ علیہ وسلم

عبداللہ عن رکوب الھدی فقال سمعت رسول اللہ صلعم یقول ارکبھا بالمعروف اذا الجئت الیھا حتی تجد ظھرا ترجمہ ابوالزبیر
سے روایت ہے میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے پوچھا ہدی پر سوار ہونا کیسا ہے اونہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا آپ فرماتے تھے سوار ہو جا
اوسپر دستور کے موافق ف یعنی زیادہ مت ستا کہ وہ تھک جاوے اور اوسکو تکلیف ہو ف جب تو لاچار ہو یہانتک کہ دوسری سواری پاوے
ف یہ روایت مؤید ہے ابوحنیفہ کے مذہب کو باب للھدی اذا عطب قبل ان یبلغ ہدی اپنے مقام پر پہونچنے سے پہلی ہلاک ہو جاوے تو کیا
کرے ۔ ناجیۃ الاسلمی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث معہ بھدی فقال ان عطب منھا شیء فانحرہ ثم
اصبغ نعلہ فی دمہ ثم خل بینہ بین الناس ترجمہ ناجیہ اسلمی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے اون کے ساتھ ہدی روانہ کی میں پھر
فرمایا اگر کوئی ان میں سے مرنے لگے تو اوسکو نحر کر ڈال پھر رنگ پاپوش اوس کے اوسکے خون میں رہنے دے اوسکے گلے میں ہے اوسکو خون میں رنگ کر
اوسکی گردن میں چھپا پاگنا) پھر چھوڑ دے اوسکو لوگوں کیواسطے (یعنی منع کر فقیر کو کھاوے اوسکی کہانی نہ ف مالک اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اس
حدیث کو ناجیہ خزاعی سے روایت کیا اور ابوداؤد اور دارمی نے ناجیہ اسلمی سے اور ظاہر یہ ہے کہ یہ فرق نسبت میں ہے اور درحقیقت ناجیہ اسلمی اور
خزاعی ایک ہی شخص ہیں ایسا ہی کہا شیخ نے حاشیہ مشکوۃ میں مگر دیکھا ہے ناجیہ اسلمی ناجیہ بن جندب بن عمیر بن عمیر اسلمی ہیں اور ناجیہ خزاعی
ناجیہ بن جندب بن کعب بن کعب بن جندب ہیں اور دونو صحابی ہیں ابن حجر نے کہا جس شخص نے ان دونو کو ایک کر دیا اوسنے وہم
کیا واللہ اعلم عن ابن عباس قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلانا الاسلمی بعث معہ بثمانین عشرۃ بدنۃ فقال ان

ان از حف علی منہا شی قال فتحرجہا ثم تصبغ نعلہا فی دمہا ثم اضربہا علی صفحتہا ولا تاکل منہا انت ولا احد من اصحابک

وقال من اہل فقتلتہ وقال فی حدیث عبد الوارث اجعل صحیفتہا مکان اضربہا ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ

نے کسی اسلمی کو بھیجا اشہارہ اونٹ ہدی کو دیکر وہ بولا یا رسول اللہ اگر ان مین سے کوئی سقط ہوجاوے (چلنے سے عاجز ہوکر گر جاوی) آپ نے

فرمایا اوس کو نحر کردینا پھر اوسکی جوتی اوسکی خون مین رنگ کر گردن پر چھپا مار دی اور تو خود اوس مین سے نہ کہانا نہ تیری ساتھیون اور رفیقون مین

سے کوئی کہاوی ف تاکہ اتہام نہ ہو کہ ہدی کہانیکی نیت سے اوسکو نحر کر ڈالا واللہ اعلم - تمام ہوا پارہ وسیون اللہ کے فضل اور احسان سے اور اب

شروع ہوتا ہی پارہ گیارہون اُسی کی عنایت پر بھروسا کرکا اللہ اوسکو بھی تمام کرنا نصیب فرماوی اور حدیث شریف کی خدمت مین خاتمہ بخیر کری

ثم الجزء الحادی عشر ویتلوہ الجزء الثانی عشر

فہرست سنن ابی داؤد

صفحہ	باب	صفحہ	باب	صفحہ	باب
۳۸۱	مصدق زکوۃ دینے والون کی لیے عاکری	۳۸۸	کس شخص کو زکوۃ دینا چاہیے اور غنی کسکو کہتے ہین	۴۰۱	پانی پلانیکی فضیلت -
//	اونٹ کے دانتون کا بیان	۳۹۱	جس غنی کو صدقہ لینا درست ہی اوسکا بیان	۴۰۲	عاریت دینا -
۳۸۲	مالونکی زکوۃ کہان پر لیجاوی	۳۹۲	ایک شخص کو کہانتک مال زکوۃ دینا درست ہے	//	خزانچی کے ثواب کا بیان -
//	زکوۃ دیکر پھر اوسکو خریدلینے کا بیان	۳۹۳	بھیک مانگنی کی برائی کا بیان -	//	عورت اپنے خاوند کا مال صدقہ دیوی -
۳۸۳	غلام لونڈی کے زکوۃ کا بیان	۳۹۴	سوال سے بچنے کا بیان -	۴۰۳	ناتے والون کی ساتھہ سلوک کرنا -
//	زراعت کی زکوۃ کا بیان -	۳۹۵	بنی ہاشم کو صدقہ لینا کیسا ہے	۴۰۴	حرص اور بخل کے برائی -
//	شہد کی زکوۃ کا بیان	۳۹۶	فقیر غنی کیواسطے صدقہ مین سے تحفہ لاوی	۴۰۵	لقطہ کا بیان -
۳۸۴	انگور کا اندازہ کرلینا درختونپر جب وہ کھجور ہوجاوے اور تین تو اوسکے اندازہ سے دسوان حصہ زکوۃ لینا	//	ایک شخص نے دیا پھر اوسکا وارث ہوگیا تو لیوے	۴۰۶	حائضہ عورت حج کا احرام باندہ لیوے
//	درختونپر ہیو انکو انکہنیکا بیان	//	مال کے حقوق کا بیان -	//	احرام کیوقت خوشبو لگانا -
//	کھجور کی آنک کب کیجاوے	۳۹۸	سائیل کا حق کیا ہے -	//	بال جمانیکا بیان -
۳۸۵	صدقہ فطر کا بیان	//	جس چیز کا روکنا درست نہین -	//	ہدی کا بیان -
//	صدقہ فطر کب دیا جاوی	//	مسجد کے اندر سوال کرنا -	//	گائی بیل ہدی کیتہا ہی (اشعار کا بیان)
//	صدقہ فطر کے مقدار کا بیان	//	اللہ کے نام پر مانگنا مکروہ ہے	۴۱۰	ہدی کا بدل ڈالنا
۳۸۶	نصف صاع گیہون دینے کا بیان	//	جو شخص اللہ کے نام پر مانگے اوسکی کیا کرے	//	جو شخص ہدی بھیجدیوی اور آپ ٹہر آوے ہی
۳۸۷	زکوۃ جلدی دیدینے کا بیان	۴۰۰	آدمی اپنا سب مال صدقہ دیوی تو کیسا ہے	۴۱۱	ہدی کی جانور پر سوار ہونے کا بیان
۳۸۸	تہ زکوۃ کا ایک شہر سے دوسرے شہر بھیجنا	۴۰۱	کل مال صدقہ دینے کی اجازت	//	ہدی نحر مقام پر پہنچکر سے پہلے ہلاک ہوجاوی تو کیا کرے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عن علی رض قال لما نحر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدنہ فنحر ثلاثین بیدہ واعطانی فنحرت سائرھا

ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نحر کیا اپنے اونٹوں کو تیس کو اپنے ہاتھ سے پھر مجکو حکم کیا میں نے جو قدر باقی تھے اون کو نحر کیا **ف** اونٹ کو نحر کرنا افضل ہے اور گائے بکری کو ذبح کرنا نحر کی کیفیت آگے آتی ہے **عن** عبداللہ بن قرط عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اعظم الایام عند اللہ تبارک وتعالی یوم النحر ثم یوم القر وھو الیوم الثانی قال وقرب لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدنات خمس او ست فطفقن یزدلفن الیہ بایتھن یبدأ فلما وجبت جنوبھا قال فتکلم بکلمۃ خفیفۃ لم افھمھا فقلت ما قال قال من شاء اقتطع

ترجمہ عبداللہ بن قرط سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب دنوں سے بڑا اللہ کے نزدیک یوم النحر ہے (دسویں تاریخ ذی حجہ کی) پھر یوم القر یعنی اسکے بعد کا دن (گیارہویں تاریخ) قرار اسواسطے اسدن کا نام ہوا کہ اوسدن لوگ منا میں قرار اور آرام کرتے ہیں) راوی نے کہا کہ اوسدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پانچ یا چھ اونٹ لائی گئی (نحر کیواسطے) ہر ایک اون میں سے آپ کے نزدیک ہوتا جاتا تھا تاکہ پہلے اوسکو ذبح کریں (یہ آپ کا معجزہ تھا کہ جانور بھی خوشے سے اللہ کی راہ میں اپنے تئیں نثار کرنا چاہتے تھے) جب وہ (نحر گئی گئی اور گر پڑی اپنے کروٹوں پر) اوسوقت آپ نے آہستہ کچھ فرمایا میں نے سمجھا پوچھا تو معلوم ہوا آپ نے فرمایا جو چاہے اسمیں سے گوشت کاٹ کر لیجاوے **عن** عرفجۃ بن الحارث الکندی قال شھدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع وانی بالبدن فقال ادعوا لی باحسن فدعی لہ علی رضی اللہ عنہ فقال لہ خذ یا سفل الحربۃ واخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علاھا ثم طعنا بھا فی البدن فلما فرغ رکب بغلتہ وارد ف علیا رض

ترجمہ عرفجہ بن الحارث کندی سے روایت ہے میں موجود تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع میں اونٹ لائی گئی آپ نے فرمایا بلاؤ ابوالحسن (کنیت ہے حضرت علی رض کی) کو علی بلائی گئے آپ نے اون سے کہا تم برچھے کا نیچے کا کونہ پکڑو اور آپ نے اوپر کا کونہ پکڑا پھر نحر کیا اونٹ کو جب فارغ ہوئے تو خچر پر سوار ہوئے اور علی کو اپنے پیچھے بٹھالیا **باب کیف تنحر البدن** نحر کرنیکا طریقہ

عن عبدالرحمن بن سابط ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ کانوا ینحرون البدنۃ معقولۃ الیسری قائمۃ علی ما بقی من قوائمھا

ترجمہ عبدالرحمن بن سابط سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب اونٹ کا بایاں پانوں باندھ کر کہڑا کر کے اوسکو نحر کرتے تھے **عن** زیاد بن جبیر قال اتیت مع ابن عمر بمنی فمر برجل وھو ینحر بدنۃ وھی بارکۃ فقال ابعثھا قیاما مقیدۃ سنۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ زیاد بن جبیر سے روایت ہے میں عبداللہ بن عمر کے ساتھ تھا منا میں ایک شخص نے اپنے اونٹ کو بٹھا کر نحر کرنا چاہا انہوں نے کہا کہ اوسکو (بایاں پانوں) باندھ کر نحر کرو یہ سنت ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی

عن علی قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقوم علی بدنتہ واقسم جلودھا وجلالھا وامرنی ان لا اعطی الجزار منھا شیئا قال ونحن نعطیہ من عندنا ترجمہ حضرت علی رضؓ سے روایت ہی مجھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اونٹون پاس جاؤنگا (جب وہ نحر ہوتی تھی) اور حکم کیا اونکی جھولون اور کہالون کے بانٹ دینیکا اور حکم کیا قصاب کی مزدوری اوس مین سے نہ دینیکا۔ کہا علی نے بلکہ مزدوری قصاب کے ہم اپنے پاس سے دیا کرتی تھی باب وقت کا احرام کہ باندہی عن سعید بن جبیر قال قلت لعبد اللہ بن عباس یا ابا العباس عجبت لاختلاف اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اھلال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین اوجب فقال انی لا اعلم الناس بذلک انما کانت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ واحدۃ فمن ھناک اختلفوا خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاجا فلما صلی فی مسجدہ بذی الحلیفۃ رکعتیہ اوجب فی مجلسہ فاھل بالحج حین فرغ من رکعتیہ فسمع ذلک منہ اقوام فحفظتہ عنہ ثم رکب فلما استقلت بہ ناقتہ اھل وادرک ذلک منہ اقوام وذلک ان الناس انما کانوا یاتون ارسالا فسمعوہ حین استقلت بہ ناقتہ یھل فقالوا انما اھل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین استقلت بہ ناقتہ ثم مضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما علا علی شرف البیداء اھل وادرک ذلک منہ اقوام فقالوا انما اھل حین علا علی شرف البیداء وایم اللہ لقد اوجب فی مصلاہ واھل حین استقلت بہ ناقتہ واھل حین علا علی شرف البیداء قال سعید فمن اخذ بقول عبد اللہ ابن عباس اھل فی مصلاہ اذا فرغ من رکعتیہ ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہی مین نی ابن عباس سے کہا مجھ تعجب ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے اختلاف کیا آپ کے احرام باندہنے مین کہ کب آپ نی احرام باندہا ف احرام باندہنے سے مراد اہلال ہے یعنی لبیک پکار کر بولنا اوسی وقت سے آدمی محرم ہوجاتا ہی ت ابن عباس نے کہا مین سبات کو سب سے زیادہ جانتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی حج کیا ہی (مدینے مین آنے کے بعد جسکو حجۃ الوداع کہتے ہین) اسی وجہ سے لوگون نے اختلاف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کی نیت کرکے مدینے سے نکلے جب ذوالحلیفہ کے مسجد مین دو رکعتین [illegible] لوگون نے اسکو سنا اور مین نے اسکو یاد رکھا جب آپ سوار ہوئے اور اونٹ آپکو سیدھا ہوا تو پھر آپ نے اہلال کیا (لبیک کہا پکار کر) بعض لوگون نے اسوقت سنا کیونکہ لوگ جدا جدا ایک ایک گروہ آتی جاتی تھے تو اون لوگون نے اوسی وقت سنا اور یہی سمجھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی اوسی وقت اہلال کیا جب اونٹ آپکا سیدھا ہوا پھر آپ چلے جب بیدا (ایک اونچا مقام ہی ذوالحلیفہ سے آگے) پر چڑہے تو پھر اہلال کیا بعض لوگون نے اسکو سنا وہ یہی سمجھے کہ آپ نے اہلال کیا بیدا کی بلندی پر قسم اللہ کے حالانکہ آپ نے اہلال کیا جہان نماز پڑہی تھی پھر آپ نی اہلال کیا اونٹ سیدھا ہوا تو وقت پھر اہلال کیا بیدا کی بلندی پر ابن عباس نے ابن عباس کے قول کو لیا اوس نے اہلال کیا جہان نماز پڑہی دو رکعتون نماز فارغ ہوکر عبد اللہ عمر منذ ابیدا [illegible] ھذہ التی تکذبون علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیھا [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ [illegible]

عند المسجد یعنی مسجد ذی الحلیفۃ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے انہون نے کہا یہ مقام مبارک ہے جہان تم جھوکھ باندھتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ آپ نے یہان احرام کیا حالانکہ آپ نے نہین احرام کیا مگر ذوالحلیفہ کی مسجد سے

عن عبید بن جریج انہ قال لعبداللہ بن عمر یا اباعبدالرحمن رایتک تصنع اربعا لم ار احدا من اصحابک یصنعھا قال ما ھن یا ابن جریج قال رایتک لا تمس من الارکان الا الیمانیین ورایتک تلبس النعال السبتیۃ ورایتک تصبغ بالصفرۃ ورایتک اذا کنت بمکۃ اھل الناس اذا رأوا الھلال ولم تھل انت حتی کان یوم الترویۃ فقال عبداللہ بن عمر اما الارکان فانی لم ار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمس الا الیمانیین واما النعال السبتیۃ فانی رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلبس النعال التی لیس فیھا شعر ویتوضأ فیھا فانا احب ان البسھا واما الصفرۃ فانی رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصبغ بھا واما الاھلال فانی لم ار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یھل حتی تنبعث بہ راحلتہ ترجمہ عبید بن جریج سے روایت ہے انہون نے کہا عبداللہ بن عمر سے ای اباعبدالرحمن مینے تم کو چار باتین ایسی کرتے ہوئے دیکھین جو تمہارے ساتھیون مین سے کوئی نہین کرتا عبداللہ بن عمر نے کہا کون سی باتین بتاؤ ای ابن جریج انہون نے کہا مینے دیکھا تم کو نہین چھوتے ہو تم طواف مین مگر رکن یمانی اور حجر اسود کو اور مینے دیکھا تم کو کہ پہنتے ہو تم جوتیان ایسی چمڑی کی جس مین بال نہین رہتا اور مینے دیکھا تم کو خضاب کرتی ہو تم زرد اور مینے دیکھا تم کو جب تم مکہ مین ہوتے ہو تو لوگ چاند دیکھتے ہی احرام باندھ لیتے ہین اور تم نہین باندھتے مگر آٹھوین تاریخ کو عبداللہ بن عمر نے جواب دیا ارکان کا حال یہ ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی رکن کو چھوتے نہین دیکھا سوای حجر اسود اور رکن یمانی کے اور جوتیون کا حال یہ ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی چمڑی کی جوتیان پہنے دیکھا جس مین بال نہین رہتا آپ وضو کرکے ہوے اونکو پہن لیتے تو مین بھی اونکو پہننا پسند کرتا ہون اور زرد رنگ کا یہ حال ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زرد رنگ کا خضاب کیے ہوے دیکھا تو مین بھی اوسکو پسند کرتا ہون اور احرام کا حال یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک نہین پکارتے تھے یہان تک کہ اونٹ آپکا سیدھا کھڑا ہو جاتا چلنے کے واسطے **ف** اور یہ امر آٹھوین تاریخ کو ہوتا ہے اسیواسطے مین آٹھوین تاریخ احرام باندھتا ہون **عن** انس قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظھر بالمدینۃ اربعا وصلی العصر بذی الحلیفۃ رکعتین ثم بات بذی الحلیفۃ حتی اصبح فلما رکب راحلتہ واستوت بہ اھل ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے مین ظہر کے چار رکعتین پڑہین پھر ذوالحلیفہ مین جاکر عصر کی دو رکعتین پڑہین پھر رات کو وہین رہے جب صبح ہوئی تو اونٹ پر سوار ہوے اور سیدھے ہوتی وقت اہلال کیا (لبیک پکار کر کہا) **عن** انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی الظھر ثم رکب راحلتہ فلما علا علی جبل البیداء اھل ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر پڑہی پھر اپنے اونٹ پر سوار ہوے جب بیدا کی پہاڑی پر چڑہے تو اہلال کیا **عن** عائشۃ بنت سعد بن ابی وقاص قالت قال سعد کنت

نبی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا اخذ طریق الفرع اھل اذا استقلت بہ راحلتہ واذا اخذ طریق احد اھل اذا
اشرف علی جبل البیداء ترجمہ عائشہ بنت سعد ابی وقاص سے روایت ہی کہ سعد نی کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب فرع کی راستہ
سے ملی کو جاتی (فرع ایک مقام کا نام ہی درمیان مکہ اور مدینہ کے) تو اہلال کرتی جب اونٹ سیدھا ہوتا اور جب احد کی راستہ سے جاتی تو اہلال
کرتے بیدا کی پہاڑی پر چڑھ کر **باب** الاشتراط فی الحج حج مین شرط لگانیکا بیان **عن** ابن عباس ان ضباعۃ بنت
الزبیر بن عبد المطلب اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی اریدالحج اشترط قال نعم
قالت فکیف اقول قال قولی لبیک اللھم لبیک فمحلی من الارض حیث حبستنی ترجمہ ابن عباس سے روایت
ہی کہ ضباعہ بنت زبیر آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا یا رسول اللہ مین حج کرنا چاہتی ہون حج کرنا لیکن شرط کرسکتی ہون آپ
نے فرمایا ہان وہ بولی پھر کیون کر کہون آپ نے فرمایا کہہ لبیک اللھم لبیک اور میری جگہہ حرام کہولنیکی وہی ہی جہان تو مجھکو روک
دیوے **ف** اکثر علما کا عمل اس حدیث پر ہی **باب** افراد الحج حج مفرد کا بیان **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم افرد الحج ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افراد کیا حج کا یعنی صرف حج کی نیت
قران اور تمتع نہین کیا **عن** عائشۃ انھا قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موافین ھلال ذی الحجۃ
فلما کان بذی الحلیفۃ قال من شاء ان یھل بعمرۃ فلیھل بعمرۃ قال موسی فی حدیث وھیب فانی لولا
انی اھدیت لاھللت بعمرۃ وقال فی حدیث حماد بن سلمۃ واما انا فاھل بالحج فان معی الھدی ثم اتفقوا فکلت
فیمن اھل بعمرۃ فلما کان فی بعض الطریق حضت فدخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابکی فقال ما
یبکیک قلت وددت انی لم اکن خرجت العام قال لعلک نفست قلت نعم قال فان ذلک مما کتب اللہ علی بنات
آدم فکونی فی حجتک فعسی اللہ ان یرزقکیھا قالت فخرجنا حتی نزلنا سرف فطھرت فخرجت حتی اذا کنا
بالحج وقال سلیمان فوضعنا ما صنع المسلمون فی حجھم فلما کان لیلۃ الصدر امر یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم عبد الرحمن فذھب بھا الی التنعیم زاد موسی فاھلت بعمرۃ مکان عمرتھا وطافت بالبیت فقضی
اللہ عمرتھا وحجھا قال ھشام ولم یکن فی شیء من ذلک ھدی ولا صیام ولا صدقۃ زاد موسی فی حدیث حماد بن سلمۃ فلما کانت لیلۃ
النفر طھرت عائشۃ ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہی ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ جب چاند دیکھہ
کا آن پہونچا تھا جب آپ ذوالحلیفہ مین پہونچے فرمایا جو شخص چاہے احرام باندہے حج کا وہ حج کو پکارے یعنی لبیک بحجہ کہے اور جو چاہے
عمرہ کا احرام باندہنا وہ عمرہ کو پکارے یعنی لبیک بعمرۃ کہے ایک روایت مین ہی آپ نے فرمایا اگر مین ہدی نہ رکھتا ہوتا تو عمرہ کا اہلال
کرتا (جب ہدی ساتھہ ہو تو احرام نہین کھول سکتا بغیر حج کے فارغ ہوئے) دوسری روایت مین ہی آپ نے یون فرمایا لیکن مین تو حج کا
اہلال کرونگا کیونکہ میری ساتھہ ہدی ہی۔ حضرت عائشہ نے کہا مین ان لوگون مین تھی جنھون نے (میقات سے) عمرہ کا احرام باندہا
تھا (تاکہ عمرہ کرکے احرام کھولڈالین پھر آٹھوین تاریخ حرم سے حج کا احرام باندہ لیوین اسی کو تمتع کہتے ہین) راہ مین مجھکو حیض آگیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو مین رو رہی تھی آپ نے پوچھا کیون روتی ہی مین نے کہا کاش مین اس سال نہ نکلی ہوتے

آپ نے فرمایا عمرہ چھوڑدی اور سر کھول ڈال اور نفلی کر۔ اور حج کا احرام باندہ لے اور جو کام مسلمان کرین تو بھی کر تی جا (رسول طواف کے) پھر جسدن طواف الزیارۃ کی رات ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا عبدالرحمن کو وہ حضرت عائشہ (اپنی بہن) کو تنعیم مین لیگیئی (تنعیم ایکمقام ہی خارج حرم سی مکی سی تین کوس کے فاصلے پر اب وہین ہی عمری کا احرام باندہ تہی مین) انہون نے عمری کا احرام باندہا اور طواف کیا خانہ کعبہ کا اللہ نے اُنکا حج اور عمرہ دونون پورا کیا ہشام نے کہا اذونوکا مون مین کوئی عاجز نہ دی حماد بن سلمہ کے روایت مین ہی کہ بطحا کی رات مین حضرت عائشہ حیض سے پاک ہوئین (بطحا کی رات یعنی منا مین منی کی رات

عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام حجۃ الوداع فمنا من اھل بعمرۃ ومنا من اھل بحج وعمرۃ ومنا من اھل بالحج واھل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالحج فاما من اھل بالحج او جمع الحج والعمرۃ فلم یحلوا حتی کان یوم النحر **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رضؓ سی روایت ہی کہ ہم نکلے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع کے سال تو ہم مین سی بعض لوگون نے احرام باندہا عمرہ کا اور بعضون نے حج اور عمرہ دونونکا اور بعضون نے صرف حج کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندہا سو جسنے عمرہ کا احرام باندہا تہا اوس نے عمرہ کرکے احرام کھولڈالا اور جسنے حج اور عمرہ دونونکا احرام باندہا یا صرف حج کا اوسنے احرام نہ کھولا دسوین تاریخ تک **فائدہ** حج کے مہینونمین میقات سی صرف عمرہ کا احرام باندہ کر جانا پھر ایام حج مین مکہ سے احرام حج کا باندہ لینا اسکو تمتع کہتے ہین کیونکہ اسمین آدمی فائدہ اُٹہا سکتا ہی عمرہ کا احرام کھولکر اور میقات سی حج اور عمرہ دونونکا احرام ساتہہ باندہنا اسکو قران کہتے ہین۔ اسمین آدمی عمرہ کرکے احرام باندہی ہوئی مکہ مین بیٹہا رہتا ہی حج کرکے احرام کھولتا ہی اور میقات سی صرف حج کا احرام باندہنا اسکو افراد کہتے ہین **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع فاھللنا بعمرۃ ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان معہ ھدی فلیھلل بالحج مع العمرۃ ثم لا یحل حتی یحل منہما جمیعا فقدمت مکۃ وانا حائض ولم اطف بالبیت ولا بین الصفا والمروۃ فشکوت ذلک الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انقضی راسک وامتشطی واھلی بالحج ودعی العمرۃ قالت ففعلت فلما قضینا الحج ارسلنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع عبدالرحمن بن ابی بکر الی التنعیم فاعمرت فقال ھذہ مکان عمرتک قالت فطاف الذین اھلوا بالعمرۃ بالبیت وبین الصفا والمروۃ ثم حلوا ثم طافوا طوافا آخر بعد ان رجعوا من منی لحجھم واما الذین کانوا جمعوا الحج والعمرۃ فانما طافوا طوافا واحدا **ترجمہ** حضرت عائشہ سی روایت ہی ہم نکلے ساتہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع کے سال مین تو احرام باندہا ہمنے عمرہ کا پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کے ساتہہ ہدی ہو تو وہ احرام حج کا اور عمرہ کا ساتہہ باندہی پھر احرام نہ کہولے یہانتک کہ دونون سی فارغ ہو حضرت عائشہؓ نے کہا کہ مین آئی مکہ مین حیض کی حالت مین تو مینے نہ طواف کیا بیت اللہ کا نہ سعی کی صفا مروہ کی اور شکایت کی مینے اسکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی تو فرمایا اپنا کہول ڈال اور کہنگی کرا اور عمرہ چہوڑدے اور حج کا احرام باندہ لے مینے ویسا ہی کیا جب ہم حج کرچکی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہکو عبدالرحمن

بن ابی بکر رضہ کے ساتھ کر کو [redacted] مینے عمرہ ادا کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہہ عمرہ عوض ہی تیری اس عمرہ کا تو جن لوگون نی عمرہ کا احرام باندہا تہا وہ طواف اور سعی کر کی حلال ہوگئی پہر حج کیواسطے دوسرا طواف کیا جب لوٹ کر آئی منا سے اور جن لوگون نی حج اور عمرہ کا ایکسا احرام باندہا تہا انہون نے ایک ہی طواف کیا ف اسی طرح جن لوگون نے صرف حج کا احرام باندہا تہا عن عائشۃ قالت لبینا بالحج حتی اذا کنا بسرف حضت فدخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابکی فقال ما یبکیک یا عائشۃ فقلت حضت لیتنی لم اکن حججت فقال سبحان اللہ انما ذلک شیء کتبہ اللہ علی بنات آدم فقال انسکی المناسک کلہا غیر ان لا تطوفی بالبیت فلما دخلنا مکۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شاء ان یجعلہا عمرۃ فلیجعلہا عمرۃ الا من کان معہ الہدی قالت وذبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نسائہ البقر یوم النحر فلما کانت لیلۃ البطحاء وطہرت عائشۃ قالت یا رسول اللہ ارجع صواحبی بحج وعمرۃ وارجع انا بالحج فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد الرحمن بن ابی بکر فذہب بہا الی التنعیم فلبت بالعمرۃ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی ہم نے لبیک کہا حج کا جب ہم سرف مین پہونچے تو مجکو حیض آگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے مین رو رہی تہی آپ نے فرمایا کیون روتی ہی عائشہ مین نے کہا مجھے حیض آگیا کاش مین حج کو نہ آئی ہوتی آپ نے فرمایا سبحان اللہ یہ تو وہ چیز ہی جو اللہ نی لکھدیا ہی آدم کی بیٹیون کیواسطے سب ارکان ادا کر سوا طواف کے ف کیونکہ عائشہ کو سب ارکان ادا کرنا درست ہی سوا طواف کے ف جب ہم مکہ مین آئے آپ نے فرمایا جس شخص کا جی چاہے اپنے حج کا احرام عمرہ بنا دیوی اور عمرہ کر کے احرام کہولڈالے یہ حکم خاص تہا اوسی سال کیواسطے درست نہین کہ حج کو بلا نذر عمرہ کر لیوی مگر امام احمد کے نزدیک اب بہی درست ہی اگر جسکو ساتہ ہدی ہو۔ عائشہ رضہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی عورتون کیطرف سے ایک گائی بجی کی دسوین تاریخ جب بطحا کی رات عائشہ حیض سے پاک ہوئین انہون نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میری ساتہہ والی عورتین حج اور عمرہ کر کی لوٹینگے اور مین صرف حج کر کی۔ آپ نی عبد الرحمن کو حکم کیا وہ حضرت عائشہ کو تنعیم لے گیے انہون نے وہان سے عمرہ کا احرام باندہا عن عائشۃ قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا نری الا الحج فلما قدمنا تطوفنا بالبیت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یکن ساق الہدی ان یحل فاحل من لم یکن ساق الہدی ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ نکلے حج کے لیے جب ہم آئی اور طواف کر چکی خانہ کعبہ کا آپ نے حکم کیا اون لوگون کو جنکے ساتہہ ہدی نہین حلال ہو جانی کا وہ حلال ہو گئے ف حلال سے مراد احرام کہول ڈالنا ہی عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لو استقبلت من امری ما استدبرت لما سقت الہدی قال محمد لحسبہ قال وحللت مع الذین حلوا من العمرۃ قال او یکون امر الناس واحدا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اگر مجھے پہلے سے یہ حال معلوم ہوتا ف کہ حج کا احرام باندہ کر آوی اور ہدی ساتہہ نہ لاوی وہ طواف اور سعی کے احرام کہول سکتا ہی۔ آپ نے لوگونکو حجۃ الوداع مین آسانی کیلیے ایسا ہی حکم فرمایا تاکہ مشرکون کا خلاف ہو بعضون نے اسپر تردد کیا آپ غصے ہوئے۔ اگرچہ اب یہ حکم نہین ہے بلکہ جو حج کا احرام باندہ

آوے یا حج اور عمرہ دونونکا وہ احرام نہ کھولے جبتک حج سے فارغ نہ ہو یہی قول ہے مالک اور شافعی اور اکثر صحابہ اور جمہور علماء کا مگر امام احمد اور اہل ظاہر کے نزدیک یہ حکم باقی ہے قیامت تک ف تو مین بھی اپنے ساتھ ہدی نہ لاتا محمد نے کہا مطلب یہ ہے کہ مین بھی لوگونکے ساتھ عمرہ کرکے احرام کھولڈالتا تاکہ سب لوگ یکسان ہوجاتی عن جابر قال اقبلنا مهلين مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بالحج مفردا واقبلت عائشة مهلة بعمرة حتى اذا كانت بسرف عركت حتى اذا قدمنا فطفنا بالكعبة وبالصفا والمروة فامرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يحل منا من لم يكن معه هدى قال فقلنا حل ماذا قال الحل كله فواقعنا النساء وتطيبنا بالطيب ولبسنا ثيابنا ولبس بيننا وبين عرفة الا اربع ليال ثم اهللنا يوم التروية ثم دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم على عائشة فوجدها تبكي فقال ما شانك قالت شانى انى قد حضت وقد حل الناس ولم احل ولم اطف بالبيت والناس يذهبون الى الحج الآن فقال ان هذا امر كتبه الله على بنات آدم فاغتسلي ثم اهلي بالحج ففعلت ووقفت الموقف فلما اطهرت طافت بالبيت وبالصفا والمروة ثم قال قد حللت من حجك وعمرتك جميعا قالت يا رسول الله انى اجد فى نفسى انى لم اطف بالبيت حين حججت قال فاذهب بها يا عبد الرحمن فاعمرها من التنعيم وذلك ليلة الحصبة ترجمہ جابر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج مفرد کا احرام باندہ کر آئے اور حضرت عائشہ رض عمرہ کا احرام باندہ کر آئین جب سرف (ایکمقام ہے درمیان مین مکے اور مدینے کے) مین پہونچین تو اونکو حیض آگیا جب ہم لوگ مکے مین پہونچکر طواف کیا خانہ کعبہ کا اور سعی کے صفا مروہ کے پھر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہم کو کہ جس کے ساتھ ہدی نہین ہے وہ احرام کھولڈالی اور حلال ہوجاوے ہم نے کہا کیا چیز مین حلال ہون گی اوسکے واسطے آپ نے فرمایا سب چیزین پھر ہم نے صحبت کی عورتون سے اور خوشبو لگائی اور کپڑے پہنے حالانکہ عرفہ مین چار رات مین باقی تہین پھر ہم نے احرام باندہا آٹھوین تاریخ کو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ پاس گئے دیکھا تو وہ رو رہی ہین - پوچھا کیون روتی ہو - اونہون نے کہا مجھ حیض آگیا سب لوگون نے احرام کھول ڈالا مین نے نہین کھولا ابھی تک طواف ہی نہین کرسکی خانہ کعبہ کا (بوجہ حیض کے) اب لوگ حج کے لیے جاتی ہین آپ نے فرمایا حیض تو تقدیری امر ہے جو اللہ نے لکھدیا ہے آدم کی بیٹیون پر تو غسل کر اور حج کا احرام باندہ لے اونہون نے غسل کیا اور سب ارکان حج کے ادا کیے جب حیض سے پاک ہوئین تو طواف کیا خانہ کعبہ کا اور سعی کے صفا اور مروہ مین پھر فرمایا آپ نے اب تو فارغ ہوئی حج اور عمرہ دونون سے اونہون نے کہا یا رسول اللہ مجھے اسکا خیال ہے مین نے طواف نہین کیا خانہ کا شروع حج مین آپ نے عبدالرحمن سے کہا انکو لیجاؤ اور عمرہ کرالاؤ تنعیم سے اور یہ امر حصبہ کی رات کو تھا ف یعنی چودہوین شب کو ذی الحجہ کے جس رات کو محصب مین اترتی ہین یا تیرہوین شب کو اگر بارہوین تاریخ کو منا سے مراجعت کرے حصبہ اور محصب ایک مقام ہے قریب مکے کے منا سے لوٹتے وقت راہ مین ملتا ہے - دوسری روایت مین ہے آپ نے فرمایا حضرت عائشہ سے وہ اہلی بالحج ثم حجی واصنع ما یصنع الحاج غیران لا تطوفی بالبیت ولا تصلی یعنے حج کا احرام باندہ لے اور حج کر مثل اور حاجیونکی مگر طواف نکر

اور نماز نہ پڑہ **عن** جابر بن عبد اللہ قال اھللنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالحج خالصا لایخالطہ
شیء فقدمنا مکۃ لاربع لیال خلون من ذی الحجۃ فطفنا وسعینا ثم امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نحل
وقال لولا ھدیی لحللت ثم قام سراقۃ بن مالک فقال یا رسول اللہ ارایت متعتنا ھذہ لعامنا ھذا ام
للابد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للابد **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خالی حج کا احرام باندہا اور کسی کے نیت نہ کی جب ہم مکہ مین آئے تو چار تین ذی حجہ کی گزر چکین تہین ہم نے طواف کیا
اور سعی کی صفا اور مروہ کے بیچ مین پھر ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا احرام کہول ڈالنے کا اور فرمایا اگر میری ساتھ ہدی
نہ ہوتی تو مین بھی احرام کہولدیتا اسوقت سراقہ بن مالک کہڑا ہوا اور کہا یا رسول اللہ یہ آرام آپ نے ہم کو اسی سال کے لیے دیا یا
ہمیشہ کیواسطے آپ نے فرمایا ہمیشہ کیواسطے **ف** اس حدیث سے امام احمد کا مذہب خوب ثابت ہوگیا کہ جو حج کا احرام باندہ کر آوے اور ہدی
ساتھ نہ ہو وہ طواف اور سعی کر کے احرام کہول سکتا ہے **عن** جابر قال قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ لاربع
لیال خلون من ذی الحجۃ فلما طافوا بالبیت وبالصفا وبالمروۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجعلوھا عمرۃ
الا من کان معہ ھدی فلما کان یوم الترویۃ اھلوا بالحج فلما کان یوم النحر قدموا فطافوا بالبیت ولم یطوفوا
بین الصفا والمروۃ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب مکے مین آئے جب چار تین گزر چکین تہین
ذی حجہ کے جب طواف کر چکے اور سعی درمیان مین صفا اور مروہ کے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس حج کو عمرہ کر دو مگر جس شخص
کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ نہ کرے جب آٹھوین تاریخ ہوئی تو صحابہ نے حج کا احرام باندہا جب دسوین تاریخ ہوئی تو طواف کیا خانہ کعبہ کا اور
سعی نہ کی درمیان مین صفا اور مروہ کے **ف** کیونکہ پہلی سعی کافی تہی البتہ جو شخص حج سے پہلے سعی نہ کرے اسکو بعد طواف الزیارۃ
کی سعی کرنا ضرور ہے مگر سعی کا کوئی دن معین نہین جب چاہے کر لیوے **عن** جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اھل ھو واصحابہ بالحج ولیس مع احد منھم یومئذ ھدی الا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وطلحۃ وکان علی قد
قدم من الیمن ومعہ ھدی فقال اھللت بما اھل بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
امر اصحابہ ان یجعلوھا عمرۃ یطوفوا ثم یقصروا ویحلوا الا من کان معہ ھدی فقالوا ننطلق الی منی وذکورنا
تقطر فبلغ ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لو استقبلت من امری ما استدبرت ما اھدیت
ولولا ان معی الھدی لاحللت **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندہا حج کا اور
صحابہ نے اور کسی کے پاس دن دنون ہدی نہ تہی سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور طلحہ رض کے اور حضرت علی رض آئے یمن سے
لائی تھے یمن سے اور دون کے ساتھ ہدی تہی انہون نے نیت کی تہی اسکی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی نیت کی آپ نے اپنے صحابہ
کو حکم کیا کہ حج کو عمرہ کر ڈالین اور طواف (سعی) کر کے بال کتروائین احرام کہول ڈالین مگر جسکے ساتھ ہدی ہو وہ نہ کہولی صحابہ نے کہا کیا ہم سنا
کو اس حال مین جاوین کہ ہمارے ذکر ان سے منے بہتی ہون یہ مبالغہ کی طور پر کہا یعنی جماع کرنیکو کچھ دیر نہ گزری ہو کہ حج کو جلدین دوسری یہ

خیال کیا جاہیت کا کہ عمرہ حج کے مہینوں میں نا جائز ہے) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر پہونچی آپ نے فرمایا اگر میں پہلے سے یہ امر جانتا ہوتا (کہ عمرہ حج کے مہینوں میں جائز ہے) تو میں اپنی ساتھ ہدی نہ لاتا اور جو میرے ساتھ ہدی نہ ہوتے تو میں بھی احرام کھولڈالتا **ف** یہ آپ نے اون لوگوں کا رد کیا جو احرام کھول ڈالنا برا جانتے تھے یعنے اسمیں کچھ قباحت نہیں ہے اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتے تو میں بھی ایسا ہی کرتا **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ھذہ عمرۃ استمتعنا بھا فمن لم یکن عندہ ھدی فلیحل الحل کلہ وقد دخلت العمرۃ فی الحج الی یوم القیمۃ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ وہ عمرہ ہے جس سے ہم نے فائدہ اوٹھایا جسکے پاس ہدی نہ ہو وہ حلال ہوجاوے سب چیزیں اوسکو درست ہوگئیں اور عمرہ حج میں شریک ہوگیا قیامت تک ۔ کہا ابوداؤد نے یہ قول ابن عباس کا ہے اور مرفوع کرنا اسکا منکر ہے

عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اھل الرجل بالحج ثم قدم مکۃ فطاف بالبیت وبالصفا والمروۃ فقد حل وھی عمرۃ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص حج کا احرام باندھ کر مکہ میں آوے اور طواف اور سعی کرلے تو وہ حلال ہوجاویگا اور وہ احرام عمرہ کا احرام ہوگا **عن** ابن عباس قال اھل النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالحج فلما قدم طاف بالبیت وبین الصفا والمروۃ قال ابن شوکر ولم یقصر ثم انفقا والرجل من اھل العقد ومن لم یکن من اھل العقد ان یطوف وان یسعی یقصر ثم یحل زاد ابن منیع او یحلق ثم یحل **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا حج کا جب مکے میں آئے تو طواف کیا خانہ کعبہ کا اور صفا مروہ کے بیچ میں سعی کے ابن شوکر نے کہا آپ نے بال نہ کترائے نہ احرام کھولا کیونکہ ہدی آپ کے ساتھ تھی اور جو ہدی نہ لایا تھا اوسکو آپ نے حکم کیا احرام کھولنے کا طواف اور سعی کرکے بال کترانے کا **عن** سعید بن المسیب ان رجلا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فشھد عندہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضہ الذی قبض فیہ ینھی عن العمرۃ قبل الحج **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہے ایک شخص صحابہ میں سے حضرت عمر پاس آیا اور کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے منع فرمایا مرض موت میں عمرہ کرنے سے حج سے پہلے **ف** اس حدیث کی اسناد ضعیف ہے یا مطلب یہ ہے کہ حج پہلے کرنا مستحب ہے کیونکہ حج فرض ہے اور عمرہ فرض نہیں حج کا وقت مقرر ہے اور عمرہ ہر وقت درست ہے **عن** ابی شیخ الھنائی شیوان بن خلدہ تمیمی قرأ علی ابی موسی الاشعری من اھل البصرۃ انزعاویۃ بن ابی سفیان قال لاصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھل تعلمون ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن کذا وکذا ورکوب جلود النمور قالوا نعم قال فتعلمون انہ نھی ان یقرن بین الحج والعمرۃ فقالوا اما ھذہ فلا فقال اما انھا معھن ولکنکم نسیتم **ترجمہ** معاویہ بن ابی سفیان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے کہا تم جانتے ہو کہ آپ نے منع کیا فلاں فلاں باتوں سے منع کیا آپ نے چیتوں کی کہال پر سوار ہونیکو (کیونکہ اوس میں تکبر اور فخار ہے یا اہل عجم کا طریقہ ہے یا اوسکو کہال دباغت نہیں ہوسکتی) انہوں نے کہا ہاں پھر معاویہ نے کہا منع کیا آپ نے قران سے انہوں نے کہا یہ ہم نہیں جانتے معاویہ نے کہا اس سے ہے

بھی منع کیا مگر تم نہ مانے گئے **ف** اس روایت پر اور صحابہ کا اتفاق تھین ہے لہذا قران اکثر علما کے نزدیک افضل ہے پھر تمتع پھر افراد بعضون کے نزدیک افراد سب سے افضل ہے پھر قران پھر تمتع واللہ اعلم **باب** فی الاقران قران کا بیان **عن** انس بن مالک انھم سمعوہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلبی بالحج والعمرۃ جمیعا یقول لبیک حجا وعمرۃ لبیک عمرۃ وحجا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ لبیک کہتے تھے حج اور عمرہ دونون کے ساتھ فرماتے تھے لبیک حجا وعمرۃ لبیک عمرۃ وحجا **ف** اس حدیث سے قران کا جواز ثابت ہوتا ہے **عن** انس النبی صلی اللہ علیہ وسلم یأت بھا یعنی بذی الحلیفۃ حتی اذا استوت بہ البیداء حمد اللہ وسبح وکبر ثم اھل بحج وعمرۃ واھل الناس بھما فلما قدمنا امر الناس فحلوا حتی اذا کان یوم التروۃ اھلوا بالحج ونحر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبع بدنات بیدہ قیاما **ترجمہ** انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو ذوالحلیفہ مین ہی جب صبح ہوئی تو سوار ہوئی جب بیدا پر پہونچے اللہ کی تعریف کی اور تسبیح اور تکبیر کہی پھر لبیک کیا ساتھ حج اور عمرہ کے اور لوگون نی بھی ایسا ہی کیا جب ہم مکے مین پہونچے تو آپ نے حکم کیا لوگون کو انہون نی احرام کھول ڈالا جب آٹھوین تاریخ ہوئی آپنے حج کی لبیک کہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ سے سات اونٹون کو نحر کیا کھڑا کرکے **ف** اور باقی کو حضرت علی رض نے **عن** البراء بن عازب قال کنت مع علی حین بعثہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الیمن قال فاصبت معہ اواقی فلما قدم علی من الیمن عملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجد فاطمۃ رضی اللہ عنہا قد لبست شیابا صبیغا وقد نضحت البیت بنضوح فقال ما لک فقالت فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد امر اصحابہ فاحلوا قال فقلت انی اھللت باھلال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف صنعت قال قلت اھللت باھلال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فان معی الھدی وقرنت قال فقال لی انحر من البدن سبعا وستین وستا وستین وامسلت نفسہ ثلاثا وثلاثین واربعا وثلاثین وامسک لی من کل بدنۃ منھا بضعۃ **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہی مین حضرت علی کے ساتھ تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو امیر بنا کر بھیجا تھا یمن کیطرف وہان مین نے کئی اوقیہ (ایک اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہی) چاندی جمع کی جب حضرت علی یمن سی آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس تو فاطمہ کو دیکھا رنگین کپڑے پہنے ہوئی اور گھر مین انہون نی خوشبو لگائی تھی انہون نے حضرت علی رض سے کہا تم کو کیا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی تو حکم کیا ہے اپنے اصحاب کو انہون نی احرام کھول ڈالا علی بولے کہ مین نے وہ نیت کی ہی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی نیت کی ہے (یعنی قران کیا ہی تو مین احرام کھول نہین سکتا) پھر علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس سے آئے آپ نے پوچھا تم نے کیا کیا وہ بولے مین نے نیت کی آپ کی نیت پر آپ نی فرمایا مین تو ہدی ساتھ لایا ہون اور قران کر چکا ہون پھر حضرت علی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو حکم کیا ستہ یا چیا ستہ انٹ نحر کرنیکا اور کہا تینتیس چونتیس پھر کہا

ہے کہ یہیا ٹھہا میں ٹھہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا مین نحر کرونگا اور باقی تو نحر کر یا جہیا شہا یہ سر ہے میرا طرف سے
نحر کر اور باقی اپنی طرف سے) اور ہر اونٹ مین سے ایک ٹکڑا گوشت کا میرے واسطے رکھیو چھوڑیو **عن** ابی وائل قال قال الصبی بن
معبد کنت رجلا اعرابیا نصرانیا فاسلمت فاتیت رجلا من عشیرتی یقال له هدیم بن زملة فقلت لیا هنا
انی حریص علی الجهاد وانی وجدت الحج والعمرة مکتوبین علی فکیف لی بان اجمعهما قال اجمعهما واذبح ما
استیسر من الهدی فاهللت بهما معا فلما اتیت العذیب لقینی سلمان بن ربیعة وزید بن صوحان وانا
اهل بهما جمیعا فقال احدهما للاخر ما هذا بافقه من بعیره قال فکانما القی علی جبل حتی اتیت عمر بن
الخطاب فقلت له یا امیر المؤمنین انی کنت رجلا اعرابیا نصرانیا وانی اسلمت وانا حریص علی الجهاد و
انی وجدت الحج والعمرة مکتوبین علی فاتیت رجلا من قومی فقال اجمعهما واذبح ما استیسر من الهدی
وانی اهللت بهما معا فقال عمر رضی الله عنه هدیت لسنة نبیک صلی الله علیه وسلم **ترجمہ** ابو وائل سے روایت
ہے صبی بن معبد نے کہا مین ایک شخص گنوار تہا نصرانی پہر مسلمان ہوا تو ایک شخص پاس آیا اپنے کنبہ مین سے جسکا نام ہدیم بن
زملہ تہا مین نے کہا ای فلانی میرا جی چاہتا ہے جہاد کو اور حج اور عمرہ بھی مجہپر فرض مین تو اگر مین دونون کو ایک ساتہہ ادا کرون
تو کیسا انہون نے کہا جمع کر لے حج اور عمرے کو (قران کر) اور ذبح کر جو میسر ہو ہدی (اونٹ گائے بکری) تو مین نے حج اور عمرے کا
ساتہہ ہی احرام باندہا جب مین عذیب (ایک پانی کا نام ہے) پر آیا تو مجہسے سلمان بن ربیعہ اور زید بن صرحان ملے اور مین دونون کو
پکارتا جاتا تہا (یعنی لبیک بحجۃ وعمرۃ کہتا جاتا تہا) اون مین سے ایک نے دوسرے سے کہا یہ شخص اپنے اونٹ سے زیادہ سمجہہ دار
نہین ہے (یعنے جانور کے مثل ہے جب تو نا سمجہی سے حج اور عمرہ دونو کو ساتہہ جمع کیا) اس کہنے سے گویا پہاڑ مجہپر ٹوٹ پڑا
مین حضرت عمر رض پاس آیا اور کہا ای امیر المومنین مین ایک شخص گنوار نصرانی تہا مسلمان ہوا جہاد کا مجہے بہت شوق ہے اور
مجہپر حج اور عمرہ دونون فرض تہے تو مین نے اپنے کنبے کے ایک شخص سے پوچہا وہ بولا دونون کو جمع کر لے اور ایک ہدی دیدے مین نے ویسا
ہی کیا حضرت عمر نے کہا تو نے اپنی نبی کے سنت پر عمل کیا صلی اللہ علیہ وسلم **ف** یہ روایت اس تفصیل سے ابو علی لولوی کے نسخے مین
نہین ہے بلکہ مختصر ہے کہ صبی نے حضرت عمر سے بیان کیا انہون نے جواب دیا مگر ابن داسہ کے نسخے مین موجود ہے **عن** عکرمة قال
سمعت ابن عباس یقول حدثنی عمر بن الخطاب انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اتانی اللیلة آت من
عند ربی عزوجل فقال وهو بالعقیق وقال صل فی هذا الوادی المبارک وقال عمرة فی حجة **ترجمہ** ابن عباس سے
روایت ہے مجہسے عمر بن الخطاب رض نے بیان کیا انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپنے فرمایا تھا جب عقیق مین تہے رات کو
ایک آنیوالا اللہ کیطرف سے میرے پاس آیا اور بولا اس برکت والی وادی مین نماز پڑہ اور کہا عمرہ ہے حج کے اندر **عن** الربیع بن
سبرة عن ابیه قال خرجنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی اذا کنا بعسفان قال له سراقة بن مالک المدلجی
یا رسول الله اقصر لنا اقضاء هو کانما ولد الیوم فقال ان الله عزوجل قد ادخل علیکم فی حجکم هذا

عمرة فاذا قدمتم فمن طاف بالبيت وبين الصفا والمروة فقد حل الا من كان معه هدى ترجمہ رشد
ہی روایت ہے انہون نے سنا اپنے باپ سبرہ سے کہتے تھے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جب عسفان مین پہونچے تو سراقہ
بن مالک نے کہا یا رسول اللہ آج ایسا بیان فرمائی جیسا اون لوگونکو سمجھاتے ہین جو ابھی پیدا ہوئی (یعنی خوب صاف صاف
بیان فرمائی کہ ہزار ان بھی سمجھ جاوے) آپنے فرمایا اللہ نے تمہارے اس حج مین عمرہ شریک کردیا تو جب تم آؤ مکے مین اور طواف
کرو خانہ کعبہ کا اور سعی کرو صفا اور مروہ کے تو حلال ہوجاؤ گے مگر جو شخص اپنے ساتھ ہدی لایا ہو وہ حلال نہ ہوگا عن ابن عباس
ان معاية بن ابی سفيان اخبره قال قصرت عن النبی صلی الله عليه وسلم بمشقص على المروة ورايته يقصر عنه
على المروة بمشقص ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے معاویہ بن ابی سفیان نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کاٹے تیر کے
نوک سے اور مین نے دیکھا آپ کو بال کترتے ہوئے تیر کی پیکان سے ف یہ روایت صحیح نہین ہے کیونکہ آنحضرت سے بال کترنا
ثابت نہین ہے عن ابن عباس ان معاية قال اما علمت انی قصرت عن رسول الله صلی الله عليه وسلم بمشقص
اعرابی على المروة بمحجنه ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے معاویہ رضی نے کہا کیا تم نہین جانتے مین نے بال کترے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک اعرابی کے تیر کی پیکان و حج مین ش شاید حج سے مراد جعرانہ کا عمرہ ہوگا عن مسلم القری سمع ابن
عباسا يقول اهل النبی صلی الله عليه وسلم بعمرة واهل اصحابه بحج ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا عمرہ کا اور آپکے اصحاب نے حج کا عن سالم بن عبد الله ان عبد الله بن عمر قال تمتع رسول
الله صلی الله عليه وسلم فی حجة الوداع بالعمرة الى الحج فاهدى وساق معه الهدى من ذى الحليفة وبدا رسول الله
صلی الله عليه وسلم فاهل بالعمرة ثم اهل بالحج وتمتع الناس مع رسول الله صلی الله عليه وسلم بالعمرة الى الحج فكان
من الناس من اهدى فساق الهدى ومنهم من لم يهد فلما قدم رسول الله صلی الله عليه وسلم مكة قال للناس
من كان منكم اهدى فانه لا يحل له شئ حرم منه حتى يقضى حجه ومن لم يكن منكم اهدى فليطف
بالبيت وبالصفا والمروة وليقصر وليحلل ثم ليهل بالحج وليهد فمن لم يجد هديا فليصم ثلثة ايام فى الحج
وسبعة اذا رجع الى اهله طاف رسول الله صلی الله عليه وسلم حين قدم مكة فاستلم الركن اول شئ ثم خب
ثلثة اطواف من السبع ومشى اربعة اطواف ثم ركع حين قضى طوافه بالبيت عند المقام ركعتين ثم
سلم فانصرف فاتى الصفا وطاف بالصفا والمروة سبعة اطواف ثم لم يحلل من شئ حرم منه حتى قضى حجه
ونحر هديه يوم النحر وافاض فطاف بالبيت ثم حل من كل شئ حرم منه وفعل الناس مثل ما فعل رسول الله
صلی الله عليه وسلم ممن اهدى وساق الهدى من الناس ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے تمتع کیا حجۃ الوداع مین یعنے عمرہ کرکے حج کیا تو آپ اپنے ساتھ ہدی لیگئے ذوالحلیفہ سے اور پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
عمرہ کو پکارا پھر حج کو دینے پہلے لبیک بعمرۃ کہا پھر لبیک بحج کہا اور لوگون نے بھی ایسا ہی کیا یعنی تمتع کیا مگر بعض لوگ ہدی

گئے تھے بعض نہین لے گئے تھے جب آپ مکے مین تشریف لائی تو لوگون سے فرمایا جو شخص تم مین سے ہدی ساتھ لایا ہو وہ
احرام نہ کھولے جبتک حج پورا نہ کرلے اور جو ہدی نہ لایا ہو تو وہ طواف اور سعی کے بال کتروا ڈالے اور احرام کھول ڈالے پھر حج کا احرام
باندھے اور ہدی دیوے اگر ہدی دیوے کے پاس نہ ہو تو تین روزے رکھے ایام حج مین (ساتوین آٹھوین نوین کو) اور سات روزے رکھے اپنی گھر مین
آکر۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے مین تشریف لائی تو طواف کیا اور بوسہ لیا حجر اسود کا سب سے پہلے پھر تین پھیرون مین دوڑ
کر اکڑ کر طواف کیا اور چار پھیرون مین معمولی طور سے چلی پھر طواف سے فارغ ہوکر دو رکعتین پڑھین مقام ابراہیم پاس پھر سلام
پھیرا اور فارغ ہوئے اور صفا پر آئی اور سات پھیرے کیے صفا اور مروہ کے بیچ مین پھر احرام نہین کھولا جبتک حج سے فارغ نہین ہوئے
اور نحر کیا ہدی کو یوم النحر مین (یعنے دسوین تاریخ) اور مکے مین آکر طواف کیا (طواف الزیارۃ) پھر احرام کھول ڈالا سب کام کرنے لگی
جو احرام مین نہ کرتے تھے اور جن لوگون کے ساتھ ہدی تھی انہون نے بھی ایسا ہی کیا جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا **عن**
حفصۃ زوج النبی صلے اللہ علیہ وسلم انہا قالت یا رسول اللہ ما شان الناس قد حلوا ولم تحلل انت من عمرتک
فقال انی لبدت راسی وقلدت هدیی فلا احل حتی انحر **ترجمہ** حضرت ام المؤمنین حفصہ سے روایت ہے انہون نے
کہا یا رسول اللہ کیا حال ہے لوگون کا انہون نے احرام کھولڈالا عمرہ کرکے اور آپ نے احرام نہین کھولا آپ نے فرمایا مین نے تلبید
کیا ہے سر کے (تلبید کہتے ہین بالون کو برابر کرکی گوند سے جمانے کو تاکہ پراگندہ نہ ہون اور جوئین نہ پڑین) اور قلادہ کیے ہدی کے (قلادہ
کہتے ہین ہدی کے جانور کے گلے مین کچھ لٹکا دینے کو تاکہ نشانی ہو کہ یہ ہدی ہے) تو مین حلال نہین ہو سکتا جبتک نحر کرون **عن**
سلیم بن الاسود انہ ذکر ان بلالا یقول فیمن حج ثم فسخها بعمرة لم یکن ذلک الا لرکب الذین کانوا مع رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** سلیم بن الاسود سے روایت ہے ابوذر رض کہتے تھے جس شخص نے حج کی نیت کی پھر اوسکو فسخ کرڈالا عمرہ کردیا تو یہ درست
نہ ہوگا بلکہ یہ امر اون لوگون کیواسطے خاص تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے **ف** اوپر گزر چکا کہ امام ابوحنیفہ کا یہی
قول ہے اور اکثر علما اسطرف گئے ہین مگر اور حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم اون لوگون کیواسطے خاص نہ تھا بلکہ قیامت تک سب لوگون
کو ایسی ہے **عن** بلال بن الحرث قال قلت یا رسول اللہ فسخ الحج لنا خاصۃ او لمن بعدنا قال بل لکم خاصۃ **ترجمہ** بلال الحارث
سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا حج کا فسخ کرنا ہماری لیے ہی یا اور لوگون کو بھی بعد ہمارے آپ نے فرمایا
خاص تمہاری واسطے ہی **باب** الرجل یحج عن غیرہ ایک آدمی دوسری کیطرف سے حج کرسکتا ہے **عن** عبد اللہ بن عباس رض ردیف
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجاءته امرأة من خثعم تستفتیه فجعل الفضل ینظر الیها وتنظر الیه فجعل رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصرف وجه الفضل الی الشق الآخر فقالت یا رسول اللہ ان فریضۃ اللہ علی عباده فی الحج ادرکت
ابی شیخا کبیرا لا یستطیع ان یثبت علی الراحلة افاحج عنه قال نعم وذلک فی حجة الوداع **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس رض سے
روایت ہے کہ فضل بن عباس رض ردیف تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع مین (یعنے ایک ہی اونٹ پر آپ کے ساتھ سوار تھے) اتنے مین
ایک عورت آئی قبیلہ خثعم مین سے اور آپ سے پوچھنے لگی فضل نے اوس عورت کو دیکھنا شروع کیا اور وہ عورت فضل کو دیکھنے لگی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم فضل کا منہ دوسری عورت کیطرف سے دوسری طرف پھیرتی تھی وہ بولی یا رسول اللہ اللہ کا فرض بندون پر حج
نی میرے باپ کو اسوقت پایا جب وہ بوڑھا ہے اونٹ پر بیٹھ نہین سکتا کیا مین اوسکی طرف سے حج کرون آپ نی فرمایا ہان یہ حج الوداع
مین تھا **ف** فضل بن عباس خوب صورت کم عمر تھی اور وہ عورت بھی حسین تھے اسواسطے آپنے اونکا منہ اوسکی طرف سے
پھیر دیا **عن** ابی رزین قال خطب فی حدیثہ رجل من بنی عامر انہ قال یا رسول اللہ ان ابی شیخ کبیر لا یستطیع
الحج والعمرۃ ولا الظعن قال احج عن ابیک واعتمر **ترجمہ** ابی رزین جو ایک شخص ہے بنی عامر مین سے بولا یا رسول اللہ
میرا باپ بوڑھا ہے حج اور عمرہ کی طاقت نہین رکھتا نہ چلنے کی آپ نے فرمایا تو اپنی باپ کیطرف سے حج اور عمرہ کر **ف** اکثر
ایمہ کے نزدیک دوسری کیطرف سے حج کرنا درست ہے خواہ اپنی طرف سے حج کر چکا ہو اور شافعی اور اسحاق کے نزدیک اگر اپنی
طرف سے حج نہین کر چکا تو دوسرے کیطرف سے حج درست نہ ہوگا **عن** ابن عباس ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم سمع رجلا
یقول لبیک من شبرمۃ قال من شبرمۃ قال اخ لی او قریب لی قال حججت عن نفسک قال لا قال حج عن نفسک ثم
حج عن شبرمۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک شخص کو کہتا تھا لبیک عن شبرمۃ
آپنے پوچھا شبرمہ کون ہے وہ بولا میرا بھائی ہے یا عزیز ہے آپنے فرمایا تو نی اپنی طرف سے حج ادا کیا بولا نہین آپ نے فرمایا پہلے
اپنا حج ادا کر پھر شبرمہ کیطرف سے حج کریو **باب** کیف التلبیۃ بیک کا بیان **عن** عبد اللہ بن عمر ان تلبیۃ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک
لا شریک لک ۔ قال وکان عبد اللہ بن عمر یزید فی تلبیتہ لبیک لبیک لبیک وسعدیک والخیر
بیدیک والرغباء الیک والعمل **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیک یہ تھے لبیک اللھم
لبیک میں حاضر ہون تیری خدمت مین اے خدا مین حاضر ہون تیری خدمت مین حاضر ہون تیرے خدمت مین کوئی تیرا
شریک نہین حاضر ہون تیری خدمت مین سب تعریف اور نعمت تیری ہی لیے ہے اور سلطنت بھی تیری ہے تیرا کوئی شریک نہین
عبد اللہ بن عمر اس مین اتنا اور بڑہاتے تھے حاضر ہون تیری خدمت مین حاضر ہون تیری خدمت مین حاضر ہون تیری خدمت
مین نیکیان حاصل کرتا ہون تیری خدمت مین سب بھلائی تیرے قبضہ مین ہے تیری طرف ہی رغبت ہے **عن** جابر بن عبد اللہ
قال اھل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر التلبیۃ مثل حدیث ابن عمر قال والناس یزیدون ذا المعارج ونحوہ
من الکلام والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یسمع فلا یقول لھم شیئا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نی احرام باندہا پھر بیان کیا لبیک کو اوسی طرح جیسی عبد اللہ بن عمر نی بیان کیا اور کہا لوگ اپنی طرف سے
اللہ کی تعریف مین کچھ الفاظ بڑہا دیا کرتی ہے آپ سنتے تھے اور کچھ نہین فرماتی تھے **ف** مگر سنکر یہ قدر ہے لبیک اللھم لبیک
لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک جیسا اوپر گزرا **عن** خلاد ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال اتانی جبریل صلی اللہ علیہ وسلم فامرنی ان امر اصحابی او من معی ان یرفعوا اصواتھم بالاھلال او قال

بالتلبية يزاحمها ترجمہ خلاد بن السائب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور حکم کیا مجھکو کہ میں حکم کروں اپنی اصحاب کو اپنے ساتھیوں کو بلند آواز سے تلبیہ پکارنے کو کہنے کو **ف** مراد تلبیہ پکار کر کہنا افضل ہے اور عورت کو آہستہ کہنا چاہیے اسطرح کہ آپ ہی سنے اور لوگ نہ سنیں **باب** متی یقطع التلبیة تلبیہ کہنا کب موقوف کرے **عن** الفضل بن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبی حتی رمی جمرة العقبة ترجمہ فضل بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک کہتے رہے جبتک جمرہ عقبہ پر سنگریزے نہ مارے اسوقت لبیک موقوف کیا **عن** عمر قال غدونا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من منی الی عرفات منا الملبی ومنا المکبر ترجمہ حضرت امیر المومنین عمر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے منیٰ سے عرفات کو کوئی ہم میں لبیک کہتا تھا کوئی تکبیر کہتا تھا **باب** متی یقطع المعتمر التلبیة عمرہ کرنیوالا لبیک کب موقوف کرے **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یلبی المعتمر حتی یستلم الحجر ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عمرہ کرنیوالا لبیک کہے حجر اسود کے چومنے تک **باب** المحرم یوذی محرم اپنے غلام کو مارے یا طمانچہ وغیرہ **عن** اسماء بنت ابی بکر قالت نزلنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجحفة حتی لو کنا بالعرج نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونزلنا فجلست عائشة رضی اللہ عنہا الی جنب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجلست الی جنبی وکانت زمالة ابی بکر مع زمالة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واحدة مع غلام لابی بکر فجلس ابو بکر ینتظر ان یطلع علیہ فطلع ولیس معہ بعیرہ فقال این بعیرک قال ضلت البارحة قال فقال ابو بکر بعیر واحد تضلہ قال فطفق یضربہ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتبسم ویقول انظروا الی هذا المحرم ما یصنع قال ابن ابی ذئب عن ابی سلمة عن ابیہ عن زینب قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ان یقول انظروا الی هذا المحرم ما یصنع ویتبسم **ترجمہ** اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے حج کرنیکو جب عرج میں پہونچے (عرج ایک گاؤں ہے درمیان میں مکہ اور مدینہ کے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اترے اور ہم بھی اتری حضرت عائشہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھیں اور میں ابوبکر اپنے باپ کے پاس بیٹھے اور ابوبکر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کا سامان کھانے پینے کا ایک ساتھ تھا ایک اونٹ پر جو ابوبکر کے ایک غلام پاس تھا ابوبکر اس انتظار میں بیٹھے کہ وہ غلام آوے جب آیا تو اوسکے ساتھ اونٹ نہ تھا ابوبکر نے پوچھا اونٹ کہاں ہے اس نے کہا کل شب کو وہ گم گیا ابوبکر نے کہا ایک ہی اونٹ تو تھا اوس کو بھی تو نے گم کر دیا **ف** یعنے تیرے ساتھ سوا پچاس اونٹ نہ تھے کہ حفاظت مشکل ہوتے صرف ایک اونٹ تھا اوسکی نگہبانی نہ ہو سکے **ف** ابوبکر نے اوسکو مارنا شروع کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبسم فرماتے تھے اور کہتے تھے دیکھو اس محرم کو کیا کرتا ہے **ف** ہر چند احرام میں لڑنا بھڑنا مارپیٹ کرنا ممنوع ہے فرمایا تھا نے والا جاہل تھا مگر ابوبکر نے ایک بڑی قصور پر غلام کو سزا دی جو اوسکی تعلیم کے لیے ضرور تھی اسواسطے آپ چپ ہوئے مگر تبسم کیا **ف** ابن ابی ذئب نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہی کہا کرتے تھے دیکھو یہ محرم کیا کرتا ہے اور تبسم کیا یہی اس سے زیادہ

کپڑے نہ کہا **باب** الرجل یحرم فی ثیابہ سے کپڑے احرام کیوقت اتارنا **عن** یعلی بن امیۃ ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو بالجعرانۃ وعلیہ اثر خلوق او قال صفرۃ وعلیہ جبۃ فقال یا رسول اللہ کیف تامرنی ان اصنع فی عمرتی فانزل اللہ تبارک وتعالی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الوحی فلما سری عنہ قال این السائل عن العمرۃ قال اغسل عنک اثر الخلوق او قال اثر الصفرۃ ولخلع الجبۃ عنک واصنع فی عمرتک ما صنعت فی حجتک **ترجمہ** یعلی بن امیہ سے روایت ہی ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور اوسوقت آپ جعرانی مین تھے (جعرانہ ایک مقام ہی درمیان مکی اور طائف کے جسکو اب بڑا عمرہ کہتے ہین) اوسکو بدن پر خوشبو کا رنگ یا زردی کا نشان تہا اور ایک جبہ پہنے ہوئے تہا پوچہا یا رسول اللہ مین عمرہ کیون کرون آپ پر وحی اتری جب اوتر چکی تو آپ نے پوچہا کہان ہی عمرہ کو پوچہنے والا یا خوشبو کا نشان دہوڈال یا زردی کا اور جبہ اتار ڈال پہر ویسا کر جو حج مین کرتا ہی - **دوسری** روایت مین ہی واخلع جبتک فخلعہا من راسہ اتار جبہ اپنا تو اتار لیا اوس نے سر سے **تیسری** روایت مین ہی امرہ ان ینزعہا عنہ ویغتسل مرتین او ثلاثا حکم کیا آپ نے جبہ اوسکا اتارنیکا اور غسل کرنیکا دو بار یا تین بار **چوتھی** روایت مین ہی وقد احرم بعمرۃ وعلیہ جبۃ وھو مصفر لحیتہ راسہ عمرہ کا احرام باندہی ہوئی تہا اور جبہ پہنے تہا داڑہی اور سر رنگی ہوا تہا **باب** ما یلبس المحرم احرام کا کپڑونکا بیان **عن** عبد اللہ بن عمر قال سال رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یترک المحرم من الثیاب فقال لا یلبس القمص ولا البرنس ولا السراویل ولا العمامۃ ولا ثوبا مسہ ورس ولا زعفران ولا الخفین الا لمن لا یجد النعلین فمن لم یجد نعلین فلیلبس الخفین ولیقطعہما حتی یکونا اسفل من الکعبین **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی ایک شخص نے پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محرم کون سے کپڑے نہ پہنے آپ نے فرمایا نہ پہنے کرتہ اور ٹوپی اور اجار اور عمامہ اور نہ وہ کپڑا جو رنگا ہو ورس (ایک گہاس ہے خوشبودار) اور زعفران ہی اور نہ موزی مگر جسکے پاس چپل نہ ہو تو موزون کو ٹخنون پر سے کاٹ ڈالی (یہان ٹخنے سے مراد وہ ہڈی ہی جو پنجے کے پاس پیر کے بیچ مین ہوتی ہی) **ف** اور امام احمد کے نزدیک کاٹنا بھی ضرور نہین بدلیل حدیث ابن عباس کے جو جوتے یا چپل نہ پاوی وہ موزی پہن لے اور ائمہ ثلثہ کے نزدیک کاٹنا ضرور ہی دلیل اونکی بھی حدیث ہی - ورس اور زعفران کے رنگ سے منع فرمایا کیونکہ اون مین خوشبو ہوتی ہی اسی طرح ہر رنگ کا استعمال جس مین خوشبو ہو ممنوع ہی **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعناہ وزاد قال المحرمۃ لا تنتقب ولا تلبس القفازین **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر کی روایت ہی ویسی ہی جو اوپر گزری اس مین اتنا زیادہ ہی کہ محرمہ عورت منہ پر نقاب نہ ڈالی نہ منہ کہلا رکہی اور دستانے نہ پہنے **عن** عبد اللہ بن عمر انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینہی النساء فی احرامہن عن القفازین والنقاب ولا تلبس المرأۃ ورسا ولا زعفرانا من الثیاب ولتلبس بعد ذلک ما احبت من الوان الثیاب معصفرا او خزا او حلیا او سراویل او قمیصا او خفا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی انہون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے منع کیا عورتون کو احرام کی حالت

مین مستانی پہننے سے اور منہ پر نقاب ڈالنے سے اور زعفران یا ورس مین رنگی ہوئی کپڑی پہننے سے سوا اس کے اور رنگون کی جن مین خوشبو نہین ہی) اجازت ہی جیسے کسم یا ریشمی کپڑا یا ز یور یا ازار یا کرتہ ان کو پہنے **ف** عورت کو احرام مین منہ کھلا رکھنا چاہیے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے چہرہ کھلا رکھنے کے یہ شکل ہے۔ کہ یا تو بالکل کھلا رہنے دیوے یا کوئی کپڑا اسطرح سے لٹکا دی کہ منہ سے الگ رہے **عن** ابن عمر انہ وجد القر فقال القوا علی ثوبا یا نافع فالقیت علیہ برنسا فقال تلقی علی ھذا وقد نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یلبسہ المحرم **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر کو سردی لگی انہون نے نافع سے کہا کوئی کپڑا مجھ پر ڈالدے نافع نے برنس (ٹوپی یا اور کوئی کپڑا جس سے سر ڈھکا رہی) دیدیا انہون نے کہا تم برنس دیتے ہو حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کو اسکے پہننے سے منع کیا **عن** ابن عباس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول للمرأۃ المحرمۃ لا تلبس القفازین ولا النقاب ولا تلبس القفازین ولا تلبس ثوبا بورس ولا زعفران ولا تلبس الخفین لمن لا یجد النعلین **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے عورت محرمہ نہ دستانے پہنے نہ وہ پائجامہ پہنے اور جسکو جوتی نہ ملین وہ موزے پہن لے (پہر کاٹنا موزون لکایا پہاڑنا پائجامہ کا ضرور نہین نہ اوسپر کفارہ ہی یہی قول ہے امام احمد رضا کا) **عن** عائشۃ کنا نخرج مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی مکۃ فنضمد جباھنا بالسک للطیب عند الاحرام فاذا عرقت احدانا سال علی وجھھا فیراہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلا ینھانا **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے مکے کے بیت سے جب احرام باندھنے لگے تو ہم نے اپنی پیشانی پر خوشبو کا ضماد لگایا پھر جب پسینا آتا تو وہ خوشبو منہ پر بہ آتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکو دیکھتے لیکن منع نکرتے **ف** کیونکہ وہ خوشبو احرام کے پہلے کی تھی **عن** محمد بن اسحاق قال ذکرت لابن شھاب فقال حدثنی سالم بن عبد اللہ ان عبد اللہ یعنی ابن عمر کان یصنع ذلک یعنی یقطع الخفین للمرأۃ المحرمۃ ثم حدثتہ صفیۃ بنت ابی عبید ان عائشۃ حدثتھا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد کان رخص للنساء فی الخفین فترک ذلک **ترجمہ** محمد بن اسحاق سے روایت ہی مین نے ابن شہاب سے ذکر کیا انہون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سالم بن عبد اللہ نے کہ عبد اللہ بن عمر ایسا کرتی تھی یعنی موزے نخولاث دیا کرتی تھی عورت محرمہ کے پہر اون سے بیان کیا صفیہ بنت ابی عبید نے کہ اون سے حضرت عائشہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عورتون کو موزے پہننے کے جب عبد اللہ بن عمر نے اسکو ترک کر دیا (یعنی عورتون کے موزے کا کاٹنا چھوڑ دیا کیونکہ احرام مین ٹخنے کا چھپانا مرد کو منع ہی عورتون کو منع نہین ہی) **باب** المحرم یحمل السلاح محرم ہتھیار باندھے **عن** ابی اسحاق قال سمعت البراء یقول لما صالح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھل الحدیبیۃ صالحھم علی ان لا یدخلھا الا بجلبان السلاح فسالتہ ما جلبان السلاح قال القراب بما فیہ **ترجمہ** ابو اسحاق سے روایت ہی مین نے براء ابن عازب سے سنا کہتے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح حدیبیہ والون سے اس شرط پر کہ نہ آوین گے وہان مسلمان مگر ہتھیارون کو غلاف مین رکھکر **ف** غلاف سے مراد وہ تھیلا ہی جسمین تلوار نیام سمیت رکھکے جاتی ہی اور سوار اوس مین اپنا کوڑا اور ہتھیار وغیرہ رکھتا ہی ابن بطال نے کہا مالک اور شافعی کے نزدیک محرم کو ہتھیار اوٹھانا جائز ہی حج اور عمرہ مین اور حسن نے اوسکو مکروہ کہا ہی **باب** فی الحجامۃ

تعطی وجهها عورت محرمہ اپنا منہ ڈھانپے تو کیسا **عن** عائشۃ قالت کنا نسافر ان یمر بنا ونحن مع رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم محرمات فاذا حاذ بنا رکبت احدانا جلبابہا من رأسہا علی وجهها فاذا جاوزنا کشفناہ
ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے سوار ہمارے پاس سے ہو کر گزرتے اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے احرام باندھے ہوئی تو جب
ہمارے سامنے آجاتے ہم اپنے نقاب منہ پر ڈال لیتے جب گئے چلے جاتی یا پیچھے تو پھر منہ کھول لیتے **ف** نقاب منہ پر ڈالنے سے یہ مراد ہے کہ کپڑا
منہ سے جدا رہتا یا ایک لحظے دو لحظے کیواسطے منہ ڈھانپنا منع نہیں ہے **باب** فی المحرم یظلل محرم پر سایہ کرنا کیسا ہے **عن**
ام الحصین قالت حججنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع فرأیت اسامۃ وبلالا واحدہما اخذ بخطام ناقۃ النبی
صلی اللہ علیہ وسلم والآخر رافع ثوبہ یستره من الحر حتی رمی جمرۃ العقبۃ **ترجمہ** ام حصین سے روایت ہے ہم نے حج کیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع تو دیکھا میں نے اسامہ اور بلال کو ان میں سے کوئی حضرت کے اونٹ کی مہار پکڑے ہوئے تھا اور دوسرا
اپنا کپڑا اوٹھائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سایہ کیے ہوئے تھا یہاں تک کہ آپ نے جمرہ عقبہ کے رمی کی **ف** محرم کو سایہ لینا درست
ہے بشرطیکہ وہ کپڑا سر سے نہ لگے **باب** المحرم یحتجم محرم پچھنے لگوائے تو کیسا ہے **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم احتجم
وهو محرم **ترجمہ** عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائے احرام کی حالت میں **ف** ابوحنیفہ
اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا عمل اسی حدیث پر ہے **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتجم وهو محرم فی راسه
من داء کان به **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائے اپنے سر میں اور آپ احرام باندھے ہوئے
تھے ایک بیماری کے وجہ سے **عن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتجم وهو محرم علی ظهر القدم من وجع کان به
ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائے پشت قدم پر ایک درد کے باعث سے **ف** اگر پچھنے لگانے میں
بال نکالنا پڑیں تو بعض علماء کے نزدیک جزا لازم آئے گی اور بعضوں کے نزدیک اگر ضرورت ہو تو جزا لازم نہ ہوگی **باب** کیا محرم
المحرم محرم سر لگوائے تو کیسا **عن** نبیہ بن وهب قال اشتکی عمر بن عبید اللہ بن معمر عینیه فارسل الی ابان بن عثمان
قال سفیان وهو امیر الموسم ما یصنع بهما قال اضمدهما بالصبر فانی سمعت عثمان رضی اللہ عنه یحدث
ذلک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** نبیہ بن وہب سے روایت ہے عمر بن عبید اللہ کے آنکھیں دکھنے لگیں انہوں نے بھیجا ابان
بن عثمان پاس جو حاجی تھا ان دنوں اس برس کے موسم کے میں کیا علاج کروں ان آنکھوں کا انہوں نے کہا ضماد کر لی ایلوے کا کیونکہ میں نے سنا
حضرت عثمانؓ سے فرماتی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی حکم دیا **ف** امیر موسم وہ شخص ہے جو حج کے دنوں میں
حاجیوں کا سردار ہوتا ہے اونکا اہتمام کرتا ہے **باب** المحرم یغسل محرم غسل کرے تو کیسا ہے **عن** عبید اللہ بن حنین ان
عبد اللہ بن عباس والمسور بن مخرمۃ اختلفا بالابواء فقال ابن عباس یغسل المحرم راسه وقال المسور لا یغسل
المحرم راسه فارسله عبد اللہ بن عباس الی ابی ایوب الانصاری فوجده یغتسل بین القرنین وهو مستتر بثوب
قال فسلمت علیه فقال من هذا قلت انا عبد اللہ بن حنین ارسلنی الیک عبد اللہ بن عباس اسالک کیف کان رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم یغسل راسہ وھو محرم قال فوضع ابو ایوب یدہ علی الثوب فطاطاہ حتی بدا لی راسہ
ثم قال لانسان یصب علیہ اصبب فصب علی راسہ ثم حرک ابو ایوب راسہ بیدہ فاقبل بھما وادبر
ثم قال ھکذا رأیتہ یفعل صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** عبد اللہ بن حنین سے روایت ہی کہ عبد اللہ بن عباس اور مسور
بن مخرمہ نے اختلاف کیا ابوا مین (جو ایکمقام ہی درمیان مین حرمین کے) تو کہا عبد اللہ بن عباس نے محرم اپنا سر نہیں دھو سکتا ہی
مسور بن مخرمہ نی کہا نہین دھو سکتا ہی کہا عبد اللہ بن حنین نے بھیجا مجکو عبد اللہ بن عباس نے ابو ایوب انصاری پاس
تو پایا مین نے اونکو غسل کرتے ہوئے دو لکڑیون کے بیچ مین جو کنوی پر لگی ہوتے ہین اور وہ پردہ کیی ہوئی تھے ایک کپڑا کیا تو سلام
کیا مینی اونکو پوچھا اونہون نی کون ہی یہ مین نے کہا مین عبد اللہ بن حنین ہون مجکو بھیجا ہی عبد اللہ بن عباس نے تا
کہ تمسے پوچھون کسطرح غسل کرتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وہ محرم ہوتی تھے تو ابو ایوب نے اپنا ہاتھہ کپڑے پر رکھکر سر سے
کپڑا اٹھا لیا یہانتک کہ اونکا سر مجکو دیکھا ہی دینے لگا پھر کہا اونہون نے ایک آدمی سے جو پانی ڈالتا تھا اون پر کہ پانی ڈال تو پانی ڈالا
اونی اونکے سر پر اور اونہون نی اپنا سر دونو ہاتھون سے ملا آگے لائے پھر پیچھے لیگئی اور کہا کہ ایسا ہی دیکھا تھا مین نے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کو کرتی ہوئی **باب** المحرم یتزوج محرم کو نکاح کرنا کیسا ہی **عن** نبیہ بن وھب اخی بنی عبد الدار ان
عمر ابن عبید اللہ ارسل الی ابان بن عثمان یسالہ وابان یومئذ امیر الحاج وھما محرمان ان
کردت ان انکح طلحۃ بن عمر ابنۃ شیبۃ بن جبیر فاردت ان تحضر ذلک فانکر ذلک علیہ ابان وقال انی سمعت
ابی عثمان بن عفان یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینکح المحرم ولا ینکح **ترجمہ** نبیہ بن وہب سے
روایت ہی عمر بن عبید اللہ نے بھیجا ابان بن عثمان پاس ایک آدمی اور اون دنون مین ابان امیر تھے حاجیون کے کہ یہ پوچھنے کو کہ میرا
ارادہ ہی نکاح کرنیکا طلحہ بن عمر کا شیبہ بن جبیر کی بیٹی سی اور مین چاہتا ہون کہ تم بھی اس نکاح مین شریک ہو ابان نی اسپر انکار
کیا اور کہا کہ سنا مین نی عثمان بن عفان اپنے باپ سے کہتے ہی سنا مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تھی نہ نکاح
کری محرم اپنا اور نہ غیر کا۔ دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہی۔ نہ پیام بھیجے نکاح کا **ف** مالک اور اوزاعی اور شافعی اور
احمد اور اسحاق کا عمل اسی حدیث پر ہی اون کے نزدیک محرم نہ اپنا نکاح کری نہ دوسری کا نکاح پڑھا دی اور ابراہیم اور ثوری اور حنیفہ
اور محمد اور ابو یوسف کے نزدیک محرم نکاح کر سکتا ہی مگر جماع نہ کری جبتک احرام نہ کھولی **عن** میمونۃ قال تزوجنی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ونحن حلالان بسرف **ترجمہ** میمونہ سے روایت ہی کہ نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی مجھ سے اور ہم
دونون حلال تھے (احرام باندھی نہ تھے) سرف مین (ایک مقام ہی قریب مکے کے) **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
تزوج میمونۃ وھو محرم **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی کہ نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی میمونہ سی اور آپ محرم
تھے۔ سعید بن مسیب نے کہا کہ یہ وہم ہی ابن عباس کا (صحیح یہ ہی کہ اوسوقت آپ محرم نہ تھی) **باب** ما یقتل المحرم
من الدواب محرم کو کون سے جانور مارنا درست ہی **عن** عبد اللہ بن عمر سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عما یقتل المحرم

من الدواب فقال خمس جناح فی قتلهن علی من قتلهن فی الحل والحرم العقرب والفارة والحداة والغراب والکلب العقور **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا کہ کون سے جانور محرم کو مارنا درست ہے آپ نے فرمایا پانچ جانوروں کو مارنے میں محرم پر کچھ گناہ نہیں ہے خواہ حرم میں مارے یا حل میں۔ بچھو۔ اور چوہا۔ اور چیل اور کوا۔ اور کتا کاٹنا۔ **ف** کتے کتی میں ہر وہ جانور داخل ہے جو لوگوں کو کاٹے یا حملہ کرے جیسے شیر اور چیتا اور ریچھ یا بھیڑیا۔ (اسکو مارڈالنا درست ہے کچھ قباحت نہیں) موطا **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خمس قتلهن حلال فی الحرم الحیۃ والعقرب والحداۃ والفارۃ والکلب العقور **ترجمہ** ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ جانوروں کا قتل کرنا درست ہے حرم میں (حرم وہ زمین ہے خاص مکے اور اطراف مکہ کی جہاں تک شکار کرنا حرام ہے باقی سب حل ہے) سانپ اور بچھو اور کوا اور چوہا اور کتا کاٹنے والا **عن** ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل عما یقتل المحرم قال الحیۃ والعقرب والفویسقۃ ویرمی الغراب ولا یقتله والکلب العقور والحداۃ والسبع العادی **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا محرم کو کون سے جانور مارنا درست ہے آپ نے فرمایا سانپ اور بچھو اور چوہا (اس میں گھونس وغیرہ بھی داخل ہے) اور کوے کو ہنکا دی لیکن مارے نہیں (خطابی نے کہا شاید وہ کوا مراد ہے جسکا کھانا حلال ہے) اور کتا کاٹنے والا اور چیل اور ہر درندہ حملہ کرنیوالا۔ **باب** الصید للمحرم محرم کو شکار کا گوشت درست ہے یا نہیں **عن** عبداللہ بن الحرث کان الحرث خلیفۃ عثمان علی الطائف فصنع لعثمان طعام فیه من الحجل والیعاقیب ولحم الوحش فاذا فبعث الی علی بن ابی طالب فجاءه الرسول وهو یخبط لاباعرله فجاء وهو ینفض الخبط عن یدیه فقالوا له کل فقال اطعموه قوما حلالا فانا حرم فقال علی رضی اللہ عنہ انشد اللہ من کان ههنا من اشجع اتعلمون ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اهدی الیه رجل حمار وحش وهو محرم فابی ان یاکله قالوا نعم **ترجمہ** عبداللہ بن الحارث سے روایت ہے کہ میرے باپ حارث نے جو خلیفہ تھے حضرت عثمان رض کے طائف پر کھانا تیار کیا حضرت عثمان کیلئے اوس میں چرخوں کا گوشت تھا اور گورخر کا انہوں نے حضرت علی کے پاس بھیجا جب اون کے پاس آدمی آیا تو وہ چارہ تیار کر رہے تھے اپنے اونٹوں کو کیلئے اور چبا رہے تھے چارہ کو اپنے ہاتھ سے جب وہ آدمی پہونچا لوگوں نے اون سے کہا کہا یہی حضرت علی رضہ نے کہا کھلاؤ اون لوگوں کو جو حلال ہیں ہم تو احرام باندھے ہوں ہم تو احرام باندھے ہوئے ہیں میں قسم دیتا ہوں اللہ کے اون لوگوں کو جو اشجع (قبیلہ) سے ہوں کیا تم جانتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص نے گورخر بھیجا آپ نے انکار کیا کہا نہیں اور آپ احرام باندھے ہوئے تھے لوگوں نے کہا ہاں **ف** محرم کو خشکی کا شکار کھانا حلال ہے احرام ہے بعضوں کے نزدیک اور بعضوں کے نزدیک جب حرام ہے کہ محرم کیواسطے شکار کیا جاوے اور ابوحنیفہ کے نزدیک جب حرام ہے کہ محرم اوس میں شریک ہو یا معین ہو۔ **عن** ابن عباس انه قال یا زید بن ارقم هل علمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اهدی الیه عضد صید فلم یقبله وقال انا حرم قال نعم **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے انہوں نے کہا زید بن ارقم سے کیا تم جانتے ہو کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک دست شکار کے جانور ہدی مین آیا آپ نے نہین قبول کیا اور فرمایا ہم لوگ احرام باندہی ہوے
ہین زید بن ارقم نے کہا ہان مین جانتا ہون **عن** جابر بن عبد اللہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
صید البر لکم حلال مالم تصیدوہ او یصد لکم **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ روایت ہی سنا مین نے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم سے فرماتی تھی خشکی کا شکار حلال ہے تمہارے لیی جبتک تم خود شکار نہ کرو یا تمہارے واسطے شکار کیا جاوی **عن**
ابی قتادۃ انہ کان مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا کان ببعض طریق مکۃ تخلف مع اصحاب لہ محرمین
وھو غیر محرم فرای حمارا وحشیا فاستوی علی فرسہ قال فاسأل اصحابہ ان یناولوہ سوطہ فابوا فسألھم
رمحہ فابوا فاخذہ ثم شد علی الحمار فقتلہ فاکل منہ بعض اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی
بعضھم فلما ادرکوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سألوہ عن ذلک فقال انما ھی طعمۃ اطعمکموھا
اللہ تعالی **ترجمہ** ابو قتادہ انصاری سے روایت ہی کہ وہ ساتھ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا ایک راستے مین مکے کے
پیچھے رہ گئے اپنے چند ساتھیون کے ساتھ جو احرام باندہی تھی - لیکن ابو قتادہ احرام نہین باندہی تھے انہون نے ایک گورخر دیکھا
تو اپنے گھوڑے پر سوار ہوئی اور ساتھیون سے کوڑا مانگا انہون نے انکار کیا پھر برچھا مانگا انہون نے انکار کیا آخر انہون نے خود برچھا
لیکر حملہ کیا گورخر پر اور قتل کیا اوسکو تو بعض صحابہ نے وہ گوشت کہایا اور بعضون نے انکار کیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے ملے تو آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا وہ ایک کہانا تہا جو کہلایا تم کو اللہ جل جلالہ نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محرم
کو جس شکار کا گوشت کہانا درست ہی جس مین اوس نے شرکت اور اعانت نہ کی ہو ورنہ حرام ہوگا **باب** فی الجراد للمحرم محرم
کو ٹیڈیان مارنا درست ہی **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الجراد من صید البحر **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت
ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹیڈیان دریا کا شکار ہین **ف** یعنی جیسی دریا کا شکار احرام مین درست ہی یہ بھی درست ہے
عن ابی ھریرۃ قال اصبنا ضرما من جراد فکان الرجل منا یضرب بسوطہ وھو محرم فقیل لہ ان ھذا لا یصلح
فذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انما ھو من صید البحر **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی ہم کو ایک ٹیڈیون کا
جہنڈ ملا ایک شخص اپنے کوڑے اوسکو مارنی لگا اور احرام باندہی ہوی تہا لوگون نے کہایا درست نہین پھر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے اسکا ذکر کیا آپ نے فرمایا وہ دریا کا شکار ہے **ف** کیونکہ سانپ اُس کو نگل دیتا ہی پھر دریا اوسکو کنارے پہنیک
دیتا ہے یا مطلب یہ ہے کہ مثل دریا کے شکار کی غیر ذبح کے کہانا اوسکا درست ہے **باب** فی الفدیۃ فدیہ کا بیان **عن** کعب
بن عجرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بہ زمن الحدیبیۃ فقال قد اذاک ھوام رأسک قال نعم
فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم احلق ثم اذبح شاۃ نسکا او صم ثلاثۃ ایام او اطعم ثلاثۃ اصع من تمر
علی ستۃ مساکین **ترجمہ** کعب بن عجرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون پر گزرے صلح حدیبیہ کے زمانی مین
آپ نے فرمایا بیشک پہنچا دیتے ہین تجھکو جوئین تیری سر کے انہون نے کہا ہان آپ نے فرمایا سر منڈا ڈال پہر ذبح کر جو ایک بکری یا

مین روزی رکھنا یا تین صاع کھجور کے چھہ مسکینون کو دینا ف اللہ جل جلالہ نے فرمایا فمن کان منکم مریضا او بہ
اذی من رأسہ ففدیۃ من صیام او صدقۃ او نسک یعنے جو تم مین سے کوئی بیمار ہو یا اوسکے سر مین کوئی آفت ہو
جیسے جوین وغیرہ تو وہ فدیہ دیوے روزے یا صدقے یا قربانی سے یہ حدیث اوس کے تفسیر ہے عن کعب بن عجرۃ ان رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لہ ان شئت فانسک نسیکۃ وان شئت فصم ثلاثۃ ایام وان شئت فاطعم ثلاثۃ
اصع من تمر لستۃ مساکین ترجمہ کعب بن عجرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے کہا اگر تو چاہے تو
ایک قربانی کر اور اگر چاہے تو تین روز تک روزے رکھہ اور اگر چاہے تو تین صاع کھجور کے چھہ مسکینون کو کھلا (یعنے ان تین کا مونسے
جو ہو سکے کر) عن کعب بن عجرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بہ زمن الحدیبیۃ فذکر القصۃ فقال
احلق رأسک قال نعم قال فصم ثلاثۃ ایام او تصدق بثلاثۃ اصع من تمر علی ستۃ مساکین بین کل مسکینین
صاع ترجمہ کعب بن عجرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُنپر گزرے صلح حدیبیہ مین پہر بھی قصہ بیان کیا آپنے
پوچھا تیرے پاس قربانی ہے بولا نہین آپنے فرمایا تین روزے رکھہ لے یا تین صاع کھجور کے چھہ مسکینون کو صدقہ دے ف
کعب بن عجرہ مشہور صحابی ہین یہ ایک بت کو پوجا کرتے تھے اُنکے دوست عبادہ بن صامت نے اُنکے گھر مین جاکر چپکے سے اُس
بت کو توڑ ڈالا جب یہ آئے اور دیکھا تو غصے ہوئے اور عبادہ سے بدلہ لینا چاہا پھر سوچے کہ اگر اس بت مین قدرت ہوتی تو اپنے تئین بچاتا
اور مسلمان ہوگئے عن کعب بن عجرۃ وکان قد صابہ فی رأسہ اذی فحلق فامرہ النبی صلے اللہ علیہ وسلم ان یہدی
ھدیا بقرۃ ترجمہ کعب بن عجرہ سے روایت ہے اُنکے سر مین جوئین پڑگئین تھین اونہون نے سر منڈایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اونکو حکم کیا ایک گائی قربانی کرنے کا (پھر گائی اون کے پاس نہوگی تو روزے یا صدقے کی اجازت) عن کعب بن عجرۃ قال
اصابنی ھوام فی رأسی وانا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام الحدیبیۃ حتی تخوفت علی بصری فانزل اللہ
سبحانہ وتعالی فی فمن کان منکم مریضا او بہ اذی من رأسہ الایۃ فدعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فقال لی احلق رأسک وصم ثلاثۃ ایام او اطعم ستۃ مساکین فرقا من زبیب او انسک شاۃ فحلقت
رأسی ثم نسکت ترجمہ کعب بن عجرہ سے روایت ہے میرے سر مین جوئین پڑگئین اور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ
تھا حدیبیہ کے سال مین یہانتک کہ مجھہ خوف ہوا اپنی بصارت کا (جوؤن کے کاٹنے اور تونچنی سے اور دماغ کے ضعیف ہونے سے)
تو اللہ جل جلالہ نے یہ آیت اُتاری فمن کان منکم مریضا الآیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھہ بلایا اور فرمایا اپنا سر منڈا
ڈال اور تین روزے رکھہ لے یا چھہ مسکینون کو کھانا کھلا دے ایک فرق (پیمانہ ہے چار صاع کا بارہ سیر ہوا عراقی اور ۱۲ اثار ہوا حجازی سے)
یا ایک بکری ذبح کر مین نے اپنا سر منڈایا پھر مین نے قربانی کے ف ایک روایت مین ہے کہ فرق تین صاع کا ہوتا ہے اور صحیح یہی ہے
کہ چھہ مسکینونکو نصف نصف صاع دیوے یا ۱۲ الاحصار جو سے رُک جانیکا بیان عن مجاشعۃ قال سمعت الحجاج بن عمرو
الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کسر او عرج فقد حل وعلیہ حج من قابل قال عکرمۃ سألت ابن

عباس وابا ھریرۃ عن ذلک قالا احصر فتر علیہ سے روایت ہے مین نے سنا حجاج بن عمرو انصاری سے فرمایا رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اوسکے ہڈی ٹوٹ جاوے یا لنگڑا ہو جاوے (دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے یا بیمار ہو جاوے)
تو وہ حلال ہو گیا (یہ مذہب ابو حنیفہ کا ہے) یعنے احرام کو ترک کرے اور دوسرے سال حج کرے۔ عکرمہ نے کہا
مین نے ابن عباس سے پوچھا اور ابو ہریرہ سے انہون نے کہا سچ بولا۔ ف ائمہ ثلثہ شافعی و مالک و احمد کے نزدیک احصار
(حج سے رک جانا) سوا دشمن کے اور کسی عذر سے نہین ہوتا۔ اگر اور کوئی عذر ہو تو احصار کا حکم نہ ہوگا بلکہ انتظار کرنا چاہیے رفع
عذر کا پھر اگر حج کے اندر پہونچا تو حج کرے نہین تو عمرہ کر کے احرام کھولڈالے اور سال آیندہ حج کرے عن میمون بن مہران قال
خرجت معتمرا عام حاصر اھل الشام ابن الزبیر بمکۃ وبعث معی بجمال مزقومی بھدی فلما انتھینا الی
اھل الشام منعونا ان ندخل الحرم فنحرت الھدی مکانی ثم احللت ثم رجعت فلما کان من العام المقبل
خرجت لاقضی عمرتی فاتیت ابن عباس فسالتہ فقال ابدل الھدی فان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم امر اصحابہ
ان یبدلوا الھدی الذی نحروا عام الحدیبیۃ فی عمرۃ القضاء ترجمہ میمون بن مہران سے روایت ہے مین عمرہ
کرنیکو نکلا جس سال شام والون نے محاصرہ کیا تھا عبد اللہ بن الزبیر کا مکے مین اور میری ساتھ کئی لوگون نے میری قوم مین سے
ہدی بھیجی تھی جب ہم مکے کے قریب پہونچے تو اہل شام نے منع کیا ہم کو حرم مین جانیسے مین نے اوسی جگہہ اپنی ہدی نحر کے اور احرام
کھولڈالا اور لوٹ آیا جب دوسرا سال ہوا تو پھر مین نکلا اپنا عمرہ قضا کرنیکو سو مین ابن عباس کے پاس آیا اور اون سے پوچھا انہون نے
کہا ہدی بھی بدل ڈال یعنے دوسری ہدی لا۔ کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو حکم کیا تھا کہ بدلہ دین عمرہ قضا
مین اوس ہدی کا جو انہون نے نحر کی تھی حدیبیہ مین ف کیونکہ وہ ہدی حرم مین ذبح نہین ہوئی تھی بلکہ باہر حرم کے ذبح ہوئی
تھی یہ حدیث بظاہر مؤید ہے مذہب حنفیہ کو کہ احصار کیحالت مین ہدی ذبح کرنے کو کہیں حرم مین بھیجدی جاوی اور شافعی کے نزدیک جہان
روکا جاوی وہین ہدی کو ذبح کرے باب دخول مکۃ کے مین جانیکا بیان عن نافع ان ابن عمر کان اذا قدم
مکۃ بات بذی طوی حتی یصبح ویغتسل ثم یدخل مکۃ نھارا ویذکر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ فعلہ
ترجمہ نافع سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر جب مکے مین آتی تو رات کو ذی طوی (ایک مقام ہے قریب مکے کے) مین رہ جاتے
جب صبح ہوتی تو غسل کرتی پھر مکے مین دنکو داخل ہوتے اور کہتے تھی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا ہے ف پھر جب
مکے سے پھرتی تو بھی ذی طوی مین رہتے اس سے معلوم ہوا کہ مکے مین دن کو آنا بہتر ہے عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
کان یدخل مکۃ من ثنیۃ العلیا ویخرج من الثنیۃ السفلی زاد البرمکی یعنی ثنیۃ مکۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مکے مین بلند جانب کیطرف سے آتے اور نشیب کیجانب سے نکلتی ف بلند جانب
کیطرف ذی طوی ہے اور جنت المعلی مقبرہ مکہ معظمہ کا بھی اوسیطرف ہے اور نشیب دوسرا جانب ہے عن نافع عن ابن عمر ان
النبی صلے اللہ علیہ وسلم کان یخرج من طریق الشجرۃ ویدخل من طریق المعرس ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے نکلتے شجرہ کیجانب سے (جو ذوالحلیفہ مین تہا) اور داخل ہوتے مدینہ مین معرس (ایک موضع
ہے چھ میل پر مدینہ سے) کیجانب سے **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام
الفتح من کداء علی مکۃ و دخل فی العمرۃ من کدی قال وکان عروۃ یدخل منہما جمیعا وکان اکثر ما کان
یدخل من کدی وکان اقربہما الی منزلہ **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فتح مکہ مین کداء کے جانب سے داخل ہوئے بلندی کیطرف سے اور عمرہ مین کدی کیطرف سے (کداء وہ جانب جو جنۃ المعلی
کے طرف ہے بلند ہے اور کدی وہ جانب جو مکے کے نشیب مین ہے باب العمرہ کیطرف) اور عروہ دونو جانبون سے داخل ہوتے
لیکن اکثر کدی سے مین جاتی کیونکہ وہ جانب اون کے گہر سے قریب تہا **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا
دخل مکۃ دخل من اعلاہا وخرج من اسفلہا **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکے
مین داخل ہوتے تو بلند جانب کیطرف سے آتے اور جب مکے سے نکلتے تو نیچے کیطرف سے نکلتے **باب** فی رفع الیدین اذا رای
البیت جب خانہ کعبہ کو دیکھے تو دونو ہاتہہ اوٹہاوے **عن** شعبۃ قال سمعت ابا قزعۃ یحدث عن الہجیم الکوفی قال
سئل جابر بن عبد اللہ عن الرجل یری البیت یدیہ فقال ما کنت اری احدا یفعل ہذا الا الیہود وقد حججنا
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یکن یفعلہ **ترجمہ** مہاجر کی سے روایت ہے کہ جابر عبد اللہ سے پوچہا جو شخص خانہ کعبہ
دیکہے وہ دونو ہاتہہ اٹہاوے انہون نے کہا مین نے تو کسیکو یہہ کرتے نہین دیکہا سوا یہود کے اور ہم نے حج کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتہہ آپ نے ایسا نہین کیا **ف** اکثر علما حنفیہ اور شافعیہ اور مالکیہ کا یہی قول ہے اور امام احمد رح کے نزدیک جب کعبہ کو دیکہے تو
دونو ہاتہہ اٹہاوے اور دعا کرے اور بعضون نے اسکو حنفیہ اور شافعیہ سے بہی نقل کیا ہے **عن** ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم لما دخل مکۃ فتہا البیت وصلی رکعتین خلف المقام یعنی یوم الفتح **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مین داخل ہوئے تو طواف کیا خانہ کعبہ کا اور دو رکعتین پڑہین مقام ابراہیم کے پیچہے جسکو فتح ہوا **ف**
دو رکعتون سے مراد دو گانہ طواف ہے **عن** ابی ہریرۃ قال اقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدخل مکۃ فاقبل الی
الحجر فاستلمہ ثم طاف بالبیت ثم اتی الصفا فعلاہ حتی ینظر الی البیت فرفع
یدیہ فجعل یذکر اللہ ما شاء ان یذکرہ ویدعوہ قال ولا انصار تحتہ قال ہاشم فدعا وحمد اللہ
ودعا بما شاء ان یدعو **ترجمہ** ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئی مکہ مین تو پہلے حجر اسود پاس آئے
اور اسکو بوسہ دیا پہر طواف کیا خانہ کعبہ کا پہر صفا پہاڑ پر آئی اور اوس پر چڑہ گئے یہانتک کہ خانہ کعبہ دکہلائی دینے لگا اور دونو ہاتہہ
اٹہائی پہر ذکر کرنے لگے اللہ کا جو چاہا اور دعا مانگنے لگے اور انصار نیچے کہڑی تہی یا ہاشم صفا پر چڑہنے کے لیے نیچے تہی ہاشم نے کہا دعا کی
اور اللہ کی تعریف کی اور جو چاہا دعا کی **ف** دونو ہاتہہ اٹہانی یعنی دعا کے لیے اور دعا مانگی بعض نسخون مین والانصار تحتہ
ہے دونو ترجمے مذکور ہوئے **باب** فی تقبیل الحجر حجر اسود کو چومنے کا بیان **عن** ابن عمر انہ اتی الحجر فقبلہ فقال

انی اعلم انک حجر لا تنفع ولا تضر ولولا انی رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبلک ما قبلتک ترجمہ حضرت عمرؓ نے حجر اسود سے کہا میں جانتا ہوں تو ایک پتھر ہے نہ نفع پہونچا سکتا ہے نہ نقصان اور اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا ہوتا تجھے بوسہ نہ دیتا تو میں ہرگز تجھے بوسہ نہ دیتا ف جب حجر اسود کا یہ حال ہو تو اور چیزوں کو بوسہ دینا کیونکر درست ہوگا **باب** استلام الارکان ارکان کے مس کرنے کا بیان **عن** ابن عمر قال لم ار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمس من البیت الا الرکنین الیمانیین

ترجمہ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے میں نے نہیں دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مس کرتے ہوئے مگر حجر اسود اور رکن یمانی کو **عن** ابن عمر انہ اخبر بقول عائشۃ رضی اللہ عنہا ان الحجر بعضہ من البیت فقال ابن عمر واللہ انی لاظن عائشۃ انما سمعت ھذا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لاظن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یترک استلام ما بین الرکنین الا انھما لیسا علی قواعد البیت وکان الناس یوذون الحجر الا ذلک

ترجمہ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہا کہ حضرت ام المومنین عائشہ فرماتی ہیں کہ حطیم کا ایک حصہ کعبہ میں داخل ہے انہوں نے کہا قسم خدا کی یہ عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوگا اور اسی واسطے میں سمجھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکن عراقی اور رکن شامی کو مس نہیں کیا کیونکہ وہ اپنی جگہ پر نہیں ہیں اور اسی واسطے لوگوں نے طواف کیا حطیم کے پیچھے سے ف کیونکہ حطیم بیت اللہ میں داخل ہے تو اسکو بھی طواف میں شریک کر لینا چاہیے اگر شریک نہ کریگا اور حطیم کے اوپر سے نکل جاویگا تو طواف درست ہوگا

عن ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدع ان یستلم الرکن الیمانی والحجر فی کل طوفۃ قال وکان عبداللہ بن عمر یفعلہ

ترجمہ محمد بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکن یمانی اور حجر اسود کا ہر چکر میں مس کرتے تھے اور عبداللہ بن عمرؓ ایسا ہی کرتے تھے ف کعبہ کے چار رکن میں ایک حجر اسود دوسرا رکن عراقی تیسرا رکن شامی چوتھا رکن یمانی **باب** الطواف الواجب طواف واجب کا بیان **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طاف فی حجۃ الوداع علی بعیر یستلم الرکن بمحجن

ترجمہ عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں ایک اونٹ پر استلام کرتے تھے حجر اسود کا ایک ٹیڑھی سر کی لکڑی سے **عن** صفیۃ بنت شیبۃ قالت لما اطاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمکۃ عام الفتح طاف علی بعیر یستلم الرکن بمحجن فی یدہ قالت وانا انظر الیہ

ترجمہ صفیہ بنت شیبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اطمینان ہوا مکہ فتح کرنے کے بعد تو آپ نے طواف کیا ایک اونٹ پر سوار ہو کر چھوتے تھے حجر اسود کو ایک ٹیڑھی لکڑی سے جو آپ کے ہاتھ میں تھی اور میں آپکو دیکھ رہی تھی **عن** معروف یعنی ابن خربوذ المکی حدثنا ابو الطفیل قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یطوف بالبیت راکبا یستلم الرکن بمحجنہ ثم یقبلہ ذاد محمد بن رافع فمر خرج الی الصفا والمروۃ فطاف سبعا علی راحلتہ

ترجمہ ابو الطفیل سے روایت ہے میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ طواف کرتے تھے خانہ کعبہ کا اپنے اونٹ پر سوار ہو کر استلام کرتے تھے حجر اسود کو ایک ٹیڑھی سر کی لکڑی سے پھر بوسہ دیتے تھے اور اس لکڑی کا بوسہ لیتے تھے محمد بن رافع نے زیادہ کیا پھر نکلے صفا کو دوڑ کی طرف اور سات پھیرے کئے اپنے اونٹ پر سوار ہو کر **عن** جابر بن عبداللہ یقول طاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع علی راحلتہ بالبیت وبالصفا والمروۃ لیراہ الناس ولیشرف ولیسئلوہ فان الناس غشوہ

ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا حجۃ الوداع میں اپنے اونٹ پر خانہ کعبہ کا اور سعی کی صفا اور مروہ کے بیچ میں تاکہ لوگ آپ کو دیکھیں اور بلند ہوں اور پوچھیں کیونکہ لوگوں نے گھیر لیا تھا آپ کو **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدم مکۃ وھو یشتکی فطاف علی راحلتہ کلما اتی علی الرکن استلم الرکن بمحجن فلما فرغ من

طوافه اناخ فصلی رکعتین ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے اور آپ بیمار تھے آپ نے طواف کیا اپنے اونٹ پر جب آپ حجر اسود پاس آتے تو ایک ٹیڑھی کی لکڑی سے اوسکو چھوتے پھر جب طواف سے فارغ ہوئے تو اونٹ کو بٹھا کر دو رکعتیں پڑھیں دو گانہ طواف کا ادا کیا) **عن** ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت شکوت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اشتکی فقال طوفی من وراء الناس وانت راکبۃ قالت فطفت ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حینئذ یصلی الی جنب البیت وھو یقرأ بالطور وکتاب مسطور ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے میں نے شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیماری کی آپ نے فرمایا تو سوار ہو کر طواف کر لوگوں کے پیچھے تو میں نے طواف کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس وقت نماز پڑھ رہے تھے خانہ کعبہ کے پہلو میں اور آپ پڑھتے تھے والطور وکتاب مسطور ایک سورہ طور ایک کتاب میں پڑھی جلبی جلد تشریف تھی یا دو کتابوں میں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوار ہو کر طواف کرنا حالت بیماری میں درست ہے **باب** الاضطباع فی الطواف اضطباع کرنا طواف میں **عن** علی قال طاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم مضطبعا برد اخضر ترجمہ علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا چادر سبز پر دورہ کر کے اضطباع کئے ہوئے **ف** اضطباع کہتے ہیں چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنا **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ اعتمروا من الجعرانۃ فرملوا بالبیت وجعلوا ارديتهم تحت اباطهم ثم قذفوها على عواتقهم الیسری ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے عمرہ کا احرام باندھا جعرانہ سے تو رمل کیا طواف میں (رمل کہتے ہیں مونڈھے ہلا کر چلنے کو اور چادروں کو بغلوں کے نیچے سے نکالا پھر اوسکو ڈال دیا بائیں کندھوں پر **ف** یعنی اضطباع کیا **باب** الرمل رمل کا بیان **عن** ابی الطفیل قال قلت لابن عباس یزعم قومک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد رمل بالبیت وان ذلک سنۃ قال صدقوا وکذبوا قلت وما صدقوا وکذبوا قال صدقوا قد رمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکذبوا لیس بسنۃ ان قریشا قالت حین قدم الحدیبیۃ دعوا محمدا واصحابہ حتی یموتوا موت النغف فاصابتهم الحمى فاصابتهم منها بلية حتى يجيئوا من العام المقبل فيقيموا بمكة ثلاثة ايام فقدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والمشركون من قبل قعيقعان فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصحابہ ان یرملوا بالبیت ثلاثا ولیس بسنۃ قلت یزعم قومک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طاف بین الصفا والمروۃ علی بعیر وان ذلک سنۃ فقال صدقوا وکذبوا قلت ما صدقوا وما کذبوا قال صدقوا قد طاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین الصفا والمروۃ علی بعیرہ وکذبوا لیست سنۃ کان الناس لا یدفعون عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا یصرفون عنہ فطاف علی بعیر لیسمعوا کلامہ ولیروا مکانہ ولا تنالہ ایدیهم ترجمہ ابوالطفیل سے روایت ہے میں نے ابن عباس سے کہا تمہاری قوم گمان کرتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب طواف کیا خانہ کعبہ کا تو رمل کیا اور یہ رمل سنت ہے انہوں نے کہا کچھ سچ کہا اور کچھ جھوٹ میں نے کہا کیا سچ ہے اور کیا جھوٹ ہے ابن عباس نے کہا اتنا سچ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمل کیا ہے اور یہ جھوٹ ہے کہ رمل سنت ہے اصل قصہ یہ ہے کہ صلح حدیبیہ کے زمانے میں قریش نے کہا چھوڑو محمد اور اوسکے اصحاب کو مر جاوینگے اونٹ کی موت (جیسے اونٹ کو تاپ میں کمزور کر کے مارتے ہیں یعنی اپنے ہی ہاتھ سے) بھوکے ہو کر مارے جاوینگے جب آپس میں صلح ہو گئی اسبات پر کہ سال آیندہ آویں اور جمع کریں اصحاب تین دن کے میں ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گئے اور مشرکین بھی قعیقعان کی طرف سے آئے (قعیقعان ایک پہاڑ کا نام ہے) آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا تین دن میں رمل کرو **ف** یعنی اکڑ کر چلو مونڈھے ہلاتے ہوئے جیسے سپاہی جنگ کے لیے جاتا ہے مشرکین سے پہلے تین پھیرے میں رمل کرنا طواف کے سنت ہے ائمہ اربعہ اور جمہور کے نزدیک عمرہ میں اور حج کے ایک طواف میں جسکے بعد سعی ہو تو اگر طواف القدوم کے بعد سعی ہو تو اس میں رمل کریگا تین پھیرے میں طواف الزیارۃ میں رمل کرے گا اور سنت نہیں ہے میں نے کہا تمہارے لوگ سمجھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا صفا اور مروہ کے بیچ میں اونٹ پر اور یہ

امر سنت ہی انہوں نے کہا کچھ جھوٹ ہی لیکن سچ میں نے کہا ہے اور جھوٹ کیا ہی انہوں نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سعی صفا و مروہ کے درمیان اونٹ پر سے کی ہی لیکن یہ جھوٹ ہی کہ یہ فعل سنت ہے کیونکہ لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پاس سے سر کتے نہ تھے اور جاتا نہ تھا تو آپ نے سعی اونٹ پر سوار ہو کر تاکہ لوگ آپکا کلام سنیں اور آپکو دیکھیں اور لوگوں کے ہاتھ آپ تک نہ جا سکیں **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی عذر نہ ہو تو طواف اور سعی پیدل ہو کر کرنا چاہئے **عن** ابن عباس قال قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ وقد وھنتھم حمی یثرب فقال المشرکون انہ یقدم علیکم قوم وقد وھنتھم الحمی ولقوا منہا شرا فاطلع اللہ سبحانہ نبیہ صلے اللہ علیہ وسلم علی ما قالوہ فامرھم ان یرملوا الاشواط الثلاثۃ وان یمشوا بین الرکنین فلما رأوھم یرملوا قالوا ھؤلاء الذین ذکرتم انھم قد وھنتھم ھؤلاء اجلد منا قال ابن عباس فلم یامرھم ان یرملوا الاشواط کلھا الا ابقاء علیھم ترجمہ عبداللہ عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے اور ضعیف کر دیا تھا اونکو یثرب کے بخار نے تو مشرکین نے کہا تمہاری پاس وہ لوگ آئے ہیں جو بخار سے ضعیف ہو گئے ہیں اور بڑی تلی ہی اوٹھائی ہی اللہ جل جلالہ نے اپنے نبی کو اس گفتگو سے مطلع کر دیا تو آپنے حکم کیا لوگوں کو کہ پہلے تین پھیروں میں رمل کریں اور درمیان رکنین کے عادی اور حجر اسود کے معمولی چال سے چلیں جب مشرکین نے انکو دیکھا تو کہا تم کہتے تھے ان لوگوں کو بخار نے ضعیف کر دیا یہ تو ہم سے بھی زیادہ چالاک اور سخت ہیں ابن عباس نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اون کو سب پھیروں میں رمل کرنیکا حکم نہیں دیا اُن پر رحم کر کے **ف** تاکہ تکلیف نہ ہو صرف صحت اور شجاعت ظاہر کرنیکو لیے تین پھیروں میں رمل کرنا کافی تھا۔ **اسلم** قال سمعت عمر بن الخطاب یقول فیم الرملان والکشف عن المناکب وقد اطأ اللہ الاسلام ونفی الکفر واھلہ مع ذلک لا ندع شیئا کنا نفعلہ علی عھد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ترجمہ اسلم سے روایت ہی میں نے سنا حضرت عمر سے وہ کہتے تھے اب رمل اور مونڈھے کھولنے کی کیا ضرورت ہی جب اللہ نے اسلام کو مضبوط کر دیا اور کفر کو مٹا دیا اور کافروں کو تباہ کر دیا لیکن باوجود اسکے ہم اون باتوں کو نہیں چھوڑتے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں کیا کرتی تھے **ف** اگرچہ ضرورت باقی نہیں ہی مگر متابعت رسول کا ضرور ہے **عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انما جعل الطواف بالبیت وبین الصفا والمروۃ ورمی الجمار لاقامۃ ذکر اللہ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے طواف بیت اللہ کا اور سعی کرنا صفا اور مروہ کے درمیان اور کنکریاں مارنا یہ سب اسلیے جل جلالہ نے یاد کیلئے مقرر کیے ہیں **عن** ابن عباس ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم اضطبع فاستلم وکبر ثم رمل ثلاثۃ اطواف وکانوا اذا بلغوا الرکن الیمانی وتغیبوا من قریش مشوا ثم یطلعون علیھم یرملون تقول قریش کانھم الغزلان قال ابن عباس فکانت سنۃ ترجمہ عبداللہ عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اضطباع کیا پھر استلام کیا (بوسہ دیا حجر اسود کا) اور تکبیر کہی پھر تین پھیروں میں رمل کیا جب لوگ رکن یمانی پر پہنچتے اور قریش کی کافروں کی نظر سے غائب ہو جاتی تو معمولی چال سے چلتے جب پھر اونکی سامنے آتے تو رمل کرتے ہوئے چلتے یہانتک کہ قریش کہنے لگے کہ یہ باہر سے میں جنکو دیکھ رہی ہیں ابن عباس نے کہا پھر یہ فعل سنت ہو گیا **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ اعتمروا من الجعرانۃ فرملوا ابیدھم ثلاثا ومشوا اربعا ترجمہ عبداللہ عباس سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب نے عمرہ کا احرام باندھا جعرانہ سے تو رمل کیا پہلے تین پھیروں میں معمولی چال سے چلے **عن** نافع ان ابن عمر رمل من الحجر الی الحجر وذکر ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فعل ذلک ترجمہ نافع سے روایت ہی کہ عبداللہ بن عمر نے رمل کیا حجر اسود سے لیکر حجر اسود تک اور بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا **باب الدعاء فی الطواف** طواف میں دعا **عن** عبداللہ بن السائب قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول بین الرکنین ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار

ترجمہ عبداللہ بن السائب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان میں آتے تو میں نے سنا آپ دعا ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا طاف فی الحج والعمرۃ اول ما یقدم فانہ یسعی ثلاثۃ اطواف ویمشی اربعا ثم یصلی سجدتین ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب طواف کرتے حج یا عمرہ میں اول مرتبہ آنے کے بعد تو تین پھیروں میں ڈور کر چلتے اور باقی چار پھیروں میں معمولی چال سے چلتے پھر دو رکعتیں پڑھتے **باب** الطواف بعد العصر عصر کی نماز کے بعد طواف کرنیکا بیان۔

عن جبیر بن مطعم یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تمنعوا احدا یطوف بھذا البیت ویصلی ای ساعۃ شاء من لیل او نھار ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کرو کسیکو طواف کرنے سے اس گھر کا اور نماز پڑھنے سے جس وقت جی چاہے رات اور دن میں (اگرچہ بعد عصر یا بعد فجر کے ہو) **باب** طواف القارن قران کرنے والے کا طواف

عن جابر بن عبداللہ یقول لم یطف النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا اصحابہ بین الصفا والمروۃ الا طوافا واحدا طوافہ الاول **ترجمہ** جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے صفا اور مروہ میں ایک ہی بار سعی کے پہلے مرتبہ **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قارن کو ایک طواف اور ایک سعی کافی ہے **عن** عائشۃ ان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذین کانوا معہ لم یطوفوا حتی حوا بالعمرۃ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے طواف نہیں کیا جبتک جمرہ عقبہ کی رمی نہ کرلی **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لھا طوافک بالبیت وبین الصفا والمروۃ یکفیک لحجتک وعمرتک **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طواف تیرا خانہ کعبہ کا اور سعی صفا اور مروہ کی کافی ہے حج اور عمرہ دونوں کو **باب** الملتزم ملتزم کا بیان **عن** عبدالرحمن بن صفوان قال لما فتح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ قلت لابن شیبانی وکانت داری علی الطریق فلانظرن کیف یصنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانطلقت فاذا النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد خرج من الکعبۃ ھو واصحابہ وقد استلموا البیت من الباب الی الحطیم وقد صفوا خلفہ وھم علی البیت ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسطھم **ترجمہ** عبدالرحمن بن صفوان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ فتح کیا تو میں نے کہا میں ابن شیبہ سے کہونگا اور میرا گھر بھی راستے پر رہتا تو دیکھونگا رسول اللہ صلعم کیا کرتے ہیں میں گیا تو میں نے دیکھا آپ کعبہ کے اندر سے نکلے اور آپکے اصحاب بھی نکلے اور سب لوگ چمٹ گئے خانہ کعبہ کو دروازے سے لیکر حطیم تک اور اپنے رخسار کعبہ سے لگا دیے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سب کے بیچ میں تھے **ف** ملتزم وہ جگہ ہے خانہ کعبہ کا جو درمیان حجر اسود اور باب کعبہ کے ہے **عن** شعیب قال طفت مع عبداللہ فلما جئنا دبر الکعبۃ قلت الا تعوذ قال نعوذ باللہ من النار ثم مضی حتی استلم الحجر فقام بین الرکنین والباب فوضع صدرہ ووجھہ ذراعیہ وکفیہ ھکذا وبسطھما ثم قال ھکذا رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعلہ **ترجمہ** شعیب سے روایت ہے کہتے ہیں طواف کیا عبداللہ کے ساتھ جب ہم کعبہ کی پیچھے آئے تو میں نے کہا ہم پناہ نہیں مانگتے انہوں نے کہا ہم پناہ مانگتے ہیں اللہ کی جہنم سے پھر گئے اور حجر اسود کو

اور کھڑے ہوئے درمیان مین حجر اسود اور دروازہ کعبہ کے اور اپنا سینہ اور منہ اور دونو ہاتھ اور ہتھیلیان اسطرح کہ مین
اوراق مکو پھیلا دیا پھر کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا (چھٹے تیسرے ملتزم سے) **عن** عبد اللہ بن
السائب انہ کان یقود ابن عباس فیقیمہ عند الشقۃ الثالثۃ مما یلی الرکن الذی یلی الحجر مما یلی الباب فیقول لہ
ابن عباس اثبت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی ھھنا فیقول نعم فیقوم فیصلی **ترجمہ** عبد اللہ بن
السائب کھینچا کرتی تھی عبد اللہ بن عباس کو (جب وہ اندھے ہوگئے تھے) اور کھڑا کر دیتی تھی اون کو تیسری کونی مین حجر اسود
کے پاس باب کعبہ کے قریب پھر ابن عباس کہتے تھے مجکو خبر دی گئی تم کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہان نماز پڑھتے تھے مین کہتا ہان
ہان پھر وہان نماز پڑھتے تھے **باب** امر الصفا والمروۃ صفا اور مروے کا بیان **عن** عروۃ انہ قال قلت لعائشۃ
زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا یومئذ حدیث السن ارایت قول اللہ تعالی ان الصفا والمروۃ من شعائر
اللہ فما اری علی احد شیئا ان لا یطوف بھما قالت عائشۃ کلا لو کان کما تقول کانت فلا جناح
علیہ ان لا یطوف بھما انما انزلت ھذہ الایۃ فی الانصار کانوا یھلون لمناۃ وکانت مناۃ حذو قدید
وکانوا یتحرجون ان یطوفوا بین الصفا والمروۃ فلما جاء الاسلام سالوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن
ذلک فانزل اللہ تعالی ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ **ترجمہ** عروہ بن الزبیر نے کہا مین نے حضرت عائشہ صدیقہ سے
مین کہا دیکھو اللہ جل جلالہ فرماتا ہی بیشک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیون مین سے ہین سو جو حج کری خانہ کعبہ کا یا عمرہ کرے تو کچھ
گناہ نہین ہی اوسپر سعی کرنا درمیان مین اون کے) تو مین سمجھتا ہون اگر کوئی سعی نہ کری جب ہے کچھ قباحت نہین حضرت عائشہ نے
جواب دیا ہرگز نہین اگر جیسا تم سمجھتے ہو ویسا ہوتا تو اللہ یون فرماتا کہ گناہ نہین ہے سعے نہ کرنا صفا اور مروے مین تو آیت انصار کے
حق مین اوتری ہی وہ لوگ حج کیا کرتے تھے مناۃ کیلیے اور مناۃ کے مقابل قدید کے تھا (قدید ایک قریہ ہی مناۃ اوسکی سامنے رہا
کرتا تھا) وہ لوگ صفا اور مروی کے بیچ مین سعی کرنا برا سمجھتے تھے جب دین اسلام ہی مشرف ہوئے تو اونہون نے پوچھا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے اوسوقت اللہ جل جلالہ نے اوتارا کہ صفا اور مروہ دونو اللہ کے نشانیون مین سے ہین (مقصود اس سے رد ہی انکے
خیال کا کہ سعی مین قباحت نہین ہی) **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتمر فطاف بالبیت
وصلی خلف المقام رکعتین ومعہ من یستتر من الناس فقیل لعبد اللہ ادخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکعبۃ
قال لا **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا تو طواف کیا خانہ کعبہ کا اور مقام ابراہیم
کے پیچھے دو رکعتین پڑھین اور آپکے ساتھ اتنے لوگ تھے آپ اون مین چھپے ہوئے تھے تو عبد اللہ سے کہا گیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کعبہ کے اندر گئے تھے اونہون نے کہا نہین دوسری روایت مین تمنا زیادہ ہی پھر آئی آپ صفا اور مروے پر اور سعی کے درمیان اون کے
سات پھیرے سنڈایا **عن** کثیر بن جمہان انہ قال لعبد اللہ بن عمر بین الصفا والمروۃ یا ابا عبد الرحمن
انی اراک تمشی والناس یسعون قال ان امشی فقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمشی وان سعی فقد رایت

ما ان تضلوا بعده ان اعتصم به کتاب الله وانتم مسئولون عنی فما انتم قائلون قالوا نشهد
انک قد بلغت وادیت ونصحت ثم قال باصبعه السبابة یرفعها الی السماء وینکبها الی الناس
اللهم اشهد اللهم اشهد اللهم اشهد ثم اذن بلال ثم اقام فصلی الظهر ثم اقام فصلی العصر ولم یصل
بینهما شیئا ثم رکب القصواء حتی اتی الموقف فجعل بطن ناقته القصواء الی الصخرات وجعل حبل المشاة
بین یدیه فاستقبل القبلة فلم یزل واقفا حتی غربت الشمس وذهبت الصفرة قلیلا حین غاب القرص
وارد ف اسامة خلفه فدفع رسول الله صلی الله علیه وسلم وقد شنق للقصواء الزمام حتی ان رأسها
لیصیب مورک رحله وهو یقول بیده الیمنی السکینة ایها الناس السکینة ایها الناس کلما
اتی حبلا من الحبال ارخی لها قلیلا حتی تصعد حتی اتی المزدلفة فجمع بین المغرب والعشاء باذان واحد
واقامتین قال عثمان ولم یسبح بینهما شیئا ثم اتفقوا ثم اضطجع رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی طلع
الفجر حین تبین له الصبح قال سلیمان بنداء واقامة ثم اتفقوا ثم رکب القصواء حتی اتی المشعر الحرام
فرقی علیه قال عثمان وسلیمان فاستقبل القبلة فحمد الله وکبره وهلله زاد عثمان ووحده فلم یزل
واقفا حتی اسفر جدا ثم دفع رسول الله صلی الله علیه وسلم قبل ان تطلع الشمس وارد ف الفضل بن عباس وکان
رجلا حسن الشعر ابیض وسیما فلما دفع رسول الله صلی الله علیه وسلم مر الظعن یجرین فطفق الفضل ینظر
الیهن فوضع رسول الله صلی الله علیه وسلم یده علی وجه الفضل فصرف الفضل وجهه الی الشق الآخر وحول
رسول الله صلی الله علیه وسلم یده الی الشق الآخر وصرف الفضل وجهه الی الشق الآخر ینظر حتی اتی محسرا فحرک
قلیلا ثم سلک الطریق الوسطی الذی یخرجک الی الجمرة الکبری حتی اتی الجمرة التی عند الشجرة فرماها بسبع
حصیات یکبر مع کل حصاة بمثل حصی الخذف فرمی من بطن الوادی ثم انصرف رسول الله صلی الله علیه وسلم
الی المنحر فنحر بیده ثلاثا وستین وامر علیا فنحر ما غبر یقول ما بقی واشرکه فی هدیه ثم امر من کل بدنة
ببضعة فجعلت فی قدر فطبخت فاکلا من لحمها وشربا من مرقها قال سلیمان ثم رکبا ثم افاض رسول
الله صلی الله علیه وسلم الی البیت فصلی بمکة الظهر اتی بنی عبد المطلب وهم یسقون علی زمزم فقال
انزعوا بنی عبد المطلب فلولا ان یغلبکم الناس علی سقایتکم لنزعت معکم فناولوه دلوا فشرب منه

ترجمہ امام محمد باقر رض سے روایت ہے ہم گئے جابر بن عبد اللہ انصاری کے پاس جب وہاں پہنچے تو انہوں نے پوچھا کون ہو تم کہا
کہ میری ماں نے میرے میں نے کہا میں محمد بن علی بن حسین ہوں انہوں نے اپنا ہاتھ میری سر پر پھیرا اور میرا اوپر کا دامن اٹھایا
پھر نیچے کا بعد اسکے اپنا ہاتھ میری دونوں چھاتیوں کے بیچ میں رکھا اور میں ان دنوں میں لڑکا جوان تھا اور کہا خوشی
ہو تجھکو تو اپنے لوگوں میں آیا جو تیرا جی چاہے تو پوچھ پھر میں نے ان سے پوچھا وہ نابینا تھے اور نماز

کا وقت آگیا وہ ایک کپڑا اوڑھ کر کھڑی ہوئی اسقدر چھوٹا تھا کہ اس کے کندھے پر ڈالتے تو اوس کی کندھے پر گرتا آخر اوسی کپڑے مین
نماز پڑھی اور چادر اون کے تپائی پر رکھی تھے مین نے کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حج بتلائی انہون نے ہاتھ سے اشارہ
کیا اور نو کا شمار بتلایا (عقد انامل سے) پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نو سال تک مدینے مین رہے حج نہین کیا پھر اوسکے
دسوین سال لوگون مین پکار دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کو جانیوالے ہین بہت سے لوگ مدینے مین آکر جمع ہوئے ہر ایک یہ
چاہتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرے اور جو آپ نے کیا وہ کرے **ف** بعضون نے کہا نو ہزار آدمی جمع ہوئے
بعضون نے کہا اسی ہزار تھے **ت** تو نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم بھی آپ کے ساتھ نکلے یہان تک کہ ذوالحلیفہ
مین پہونچی وہان اسماء بنت عمیس محمد بن ابی بکر کو جنیں اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہلا بھیجا اب مین کیا
کرون آپ نے فرمایا غسل کرلے اور لنگوٹ باندھ لے ایک کپڑا اور احرام باندھ پھر نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
مسجد مین (یعنے ذوالحلیفہ کے مسجد مین بعد اوسکے سوار ہوئے قصواپر (قصوا نام تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹنی کا جب
اونٹ آپکا کھڑا ہوا بیدا کے میدان پر (جابر نے کہا مین نے جہانتک میری نگاہ جاتی تھی آپکے داہنے اور بائین اور سامنے
اور پیچھے دیکھا لوگ بھی تھے سوار اور پیدل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگون کے درمیان مین تھے) اور آپ پر قرآن اترتا
جاتا تھا اور آپ اوسکے معنے سمجھتے تھے اور ہم لوگ تو جو کام آپ کرتے تھے وہی کرتے تھے آپ نے لبیک پکار کر کہا لبیک اللھم لبیک
لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لاشریک لک **ف** مین حاضر ہوتا ہون تیری خدمت مین اے اللہ میرے
حاضر ہوتا ہون تیری خدمت مین حاضر ہوتا ہون تیری خدمت مین تیرا کوئی شریک نہین حاضر ہوتا ہون تیری خدمت مین
سب تعریف اور نعمت تجھی کو سجتی ہے اور سلطنت بھی تجھی کو ہے تیرا کوئی شریک نہین ہے **ت** اور لوگون نے بھی لبیک
پکاری جو پکارتے تھے آپ نے اون کو منع نکیا لیکن آپ اپنی لبیک کہتے رہے جابر نے کہا ہم نے تو نیت نہین کی تھے مگر
حج کی ہم عمری کو جانتے نہ تھے **ف** یعنے عمرہ کا بالکل قصد ہی نہ تھا یا عمرہ کو درست نہ جانتے تھے حج کے مہینون مین جسکے جاہلیت
مین یہ اعتقاد تھا **ت** جب ہم بیت اللہ مین پہونچے تو پہلے آپ نے بوسہ دیا حجر اسود کو **ف** یعنے حجر اسود کو ہاتھ لگا کر تبرک لیا
ت پھر تین پھیرون مین رمل کے **ف** رمل کے معنے اوپر گزر چکے یعنے اکڑ کر کے مونڈھے ہلاتی ہوئی جلد جلد چلے **ت** اور چار
پھیرون مین معمولی چال سے چلے پھر آگے بڑھے مقام ابراہیم کیطرف اور اس آیت کو پڑھا **وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى**
ف بناؤ مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ **ت** تو مقام ابراہیم آپ کے اور کعبہ کے درمیان تھا آپ نے وہ رکعتون مین
قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکافرون پڑھا **ف** یعنے پہلے رکعت مین قل یا ایہا الکافرون پڑھا اور دوسری رکعت مین قل ہو
اللہ احد **ت** پھر آئے آپ حجر اسود کیطرف اور اوسکو بوسہ دیا بعد اوسکے صفا کیطرف نکلے مسجد کے دروازے سے (یعنے باب
الصفا سے) جب نزدیک پہونچے صفا کے آپ نے یہ آیت پڑھی **اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ** یعنے صفا اور مروہ دونون
اللہ کی نشانیون مین سے ہین شروع کرتی ہین ہم (سعی کو) اوس چیز سے جسکا نام پہلے اللہ نے لیا (یعنے صفا کا) تو شروع کیا آپنے

صفا سے اور اپ چڑھ گئے اوس جہانتک کہ خانہ کعبہ کو دیکھ لیا ف اوس زمانہ مین عمارتین ایسی نہین تھین جیسے صفا پر ہی معلوم ہوتا تھا مگر اب عمارتون مین ڈھپ گیا ہی ت تو تکبیر کہے اللہ کے اور توحید بیان کی اوس کے اور فرمایا لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وہو علی کل شیء قدیر لا الٰہ الا اللہ وحدہ انجز وعدہ ونصر عبدہ وہزم الاحزاب وحدہ ف اللہ ایک ہی کو معبود سچا نہین سوا اوسکے اوسکا کوئی شریک نہین اوسی کی سلطنت ہی اور اوسیکو تعریف بھی ہی جلاتا ہی اور مارتا ہی اور وہ ہر شے پر قادر ہی کوئی معبود نہین سچا سوا اوسکے وہ اکیلا ہی اوسنے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی مدد کی اور اوسنے اکیلا ہی لشکرون کو شکست دی کافرون کے گروہون کو اوسنے کیسلیے ت پھر دعا کی درمیان مین اسکے تین بار اپنی کلمات کو کہا بعد اوسکے اوتری مروہ جانے کو جب نشیب مین آپ کے قدم پہونچے وادی کے اندر دوڑ کر چلے جب نشیب سے نکلکر اوپر چڑھنے لگی تو معمولی چال سے چلے ف اب وہان نشیب نہین ہا بلکہ دو نشان سبز بنا دیے ہین جنکو میلین اخضرین کہتے ہین اور وہ صفا سے مروہ کو جاتے ہوئی بائین طرف مسجد الحرام کے دیوار مین منصوب ہین اون کے بیچ مین دوڑتے ہین ت یہان تک کہ مروہ پر آئے اور وہان بھی ویسا ہی کیا جیسا صفا پر کیا تھا جب جنید کا پھیرا مروہ پر ختم ہوا فرمایا اگر مجھے پہلے وہ حال معلوم ہوتا جو بعد کو معلوم ہوا ف کہ تمیر احرام کھولنا شاق گذریگا بنیسبت میرے احرام کھولا ہوئی یا یہ امر کہ عمرہ حج کے مہینون مین درست ہی یہ امر کہ تم کو مکے مین جاکر احرام کھولڈالنا پڑیگا ت تو مین اپنی ساتھ ہدی نہ لاتا اور حج کی بدلی عمرہ کرتا ف یعنی حج کو عمرہ کر ڈالتا مگر چونکہ ہدی ساتھ لایا ہون تو احرام نہین کھول سکتا ت لیکن تم مین سے جسکے ساتھ ہدی نہ ہو وہ احرام کھولڈالے اور حج کو عمرہ کردیوے ف یعنی حج کو فسخ کرکر عمرہ کردیوی یہ امر امام احمد کے نزدیک درست ہی اور اکثر علما کے نزدیک درست نہین بلکہ خاص تہا اوس سال کے لیے جاہلیت کا خیال توڑنیکو کہ حج کے مہینون مین عمرہ کرنا درست نہین مگر یہ تخصیص اصل ہوتے ہے آگے کے مضمون سی ت سب لوگون نے احرام کھول ڈالا اور بال کتروائے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور جسکے پاس ہدی تھی تو سراقہ بن جعشم کھڑا ہوا اور کہا یا رسول اللہ یہہ حکم (یعنی حج کو فسخ کرکے عمرہ بنا دینا) اسی سال مین درست ہی یا ہمیشہ کیواسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتھہ کے ساتہ دوسری ہاتھہ کی انگلیون مین ڈالکر فرمایا حج مین شریک ہوگیا دو بار نہین بلکہ ہمیشہ کیواسطے ف یہہ عبارت بظاہر مؤید ہی امام احمد کے مذہب کو الا اوس صورت مین کہ حکم سے مراد عمرہ کا بجالانا حج کے مہینون مین ہو کیونکہ یہہ سب کے نزدیک درست ہی ت اور حضرت علی رض تشریف لائے یمن سی کتنی اونٹ لیکر تو فاطمہ کو دیکہا انہون نے احرام کھول ڈالا تہا اور رنگین کپڑے پہنے تہے اور سرمہ لگایا تھا علی رض نے اسکا انکار کیا اور کہا تم کو کس نے ایسا حکم دیا انہون نے کہا میرے باپ (محمد ابن) جابر نے کہا کہ علی عراق مین کہتے تہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا فاطمہ رض کے شکایت کرنیکو کہ انہون نے ایسا کیا ہی جب مین نے منع کیا تو آپکا نام لگاتے مین رسول اللہ صلعم نے فرمایا سچ کہتی ہی فاطمہ رض تم نے کیا نیت کی تہی احرام باندہتے ہوئی علی نے کہا مین نے یہ نیت کی تہی کہ مین اہلال کرتا ہون (لبیک پکارتا ہون) ساتھہ اوس چیز کے جسکا اہلال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے ساتھہ تو ہدی ہی

پس اب احرام نہ کہولنا جابر نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جتنے جانور ہدی کے یہ نبی سی لائے تھے اور جتنی علے رضی اللہ عنہ یمن سے لیکر آئی سب ملاکر سو ہوئی سب لوگ حلال ہوگئے اور بال کترائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ لوگ جنکے ساتھ ہدی تھی انہوں نے احرام کہولا جب یوم الترویہ آیا ف یوم الترویہ آٹھوین تاریخ کو کہتے ہین وجہ یہ کے ت سب لوگ متوجہ ہوئے منا کیطرف اور احرام باندہا حج کا تو سوار ہوئے رسول اللہ صلعم اور منا مین ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا پڑہی پھر دوسرے دن صبح کی نماز وہین پڑہ کر تہوڑی دیر ٹہہرے یہانتک کہ آفتاب نکل آیا اور حکم کیا آپنے خیمہ کھڑا کرنیکا جو بالون سے بنا ہوا تہا وادی نمرہ مین (ایک وادی ہی قریب عرفات کے اور وہی جگہ ہی موقف کی) پھر چلے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم یہانسے عرفات کیطرف) اور قریش اس بات مین شک نہین کرتے تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ مین مشعر حرام پاس ٹہرینگے جیسے وہ کیا کرتی تھی جاہلیت مین ف قریش جاہلیت کے زمانی مین مزدلفی مین ٹہہرتے تہے اور عرفات کو نہین جاتی تہے اور عرب سب عرفات کو جاتی وہ سمجہے کہ آنحضرت بہی قریش کا اتباع کرینگے لیکن آپ وہان نہ ٹہہرے ت اور تجاوز کر گئے (آگے بڑہ گئے) یہانتک کہ عرفات کو پہونچے تو دیکہا کہ قبہ تیار ہی وادی نمرہ مین آپ اوس مین اترے جب آفتاب ڈہل گیا تو حکم فرمایا قصوا (اونٹنی کا نام ہی) کے لانے کا اوسپر پالان کسا گیا آپ اسپر سوار ہوئی یہان تک کہ وادی کے اندر آئی اور خطبہ سنایا لوگون کو فرمایا تمہاری جانین اور مال تمپر حرام ہین ف یعنی ایک تم مین سے دوسری کا خون نہ کرے نہ اوسکا مال چہینے ت جیسے یہ دن اس مہینے مین اس شہر مین ف یعنی جیسا تم حرام جانتے ہو کسی کے مال لینے کو اور خون کرنیکو اسی طرح اس مہینے مین اور اس شہر مین ہے طرحی ہمیشہ کسی جگہ ہو مسلمان کا خون کرنا یا حق اوسکا مال لینا حرام ہے ت آگاہ ہو خبردار ہو جاؤ ہر بات جاہلیت کی زمانے کے پیرو قدمون کے تلے پامال ہوگئی (یعنی لغو اور باطل ہوگئی اوسکا کچہ اعتبار نہ رہا) اور جتنے خون جاہلیت کی زمانی مین کسی نے کیے تہے سب معاف ہین (یعنی اب اونکا تدارک کچہ نہ ہوگا نہ قصاص نہ دیت) اور اوّل خون جو مین اپنے حلاستے کے خونون مین سے معاف کرتا ہون ابن ربیعہ یا ربیعہ بن الحارث بن عبد المطلب کا ہی (جو آپکے چچازاد بہای تھے) اور وہ دودہ پیتا تہا بنی سعد مین قتل کر ڈالا اوسکو قبیلہ ہذیل کے لوگون نی اور جتنے سود (یا جو متی) جاہلیت کے زمانی کے لوگون پر باقی ہین وہ سب موقوف ہوئی اور پہلا سود جو مین موقوف کرتا ہون اپنا سود ہی عباس بن عبد المطلب (اپنے چچا کا) کیونکہ سود بالکل موقوف ہے ف اسکا یہ مطلب نہین ہین کہ اور سود بالکل موقوف نہین ہین بلکہ مطلب یہ ہی کہ سب سے پہلے لوگون کی تسکین اور تشفی کے لیے مین اپنے عزیز کا سود اوٹہائی دیتا ہون اسواسطے کہ سود مطلقا اوٹہا دیا گیا ہی خواہ کسیکا ہو ف پھر ڈرو اللہ سے عورتون کے باب مین (یعنی اون کے حقوق ہوا قرشوہر کے ذاکرو) کیونکہ تم نی اونکو لیا ہی اپنے قبضی مین اللہ کی امان کے ساتھ (یعنی عہد کیا ہی اون کے حقوق ادا کرنیکا) اور حلال کیا تم نے اون کی شرمگاہ کو اللہ کے حکم سے (فانکحوہن باذن اللہ کم) اور تمہارا حق اونپر یہ ہی کہ نہ آنے دین تمہاری بچہونون پر اوس شخص کو جسکو تم ناپسند کرتے ہو (یعنے نہ اون کو دین گہر مین کسیکو آنیکا بغیر مرضی تمہارے کے) اگر ایسا کرین تو اونکو مارو نہ ایسا سخت (جسے

ہڈی ٹوٹے یا زخم کری) اور اونکا حق تیمار یہ ہے کہ اونکو کہانا کپڑا دو موافق دستور کے اور مین تم مین وہ چیز چھوڑی جاتا ہون اگر تم اوسکو پکڑی رہوگے کبھی گمراہ نہ ہوگے وہ کیا ہی اللہ کے کتاب **ف** قرآن شریف پکڑنے سے یہ مراد ہی کہ اوسکو اول سے اخیر تک سمجھہ سمجھہ کر پڑہی جن جن باتون کا حکم ہی اوپر عمل کری جس سے منع کیا ہی اون سے پرہیز کہے قرآن شریف سے زیادہ معتبر اور پکی کتاب دین اسلام مین کوئی نہین ہی جو مضمون اسمین موجود ہے اوسکو واسطے پھر کسی اور کتاب یا عالم کی حاجت نہین ہی اگر اس مین نہ ملے تو حدیث کی معتبر کتابون مین تلاش کری جیسے صحیحین موطا سنن ابی داؤد وغیرہ اگر ان مین بھی نہ ملے تو کسی عالم دیندار سے تحقیق کرلے یا اگلے کسی مجتہد کے قول پر عمل کرلیوے **ف** اور تم پوچھو جاؤگی قیامت کے روز میرا حال (یعنی پیغمبر نے تم کو اللہ کے حکم پہونچائے یا نہین) پھر تم کیا کہوگے اُنہون نے کہا ہم گواہی دینگے بیشک آپ نے اللہ کا پیام پہونچا اور ادا کیا اور نصیحت کی آپ نے کلمے کی انگلی سے اشارہ کیا اوسکو آسمان کیطرف اُٹھایا پھر لوگونکی طرف جھکایا اور فرمایا یا اللہ گواہ رہ یا اللہ گواہ رہ یا اللہ گواہ رہ پھر بلال نے اذان دی اور تکبیر کہی۔ آپ نے نماز پڑہی ظہر کے پھر تکبیر کہی اور عصر کی نماز پڑہی بیچ مین کچھ نہ پڑہا (یعنی نفل نہ پڑہا) پھر آپ سوار ہوئے قصوا پر اور آئے میدان عرفات مین آئی تو پیٹ اپنی اونٹنی کا پتھرون کے طرف کیا اور جبل مشاۃ کو کہ نام ایک جگہہ کا ہی اپنے سامنے کیا اور قبلے کیطرف منہ کیا اور شام تک ٹھہری رہی یہان تک کہ آفتاب ڈوب گیا اور تہوڑی زردی کم ہوگئی جب گرد آفتاب کا ڈوبا تو اسامہ کو اپنے پیچھے بٹہایا اور عرفات سے مزدلفہ کو لوٹے اور اونٹ کی باگ تنگ کے یہانتک کہ سر اوسکا پالان کے سر لیے لگتا تہا **ف** تاکہ اہستہ چلے اور لوگون کو تکلیف نہ ہو **ف** اور آپ اپنے داہنے ہاتھ سے لوگون کو اشارہ کرتی جاتی تہے آہستہ چلو اے لوگو جب کسے بلندی پر آتے تو ذرا اوسکی باگ کو ڈہیلا کردیتے تاکہ وہ چڑہ جاوی بیچانتک کہ آئے آپ مزدلفہ مین وہان جمع کیا مغرب اور عشا مین ایک اذان سے اور دو تکبیرون سے کہا عثمان راوی نے اور دونو کے بیچ مین سنت یا نفل نہ پڑہا پھر لیٹے یہانتک کہ طلوع ہوئی فجر اوسوقت نماز پڑہی فجر کے جب فجر کہل گئی اوپر کہا سلیمان نے اذان اور اقامت سے پھر سوار ہوئے قصوا پر یہانتک کہ مشعر حرام مین آئے (مشعر حرام ایک پہاڑ ہی مزدلفہ مین) اور اوس پر چڑہی کہا عثمان اور سلیمان نے تو منہ کیا قبلے کیطرف اور اللہ کے حمد کی اور تکبیر کہی زیادہ کیا عثمان نے اور توحید کے پھر آپ وہان ٹھہری رہی یہانتک کہ خوب روشنی ہوگئی بعد اوسکے آپ وہان سے چلی آفتاب نکلنے سے پہلے اور پیچھے بٹہایا فضل بن عباس کو وہ ایک شخص تہے نہایت عمدہ بال والے گورے خوب صورت جب آپ وہان سے چلے تو عورتین ہودون مین بیٹہی جارہی تہین فضل اون عورتون کیطرف دیکہنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتہہ فضل کے منہ پر رکہدیا فضل نے دوسری طرف اپنا منہ پہیرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسری طرف ہاتہہ رکہا اُنہون نے اور طرف منہ پہیرا دیکہتے ہی رہے یہانتک کہ آپ وادی محسر مین آئے (وادی محسر ایک وادی ہی درمیان مین مزدلفہ اور منا کی) جب آپ وہان پہونچے تو اپنی سواری کو حرکت دی تہوڑی (یعنی ذرا تیز چلایا) **ف** سبب تیز چلانے کا یہ تہا کہ اس وادی مین عذاب اترا تہا اصحاب فیل پر یا مشرکین وہان ٹھہرکر تہے آپ نے اون کے مخالفت کی **ف**

پہر سر پیچ دار راہ ہے **جلف** یا درہ راہ ہے جس راہ کو اور سے راہ کو طریق عرصہ کہتے ہیں اور اسکو طریق زمین کہا مار دیا ہاڑہ و کانہ کی **ت** جو جمرہ عقبہ پر جاتی ہے اسکا نام جمرہ ہے پاس عرفہ درخت ہے اور بسات کنکریاں لیکر پھر ان کنکری کو پھینکی اور ہر کنکری ایسی ہو جیسے انگلی میں کہ پھینکتے ہیں پس پھر یہ دانہ باقی رہے) لیکن آپ نے کنکریاں ماریں ہی کے اندر سے پھر ان کو لوٹ کر آپ نے کنکریاں ماریں اور اپنے ہاتھ سے ذبح کیا باقی کو اپنے حضرت علی کو حکم کیا انھوں نے جتنا باقی تھا سب کو ذبح کر دیا اور شریک کیا حضرت علی کو اپنے ہدی میں (یعنی انکو بھی اونٹ دیا جسکو ذبح کر لیں) پھر حکم کیا ایک ایک ٹکڑا اونٹ میں سے ایک ایک پارچہ گوشت لینے کو بہت پارچہ ایک دیگ میں پکایا گیا آپ نے اور علی نے اوکو کھایا اور شوربا اونکا پیا کہا سلیمانی نے پھر آپ سوار ہوئے اور بیت اللہ کیطرف چلے لوگ میں آنکر ظہر پڑھنی بعد اوسکے عبد المطلب کے اولاد پاس آئی وہ زمزم کا پلا رہے تھے آپنے فرمایا کھینچو پانی اے اولاد عبد المطلب کے اگر یہ نہ ہوتا خوف اسکا کہ لوگ تم کو مغلوب کرینگے تمہارے پانی پانے پر تو میں بھی تمہارے ساتھ کھینچتا (لوگ مغلوب کرینگے یعنی اگر میں کھینچنے لگوں گا تو لوگ مجھکو دیکھکر میری پیروی کرینگے اور ایسا ہجوم ہوگا کہ تم کھینچنے سے رک جاؤ گے تو یہ کام تمہارے ہاتھ سے جاتا رہیگا جو بڑے ثواب کا کام ہے) انھوں نے ایک ڈول کھینچکر حضرت کو دیا آپنے اوس میں سے پیا **ف** ایک روایت میں ہے کہ آپنے ظہر کی نماز منا ہی میں پڑھی۔ مگر مرجح یہی ہے کہ مکہ میں پڑھی اور منا میں مثل یہ نفل پڑھا ہوگا **عن** محمد ابن النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی الظہر والعصر باذان واحد بعرفۃ ولم یسبح بینہما واقامتین وصلی المغرب والعشاء یجمع باذان واحد واقامتین **ترجمہ** امام محمد باقر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر عرفات میں ایک ہی اذان سے پڑھی اور درمیان انکی نفل نہیں پڑھا لیکن تکبیر دو ہیں اسطرح مغرب اور عشا کو مزدلفہ میں ایک اذان اور دو اقامت سے پڑھا اور ایک روایت میں ہے کہ ایک ہی اقامت سے پڑھا **عن** جابر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد رفعت لی ہھنا وہنا عرفۃ فقال قد وقفت ھھنا وعرفۃ کلھا موقف ووقفت بالمزدلفۃ فقال قد وقفت ھھنا ومزدلفۃ کلھا موقف **ترجمہ** جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس جگہ سے کھڑا ہوا اور منا سارا کا سارا مقام ہے اور آپ ٹھہرو عرفی میں اور فرمایا میں ٹھہرا اسجگہ اور عرفات سارا ٹھہرنے کی جگہ ہے اور ٹھہرے آپ مزدلفہ میں اور فرمایا میں ٹھہرا اسجگہ اور مزدلفہ سارا ٹھہرنی کی جگہ ہے **عن** جابر فذکر ھذا الحدیث وادرج فی الحدیث عنہ قولہ واتخذ وا من مقام ابراہیم مصلی قال فقرأ فیہا بالتوحید وقل یا یھا الکافرون وقال فیہ قال علی رضی اللہ عنہ بالکوفۃ قال فی ھذا الحرف لم یذکرہ جابر فذھبت محدثا وذکر قصۃ فاطمۃ رضی اللہ عنہا **ترجمہ** جابر سے بھی روایت ہے جو پہلی حدیث پر گزر گئی اس میں بعد اتخذوا من مقام ابراہیم مصلی کے یہ ہے کہ آپنے اوس رکعتوں میں توحید (قل ہو اللہ احد) اور کافرون پڑھا اور اس میں یہ لفظ نہیں ہے کہ حضرت فاطمہ کہا میرے باپ نے حکم دیا ہے اور میں نے شکایت کرنی کیا سبب تھا قصہ فاطمہ کا سو یہ ان روایتوں میں تفاوت ہے **باب** الوقوف بعرفۃ ووقت عرفۃ **عن** عائشۃ قالت کانت قریش ومن دان دینہا یقفون بالمزدلفۃ وکانوا یسمون الحمس وکان سائر العرب یقفون بعرفۃ قالت فلما جاء الاسلام امر اللہ تعالیٰ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یاتی عرفات فیقف بہا ثم یفیض منہا فذلک قولہ تعالیٰ ثم افیضوا من حیث افاض الناس **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے قریش اور جو اوس کے طریقہ پر چلتے تھے مزدلفہ میں ٹھہرا کرتے تھے اور اوکا نام حمس تھا (شجاع اور بہادر کہتے تھے یہ موقف ہی بھا دے گا لوگوں کو) باقی سب عرب عرفات میں ٹھہرتے تھے جب دین اسلام آیا تو اللہ جل جلالہ نے اپنے پیغمبر کو حکم کیا عرفات میں جانیکا اور وہاں ٹھہرنیکا پھر وہاں سے لوٹنے کا بھی فرماتا ہے اس آیت میں ثم افیضوا من حیث افاض الناس پھر لوٹو وہیں سے جہاں سے سب لوگ لوٹتے ہیں یعنی عرفات سے

باب الخروج الی منی وما یکون بہا **عن** ابن عباس قال صلی اللہ علیہ وسلم الظہر یوم الترویۃ والفجر یوم عرفۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھویں تاریخ کی ظہر اور نویں تاریخ کی فجر منا میں پڑھی **عن** عبد العزیز بن رفیع قال سالت انس بن مالک قلت اخبرنی بشیء عقلتہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم این صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظہر یوم الترویۃ فقال بمنی قلت فاین صلی العصر یوم النفر قال بالابطح ثم قال

اھل کیا یفعل المرأۃ ترجمہ عبدالعزیز بن رفیع سے روایت ہے میں نے پوچھا انس بن مالک سے مجھ سے بیان کرو جو باتیں تم نے یاد رکھی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے کہا ظہر پڑھی ہم نے آٹھویں تاریخ انہوں نے کہا منیٰ میں میں نے کہا عصر کہاں پڑھی انہوں نے کہا ابطح میں جیسا کہ تمہارے امیر کرتے ہیں ف یعنی ہلکی خفیف امیر کی مخالفت مت کر ان کی مخالفت سے منع فرمایا حالانکہ اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حال میں بہتر ہے کیونکہ کبھی مخالفت امیر کی موجب فساد اور خرابی کے ہوتی ہے خصوصاً جبکہ حاکم ظالم ہوں تو وہ کسی کی عزت اور بڑوں کا لحاظ نہیں کرتے اور حق بات نہیں سنتے ایذا دیتے برا دیتے تکلیف پہنچاتے زیر مستعد ہوجاتے ہیں ایسی جگہ مستحب یہ ہے کہ ہوسکے تو رک کر دینا ہی بہتر ہے تاکہ اس سے بڑھ کر کوئی خرابی پیدا نہ ہو واللہ اعلم۔ الحمد للہ تمام ہوا پارہ گیارہواں سنن ابوداؤد کی تیسرے پارہ میں سے بعون اللہ جل جلالہ اسکو قبول فرماوے اور بارہویں پارہ شروع کرتا ہوں اللہ کی توفیق سے اور زندگی ہے تو پھر انشاء اللہ حدیث شریف کی خدمت میں تصروف کہنے اور ناواقفیت کا اور غلطی پر ہونے میں

ثم الجزء الحادی عشر ویتلوہ الجزء الثانی عشر ان شاء اللہ تعالیٰ

فہرست پارہ گیارہواں سنن ابوداؤد

صفحہ	باب	صفحہ	باب	صفحہ	باب
۴۱۴	تکبیر کہنے کا طریقہ	۴۳۰	محرم کھیتی لگادے تو کیسا ہے	۴۳۸	رمل کا بیان
۴۱۴	احرام کب باندھے	″	محرم سرمہ لگادے تو کیسا ہے	۴۳۹	طواف میں دعا کرنا
۴۱۶	حج میں شرط لگانے کا بیان	″	محرم غسل کرے تو کیسا ہے	۴۴۰	عصر کی نماز کے بعد طواف کرنے کا بیان
″	حج مفرد کا بیان	۴۳۱	محرم کو نکاح کرنا کیسا ہے	″	قران کرنیوالے کا طواف
۴۱۷	قران کا بیان	″	محرم کو کون سے جانور مارنا درست ہے	″	محرم کا بیان۔
۴۲۵	کیا آدمی دوسرے کی طرف سے حج کرسکتا ہے	۴۳۳	محرم کو کون کا گوشت درست ہے یا نہیں	۴۴۱	صفا اور مروہ کا بیان
۴۲۶	لبیک کا بیان	۴۳۴	محرم کو ٹڈیاں مارنا درست ہے	۴۴۲	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا حال
۴۲۷	لبیک کہنا کب موقوف کرے۔	″	فدیہ کا بیان	۴۴۹	وقوف عرفہ کا بیان
″	عمرہ کرنیوالا لبیک کب موقوف کرے	۴۳۴	حج سے رک جانے کا بیان	″	منا کو جانے کا بیان
″	محرم اپنے غلام کو مارے تو کیسا	۴۳۵	مکہ میں جانے کا بیان		
۴۲۸	سیکھنے کے احرام کی وقت اوتارنا	۴۳۶	جب خانہ کعبہ کو دیکھے تو دونوں ہاتھ اٹھاوے		
″	احرام کے کپڑے کا بیان	″	حجر اسود کو چومنے کا بیان		
۴۲۹	محرم ہتھیار باندھے	۴۳۷	اور ارکان کو مس کرنے کا بیان		
۴۳۰	عورت محرمہ اپنا منہ ڈھانپے تو کیسا	″	طواف واجب کا بیان		
″	محرمہ پچھنا کرنا کیسا ہے	۴۳۸	اضطباع کرنا طواف میں		

آثار السنن

پارہ پارہوان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب الخروج الی عرفۃ عرفات کو جانے کا بیان **عن** ابن عمر قال مذ رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مینی حین صلی الصبح صبیحۃ یوم عرفۃ حتی اتی عرفۃ فنزل بنمرۃ وھی منزل الامام الذی ینزل بہ بعرفۃ حتی اذا کان عند صلوۃ الظہر راح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مھجرا فجمع بین الظہر والعصر ثم خطب الناس ثم راح فوقف علی الموقف من عرفۃ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر کی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو منا سے نماز پڑھ کر چلی نویں تاریخ (عرفہ کے روز) جب عرفات مین پہونچے تو نمرہ مین اوترے (نمرہ ایک موضع ہے قریب عرفات کے) اور وہی امام کے اوترنے کی جگہ ہے عرفات مین (یا وہان ایک مسجد ہے جسکا نام مسجد النمرہ ہے) جب ظہر کا وقت آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سویرے چلے اور جمع کیا ظہر اور عصر مین پھر خطبہ پڑہا **ف** حدیث جابر مین ہے کہ خطبہ پڑہا آپنے نماز سے پہلے اور وہی صحیح ہے اور اس حدیث مین خطبہ سے مراد نصیحت ہے یا وہم ہے ابن عمر کا **ت** پھر چلے اور وقوف کیا موقف مین (عرفات مین ہے) **باب** الرواح الی عرفۃ عرفہ مین کسوقت نکلے نماز کیواسطے **عن** ابن عمر قال لما قتل الحجاج ابن الزبیر ارسل الی ابن عمر ایۃ ساعۃ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یروح فھذا الیوم قال اذا کان ذلک رحنا فلما اراد ابن عمر ان یروح قالوا لہ ترتغ الشمس قال اذا غت قالوا لہ ترتغ اوزاغت قال فلما قالوا لہ قد زاغت ارتحل **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے جب حجاج بن یوسف ثقفی (ظالم مشہور جو میر تھا مکے کا عبدالملک بن مروان کیطرف سے) قتل کیا عبداللہ بن الزبیر رضؓ کو تو عبداللہ بن عمر پاس کہلا بھیجا کسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلتے تھے اسدن انہون نے کہا جب ہم نکلینگے پھر ابن عمر نے ارادہ کیا نکلنے کا لوگون نے کہا ابھی آفتاب نہین ڈھلا انہون نے کہا کیا آفتاب ڈھلا لوگون نے کہا نہین ڈھلا پھر جب لوگون نے کہا ڈھلا اوسوقت ابن عمر نکلے **باب** الخطبۃ علی المنبر بعرفۃ عرفات مین منبر پر خطبہ پڑہنا **عن** رجل من بنی ضمرۃ عن ابیہ او عمہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو علی المنبر بعرفۃ **ترجمہ** ایک شخص سے جو بنی ضمرہ مین سے ہے روایت ہے اوس نے اپنے باپ سے سنا (دونون کا نام معلوم نہین) مین نے رسول اللہ صلعم کو عرفات مین منبر پر خطبہ پڑہتے دیکھا **عن** رجل من لخم عن ابیہ نبیط انہ رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم واقفا بعرفۃ علی بعیر احمر یخطب **ترجمہ** نبیط بن شریط اشجعی کی روایت ہے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سرخ اونٹ پر کھڑے ہوئے خطبہ پڑہتے دیکھا عرفات مین **عن** ھودۃ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب الناس یوم عرفۃ علی بعیر قائم فی الرکابین **ترجمہ** ہودہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مین نے دیکھا خطبہ پڑہتے ہوئے عرفات مین ایک اونٹ پر دونون رکابون پر کھڑے ہوکر **ف** یہی صحیح ہے اور منبر پر خطبہ پڑہنے کی روایت صحیح نہین ہے اسواسطے کہ عرفات مین منبر

منبر رہتا بلکہ خطبہ آپ کا اونٹ پر رہتا ۔ **باب موضع الوقوف بعرفة** عرفات مین کہان ٹھہرے **عن** یزید بن شیبان
قال اتانا ابن مربع الانصاری ونحن بعرفة فی مکان یباعده عمرو عن الامام فقال انی رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الیکم یقول لکم قفوا علی مشاعرکم فانکم علی ارث من ارث ابیکم ابراهیم **ترجمہ** یزید بن شیبان سے روایت ہے
ہمارے پاس ابن مربع الانصاری آئے اور عرفات مین ایسی جگہ پر اترے تھے جس کو عمرو امام سے دور خیال کرتے ہے تو انہون نے
کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھیجا ہوا ہون آپ فرماتے ہین کہڑے ہو اپنی نشانیون کے جگہ پر کیونکہ تم بھی وارث ہو
ابراہیم علیہ السلام کے **ف** مطلب یہ ہے کہ حرم کی حد سے باہر کہڑے ہو جو جگہ ابراہیم علیہ السلام مقرر کی ہے نہ حرم کے اندر جیسی شریف
مشعر حرام مین ٹھہرنا اختیار کر لیا تھا **باب الدفعة من عرفة** عرفات سے لوٹنے کا بیان **عن** ابن عباس قال افاض
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عرفة وعلیه السکینة وردیفه اسامة وقال ایها الناس علیکم بالسکینة
فان البر لیس بایجاف الخیل والابل فما رایته رافعا یدیها عادیة حتی اتی جمعا زاد وهب رفع ف
الفضل بن العباس وقال ایها الناس ان البر لیس بایجاف الخیل والابل فعلیکم بالسکینة قال فما رایتها
رافعة یدیها حتی اتی منی **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے لوٹے اطمینان
اور سہولت سے اور آپ کے ساتھ اسامہ سوار تھے آپ نے فرمایا اے لوگو لازم ہے تم پر آہستہ اطمینان سے چلنا کیونکہ گھوڑون اور اونٹون
کا دوڑانا کچھ نیکی نہین ہے ابن عباس نے کہا پھر مین نے کسی گھوڑے یا اونٹ کو نہ دیکھا جو ہاتھ اٹھائے دوڑتا ہو یہان تک
آپ مزدلفہ مین آئے وہان فضل بن عباس کو اپنے ساتھ بٹھایا اور فرمایا اے لوگو نیکے گھوڑے یا اونٹ دوڑانے کا نام نہین ہے
لازم جانو اطمینان سے آہستہ چلنا ابن عباس نے کہا پھر مین نے کسی گھوڑے یا اونٹ کو نہ دیکھا جو ہاتھ (آگے کے پانو
اون کو ہاتھ کہتے ہین) اوٹھائے دوڑتا ہو (بلکہ سب آہستہ چلنے لگے **عن** کریب انه سال اسامة بن زید قلت
اخبرنی کیف فعلتم او صنعتم عشیة دفعت مع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال جئنا شعب الذی ینیخ
الناس فیه للمغرب فاناخ رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ناقته ثم بال وما قال نهیراق الماء ثم دعا بالوضوء
فتوضأ وضوء الیسیرا لیسبغ جدا قلت یارسول اللہ الصلوة قال الصلوة امامک قال فرکب حتی قدمنا
المزدلفة فاقام المغرب ثم اناخ الناس فی منازلهم ولم یحلوا حتی اقام العشاء وصلی ثم حل الناس رحالهم
فی حدیثه قال قلت کیف فعلتم حین اصبحتم قال ردفه الفضل وانطلقت انا فی سیاق قریش علی رجلی
ترجمہ کریب سے روایت ہے انہون نے پوچھا اسامہ بن زید سے تم نے کیا کیا اور کیون کر کیا جس شام کو تم سوار ہو کر آتے
تھے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انہون نے کہا ہم دس گھاٹی مین آئے جہان لوگ اپنے اونٹون کو بٹھاتے ہین رات کو اور فرض
اور سونے کے لیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا اونٹ بٹھایا پھر پیشاب کیا پھر اوس کے وضو کا پانی منگوایا اور وضو کیا لیکن
بہت مبالغہ نہین کیا وضو مین بلکہ ہلکا وضو کیا مین نے کہا یارسول اللہ اب نماز پڑھیے آپ نے فرمایا نماز آگے چلکر اسامہ نے کہا پھر

آپ سوار ہوئے یہانتک کہ ہم مزدلفہ مین آئے آپ نے مغرب کی نماز پڑہی بعد اوسکے لوگون نی اونٹ بٹہاے اپنے اپنے ٹہکانون مین اور اونکے پیٹ پر سے بوجہہ نہین اوتارے تہے کہ تکبیر ہوئی عشا کی اور آپ نے نماز پڑہی عشا کے پھر لوگون نی اونٹون پر سے بوجہہ اتارے کیسے کہا مین نے پوچہا پھر جب صبح ہوئی تو تم نے کیونکر کیا انہون نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فضل بن عباس سوار ہوئے اور مین پانون پانون قریش کے لوگون کے ساتھ آیا۔ **فلما قال اردف اسامة** [illegible] **ناقته والناس يضربون** الابل يمينا وشمالا لا يلتفت اليهم ويقول السكينة ايها الناس ودفع حين غابت الشمس **ترجمہ** حضرت امیر المومنین علیؓ سے روایت ہی آپ نی پیچہے بٹہایا اسامہ کو پھر اوسط چال سی آپ اونٹ کو چلاتی تہے اور لوگ داہنی بائین اپنے اونٹون کو چلاتے تہے آپ اون کیطرف التفات نہین کرتی تہے اور فرماتی تہے ای لوگو اطمینان سی چلو (آہستہ چلو) اور آپ عرفات سی چلی جب آفتاب ڈوب گیا **عن** عروة انه قال سئل اسامة بن زيد وانا جالس كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسير في حجة الوداع حين دفع قال كان يسير العنق فاذا وجد فجوة نص قال هشام النص فوق العنق **ترجمہ** عروہ سی روایت ہی اسامہ بن زید سی سوال ہوا اور مین بیٹہا ہوا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع مین جب عرفات سی لوٹی کسطرح چلاتی تہی اونٹ کو انہون نے کہا عنق چال سے چلتے تہے (عنق دوڑ کر چلنا مگر بہت نہین پورے کے اوپر) جب پاتی تو نص چال سے چلاتی (نص خوب دوڑ کر چلنا عنق سے زیادہ (یعنی جب راہ صاف ہوتی تو خوب دوڑتے) **عن** اسامة كنت ردف النبي صلى الله عليه وسلم فلما وقعت الشمس دفع رسول الله صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** اسامہ سی روایت ہی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تہا جب آفتاب ڈوب گیا تو آپ لوٹی عرفات سی **عن** اسامة بن زيد انه سمعه يقول دفع رسول الله صلى الله عليه وسلم من عرفة حتى اذا كان بالشعب نزل فبال فتوضأ ولم يسبغ الوضوء قلت له الصلوة فقال الصلوة امامك فركب فلما جاء المزدلفة نزل فتوضأ فاسبغ الوضوء ثم اقيمت الصلوة فصلى المغرب ثم اناخ كل انسان بعيره في منزله ثم اقيمت العشاء فصلاها ولم يصل بينهما شيئا **ترجمہ** اسامہ بن زید سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سی لوٹی یہان تک کہ جب گہاٹی مین آئے اوتری اور پیشاب کیا پہر وضو کیا لیکن پورا وضو نہین کیا (اس سے دو معنی مراد ہو سکتے ہین ایک تو یہ کہ وضو شرعی نہین کیا بلکہ وضو لغوی کیا یعنی منہ ہاتہہ دہو ہی دوسرے یہ کہ وضو شرعی کیا مگر پوری طور سی یعنی تین تین بار ہر عضو کو نہین دہویا بلکہ ایک ایک بار پہلکا وضو کر لیا) مین نے کہا نماز پڑہیے آپ نے فرمایا نماز آگے چلکر پہر سوار ہوئے جب مزدلفہ مین آئے اوتری اور پورا وضو کیا پہر تکبیر ہوئی نماز کے آپ نے مغرب کی نماز پڑہی پہر ہر ایک آدمی نی اپنا اونٹ اپنی ٹہکانے مین بٹہایا بعد اوسکے تکبیر ہوئی عشا کی آپ نے عشا پڑہی اور مغرب و عشا کے بیچ مین کوئی نماز نہ پڑہی **باب** الصلوة يجمع مزدلفہ مین نماز کا بیان **عن** عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى المغرب والعشاء بالمزدلفة جميعا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی مغرب اور عشا مزدلفہ مین ملا کر پڑہین۔ دوسری روایت مین ہی الگ الگ تکبیر سے دو کیونکر نی کہا ہم نماز کو ایک تکبیر سی پڑہا۔ تیسری روایت مین ہے

ہر ایک نماز کے لیے ایک تکبیر کہی اور پہلے نماز کے لیے اذان دی کسی کے بعد نفل پڑہا دوسری روایت میں ہے کہ ہر ایک کے لیے اذان نہیں ہے **عن** عبد اللہ بن مالک قال صلیت مع ابن عمر المغرب ثلاثا والعشاء رکعتین فقال له مالك بن الحرث ما هذه الصلوة قال صلیت هاهنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فهذا المکان باقامة واحدة **ترجمہ** عبد اللہ بن مالک سے روایت ہے میں نے مغرب کی تین رکعتیں اور عشا کی دو رکعتوں عبد اللہ بن عمر رضہ کے ساتھ پڑہیں تو مالک بن الحارث نے ان سے کہا یہ کس طرح کی نماز ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسی دونوں نمازوں کو اسی جگہ پڑہا تھا ایک تکبیر سے **ف** ابو حنیفہ کا یہی قول ہے کہ مغرب اور عشا کے جمع میں ایک ہی تکبیر کافی ہے **عن** سعید بن جبیر وعبد اللہ بن مالک قالا صلینا مع ابن عمر بالمزدلفة للمغرب والعشاء باقامة واحدة فذکر معنی حدیث ابن کثیر **ترجمہ** سعید بن جبیر اور عبد اللہ بن مالک سے روایت ہے ہمنے عبد اللہ بن عمر کے ساتھ مزدلفہ میں مغرب اور عشا پڑہی ایک تکبیر سے **ف** مگر جابر کی روایت میں ہے کہ ایک اذان سے اور دو تکبیروں سے پڑہیں اور وہی صحیح راجح ہے اور اسی پر اتفاق کیا ہے شافعیہ اور حنابلہ نے **عن** سعید بن جبیر قال افضنا مع ابن عمر فلما بلغنا جمعا صلی بنا المغرب والعشاء باقامة واحدة ثلاثا واثنتین فلما انصرف قال لنا ابن عمر هکذا صلی بنا رسول الله صلی الله علیه وسلم فی هذا المکان **ترجمہ** سعید بن جبیر نے کہا ہم عرفات سے عبد اللہ بن عمر رضہ کے ساتھ لوٹے جب مزدلفہ میں پہونچے تو انہوں نے مغرب اور عشا کی ایک ہی تکبیر سے تین رکعتیں مغرب کی پڑہیں اور دو عشا کی جب فارغ ہوئے تو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ اسی جگہ اسی طرح نماز پڑہی **ف** یعنی ایک اقامت سے یہ مؤید ہے ابو حنیفہ کے مذہب کو **عن** سلمة قال رایت سعید ابن جبیر اقام بجمع فصلی المغرب ثلاثا ثم صلی العشاء رکعتین ثم قال شهدت ابن عمر صنع فی هذا المکان مثل هذا وقال شهدت رسول الله صلی الله علیه وسلم صنع مثل هذا فی هذا المکان **ترجمہ** سلمہ بن کہیل سے روایت ہے میں نے سعید بن جبیر کو دیکھا انہوں نے تکبیر کہے مزدلفہ میں اور مغرب کے تین رکعتیں پڑہیں پھر عشا کے دو رکعتیں پڑہیں بعد اسکے کہا میں ابن عمر رضہ کے ساتھ تھا انہوں نے اسی جگہ ایسا ہی کیا اور ابن عمر نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا انہوں نے اسی جگہ ایسا ہی کیا **عن** سلیم قال اقبلت مع ابن عمر من عرفات الی المزدلفة فلم یکبر ولم یفتر من التکبیر والتهلیل حتی اتینا المزدلفة فاذن واقام واسر انسانا فاذن واقام فصلی بنا المغرب ثلاث رکعات ثم التفت الینا فقال الصلوة فصلی بنا العشاء رکعتین ثم دعا بعشائه قال واخبرنی خالد بن عمر بمثل حدیث ابی عن ابن عمر قال فقیل لابن عمر فی ذلك فقال صلیت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم هکذا **ترجمہ** سلیم سے روایت ہے میں عبد اللہ بن عمر کے ساتھ عرفات سے مزدلفہ کو آیا وہ کسیطرح تھکتے نہ تھے تکبیر اور تہلیل سے یہاں تک کہ آئے ہم مزدلفہ کو (یعنی برابر تکبیر تہلیل کیے جاتے تھے موقوف نہ کرتی تھی) تو انہوں نے اذان دی اور اقامت کہی کسی کو حکم کیا اوس نے اذان دی اور اقامت کہی پھر انہوں نے مغرب کے تین رکعتیں پڑہیں بعد اوسکے ہماری طرف متوجہ ہوئے

اور کہا نماز پڑہو نماز عشا کی دو رکعتین پڑہین پھر شب [redacted] یا ہشت کی مجھ سے حجاج بن عمر نے ایسا ہی بیان کیا جیسے میری باب پہلے ابن عمر سے روایت کیا کہا کہ ابن عمر سے لوگون نے اس باب مین ذکر کیا انہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسی طرح نماز پڑہی **عن** ابن مسعود قال ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی صلاۃ الا لوقتہا الا بجمع فانہ جمع بین المغرب والعشاء بجمع وصلی صلوۃ الصبح من الغد قبل وقتہا **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی نہین دیکھا نماز پڑہتے ہوئے مگر اپنے وقت پر مگر مزدلفہ مین وہان آپ نے جمع کیا مغرب اور عشا مین اور صبح کی نماز دوسرے دن معمولی وقت سے پہلی پڑہی **ف** یعنی اندہیری مین پڑہی روز اسقدر کرتے تہے یہ مؤید ہی ابوحنیفہ کے مذہب کو **عن** علی فلما اصبح یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ووقف علی قزح فقال ہذا قزح وہو الموقف وجمع کلہا موقف وخرت ہاہنا ومنی کلہا منحر فانحروا فی رحالکم **ترجمہ** حضرت علی رض سے روایت ہی جب صبح ہوئی (مزدلفہ مین) اور کہڑے ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبل قزح کے پاس فرمایا یہ قزح ہے یہی وقوف کی جگہ ہی اور مزدلفہ سارا وقوف کی جگہ ہی اور مین نے یہان نحر کیا اور منا ساری نحر کیجگہ ہے تم اپنے ٹہکانون مین نحر کرو **عن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وقفت ہاہنا بعرفۃ وعرفۃ کلہا موقف ووقفت ہاہنا بجمع وجمع کلہا موقف وخرت ہاہنا ومنی کلہا منحر فانحروا فی رحالکم **ترجمہ** جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین عرفات مین یہان ٹہرا اور عرفات سارا ٹہرنی کیجگہ ہے اور مین مزدلفہ مین یہان پر ٹہرا اور مزدلفہ ساری ٹہرنے کیجگہ ہے اور مین نے یہان نحر کیا اور ساری منا نحر کیجگہ ہے تم نحر کرو اپنے ٹہکانون مین **عن** جابر بن عبداللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کل عرفۃ موقف وکل منی منحر وکل المزدلفۃ موقف وکل فجاج مکۃ طریق ومنحر **ترجمہ** جابر بن عبداللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سارا میدان عرفات کا ٹہرنے کیجگہ ہے اور سارا منا نحر کی جگہ ہے اور سارا مزدلفہ ٹہرنے کیجگہ ہی اور جتنی راستی مکہ کی ہین سب چلنے کیجگہ ہین اور شب مین نحر درست ہی **عن** عمرو بن میمونۃ قال قال عمر بن الخطاب کان اہل الجاہلیۃ لا یفیضون حتی یروا الشمس علی ثبیر فخالفہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدفع قبل طلوع الشمس **ترجمہ** عمرو بن میمونہ سے روایت ہی عمر بن الخطاب نے کہا جاہلیت کے لوگ مزدلفہ سے نہین لوٹتے تہے جبتک آفتاب کو ثبیر پر نہ دیکھ لیتے (ثبیر ایک پہاڑ ہی یعنی جبتک آفتاب نہ نکل لیتا) آپ نے اون کے مخالفت کی اور آفتاب نکلنے سے پہلے لوٹ آئے **باب التعجیل من جمع** مزدلفہ سے جلدی لوٹ جانا **عن** ابن عباس یقول انا ممن قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ المزدلفۃ فی ضعفۃ اہلہ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی مین بہی اون لوگون مین تہا جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضعیف جان کر اپنے لوگون مین سے مزدلفہ کی رات کو آگے بہیجدیا تہا (منا کیطرف تاکہ ہجوم کیوقت تکلیف نہ ہو) **عن** ابن عباس قال قدمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ المزدلفۃ اغیلمۃ بنی عبدالمطلب علی حمرات فجعل یلطح افخاذنا ویقول بنی لا ترموا الجمرۃ حتی تطلع الشمس

ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اور کمزوروں کو بنی عبدالمطلب میں سے گدھوں پر سوار کر کے آگے بھیجدیا تھا۔ مزدلفہ کی رات کو اور ہماری رانوں پر آپ نرمی سے مارتے تھے اور فرماتے تھے (پیارسے) اے چھوٹے بچو میرے سے مت مارنا کنکریاں جبتک آفتاب نہ نکلے ف عورتوں اور بچوں کو پہلے سے منا میں روانہ کر دینا درست ہے تاکہ وہ ہجوم سے پہلے کنکریاں مارنے سے فارغ ہو جاویں عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقدم ضعفاء اھلہ بغلس ویأمرھم یعنی لا یرمون الجمرۃ حتی تطلع الشمس ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لوگوں میں سے جو ضعیف ہوتے ہے (جیسے عورتیں اور بچے) انکو اندھیری رات منا کو روانہ کر دیتے تھے اور فرماتے تھے کنکریاں نہ مارنا جبتک آفتاب نہ نکلے عن عائشۃ انھا قالت ارسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم بام سلمۃ لیلۃ النحر فرمت الجمرۃ قبل الفجر ثم مضت فافاضت وکان ذلک الیوم الیوم الذی یکون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عندھا ترجمہ حضرت عائشہ رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بی بی ام سلمہ کو دسویں شب کو روانہ کر دیا (منا کیطرف) انہوں نے فجر ہونے سے پہلے کنکریاں ماریں اور مکہ جاکر طواف الافاضہ کر آئیں کیونکہ یہ دن اتفاق سے وہ دن تھا جسدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس رہا کرتے تھے (اس سبب سے وہ جلد ارکان سے فارغ ہو گئیں تاکہ رسول اللہ ص کو تکلیف نہ ہو) عن اسماء انھا رمت الجمرۃ قلت اتارمینا الجمرۃ بلیل قالت انا کنا نصنع ھذا علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ اسماء سے روایت ہی انہوں نے کنکریاں مارنے رات کو اور کہا ہم ایسا ہی کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں (یہ شافعی کے مؤید ہی جو کہتے ہی کنکریاں نصف شب کے بعد درست جانتے ہیں

عن جابر قال افاض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ السکینۃ وامرھم ان یرموا بمثل حصی الخذف واوضع فی وادی محسر ترجمہ جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ سے بوقت اطمینان اور سہولت سے اور حکم کیا چھوٹے چھوٹے کنکریاں مارنیکا اور تیز کیا اپنی سواری کو وادی محسر میں **باب** یوم الحج الاکبر حج اکبر کا دن کونسا ہی

عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقف یوم النحر بین الجمرات فی الحجۃ التی حج فقال ای یوم ھذا قالوا یوم النحر قال ھذا یوم الحج الاکبر ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دسویں تاریخ کہ ہی جمرات کے پاس حج میں اور لوگوں سے پوچھا یہ کونسا دن ہی لوگوں نے کہا یوم النحر آپ نے فرمایا یوم الحج الاکبر ف کلام اللہ میں آیا ہی اس سے مراد یہی یوم النحر ہی حج اکبر حج کو کہتے ہیں اور حج اصغر عمرہ کو ۔ ابی ھریرۃ قال بعثنی ابوبکر فی مؤذنین یوم النحر بمنی ان لا یحج بعد العام مشرک ولا یطوف بالبیت عریان ویوم الحج الاکبر یوم النحر والحج الاکبر الحج ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی ابوبکر صدیق رضنے مجھے بھیجا یوم النحر کے دن پکارنیکو کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی ننگا ہو کر طواف نہ کرے اور حج اکبر حج کو کہتے ہیں اور یوم الحج الاکبر سے یوم النحر مراد ہی (مشرکین جاہلیت میں ننگے ہو کر طواف کیا کرتی تھی) **باب** التعریس بالمحرم ماہ محرم کون سے مہینے میں عن ۔ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

خطب بحجة فقال ان الزمان قد استدار كهيئته يوم خلق الله السموت والارض السنة اثنا عشر
شهرا منها اربعة حرم ثلاث متوالية ذو القعدة وذو الحجة والمحرم ورجب مضر الذي بين جمادى وشعبان
ترجمہ ابوبکرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ میں خطبہ پڑہا تو فرمایا زمانہ پلٹ کر پھر ویسا ہی ہوگیا جیسا تہا
اوسدن جسدن بنایا اللہ نے آسمان اور زمین کو (یعنی ہر چند زمانہ بدلتا جاتا ہے لیکن اولٹ پلٹ کر پھر وہی مہینا آتا ہے جو گزر گیا)
سال بارہ مہینے کا تہا چار اون میں سے حرام ہیں - ذی قعدہ اور ذی حجہ اور محرم پے در پے مہینے تینوں اور ایک رجب مضر کا
جو جمادی الاخرے اور شعبان کے بیچ میں ہے ف رجب مضر کی طرف منسوب کیا کیونکہ مضر کے لوگ اوس کے بہت تعظیم کرتے تہے
اور زمانہ پھر ویسا ہی ہوگیا اس سے مراد یہ ہے کہ مشرکین مہینوں میں غلط کیا کرتے تہے اور اپنی خواہش کے موافق ایک مہینے کو دوسرا
مہینہ کر دیتے تہے کبھی رجب کو شعبان کہتے اور کبھی شعبان کو رجب کر دیتے تو آپ نے فرمایا اب تبدل نہ کیا کرو اور یہ مہینہ بتحقیق ذوالحجہ
ہے پس اب یاد رکھو اور اوسکو گڑبڑ نہ کرو عن ابی بکرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعناہ ابوبکرہ سے ایسا ہی مروی
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے باب من لم یدرك عرفة جس نے وقوف عرفہ نہ پایا عن عبد الرحمن بن یعمر الدیلی
قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو بعرفة فجاء ناس من اھل نجد فامروا رجلا فنادی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کیف الحج فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنادی الحج الحج یوم عرفة من جاء قبل صلوة الفجر
من لیلة جمع فقد تم حجه ایام منی ثلاثة فمن تعجل فی یومین فلا اثم علیه ومن تاخر فلا اثم علیه قال ثم
ارد ف رجلا خلفه فجعل ینادی بذلك ترجمہ عبدالرحمن بن یعمر دیلی سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
آیا اور آپ عرفہ میں تہے تو چند آدمی نجد والوں میں سے آئے اور ایک شخص کو حکم کیا اوس نے پکارا یا رسول اللہ حج کیونکر
ہے آپ نے بھی ایک آدمی کو حکم کیا اوس نے پکارا حج عرفہ کے دن ہے جو شخص دسویں شب کو فجر سے پہلے وہاں آجاوے گا اوس
کا حج پورا ہو جاوے گا اور منا میں رہنے کے تین دن ہیں جو کوئی دو ہی دن کے بعد (بارہویں تاریخ کو) چلا جاوے تو بھی کچھ گناہ
نہیں پھر آپ نے اپنی کے پیچھے بٹھا لیا وہ بھی پکارتا جاتا تہا ف اس حدیث سے بہی معلوم ہوا کہ عرفات میں ٹھہرنا
فرض ہے اور اوسکا وقت نویں تاریخ کے زوال سے لیکر دسویں شب کے طلوع فجر تک ہے اس لیئے میں اگر ایک ساعت بہی عرفات میں
ٹھہر جاویگا تو حج مل جاویگا عن عروة بن مضرس الطائی قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالموقف یعنی بجمع قلت یا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جئت من جبل طی اکللت مطیتی واتعبت نفسی واللہ ما ترکت من جبل الا وقفت علیه فهل لی
من حج فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادرك معنا هذه الصلاة واتی عرفات قبل ذلك لیلا او
نهارا فقد تم حجه وقضی تفثه ترجمہ عروہ بن مضرس طائی سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا موقف
میں یعنے مزدلفہ میں میں نے کہا یا رسول اللہ میں طی کے پہاڑوں سے چلا آتا ہوں میں نے اپنے اونٹنی کو تہکا مارا اور اپنی تئیں
بہی تہکا ڈالا قسم خدا کے راستے میں کوئی ٹیکرہ مجھ نہیں چہوڑا کہ میں اوسپر نہ ٹھہرا ہوں تو میرا حج درست ہوا یا نہیں رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہمارے ساتھ اس نماز کو پاوے (یعنی مزدلفی میں مغرب اور عشا ہمارے ساتھ پڑھی) اور اس سے پہلی رات یا دن کو عرفات میں ٹھہر چکا ہو تو اس کا حج پورا ہو گیا وہ اپنا میل کچیل دور کرے **ف** یعنی منا میں آکر کنکریاں مار کر قربانی کر کے احرام کھولڈالے میل کچیل دھووے نہاوے **باب** النزول بمنی منا میں اترنے کا بیان **عن** رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خطب الناس صلے اللہ علیہ وسلم الناس بمنی وترھم منازلھم فقال لینزل المھاجرون ھاھنا واشار الی میمنۃ القبلۃ والانصار ھاھنا واشار الی میسرۃ القبلۃ ثم لینزل الناس حولھم **ترجمہ** عبدالرحمن بن معاذ سے روایت ہے انہوں نے سنا ایک شخص سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھا کہ خطبہ سنایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو منا میں اور اوتارا ان کو اپنی ٹھکانوں میں آپ نے فرمایا مہاجر یہاں اتریں اور اشارہ کیا قبلہ کی داہنی طرف انصار یہاں اتریں اور اشارہ کیا قبلے سے بائیں طرف پھر اور لوگوں کو فرمایا کہ مہاجر اور انصار کے گرد اتریں **باب** ای یوم یخطب بمنی منا میں کس دن خطبہ پڑھی **عن** رجلین من بنی ابی بکر قالا ما رأینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطب بمنی اوسط ایام التشریق ونحن عند راحلتہ وھی خطبۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التی خطب بمنی **ترجمہ** دو شخصوں سے روایت ہے بنی بکر میں سے کہا انہوں نے دیکھا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ پڑھتے تھے ایام تشریق کے بیچ والی دن میں (یعنی بارھویں تاریخ) اور ہم آپ کی اونٹنی کے پاس تھے اور یہی خطبہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو آپ نے منا میں پڑھا تھا **عن** سراء بنت نبھان وکانت ربۃ بیت فی الجاھلیۃ قالت خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الرؤس فقال ای یوم ھذا قلنا اللہ ورسولہ اعلم قال الیس اوسط ایام التشریق **ترجمہ** سراء بنت نبھان سے روایت ہے وہ ایک گھر والی تھی جاہلیت میں (جس میں بت رکھے کرتی تھے) کہا خطبہ سنایا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم الرؤس یعنے دوسری دن قربانی کے پھر فرمایا یہ کون سا دن ہے ہم نے کہا اللہ اور اوسکا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا کیا یہ بیچ کا دن نہیں ہے ایام تشریق میں سے (یعنی بارھویں دن) ایام تشریق گیارھویں بارھویں تیرھویں تاریخ کو کہتے ہیں ذی حجہ کے **باب** من قال خطب یوم النحر جس نے کہا یوم النحر میں خطبہ پڑھی **عن** الحارث قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب الناس علی ناقتہ العضباء یوم النحر **ترجمہ** حارث بن زیاد سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ پڑھتے دیکھا اپنی اونٹنی پر جسکا نام عضباء تھا عیدالاضحے کے روز منا میں عضباء وہی قصوی ہے یا اور ہے **عن** ابی امامۃ یقول سمعت خطبۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی یوم النحر **ترجمہ** ابوامامہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ سنا منا میں نحر کے روز (دسویں تاریخ) **باب** ای وقت خطب یوم النحر یوم النحر میں کس وقت خطبہ پڑھی **عن** رافع قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب الناس بمنی حین ارتفع الضحاء علی بغلۃ شھباء وعلی رضی اللہ عنہ یعبر عنہ والناس بین قاعد وقائم **ترجمہ** رافع بن عمر منزنی سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ خطبہ سنا رہے تھے لوگوں کو منا میں جب بلند ہوا آفتاب (نحر کے دن) ایک خچر

جو سفید رنگ تہا اور علی آپ کیطرف سے لوگون کو سمجہاتے تہے اور والون کو سناتی تھی، بچہ تو کہ کہرہی تہی بچہ یہ کہتی ہی) **باب** ما یذکر الامام فی خطبتہ بمنی امام منا کے خطبہ مین کیا بیان کرے **عن** عبد الرحمن بن معاذ التیمی قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی فتحت اسماعنا حتی کنا نسمع ما یقول ونحن فی منازلنا فطفق یعلمہم مناسکہم حتی بلغ الجمار فوضع اصبعیہ السبابتین ثم قال تحصی الخذف فرام المہاجرین فنزلوا فی مقدم المسجد وامر الانصار فنزلوا من وراء المسجد ثم نزل الناس بعد ذلک **ترجمہ** عبد الرحمن بن معاذ تیمی سے روایت ہی خطبہ سنایا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منا مین گویا کہ کان ہمارے جو آپ فرماتے تہے ہم سن لیتے تہی اور ہم اپنے ٹہکانون مین تھے (یہ معجزہ تھا) آنحضرت (کا) آپ نے شروع کیا سکہانا ارکان حج کا یہان تک کہ پہونچے کنکریان مارنے تک آپ نے کلمے کی دو انگلیون کو کہکر فرمایا کہ چہوٹے چہوٹے کنکریان مارو پہر حکم کیا مہاجرین کو وہ اوتری مسجد کے پیش مین پہر انصار کو وہ اوتر مسجد کے پیچہے بعد اوسکے اور لوگ اوتری **باب** یبیت بمکۃ لیالی منی کہ راتون مین مکہ مین رہنا کیسا ہی **عن** حرملۃ والی حرمیز الشک من یحیی انہ سمع عبد الرحمن بن فروخ یسال ابن عمر قال انا نشتری الابل من الاعراب فیاتی احدنا مکۃ فیبیت علی المال فقال اما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبات بمنی وظل **ترجمہ** عبد الرحمن بن فروخ نے عبد اللہ بن عمر سے پوچہا ہم لوگون کہ مال بیچا کرتے ہین (تو ہماری پاس بہت سے اسوال ہا کرتی ہین) کیا ہم مین سے کوئی منا کے راتون مین مکے مین جاکر مال کے پاس رہے انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو رات کو منا مین رہا کرتے تہے **ف** تو تمہارا مکے مین رہنا خلاف سنت اور ناجائز ہوگا بعضون نے ضرورت کیوقت اسکی اجازت دی ہی جیسی دوسری حدیث مین آیا ہی **عن** ابن عمر قال استاذن العباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یبیت بمکۃ لیالی منی من اجل سقایتہ فاذن لہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر روایت ہی حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اجازت چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منا کی راتون مین مکے مین رہنے کے پانی پلانی کے لیے آپ نے اجازت دی **باب** الصلوۃ بمنی کہ منا مین نماز کا بیان **عن** عبد الرحمن بن یزید قال صلی عثمان بمنی اربعا فقال عبد اللہ صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین ومع ابی بکر رکعتین ومع عمر رکعتین زاد غیر حفص ومع عثمان صدرا من امارتہ ثم اتمہا ثم تفرقت بکم الطرق فلو وددت ان لی من اربع رکعات رکعتین متقبلتین قال الاعمش فحدثنی معاویۃ بن قرۃ عن اشیاخہ ان عبد اللہ صلی اربعا قال فقیل لہ عبت علی عثمان ثم صلیت اربعا قال الخلاف شر **ترجمہ** عبد الرحمن بن یزید سے روایت ہی عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے منا مین چار رکعتین پڑہین عبد اللہ بن مسعود نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ دو ہی رکعتین پڑہین (قصر کیا) اور ابو بکر کے ساتہہ بہی دو اور عمر کے ساتہہ بہی دو اور شروع خلافت مین تمہارے ساتہہ بہی دو پہر عثمان پوری پڑہنے لگے (کیونکہ قصر اور اتمام دونون سنت ہین یا انہون نے نیت اقامت کی کر لی ہوگی) ایک روایت مین ہی ابن مسعود نے کہا پہر تمہاری راہین مختلف ہوگئین اور مجہے

دو رکعتین جو قبول ہوتی ہیں چار سے بہتر معلوم ہوتے ہیں ایکبار ابن مسعود نے بھی چار رکعتین پڑھیں لوگوں نے کہا تم نے توطعن کیا تھا حضرت عثمان پر چار پڑھنے کا اب تم خود چار پڑھنے لگے انہوں نے کہا مجھے برا معلوم ہوتا ہے پس جب سب چار پڑھنے لگے تو میں بھی چار پڑھنے لگا **عن الزہری** ان عثمان انما صلی بمنی اربعا لانہ اجمع علی الاقامۃ بعد الحج **ترجمہ** زہری سے روایت ہے کہ حضرت عثمان نے منا میں چار رکعتیں اس لیے پڑھیں کہ انہوں نے اقامت کے نیت کی یعنی حج کے بعد **عن ابراہیم** قال ان عثمان صلی اربعا لانہ اتخذھا وطنا **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ عثمان نے چار رکعتیں اس سبب سے پڑھیں انہوں نے منا کو وطن بنایا تھا (وہاں نکاح کیا تھا) **عن الزہری** قال لما اتخذ عثمان الاموال بالطائف واراد ان یقیم بھا صلی اربعا قال ثم اخذ بہ الائمۃ بعدہ **ترجمہ** زہری سے روایت ہے جب حضرت عثمان نے اپنی جاگیریں مقرر کیں طائف میں اور قصد کیا اقامت کا وہاں تو چار رکعتیں پڑھیں پھر لوگوں نے بھی اختیار کر لیا **عن الزہری** ان عثمان بن عفان انما اتم الصلوۃ بمنی من اجل الاعراب لانھم لم یروا عام قط فصلی بالناس اربعا لیعلمھم ان الصلوۃ اربع **ترجمہ** زہری سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان نے پورا پڑھا نماز کو منا میں اس واسطے کہ اس سال جنگلی اور بدوی لوگ بہت آئے تھے تو انہوں نے چار رکعتیں پڑھیں تاکہ ان لوگوں کو معلوم ہو کہ اصل چار رکعتیں ہیں نہ دو رکعتیں جو قصر میں ہوتی ہیں) **باب** القصر لاھل مکۃ اہل مکہ منا میں قصر کریں **عن** حارثۃ بن وھب الخزاعی وکانت امہ تحت عمر فولدت عبید اللہ بن عمر قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی والناس اکثر ما کانوا فصلی بنا رکعتین فی حجۃ الوداع **ترجمہ** حارثہ بن وہب خزاعی کے ان عمر کے نکاح میں تھیں ان کے پیٹ سے عبید اللہ بن عمر پیدا ہوئے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی منا میں اور لوگ بہت تھے آپ نے دو رکعتیں پڑھیں حجۃ الوداع میں **ف** حالانکہ حارث کا گھر مکے میں تھا یہی قول ہے اکثر علماء کا کہ اہل مکہ منا اور عرفات میں قصر کریں **باب** رمی الجمار کنکریاں مارنے کا بیان **عن** عمرو بن الاحوص عن امہ قالت رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرمی الجمرۃ من بطن الوادی وھو راکب یکبر مع کل حصاۃ ورجل من خلفہ یسترہ فسالت عن الرجل فقالوا الفضل بن عباس وازدحم الناس فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ایھا الناس لا یقتل بعضکم بعضا واذا رمیتم الجمرۃ فارموا بمثل حصی الخذف **ترجمہ** عمرو بن الاحوص سے روایت ہے انہوں نے اپنی ماں سے روایت کیا کہا دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رمی کرتے تھے بطن وادی سے (یعنی وادی کے نیچے سے اتر کر) نہ اوپر کی جانب سے) جمرہ عقبہ پر اور آپ سوار تھے کہتے ہیں کنکری تکبیر کہتے اور ایک شخص آپ کے پیچھے تھا وہ آپ پر سایہ کر رہا تھا میں نے پوچھا یہ شخص کون ہے لوگوں نے کہا فضل عباس اور لوگوں نے ہجوم کیا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو مت قتل کرو ایک تم میں کا دوسرے کو یعنی ہجوم کے وجہ سے ایک دوسرے کو کچل نہ ڈالے ایسا نہ ہو وہ مر جاوے یا زخمی ہو جاوے) اور جب تم کنکریاں مارو تو چھوٹے چھوٹے کنکریوں سے مارو **عن** عمرو بن الاحوص عن امہ قالت رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند جمرۃ العقبۃ راکبا ورایت

بیت اصابعہ جمرۃ فرمی ودمی الناس ترجمہ عمرو بن الاحوص سے روایت ہے انہوں نے اپنی ماں سے سنا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمرہ عقبہ پر سوار دیکھا اور آپ کے انگلیوں میں کنکریاں نہیں آپ نے رمی کے اور لوگوں نے پھینکے رمی کی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جمرہ عقبہ کے رمی سوار ہو کر کرنا درست ہے عن ابن عمر انہ کان یرمی الجمار فی الایام الثلاثۃ بعد یوم النحر ماشیا ذاھبا وراجعا ویخبر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعل ذلک ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے وہ کنکریاں مارتے تین دن تک بعد یوم النحر کے پیادہ آیا کرتی تھی سو پیدل آتی تھی اور پیدل ہی جاتے تھے اور بیان کرتی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے ف اس سے معلوم ہوا کہ پیادہ ہو کر رمی کرنا افضل ہے عن جابر بن عبداللہ یقول رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرمی علی راحلتہ یوم النحر یقول لتاخذوا مناسککم فانی لا ادری لعلی لا احج بعد حجتی ھذہ ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر رمی کرتے تھے یوم النحر کو اور فرماتے تھے یاد کر لو ارکان اپنے شاید میں اس حج کے بعد دوسرا حج نہ کروں ف ایسا ہی ہوا کہ آپ اس حج سے لوٹ کر مدینہ میں آئے اور دوسری سال بیمار ہوئے اور وفات پائی پس اس حج کا نام حجۃ الوداع ہوا گویا آپ رخصت ہوئے تھے سب سے عن جابر بن عبداللہ یقول رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرمی علی راحلتہ یوم النحر ضحی فاما بعد ذلک فبعد زوال الشمس ترجمہ جابر سے روایت ہے میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رمی کرتے ہوئے اونٹنی پر سوار ہو کر یوم النحر کے روز چاشت کے وقت اور بعد اس کے آفتاب ڈھلے پر (یعنے دسویں تاریخ کے روز طلوع آفتاب کے بعد ہوتے اور گیارہویں بارہویں کے بعد زوال آفتاب کے) عن وبرۃ قال سالت ابن عمر متی ارمی الجمار قال اذا رمی امامک فارم فاعدت علیہ المسئلۃ فقال کنا نتحین زوال الشمس فاذا زالت الشمس رمینا ترجمہ وبرہ سے روایت ہے میں نے ابن عمر سے پوچھا کب کنکریاں ماروں انہوں نے کہا جب تیرا امام کنکریاں مار چکے اوسوقت میں نے پھر یہی سوال کیا انہوں نے کہا ہم تو زوال آفتاب کے منتظر رہتے تھے جب آفتاب ڈھل جاتا تھا اوسوقت کنکریاں مارتے عن عائشۃ قالت افاض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من آخر یومہ حین صلی الظھر ثم رجع الی منی فمکث بھا لیالی ایام التشریق یرمی الجمرۃ اذا زالت الشمس کل جمرۃ بسبع حصیات یکبر مع کل حصاۃ ویقف عند الاولی والثانیۃ فیطیل القیام ویتضرع ویرمی الثالثۃ ولا یقف عندھا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید قربان کے آخر دن میں طواف فرض کیا جب ظہر کے پڑھی پھر منی میں آکر تشریق کے دنوں میں وہاں ٹھہرے (یعنے گیارہویں بارہویں تیرہویں کی) ترجمرہ کو سات سات کنکریاں مارتے دوپھر ڈھلی ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے اور اول اور دوسرے جمرہ کے پاس دیر تک ٹھہر کر رو رو کر دعا کرتے اور تیسری جمرہ کو کنکریاں مار کر نہ ٹھہرتے ف عید قربان کے آخر دن میں (یعنے جب تیسرا پہر ہو ظہر کی نماز پڑھ کر آپنے سے مکہ کو پھر اور طواف الافاضہ (طواف الزیارۃ) ادا کیا عن ابن مسعود قال لما انتھی الی الجمرۃ الکبری جعل البیت عن یسارہ

ومن عن يمينه ورمى الجمرة بسبع حصيات وقال هكذا رمى الذي انزلت عليه سورة البقرة ترجمہ عبد اللہ
بن مسعود سے روایت ہی جب وہ جمرہ عقبہ پاس آئے تو خانہ کعبہ کو اپنی بائین طرف کیا اور منا کو داہنی طرف اور جمرہ پر سات کنکریان
ماریں پھر کہا اسی طرح رمی کی اُس شخص نے جس پر سورہ بقر اتری (یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سورہ بقرہ کے تخصیص کیلیے
کہ اس سورت مین احکام حج کے مذکور ہین اور رمی کے مسائل بھی مذکور ہین) عن عاصم ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رخص
لرعاء الابل في البيوتتيرمون يوم النحر ثم يرمون الغد او من بعد الغد بيومين ويرمون يوم النفر
ترجمہ عاصم بن عدی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اونٹ چرانیوالون کو رخصت دی رات کو منا مین رہنے کے
اور حکم کیا دن کو رمی کرنیکا یوم النحر کو پھر دوسری دن یا تیسری دن دونون کی پھر اگر رمین تو چوتھے دن بھی رمی کرین ف
یعنی افضل یہ ہے کہ دوسری دن گیارہوین تاریخ پھر رمی کرین اگر نہ ہوسکی تو بارہوین تاریخ گیارہوین کے بہے رمی کرلین عن عدی
ابن البيلمي صلى الله عليه وسلم رخص للرعاء ان يرموا يوما ويدعوا يوما ترجمہ عدی بن عاصم سے روایت ہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی چرانیوالونکو ایک دن رمی کرنے کے ایکدن ناغہ کرنے کے عن قتادة قال سمعت
ابا المجلز يقول سألت ابن عباس عن شئ من امر الجمار فقال ما ادري ارماها رسول الله صلى الله عليه وسلم
بسبع او بسبع قترجمہ قتادہ سے روایت ہی مین نے سنا ابا مجلز سے کہتے تھے مین نے پوچھا ابن عباس سے رمی جمار کا حال انہون نے
کہا مجھے معلوم نہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ کنکریان ماریں یا سات کنکریان ف مگر اور روایتون سے سات
کنکریان ہر جمرہ پر مارنا ثابت ہے عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رمى احدكم جمرة العقبة
فقد حل له كل شئ الا النساء ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی تم مین
سے رمی کرلی جمرہ عقبہ کے تو سب چیزین اوسکو درست ہوجاوینگی سوا عورتون کی ف یعنی عورتون سے صحبت کرنا درست
نہوگا جب طواف الزیارۃ کرلی تو وہ بھی درست ہوجاویگا باب الحلق والتقصير سر منڈانے اور بال کترانی کا بیان
عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اللهم ارحم المحلقين قالوا يا رسول الله والمقصرين قال
اللهم ارحم المحلقين قالوا يا رسول الله والمقصرين قال والمقصرين ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ رحم کر حلق کرنیوالون پر صحابہ نے کہا یا رسول اللہ اور قصر کرنیوالون پر آپ نے فرمایا یا اللہ رحم
کر حلق کرنیوالون پر صحابہ نے کہا یا رسول اللہ اور قصر کرنیوالون پر آپ نے فرمایا اور قصر کرنیوالون پر ف حلق کہتے ہین حجام
سر منڈانیکو اور قصر کہتے ہین بال کم کرنیکو کسی طرف سے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حلق افضل ہے وہ اور قصر بھی کافی ہے ترجمہ
بن حسن نے کہا کہ یہی قول ہے ابو حنیفہ اور ہماری کہ فقہا کا عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم حلق راسه
في حجة الوداع ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر منڈایا حجۃ الوداع مین ف اور قصر بھی
آپ سے منقول ہی عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رمى جمرة العقبة يوم النحر ثم رجع الى منزله

بمنی فدعا بذبح فذبح ثم دعا بالحلاق فاخذ بشق راسه الایمن فحلقه فجعل یقسم بین من یلیه الشعرة والشعرتین ثم اخذ بشق راسه الایسر فحلقه ثم قال اھاھنا ابو طلحة فدفعه الی ابی طلحة ترجمہ انس رض مالک سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلعم نے رمی کی جمرہ عقبہ کے یوم النحر کو پھر آپ لوٹ آئی منا مین اپنے ٹھکانی مین اور قربانی منگا کر اُسکو ذبح کیا پھر سر مونڈنیوالی کو بلایا اور داہنی طرف کا آدھا سر مونڈا کر ایک ایک دو دو بال جو لوگ موجود تھے اون کو تقسیم کیا پھر بایان جانب منڈایا اور فرمایا کیا ابو طلحہ یہان ہین پھر وہ سب بال ابو طلحہ کو دیدیے ف اسحدیث سے معلوم ہوا کہ حلق افضل ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ پہلے داہنا جانب منڈانا بہتر ہے اور داہنی مین لحاظ منڈانے والے کا ہوگا نہ مونڈنیوالی کا۔

عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یسئل یوم منی فیقول لاحرج فسالہ رجل فقال انی حلقت قبل ان اذبح قال اذبح ولا حرج قال انی امسیت ولم ارم قال ارم ولا حرج ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوئے منا مین آپ نے ہر ایک کا جواب دیا کچھ حرج نہین ہی ایک شخص نے کہا مین نے حلق کیا ذبح سے پہلی آپ نی فرمایا ذبح کرلی کچھ حرج نہین ہے، دوسرے نے کہا مجھکو شام ہوگئی اور مین نے رمی نہین کی آپنے فرمایا رمی کرلے کچھ حرج نہین ہے

ف یعنی دم واجب نہین ہی ترتیب کے فوت ہوجانیمین درمیان مین رمی اور ذبح اور حلق اور طواف کے بعضون کے گناہ نہین ہے لیکن دم واجب ہے

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس علی النساء حلق انما علی النساء التقصیر ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی عورتونپر حلق نہین ہے مگر قصر کرنا چاہیے (یعنے تھوڑے بال انکطرف سے کترڈینا چاہیے) مردون کو بھی یہ درست ہی مگر حلق بہتر ہے

باب العمرة عمرے کا بیان

عن ابن عمر قال اعتمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل ان یحج ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی عمرہ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے حج کرنیکے

عن ابن عباس قال اللہ ما اعمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عائشة فی ذی الحجة الا لیقطع بذلک امر اھل الشرک فانما ھذا الحی من قریش ومن دان دینھم کانوا یقولون اذا عفا الوبر وبرأ الدبر ودخل صفر فقد حلت العمرة لمن اعتمر فکانوا یحرمون العمرة حتی یسلخ ذو الحجة والمحرم ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی قسم خدا کی رسول اللہ صلعم نی حضرت عائشہ کو عمرہ نہین کرایا ذی الحجہ مین مگر اس خیال سے کہ مشرکون کا گمان غلط ہو کیونکہ قریش کے لوگ اور جو اونکے دین پر چلتے تھے یہ کہتے تھے جب اونٹ کی بال بڑھ جاوین اور اسکے پیٹ کا خم چھپا ہوجاوی اور صفر آجاوی تو اب عمرہ درست ہوگا عمرہ کرنیوالی کو (مطلب یہ ہی کہ اشہر حج مین عمرہ کرنا جائز جانتے تھے بلکہ احرام جانتے تھے عمرے کو یہانتک کہ جاوی مہینہ ذی حجہ (بقر عید) کا اور مہینہ محرم کا

عن ابی بکر بن عبد الرحمن اخبرنی رسولان ارسل الی ام معقل قالت کان ابو معقل حاجا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما قدم قالت ام معقل قد علمت ان علی حجة فانطلقا جمیعا حتی دخلا علیہ فقالا یا رسول اللہ ان علی حجة وان لابی معقل یکرا قال ابو معقل صدقت جعلته فی سبیل اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطھا

فلتحج عليه فانه في سبيل الله فاعطاها ابكر فقالت يرسول الله ان امراة قد كبرت وسقمت تحج
عمل الجزري عني من حجتي قال نعم في رمضان تجزي حجة **ترجمہ** ابوبکر بن عبدالرحمن سے روایت ہے خبر دی
مجکو مروان کے پیام لیجانے والے نے جو گیا تہا ام معقل پاس ام معقل نے کہا کہ ابو معقل حج کرنیکو نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ جب ہے تو ام معقل نے کہا تم جانتے ہو کہ مجھپر حج لازم ہے پھر دونو ام معقل اور ابو معقل چلے یہانتک کہ رسول
اللہ صلعم پاس آئے ام معقل نے کہا یارسول اللہ ابو معقل پاس ایک جوان اونٹ ہے اور مجھپر حج فرض ہے۔ ابو معقل نے کہا یہ سچ
کہتی ہے میں نے اوس اونٹ کو اللہ کے راہ مین دیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو وہ اونٹ ام معقل کو دیدے وہ اسپر
سوار ہو کر حج کریگی ابو معقل نے وہ اونٹ ام معقل کو دیدیا ام معقل نے کہا یارسول اللہ مین ایک بوڑہی اور بیمار عورت ہون
کوئی کام ایسا ہی جو کافی ہو مجھکو حج سے آپنے فرمایا رمضان کے مہینے مین ایک عمرہ کرنا حج کے بدلے کافی ہو سکتا ہے **عن**
ام معقل قالت لما حج رسول الله صلى الله عليه وسلم حجة الوداع وكان لنا جمل فجعله ابو معقل في سبيل الله
واصابنا مرض وهلك ابو معقل خرج النبي صلى الله عليه وسلم فلما فرغ من حجه جئته فقال يا ام معقل
ما منعك ان تخرجي معنا قالت لقد تهيأنا فهلك ابو معقل وكان لنا جمل هو الذي حججت عليه قال فاني
به ابو معقل في سبيل الله قال فهلم فاخرجت عليه فان الحج في سبيل الله فاما اذا فانتك هذه الحجة
معنا فاعتمري في رمضان فانها كحجة فكانت تقول الحج حجة والعمرة عمرة وقد قال هذا لي رسول
الله صلى الله عليه وسلم ما ادري الي الخاصة **ترجمہ** ام معقل سے روایت ہے جب رسول اللہ صلعم نے حجۃ الوداع کیا تو ہماری
پاس ایک اونٹ تہا مگر ابو معقل نے اوسکو اللہ کے راہ مین دیدیا تہا اور ہم بیمار ہوئی قریب بہ ہلاکت اور ابو معقل مرگئے اور
رسول اللہ صلعم حج کو تشریف لیگئے جب حج سے فارغ ہوئی تو مین آپکے پاس گئے آپ نے فرمایا ای ام معقل تو ہمارے
ساتہہ کیون نہ نکلی۔ ام معقل نے کہا مین نے تیاری کی تہی اتنے مین ابو معقل مرگئے اور ہمارے پاس ایک ہی اونٹ تہا جس پر ہم حج
کیا کرتے تہے وہ ابو معقل نے مرتی وقت اللہ کی راہ مین دیدیا (یعنی کہدیا کہ یہ اونٹ اللہ کی راہ مین ہے) آپنے فرمایا پھر تو اوسکے
اونٹ پر سوار ہو کر کیون نہ نکلی حج بہی تو خدا کی راہ مین ہے خیر اب تیرا حج جاتا رہا ہمارے ساتہہ تو عمرہ کر لی رمضان مین کیونکہ رمضان
مین عمرہ حج کے برابر ہے ام معقل کہا کرتے تہے حج حج ہی اور عمرہ پھر عمرہ ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھہ سے یہ فرمایا
اب مجھے معلوم نہین کہ یہ حکم خاص میرے لیے تہا (خاص ہی ہوگا اسواسطے کہ عمرہ حج فرض کا بدل نہین ہو سکتا) **عن ابن عباس قال**
اراد رسول الله صلى الله عليه وسلم الحج فقالت امراة لزوجها اجعني مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ما
عندي ما اجعك عليه قالت اجعني على جملك فلان قال ذاك حبيس في سبيل الله عز وجل فاتى رسول الله صلى
الله عليه وسلم فقال ان امراتي تقرأ عليك السلام ورحمة الله وانها سالتني الحج معك قالت اجعني مع سوء
الله صلى الله عليه وسلم فقلت ما عندي ما اجعك عليه فقالت اجعني على جملك فلان فقلت ذاك حبيس في

سبیل اللہ فقال اما انک لو حججتہا اعتدت فی سبیل اللہ قال وانہا امرتنی ان اسالک ما یعدل حجۃ معک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرہا السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واخبرہا انہا تعدل حجۃ معی عمرۃ فی رمضان **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا قصد کیا ایکعورت نی اپنی عادمہ سے کہا مجھی بھی حج کرنے دی اپنے اونٹ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ وہ شخص بولا میرے پاس کیا ہی جسپر تجھی سوار کرکے حج کراؤن عورت بولی وہ اونٹ نہین ہے تمہارا اوسپر مجھے حج کراو مرد بولا وہ اونٹ تو روکا گیا ہی اللہ کی راہ مین (یعنی مین اوسکو خدا کی راہ مین دی چکا ہون) پھر وہ مرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور بولا یا رسول اللہ میری عورت نے آپ کو سلام کہا ہی اور وہ چاہتی ہے حج کرنا آپکے ساتھہ اوس نے مجھسے کہا مجھی بھی حج کراو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مین نے جواب دیا میرے پاس کون سے سواری ہے جسپر تجھی حج کراؤن وہ بولی اوس اونٹ پر مین نے کہا وہ تو اللہ جل جلالہ کے راہ مین روکا ہوا ہے یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو کو حج کرا دیتا اوس اونٹ پر وہ بھی خدا کے راہ مین ہوتا پھر وہ شخص بولا اُس عورت نی پوچھا ہی کہ آپکے ساتھہ حج کرنیکے برابر دوسری عبادت کون سی ہی (جو ثواب مین اوس کے برابر ہو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلام اُس عورت سے کہنا اور بیان کر دینا کو ایک عمرہ کرنا رمضان کے مہینے مین میرے ساتھہ حج کرنے کے برابر ہی (ثواب مین اور فضیلت مین **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتمر عمرتین عمرۃ فی ذی القعدۃ وعمرۃ فی شوال **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو عمری کیے ایک ذیقعدہ مین دوسرا شوال مین **ف** یعنی شوال مین سفر کو نکلے تھے ورنہ وہ بھی عمرہ ذیقعدہ مین تھا **عن** مجاہد قال سئل ابن عمر کم اعتمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال مرتین فقالت عائشۃ لقد علم ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد اعتمر ثلاثا سوی التی قرنہا بحجۃ الوداع **ترجمہ** مجاہد سے روایت ہی ابن عمر سے سوال ہوا کتنی عمرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیے ہین انہون نے کہا دو عمرے پھر حضرت عائشہ نے کہا ابن عمر یہ سمجھتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین عمرے کیے سوا اوس عمرے کے جو حجۃ الوداع کے ساتھہ تھا **ف** قران مین حالانکہ یہ سہو ہے صحیح یہ ہی کہ آپنے دو عمرے کیے ایک عمرۃ القضاء دوسرے عمرۃ الجعرانۃ **عن** ابن عباس قال اعتمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع عمرۃ الحدیبیۃ والثانیۃ حین تواطؤا علی عمرۃ قابل والثالثۃ من الجعرانۃ والرابعۃ التی قرن مع حجتہ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے ایک عمرہ حدیبیہ کا (حدیبیہ ایک کنوئین یا درخت کا نام ہی مکے سے نو میل پر یہان آپکو کافرون نے روکا تھا آپ عمرے کی ارکان ادا نہ کر سکے) دوسرا وہ عمرہ قضا کا تیسرا عمرہ جعرانہ کا چوتھا جو حجۃ الوداع کے ساتھہ تھا **ف** مگر حدیبیہ مین آپنے عمرہ نہ کیا تو جو اعمرے دو ہی ہوئے ایک عمرۃ القضا دوسرے عمرۃ الجعرانہ **عن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتمر اربع عمر کلہن فی ذی القعدۃ الا التی مع حجتہ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے سب ذوالقعدہ مین تھے مگر وہ عمرہ جو حج کے ساتھہ تھا **ف** یعنی حجۃ الوداع

کے ساتھ ذی الحجہ مین تہا اسیطرح عمرۃ القضا اور عمرۃ الجعرانہ دونون ذیقعدہ مین تھی - جعرانہ ایک مقام ہی طائف اور مکے کے درمیان وہان سے آپنے عمرے کا احرام باندہا ۸ھ ہجری مین حنین کی غنیمت تقسیم کرکے **باب** المهلة بالعمرة لحائض فيدخل مكة قبل الحج وقبل عرفة وتهل بالحج هل تقضي عمرتها وتهل بالحج جو عورت عمرے کا احرام باندہی پھر اوسکو حیض آجاوی پھر حج کا وقت آجاوی تو وہ عمرہ کیہ ترک کرکے حج کا احرام باندہ لیوی پھر عمرے کی قضا کریگی **عن** حفصة بنت عبد الرحمن بن ابي بكر عن ابيها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لعبد الرحمن يا عبد الرحمن اردف اختك عائشة فاعمرها من التنعيم فاذا هبطت بها من الاكمة فلتحرم فانها عمرة متقبلة **ترجمہ** عبد الرحمن بن ابی بکر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اون سے کہا ای عبد الرحمن آپنے بہن عائشہ کو اپنی ساتھہ بہاکر لیجا اور اون کو عمرہ کرا التنعیم سے (تنعیم ایک مقام ہی مکہ سی تین میل کے فاصلے پر) جب ٹیلون پرسی چڑہ کر تو تنعیم مین اترے تو عائشہ سی کہنا احرام باندہی کیونکہ یہہ عمرہ قبول ہوگا انشاء اللہ تعالی **عن** محرش الكعبي قال دخل النبي صلى الله عليه وسلم الجعرانة فجاء الى المسجد فنكح ما شاء الله ثم احرم ثم استوى على راحلته فاستقبل بطن سرف حتى لقي طريق المدينة فاصبح بمكة كبائت **ترجمہ** محرش کعبی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جعرانی مین آئے وہان نماز پڑہی پھر احرام باندہا پھر اپنے اونٹ پر سوار ہوئے اور بطن سرف کیطرف منہ کیا یہان تک کہ مدینے کی راستے پر آگئے پھر صبح مکے مین جاکر آئے جیسے کوئی رات کو مکے مین رہا **باب** المقام في العمرة عمرے کی جگہ قیام کرنا **عن** ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اقام في عمرة القضاء ثلاثة **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلعم نے قیام کیا عمرہ قضا مین (جو حدیبیہ کے عمرے کی قضا تھی) تین دن تک (مکہ مین) **باب** الافاضة في الحج طواف افاضہ کا بیان **عن** ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم افاض يوم النحر ثم صلى الظهر بمنى يعني راجعا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سی روایت ہی رسول اللہ صلعم نے طواف الافاضہ کیا یوم النحر مین پھر نماز ظہر کے منا مین لوٹ کر آنکر پڑہی (یا مکے مین پڑہی) **عن** ام سلمة قالت كانت ليلتي التي يصير الي فيها رسول الله صلى الله عليه وسلم مساء يوم النحر فصار الي فدخل علي وهنيهة معه ومعه جل من آل ابي امية متقمصين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو هممت افضت اباعبد الله قال لا والله يا رسول الله قال صلى الله عليه وسلم انزع عنك القميص قال فنزع من راسه ونزع قميصه من يديه ثم قال ولم يا رسول الله قال ان هذا يوم رخص لكم اذا انتم رميتم الجمرة ان تحلوا يعني من كل ما حرمتم منه الا النساء فاذا امسيتم قبل ان تفيضوا هذا البيت صرتم حرما كهيئتكم قبل ان ترموا الجمرة حتى تفيضوا به **ترجمہ** حضرت بی بی ام سلمہ سی روایت ہی اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کی میری پاس وہی شام تھی جو یوم النحر مین اتفاق سی واقع ہوئی پس آئے لائی اتنی مین وہ یعنی رسول معہ اور اون کے ساتہہ ایک اور شخص اولاد امیہ کے نسل مین سے آکر تہوڑی دیر رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ سے

کہا تم طواف الافاضہ کر چکے ای ابا عبد اللہ انہون نے کہا نہین قسم خدا کی یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اوتار ڈالو تمیص اپنا
اونہون نے اوتار ڈالا اپنے سر پر سے پھر عرض کیا کیون یا رسول اللہ آپ نے فرمایا یہ وہ دن ہے کہ جب تم اوسمین کنکریان مار
چکو تو حلال ہو جاوینگے بیشرو چیزین جو احرام مین حرام نہین سوا عورتون کے (یعنی سوای جماع کے عورتون سے وہ درست
نہ ہوگا جبتک طواف سے فارغ نہ ہو) پھر تم نے تو شام کی اور طواف بھی نہ کیا تو تمہارا احرام باقی ہے ویسا ہی جیسے تھا قبل
کنکریان مارنیکے یہانتک کہ طواف کرو **ف** اس حدیث سے تاکید طواف الزیارۃ کی یوم النحر کے دن ثابت ہوئی اور یہ بھی معلوم
ہوا کہ اگر اوسدن طواف نہ کریگا تو احرام پھر لوٹ آویگا مگر اکثر ائمہ کا عمل اس حدیث پر نہین ہے **عن** عائشۃ وابن عباس ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخر طواف یوم النحر الی اللیل **ترجمہ** حضرت عائشہ اور ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ
نے تاخیر کی طواف الزیارۃ مین رات ہوجانیتک **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرمل فی السبع الذی افاض فیہ
ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمل نہین کیا طواف الافاضہ کے ساتون پھیرون مین
(کیونکہ طواف القدوم مین کر چکے ہونگے) **باب** الوداع خانہ کعبہ سے رخصت ہونا **عن** ابن عباس قال کان
الناس ینصرفون فی کل وجہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا ینفرن احد حتی یکون اٰخر عھدہ الطواف بالبیت
ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے لوگ مکہ سے نکل جاتے تھے ہر طرف سے آپ نے فرمایا کوئی نہ جانا چاہیے مکہ سے مگر آخر
طواف کرکے **ف** اسکو طواف الصدر اور طواف الوداع کہتے ہین۔ بعضون کے نزدیک سنت ہے۔ بعضون کے نزدیک واجب ہے
اگر عورت کو چلتے وقت حیض آجاوے تو یہ طواف چھوڑ دی **باب** الحائض تخرج بعد الافاضۃ حائضہ عورت طواف
الافاضہ کر چکی ہو تو چلی جاوے **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر صفیۃ بنت حیی فقیل انہا قد حاضت
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلہا حابستنا فقالوا یا رسول اللہ انہا قد افاضت فقال فلا اذا
ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا صفیہ کا تو لوگون نے کہا آپ ہی اون کو حیض
آگیا آپ نے فرمایا شاید وہ ہمارہی روکنیوالی ہے لوگون نے کہا یا رسول اللہ وہ طواف کر چکین آپ نے فرمایا کہ پھر کچھ حرج نہین **عن**
الحارث بن عبد اللہ قال اتیت عمر بن الخطاب فسألتہ عن المراۃ تطوف بالبیت یوم النحر ثم تحیض قال
لیکن اٰخر عھدھا بالبیت قال فقال الحرث کذلک افتانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فقال عمر ارایت
عن بدرک سألتنی عن شیء سألت عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکیما اخالفہ **ترجمہ** حارث بن عبد اللہ
بن اوس سے روایت ہے حضرت عمر پاس آیا اور اون سے پوچھا کہ عورت طواف کرے خانہ کعبہ کا یوم النحر کو پھر اوسکو حیض آجاوے
انھون نے کہا طواف الوداع کرکے جاوے (یعنی انتظار کرے طواف الوداع تک) حارث نے کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے بھی ایسا ہی بتلایا تھا عمر نے کہا تیری ماتہ گرین (بددعا ہے جھڑکی کے طور پر) تو لے مجھ سے وہ بات پوچھے جو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے پوچھ چکا تھا تاکہ میں اوسکے خلاف بیان کرون **ف** لاعلمی ہے حضرت عمر رضؓ کا ہوئی حارث پر جب آنحضرت صلعم سے

پوچھ چکا تھا تو پھر اون سے پوچھنا کیا ضرور تھا **باب** طواف الوداع طواف الوداع کا بیان **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت حرمت من التنعیم بعمرۃ فدخلت فقضیت عمرتی وانتظرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالابطح حتی فرغت وامر الناس بالرحیل قالت فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البیت فطاف بہ ثم خرج

ترجمہ حضرت ام المؤمنین عائشہ رضؓ سے روایت ہے میں نے احرام باندھا عمری کا تنعیم میں سے اور میں گئی مکے میں اور عمرہ ادا کیا اور رسول اللہ صلعم میرا انتظار کرتے رہے ابطح میں (وہ میدان جو مکے اور منا کے درمیان میں ہے) جب میں فارغ ہوئی آپ نے حکم کیا لوگوں کو کوچ کا اور خود آئے مکے میں اور طواف کیا پھر نکلی **ف** تاکہ آخری کام مکہ میں طواف ہو جاوے **عن** عائشۃ قالت خرجت معہ تعنی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی النفر الاخر فنزل المحصب فی ھذا الحدیث قالت ثم جئتہ بسحر فاذن واصحابہ بالرحیل فارتحل بالبیت قبل صلوۃ الصبح فطاف بہ حین خرج ثم انصرف متوجھا الی المدینۃ

ترجمہ حضرت ام المؤمنین عائشہ رضؓ سے روایت ہے میں نکلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جب آپ منا سے لوٹے تو آپ محصب میں (تیسری پہر میں صبح کو آپ پاس آئی (عمرہ سے فارغ ہو کر) آپ نے سب لوگوں کو کوچ کا حکم دیا اور آپ خانہ کعبہ کی طرف گئے صبح کے نماز سے پہلی اور طواف کیا پھر نکلے اور چلے مدینے کی طرف **عن** عبد الرحمن بن طارق عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا دخل مکۃ من اعلاھا یخرج علی ثنیۃ یعلی نسبہ عبد اللہ استقبل البیت قائما

ترجمہ عبد الرحمن بن طارق کی ماں (جنکا نام معلوم نہیں ہوا) سے روایت ہے رسول اللہ صلعم جب آگے بڑھتے یعلے کے گھر سے تو منہ کرتے کعبے کی طرف اور دعا مانگتی **باب** التصیب محصب میں اترنے کا بیان **عن** عائشۃ انما نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المحصب لکون اسمح لخروجہ ولیس بسنۃ من شاء نزلہ ومن شاء لم ینزلہ

ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محصب میں اترے اس لیے کہ آسانی ہو نکلنے میں (مدینے کی طرف کیونکہ راستے کے باہر سب ایکجگہ ہو گئے) لیکن اترنا محصب میں سنت نہیں ہے جسکا جی چاہے اترے جی چاہے نہ اترے **عن** سلیمان بن یسار قال قال ابو رافع لم یامرنی ان انزلہ ولکن ضربت قبتہ فنزلہ قال مسدد وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال عثمان یعنی فی الابطح

ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہے ابو رافع نے کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم نہیں دیا محصب میں اترنے کا بلکہ میں نے آپکا خیمہ وہاں لگا یا تو آپ اتر پڑے مسدد نے کہا ابو رافع سباب کے محافظ تھے ابطح میں (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسباب کے) **عن** اسامۃ بن زید قلت یا رسول اللہ این تنزل غدا فی حجتہ قال وھل ترک لنا عقیل منزلا ثم قال نحن نازلون غدا بخیف بنی کنانۃ حیث قاسمت قریش علی الکفر یعنی المحصب وذلک ان بنی کنانۃ حالفت قریشا علی بنی ھاشم ان لا ینا کحوھم ولا یبایعوھم ولا یؤووھم قال الزھری والخیف الوادی

ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ آپ کل کہاں اتریگا حج میں آپ نے فرمایا کیا عقیل نے کوئی گھر ہمارے لیے چھوڑا ہے پھر آپ نے فرمایا ہم اتریں گے بنی کنانہ کے خیف (ابطح اور

بطحا اور محصب) مین جہان پر عہد لیا تہا قریش نے کفر پر جینے مرنے کا نے قسم کہا کر عہد کیا تہا بنی ہاشم کے بابا مین
قریش سے کہ ہم اون سے شادی بیاہ نہ کرینگے اونکو جگہہ نہ دینگے اون سے خرید فروخت نہ کرینگے ف آپ مین
اور نبی اللہ کا شکر ادا کرنیکو جہان پر کفر کا عہد ہوا تہا وہان اسلام کا زور ہوگیا عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم قال حین اراد ان ینفر منا نحن نازلون غدا فذکر نحوہ ولم یذکر لہ ولا ذکر الخیف
الوادی ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ارادہ کیا منا سے چلنے کا آپنے فرمایا ہم کل وہان اترینگے
پہر ویسا ہی بیان کیا ف یعنے آپنے فرمایا ہم بنی کنانہ کے خیف (یعنی وادی) مین اترینگے جسکو ابطح اور محصب بہی کہتے
ہین عن نافع ان ابن عمر کان یجمع بین الظہر والعصر بالبطحاء ثم یدخل مکۃ ویزعم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کان یفعل ذلک ترجمہ نافع سے روایت ہے عبداللہ بن عمر رضہ ایک جہپکا نیند کا لیتے تہے بطحا (محصب) مین پہنچکر مین
جاتی اور کہتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا ف محمد بن الحسن نے کہا محصب مین اترنا بہتر ہے اور جو نہ اترے تو
کچہ قباحت نہین ہے عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم صلی الظہر والعصر والمغرب والعشاء بالبطحاء
ثم نجمع بہا جمعۃ ثم دخل مکۃ وکان ابن عمر یفعلہ ترجمہ نافع سے روایت ہے انہون نے ابن عمر رضہ سے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا بطحا مین پڑہی پہر ایک نیند کا جہپکا لیا بعد اوسکے مکی مین گئے
عبداللہ بن عمر بہی ایسا ہی کیا کرتے (محصب مین ٹہرا کرتے) باب فیمن قدم شیئا قبل شیء فی حجہ او کان اکثر
پہلے کرنیکا بیان عن عبداللہ عمرو بن العاص انہ قال وقف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع بمنی
یسالونہ فجاءہ رجل فقال یا رسول اللہ لم اشعر فحلقت قبل ان اذبح فقال اذبح ولا حرج فجاء رجل آخر
فقال یا رسول اللہ لم اشعر فنحرت قبل ان ارمی قال ارم ولا حرج قال فما سئل یومئذ عن شیء قدم او اخر الا قال
اصنع ولا حرج ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع مین منا مین کہڑے
ہوئے لوگ آپسے حج کے مسئلے پوچہنے لگے ایک شخص آیا وہ بولا یا رسول اللہ مین نے نہ جانکر ذبح کیا پہلے سر منڈایا آپنے فرمایا
ذبح کر لے کچہہ حرج نہین ہے، دوسرا آیا بولا یا رسول اللہ مین نے نادانستہ نحر کیا رمی سے پہلے آپ نے فرمایا رمی کر لے کچہہ حرج نہین ہے
طرح جتنی چیزون کو آپسے پوچہا گیا جو آگے یا پیچہے ہوگئین تہین آپنے فرمایا کر لے کچہہ حرج نہین ہے عن اسامۃ ابن شریک
قال خرجت مع النبی صلے اللہ علیہ وسلم حاجا فکان الناس یاتونہ فمن قائل یا رسول اللہ سعیت قبل ان اطوف او
قدمت شیئا فکان یقول لا حرج لا حرج الا علی رجل اقترض عرض رجل مسلم وھو ظالم فذلک الذی حرج وھلک
ترجمہ اسامہ بن شریک سے روایت ہے مین رسول اللہ صلعم کے ساتہہ حج کو نکلا لوگ آپ پاس آتے تہے جس نے کہا یا رسول اللہ مین نے
سعی کی طواف سے پہلی یا مین نے اسکام کو آگے کیا آپ فرماتے تہے کچہہ حرج نہین کچہہ حرج نہین حرج اوسپر ہے جس نے مسلمان کی
جان یا عزت برباد کی ظلم سے وہ تباہ ہوگیا حرج مین پڑگیا باب فی مکۃ کم یصلی من نماز کا بیان عن کثیر بن کثیر

بن المطلب ابی وداعة عن بعض اهله عن جده انه رای النبی صلی الله علیه وسلم یصلی بمایلی باب بنی سهم والناس
یمرون بین یدیه ولیس بینهما سترة قال سفیان لیس بینه وبین الکعبة سترة قال سفیان کان ابن جریج
اختبرنا عنه ناکثیر عن ابیه قال فسألته فقال لیس عن ابی سمعة ولکن بعض اهلی عن جده ترجمہ کثیر
بن کثیر نے اپنی لوگون سے روایت کی اونہون نے اوسکے دادا سے اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نماز پڑھ
رہی تھے (کعبہ مین) باب بنی سہم پس اور لوگ آپکے منے سے جارہی تھی اور بیچ مین کوئی سترہ نہ تھا ف اختلاف کیا
علماء نے اسمقام مین بعضون نے کہا مکے مین سامنی ہی نماز ی کے گزر جانا معاف ہے بوجہ ضرورت اور کثرت آدمیون کے
بعضون نے کہا شاید وہ لوگ موضع سجود یا موضع نظر کے اوسکے گزرتے ہون گے بعضون نے کہا شاید یہ امر ممانعت سے پہلے
ہوگا بعضون نے کہا یہ ایک قصہ ہے اور لوگون کے فعل کا کہ وہ سامنی ہو گزرتے تھے اس سے اجازت سامنی سے گزرنے کی نہین
نکلتی باب تحریم حرم مکۃ مکے کے حرم کا بیان عن ابی ھریرۃ قال الما فتح اللہ تعالی علی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم مکۃ قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیھم فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ان اللہ حبس عن مکۃ الفیل
وسلط علیھا رسولہ والمؤمنین وانما احلت لی ساعۃ من النھار ثم ھی حرام الی یوم القیامۃ لا یعضد
شجرھا ولا ینفر صیدھا ولا تحل لقطتھا الا لمنشد فقام عباس او قال ابو العباس یا رسول اللہ الا الاذخر فانہ
لقبورنا وبیوتنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا الاذخر ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی جب اللہ جل جلالہ نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ فتح کرا دیا آپ اون لوگون مین کھڑے ہوئی اور اللہ کے تعریف کی اور اوسکی ستایش کے بعد
اوسکو فرمایا اللہ جل جلالہ نے مکے سے اصحاب الفیل کو روک دیا اور اوپر اپنے رسول کو اور مومنون کو مسلط کیا اور میرے واسطے صرف
ایک ساعت کے لیے حلال ہوا (یعنی قتال وہان حلال ہوا) پھر وہ حرام ہی قیامت تک وہان کا درخت نہ کاٹا جاوی وہان کا جانور نہ مکار
کے لیے نہ اڑایا جاوی اور وہان کے پڑی ہوئی چیز (لقطہ) کسیکو درست نہین مگر جو اوسکا تبانی والا ہوا تنے مین عباس کھڑے
ہوئے اور فرمایا یا رسول اللہ مگر اذخر کا ٹنا درست ہی (اذخر ایک گھانس ہے خوشبودار) وہ ہمارے قبرون اور گھرون مین صرف
ہوتی ہی آپنے فرمایا مگر اذخر اوسکا کاٹنا ضرورت کیواسطے درست کر دیا ف حرم کی گھانس تو نا درست نہین مگر جو سو کہہ جاوے
اسیطرح جانور نکو وہان چرانا درست نہین مگر امام شافعی کے نزدیک درست ہی اور وہان کا لقطہ لے لینا درست نہین عن
عائشۃ قالت قلت یا رسول اللہ الا ابنی لک بمنی بیتا او بنیا یظلک من الشمس فقال لا انما ھو مناخ من سبق الیہ
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی مین نے کہا یا رسول اللہ ہم آپکے لیے منا مین ایک گھر نہ بنا دین جو دھوپ سے بچا دی آپنے
فرمایا نہین وہ جگہ ہوسکی ہے جو پہلے جاوی (یعنی وہان کے زمین کسیکے لیے خاص نہین ہو سکتی وقف ہے) موسی بن
باذان قال لنا اسمٰعیل بن امیۃ فقال ازرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال احد کم الطعام فی الحرم الحادیۃ ترجمہ
موسی بن باذان نے ہمسے اسمٰعیل بن امیہ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فعلے کا روکنا حرم مین بدینی ہی ف اوسکا

سزا عذاب الیم ہی بموجب نص قرآنی کے ہر جگہ ہے اتحہ : منع ہی نہ کہ حرم مین **باب** فی نبیذ السقایۃ نبیذ کے سبیل رکھنا **عن** بکر قال قال رجل لابن عباس ما بال اھل ھذا البیت یسقون النبیذ وبنوعمھم یسقون اللبن والعسل والسویق البخل بھم ام حاجۃ فقال ابن عباس ما بنا من بخل ولا بنا من حاجۃ ولکن دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی راحلتہ وخلفہ اسامۃ بنت زید فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشراب فاتی بنبیذ فشرمنہ ودفع فضلہ الی اسامۃ بن زید فشرمنہ ثم قال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسنتم واجملتم کذلک فاصنعوا فنحن ھکذا لا نرید ان نغیر ما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** بکر بن عبد اللہ سے روایت ہی ایک شخص نے ابن عباس سے کہا کیا سبب ہے تمھاری لوگ نبیذ (کھجور کا شربت) پلاتے ہین اور تمہاری چچا کے بیٹے (قریش) دودھ اور شہد اور ستو پلاتی ہین کیا یہ لوگ بخیل ہین یا محتاج ہین ابن عباس نے کہا نہ ہم بخیل ہین نہ محتاج ہین بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز اپنی اونٹ پر سوار ہو کر آئے اور آپ کے پیچھے اسامہ بن زید بیٹھے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پینے کو کچھ مانگا آپ کے سامنے نبیذ آیا آپ نے پیا اور اپنا بچا ہوا جو بچا اسامہ بن زید کو دیا اوس نے بھی پیا بعد اوسکے آپ نے فرمایا تم نے اچھا کیا خوب کیا ایسا ہی کیا کرو (یعنی سبیل رکھا کرو لوگون کو کھجور کا شربت پلایا کرو) تو ہم نہین چاہتے کہ بدلین اُس چیز کو جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھا کہا تھا) یعنے آپ نے فرمایا کھجور کے شربت پر تم نے اچھا کیا تو ہم دہی پلاتے ہین یہ نہ سمجھو کہ ہم بخیل یا محتاج ہین اسوجہ سے دودھ شہد نہین پلاتی **باب** الاقامۃ بمکۃ مکے مین رہنے کا بیان **عن** عثمان بن عبد العزیز یسأل السائب بن یزید ھل سمعت فی الاقامۃ بمکۃ شیئا قال نعم سمعت ابن الحضرمی انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول للمھاجر ان اقامۃ بعد الصدر ثلاثا **ترجمہ** عثمان بن عبد العزیز نے سائب بن یزید سے پوچھا گیا تم نے مکے مین رہنے کے باب مین کچھ سنا ہی اُنہون نے کہا مجھ سے ابن الحضرمی نے بیان کیا اُنہون نے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے مہاجرین ارکان حج سے فراغت پاکر تین دن تک مکے مین ٹہر سکتے ہین **باب** فی دخول الکعبۃ کعبہ کے اندر جانیکا بیان **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل الکعبۃ ھو واسامۃ بن زید وعثمان بن طلحۃ الحجبی وبلال فاغلقھا علیہ فمکث فیھا قال عبد اللہ بن عمر فسألت بلالا حین خرج ماذا صنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال جعل عمودا عن یسارہ وعمودا عن یمینہ وثلاثۃ اعمدۃ وراءہ وکان البیت یومئذ علی ستۃ اعمدۃ ثم صلی **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے کعبہ شریف کے اندر اور اونکے ساتھ اُسامہ بن زید اور بلال بن رباح اور عثمان بن طلحہ تھے تو دروازہ بند کر لیا اور وہان ٹھہرے رہے عبد اللہ نے کہا مین نے بلال سے پوچھا جب نکلے کیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہون نے کہا ایک ستون کو بائین طرف کیا اور دو کو داہنی طرف اور تین ستون پیچھے اور اون دنون مین خانہ کعبہ چھ ستون پر تہا پھر آپ نے نماز پڑہی (دو رکعت نفل صحیحین) داخل کعبہ کے

مستحب ہے کچھ ضرور نہیں ہے) **ف** مالك بهذا لم يذكر السوريين قال ثم صلى وبينه وبين القبلة نحو من
اذرع **ترجمہ** دوسری روایت میں ستونوں کا ذکر نہیں ہے نماز پڑھی آپ نے قبلے سے تین ہاتھ ہٹ کر **عن ابن عمر**
النبي صلى الله عليه وسلم بمعنى حديث القعنبي قال وسئيت ان اساله كم صلى **ترجمہ** تیسری روایت میں بھی ایسا ہی
ہے اور اس میں یہ ہے کہ عبداللہ نے کہا میں اون سے پوچھنا بھول گیا کے رکعتیں پڑھیں **عن** عبدالرحمن بن صفوان قال قلت
لعمر بن الخطاب كيف صنع رسول الله صلى الله عليه وسلم حين دخل الكعبة قال صلى ركعتين **ترجمہ** عبدالرحمن
بن صفوان سی روایت ہے میں نے کہا حضرت امیرالمومنین عمر فاروق رضی سے کیونکر کیا رسول اللہ صلعم نے جب گئے کعبے کے اندر انہوں
نے کہا دو رکعتیں پڑھیں (نووی نے کہا اسکا اسناد صحیح ہے) **عن** ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم لما قدم
مكة ابى ان يدخل البيت وفيه الآلهة فامر بها فاخرجت قال فاخرج صورة ابراهيم واسمعيل وفي ايديهما
من الازلام فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قاتلهم الله والله لقد علموا ما استقسما بها قط قال ثم دخل البيت
فكبر في نواحيه وفي زواياه ثم خرج ولم يصل فيه **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب
مکے میں آئے تو آپ نے انکار کیا کعبے کے اندر جانے سے کیونکہ اوسکے اندر بتوں کی تصویریں تھیں آپ نے حکم کیا وہ نکالی گئیں
تو ابراہیم اور اسمعیل علیہما السلام کی بھی تصویریں نکلیں اونکے ہاتھ میں پانسے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشرکوں
پر خدا کی مار قسم خدا کی انہوں نے کبھی پانسے نہیں ڈالے پھر آپ کعبے میں گئے اور تکبیر کہی کونوں میں پھر باہر نکلے اور نماز پڑھی
ف پانسوں سے مراد لکڑیاں ہیں جن پر افعل اور لا تفعل اور لا شیئ لکھا ہوتا جب کوئی سفر کو جاتا تو وہ لکڑیاں تھیلی میں ڈالکر
ایک کو نکالتا اگر افعل نکلتا تو جاتا لا تفعل نکلتا تو نہ جاتا لا شیئ نکلتا تو پھر سب کو ڈالکر نکالتا جبتک افعل یا لا تفعل نہ نکلے
واللہ اعلم **باب** فی الحجر حطیم کا بیان **عن** عائشة انها قالت كنت احب ان ادخل البيت فاصلي فيه فاخذ
رسول الله صلى الله عليه وسلم بيدي فادخلني في الحجر فقال صلي في الحجر اذا اردت دخول البيت فانما هو قطعة
من البيت فان قومك اقتصروا حين بنوا الكعبة فاخرجوه من البيت **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے میں
کعبے کے اندر جاکر نماز پڑھنا چاہتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور حطیم کے اندر کر دیا اور فرمایا نماز پڑھ حطیم میں
جب کعبے کے اندر جانا چاہے کیونکہ حطیم بھی ایک ٹکڑا ہے خانہ کعبہ کا اور تیری قوم قریش نے کوتاہی کے کعبہ بنانی میں تو اوسکو بیت اللہ
سے نکالدیا **ف** پھر عبداللہ بن الزبیر نے اپنی خلافت میں حطیم کو کعبے کے اندر کر دیا لیکن حجاج ظالم نے توڑ کر پہلی سی کر دیا **عن**
عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم خرج من عندها وهو مسرور ثم رجع الى وهو كئيب فقال اني دخلت الكعبة
ولو استقبلت من امري ما استدبرت ما دخلتها اني اخاف ان اكون قد شققت على امتي **ترجمہ** حضرت عائشہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکے پاس سے نکلے خوش خوش پھر جب لوٹ کر آئے تو غمگین تھے (حضرت عائشہ نے اسکا
سبب پوچھا) آپ نے فرمایا میں کعبے کے اندر گیا اگر میں پہلی جانتا جو مجھ کو معلوم ہوا) کہ لوگوں کو کعبے کی داخلی میں بڑی دقت

ہوا کرے گی) تو مین نہ جاتا مجھے خوف ہے کہین میری اُمت کو تکلیف نہ ہو (یہ خوف اپکا صحیح ہوا اب عوام داخلی کو حضر دیکھکر تکلیف اوٹھاتی ہین گرتے ہین پڑتے ہین مگر بہ طرح سے صدی اوٹھاکر داخلی کرتے ہین **عن** صفیۃ بنت شیبۃ قالت سمعت الاسلمیۃ تقول قلت لعثمان ما قال لک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین دعاک قال انی نسیت ان امرت ان یخمر القرنین فانہ لیس ینبغی ان یکون فی البیت شیء یشغل المصلی قال ابن السرح خالی مسافع بن شیبۃ **ترجمہ** صفیہ اسلمیہ سے روایت ہے مین نے عثمان بن طلحہ حجبی سے کہا تم سے کیا کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تمکو بلایا انہون نے کہا آپ نے کہا مین بھول گیا تم سے یہ کہنا کہ اوس مینڈھے کے سینگ چھپا دو (جو حضرت اسمعیل کے بدلے ہوتے وقت جبرئیل لائے تھے سینگ اوسکا خانہ کعبہ مین رکھے تھے) تا کبھی مین کوئی چیز ایسی نہ ہو جسکی طرف نماز پڑھنے مین خیال ہو (تو خشوع مین فرق ہوے) **باب** فی مال الکعبۃ کعبہ کے مال کا بیان جو وہان دفن ہے **عن** شیبۃ یعنی ابن عثمان قال قعد عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فی مقعدک الذی انت فیہ فقال لا اخرج حتی اقسم مال الکعبۃ قال قلت ما انت بفاعل قال لم قلت لان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد رآہما ھو کانہ وابو بکر رضی اللہ عنہ وھما احوج منک الی المال فلم یخرجاہ فقام فخرج **ترجمہ** شیبہ بن عثمان نے شفیق سے کہا جسجگہ تم بیٹھے ہو وہان حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے کہنے لگے مین نہ نکلونگا جبتک کعبے کا مال تقسیم کر دونگا مین نے کہا تم ایسا نہ کروگے انہون نے کہا کیون نہین مین ضرور کرونگا مین نے کہا نہین نہ کروگے انہون نے کہا کیون مین نے کہا اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر نے اس مال کا مقام دیکھا اور اونکو تم سے زیادہ مال کے احتیاج تھی پر انہون نے اوسکو نہ چھیڑا عمر یہ سنکر نکل آئے **ف** بعض لوگ یہ کہتے ہین کہ وہ مال اللہ جل جلالہ نے حضرت مہدی علیہ السلام کے لیے رکھ چھوڑا ہے **عن** الزبیر قال لما اقبلنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لیۃ حتی اذا کنا عند السلاۃ وقف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی طرف القرن الاسود خذوھا فاستقبل بنجابہ بصرۃ وقال مرۃ وادیۃ ووقف حتی اتفق الناس کلھم ثم قال ان صیدا وجرعضاہ حرام محرم للہ وذلک قبل نزولہ الطائف وحصار ثقیف **ترجمہ** زبیر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لیۃ (ایک موضع کا نام ہے) سے آئے جب بیری کی درخت کے پاس پہونچے رسول اللہ صلعم کھڑے ہوے قرن اسود (ایک پہاڑ ہے حجاز مین) کنارے پر اوسکے مقابل اور نخب (ایک موضع کا نام ہے) اوسطرف دیکھا انگلی اٹھاکر یا اوسکی وادی کیطرف اور آپ ٹھہر گئے لوگ پہنچے ٹھہر گئے بعد اوسکے فرمایا کہ صید وج (ایک مقام کا نام ہے) اور اوسکی درخت حرم مین حرام کیگئی ہین اور یہ طائف جانیسے پہلے تھا اور ثقیف کے محاصرہ سے بھی پہلے تھا **باب** فی اتیان المدینۃ مدینہ مین آنے کا بیان **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تشد الرحال الا الی ثلاثۃ مساجد مسجد الحرام ومسجدی ھذا ومسجد ایلیاء **قصے** **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ باندھی جاوین کجاوے (سفر کیلیے جاوے) مگر تین مسجدون کیطرف ایک مسجد حرام دوسری میری یہ مسجد (یعنی مسجد مدینہ) تیسری مسجد اقصی (بیت المقدس) کیونکہ باقی

سب مسجدون فضیلت مین برابر ہین سفر کرنے کے کبا سو عنوان **باب تحریم المدینہ** مدینے کے حرم کا بیان **عن** علی رضی اللہ عنہ قال ما کتبنا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا القرآن وما فی ھذہ الصحیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ حرام ما بین عائر الی ثور فمن احدث حدثا او اوی محدثا فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین لا یقبل منہ عدل ولا صرف ذمۃ المسلمین واحدۃ یسعی بھا ادناھم فمن اخفر مسلما فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین لا یقبل منہ عدل ولا صرف ومن والی قوما بغیر اذن موالیہ فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین لا یقبل منہ عدل ولا صرف **ترجمہ** حضرت امیر المومنین علی رضؓ سے روایت ہی ہمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین لکھا ہوا ہی قرآن کے اور اس صحیفے کے (وہ صحیفہ ایک ورق تہا جسمین دیت کے احکام تھے حضرت علی کے تلوار کے نیام مین رہا کرتا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ حرام ہی عائر سے ثور تک (عائر ثور دونون پہاڑ مدینے کے اطراف مین) جو شخص مدینے مین کوئی نئی بات نکالے یا نئی بات نکالنی والے کو جگہہ دیوی (بدعتی کو جگہہ دیوی) تو اوسپر لعنت ہی اللہ کی اور فرشتون کی اور سب لوگون کی نہ قبول ہوگا اوسکا فرض اور نفل ذمہ مسلمانونکا ایک ہے جب ادنی مین ہی ایک ادنی شخص نے کسی کافر کو پناہ دی اور مسلمانون نے اوسکی پناہ کو توڑا تو اوسپر لعنت ہی اللہ کی اور فرشتون کی اور لوگون کی نہ قبول ہوگا اوسکا فرض اور نفل اور جو کوئی دلاکری کسی قوم سے بغیر اذن اپنے موالی کے (یعنی وہ ہتے کری کسی قوم سے بغیر اذن اپنے دوستون کے یا غلام اپنی آزادی کو کسی اور قوم کیطرف نسبت کری بی اجازت اپنے موالی کے) اوسپر لعنت ہی اللہ اور فرشتون اور لوگون کے نہ قبول ہوگا اوسکا فرض اور نفل **عن** علی رضی اللہ عنہ **فی ھذہ القصۃ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یختلی خلاھا ولا ینفر صیدھا ولا تلتقط لقطتھا الا لمن اشاد بھا ولا یصلح لرجل ان یحمل فیھا السلاح لقتال ولا یصلح ان یقطع منھا شجرۃ الا ان یعلف رجل بعیرہ **ترجمہ** حضرت علی رضؓ سے روایت ہی اسی قصے مین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ کاٹی جاوی گی گہانس مدینے کے اور نہ بھگایا جاویگا جانور وہان کا شکار کے واسطے اور نہین اوٹہایا جاویگا لقطہ وہان کا مگر وہ شخص اوٹہاوے جو اوسکو بتادی لوگون کو اور کسی شخص کو درست نہین کہ وہان ہتہیار اٹہاوی لڑنے کیواسطے اور کسیکو درست نہین کہ وہانکا درخت کاٹی مگر اپنے اونٹ کی چارے کیواسطے **عن** عدی بن زید قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل ناحیۃ من المدینۃ برید ابرید لا یخبط شجرۃ ولا یعضد الا ما یساق بہ الجمل **ترجمہ** عدی بن زید سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے کی ہر طرف ایک ایک برید (برید دو فرسخ یا چار فرسخ کا ہوتا ہی) محفوظ کر دیا کہ وہان کا درخت نہ کاٹا جاوی اور پتے نہ توڑین جاوین مگر اونٹ کی چارے کیواسطے) بقدر ضرورت اینہا درست ہی) **عن** سلیمان بن ابی عبد اللہ قال رایت سعد بن ابی وقاص اخذ رجلا یصید حرم المدینۃ

لہا حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسلبہ ثیابہ فجاء مواليه فكلموه فيه فقال انى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يحرم هذا الحرم وقال من اخذ احدا يصيد فيه فليسلبه ثيابه او ردعليهم طعامهم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولکن ان شئتم دفعت الیکم ثمنہ **ترجمہ** سلیمان بن ابی عبداللہ سے روایت ہی مینے دیکھا
سعد بن ابی وقاص نے ایکشخص کو پکڑا مدینہ کے حرم مین جو شکار کرتا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو حرام ٹہرایا تہا
یعنے مدینہ کی بزرگی کے سبب سے وہان کے حرم کا شکار حرام ہی) تو سعد نے اوسکی کپڑی چہین لیے اس مین اُس شخص
کے لوگ آکر سعد سے گفتگو کرنے لگے سعد نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام ٹہرایا ہی اس حرم کو اور فرمایا
جو شخص شکار یکو پکڑی تو اوسکا اسباب چہین لیوی اور مین تم کو ہرگز وہ سامان نہ دونگا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
مجہے دلایا البتہ اگر تم چاہو تو اوسکی قیمت دیدونگا **عن** مولی لسعد ان سعدا وجد عبیدا من عبید المدینۃ
یقطعون من شجر المدینۃ فاخذ متاعہم وقال یعنی لمواليہم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینہی ان
یقطع من شجرۃ المدینۃ شیء وقال من قطع منہ شیئا فلمن اخذہ سلبہ **ترجمہ** سعد کے غلام سے روایت ہی سعد
نے مدینے مین ایک غلام کو درخت کاٹتے دیکہا انہون نے اوسکا اسباب چہین لیا اور اوسکے مالکون سے کہا کہ مین نے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ منع کرتے تہے مدینے کے درخت کاٹنے کو اور فرماتے تہے جو کاٹی پہر اوسکو کوئی پکڑی تو اوسکا
اسباب چہین لیوے **ف** زجر کیواسطے پہر اوسکو دیدیوی اکثر علما کا یہی قول ہے اور بعضون کے نزدیک نہ دیوی **عن** جابر
بن عبداللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یخبط ولا یعضد حمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولکن یہش
ہشا رفیقا **ترجمہ** جابر بن عبداللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینے کے حرم مین پتی نہ توڑی جاوین
نہ درخت کاٹا جاوی مگر نرمی سے جہاڑ لیی جاوین ہے **ف** اکثر علماء کے نزدیک مدینہ کے حرم کے درخت کاٹنے مین یا شکار مارنے مین
جزا نہین ہے اور بعضون کے نزدیک جزا ہی **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یاتی قباء ماشیا و
راکبا فیاتیہ او ان فیصلی رکعتین **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا مین پیدل
اور سوار ہوکر آیا کرتے (ہفتے کے دن) اور دو رکعتین (نفل) پڑہتے **باب** زیارۃ القبور قبرون کے زیارت کا
بیان **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من احد یسلم علی الا رد اللہ علی روحی حتی ارد علیہ
السلام **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مجہپر سلام بہیجتا ہی تو اللہ مجہی خبر کردیتا ہی
مین اوسکے سلام کا جواب دیتا ہون **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجعلوا بیوتکم
قبورا ولا تجعلوا قبری عیدا وصلوا علی فان صلوتکم تبلغنی حیث کنتم **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت
ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مت بناؤ اپنے گہرون کو قبر (جیسے قبرون مین کوئی نماز نہین پڑہتا ویسی ہی گہرون
مین بہی نماز پڑہنا چہوڑدو) اور مت بناؤ میری قبر کو عید (کہ ایکوقت معین پر لوگ وہان جمع ہوا کرین اس سے عرس
کی ممانعت ثابت ہوئی) البتہ درود بہیجو مجہپر جہان تم ہوگے درود تمہاری مجہپر پہونچ جاوی گے **عن** ربیعۃ یعنی ابن
الہدیر قال ما سمعت طلحۃ بن عبید اللہ یحدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیثا قط غیر حدیث واحد

قال قلت وما هول خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يريد قبور الشهداء حتى اذا اشرفنا على حرة واقم فلما تدلينا منها فاذا قبور بمحنية قال قلنا يا رسول الله اقبور اخواننا هذه قال قبور اصحابنا فلما جئنا قبور الشهداء قال هذه قبور اخواننا **ترجمہ** ربیعہ بن الہدیر نے کہا میں نے طلحہ بن عبید اللہ کو کہتے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث روایت کرتا نہ سنا سوا ایک حدیث کے ربیعہ بن ابی عبد الرحمن نے کہا وہ حدیث کیا ہے ربیعہ بن الہدیر نے کہا وہ یہ ہے طلحہ نے کہا ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شہیدوں کے قبروں کیطرف جب ہم چڑھے حرہ واقم پر (ایک ٹیلے کا نام ہے) پھر اوس سے اترے تو گھاٹی کے مڑاؤ پر پہونچے وہاں کئی قبریں تھیں ہم نے کہا یا رسول اللہ کیا ہمارے بھائیوں کے بھی قبریں ہیں آپ نے فرمایا یہ قبریں ہمارے لوگوں کے ہیں جب شہیدوں کی قبر پہونچے تو آپ نے فرمایا یہ قبریں ہمارے بھائیوں کے ہیں **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اناخ بالبطحاء التی بذی الحلیفة فصلی بها فكان عبد الله بن عمر يفعل ذلك **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ اپنا بٹھایا بطحا میں جو ذوالحلیفہ میں تھا پھر وہاں نماز پڑھی عبد اللہ بن عمر بھی ایسا ہی کرتے **ف** یعنی جب مدینے سے نکلکر ذوالحلیفہ میں پہنچے تو اونٹ بٹھاتے نماز پڑھتے **عن** القعنبی قال قال مالك لا ينبغي لاحد ان يجاوز المعرس اذا قفل راجعا الى المدينة حتى يصلي فيها ما بدا له لانه بلغني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم عرس به سمعت محمد بن اسحاق المدني قال المعرس على ستة اميال من المدينة **ترجمہ** امام مالک نے کہا جب کوئی شخص مدینے کو لوٹ کر آوے اور معرس پر پہونچے (معرس وہ مقام ہے مدینے سے چھ میل کے فاصلے پر جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو ٹھہرے تھے) تو دن ٹھہرے اور نماز پڑھے جتنا جی چاہے کیونکہ مجھ کو پہونچا کہ رسول اللہ نے تعریس کے وقت کہا ہے میں نے محمد بن اسحاق مدنی کو کہتے سنا معرس چھ میل ہے مدینے سے

آخر کتاب المناسک

تمام ہوئی کتاب حج

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول کتاب النکاح شروع ہوئی کتاب نکاح کے **باب** التحریض علی النکاح نکاح پر رغبت دلانے کا بیان **ف** نکاح کرنا مسنون ہے اکثر علماء کے نزدیک جب نفقہ اور مہر پر قدرت رکھتا ہو اور بعضوں کے نزدیک ضرورت کے وقت واجب یا فرض ہے۔ نکاح کے فوائد یہ ہیں۔ کم شہوت کا۔ بندوبست گھر کا۔ برہنا کبھی کا۔ مجاہدہ نفس کا۔ پیدا ہونا فرزند صالح کا۔ اگر فائدہ بالکل نہ ہو تو نکاح بے سود ہے **عن** علقمة قال انى لامشي مع عبد الله بن مسعود بمنى اذ لقيه عثمان فاستخلاه فلما راى عبد الله ان ليست له حاجة قال لي يا علقمة فجئت فقال له عثمان الا نزوجك يا ابا عبد الرحمن جارية بكرا لعله يرجع اليك من نفسك ما كنت تعهد فقال عبد الله لئن قلت ذاك لقد سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من استطاع منكم الباءة فليتزوج فانه اغض للبصر واحصن للفرج

ومن لم یستطع منکم فعلیہ بالصوم فانہ لہ وجاء ترجمہ علقمہ سے روایت ہے میں عبداللہ بن مسعود کے ساتھ منیٰ میں جاتا تھا انہوں نے مجھ کو حضرت عثمان کے اور اکیلے میں باتیں کرنا چاہا میں (عبداللہ بن مسعود سے یہ کہنا چاہتے تھے کہ تم ایک نکاح کر لو) جب عبداللہ نے دیکھا کہ نکاح کی کوئی ضرورت ہی نہیں ہے تو مجھ سے کہا آ (اسی علقمہ (یعنی اگر نکاح کے گفتگو منظور ہوتی تو تخلیہ کرتی جب اسکی حاجت نہیں تو خلوت کیا ضرور ہی) میں اس وقت حضرت عثمان نے کہا ای ابا عبدالرحمن کیا ہم تمہارا نکاح ایک باکرہ چھوکری سے کر دیں جو گئی ہوئی قوت تمہاری پھر پھیر لاوے عبداللہ بن مسعود نے کہا تم ایسا کہتے ہو میں نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص تم میں سے نکاح کے طاقت رکھے (یعنی روٹی کپڑا اور مہر دے سکے) وہ نکاح کرے کیونکہ نکاح آنکھ کو نیچا رکھتا ہے اور شرمگاہ کو (زنا سے) بچاتا ہے جو شخص تم میں سے نکاح کی طاقت نہ رکھے وہ روزہ رکھے کیونکہ روزہ اوسکی یہی حضی کرتا ہے (یعنی شہوت کو کم کر دے گا) **باب** ما یؤمر بہ من تزویج ذات الدین دیندار عورت سے نکاح کرنا مقدم ہے **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تنکح النساء لاربع لمالہا ولحسبہا ولجمالہا و لدینہا فاظفر بذات الدین ترتبت یداک **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکاح کیا جاتا ہے عورت کا چار سبب سے اوسکے مال کے سبب سے اور اوسکی حسب کے سبب سے اور اوسکی خوبصورتی کے سبب سے اور اوسکی دینداری کے سبب سے سو تو دیندار عورت کو طلب کر تیری ہاتھوں میں خاک اگر تو نے دیندار کو چھوڑا **ف** یعنی دستور ہے کہ عورت کے نکاح کی رغبت انہیں چار چیزوں کے سبب سے ہوتی ہے سو فرمایا کہ تو دیندار نیکبخت عورت کو سب پر مقدم رکھ کہ زندگی آرام سے بسر ہوگی اور مال اور حسب نسب اور خوبصورتی پر نظر نکر نا کہ اکثر دیکھا ہوتا ہے اور اوسکی بدخوئی کے سبب سے زندگی تلخ ہو جاتی ہے بقول سعدی **شعر** زن بد در سرای مرد نکو ۔ همه دیرین عالمست دوزخ او ۔ اور اگر دینداری کے ساتھ مال اور نسب اور جمال بھی ہو تو سبحان اللہ نور علی نور **باب** فی تزویج الابکار کنواری لڑکیوں سے نکاح کرنا **عن** جابر بن عبداللہ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتزوجت قلت نعم قال بکرا ام ثیبا قلت ثیب قال افلا بکرا تلاعبہا وتلاعبک **ترجمہ** جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ نے مجھکو فرمایا کیا تو نے نکاح کیا ہے میں نے کہا ہاں آپ نے پوچھا کنواری سے یا بیوہ سے میں نے کہا بیوہ سے آپ نے فرمایا تو نے کنواری سے کیوں نہ نکاح کیا کہ تو اوس سے کھیلتا اور تجھ سے وہ کھیلتے **ف** یعنی کمال الفت اور بے تکلفی ہوتے مزا تب رہتا کیونکہ بیوہ عورت کے قلب کو خاوند سے اسقدر کو تعلق نہیں ہوتا جیسے کنواری کے وہ تو سوا اپنے خاوند کے کسیکو جانتی ہی نہیں ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنی بے بے سے کھیل کود ہنسی پیار درست ہے **عن** ابن عباس قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان امرأتی لا تمنع ید لامس قال غربہا قال اخاف ان تتبعہا نفسی قال فاستمتع بہا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلعم پاس اور کہا یا رسول اللہ میری عورت کسی ہاتھ لگانیوالی کے ہاتھ کو نہیں روکتی (یعنی ہر ایک سے راضی ہو جاتی ہے زنا پر) آپ نے فرمایا اوسکو طلاق دیدی وہ مرد بولا مجھے ڈر ہے کہیں ہمارا دل اوس سے لگا نہ رہے آپ نے فرمایا تو رہنے دی اوسے **ف** اس حدیث کو ابن حبان نے صحیح کہا

ہے لیکن روات اسکے ثقہ ہین پر اشکال یہہ ہی کہ باوصف معلوم ہونے زنا اور بدکاری کے آپ اوس عورت کو رکھنے کا حکم کیونکر کرتی
اسی واسطے بعضون نے ماتہہ لگانیوالے کے ماتہہ نہ روکنی سے یہ مراد کہی ہی کہ گھر لٹاوہی جو مانگے اوسکو دیدیتی ہی واللہ اعلم **عن**
معقل بن یسار قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی اصبت امرأۃ ذات حسب وجمال وانہا لا تلد
افاتزوجہا قال لا ثم اتاہ الثانیۃ فنہاہ ثم اتاہ الثالثۃ فقال تزوجوا الودود الولود فانی مکاثر
بکم الامم **ترجمہ** معقل بن یسار سے روایت ہی ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور بولا مجہہ ایکعورت ملی ہی
جو نہایت خوبصورت اور شریف ہی مگر اوسکی اولاد نہین ہوتی کیا مین اُس سے نکاح کرون آپ نے فرمایا نہین پہر وہ دوسری بار
آیا آپ نے فرمایا نہین پہر تیسری بار آیا تو آپ نے فرمایا نکاح کرو چاہنے والی محبت کرنیوالی بہت جننے والی عورت کو کیونکہ مین اپنی امت
کو بڑہانیوالا ہون تمہاری وجہ سے **باب** فی قولہ تعالی الزانی لا ینکح الا زانیۃ بدکار عورت سے نہین نکاح کرتا مگر بدکار
عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان مرثد بن ابی مرثد الغنوی کان یحمل الاساری بمکۃ وکان بمکۃ
بغی یقال لہا عناق وکانت صدیقۃ قال جئت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ انکح عناق قال فسکت عنی
فنزلت والزانیۃ لا ینکحہا الا زان او مشرک فدعانی فقرأہا علی وقال لا تنکحہا **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو بن العاص سے
روایت ہی کہ مرثد بن ابی مرثد قیدیون کو لیکر مکہ مین جایا کرتا وہان ایکعورت بدکار رہتی تھی جسکا نام عناق تہا وہ اسکی آشنا
تہی تو مرثد نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ کیا مین عناق سے نکاح کرون آپ چپ ہو رہے پہر
یہ آیت اوتری۔ والزانیۃ لا ینکحہا الا زان او مشرک (یعنے زانیہ عورت سے وہی نکاح کرتا ہی جو خود زانی بدکار یا مشرک ہو آپ نے
یہ آیت پڑہ کر مجہہ سے کہا اور فرمایا مت نکاح کرو اوس سے **ف** یہ نہی اُس حالت مین ہی کہ وہ عورت زنا پر قائم رہے اور اوس سے
توبہ نکری **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینکح الزانی المجلود الا مثلہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے
روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص زنا نے کوڑے کہایا ہوا ہو وہ نہ نکاح کرے مگر اسی قسم کی عورت سے **باب**
فی الرجل یعتق امتہ ثم یتزوجہا اپنی لونڈی کو آزاد کرکے پہر اوس سے نکاح کرلینا **عن** ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من اعتق جاریتہ وتزوجہا کان لہ اجران **ترجمہ** ابی موسی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جسنے اپنی لونڈی کو آزاد کرکے اوسکے ساتہہ نکاح کیا اوسکو دونا ثواب ہے **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتق
صفیۃ وجعل عتقہا صداقہا **ترجمہ** انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کو آزاد کرکے اونسے
نکاح کرلیا) اور یہی آزادی مہر قرار پائی۔ **باب** یحرم من الرضاعۃ ما یحرم من النسب دودہ پلانے سے ویسی ہی حرمت
ہوتی ہی جیسی نسب سے **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یحرم من الرضاعۃ
ما یحرم من الولادۃ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دودہ پینا نکاح کو حرام کرتا ہے
جیسے پیدایش کا رشتہ حرام کرتا ہی **ف** یعنے جہان جہان نسب کے سبب نکاح نہین درست وہان دودہ پینے کی جہت سے بہی

نکاح نہین درست جیسے ماں اور بہن سے نکاح حرام ہی ویسی دایہ اور دایہ کے بیٹی سے بھی نکاح منع ہے اسی طرح اور قیاس کر لینا چاہیے
دودھ پیانے کا بڑا حق ہے دایہ اور اوسکی لوگون سے سلوک کرنا سنت ہے **عن ام حبیبۃ** قالت یا رسول اللہ ھل لک فی اختی
قال فافعل ماذا قالت فتنکحھا قال اختک قالت نعم قال او تحبین ذلک قالت لست لک بمخلیۃ بک و
احب من شرکتی فی خیر اختی قال فانھا لا تحل لی قالت فواللہ لقد اخبرت انک تخطب درۃ او ذرۃ شک
زھیر بنت ابی سلمۃ قال بنت ام سلمۃ قال نعم قال اما واللہ لو لم تکن ربیبتی فی حجری ما حلت لی
انھا ابنۃ اخی من الرضاعۃ ارضعتنی و ابا ھا ثویبۃ فلا تعرضن علی بناتکن ولا اخواتکن **ترجمہ**
ام حبیبہؓ سے روایت ہی انہون نے کہا یارسول اللہ آپ کو میری بہن سے رغبت ہی آپ نے فرمایا تو کیا کرون ام حبیبہ نے کہا
نکاح کر لیجیے آپنے فرمایا تمہاری بھن سے ام حبیبہ نے کہا ہان آپنے فرمایا تم کو منظور ہی ام حبیبہ نے کہا کچہ مین اکیلی تو آپ
پاس نہین ہون (یعنے اکلوتے بی بی تہوڑی ہون کہ سوت کا آنا مجہی ناگوار گزری) تو جتنی لوگ میری ساتھہ شریک ہون
بہتری مین ہی اون سب مین اپنی بہن کا شریک ہونا زیادہ پسند کرتی ہون آپنے فرمایا وہ مجہی حلال نہین ہوسکتی (کیونکہ
ایک بہن نکاح مین موجود ہی) ام حبیبہ نے کہا قسم خدا کی مجہی معلوم ہوا آپ نے پیام دیا ہی درہ یا ذرہ کا (جو ابوسلمہ کے بیٹی ہی)
آپنے فرمایا ام سلمہ کے بیٹی ام حبیبہ نے کہا ہان آپنے فرمایا وہ تو میری ربیبہ ہے اگر ربیبہ نہ ہوتی تو میری رضاعی بہانجی
کی بیٹی ہی تجہے اور ابوسلمہ اوسکے باپ کو ثویبہ نے دودہ پلایا ہی تو مت ذکر کرو میرے سامنے اپنی بیٹیون اور بہنون کا **باب**
فی لبن الفحل مرد سے دودہ کا ناتا **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت دخل علی افلح یستاذن علی بعد ان انزل الحجاب فاستترت منہ
قال استتری منی وانا عمک قالت قلت من این قال ارضعتک امرأۃ اخیہ قالت انما ارضعتنی المرأۃ ولم
یرضعنی الرجل فدخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرتہ فقال انہ عمک فلیلج علیک **ترجمہ** حضرت
عائشہ سے روایت ہی افلح بن ابی القعیس میرے پاس آئے (وہ عائشہ کے چچا تہے دودہ کے ناتے کے) تو مینے اون سے پردہ
کیا اونہون نے کہا تو مجہسے پردہ کرتی ہی مین تو تیرا چچا ہون مینے جواب دیا کیونکر تو اونہون نے کہا کہ میری بہاوج نے تجہکو دودہ
پلایا ہی مینے جواب دیا کہ عورت نے دودہ پلایا کچہ مرد نے تو دودہ نہین پلایا اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو یہ قصہ
حضرت کے سامنے کہا حضرت نے فرمایا بیشک وہ تیرا چچا ہی شوق سے تیرے پاس آوے **ف** معلوم ہوا کہ جیسی حرمت دودہ
کی دودہ پلانیوالی یعنے عورت کیطرف سے ثابت ہوتی ہی ویسی ہی اوسکے خاوند کیطرف سے بھی ہوتی ہی **باب فی رضاعۃ**
الکبیر بڑا آدمی اگر دودہ پیوے **عن** عائشۃ المعنی واحد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل علیھا وعندھا
رجل قال حفص فشق ذلک علیہ وتغیر وجھہ ثم اتفقا قالت یا رسول اللہ انہ اخی من الرضاعۃ فقال
انظرن من اخوانکن فانما الرضاعۃ من المجاعۃ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اونکے پاس آئے اور ایک شخص اونکے نزدیک بیٹہا تہا حفص نے کہا کہ حضرت کو یہ بات بہت بری معلوم ہوئی غصہ سے چہرہ کا رنگ

بدل کیا حضرت عائشہ نے کہا یارسول اللہ وہ تو میرا دودہ شریک بھائی ہی حضرت نے فرمایا دیکھو۔ یعنی سوچو تمہارا بھائی کہنا
ہی دودہ کا ناتا تصرف بہو کہنے سے ہے **ف** یعنی جس شیرخوارگی سے نکاح حرام ہوتا ہی تو اوسکا اعتبار طفلی تک ہی کہ چھوٹے
لڑکے کے بہو کھبی دودہ نہین جاتے اور اگر جوان آدمی کسی عورت کا دودہ پیوی تو اوسکا کچھ اعتبار نہین وہ نکاح کو نہین روکتا
اور کہتے ہین کہ مذہب حضرت عائشہ کا دوسری حدیثون کے موافق یہ تہا کہ حرمت دودہ پینے کی بڑی عمر مین بھی حاصل ہوجاتے
ہے اور سامنی ہونا مثل محرم کے جائز ہوتا ہی **عن** ابن مسعود قال لا رضاع الا ما شد العظم وانبت اللحم فقال ابو موسی
لا تسالونا وھذا الحبر فیکم **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود نے کہا رضاعت وہی ہی جو ہڈی کو مضبوط کرے اور گوشت بڑہاوے
اوسوقت ابوموسی اشعری نے کہا مت پوچھو مجھسی جبتک یہ عالم مین ہی (یعنی ابن مسعود) **باب** فی من حرم بہ رضاعت
کبیر حرمت کا بیان **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وام سلمۃ ان ابا حذیفۃ بن عتبۃ بن ربیعۃ
بن عبد الشمس کان تبنی سالما وانکحہ ابنۃ اخیہ ھند بنت الولید بن عتبۃ بن ربیعۃ وھو مولی
لامرأۃ من الانصار کما تبنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیدا وکان من تبنی رجلا فی الجاھلیۃ دعاہ
الناس الیہ وورث میراثہ حتی انزل اللہ سبحانہ وتعالی فی ذلک ادعوھم لآبائھم الی قولہ فاخوانکم
فی الدین ومواليكم فردوا الی اباتھم فمن لم یعلم لہ اب کان مولی واخا فی الدین فجاءت سھلۃ بنت سھیل
بن عمرو القرشی ثم العامری وھی امراۃ ابی حذیفۃ فقالت یارسول اللہ انا کنا نری سالما ولدا وکان یاوی
معی ومع ابی حذیفۃ فی بیت واحد ویرانی فضلا وقد انزل اللہ عزوجل فیھم ما قد علمت فکیف ترے
فیہ فقال لھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارضعیہ فارضعتہ خمس رضعات فکانت بمنزلۃ ولدھا من
الرضاعۃ فبذلک کانت عائشۃ رضی اللہ عنہا تامر بنات اخواتھا وبنات اخوتھا ان یرضعن من احبت
عائشۃ ان یراھا ویدخل علیھا وان کان کبیرا خمس رضعات ثم یدخل علیھا وابت ام سلمۃ وسائر
ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یدخل علیھن بتلک الرضاعۃ احد من الناس حتی یرضع فی المھد وقلن
لعائشۃ واللہ ما ندری لعلھا کانت رخصۃ من النبی صلی اللہ علیہ وسلم لسالم دون الناس **ترجمہ** حضرت
عائشہ اور ام سلمہ سے روایت ہی کہ ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ نے متبنی کیا تہا سالم کو (یعنی بیٹا بنایا تہا لی پالک) اور اپنے بھائی
کے بیٹے کا ہندہ بنت ولید بن عتبہ بن ربیعہ کا نکاح اون سے کر دیا تہا اور سالم ایک عورت انصاری کی مولی (غلام آزاد) تہی
جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید کو بیٹا بنایا تہا اور جاہلیت مین یہ رسم تہی جو شخص کسی کو متبنی کرتا تو لوگ اوسکو اوسی
کے نام سے نسبت دیتے (یعنی اوسی کا بیٹا کہتے مثلاً زید کو لوگ زید بن محمد کہا کرتے) اور اوسکو ترکہ ولاتی یہانتک کہ اللہ جل جلالہ
نے یہ آیت اتاری ادعوھم لآبائھم الی قولہ فاخوانکم فی الدین ومواليكم یعنی پکارو اونکو اونکی باپون کیطرف نسبت کرکے یہ بہتر ہے
اللہ کے نزدیک اگر تم کو اونکے باپون کے نام معلوم نہون تو وہ تمہارے دینی بھائی ہین اور مولے (غلام آزاد) ہین اس روز سے اون لوگون کو

اونکی باپون کیطرف نسبت کرکے پکارتی تھے اور جسکا باپ معلوم نہ ہوا اوسکو مولی اور دینی بھائی قرار دیا تو سہلہ بنت سہیل بن عمرو قرشی ابوحذیفہ کے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم تو سالم کو اپنا بیٹا سمجھتی ہے وہ ہمارے اور ابوحذیفہ کے ساتھہ ایک ہی گھر مین رہتا اور مجھکو ننگا کہلا بھیجتا گھر کے کپڑون مین اب اللہ جل جلالہ نے فرمایا لونکو کے باپ مین جو اوتار اوسکو آپ جانتے ہین پھر کیا حکم کرتے ہین آپنے فرمایا تو اوسکو پانچ بار دودہ پلاوے پھر وہ مثل اوسکے لڑکے کے گنا جاتا ہے اسی حدیث سے حضرت عائشہ حکم کرتین تھین اپنے بھتیجون اور بھانجون کو کہ دودہ پلاوین اوس شخص کو جسکو حضرت عائشہ دیکھنا چاہتین اور اوسکے سامنے ہونا چاہتین اگرچہ بڑا ہو لیکن پانچ بار دودہ پلاوین بعد اوسکے وہ شخص حضرت عائشہ پاس آیا جایا کرتا **ف** داؤد ظاہری اور اہل حدیث کا مذہب یہہ ہی کہ بڑی آدمی کو اگرچہ اوسکے ڈاڑہی مونچھہ نکل آئے ہو دودہ پلا دینا اس غرض سے کہ اوسکو نظر درست ہو جاوے جائز ہی اور اس رضاعت سے حرمت ثابت ہو جاتی ہی حضرت عائشہ کا بھی یہی مذہب ہی باقی ائمہ اربعہ اور اکثر علما کا قول اسکے خلاف ہے اونکے نزدیک دو برس کے بعد رضاعت کا اعتبار نہین اور ابوحنیفہ کے نزدیک ڈھائی برس کے بعد اور زفر کے نزدیک تین برس کے بعد **ف** اور ام سلمہ اور باقی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیان اسکا انکار کرتین کہ کوئی اون پاس ایسے رضاعت کی وجہ سے آیا جایا کرے جبتک بچپن مین رضاعت نہ ہوا اور وہ حضرت عائشہ سے کہتین تھین شاید یہ رسول اللہ صلعم نے سالم کو رخصت دی تھی نہ اور لوگون کو **ف** تو یہ حکم خاص ہوگا سالم سے اور لوگون کو ایسا کرنا درست نہ ہوگا واللہ اعلم **باب** هل يحرم ما دون خمس رضعات پانچ بار سے کم دودہ پلانا حرمت ثابت کرتا **عن** عائشة انها قالت كان فيما انزل الله عز وجل من القرآن عشر رضعات يحرمن ثم نسخن بخمس معلومات فتوفي النبي صلى الله عليه وسلم وهن مما يقرأ من القرآن **ترجمہ** حضرت عائشہ نے کہا پہلے کلام اللہ مین یہ اترا تھا کہ دس بار دودہ پیجوڑنا حرام کر دیتا ہی پھر منسوخ ہو گیا اور پانچ بار دودہ پیجوڑنا ٹھہرا پھر وفات ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور وہ پڑہا جاتا قرآن مین **ف** یعنی بعض لوگ پڑہتے تھے پھر وہ بھی متروک ہو گیا اور تلاوت جاتی رہی لیکن شافعی کا عمل اسی پر ہی کہ پانچ رضعات سے کم مین رضاعت ثابت نہین ہوتی اور جمہور علما کے نزدیک ایک ہی بار دودہ پینے سے رضاعت ثابت ہو جاتی ہی **عن** عائشة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تحرم المصة ولا المصتان **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین حرام کرتا ایکبار یا دو بار دودہ چوسنا **باب** في الرضعة عند الفصال دودہ چھوڑانیکے وقت انعام دینے کا بیان **عن** حجاج بن حجاج عن ابيه قال قلت يا رسول الله ما يذهب عني مذمة الرضاعة قال الغرة العبد او الامة **ترجمہ** حجاج بیٹے حجاج اسلمی کے سے روایت ہے اوسنے اپنے باپ سے نقل کیا کہ اوسنے کہا یا رسول اللہ دودہ کے حق کو گون سی چیز مجھہ سے دور کریگی آپنے فرمایا مملوک یعنے دودہ پلانیوالی کو ایک لونڈی یا غلام دیوے تا وہ اوسکی خدمت کرے **باب** ما يكره ان يجمع بينهن من النساء جن عورتون مین جمع کرنا نکاح مین درست نہین **عن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تنكح المرأة على عمتها ولا العمة على ابنة اخيها

ولا المرأة على خالتها ولا الخالة على بنت اختها ولا تنكح الكبرى على الصغرى ولا الصغرى على
الكبرى ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ نکاح کیجاوے عورت اپنی پھوپی پر اور
نہ پھوپھی بھتیجی پر اور نہ نکاح کیجاوے عورت اپنی خالہ پر اور نہ خالہ اپنی بھانجی پر اور نہ نکاح کیجاوے بڑی ناتے والی چھوٹے
ناتے والی پر اور نہ چھوٹے ناتے والی بڑی ناتے والی پر ف کیونکہ ان ناتون مین ایک کو دوسرے سے بڑی محبت ہوتی
ہے خالہ کو بھانجی سے اور پھوپھی کو بھتیجی سے جب ایک دوسری کی سوت ہو تو یہ محبت جاکر عداوت ہونیکا خوف ہے
اسواسطے ایسی عورتون مین جمع کرنا جائز نہین ہوا عن ابی هريرة يقول نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان
يجمع بين المرأة وخالتها وبين المرأة وعمتها ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع
کیا جمع کرنیسے خالہ اور بھانجی کے اور پھوپھی اور بھتیجی کے ث یعنے خالہ اور بھانجی یا پھوپی اور اوسکی بھتیجی کو ایک ساتھ نکاح
کرنیسی منع فرمایا ہان اگر ایک نکاح مین آکر مرجاوے یا طلاق دیدی تو دوسری سے نکاح کرسکتا ہے عن ابن عباس عن النبي
صلى الله عليه وسلم انه كره ان يجمع بين العمة والخالة وبين الخالتين والعمتين ترجمہ ابن عباس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا جمع کرنیسی درمیان مین پھوپھی اور خالہ کے (یعنے ایکعورت پھوپھی ہو دوسری
کی اور وہ اوسکی خالہ ہو ان دونوں سے کوئی نکاح کری تو درست نہین جیسی زید کا بیٹا عمرو تھا اور سلمی کے بیٹے خدیجہ تھی
زید نے خدیجہ سے نکاح کیا زینب پیدا ہوئی اور عمرو نے سلمی سے نکاح کیا کلثوم پیدا ہوئی تو زینب کلثوم کے پھوپھی ہوئی
اور کلثوم زینب کے خالہ ان دونوں سے ایک ساتھ نکاح کرنا درست نہین ہ اور منع کیا جمع سے درمیان دو خالہ کے (یعنے
ہر ایک عورت دوسری کے خالہ ہو اور وہ اسکی بھانجی ہو جیسے بکر نے خالد کی بیٹی صالحہ سے نکاح کیا اور خالد نے بکر کی بیٹی
آمنہ سے نکاح کیا اب بکر کے بیٹی صالحہ کے پیٹ سے ساجدہ ہوئی اور خالد کے بیٹی آمنہ کے پیٹ سے راکعہ ہوئی ساجدہ راکعہ
کی خالہ اور وہ اوسکی بھانجی ہوئے اسیطرح راکعہ ساجدہ کے خالہ اور وہ اسکی بھانجی ہوئے اب راکعہ اور ساجدہ دونوں سے ایک ساتھ
نکاح کرنا درست نہین) اور منع کیا آپنے جمع سے درمیان دو پھوپیون کے) یعنی ہر ایکعورت دوسری کی پھوپھی ہو اور وہ اوسکے
بھتیجی جیسے ہشام نے مالک کے مان جمیلہ سے نکاح کیا اور مالک نے ہشام کی مان حکیمہ سے نکاح کیا اب ہشام کی بیٹی حسینہ
جمیلہ کے پیٹ سے پیدا ہوئی اور مالک کے بیٹے حمیدہ حکیمہ کے پیٹ سے پیدا ہوئی تو حسینہ اور حمیدہ ایک دوسرے کے پھوپھی
اور بھتیجی ہوئین ان حسینہ اور حمیدہ سے ایک ساتھ نکاح کرنا درست نہین ہے۔ بعضون نے کہا مراد اس حدیث سے یہ ہے کہ اپنی بی بی
کے ہوتے ہوئے ایسی دو عورتون سے نکاح کری ایک اوسکی پھوپھی ہو اور دوسری اوسکی خالہ ہو اسیطرح اوسکے دو خالہ سے
نکاح کری یا دو نو پھوپھیون سے مگر اس صورت مین پہلے حدیث کے سوا دوسرا کوئی نیا مضمون نہوگا اور صحیح وہی ہے جو پہلے
مثالین ہم نے بیان کین اور حدیث ایکمشکلات مین سے ہی فقط عن عروة بن الزبير انه سال عائشة زوج النبي
صلى الله عليه وسلم عن قول الله تعالى وان خفتم الا تقسطوا في اليتامى فانكحوا ما طاب لكم من النساء

قالت یا ابن اختی ھی الیتیمۃ تکون فی حجر ولیھا فتشارکہ فی مالہ فیعجبہ مالھا وجمالھا فیرید ولیھا
ان یتزوجھا بغیر ان یقسط فی صداقھا فیعطیھا غیرہ فنھوا ان ینکحوھن الا ان یقسطوا لھن ویبلغوا بھن
اعلی سنتھن من الصداق وامروا ان ینکحوا ما طاب لھم من النساء سواھن قال عروۃ قالت عائشۃ ثم ان
الناس استفتوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد ھذہ الآیۃ فیھن فانزل اللہ جل وعز یستفتونک فی
النساء قل اللہ یفتیکم فیھن وما یتلی علیکم فی الکتاب فی یتامی النساء اللاتی لا تؤتونھن ما کتب لھن
وترغبون ان تنکحوھن قالت واللہ ذکر اللہ انہ یتلی علیھم فی الکتاب الآیۃ الاولی التی قال سبحانہ فیھا وان
خفتم ان لا تقسطوا فی الیتامی فانکحوا ما طاب لکم من النساء قالت عائشۃ وقول اللہ عز وجل فی الآیۃ
الاخری وترغبون ان تنکحوھن ھو رغبۃ احدکم عن یتیمتہ التی تکون فی حجرہ حین تکون قلیلۃ المال و
الجمال فنھوا ان ینکحوا ما رغبوا فی مالھا وجمالھا من یتامی النساء الا بالقسط من اجل رغبتھم عنھن قال یونس
وقال ربیعۃ فی قول اللہ عز وجل وان خفتم الا تقسطوا فی الیتامی قال یقول اترکوھن ان خفتم
فقد احللت لکم اربعا سرحمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہی انہون نی پوچھا حضرت عائشہ سے یہ جو اللہ جل جلالہ وما کا
وان خفتم الا تقسطوا فی الیتامی فانکحوا ما طاب لکم من النساء یعنی اگر تم کو ڈر ہو یتیمون کے حقون کا کہ انصاف نہ کرسکوگی یتیمون مین تو
نکاح کرلو جو عورتین پسند آوین تم کو دو کا مطلب کیا ہی (ظاہر مین شرط کو جزا سے کچھ تعلق معلوم نہین ہوتا کیونکہ یتیمون
مین انصاف نہ کرنے کو عورتون کے نکاح سے کیا غرض ہے) حضرت عائشہ نے کہا اے بہانجی یہ ہے (عروہ بہانجے تھے حضرت
عائشہ کے کیونکہ حضرت عائشہ کی بہن زبیر عروہ کے باپ کو منسوب تھین) مراد یتامی (یتیمون) سے یہ ہی کہ ایک لڑکے
یتیم اپنے ولی کے گود مین پرورش پاتی ہو (مگر ولی محرم نہ ہو جیسی چچا کا بیٹا) اور شریک ہو اوسکے مال مین پھر اوس ولی کو اوسکا مال
اور خوبصورت ہونا بھلا معلوم ہوا اور وہ اوس سے نکاح کا ارادہ کرے مگر پورا پورا مہر جتنا اور کوئی اوس سے نکاح کرے تو دیوے دینا
نہ چاہے تو اوس سے نکاح نہ کرے (کیونکہ اوس مین یتیمہ کا نقصان ہی) اسکی ممانعت ہوئی کہ نکاح نہ کرے مگر جب انصاف کرے
اور پورا مہر جو اوروں سے اونچا دیا کرتے ہون دیا کرے بلکہ حکم ہوا کہ اگر انصاف نہ کرسکے اور پورا مہر نہ دیسکے تو اور کسی عورت
سے جو پسند آوے نکاح کرلے پھر معلوم ہوا نکاح کرے عروہ نے کہا پھر حضرت عائشہ نے کہا لوگون نے بعد اس آیت اوترنے کے پھر سوال کیا
رسول اللہ سے یتیم لڑکیون کے باب مین تب یہ آیت اوتری ویستفتونک فی النساء قل اللہ یفتیکم فیھن وما یتلی علیکم فی الکتاب یعنے
پوچھتے ہین تجھ سے عورتون کے باب مین اللہ تم کو بتاتا ہی حکم عورتون کا اور جو پڑھا جاتا ہی اسی مراد
وہی آیت ہی وان خفتم الا تقسطوا فی الیتامی فانکحوا ما طاب من النساء (جس کے معنے اوپر گزر چکے) حضرت عائشہ نے کہا یہ جو اللہ تعالی
دوسری آیت مین ارشاد فرماتا ہی وترغبون ان تنکحوھن تم چاہتے ہو اون سے نکاح کرنا اوس سے یہ غرض ہی کہ تم مین سی کسی کے
پاس ایک یتیم لڑکے ہو تھوڑے مال والی اور حسن نہ ہے تو وہ نفرت کرتا ہی اوسکے نکاح سے پھر جب رغبت ہوا اوسکے نکاح مین بوجہ مال

اور جمال زیادہ ہونے کے لیکن عدل اور انصاف نہ کرسکے تو اپنے ایت کے موافق اس سے نکاح کرلی یونس نے کہا ربیعہ نے کہا
وان خفتم الا تقسطوا فی الیتامی اسکی جزا محذوف ہے یعنے اگر انصاف نہ کرسکو یتیم لڑکیون مین تو اون کو چھوڑدو اور نکاح کرلو
عورتون سے جو پسند آوین کیونکہ چار عورتون تک تم کو درست ہین **عن علی بن الحسین انھم حین قدموا المدینۃ من**
عند یزید بن معاویۃ مقتل الحسین بن علی رضی اللہ عنہ لقیھم المسور بن مخرمۃ فقال لہ ھل لک
الی من حاجۃ تامرنی بھا قال فقلت لہ لا قال ھل انت معطی سیفک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانی
اخاف علیک القوم علیہ وایم اللہ لئن اعطیتنیہ لا یخلص الیہ ابدا حتی یبلغ الی نفسی ان علی بن ابی
طالب رضی اللہ عنہ خطب بنت ابو جھل علی فاطمۃ رضوان اللہ عنہ فسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و
ھو یخطب الناس فی ذلک علی منبرہ ھذا وانا یومئذ محتلم فقال ان فاطمۃ منی وانا الا تخوف ان تفتن فی
دینھا قال ثم ذکر صھرا لہ من بنی عبد شمس فاثنی علیہ فی مصاھرتہ فاحسن قال حدثنی فصدقنی ووعدنی
فوفی لی وانی لست احرم حلالا ولا احل حراما ولکن واللہ لا یجتمع بنت رسول اللہ وبنت عدو اللہ مکانا واحدا
ایکدا **مرجمہ** امام زین العابدین سے روایت ہے جب وہ لوگ لوٹ کر آئے مدینے کو یزید پلید کے پاس سے جس زمانے مین حضرت امام حسین رضی
شہید ہوئے ہین تو اون سے مسور بن مخرمہ ملے اور کہا تم کو کوئی کام مجھسے ہو تو بیان کرو پھر مسور بن مخرمہ نے کہا مین نے اون سے
کہا تم مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تلوار نہین دیتے کیونکہ مین خوف کرتا ہون کہین تم سے لوگ اوسکو چھین لیوین قسم خدا
کی اگر تم وہ تلوار مجھے دیدوگے تو مجھ سے کوئی نہ لیسکیگا کبھی جبتک میری جان مین جان ہے اور حضرت علی نے پیام دیا تھا
ابوجہل کے بیٹی سے حضرت فاطمۃ الزہرا کے ہوتے ہوئے تو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ خطبہ سنا رہے تھے لوگون
کو منبر پر اون دنون مین جوان ہوا تھا آپنے فرمایا فاطمہ میرا ٹکڑا ہے اور مجھے خوف ہے اسبات کا کہین اونکے دین مین فساد نہ آوے
(یعنے جب دوسری سوت آوے اور وہ بشریت سے مجبور ہوکر کوئی کام ناراضی سے خلاف شرع کے نہ کرین) پھر آپ نے بیان کیا
اپنے دوسرے داماد کا حال جو بنی عبد الشمس مین سے تھا (یعنے حضرت عثمانؓ کا) اور آپ نے اون کی تعریف کے اور خوب تعریف
کی اور فرمایا جو بات مجھ سے کہی وہ سچ ہی اور جو وعدہ کیا سو پورا کیا اور مین حرام نہین کرتا حلال کو نہ حلال کرتا ہون حرام کو (یعنے
مین یہ نہین کہتا کہ دوسرا نکاح کرنا جائز نہین ہے اللہ نے چار عورتین حلال کی ہین) لیکن قسم خدا کے یہ نہین ہوگا کہ رسول اللہ کی بیٹی
اور خدا کی دشمن کے بیٹے ایکجگہ جمع ہوجاوین - یعنے ابوجہل جو خدا کا دشمن تھا اوسکی بیٹی بھی فاطمہ کے ساتھ رہی جو رسول اللہ کے
بیٹی ہین دوسری روایت مین ہے **فذلک النکاح** پھر چپ ہوگئے علی اس نکاح سے (یعنے جب دیکھا کہ رسول خدا
ناراض ہین تو اس نکاح کا ذکر چھوڑ دیا اور نہ کیا) **عن مسور بن مخرمۃ حدثہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
علی المنبر یقول ان بنی ھاشم بن المغیرۃ استاذنونی ان ینکحوا ابنتھم من علی بن ابیطالب فلا اذن ثم
لا اذن لا ان یرید ابن ابیطالب ان یطلق ابنتی وینکح ابنتھم فانما ابنتی بضعۃ منی یریبنی ما ارابھا

ویؤذینی ما اذاها والاحبک فی حدیث احمد ترجمہ مسور بن مخرمہ سے روایت ہے انہون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منبر پر آپ فرماتے تھے بنی ہاشم بن مغیرہ نے اجازت چاہی مجھ سے اسبات کی کہ نکاح کردین اپنے بیٹی کا علی بن ابیطالب سے تو مین اجازت نہین دیتا پھر دیتا ہون پھر نہین دیتا مگر علی اجازت نہین دیتا مگر علی بیشک بیٹی میری بدن ہے میرا اور ایذا دیتا ہے مجھکو جو ایذا دیتا ہے فاطمہ کو (آپ کو حضرت فاطمہ سے اسقدر محبت اور الفت تھی کہ اتنی بھی تکلیف کو گوارا نہ کیا) **باب** فی نکاح المتعۃ متعہ کا بیان (معیاد مقرر کرکے عقد کرنا) **عن** الزہری قال کنا عند عمر بن عبد العزیز فتذاکرنا متعۃ النساء فقال رجل قال لہ ربیع بن سبرۃ اشہد علی ابی انہ حدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عنھا فی حجۃ الوداع ترجمہ زہری سے روایت ہے ہم عمر بن عبد العزیز پاس تھے تو ذکر آیا متعے کا ایک شخص نے کہا جسکا نام ربیع بن سبرہ تہا مین نے اپنے باپ سے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا متعے سے حجۃ الوداع مین **ف** متعہ چند بار حلال ہوا پھر آخر مین حرام ہوا بعد اوسکے اوسکی حرمت قیامت تک باقی رہی اکثر ائمہ اور علما کا یہی قول ہے اور نہین خلاف کیا اس مین مگر بہت کم لوگون نے **عن** سبرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حرم متعۃ النساء ترجمہ سبرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتون سے متعہ کرنیکو حرام کیا **ف** پھر حلال نہین ہوا اور صحیح یہ ہے کہ کئی بار حلال ہوا اور کئی بار حرام ہوا اور شبہہ پڑ گیا اسکی حرمت مین ابن مسعود نے کلام اللہ مین اسطرح پڑہا ہے فما استمتعتم بہ منھن الی اجل مسمی جن سے تم متعہ کرو ایک میعاد معین تک اگرچہ یہ قرأت شاذ ہے مگر صحابی جلیل القدر سے مروی ہے اور ابن عباس سے اسکے حلت منقول ہے باوجود اسکے تقوی سے باز رہنا بہتر ہے مگر جو شخص نکاح کے قدرت نرکھتا ہو اور روزون سے اوسکی شہوت کم نہ ہو تو ضرورتا اگر متعہ کرلیوے تو زنا سے بہتر ہے میرے نزدیک واللہ اعلم **باب** فی الشغار شغار کا بیان **ف** شغار ایک قسم کا نکاح جاہلیت کے زمانی مین رائج تہا کہ ایک آدمی اپنی بیٹی یا بہن کو دوسرے سے بیاہ دیتا اس شرط پر کہ وہ بھی اپنی بیٹی یا بہن کو اوس سے بیاہ دی بھی گویا یہی مہر سمجھتے تہے **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الشغار ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار کرنے سے منع کیا یعنی کوئی شخص اپنے بیٹے سے کسیکا نکاح اس شرط پر کردیوے کہ وہ شخص اپنے بیٹی کا نکاح اوسکے ساتھ کردیوے یا اسیطرح بہن کا نکاح اور دونون اس مین کچہ مہر نہ مقرر کرین **ف** شافعی کے نزدیک یہ نکاح باطل ہے اور خطابی نے احمد اور اسحاق سے ایسا ہی نقل کیا ہے اور امام مالک کے نزدیک یہ نکاح فسخ کیا جاویگا اگرچہ دخول ہوچکا ہو اور ایک روایت مین اگر دخول نہ ہوا ہو اور ایک جماعت کے نزدیک نکاح صحیح ہوجاویگا اور مہر مثل ہر ایک پر لازم ہوگا ابو حنیفہ کا بھی قول ہے **عن** عباس بن عبد اللہ بن عباس انکح عبد الرحمن بن الحکم ابنتہ وانکح عبد الرحمن ابنتہ وکانا جلسا صداقا فکتب معاویۃ الی مروان یامرہ بالتفریق بینھما و قال فی کتابہ ھذا الشغار الذی نھی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ عباس بن عبد اللہ بن عباس نے

ابو داؤد عبد الرحمن بن عبد اللہ بن عباس بن عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب اپنی بیٹی عباس

کو اور اسیکو ممر سمجھا معاویہ نے مروان کو لکھا کہ اون دونون کا نکاح توڑ دو اور لکھا کہ یہی شعار ہی جس سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا **ف** اور شعار مین داخل ہے نکاح کرنا بہتیجی یا بہانجی یا پوتیہے یا چچازاد بہن کا اسی شرط پر ایجاب اور صورت اوسکی یون ہی ایک یہ کہے مین نے اپنے بیٹی کا نکاح تجھسے کر دیا اس شرط پر تو اپنی بیٹی کا نکاح مجھسے کر دی پھر دوسرا بھی یون ہی کہی مین نے قبول کیا اور ہر ایک دوسری کے مہر ہی **باب فی التحلیل** حلالے کا بیان **عن** علی رضی اللہ عنہ قال اسماعیل واراہ قد رفعہ الی النبی صلے اللہ علیہ وسلم اذا تزوج قال اعن اللہ المحلل والمحلل لہ **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہی اسماعیل نے کہا مین سمجھتا ہون کہ شعبی نے اسحدیث کو مرفوعا روایت کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعنت اللہ نے حلالہ کرنیوالے پر اور جسکے واسطے حلالہ کیا جاوی (پہلے خاوند پر) اہل حدیث کے نزدیک نکاح بہ نیت حلالہ باطل ہے اور حنیفہ کے نزدیک جائز ہی **باب** فی نکاح العبد بغیر اذن سیدہ غلام بغیر اپنے مولے کے پوچھے نکاح کرلی **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما عبد تزوج بغیر اذن موالیہ فھو عاھر **ترجمہ** جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو غلام اپنے مالک کے حکم نہین نکاح کری تو وہ زانی ہے - یعنے غلام کا نکاح اوسکے مالک کے بے حکم صحیح نہین **عن** ابن عمر ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال اذا نکح العبد بغیر اذن مولاہ فنکاحہ باطل **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلام جب اپنے مالک کے بے حکم نکاح کری تو وہ نکاح درست نہین ابوداؤد نے کہا یہ حدیث ضعیف ہے موقوفا صحیح ہی **باب** فی کراھیۃ ان یخطب الرجل علی خطبۃ اخیہ ایک آدمی اپنے بہائی مسلمان کے پیام پر پیام نہ بھیجے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یخطب الرجل علی خطبۃ اخیہ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نگنی نہ کری آدمی اپنے بہائی مسلمان کی منگنی پر **ف** یعنے جب ایک مسلمان کے کسی جگہ شادی کرنے کی نسبت ٹہر چکی ہو تو پھر وہان اپنا پیغام دینا حلال نہین کہ اس مین دوسری مسلمان کے حق تلفی اور اگر ابھی تک ٹھہری نہو تو پیغام دینا مضایقہ نہین **عن** نافع عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یخطب الحد کم علی خطبۃ اخیہ ولا یبیع علی بیع اخیہ الا باذنہ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے منگنی نکری اپنے بہائی مسلمان کی منگنی پر اور نہ کوئی چیز بیچے اپنے بہائی مسلمان کے بیچنے پر مگر اوسکے حکم سے **ف** یعنے جب سودی کا گاہک ٹہر جاوی تو پھر اوسکو بہکا کر اپنا سودا بیچنے کے لیے اپنے پاس نہ لاوی **باب** فی الرجل ینظر الی المرأۃ وھو یرید ان یتزوجھا جس عورت سے نکاح کرنیکا ارادہ ہو اوسکا دیکھہ لینا بہتر ہی **عن** جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا خطب احدکم المرأۃ فان استطاع ان ینظر الی ما یدعوہ الی نکاحھا فلیفعل فخطبت جاریۃ فکنت اتخبأ لھا حتی رأیت منھا ما دعانی الی نکاحھا وتزوجتھا فتزوجتھا **ترجمہ** جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین ہی کوئی اپنے نکاح کا پیغام کسی عورت

کیطرف بھیجنا چاہی تو ہوسکے تو اوسکو یہ لیوی جس سے نکاح کا ارادہ ہو پہر نکاح کرے جابر نے کہا مین نے ایک چھوکری کو پیام دیا تو چھپکر مین نے اوسکو دیکھ لیا یہانتک کہ دیکھا مین نے وہ امر جس سے رغبت ہوئی اوسکی نکاح کے پہر نکاح کیا مین نے اوس سے **ف** جس عورت سے نکاح کرنا چاہی اوسکا دیکھ لینا مستحب ہے باجماع علماء **باب** ولی والے ولی کا بیان (بغیر ولی کے نکاح صحیح نہین کسی عورت کا) **عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما امراۃ نکحت بغیر اذن مولیھا فنکاحھا باطل ثلاث مراۃ فان دخل بھا فالمھر لھا بما اصاب منھا فان تشاجروا فالسلطان ولی من لا ولی لہ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت اپنے ولی کے بے حکم اپنا نکاح کرلی تو اوسکا نکاح باطل ہے - یعنی صحیح نہین آپنے باطل کے لفظ کو تین بار فرمایا - اور جو اوس عورت سے صحبت کیا تو عورت کا مہر دینا پڑیگا اوسکے بدلے مین جو اوس سے فائدہ حاصل کیا ہے پہر اگر ولی اختلاف کرین تو جسکا ولی نہو اوسکا ولی بادشاہ ہے **ف** اور ابو حنیفہ کے نزدیک بالغہ کیواسطے ولی کے ضرورت نہین خواہ باکرہ ہو یا ثیبہ اہل حدیث کے نزدیک ضرور ہے **عن** ابن موسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا نکاح الا بولی **ترجمہ** ابی موسے سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بغیر ولی کے نکاح صحیح نہین (یہ حدیث مطلق ہے اس سے رد ہوجاتی ہے قول اونکا جو کہتے ہین بالغہ کے لیے ولی ضرور نہین ہے) **عن** ام حبیبۃ انھا کانت عند ابن جحش فھلک عنھا وکان فیمن ھاجر الی الارض الحبشۃ فزوجھا النجاشی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھی عندھم **ترجمہ** ام حبیبہ سے روایت ہے وہ ابن جحش کے نکاح مین تھین اور ابن جحش اُن لوگون مین سے تھے جو ہجرت کرگئی تھے حبش کیطرف (کافرون کے ایذا دہی سے پہلے چند مسلمان لاچار ہوکر حبش کو چلے گئی تھی) وہان وہ مرگئے تو نجاشی (بادشاہ حبش) نے اونکا نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کردیا حالانکہ ام حبیبہ حبش ہی مین تھین **باب** فی العضل عورتون کو نکاح سے منع کرنیکا بیان **عن** معقل بن یسار قال کانت لی اخت تخطب الی فاتانی ابن عم لی فانکحتھا ایاہ ثم طلقھا طلاقا لہ رجعۃ ثم ترکھا حتی انقضت عدتھا فلما خطبت الی اتانی یخطبھا [illegible] ابدا قال ففی نزلت [illegible] فانکحتھا ایاہ **ترجمہ** معقل بن یسار سے روایت ہے میری ایک بہن تھی پیام مجھسے لگا تہا پہر میرا ایک چچا کا بیٹا آیا مین نے اوس کا نکاح اوس سے کردیا اوس نے اوسکو طلاق بھی دیا اور چھوڑ دیا یہان تک کہ عدت گزرگئی جب پہر اوسکا پیام مجھسے لگا تو پہر وہ آیا اور پیام دینے لگا مین نے کہا قسم خدا کی اب مین کبھی اوسکا نکاح اوس سے نکرونگا تو میری شان مین یہ آیت اوتری **و اذا طلقتم النساء فبلغن اجلھن فلا تعضلوھن ان ینکحن ازواجھن** الآیۃ قال فکفرت عن یمینی فانکحتھا ایاہ **ترجمہ** یعنی جب تم طلاق دو اپنی عورتون کو پہر اون کی عدت گزر جاوے تو مت منع کرو اونکو اسبات سے کہ نکاح کرین اپنے پہلے

خاوند سے جب وہ اس میں دستور کے موافق راضی ہو جاوین یعنی آیت سندر میں نے قسم کا کفارہ دیا اور اوسکا نکاح دہرا کر دیا شکر خدا کا

تمام ہوا پارہ بارہوان سنن ابی داؤد کے بتیس پاروں میں سے اب شروع ہوتا ہے پارہ تیرہوان اوسکی فضل اور انعام پر توکل کر کے انشاء اللہ جل جلالہ

ثم الجزو الثانی عشر ویتلوہ الجزو الثالث عشر انشاء اللہ تعالے

فہرست پارہ بارہوان سنن ابی داؤد

صفحہ	باب	صفحہ	باب	صفحہ	باب
۴۵۱	عرفات کو جانیکا بیان	۴۶۶	جو عورت عمرہ کا احرام باندہی ہو اوسکو حیض	۴۷۶	کتاب النکاح
״	عرفہ مین کسوقت نکلے نماز کے واسطے		آجاوے تو وہ عمرہ کو ترک کر دیوے کا حرام باندہی ہو	״	نکاح پر رغبت دلانے کا بیان
״	عرفات مین منبر پر خطبہ پڑہنا۔		عمرہ کی قصا کرے	۴۷۷	دیندار عورت سے نکاح کرنا مقدم ہے
۴۵۲	عرفات مین کہان تک ٹہرے				
״	عرفات سے لوٹنے کا بیان۔	״	عمرہ کے بعد قیام کرنا	״	کنواری لڑکیون سے نکاح کرنا۔
۴۵۳	مزدلفے مین نماز کا بیان	״	طواف الافاضہ کا بیان	۴۷۸	بدکار عورت سے نہین نکاح کرنا مگر کامرد
۴۵۵	مزدلفے سے جلدی لوٹ جانا	۴۶۷	خانہ کعبہ سے رخصت ہونا	״	اپنی لونڈی کو آزاد کر کے پہر اوسی سے نکاح کرلینا
۴۵۶	حج کبسکا دن کونسا ہے	״	حائضہ عورت طواف الافاضہ کر چکی ہو تو چلی جاوے	״	دودہ پلانیوالی ایسی حرمت ہوتی ہے جیسی نسب سے ہوتی ہے
״	ماہ حرم کون سے مہینے ہین۔	۴۶۸	طواف الوداع کا بیان	۴۷۹	مرد آدمی اگر دودہ پیوے بڑا آدمی کا رضاعت کا بیان
۴۵۷	جس نے وقوف عرفہ نہ پایا	״	محصب مین اوترنے کا بیان	۴۸۱	پانچ بار سے کم دودہ پلانا حرمت نہین کرتا
۴۵۸	منا مین اوترنے کا بیان	۴۶۹	ارکان کے پیچھے کرنے کا بیان	״	دودہ چھوڑانے کی وقت انعام دینے کا بیان
״	منا مین کسدن خطبہ پڑہے	״	مکے مین نماز کا بیان۔	״	جس عورتون مین جمع کرنا نکاح مین درست نہین
״	جس نے کہا یوم النحر مین خطبہ پڑہے	۴۷۰	مکے کے حرم کا بیان۔	۵۸۵	متعہ کا بیان (۴۸۶ متعہ کا بیان)
״	یوم النحر مین کسوقت خطبہ پڑہے	۴۷۱	نبیذ کی سبیل رکہنا۔	۴۸۶	غلام بغیر اجازت مولے کے پیچھے نکاح کرلے
۴۵۹	امام منا کے خطبہ مین کیا بیان کرے	״	مکے مین رہنے کا بیان	״	ایک آدمی اپنے بہائی مسلمان کے پیام پیام نہ بھیجے
״	منا کی راتون مین مکے رہنا کیسا ہے	״	کعبہ کے اندر جانے کا بیان	״	جس عورت سے نکاح کا ارادہ ہو
״	منا مین نماز کا بیان	۴۷۲	حطیم کا بیان		اوسکا دیکہہ لینا بہتر ہے
۴۶۰	اہل مکہ منا مین قصر کرین	۴۷۳	کعبہ کے مال کا بیان	۴۸۷	بغیر ولی کے نکاح صحیح نہین عورت کا
״	کنکریان مارنیکا بیان	״	مدینے مین آنے کا بیان	۴۸۷	عورتون کو نکاح سے
۴۶۲	سر منڈانے اور بال کترانیکا بیان	۴۷۴	مدینے کے حرم کا بیان		منع کرنے کا بیان۔
۴۶۳	عمرہ کا بیان۔	۴۷۵	قبرون کی زیارت کا بیان		

تمت

الثالث عشر

پارہ تیرہوان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب اذا انکح الولیان جب دو ولی ایکعورت کا نکاح کردین **عن** سمرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما امرأۃ زوجھا ولیان فھی للاول منھما وایما الرجل باع بیعا من رجلین فھو للاول منھما **ترجمہ** سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت اوسکا نکاح دو ولی کردین (ایک ایک شخص سے دوسرا دوسرے شخص سے) تو وہ عورت اوسکو ملیگی جس سے پہلے نکاح ہوا ہے اور جو شخص ایک چیز دو آدمیون کے ہاتھ بیچی تو جسکے ہاتھ پہلے بیچی ہے اوسی کو ملے گی **ف** کیونکہ جب ایک شخص سے نکاح ہوگیا یا ایک شخص کے ہاتھ بک گئی اب دوسرے ولی کا تصرف دوبارہ کسی سے نکاح کرنا یا دوسرے سے بیچنا ناجائز ہوگا **باب** قولہ تعالیٰ لایحل لکم ان ترثوا النساء کرھا ولا تعضلوھن آیت کا حاصل یہ ہے کہ زور زبردستی سے عورتون کے وارث مت بنو اور نہ اون کو روکو نکاح سے کہ لیلو اون سے کچھ اپنا دیا مگر جب وہ صریح بے حیائی کرین اخیر آیت تک **عن** ابن عباس قال الشیبانی وذکرہ عطاء ابو الحسن السوائی ولا اظنہ الا عن ابن عباس فی ھذہ الایۃ لایحل لکم ان ترثوا النساء کرھا ولا تعضلوھن قال کان الرجل اذا مات کان اولیاؤہ احق بامرأتہ من اولیاء نفسھا ان شاء بعضھم تزوجھا او زوجوھا وان شاءوا لم یزوجوھا فنزلت ھذہ الایۃ فی ذلک **ترجمہ** عبداللہ بن عباس نے اس آیت کی تفسیر میں بیان کیا کہ خاوند جب مرجاتا تھا تو اوسکے وارث اوسکی بیوی کے زیادہ حقدار سمجھے جاتے تھے بہ نسبت عورت کے وارثون کے بعض اوسکا نکاح اپنے خود سے کرلیتے یا اگر چاہتے تو کسی اور سے کردیتے اگر چاہتے بالکل نکاح نہ کرنے دیتے تب یہ آیت اتری **ف** اگر کوئی مرجاوے تو اوسکی عورت اپنے نکاح کی مختار ہے میت کے عزیزون کو زور زبردستی سے اپنی نکاح میں لینا نہیں پہونچتا نہ اون کو نکاح سے روکنا پہونچتا ہے کہ جاکر جو کچھ میت نے اوسکو دیا تھا وہ پھیر لیوے البتہ خلاف شرع کے اگر کوئی کام بے حیائی کا کرے تو اوس سے روکنا پہونچتا ہے (موضح القرآن) وارث نہ بنو زبردستی سے بی بی عورت کے خوشی نہ ہو تم زبردستی اوسکی حاکم بن جاؤ **عن** ابن عباس قال لایحل لکم ان ترثوا النساء کرھا ولا تعضلوھن لتذھبوا ببعض ما اتیتموھن الا ان یاتین بفاحشۃ مبینۃ وذلک ان الرجل کان یرث امراۃ ذی قرابتہ فیعضلھا حتی تموت او ترد الیہ صداقھا فاحکم اللہ عن ذلک ونھی عن ذلک **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے انہون نے کہا اس آیت کا تا یہا الذین آمنوا لایحل لکم ان ترثوا النساء کرھا ولا تعضلوھن لتذھبوا ببعض ما آتیتموھن الا ان یاتین بفاحشۃ مبینۃ الآیۃ (جسکا ترجمہ اوپر مذکور ہوا) شان نزول یہ ہے کہ ایکمرد اپنے عزیز کی جورو کا وارث ہوتا پھر اوسکو دوسرا نکاح نہ کرنے

دنیا یہانتک کہ مرجاتے یا جو مہر لیا ہی اوسکو واپس کردیتے (مجبور ہوکر) اللہ جل جلالہ نے اس سے منع کیا کیونکہ اس مین عورتون پر محض ظلم ہوتا تہا جب اونکا خاوند مرگیا تو اونکو اختیار ہونا چاہیے خواہ دوسرا نکاح کرین یا نہ کرین **باب** فی الاستیمار نکاح کیوقت لڑکی سے پوچہنا **عن** ابی ہریرۃ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لا تنکح الثیب حتی تستامر ولا البکر الا باذنہا قالوا یا رسول اللہ وما اذنہا قال ان تسکت **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نکاح نکیا جاوے بیوہ عورت کا جبتک اوس سے اجازت نہ لیجاوی اور نہ نکاح کیا جاوی کنواری عورت جبتک اوسکا اذن نہ لیا جاوی لوگون نے کہا کہ کنواری کا اذن کسطرح ہو یعنی وہ شرم سے کاہیکو مبتلا دیگی حضرت نے فرمایا کہ اوسکا چپ رہنا بہی اذن ہی **ف** یعنی کنواری سے یون کہا جاوی کہ تیرا نکاح فلانے شخص سے ہم کرتے ہین اگر وہ اجازت دی تو بہتر ہی نہین تو اوسکا چپ رہنا بہی اجازت ہی۔ امام اعظم رح کے نزدیک چہوٹے لڑکے کا ولی مختار ہے جہان چاہیے وہان کری خواہ بیوہ ہو خواہ کواری اور جوان عورت خود مختار ہی خواہ بیوہ ہو خواہ کنواری اور امام شافعی کے نزدیک بیوہ خود مختار ہی چہوٹی ہو یا جوان اور کنواری کا ولی مختار ہے چہوٹی ہو یا جوان **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تستامر الیتیمۃ فی نفسہا فان سکتت فہو اذنہا وان ابت فلا جواز علیہا **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کنواری عورت جو بالغ ہوجاوی اور اوسکا باپ نہ ہو تو وہ اپنے نکاح کرنے مین پوچہی جاوی گی اگر چپ ہو رہی تو وہی اوسکا اذن ہی اور اگر انکار کیا تو اوسپر جبر نہین دوسری روایت مین یون ہی فان سکتت اوسکتت فہو اذنہا یعنی اگر چپ ہو رہی یا رونے لگی تو وہی اذن اوسکا ہی ابوداؤد نے کہا بکت کی زیادتی محفوظ نہین ہے بلکہ یہ وہم ہی ابن ادریس سے جو راوی ہی اس حدیث کا **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امروا النساء فی بناتہن ورواہ ابو عوانۃ عن عائشۃ قالت قلت یا رسول اللہ ان البکر تستحیی ان تتکلم قال سکاتہا اقرارہا **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ لو عورتون سے اون کی بیٹیون کے نکاح مین دوسری روایت مین حضرت عائشہ سے یہ ہی ہے مین نے کہا یا رسول اللہ کنواری لڑکی بات کرنیسے شرماتی ہی آپ نے فرمایا اوسکا اقرار یہی ہی کہ خاموش ہو رہی **ف** یعنی جب اس سے کہا جاوی کہ تیرا نکاح بعوض اس مہر کے فلان شخص سے کیا تو نے قبول کیا اور وہ چپ رہے تو یہی قبول سمجہا جاویگا **باب** فی البکر یزوجہا ابوہا ولا یستامرہا کنواری لڑکی کا نکاح اوسکا باپ اوسکی پوچہی کرکے تو کیسا **عن** ابن عباس ان جاریۃ بکرا اتت النبی صلے اللہ علیہ وسلم فذکرت ان اباہا زوجہا وہی کارہۃ فخیرہا النبی صلے اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی کہ ایک کنواری لڑکی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر ذکر کیا کہ اوسکے باپ نے اوسکی ناراضی سے نکاح اوسکا کردیا ہی اوسکو اختیار دیا **ف** چاہی نکاح رکہدیا چاہی فسخ کرڈال محدثین نے لکہا ہی کہ وہ لڑکی بالغہ ہوگی کیونکہ کم سن لڑکے پر باپ کو اختیار ہی کہ جبراً نکاح کردیوے پس جب

وہ لڑکی جوان ہوگی تو اوسکو اختیار ہی وہ نکاح فسخ کردیوی اور ابو حنیفہ کے نزدیک اختیار نہ ہوگا **باب** فی الثیب صغیرہ کا بیان **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الایم احق بنفسہا من ولیہا والبکر تستاذن فی نفسہا واذنہا صماتہا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ثیبہ عورت اپنی جان کی مختار ہے بہ نسبت اپنے ولی کے۔ یعنی ولی کا اسپر جبر نہین پہونچتا نکاحمین اور کنواری عورت سے نکاح کی اجازت مانگنا چاہیے اور اُسکا چپ رہنا ہی اوس کی اجازت ہی **ف** ایم ہی مراد ثیبہ ہے بدلیل روایت مسلم کے اور مقابلہ باکرہ کے اور ابو حنیفہ کے نزدیک ایم سے بے شوہر والی عورت مراد ہی **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس للولی مع الثیب امر والیتیمۃ تستامر وصمتہا اقرارہا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ثیبہ پر ولی کو کچھ اختیار نہین اور کنواری سے اذن لیا جاویگا اور اوسکا چپ رہنا ہی اوسکا اقرار ہے **ف** یہ دونو حدیثین شافعی کی دلیل ہین جب ایم سے ثیبہ مراد ہو **عن** خنساء بنت خذام الانصاریۃ ان اباہا زوجہا وہی ثیب فکرہت ذلک فجاءت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک لہ فرد نکاحہا **ترجمہ** خنساء خذام انصاری کی بیٹی سے روایت ہی کہ اوسکے باپ نے بی اجازت اوسکا اوسکا نکاح کردیا کیونکہ وہ ثیبہ تھی تو اوس نے نکاح سے ناراض ہوکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر ذکر کیا حضرت نے اوسکے نکاح کو پھیر دیا یعنے باپ کے نکاح کیہوئی کو جائز نہ کہا **ف** خذام ذال معجمہ سے ہے یا خدام دال مہملہ سے **باب** فی الاکفاء کفو کا بیان (کفو اور کفاءت مشہور ہی) **عن** ابی ہریرۃ ان اباہند حجم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الیافوخ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا بنی بیاضۃ انکحوا اباہند وانکحوا الیہ قال وان کان فی شیء مما تداوون بہ خیر فالحجامۃ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی ابا ہند نے پچھنے لگائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یافوخ مین (چندیا مین) آپنے فرمایا اے بنی بیاضہ نکاح کرو ابا ہند سے اور پیام بھیجو اوسکو اگر تمہاری سب دواؤن مین کوئی دوا بہتر ہے تو یہی پچھنے لگانا ہی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کفاءت مین دین کا اعتبار ہی نہ نسب اور مال کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک کفاءت مین بہت سے امور کا لحاظ ہی نسب کا اور اسلام کا اور آزادی کا اور دیانت کا اور مال کا اور پیشے کا اور غیر کفو سے نکاح ہوجاویگا مگر ولی اوسکو فسخ کرسکتا ہی **باب** فی تزویج من لم یولد قبل پیدائش کے نکاح کردینا **عن** سارۃ بنت مقسم انہا سمعت میمونۃ بنت کردم قالت خرجت مع ابی فی حجۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدنا الیہ ابی وہو علی ناقۃ لہ ومعہ درۃ کدرۃ الکتاب فسمعت الاعراب والناس وہم یقولون الطبیۃ الطبیۃ الطبیۃ فدنا الیہ ابی فاخذ بقدمہ فاقرلہ ووقف علیہ واستمع منہ فقال انی حضرت جیش غسان قال ابن المثنی جیش غسان فقال طارق ون المرقع من یعطنی رحما بثوابہ قلت وما ثوابہ قال ازوجہ اول بنت تکون لی فاعطیتہ محی ثم غبت عنہ حتی علمت انہ قد ولد لہ جاریۃ وبلغت ثم جئتہ فقلت لہ ادع لی جزہر انی محلفان لا یفعل حتی اصدقہ صداقا جدیدا غیر الذی کان بینی وبینہ وہو افت لا اصدق

غیر الذی اعطیته فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویقرن ای النساء ھی الیوم قال فدرأت القتیر قال ای
ان تترکھا قال فراعنی ذلک ونظرت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما رای ذلک منی قال لا انا ثم صاحبک
ترجمہ میمونہ بنت کردم سے روایت ہے میں اپنے باپ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کو جاتی تھی تو میں نے دیکھا
رسول اللہ صلعم کو اور میری باپ آپ کے نزدیک گئے آپ ایک اونٹ پر سوار تھے اور آپ کے ہاتھ میں ایک دُرّہ تھا جیسی مکہ کے
معلمون کے پاس ہوتا ہے (لڑکون کے سزا دینے کو واسطے) تو میں نے سنا بدّو اور سب لوگ کہہ رہے تھے الطبطبیۃ الطبطبیۃ الطبطبیۃ **ف**
طبطب کوڑی کی آواز ہی جو پڑنے کیوقت اوس میں سے نکلتی ہی یا لوگون کے چلنے کی آواز بہرحال مراد یہ ہے کہ طب طب کے سے آواز
اوسوقت آرہی تھی **ت** تو میری باپ رسول اللہ صلعم کے نزدیک گئے اور اونکا پانون پکڑکر آپ کے پیغمبر ہونیکا اقرار کیا اور آپ سے
رہی اور آپ سے مفید باتین سنین بعد اوسکے کہا میں جیش عسران یا غسران (جو جاہلیت میں ایک لشکر گیا تھا) میں تھا وہان طارق
بن المرقع نے مجھ سے کہا کون شخص ہے جو مجھکو ایک برجیہ اوسکی بدلی میں دیتا ہی میں نے کہا کیا بدلہ ہی طارق نے کہا بدلہ یہ ہے
کہ جو بیٹی میری پہلے ہوگی اوسکا نکاح اوس سے کردونگا میں نے اپنا نیزہ اوس کو دیدیا اور چلا گیا یہانتک کہ میں سناطاق کی بیٹی
پیدا ہوئی ہی اور اب جوان ہوگئی ہی تو میں اوسکے پاس گیا اور میں نے کہا اب میری بی بی کو رخصت کرو اوس نے قسم کہائی میں کہے
تجھکو اپنی بیٹی نہ دونگا جبتک تو اوسکا مھر نیا نہ مقرر کرے سوا اوس مھر کے جسکا اقرار میری اور اوسکے بیچ میں ہوچکا تھا اور میں نے
قسم کہائی کہ میں سوا اوسکے کچھ مھر نہ دونگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب اوس لڑکی کی عمر کیا ہی میری باپ نے کہا وہ
بوڑھی ہوچلی ہے آپ نے فرمایا تو اوسکو جانی دے (چھوڑدے) میں اس سے گھبرایا اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا
جب آپنے میرا حال دیکھا تو فرمایا نہ تو گنہگار ہو نہ تیرا صاحب (طارق) گنہگار ہو **ف** اور اوس لڑکی کے لینے میں یا تجھ
قسم توڑنا پڑیگی یا طارق کو توڑنا پڑیگی دونو میں سے کوئی ضرور گنہگار ہوگا۔ امراۃ قالت ھی مصدقۃ امراۃ
صدقۃ قال بینا ابی فی غزاۃ فی بجا ھلیتہ اذ مر مضوا فقال رجل من یعطینی نعلیہ وانکحہ اول بنت تولد
لی فخلع ابی نعلیہ فالقاھما الیہ فولدت لہ جاریۃ فبلغت وذکر نحوہ لم یذکر قصۃ القتیر **ترجمہ**
ایک عورت سے روایت ہی اوسکا نام مصدقہ تھا (صدق کی بیوی) اوس نے کہا میرا باپ ایک لڑائی میں تھا جاہلیت کے
زمانی میں یکایک لوگون کے پانون جلنے لگے (گرمی سے) ایک شخص بولا کون ہی جو اپنے جوتیان مجھ دیدی میں اوس سے نکاح
کردونگا اپنی پہلی بیٹی کا جو میری یہان پیدا ہوئی باپنے اپنے جوتیان اتارکر اوسکو دیدین پھر اوسکے یہان لڑکی پیدا ہوئی
اور جوان ہوئی بعد اوسکے وہی قصہ بیان کیا جو اوپر گزرا مگر بڑھاپے کا حال نہین بیان کیا (یعنی اس روایت میں یہ نہین ہی کہ لڑکی
بوڑھی ہوگئی) **باب** الصداق مھر کا بیان **عن** ابی سلمۃ قال سالت عائشۃ رضی اللہ عنہا عن صداق
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت کان صداقہ لازواجہ ثنتی عشرۃ اوقیۃ ونش فقلت وما النش قالت نصف اوقیۃ **ترجمہ** ابوسلمہ
روایت ہی میں نے پوچھا عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مھر کتنا تھا اونہون نے کہا بارہ اوقیہ اور ایک نش میں نے کہا کہ نش کیا ہے

حضرت عائشہ نے کہا کہ آدھا اوقیہ **ف** اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہی بارہ اوقیے کے ۴۸۰ درم اور ایک نش کے ۲۰ درم سب پانسو درم ہوئی جسکے ایکسو اکتیس روپے ۴ رکمپنی ہوتے ہین یہی مہر آنحضرت ص کی سب بیبیون کا تہا سوا ام حبیبہ کے کہ انکا مہر چار ہزار درم یعنی ایک ہزار بچاس کمپنے کا تہا **عن** ابی العجفاء السلمی قال خطبنا عمر رحمہ اللہ فقال الا لا تغالوا بصدق النساء فانہا لو کانت مکرمۃ فی الدنیا او تقوی عند اللہ لکان اولاکم بہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما اصدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امراۃ من نسائہ ولا اصدقت امراۃ من بناتہ اکثر من ثنتی عشر اوقیۃ **ترجمہ** ابی عجفا سلمی سے روایت ہی کہ حضرت عمر رحمہ اللہ نے خطبہ پڑہ کر ہم کو کہا خبردار ہو عورتون کے مہر بہاری مت باندہو کیونکہ اگر بہاری مہر باندہنا بزرگی کا سبب ہوتا دنیا مین یا اللہ کے نزدیک پرہیزگاری کا تو البتہ تم مین لائق تر اوسکے ہوتے نبی ص سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہ اوقیہ سے زیادہ مہر نہ اپنی کسی بی بی کا باندہا نہ کسی بیٹی کا (بارہ اوقیے کے سوا سو روپے ہوئی) **عن** ام حبیبۃ انہا کانت تحت عبید اللہ بن جحش فمات بارض الحبشۃ فزوجہا النجاشی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وامہرہا عنہ اربعۃ آلاف وبعث بہا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع شرحبیل بن حسنۃ **ترجمہ** ام حبیبہ سے روایت ہی کہ وہ عبید اللہ بن جحش کے نکاح مین تہین اور عبید اللہ حبش کے ملک مین مر گیا تو حبش کے بادشاہ نجاشی نے اونکا نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ کر دیا اور ام حبیبہ کا مہر آنحضرت کیطرف سے چار ہزار درم مقرر کر کے اونکو حسنہ کی بیٹی شرحبیل کے ساتھہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بہیجدیا **ف** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیون اور بیٹیون مین سب سے زیادہ انکا مہر تہا اور مہر باقی بیبیون اور صاحبزادیون کا سوا سو روپے یا ایک سو اکتیس روپے تہے لیکن مہر حضرت فاطمہ زہرا کا سو چار مثقال چاندی کے برابر ڈیڑہ سو روپے کمپنے کے تہا **عن** الزہری ان النجاشی زوج ام حبیبۃ بنت ابی سفیان من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی صداق اربعۃ آلاف درہم وکتب بذلک الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقبل **ترجمہ** زہری سے روایت ہی کہ حبش کے بادشاہ نجاشی نے ام حبیبہ ابی سفیان کی بیٹی کا نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ کر دیا اور حضرت کیطرف چار ہزار درم مہر کے مقرر کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھہ بہیجا تو حضرت نے قبول کیا **ف** پھر حبش مین نکاح پڑہا گیا اور خطبہ پڑہا نجاشی بادشاہ حبش نے پھر خالد بن سعید نے بعد اوسکے کہا یا کہلا یا سب حاضرین کو اور ادا کیا زر مہر نجاشی نے اپنے پاس سے یہ نکاح سنہ ۷ ہجری مین ہوا اور خالد بن سعید ام حبیبہ کے باپ کے چچا کے بیٹے تہے یعنی ابوسفیان کے **باب** قلۃ المہر وکم سو کم کتنا ہو سکتا ہی **عن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای عبد الرحمن بن عوف وعلیہ ردع زعفران فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم مہیم فقال یا رسول اللہ تزوجت امراۃ قال ما اصدقتہا قال وزن نواۃ من ذہب قال اولم ولو بشاۃ **ترجمہ** انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن بن عوف کو دیکہا زعفران لگائے ہوئی آپنے فرمایا یہ کیا ہی عبد الرحمن نے کہا یا رسول اللہ مینے اسعورت سے نکاح کیا ہی حضرت نے فرمایا اوسکا کیا ٹہہرایا ہی عبد الرحمن نے کہا ایک وزن نواۃ سونا حضرت نے

فرمایا دینمہ اگرچہ ایک بکری ہو **ف** نواۃ پانچ درم کو کہتے ہین حاصل یہہ ہی کہ پانچ درم برابر سونا مقرر کیا جسکے پونے سولہ ماشے ہوتی بعضون نے کہا نواۃ سے گٹھلی مراد ہے یعنی اوسکی برابر سونا مقرر کیا **عن** جابر بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعطی فی صداق امراۃ ملء کفیہ سویقا او تمرا فقد استحل **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے عورت کے مہر مین کف بھر ستو دیے یا کھجور دیز تو اُس عورت کو اپنے حلال کر لیا **عن** جابر قال کنا نعد علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نستمتع بالقبضۃ من الطعام **ترجمہ** جابر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ہم متعہ کرتے تھے ایک مٹھی اناج کی دیکر **ف** شاید یہ امر متعہ کی ممانعت سے پہلے ہوگا صحیح مسلم مین جابر سے روایت ہی کہ ہم نے متعہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اور ابوبکر اور عمر کے زمانے مین یہانتک کہ منع کیا اوس سے عمر نے زرقانی نے کہا جواز متعہ کا ایک جماعت صحابہ سے ثابت ہی جیسے جابر اور ابن مسعود اور ابو سعید اور معاویہ اور ابن عباس وغیرہم **باب فی** التزویج علی العمل یعمل کسے کام یا محنت کے اوپر نکاح کرنا **عن** سہل بن سعد ساعدی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاءتہ امراۃ فقالت یا رسول اللہ انی قد وھبت نفسی لک فقام قیاما طویلا فقام رجل فقال یا رسول اللہ زوجنیھا ان لم یکن بھا حاجۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل عندک من شیء تصدقھا ایاہ فقال ما عندی الا ازاری ھذا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انک ان اعطیتھا ازارک جلست ولا ازار لک فالتمس شیئا قال فالتمس ولو خاتما من حدید فالتمس فلم یجد شیئا فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فھل معک من القرآن شیء قال نعم سورۃ کذا وسورۃ کذا لسور سماھا فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد زوجتکھا بما معک من القرآن **ترجمہ** سہل بن ساعدی سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایکعورت نے آکر کہا کہ مین نے اپنی جان آپ کو بخشی آپ نے کچھ جواب نہ دیا وہ بڑی دیر تک کھڑی رہی تب ایک صحابی نے کھڑی ہوکر کہا کہ حضرت اگر آپ کو اوسکی حاجت نہین تو میرا نکاح اوس سے کردیجیے حضرت نے فرمایا کہ کچھ تیرے پاس ہے جس سے تو اوسکا مہر ادا کرے اوس نے کہا میری پاس کچھ بھی نہین سوای اس لنگی کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو اسکو دیدیگا تو بغیر لنگی کے بیٹھ رہیگا تو کوئی چیز ڈھونڈ لا آپ نے فرمایا ایک انگوٹھی ہی ڈھونڈ لا اوس نے ڈھونڈھا تو کچھ نہ پایا تو اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تجھکو قرآن کچھ یاد ہی اوس نے کہا ہان مجھکو فلانی فلانی سورت یاد ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے تیرا نکاح کردیا اوس عورت کے ساتھہ بعوض اُس قرآن شریف کے جو تجھکو یاد ہی (یعنی تو قرآن اوس عورت کو سکھادی بھی مہر ہے) **ف** اسی حدیث پر عمل ہی شافعی اور جمہور علما کا اور کہتے ہین نزدیک قلیل کثیر مال یا محنت مزدوری تعلیم قرآن پر نکاح درست ہی اور ابو حنیفہ کے نزدیک دس درم سے کم مہر درست نہین مگر دلائل اونکے ضعیف ہین اس قابل نہین ہین کہ احادیث صحیحہ سے معارض ہوسکین اور ابو حنیفہ کی یہ تاویل کہ مراد ان حدیثون

سے اوکرنا مہر معجل کا ہی جو بعد نکاح کے کچھ دیا جاتا ہی مستقیم نہین کیونکہ اس حدیث مین صاف موجود ہی نکاح کر دیا مین نے تمکو
اوسکے ساتھ اُس قرآن کے عوض مین جو تجھکو یاد ہی وہ کہتی ہین کہ صرف یہان مقابلہ کی معنون مین نہین ہی بلکہ واسطے سببیت کے
ہی یعنی نکاح کر دیا مین نے تیرا اوس سبب سے کہ تیری ساتھ قرآن ہی اور یہ تاویل بعید ہی جو ظاہر حدیث سے چسپان نہین ہو سکتی
باب فیمن تزوج ولم یسم صداقا حتی مات ایک شخص نے نکاح کیا اور مہر مقرر نہین کیا پھر مر گیا **عن** عبد اللہ
فی رجل تزوج امراۃ فمات عنہا ولم یدخل بہا ولم یفرض لہا فقال لہا الصداق کاملا وعلیہا
العدۃ ولہا المیراث فقال معقل بن سنان سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی بہ فی بروع بنت
واشق **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اور مر گیا نہ اوس عورت سے صحبت کیا اور
نہ اوسکا مہر ٹہرایا - تو اس صورت مین عبد اللہ نے کہا کہ اوس عورت کا پورا مہر ثابت ہی اور وہ عورت عدت پوری کریگی
اور خاوند کے مال مین میراث کی حقدار ہو گی - یہ دیکھکر معقل بن سنان نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مینے سُنا ہی کہ
آپنے بروع بنت واشق کا ایسا ہی فیصلہ کیا **ف** پورا مہر ثابت ہی یعنی مہر مثل جو اوسکی سی عورتونکا مہر اُس زمانے مین
ہو **عن** عبد اللہ بن مسعود اتی فی رجل بہذا الخبر قال فاختلفوا الیہ شہرا او قال مرات قال فانی اقول فیہا
ازی لہا صداقا کصداق نسائہا لا وکس ولا شطط وان لہا المیراث وعلیہا العدۃ فان یک ثوابا فمن اللہ وان
یک خطأ فمنی ومن الشیطان واللہ ورسولہ بریئان فقام ناس من اشجع فیہم الجراح وابو سنان فقالوا یا ابن
مسعود نحن نشہد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاہا فینا فی بروع بنت واشق وان زوجہا ہلال
ابن مرۃ الاشجعی کما قضیت قال ففرح عبد اللہ بن مسعود فرحا شدیدا حین وافق قضاءہ قضاء رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** عبد اللہ ابن مسعود کے پاس ایک شخص کا یہہ مقدمہ درپیش ہوا لوگون نے اوس مین اختلاف کیا ایک مہینا
بھر یا کئی مرتبہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا مین تو اس مقدمہ مین یہہ کہتا ہون کہ اُس عورت کا مہر ثابت ہی جیسا اوسکی قسم کی عورتونکا
کا مہر ہوا کرتا ہے اُوس سے نہ کم نہ زیادہ اور وہ عورت میراث کی بھی مستحق ہے اور عدت بھی ادا کریگی اگر یہہ کہنا میرا شریعت کے
موافق ہی تو اللہ کی عنایت ہی اور اگر اس مین میری چوک ہو تو شیطان کیطرف سے ہی اللہ و رسول اس خطا سے پاک ہین پھر کئی
آدمی قبیلہ اشجع کے کھڑے ہوئے اون مین سے تھے جراح اور ابو سنان کہا اے ابن مسعود ہم گواہ ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فیصلہ واشق کی بیٹی بروع کا جسکا خاوند ہلال بن مرہ الاشجعی تھا اسی طرح کیا جیسا کہ تم نے یہہ فیصلہ کیا راوی نے کہا
کہ عبد اللہ بن مسعود نہایت خوش ہو گئی جسوقت کہ اونکا فیصلہ کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کے موافق ہوا **ف** اس سے
معلوم ہوا کہ مجتہد کبھی غلطی بھی کرتا ہی **عن** عقبۃ بن عامر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال للرجل ارتضی ان ازوجک فلانۃ
قال نعم وقال للمراۃ ارتضین ان ازوجک فلانا قالت نعم فزوج احدہما صاحبہ فدخل بہا الرجل ولم
یفرض لہا صداقا ولم یعطہا شیئا وکان من شہد الحدیبیۃ لہ سہم بخیبر فلما حضرتہ الوفاۃ قال

ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تزوجنی فلانۃ ولم افرض لھا صداقا ولم اعطھا شیئا وانی اشھدکم
انی اعطیتھا من صداقھا سھم خیبر فاخذت سھمھا فباعتہ بمائۃ الف قال ابوداؤد وزاد عمر فی
اول الحدیث قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر النکاح ایسرہ **ترجمہ** عقبہ بن عامر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا کیا تو فلانی عورت سے نکاح کرنی پر راضی ہی اوس نے کہا ہان راضی ہون پھر آپ نے اسیعورت سے
فرمایا کیا تو فلانی شخص کے ساتھہ نکاح کرلینی پر راضی ہی۔ اوس نے بھی کہا کہ ہان مین راضی ہون جب حضرت نے دونون کی خواہش
پائی تو اونکا نکاح کردیا پھر اوس شخص نے اپنی اوس بی بی سے صحبت کیا اور اوسکا کچھہ مقرر نکیا اور نہ کوئی چیز اوسکو دی نگر
وہ شخص جنگ حدیبیہ مین شریک تہا اور اوسکا حصہ خیبر مین نکلتا تہا جب مرنے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا
نکاح فلانی عورت کے ساتھہ کردیا تہا مین نے اوسکا کچھہ مقرر نکیا تہا اور نہ اوس عورت کو کوئی چیز دی تہی اب مین تم کو گواہ
کرتا ہون کہ مین نے اُس عورت کو اپنا وہ حصہ خیبر سے مجھے ملنے والا ہی دیدیا پھر اُس عورت نے وہ حصہ لیکر ایک لاکھہ درم کو بیچا
دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیر النکاح ایسرہ بہتر نکاح وہ ہی جو آسان ہو یعنی اسر
مین دقت نہ کرنا پڑے کچھہ قلیل ہو (ایک روایت مین ہی تبہ عورتین وہ ہین جنکا کچھہ تھوڑا ہو اس زمانہ مین لوگون نے استطاعت
سے زیادہ مہر باندہنا ہے یہ امر مکروہ ہی ترک کرنا چاہیے) **باب فی خطبۃ النکاح** نکاح کے خطبہ کا بیان **عن** عبداللہ
بن مسعود فی خطبۃ الحاجۃ فی النکاح وغیرہ **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود سے خطبہ حاجت کا یعنی نکاح وغیرہ کا اسطرح
سے مروی ہی جو آگے آتا ہی **عن** عبداللہ قال علمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبۃ الحاجۃ ان الحمد للہ
نستعینہ ونستغفرہ ونعوذ بہ من شرور انفسنا من یھد اللہ فلا مضل لہ ومن یضلل فلا ھادی لہ
واشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ الذی تسالون
بہ والارحام ان اللہ کان علیکم رقیبا یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون
یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وقولوا قولا سدیدا یصلح لکم اعمالکم ویغفر لکم ذنوبکم ومن یطع اللہ
ورسولہ فقد فاز فوزا عظیما ولم یقل محمد بن سلیمان ان **ترجمہ** عبداللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ہم کو حاجت کا خطبہ سکہایا۔ الحمد للہ نستعینہ ونستغفرہ اخیر تک یعنی سب خوبیان اللہ ہی مین ہین اوسیکی مدد چاہتے ہین
ہم اور اوسی سے بخشش چاہتے ہین ہم اور اوسیکی ساتھہ پناہ پکڑتے ہین ہم اپنے جانون کی برائی سے جسکو اللہ نے راہ دکہلایا اسکو
کوئی بہکانیوالا نہین اور جسکو وہ گمراہ کردی اوسکو کوئی راہ بتلانیوالا نہین مین گواہی دیتا ہون کہ سوا اللہ کے کوئی معبود
نہین اور مین گواہی دیتا ہون کہ محمد اوسکا بندہ ہے اور اوسکا رسول ہین اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جسکا نام لیکر تم اپس مین مانگتے ہو اور ناتون کے تو نہیں ڈرو کیونکہ اللہ تمہارا نگہبان ہی۔ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جیسا کہ اوس سے ڈرنیکا
حق ہے اور بغیر مسلمان ہوئے تم ہرگز نہ مرو اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور انصاف کی بات کہو تو تمہارے کام ٹہیک کردیگا

اور تمہاری گناہ بخشدیگا اور جسنے اللہ اور اوسکے رسول کا کہا مانا تو اُسنے بڑا ہی مطلب پایا (محمد بن سلیمان کی روایت
مین ان نہین ہی الحمد للہ کے پہلے) **عن** ابن مسعود ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا تشہد ذکر نحوہ وقال
بعد قولہ ورسولہ ارسلہ بالحق بشیرا ونذیرا بین یدی الساعۃ من یطع اللہ ورسولہ فقد رشد ومن
یعصہما فانہ لا یضر الا نفسہ ولا یضر اللہ شیئا **ترجمہ** ابن مسعود سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جب خطبہ پڑہا کرتے تھے ویسا ہی ذکر کیا لیکن بعد ورسولہ کے آتنا اور بڑہایا ارسلہ بالحق الخیر تک۔ یعنی اوس نے اپنے رسول
کو حق کے ساتھہ خوشی سنانیوالا جنت کی اور دوزخ سے ڈرانیوالا جس نے اللہ اور اُس کے رسول کا کہا مانا ہدایت پائی اور جس نے اللہ اور رسول کا کہا نافرمانی کیا اُسنے
اپنی جان کی سوائے کسیکا کچہہ نہ بگاڑا اور اللہ کا کچہہ نہ بگاڑ سکیگا (اپنا ہی نقصان کریگا) **عن** رجل من بنی سلیم قال خطب
الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم امامۃ بنت عبد المطلب فانکحنی من غیران یستشہد **ترجمہ** بنی سلیم مین سے
ایک شخص سے روایت ہی (جسکا نام عباد بن سلیمان ہی) مین نے پیام دیا حضرت کی پوتی امامہ بنت عبد المطلب سے آپ نے
اوسکا نکاح مجہسے کردیا بغیر خطبہ کے **باب** تزویج الصغار چوتھے نابالغ لڑکیونکا نکاح **عن** عائشۃ قالت تزوجنی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا بنت سبع قال سلیمان او ست ودخل بی وانا بنت تسع **ترجمہ** حضرت
عائشہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب میری ساتھہ نکاح کیا اوسوقت مین سات برس کے لڑکی تہی اور
جب حضرت نے مجہسے صحبت کی تو مین نو برس کے تہی **باب** فی المقام عند البکر باکرہ عورت سے نکاح کرے تو
کتنے دن اوسکے پاس رہے **عن** ام سلمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما تزوج ام سلمۃ اقام عندہا ثلاثا
ثم قال لیس بک علی اہلک ہوان ان شئت سبعت لک وان سبعت لک سبعت لنسائی **ترجمہ** ام سلمہ سے
روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اُنکے ساتھہ نکاح کیا تو آپ اونکے پاس تین دن تک شب باش رہے پھر آپ
نے اون سے فرمایا کہ تین ہی رات کا ٹہہرنا میرا تیری پاس تھا۔ تیری اور تیری لوگون کے سوائی نہین ہی اگر تو چاہی تو مین تیرے
پاس سات رات تک شب باش رہون اور اگر تیرے پاس سات رات رہونگا تو اور بی بیون کے پاس بھی سات سات رات
رہونگا **ف** کیونکہ عدل ضروری ہی مگر نئی عورت کی اسیقدر رعایت ہوسکتی ہی کہ اگر ثیبہ ہو تو تین رات اوسکے پاس رہے اگر باکرہ
ہو تو سات رات **عن** انس بن مالک قال الماخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفیۃ اقام عندہا ثلاثا
ترجمہ انس سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب صنیہ کے ساتھہ نکاح کیا تو تین رات تک آپ اونکے پاس شب باش
رہے عثمان کی روایت مین اتنا زیادہ ہی وکانت ثیبا وہ صنیہ ثیبہ تھین (ثیبہ وہ عورت جو خاوند کر چکی ہو) **عن**
انس بن مالک قال اذا تزوج البکر علی الثیب اقام عندہا سبعا واذا تزوج الثیب اقام عندہا ثلاثا ولو
قلت انہ رفعہ لصدقت ولکنہ قال السنۃ کذلک **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی کہ عورت ثیب نکاح مین
ہوتی ہی باکرہ عورت سے نکاح کرے تو باکرہ کے پاس سات رات تک رہے اور جب ثیب پر ثیب کو نکاح کرے تو اوسکے پاس تین

رات تک شب باش ہی پھر سب کے پاس برابر رہا کری راوی نے کہا اگر مین کہون کہ اس نے اس حدیث کو مرفوع کیا تو سچ ہو مگر انہون نے کہا یہ سنت ہے **باب** فی الرجل یدخل بامراته قبل ان یعطیها شیئا سے عورت سے نکاح کری تو صحبت سے پہلے اوسکو کچھ دیوی **عن** ابن عباس قال لما تزوج علی فاطمة قال له رسول الله صلی الله علیه وسلم اعطها شیئا قال ما عندی شیئ قال این درعك الحطمیة **ترجمہ** ابن عباس سی روایت ہی جب حضرت علی نے فاطمہ کے ساتھہ نکاح کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی علی سی کہا کہ فاطمہ کو کچھ دو علی نے کہا کہ میری پاس تو کچھ نہین ہی تو آپ نے فرمایا تیری حطمی رزہ کہان ہی **ف** حطمی وہ رزہ جو تلوار کو توڑ دیوی یا حطمہ کوئی قبیلہ ہی جو رزہ بنایا کرتا تھا **عن** عبد الرحمن بن ثوبان عن رجل من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم ان علیا علیه السلام لما تزوج فاطمة بنت رسول الله صلی الله علیه وسلم ورضی الله عنها اراد ان یدخل بها منعه رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی یعطیها شیئا فقال یا رسول الله لیس لی شیئ فقال له النبی صلی الله علیه وسلم اعطها درعك فاعطاها درعها ثم دخل بها **ترجمہ** عبد الرحمن بن ثوبان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابون مین سی ایک شخص سے روایت کرتی ہین۔ کہ حضرت علی نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کے ساتھہ نکاح کیا اور حضرت علی نے حضرت فاطمہؓ کے ساتھہ ہم صحبت ہونیکا ارادہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو منع کیا جبتک کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پہلے کچھ دیوین حضرت علی نے کہا یا رسول اللہ میری پاس تو کوئی چیز نہین ہی آپ نے حضرت علی سی فرمایا اپنی زرہ حضرت فاطمہ کو دیدو تو حضرت علیؓ نے اپنی زرہ حضرت فاطمہ کو لادی پھر ہم صحبت ہوئی **ف** بعض لوگون کی نزدیک یہہ امر واجب ہی کہ مہر مین سی کچھ قبل صحبت کے ادا کردی اور بعضون کی نزدیک مستحب ہی اور استحباب ثابت ہوتا ہی عائشہؓ کی حدیث سی **عن** عائشة قالت امرنی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ادخل امراة علی زوجها قبل ان یعطیها شیئا **ترجمہ** حضرت عائشہ سی روایت ہی کہ حکم کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکعورت کو اوسکی خاوند پاس پہونچا دینی کا قبل اسکی کہ خاوند نے اوسکو کچھ دیا ہو **ف** اس سی جواز صحبت کا ثابت ہوا قبل کچھ دینی کی واللہ اعلم **عن** عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ایما امراة نکحت علی صداق او حباء او عدة قبل عصمة النکاح فهو لها وما کان بعد عصمة النکاح فهو لمن اعطیه واحق ما اکرم علیه الرجل ابنته او اخته **ترجمہ** عمرو بن شعیب سی روایت ہی نقل کی اسنے اپنی باپ سی اوسنے اوسکی دادا سی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جس عورت نی نکاح کیا ایک مہر پر یا عطا پر یا وعدہ پر خاوند کی قبل باندہنی نکاح کی تو وہ مہر یا عطا اوسکو ملیگا اور وعدہ پورا کرنا پڑیگا اور جو بعد نکاح باندہنی کی ہوگا تو جسکو ملا اوسی کا ہوگا یعنی انعام کے طور پر عورت کو ولی کو کچھ ملا تو وہ ولی کا ہوگا اور جسکو زیادہ اوسکا حق اوس چیز پر ہی جو بیٹی یا بہن کی وجہ سی ملا **باب** ما یقال للمتزوج ویدعی له کیا کہنا چاہیے

عن ابیہ ھریرۃ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم کان اذا رفأ الانسان اذا تزوج قال بارک اللہ لک و بارک علیک وجمع بینکما فی خیر ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسے آدمی کو دعا دیتے جسوقت کہ کوئی اپنی شادی کرتا تو یہہ دعا دیتے تجھکو اللہ برکت دی اور تجھپر برکت دی اور اتفاق دیوے تم دونون کو (میان بیوی کو) نیکی مین (یعنی نیک کام مین اختلاف نہ ہو) **باب** فی الرجل یتزوج المراۃ فیجدھا حبلے ایک شخص ایکعورت سے نکاح کری پھر اُسکو حاملہ پاوی **عن** سعید بن المسیب عن رجل من الانصار قال ابن ابی السری من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم یقل من الانصار ثم اتفقوا یقال لہ بصرۃ قال تزوجت امراۃ بکرا فی ستزھا فدخلت علیھا فاذا ھی حبلے فقال النبی صلے اللہ علیہ وسلم لھا الصداق بما استحللت من فرجھا والولد عبد لک فاذا ولدت قال الحسن فاجلدھا وقال ابن السری فاجلدھا او قال فحدھا ترجمہ ایک مرد انصاری صحابی ہی روایت ہی جسکا نام بصرہ تھا اُنہون نے کہا مین نے ایک باکرہ لڑکی سے جو پردہ نشین تھی نکاح کیا جب مین اوسکی پاس گیا تو اوسکو پیٹ سے پایا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپنے فرمایا اوس عورت کو مہر ملیگا تو نے اوسکی شرمگاہ درست کرلی اور لڑکا جو پیدا ہوگا وہ تیرا غلام ہوگا **ف** یعنی مثل غلام کے تیری حفاظت اور خدمت مین رہیگا کیونکہ آزاد عورت کا لڑکا کسیکا غلام نہین ہوسکتا باتفاق علما یا مثل اپنے غلام کے سمجھکر اوسکی پرورش اور تعلیم کر **ت** جب عورت جن چکے تو اوسکو کوڑے مارے حد **ف** زنا کی اسواسطے کہ اوسکا حمل یقینا زنا سے ہوگا کیونکہ وہ باکرہ تھی پہلے کبھی اوسکا نکاح نہین ہوا تھا دوسرے روایت میں ہے کہ بصرہ بن اکثم نے نکاح کیا ایکعورت سے پھر بھی قصہ بیان کیا اتنا زیادہ ہی کہ آپنے جدا کردیا دونون کو **باب** فی القسم بین النساء عورتون کے باری بانٹنے کا بیان **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال من کانت لہ امراتان فمال الی احداھما جاء یوم القیمۃ وشقہ مائل ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی دو بی بیان ہون اور وہ اون مین سے ایکیطرف جھکے۔ یعنی ایک کا حق ادا کری اور دوسری کا اوسی کے برابر ادا نہ کری تو قیامت کے دن آویگا اوسکا اوادھڑ گرا ہوا ہوگا یعنی لنجا ہوگا (ایکطرف جھکا ہوا ہوگا جیسے دنیا مین ایکطرف جھکا تھا) **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقسم فیعدل ویقول اللھم ھذا قسمی فیما املک فلا تلمنی فیما تملک ولا املک یعنی القلب ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دن تقسیم کرتی تھی اپنی بی بیون مین تو عدل کرتی اور فرماتی یا اللہ یہہ میرا تقسیم کرنا اوس چیز مین ہی جسکا مین مالک ہون تو مین جسکا مالک نہین ہون اوسمین مجھکو ملامت مت کر۔ یعنی دل کے محبت کسی سے کم ہونا کسی سے زیادہ خدا کے اختیار مین ہی مگر دنیا کا برتاؤ یکسان چاہیے باری باری ہر ایک پاس رہے **عن** عائشۃ یا ابن اختی کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یفضل بعضنا علی بعض فی القسم من مکثہ عندنا

وكان قل يوم الا وهو يطوف علينا جميعا فيدنو من كل امراة من غير مسيس حتى يبلغ التي هو يومها
فيبيت عندها ولقد قالت سودة بنت زمعة حين اسنت وفرقت ان يفارقها رسول الله صلى الله
عليه وسلم يا رسول الله يومي لعائشة فقبل ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم منها قالت فقول في ذلك
انزل الله تعالى وفي اشباهها اراه قال وان امراة خافت من بعلها نشوزا **ترجمہ** حضرت عائشہ کی بہن عروہ سے
کہا ای میری بھانجی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضیلت نہیں دیتے تھے بعض بی بیوں کو بعض بی بیوں پر تقسیم میں یعنی
ہماری پاس رہنے میں اور ایسا دن بہت کم ہوتا جو آپ ہم پاس چکر نہ لگا دیں - اور ہر ایک بی بی کو نہ چھوتے مگر آپ صحبت
نہ کرتی جب پہونچتے اوس بی بی کے پاس جسکی اوسدن باری ہوتی تو آپ اوسی پاس رہتے (یعنی اوس سے صحبت کرتے) سودہ
بنت زمعہ جب بوڑھی ہوگئیں اور ڈریں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکو چھوڑ نہ دیویں تو انہوں نے اپنی باری حضرت
عائشہ کو بخشدی آپ نے منظور کیا شاید اسی مقدمہ میں یا ایسی ہی مطلب میں یہ آیت اتری وان امراۃ خافت
من بعلها الآیۃ اگر کوئی عورت اپنے خاوند سے ڈرے اوسکی شرارت سے یا بیپروائی سے تو کچھ قباحت نہیں کہ میاں بی بی
آپس میں صلح کرین اور صلح بہتر ہے **عن** عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يستاذن نساءه ايام كان
في يوم المراة منا بعد ما انزلت ترجي من تشاء منهن وتؤوي اليك من تشاء قالت معاذة فقلت لها
ما كنت تقولين لرسول الله صلى الله عليه وسلم قالت اقول ان كان ذلك الي لم اوثر احدا على نفسي
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے اذن لیا کرتے اوس عورت سے جسکی باری ہوتی اور
اوسکی باری میں آپ دوسری سے صحبت کرنا چاہتے) بعد اس آیت اوترجی کی (ترجی من تشاء اخیر تک یعنی جسکو تو چاہے
پیچھے رکھے اور جسکو چاہے اپنی پاس جگہ دیوے (ہر چند اس آیت سے آپ کو اختیار دیدیا گیا تھا مگر تب بھی آپ باری باری سے
رہتے اور جسکی باری ہوتی اوس سے اجازت لیکر دوسری کے پاس رہتے) معاذہ نے کہا میں نے عائشہ سے کہا تم کیا کہتی تھیں اجازت
لیتے وقت انہوں نے کہا میں یہ کہتی اگر میرا اختیار ہوتا تو میں اپنے سوا کسی کو نہ چاہتی **عن** عائشة ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم بعث الى نساء تعني في مرضه فاجتمعن فقال اني لا استطيع ان ادور بينكن فان رأيتن ان تأذنن
لي فاكون عند عائشة فعلتن فاذن له **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنی بی بیوں کو مرض موت میں بلوا بھیجا سب آئیں آپنے فرمایا مجھ میں طاقت نہیں کہ تم سب پاس پھرون اگر تم اجازت دو
تو میں عائشہ پاس رہون انہوں نے اجازت دی (آپ تا دم وفات حضرت عائشہ پاس رہے اور آپ ہی کے گود میں وفات فرمائی
انا لله وانا اليه راجعون) **عن** عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
اذا اراد سفرا اقرع بين نسائه فايتهن خرج سهمها خرج بها معه وكان يقسم لكل امراة منهن يومها وليلتها
غير ان سودة بنت زمعة وهبت يومها لعائشة **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سفر کو جاتے تھے تو قرعہ ڈالتے تھے بی بیوں میں جسکا نام نکلتا اوسکو ساتھ لیجاتے تھے اور ہر ایک بی بی کو ایک دن رات دیتے تھے

جب سفر کے جانیکا ارادہ کرتے تو اپنی بی بیون مین قرعہ ڈالتے جسکے قرعہ مین جسکا حصہ نکلتا اوسکو اپنے ساتھ لیجاتے ف یعنی جسکا نام نکلتا اوسیکو ساتھ لیجاتے ف اور ہر ایک عورت کیلیے ایک دن ایک رات مقرر کرتے مگر سودہ بنت زمعہ نے اپنا دن حضرت عائشہ کو بخشدیا تھا تو آپ اون کے پاس نہ رہتے اون کی باری مین بھی حضرت عائشہ پاس رہتے **باب** فی الرجل یشترط لها دارها خاوند عورت کو اور ملک مین نہ لیجانیکی شرط کرے **عن** عقبة بن عامر عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال ان احق الشروط ان توفوا به ما استحللتم به الفروج **ترجمہ** عقبہ بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب شرطون مین اون شرطونکا ادا کرنا تمپر ضرور ہے جنکی سبب سے شرمگاہین تمپر حلال ہوئین ف یعنی نکاح کیوقت جو شرطین مقرر ہون مثلاً عورت کو اوسکے ملک سے اور کہین نہ لیجانا وغیرہ کیونکہ شوہر کی تکلیف دینا اونکا پورا کرنا ضرور ہے **باب** فی حق الزوج علی المرأة خاوند کا حق عورت پر کتنا ہے **عن** قیس بن سعد قال اتیت الحیرة فرأیتهم یسجدون لمرزبان لهم فقلت رسول الله احق ان یسجد له قال فاتیت النبی صلی الله علیه وسلم فقلت انی اتیت الحیرة فرایتهم یسجدون لمرزبان لهم فانت یا رسول الله احق ان نسجد لك قال ارأیت لو مررت بقبری اکنت تسجد له قال قلت لا قال فلا تفعلوا لو کنت آمرا احدا ان یسجد لاحد لامرت النساء ان یسجدن لازواجهن لما جعل الله لهم علیهن من الحق **ترجمہ** قیس بن سعد سے روایت ہے کہ مین حیرہ مین آیا (ایک شہر کا نام ہے کوفے کے پاس) وہان کے لوگون کو مینے دیکھا اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہین تو مینے کہا - یعنے دل مین کہ اس سے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لائق تر ہین کہ اونکو سجدہ کیا جاوی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مینے آکر کہا کہ مین حیرہ کو گیا تھا وہان کے لوگون کو دیکھا کہ اپنے سردار کو سجدہ کرتی ہین تو بہ نسبت اوسکے آپ زیادہ لائق ہین کہ آپکو ہم سجدہ کرین حضرت نے فرمایا بھلا دیکھو تو اگر تو میری قبر پر چلا جاوی تو کیا سجدہ کریگا تو اوسکو مینے کہا کہ نہین آپنے فرمایا کہ نکرو اگر مین کسی کے واسطے سجدہ کرنیکا کسی کو حکم دیتا تو البتہ عورتون کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوندونکو سجدہ کیا کرین اس سبب سے کہ مردونکا حق عورتون پر اللہ تعالی نے مقرر کیا ہے ف نکرو یعنے سجدہ نہ قبر کو کیسیکو کہ وہ نہ حیات مین کسیکو کرو کیونکہ اللہ تعالی نے منع فرمایا ہے **لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا لله الذی خلقهن ان کنتم ایاه تعبدون** **عن** ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا دعا الرجل امرأته الی فراشه فابت فلم تاته فبات غضبان علیها لعنتها الملائکة حتی تصبح **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب خاوند اپنی بی بی کو بچھونے پر اپنے بلاوی اور بی بی جاوے سے انکار کری اور خاوند رات بہر اسی غصہ مین ہے تو اوس عورت پر فرشتے صبح تک لعنت کیا کرتے ہین ف کہ اپنے خاوند کی فرمانی کی اوسکی خواہش پوری نہ کی خاوند کو اختیار ہے جسوقت اور جسطرح چاہے اپنی بی بی سے صحبت کری **باب** فی حق المرأة علی زوجها عورت کا حق خاوند پر کیا ہے **عن** معاویة القشیری قال قلت یا رسول الله ما حق زوجة احدنا علیه قال ان تطعمها اذا طعمت وتکسوها اذا اکتسبت او اکتسبت ولا تضرب الوجه ولا تقبح ولا تهجر الا فی البیت

ترجمہ معاویہ قشیری سے روایت ہے مین نے کہا یا رسول اللہ ہماری اوپر بی بی کا حق کیا ہے آپ نے فرمایا جب تو کھانا کھاوے تو اوسکو کھلا اور جب کپڑا پہنے تو اوسکو پہنا۔ اور اوسکی موھ پر نہ مار اور برا مت کہہ اور سوا گھر کے اوس سے جدا مت ہو ف یعنے اگر تنبیہ کے لیے اوسکو جدا سلاوی تو اوسی گھر مین سلاو مگر آپ اوس سے الگ سووے یہ نہین کہ اپنے گھر سے اوسکو نکال دے دوسرے گھر بھیجدے کیونکہ اس مین وہ بیچاری پریشان ہوگی عن بهز بن حكيم حدثني ابي عن جده قال قلت يا رسول الله نساؤنا ما نأتي منهن وما نذر قال ائت حرثك انى شئت واطعمها اذا طعمت وتكسوها اذا اكتسيت ولا تقبح الوجه ولا تضرب ترجمہ معاویہ قشیری سے جو بہز بن حکیم کے دادا ہین روایت کرتے ہین مین نے کہا یا رسول اللہ ہم اپنی عورتون سے کسطرح جماع کرین اور کسطرح نہ کرین آپ نے فرمایا تو اپنی کھیتی مین جسطرح سے چاہے آ اور جب تو کھانا کھاوے تو اوسکو بھی کھلا اور جب تو کپڑا پہنے تو اوسکو بھی پہنا اور مت برا کہہ اوسکے منہ کو (مار مار کر یا مت برا کہہ اوسکے منہ کو مثلاً یون نہ کہہ اللہ تیرا منہ کالا کری) اور مت مار (اوسکے منہ پر جیسے پہلی حدیث مین گزرا البتہ تنبیہ کے لیے سو منہ کر اور جگہہ مارنا درست ہے وہ بھی خفیف نہ اسطرح سے کہ اوسکی ہڈی ٹوٹ جاوے یا کوئی عضو بیکار ہوجاوے ورنہ سزا ہوگے باب فی ضرب النساء عورتون کو مارنیکا بیان عن ابی حرة الرقاشي عن عمه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال فان خفتم نشوزهن فاهجروهن في المضاجع ترجمہ خذیم بن حنیفہ یا عمر بن حمزہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر تم ڈرو اون کی شرارت سے تو بیہودہ دو اون کے ساتھہ سونا یعنے اونکو الگ سلاؤ عن ایاس بن عبد الله بن ابي ذباب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تضربوا اماء الله فجاء عمر الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ذئرن النساء على ازواجهن فرخص في ضربهن فاطاف بال رسول الله صلى الله عليه وسلم نساء كثير يشكون ازواجهن فقال النبي صلى الله عليه وسلم لقد طاف بال محمد نساء كثير يشكون ازواجهن ليسوا اولئك بخياركم ترجمہ ایاس بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی لونڈیون کو نہ مارو۔ یعنے بی بیون کو اتنی مین حضرت عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ عورتین اپنے خاوندون پر دلیر ہوگئین تو آپ نے اونکے مارنیکا اجازت دی پھر بہت سی عورتین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیون کے پاس جمع ہوئین اور اپنے خاوندون کے گلے کرنی لگین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ محمد کی بی بیون کے پاس بہت سے عورتین اپنے خاوندون کے گلے کرتے ہین تمہارے مین یہہ لوگ اچھے نہین ہین ف یعنے جو لوگ بیوجہ اپنی بی بیون کو ستاتے ہین اونسے ذرہ ذرہ سی بات مین لڑتے جھگڑتے ہین وہ اچھے اور نیک نہین ہین بلکہ نیک لوگ وہی ہین جو اپنی بی بیون کو خوش رکھتے ہین عن عمر بن الخطاب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يسئل الرجل فيما ضرب امرأته ترجمہ عمر بن خطاب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی بی بی کے مارنیمین آدمی کو جوابدہ نہین ہے ف یعنے اگر قصور پر ماری اور جرم کے لائق اوسکو سزا دی تو قیامت کے روز خاوند سے مواخذہ نہ ہوگا باب ما يؤمر به من غض البصر اسکے بیان مین کہ نیچی رکھنے کا حکم (یعنے غیر محرم کی طرف نظر نہ ڈالنا) عن جرير قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن نظر الفجاءة فقال اصرف بصرك ترجمہ

جریر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مینے پوچھا کہ نظر فجاءت کا کیا حکم ہی (دفعتہً بیگانی عورت پر نظر پڑجانیکو نظر فجاءہ کہتے ہین) آپنے فرمایا کہ اپنی نظر کو پھیر لے ف یعنے اگر دفعتہً کسی غیر عورت پر بغیر قصد کے نظر پڑجاوی تو کچھ مواخذہ نہین پھر اوسکیطرف نہ دیکھے بلکہ اوسطرف سے نگاہ دوسری طرف پھیلیوے اگر دوسری بار پھر قصداً شہوت کی نظر سے دیکھیگا تو گنہگار ہوگا دوسری حدیث مین جو آگے آتی ہی صاف مذکور ہی کہ آنکھون کی زنا دیکھنا ہی غیر محرم کو عن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی یا علی لا تتبع النظرۃ النظرۃ فان لک الاولی ولیست لک الاخرۃ ترجمہ بریدہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت کو فرمایا کہ ای علی نظر کے پیچھے نظر مت ڈال جو اوّل نظر ناگہان کسی اجنبیہ عورت پڑجاتی ہی تو دوبارہ پھر کر اوسکو نہ دیکھ اسلیے کہ پہلی نظر تیری واسطے جائز ہے اور دوسری نظر تجھکو جائز نہین ف کیونکہ پہلی نظر بغیر قصد اور اختیار کے پڑگئی اوسمین کچھ گناہ نہین اب دوسری نظر قصداً ڈالنا گناہ کا باعث ہوگا یہ قصور معاف نہین ہوسکتا جبتک توبہ نہ کریگا عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تباشر المراۃ المراۃ لتنعتھا لزوجھا کانما ینظر الیھا ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ لگاوے عورت بدن ایکعورت سے دوسری عورت پھر بیان کریگی اوسکی شکل اور صورت کو اپنے خاوند سے اسطرح کہ گویا اوسکو دیکھتا ہے ف جب عورت دوسری عورت کا نکھ سکھہ اپنے خاوند سے کہیگی تو اوسکو اوسکا شوق پیدا ہوگا پھر خدا جانے کہ کیا کیا فساد ہونگے اسواسطے حضرت نے اوسکو منع فرمایا غور کیا چاہیے کہ شریعت مین کیا کیا دور اندیشی ہی چنانچہ اسیواسطے اجنبی عورت کے ساتھہ سفر اور تنہائی شریعت مین منع ہی عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای امراۃ فدخل علی زینب بنت جحش فقضی حاجتہ منھا ثم خرج الی اصحابہ فقال لھم ان المراۃ تقبل فی صورۃ الشیطان فمن وجد من ذلک خلیات اھلہ فانہ یضمر ما فی نفسہ ترجمہ جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکعورت کو دیکھا پھر آپ زینب بنت جحش کے پاس گئے جو آپ کی بی بی تھین آپ اون سے صحبت کرکے باہر آئے اور صحابہ سے فرمایا مقرر عورت شیطان کے صورت مین سامنے آتی ہی تو یہہ واقعہ جسپر گزرے وہ اپنی بی بی کے پاس آکر صحبت کرے جو دل مین وسوسہ ہوگا وہ نکل جاویگا ف عورت شیطان کیصورت مین سامنے آتی ہی اور شیطان کیصورت مین پھرتی ہی تو جو کوئی ایسی عورت کو دیکھے جسکی وسوسہ فاسد دل مین آوے تو وہ اپنی جورو سے صحبت کرلی تاکہ ویسی اوسکا خطرہ دور ہو عورت کو شیطان کیصورت اسواسطے فرمایا کہ جیسے شیطان آدمی کو بہکاتا ہے ویسی عورت بہی ۔ ابن عباس قال ما رایت شیئا اشبہ باللمم مما قال ابو ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ کتب علی ابن ادم حظہ من الزنا ادرک ذلک لا محالہ فزنا العینین النظر وزنا اللسان المنطق والنفس تمنی وتشتھی والفرج یصدق ذلک ویکذبہ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہی مینے کوئی گناہ صغیرہ نہ دیکھا مگر جو ابوہریرہ نے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ جل جلالہ نے جتنا حصہ زنا کا ہر شخص کے حصے مین لکھدیا ہی وہ اوسکو ضرور پاویگا تو آنکھون کی زنا دیکھنا (غیر محرم کو شہوت کے نظر سے عورت ہو یا امرد حسین) اور زبان کے زنا

بولنا (یعنی غیر محرم عورت سے ہمکلام ہونا) اور نفس مین خواہش پیدا ہوتی ہی جماع کی اور شرمگاہ اسکی تصدیق کرتی ہی (یعنی اگر شرمگاہ کو انتشار ہوا اور زنا کرنے لگا تو معلوم ہوا نفس مین ضرور خواہش تھی ورنہ معلوم ہوگا کہ نفس مین خواہش نہین ہی **عن** ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لکل ابن ادم حظہ من الزنا بہ ذلک لا محالۃ قال والیدان تزنیان فزناھما البطش والرجلان تزنیان فزناھما المشی والفم یزنی فزناہ القبل ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی اس مین یہہ ہے کہ ہر ایک آدمی کے لیے اوسکا حصہ مقرر ہی زنا سے اور دونون ہاتھ بھی زنا کرتے ہین (مثلاً غیر محرم کو چھوئے اوسکے اعضا کو مساس کرے یہہ ہاتھون کی زنا ہی) اون کی زنا پکڑنا ہی اور دونو پانون زنا کرتے ہین اون کی زنا چلنا ہی (زنا کیلیے) اور مُنہ بھی زنا کرتا ہی اوس کے زنا بوسہ لیسا ہی **ف** ان چیزون کو بھی تشدید اور تاکید از ناکہیا کیونکہ یہ امور زنا کے ذریعہ ہین ان سے بچنا ضرور ہی ہرچند گناہ ان مین زنا کے برابر نہین ہی **باب** فی وطی السبایا جو خاوند والیان عورتین قید ہوکر آوین **عن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث یوم حنین بعثا الی اوطاس فلقوا عدوھم فقاتلوھم فظھروا علیھم واصابوا لھم سبایا فکان اناس من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحرجوا من غشیانھن من اجل ازواجھن من المشرکین فانزل اللہ تعالی فی ذلک والمحصنات من النساء الا ما ملکت ایمانکم ای فھن لھم حلال اذا انقضت عدتھن ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے دن کچہ لشکر اوطاس (ایکمقام کا نام ہی) کو بہیجا وہ اپنے دشمنون سے ملی اور لڑی اور اُن پر غالب ہوئے اور اونکی عورتین پکڑین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب نے اون عورتون سے صحبت کرنا درست نہ جانا اسوجہ سے کہ اون کے خاوند کافر موجود تہے تب اللہ تعالی نے یہہ آیت اوتاری والمحصنات من النساء الا ما ملکت ایمانکم یعنی حرام ہین پر خاوند والی عورتین مگر جنکے تم مالک ہوجاؤ یعنی جو عورتین جنگ مین پکڑکر لاؤ تو اون سے صحبت درست ہی اگرچہ وہ خاوند والیان ہون جب اون کی عدت گزر جاوی یعنی ایک حیض آجاوی تاکہ معلوم ہو کہ حاملہ نہین ہی ورنہ بعد وضع حمل کے جماع کرے **عن** ابی الدرداء ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان فی غزوۃ فرأی امرأۃ مجخا فقال لعل صاحبھا ألم بھا قالوا نعم فقال لقد ھممت ان العنہ لعنۃ تدخل معہ فی قبرہ کیف یورثہ وھو لا یحل لہ وکیف یستخدمہ وھو لا یحل لہ ترجمہ ابوالدرداء سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائی مین ایکعورت کو پوری دنون سے حاملہ دیکہا تو آپ نے فرمایا شاید اسکے مالک نے اس سے جماع کیا لوگون نے کہا ہان آپ نے فرمایا مین نے چاہا اوسپر ایسی لعنت کرون جو قبر تک اوس کے ساتہہ جاوی بھلا اسکا وارث کیونکر اوسکا وارث ہوگا اور کیونکر وہ غیر کے اولاد کو اپنے ساتہہ ملاویگا اور کیونکر اوس سے خدمت لیگا شاید اوس سے خدمت لینا درست نہ ہو (یعنی ہوسکتا ہی کہ وضع حمل مین دیر ہو اور لڑکا اسی کا شمار کیا جاوی حالانکہ وہ پہلے خاوند مشرک کا لڑکا ہو پھر اسکا کیون کر وارث ہوگا اسیطرح ہوسکتا ہی کہ پہلے حمل کا دہکا ہوا اور اسیکا حمل ٹھہر کر لڑکا پیدا ہو) **عن** ابی سعید الخدری ورفعہ انہ قال فی سبایا اوطاس (اوسکو غلام سمجھکر اوس سے خدمت لیوی دوسری کا لڑکا سمجھکر)

لا توطأ حامل حتی تضع ولا غیر ذات حمل حتی تحیض حیضة **ترجمہ** ابی سعید خدری سی روایت ہی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوطاس کے (مکہ سی تین منزل ایک جگہہ کا نام ہی) قیدیون کے حق مین کوئی عورت حاملہ صحبت نہ
کیجاوی جبتک کہ جنی نہین اور نہ کوئی بن حمل والی صحبت کیجاوی جبتک کہ ایک حیض نہ آوی (تاکہ معلوم ہو اوسکا حاملہ نہونا) **عن**
رویفع بن ثابت الانصاری قال قام فینا خطیبا قال الا انی لا اقول لکم الا ما سمعت من رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول یوم حنین قال لا یحل لامرئ یؤمن باللہ والیوم الاخر ان یسقی ماؤہ زرع غیرہ یعنے
اتیان الحبالی ولا یحل لامرئ یؤمن باللہ والیوم الاخر ان یقع علی امرأۃ من السبی حتی یستبرئھا ولا
یحل لامرئ یؤمن باللہ والیوم الاخر ان یبیع مغنما حتی یقسم **ترجمہ** رویفع ثابت انصاری کہتے سی روایت ہی
خطبہ پڑہنے ہمارے بیچمین کھڑے ہوئے کہا کہ خبردار ہو جاؤ مین تم کو نہین کہتا ہون مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو سنا حنین
کے دن آپ فرماتے تہے کہ جو اللہ تعالی اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہو اوسکو درست نہین کہ اپنا پانی غیر کے کہیت کو پلاوے
یعنے جو عورت غیر کا حمل رکہتی ہو اوس عورت سی صحبت کرے اور جو اللہ تعالی اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہو اوسکو یہ چیز
درست کہ قیدمین پکڑی ہوئی عورت سی صحبت کرے جبتک استبرا نہ کرلیوے یعنی ایک حیض نہ آجاوے یا ایک مہینہ گذر جاوے اور جو اللہ تعالی
اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہو اوسکو درست نہین کہ غنیمت کی چیز کو بیچے جبتک کہ تقسیم نہ ہولی (سب لوگون مین) **عن** ابن اسحاق
بھذا الحدیث قال حتی یستبرئھا بحیضة زاد ومن کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلا یرکبن دابة من فیٔ المسلمین
حتی اذا عجفھا ردھا فیہ ومن کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلا یلبسن ثوبا من فیٔ المسلمین حتی اذا
اخلقہ ردہ فیہ **ترجمہ** دوسری روایت مین ہی جبتک استبرا نہ کرلے ایک حیض سی آتنا زیادہ ہی جو ایمان لایا ہو اللہ پر اور
پچھلے دن پر وہ غنیمت کے جانور پر چڑہ کر اوسکو دبلا کرکے پھر اوس مین نہ ملاوی اور جو ایمان لایا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر تو وہ
غنیمت کا کوئی کپڑا پہنکر پرانا کرکے پھر اوس مال مین نہ ملاوی) **باب** فی جامع النکاح نکاح کے مختلف مسائل کا بیان
عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا تزوج احدکم امرأۃ او اشتری خادما
فلیقل اللھم انی اسئلک خیرھا وخیر ما جبلتھا علیہ واعوذ بک من شرھا وشر ما جبلتھا علیہ واذا
اشتری بعیرا فلیاخذ بذروۃ سنامہ ولیقل مثل ذلک **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سی شخص تم مین سی نکاح کرے کسی عورت سی یا کوئی لونڈی سی خریدی تو یون کہی اللھم انی اسالک
خیرہ یعنے اے خدا مین اوس کی بہلائی چاہتا ہون اور بھلائی اوسکی طبیعت کے جو تو نی بنائی اور پناہ مانگتا ہون مین اوسکے
برائی اور برائی سی اوسکی طبیعت کے جو تو نی بنائی اور جب اونٹ خریدے تو کوہان کی بلندی پر ہاتہہ رکہی یہی کہی - ایک روایت مین
اتنا زیادہ ہے ثم لیاخذ بناصیتھا ولیدع بالبرکۃ فی المرأۃ والخادم یعنے اس عورت یا لونڈی کی پیشانی پکڑ کر
برکت کی دعا مانگے **عن** ابن عباس قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو ان احدکم اذا اراد ان یاتی اھلہ قال باسم اللہ

اللھم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا ثم قدر ان یکون بینھما ولد فی ذلک لم یضرہ شیطا
ابدًا ترجمہ روایت ہی ابن عباس سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی تم مین سے اپنی بی بی سے صحبت کرنیکا ارادہ
کرے تو کھے اللہ کے نام کے ساتھہ مین شروع کرتا ہون آے اللہ ہم کو شیطان سے دور رکھہ اور شیطان کو اوس چیز سے دور رکھہ
جو تو نے ہم کو دیا پھر اگر اون دونون کے تقدیر مین بچہ ہوگا تو شیطان کبھی ضرر نکریگا اوسکو یعنے شیطان اوسپر سلطنت نہ ہوگا
اور خدا چاہی تو صالح ہوگا عن ابیہ ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملعون من اتی امرتہ فی دبرھا
ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بی بی کی دبر یعنی پاخانہ کیجگہہ مین صحبت
کرے وہ ملعون ہی عن محمد بن المنکدر قال سمعت جابر یقول ان الیھود یقولون اذا جامع الرجل اھلہ فی
فرجھا من وراءھا کان ولدہ احول فانزل اللہ سبحانہ وتعالی نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم ترجمہ
محمد بن منکدر سے روایت ہی مین نے جابر سے سنا وہ کہتے تھے کہ مقرر یہود یہ کہتے تھے کہ آدمی جب اپنی بی بی کے شرمگاہ مین پیچھے سے
صحبت کرتا ہی تو اوسکا بچہ ترچھا یعنی ڈھیرا اور بینگا پیدا ہوتا ہے تب اللہ تعالی سبحانہ نے یہ آیت اوتاری کہ تمہاری عورتین تو
کھیتی تمہاری ہین آؤ تم اون مین جسطرح پر چاہو ف یعنے کھڑے اور بیٹھے آگے اور پیچھے سے جبت نما کر یا کروٹ سے بشرطیکہ دخول
ہمیشہ فرج مین ہو نہ دبر مین اور بعضون کے نزدیک انی شئتم سے مراد یہ ہی کہ جس راہ مین چاہو کر قبل یا دبر مین جنانچہ ابن جریر اور
بخاری نے ابن عمر سے ایسا ہی نقل کیا عن ابن عباس قال ان ابن عمر واللہ یغفر لہ اوھم انما کان ھذا الحی من الانصار
وھم اھل وثن مع ھذا الحی من الیھود وھم اھل کتاب وکانوا یرون لھم فضلا علیھم فی العلم فکانوا یقتدون
بکثیر من فعلھم وکان من امر اھل الکتاب ان لا یأتون النساء الا علی حرف وذلک استر ما تکون المراۃ فکان
ھذا الحی من الانصار قد اخذ وا بذلک من فعلھم وکان ھذا الحی من قریش یشرحون النساء شرحا
منکرا ویتلذذون منھن مقبلات ومدبرات ومستلقیات فلما قدم المھاجرون المدینۃ تزوج رجل منھم
امراۃ من الانصار فذھب یصنع بھا ذلک فانکرتہ علیہ وقالت انما کنا نوتی علی حرف فاصنع ذلک
والا فاجتنبنی حتی شری امرھما فبلغ ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانزل اللہ عزوجل نساؤکم حرث لکم
فاتوا حرثکم انی شئتم ای مقبلات ومدبرات ومستلقیات یعنی بذلک موضع الولد ترجمہ عبد اللہ بن عباس نے کہا اللہ جل جلالہ
عبد اللہ بن عمر کو بخشے اون کو وہم ہوگیا (وہ سمجھے کہ انی شئتم سے مراد وطی کرنا ہی جگہہ مین) قبل یا دبر مین حالانکہ یہ صحیح نہین ہے
بلکہ اصل قصہ یون ہی کہ ایک قبیلہ انصار کا بت پرستی کرتا تھا اون کے ساتھہ ایک قبیلہ یہودیون کا تھا جو اہل کتاب تھے اور وہ انصار
اونکو اپنی سے افضل جانتے تھے اسواسطے کہ اون کو علم تھا (کتاب آسمانی توراۃ وغیرہ کا برخلاف انصار کے وہ بت پرست تھے)
تو بہت سے باتون مین انصار اونکی پیروی کرتے تھے ایک یہ بات بھی تھی کہ یہود اپنی عورتون سے جماع نہین کرتے تھے مگر ایک آسن
پر) عورت کو چت لٹاکر دبیٹہ کر صحبت کرتا تھا جیسے معروف ہی) اس آسن مین عورت کا ستر خوب چھپا رہتا ہی تو انصار نے بھی

صواقوا حرثکم

وہ نصاریٰ یہودی پیروی کیا کرتی تھی اور قریش لوگ اپنی عورتوں کو طرح طرح سے نگا کرتی تھی اور مختلف طریقوں سے جماع کی لذت اٹھاتی تھی کبھی اوندھی کبھی سیدھی کبھی چت لٹا کر جب مہاجرین قریش کے لوگ مدینہ مین آئے تو انمین سے ایک شخص نے انصاری عورت سے نکاح کیا اور اپنی دستور کے موافق اوس سے جماع کرنے لگا اوس نے برا مانا اور کہا کہ ہماری قوم مین ایک ہی سن پر جماع ہوتا ہے تو بھی اوسی طرح کیا کر نہین تو مجھسے جدا ہو جا پھر یہ چرچا بگڑا اوذکا مشہور ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اوتاری نسآؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم عورتین تمہاری کھیتی ہین تو اپنی کھیتی مین جسطرح جی چاہے آؤ یعنی سامنے سے یا پیچھے سے یا چت لٹا کر مگر دخول کرو اوسی مقام مین جہان سے لڑکا پیدا ہوتا ہے **ف** کیونکہ کھیتی اوسی مقام کو کہین گے جہان سے تولد ہوتا ہے تدبر کرو وہ تو بجا است کیجگہ ہے عبداللہ بن عباس نے صاف بیان کردیا کہ عبداللہ بن عمر سے اسمقام مین غلطی ہوئی ہے جو دبر مین دخول کرنا درست سمجھے بھی قول ہے ائمہ اربعہ اور جمہور علما کا ہر عصر مین اور نہین اختلاف کیا اس مین مگر چند لوگون نے **باب** فی اتیان الحائض ومباشرتها حائضہ عورت سے مباشرت کرنا **عن انس** بن مالك ان اليهود كانت اذا حاضت منهم امراة اخرجوها من البيت ولم يؤاكلوها ولم يشاربوها ولم يجامعوها فى البيت فسئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ذلك فانزل الله سبحانه يسالونك عن المحيض قل هو اذى فاعتزلوا النساء فى المحيض الى اخر الاية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم جامعوهن فى البيوت واصنعوا كل شئ غير النكاح فقالت اليهود ما يريد هذا الرجل ان يدع شيئا من امرنا الا خالفنا فيه فجاء اسيد بن حضير وعباد بن بشر الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالا يا رسول الله ان اليهود تقول كذا وكذا افلا ننكحن فى المحيض فتغير وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى ظننا ان قد وجد عليهما فخرجا فاستقبلتهما هدية من لبن الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فبعث فى اثارهما فظننا انه لم يجد عليهما ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے یہودیون مین جب کسی عورت کو حیض آتا تو وہ اسکو گھر سے نکالدیتے نہ اوسکے ساتھہ کھاتے پیتے نہ ایک گھر مین رہتے لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا سوال کیا جب اللہ نے یہ آیت اوتاری یسئلونک عن المحیض قل ہو اذی فاعتزلوا النسآء فی المحیض الآیۃ یعنی پوچھتے ہین تم سے حیض کو تم کہو حیض ایک قسم کے پلیدی ہے تو جدا رہو عورتون سے حیض کی حالت مین (یعنی جماع نہ کرو) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتون کو جب حیض آوے تو اپنی ساتھہ گھرون مین اوکا رکھو اور سوا جماع کے اور سب کام کرو (یعنی ساتھہ کھلانا پلانا ایک جگہ سونا بیٹھنا پیار کرنا لپٹانا مساس کرنا) یہودیون نے کہا یہ شخص (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) چاہتا ہے کہ کوئی بات باقی نہ رہے جسمین ہمارا خلاف نہ کرے تو اسید بن حضیر اور عباد بن بشر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ یہود ایسا کہتے ہین لہذا ہم حیض کی حالت مین جماع نہ کرین عورتون سے (یعنی یہود کی مخالفت تو ہوئی اور وہ بھی سمجھتے ہین کہ جہانتک ہو سکتا ہے ہم اونکا خلاف کرتے ہین پھر اچھی طرح خلاف کرین اور حیض مین جماع بھی شروع کردین) یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا

چہرہ بدل گیا یہانتک کہ ہم سمجھے شاید آپ لو اون دونون پر غصہ آیا پھر وہ نکل کر چلی گئی بعد اوسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہین سے تحفہ آیا دودہ کا آپنے اون کے بلانی کے لیے بھیجا جب ہم سمجھے کہ آپ اون پر غصہ نہین ہوئے تہے **ف** بلکہ یہ غصہ یہود پر تہا جو ہر حکم کا منشا اپنی مخالفت سمجھتے تہے حالانکہ ایسا نہ تہا ہر حکم اللہ ہی کا حکم تہا جو اوسکو نہی پاوتر تا تہا دوسرے یہ کہ یہود نے اپنی کتاب کے حکمون مین خود کمی بیشی کر رکہی تھی اپنے طرف سے حاشیے لگا لیے تہے رسول اللہ صلعم کا حکم اون کی کتاب کے موافق تہا پر اون کے رواج کے خلاف ہوتا **عن** جابر بن صبیح قال سمعت خلاسا الہجری قال سمعت عائشۃ رضی اللہ عنہا تقول کنت انا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبیت فی الشعار الواحد انا حائض طامث فان اصابہ منی شئی غسل مکانہ ولم یعدہ وان اصاب ثوبہ منہ شئی غسل مکانہ ولم یعدہ وصلی

قیہ ترجمہ حضرت اُم المومنین عائشہ سے روایت ہے کہتی ہین مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کپڑا اوڑہ کر رات کرتی تھے اور مین حیض سے ہوتی اگر کہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچہ لگ جاتا تو آپ اسے مقام کو دہوتے نہ اوس سے زیادہ اور اگر آپکے کپڑے کو لگ جاتا تو آپ اوسقدر دہوتے نہ اوس سے زیادہ پہر اوسی مین نماز پڑہتے **ف** اس حدیث سے حائضہ کے ساتہ لیٹنا اور سونا اور ایک ہی لحاف اوڑہنا درست معلوم ہوتا ہے جنابت کی نجاست سے گہنی عورت کے بدن پر کوئی کپڑا ہووی **عن** میمونۃ بنت الحرث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد ان یباشر امرأۃ من نسائہ وھی حائض امرھا ان تتزر ثم یباشرھا **ترجمہ** میمونہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے کسی بی بی سے صحبت کرنیکا ارادہ کرتے اور وہ حائضہ ہوتین (صحبت سے مراد اختلاط اور مساس ہے نہ جماع وہ کیونکر حیض کیحالت مین ہوسکتا ہے) تو حکم کرتے اون کو تہبند باندہنے کا پھر آپ اون کو اختلاط اور مساس کرتے **باب** کفارۃ من اتی حائضا جو شخص حیض کیحالت مین جماع کرے وہ کیا کفارہ دیوے **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الذی یاتی امرأتہ وھی حائض قال یتصدق بدینار او بنصف دینار **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حیض کیحالت مین اپنی بی بی سے جماع کرے تو وہ ایک دینار یا آدہا دینار خیرات کرے **عن** ابن عباس قال اذا اصابہا فدینار واذا اصابہا فی انقطاع الدم فنصف دینار **ترجمہ** ابن عباس سے (اس حدیث کی تفسیر مین) روایت ہے کہ جب اوس سے خون بہتے وقت (حیض کے شدت مین) جماع کرے تو ایک دینار دے جب خون بند ہوتی وقت کرے تو آدہا دینار دیوے **باب** ما جاء فی العزل عزل کا بیان (اوسکی تفسیر آگے آتی ہے) **عن** ابی سعید ذکر ذلک عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی العزل قال **فلم** کم ولم یقل فلا یفعل احدکم فانہ لیست من نفس مخلوقۃ الا اللہ خالقہا **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عزل کا ذکر کیا گیا (معنی عزل کے یہ ہین کہ مرد عورت سے صحبت کرتے اور جب منزل ہونے لگے تو ستر اپنا عورت کے شرمگاہ مین سے نکال کر باہر انزال کرے) آپنے فرمایا کیون ایسا کرتی ہو اور یہ نہین کہا نہ کرو اس لیے

کہ کوئی جان پیدا ہونیوالی نہین ہی جسکو اللہ پیدا نہ کریگا یعنی جسکا پیدا ہونا مقدر ہی وہ ضرور پیدا ہوگا پھر عزل کے
اولاد سے بچاؤ کرنا محض فضول ہے **عن** ابی سعید الخدری ان رجلا قال یا رسول اللہ ان لی جاریۃ وانا اعزل
عنہا وانا اکرہ ان تحمل وانا ارید ما یرید الرجال وان الیہود تحدث ان العزل موءودۃ الصغری
قال کذبت یہود لو اراد اللہ ان یخلقہ ما استطعت ان تصرفہ **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہی کہ
ایک شخص نے کہا یارسول اللہ میری پاس ایک لونڈی ہی اور مین اوس سے عزل کرتا ہون کیونکہ اوس سے حمل رہنے کو مین مکروہ
جانتا ہون مگر جماع کرنا ضرور پڑتا ہے بسبب شہوت کے اور مقرر یہود کہتی ہین کہ باہر انزال کرنا چھوٹا گاڑ دینا ہی چھوٹا آپنے
فرمایا یہود جھوٹے ہین اگر اللہ اوسکو پیدا کرنی پھیرنے کی تجھکو طاقت نہین **عن** ابن محیریز قال دخلت المسجد
فرأیت ابا سعید الخدری فجلست الیہ فسالتہ عن العزل فقال ابو سعید خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی غزوۃ بنی المصطلق فاصبنا سبیا من سبی العرب فاشتہینا النساء واشتدت علینا
الغربۃ واحببنا الفداء فاردنا ان نعزل ثم قلنا نعزل ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین اظہرنا قبل ان
نسالہ عن ذلک فسالناہ عن ذلک فقال ما علیکم ان لا تفعلوا ما من نسمۃ کائنۃ الی یوم القیامۃ
الا وہی کائنۃ **ترجمہ** ابن محیریز سے روایت ہی کہ ہم مسجد مین داخل ہوے وہان ابا سعید خدری کو دیکھا تو سامنے جا بیٹھے
اور اون سے عزل کے باب مین مسئلہ پوچھا ابوسعید نے کہا غزوہ بنی مصطلق مین ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو وہان
ہم نے عرب کے قیدی پائی یعنی لونڈی غلام جو پکڑ آئے تھے تو ہم نے عورتون کو لینا چاہا کیونکہ مجرد رہنا ہم پر نہایت مشکل ہوا
اور حمل کے اندیشہ سے اون عورتون سے ہم نے عزل کرنا چاہا پھر ہم نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے مین موجود ہین تو بغیر
آپ سے پوچھے کیونکر ہم عزل کرین ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مسئلہ کو پوچھا آپ نے فرمایا کیون تم عزل نہ کرو
جو جان مین قیامت تک پیدا ہونیوالی ہین وہ ضرور پیدا ہون گی **ف** اس سے عزل کا جواز ثابت ہوتا ہی بلا کراہت کے مطلقا
جیسا مذہب بعض علما کا ہی اور بعض کے نزدیک لونڈی سے بغیر اذن کے درست ہی اور آزاد سے بی اوسکی اذن کی مکروہ ہی اور بعضونکے
نزدیک ہر طرح مکروہ ہی واللہ اعلم **عن** جابر قال جاء رجل من الانصار الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان لی
جاریۃ اطوف علیہا وانا اکرہ ان تحمل فقال اعزل عنہا ان شئت فانہ سیاتیہا ما قدر لہا قال فلبث
الرجل ثم اتاہ فقال ان الجاریۃ قد حملت فقال قد اخبرتک انہ سیاتیہا ما قدر لہا **ترجمہ** جابر سے روایت ہے
کہ کہا ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ میری پاس ایک لونڈی ہی کہ مین اوس سے صحبت کیا کرتا ہون اور
اوسکی حاملہ ہونیکو مکروہ جانتا ہون حضرت نے فرمایا تو اوس سے عزل کر اگر تیرا جی چاہی جو اوسکی قسمت مین ہوگا پیدا ہوگا
پھر وہ شخص ایکدت کے بعد حضرت کی پاس آیا اور کہا کہ تحقیق لونڈی حاملہ ہوگئی حضرت نے فرمایا مینے تو تجھے پہلے ہی خبر دی تھی
کہ جو کچھ اوسکی تقدیر مین ہوگا وہ پیدا ہوگا **باب** ما یکرہ من ذکر الرجل وما یکون من اصابتہ اہلہ او امتہ ثم

عن ابی نضرة حدثنی شیخ من طفاوة قال نزلت ابا هریرة بالمدینة فلم ار رجلا من اصحاب النبی صلی
اللہ علیہ وسلم اشد تشمیرا ولا اقوم علی ضیف منہ فبینما انا عندہ یوما وھو علی سریر لہ معہ کیس
فیہ حصی ونوی واسفل منہ جاریۃ لہ سوداء وھو یسبح بھا حتی اذا نفد ما فی الکیس القاہ الیھا
فجمعتہ فاعادتہ فی الکیس فرفعتہ الیہ فقال الا احدثک عنی وعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
قلت بلی قال بینا انا اوعک فی المسجد اذ جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی دخل المسجد فقال من حس
الفتی الدوسی ثلاث مرات فقال الرجل یا رسول اللہ ھو ذا یوعک فی جانب المسجد فاقبل یمشی حتی انتھی
الی فوضع یدہ علی فقال لی معروفا فنھضت فانطلق یمشی حتی اتی مقامہ الذی یصلی فیہ فاقبل علیھم
ومعہ صفان من رجال وصف من نساء او صفان من نساء وصف من رجال فقال ان نسائی الشیطان
شیئا من صلاتی فلیسبح الرجال ولیصفق النساء قال فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یبین من صلاتہ
شیئا فقال مجالسکم مجالسکم زاد موسی ھھنا ثم حمد اللہ واثنی علیہ قال اما بعد ثم اقبل
علی الرجال قال ھل منکم الرجل اذا اتی اھلہ فاغلق علیہ بابہ والقی علیہ سترہ واستتر بستر اللہ فقالوا
نعم قال ثم یجلس بعد ذلک فیقول فعلت کذا فعلت کذا قال فسکتوا قال فاقبل علی النساء فقال ھل
منکن من تحدث فسکتن فجثت فتاۃ علی احدی رکبتیھا وتطاولت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیراھا
ویسمع کلامھا فقالت یا رسول اللہ انھم لیتحدثون وانھن لیتحدثن فقال ھل تدرون ما مثل ذلک مثل
شیطانۃ لقیت شیطانا فی السکۃ فقضی منھا حاجتہ والناس ینظرون الیہ الا ان للرجال ما
ظھر لہ ولم یظھر لونہ الا ان طیب النساء ما ظھر لونہ ولم یظھر لہ ریحہ ترجمہ ابو نضرہ سے روایت ہی
مجھسے ایک شخص نے طفاوہ مین سے نقل کیا (طفاوہ ایک قبیلہ کا نام ہی) مین مدینہ مین ابو ہریرہ پاس مہمان ہوا تو مین
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیون مین سے کسیکو اتنا مستعد عبادت پر اور مہمان کی خاطر داری پر نہ پایا جیسا
ابو ہریرہ کو دیکھا ایک دن مین اون کے پاس بیٹھا تہا اور وہ ایک تخت پر بیٹھے تھے ایک تھیلی لیے ہوئے جسمین کنکریان یا گٹھلیان
بھری تہین اور نیچے ایک لونڈی کالی رنگ کی بیٹھی تہی ابو ہریرہ اون کنکریون یا گٹھلیون پر سبحان اللہ پڑہتے تھے جب
ختم ہو جاتین تو وہ لونڈی اونکو اکٹھا کرکے پہر تھیلی مین ڈالدیتی اور اوٹھا کر اونکو دیدیتی (پھر وہ پڑہنا شروع کرتے) اس
مین انہون نے مجہ سے کہا کیا مین تجسے اپنا حال اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان نہ کرون مین نے کہا کیون
نہین بیان کرو انہون نے کہا مین ایک دفعہ مسجد نبوی مین بخار مین ٹوٹ رہا تہا اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین
تشریف لائے آپ نے فرمایا دوس کے جوان کو کسی نے دیکہا ہی (دوس ایک قبیلہ ہی ابو ہریرہ اوسی قبیلے کے تہے آپ نے ان کا
حال پوچہا) تین بار آپ نے یہی فرمایا ایکشخص بولا یا رسول اللہ وہ یہان مسجد کے کونے مین بخار مین کراہ رہا ہی آپ میرے پاس

تشریف لائے اور دست مبارک اپنا مجھپر رکھا (شفقت سے بیمار پرسی کے لیے) پھر پھرنے کے واسطے مجھ سے فرمایا میں اٹھا آپ چلے یہانتک کہ اوس جگہہ پہونچے جہان آپ نماز پڑہا کرتے تہے اور لوگون کیطرف منہ کیا آپ کے ساتہہ دو صفین تہین ایک مردون کی ایک عورتون کے یا دو صفین عورتون کی تہین ایک صف مردون کی تھی آپنے فرمایا اگر شیطان مجھے نماز مین مبتلا کرتا تو مرد لوگ تسبیح کہین اور عورتین دستک دین راوی نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی اور کہین آپ کو سہو نہین ہوا بعد اوسکے آپنے فرمایا سب اپنے اپنے جگہہ بیٹہے رہو آپ نے اللہ جل جلالہ کی تعریف کی اور اوسکی ستایش کے پھر فرمایا بعد حمد و صلوۃ کے تم کو معلوم ہو آپ مردون کیطرف مخاطب ہوے کیا تم مین کوئی ایسا شخص ہے جو اپنی بی بی پاس جاکر دروازہ بند کر لیتا ہے اور پردہ ڈال لیتا ہے اور اللہ کے پردی مین چہپ جاتا ہے لوگون نے کہا ہان آپ نے فرمایا پہر بعد اسکے لوگون سے کہتا ہے بیٹہتا ہے مین نے ایسا کیا ایسا کیا (یعنے اپنی جماع کی کیفیت اور عورت کی حالات بیان کرتا ہے) لوگ یہ سنکر چپ ہو رہے پہر آپ عورتون کیطرف مخاطب ہوے اور فرمایا کیا تم مین کوئی ایسے عورت ہے جو ایسی ماتین دوسری عورت سے کہتی ہو (یعنے اپنی خاوند کا حال اور صحبت کرنیکا طریقہ بیان کرتی ہو) عورتین یہ سنکر چپ ہو رہین انتے مین ایک عورت نے گھٹنی ٹیک کر اپنی تین انچا کیا تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکو دیکہین اور اوسکی بات سنین پہر اوس نے عرض کیا یا رسول اللہ مرد بہی اسکا ذکر کرتی ہین اور عورتین بہی اسکا ذکر کرتی ہین (یعنے مردون مین بہی ایسے لوگ ہین جو اپنی عورت کا حال اور طریقہ جماع اور دن سے بیان کرتی ہین اور عورتون مین بہی ایسی عورتین ہین جو اسکا ذکر کرتی ہین) آپ نے فرمایا تم جانتی ہو اسکی مثال کیا ہے اسکی مثال ایسے ہے کہ ایک شیطان نے ایک شیطان سے کسی راہ مین ملی اور اپنی حاجت روائی کی (یعنے جماع کیا) اور لوگ دیکہہ رہے ہین **ف** نووی نے کہا کہ مرد کو اپنی عورت کا حال جو جماع سے متعلق ہے اور اوسکی تفصیل بیان کرنا حرام ہے اسی طرح عورت کو لیکن صرف جماع کا ذکر مکروہ ہے البتہ اگر ضرورت ہو تو درست ہے **ت** آگاہ ہو جاو مردون کے خوشبو پہیلے کہ اوسکی بو معلوم ہو اور رنگ معلوم نہ ہو **ف** جیسے عطر مشک وغیرہ **ت** اور عورتون کے خوشبو وہ ہے جسکا رنگ معلوم ہو اور بو معلوم نہ ہو **ف** جیسے مہندی کہ اوسکا رنگ ظاہر ہی مگر بو محسوس نہین ہوتی۔ عورتون کو ایسی خوشبو لگا کر نکلنے سے منع کیا کہ لوگون کے دماغ تک پہونچے اور باعث مردون کے رغبت کا ہو اگر گہر مین لگاوے تو قباحت نہین ۔ فقط واللہ اعلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تفریع ابواب الطلاق

ختم ہوئی کتاب نکاح کے اور شروع ہوتے کتاب طلاق کے۔

باب فیمن خطب امراۃ علی خطبۃ اخیہ جو شخص کسی عورت کو خاوند سے برگشتہ کر دیوے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس منا من خطب امراۃ علی خطبۃ اخیہ او عبد علی سیدہ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی عورت کو بدراہ کرے۔ یعنے اوسکا دل برا کر دی اوسکے خاوند سے یا غلام کو اوسکے مالک سے وہ ہم مین سے نہین ہے (یعنے طریقہ اسلام سے یہ بات بہت دور ہے) **باب** فی المراۃ تسال زوجہا طلاقہا

امراۃ لہ ایکعورت اپنے خاوند سے تھی کہ میری سوت (سوکن) کو طلاق دیدے **عن** ابیہ ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا تسال المراۃ طلاق اختھا لتستفرغ صحفتھا ولتنکح فانما لھا ما قدر لھا **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی عورت اپنی بہن (سوکن) کا طلاق نہ چاہے تاکہ اوسکا حصہ بھی آپا لیوے بلکہ نکاح کرلے جو اوسکی تقدیر مین ہی وہ اوسکو ملیگا **باب فی کراھیۃ الطلاق** طلاق کے بُرائی کا بیان **عن** محارب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما احل اللہ شیئا ابغض الیہ من الطلاق **ترجمہ** محارب سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی کے نزدیک مباح چیزون مین طلاق سے بڑہ کر مبغوض کوئی چیز نہین ہی (یعنی ہرچند طلاق دینا درست ہی پر اسکو بہت ناپسند ہی) **باب طلاق السنۃ** سنت کے موافق طلاق کیونکر ہی **عن** عبد اللہ بن عمر انہ طلق امراتہ وھی حائض علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسال عمر بن الخطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرۃ فلیراجعھا ثم لیمسکھا حتی تطھر ثم تحیض ثم تطھر ثم ان شاء امسک بعد ذلک وان شاء طلق قبل ان یمس فتلک العدۃ التی امر اللہ سبحانہ ان تطلق لھا النساء **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ انہون نے اپنی بی بی کو طلاق دیا اور وہ حالت حیض مین تھین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تو عمر بن خطاب نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس مسئلہ کو پوچھا آپ نے فرمایا کہ اُسکو حکم کر کہ پھر اوسکے ساتھ رجعت کرے اور اپنے پاس اوسکو رکھے جبتک کہ وہ پاک ہووے اور پھر اوسکو حیض آوے پھر پاک ہووے پھر اگر چاہے تو اوسکو رکھ لے اسکے بعد اور اگر چاہے تو طلاق دے ہاتھ لگانے کے پہلے سو یہ عدت ہی کہ اللہ تعالی نے حکم فرمایا ہے کہ اسمین عورت مین طلاق دیجاوین **ف** عبد اللہ بن عمر نے اپنی جورو کو حیض مین طلاق دی عمر فاروق نے یہہ حال حضرت سے کہا حضرت خفا ہوئی پھر یہہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حیض مین طلاق دینا بشدت مکروہ ہے تو اوسکو طلاق دیوے صحبت سے پہلے تاکہ وہ طہر اوسکی عدت مین شمار کیا جاوے جب اسمیت مین طہر گزر جاوین تو عدت پوری ہوجاویگی جن لوگون کے نزدیک عدت مین طہر کا حساب ہی یا تین حیض سے عدت پوری ہوجاوی **عن** ابن عمر انہ طلق امراتہ وھی حائض فذکر ذلک عمر للنبی صلے اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرہ فلیراجعھا ثم لیطلقھا اذا طھرت او وھی حامل **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی انہون نے طلاق دیا اپنی عورت کو حیض مین عمر نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا اون سے کہو رجعت کرلین پھر طلاق دین جب پاک ہوجاوی یا حاملہ ہووے **ف** اگر حاملہ ہوجاوی تو اوسکی عدت وضع حمل سے ختم ہوگی ورنہ تین طہر یا تین حیض سے ختم ہوجاوی گی **عن** عبد اللہ بن عمر انہ طلق امراتہ وھی حائض فذکر ذلک عمر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتغیظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال مرہ فلیراجعھا ثم لیمسکھا حتی تطھر ثم تحیض فتطھر ثم ان شاء طلق وان شاء امسک فتلک العدۃ التی امر اللہ عز وجل

ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے حیض مین اپنے جورو کو طلاق دیا حضرت عمر نے یہہ حال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ غصہ

سنت یہہ ہی کہ جب عورت حیض سے پاک ہو

مین آئے اور فرمایا کہ اوس سے کہدے کہ اپنی جورو سے رجعت کرے۔ یعنے طلاق سے رجوع کرے پھر وہ اپنی جورو بنا وے اور اس کو اپنی پاس رکھے یہانتک کہ وہ حیض سے پاک ہووے پھر اوسکو دوسرا حیض آوے پھر اوسکو پاک ہونے دے پھر صحبت کرنے سے پہلے چاہے اوسکو طلاق دیوے اور چاہے اوسکو اپنے گھر مین رکھے یہی طلاق کی عدت ہے اللہ تعالی عزوجل نے جسطرح پر حکم فرمایا

عن یونس بن جبیر انہ سال ابن عمر فقال طلقت امرأتك فقال واحدة **ترجمہ** یونس بن جبیر سے روایت ہے اوانہون نے ابن عمر سے پوچھا کہ تم نے اپنی بی بی کو کتے طلاق دی اوانہون نے کہا کہ ایک **عن** یونس بن جبیر قال سالت عبد الله بن عمر قال قلت رجل طلق امراته وهي حائض قال تعرف عبد الله بن عمر قلت نعم قال فان عبد الله بن عمر طلق امراته وهي حائض فاتى عمر النبي صلى الله عليه وسلم فساله فقال مره فليراجعها ثم ليطلقها في قبل عدتها قال قلت فيعتد بها قال فمه ارأيت ان عجز واستحمق **ترجمہ** یونس بن جبیر سے روایت ہے اوانہون نے کہا مین نے پوچھا عبد اللہ بن عمر سے اس مسئلہ کو۔ ایک شخص نے اپنی بی بی کو طلاق دیا جبکہ وہ حالت حیض مین تھی ابن عمر نے کہا تو پہچانتا ہی ابن عمر کو مین نے کہا ہان پھر ابن عمر نے کہا تحقیق طلاق دیا عبد اللہ بن عمر نے اپنی بی بی کو اور وہ حیض مین تھی تو عمر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور اس مسئلہ کو پوچھا آپ نے فرمایا کہ اوس سے کہدے کہ اپنی جورو سے رجعت کرے اور پھر اوسکو طلاق دی عدت کی شروع مین (یعنی حیض سے پاک ہوتی ہی) مین نے کہا پہلا طلاق (جو اوس نے حیض مین دیا تھا) شمار مین آویگا ابن عمر نے کہا کیون نہین بھلا اگر وہ رجعت نہ کرتا اور حماقت کرتا تو کیا وہ طلاق محسوب نہ ہوتا = ابی الزبیر انه سمع عبد الرحمن بن ایمن مولی عروة یسال ابن عمر وابو الزبیر یسمع قال کیف ترى في رجل طلق امراته حائضا قال طلق عبد الله بن عمر امراته وهي حائض على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فسال عمر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ان عبد الله بن عمر طلق امراته وهي حائض قال عبد الله فردها علي ولم يرها شيئا وقال اذا طهرت فليطلق او ليمسك قال ابن عمر وقرا النبي صلى الله عليه وسلم يا ايها النبي اذا طلقتم النساء فطلقوهن في قبل عدتهن **ترجمہ** ابو الزبیر نے سنا عبد الرحمن بن ایمن سے انہون نے پوچھا ابن عمر سے اور ابو الزبیر سن رہے تھے کیا کہتے ہو تم اوس شخص مین جو اپنی عورت کو حیض مین طلاق دی انہون نے کہا عبد اللہ بن عمر نے اپنی عورت کو حیض مین طلاق دیا تھا رسول اللہ صلعم کے زمانے مین تو عمر نے رسول اللہ صلعم سے ذکر کیا کہ عبد اللہ نے اپنی عورت کو حیض مین طلاق دیا عبد اللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس عورت کو مجھپر پھیر دیا اور اسکا طلاق کا کچھ اعتبار نہین کیا **ف** یعنے رجعت سے مانع نہ سمجھا بلکہ شروع نہ سمجھا کیونکہ اول حدیثون سے معلوم ہوتا ہی کہ اس طلاق کا اعتبار ہی جیسا کہ بھی یونس بن جبیر کی روایت مین گزرا خطابی نے کہا اہل حدیث کے نزدیک یہ روایت ابو الزبیر کے منکر ہی ابو داؤد نے کہا اور سب حدیثین مخالف ہین ابو الزبیر کی روایت کے **ف** اور فرمایا جب حیض سے پاک ہو تو طلاق دی یا کہہ لیوے **ف** کہا ابو داؤد نے اس حدیث کو ابن عمر سے یونس بن جبیر اور انس بن

سیرین اور سعید بن جبیر اور زید بن اسلم اور ابو الزبیر اور منصور وغیرہم نے نقل کیا سب مین یہ ہی کہ آپ نے رجعت کا حکم کیا پاک ہونیتک پھر بعد پاک ہونیکے اختیار ہی چاہی طلاق دیوے چاہی رکھہ چھوڑی اور زہری کی روایت مین یہ ہی کہ رجعت کرے طہر تک پھر حائضہ ہو پھر پاک ہو پھر اختیار ہی چاہی طلاق دی چاہی رکھہ چھوڑے (تو ایک طہر کو زیادہ بڑہایا اسلیے کہ رجعت طلاق کے واسطے سمجھی نہ جاوی تو ضرور ہی کہ ایک طہر بھر اپنے پاس رکھے) بعضون نے کہا یہ سزا ہی اوس خطا کی کہ اوس نے طلاق دیا حیض کیحالت مین بعضون نے کہا یہ ندبًا اور استحبابًا ہی شاید جورو خاوند راضی ہو جاوین اور طلاق کی نیت جاتی ہی واللہ اعلم **باب** فی نسخ المراجعة بعد التطليقات الثلاث تین طلاق کے بعد پھر رجعت نہین ہو سکتی **عن** مطرف بن عبد اللہ ان عمران بن حصین سئل عن الرجل يطلق امراته ثم يقع بها ولم يشهد على طلاقها ولا على رجعتها فقال طلقت لغير سنة وراجعت لغير سنة اشهد على طلاقها وعلى رجعتها ولا تعد **ترجمہ** مطرف بن عبد اللہ سے روایت ہی عمران بن حصین سے کسینی پوچھا ۔ ایک شخص اپنے عورت کو طلاق دی پھر اوس سے صحبت کری (یعنے رجعت کر لی) اور نہ طلاق دیتے وقت گواہ کیا ہو نہ رجعت کرتے وقت اُنہون نے کہا کہ طلاق بھی تو نے خلاف سنت دیا اور رجعت بھی خلاف سنت کے گواہ کر دی طلاق اور رجعت پر اور پھر اسیاست کر (لیکن طلاق پر گواہ کرنا واجب ہے اہل حدیث کے نزدیک اور کثر علما کے نزدیک مستحب ہے) **عن** ابن عباس والمطلقات يتربصن بانفسهن ثلاثة قروء ولا يحل لهن ان يكتمن ما خلق الله في ارحامهن الاية وذلك ان الرجل كان اذا طلق امراته فهو احق برجعتها وان طلقها ثلاثا فنسخ ذلك وقال الطلاق مرتان **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی یہ جو اللہ جل جلالہ نے فرمایا والمطلقات یتربصن بانفسہن الآیہ طلاق والی عورتین ٹہری ہین تین طہر یا تین حیض تک اور نہیں درست ہی اونکو چھپانا اوس چیز کا جو پیدا کیا اللہ نے اونکے پیٹون مین (حمل کا) اسکا شان نزول یہ ہی جب کوئی شخص طلاق دیتا تہا اپنی عورت کو تو وہ رجعت کا اختیار رکہتا اگرچہ تین طلاق دی چکا ہو پھر یہ حکم منسوخ ہوا اور فرمایا طلاق دو بار ہی بعد اوسکے یا رکہنا ہی یا چھوڑ دینا ہی **باب** فی سنة طلاق العبد غلام کی طلاق کا بیان **عن** ابا حسن مولى بني نوفل اخبره انه استفتى ابن عباس في مملوك كانت تحته مملوكة فطلقها تطليقتين ثم عتقا بعد ذلك هل يصلح له ان يخطبها قال نعم قضى بذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** ابو الحسن نے جو مولے ہی بنی نوفل کا عبد اللہ بن عباس سے پوچھا ایک غلام تہا اوسکے نکاح مین ایک لونڈی تھی غلام نے اوسکو دو طلاق دی پھر دونون آزاد ہو گئی کیا وہ پھر اوس سے نکاح کر سکتا ہے ابن عباس نے کہا ہان رسول اللہ صلعم نے ایسا ہی حکم کیا **ف** کیونکہ جب وہ آزاد ہو گیا تو تین طلاقون کا مالک ہو گیا بعضون کے نزدیک وجہ یہ ہی کہ دو طلاق جو اوس نے ایکبار مین دی تھی صحیح نہین ہوئی درحقیقت ایک ہی طلاق پڑا تہا **عن** عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال طلاق الامة تطليقتان وقرؤها حيضتان **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لونڈی کی طلاق دو ہین اور اوسکی قرء دو حیض ہین دوسری روایت مین وعدتها حيضتان

ہی ابوداؤد نے کہا یہ حدیث مجہول ہی کیونکہ اسکی اسناد مین مظاہر بن اسلم ضعیف ہی) یہ حدیث حنفیہ کی دلیل ہے جو قرء
کو حیض سمجھتے ہین **باب** فی الطلاق قبل النکاح نکاح ہی پہلے طلاق دینا **عن** عبداللہ بن عمرو ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال لا طلاق الا فیما تملک ولا عتق الا فیما تملک ولا بیع الا فیما تملک زاد ابن الصباح
ولا وفاء نذر الا فیما تملک **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طلاق
نہین ہے مگر جسکا تو مالک ہے (یہ ملک نکاح حنفیہ عورت کو طلاق دینا لغو ہی) اور آزاد کرنا نہین ہے مگر جہان ملک ہے (تو پرائے
غلام لونڈی کو آزاد کرنا لغو ہی) اور بیع نہین ہی مگر اپنے ملک مین اور نذر پورا کرنا لازم نہین ہی جب وہ اختیار مین نہ ہو (یعنی
اپنے ملک مین نہ ہو) دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہی من حلف علی معصیۃ فلا یمین لہ ومن حلف علی قطیعۃ
رحم فلا یمین لہ جو شخص قسم کہاوے گناہ کے کام پر تو اسکی قسم نہین اور جو قسم کہاوے ناتا توڑنے کی تو وہ قسم بھی نہین
(یعنی لغو ہی قسم کا لحاظ نکرے اور گناہ نکرے اور ناتا نہ توڑے) **عن** عبداللہ بن عمرو ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی ھذا
الخبر ولا نذر الا فیما ابتغی بہ وجہ اللہ تعالی ذکرہ **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو سے روایت ہی وہی حدیث جو
اوپر گذری اتنا اس مین زیادہ ہے کہ نذر نہین درست ہی مگر وہ کام کی جس سے اللہ جل جلالہ کی رضامندی چاہی جاوے (نہ گناہ اور معصیت)

باب فی الطلاق علی الغلط غصہ کی حالت مین یا زبردستی سے طلاق دینا **عن** محمد بن عبید بن ابی صالح (الغیظ)
الذکوانی کان یسکن ایلیاء قال خرجت مع عدی بن عدی الکندی حتی قدمنا مکۃ فبعثنی الی صفیۃ بنت شیبۃ
وکانت قد حفظت من عائشۃ قالت سمعت عائشۃ تقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
لا طلاق ولا عتاق فی غلاق **ترجمہ** محمد بن عبید بن ابی صالح جو ایلیا مین رہتا تھا (ایلیا ایک موضع تھا شام مین)
روایت کرتا ہی مین نکلا عدی بن عدی کندی کی ساتھ یہانتک کہ ہم لوگ مکے مین پہونچے انہون نے مجھکو صفیہ بنت شیبہ
پاس بھیجا اور صفیہ نے حضرت عائشہ سے سنا تھا وہ کہتی تھین مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتی
تھی نہین طلاق اور نہ عتاق زبردستی سے **ف** یعنی جبر اور زور زبردستی سے کوئی طلاق دیدیوے تو طلاق نہ پڑیگا عتاق
صحیح ہوگا امام مالک اور شافعی اور احمد بن حنبل اور جمہور علما کا بھی مذہب ہی اور ابوحنیفہ کے نزدیک طلاق پڑجاویگا

باب فی الطلاق علی الھزل ہنسی سے طلاق دینا **عن** ابی ھریرۃ از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلاث
جدھن جد وھزلھن جد النکاح والطلاق والرجعۃ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تین چیزین ہین انکو قصد کرے یا ہنسی ہی کرے وہ صحیح ہوجاوین گی۔ ایک نکاح دوسری طلاق تیسری رجعت **ف**
یعنی اگر ہنسی سے بھی ان کاموکو کریگا تو صحیح ہوجاوینگے **باب** نسخ المراجعۃ بعد التطلیقات الثلث تین طلاق
کے بعد رجعت نہ ہونا **عن** ابن عباس قال طلق عبد یزید ابو رکانۃ واخوتہ ام رکانۃ ونکح امراۃ من مزینۃ فجاءت
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت ما یغنی عنی الا کما تغنی ھذہ الشعرۃ لشعرۃ اخذتھا من راسھا فقرنھا یعنی

وبينه فاحدث صلى الله عليه وسلم حمية فدعا بركانة واخوته ثم قال لجلسائه اترون فلانا يشبه
منه كذا وكذا قالوا نعم قال النبي صلى الله عليه وسلم لعبد يزيد طلقها ففعل ثم قال راجع امراتك ام
بركانة واخوته فقال اني طلقتها ثلاثا يا رسول الله قال قد علمت راجعها وتلا يا ايها النبي اذا
النساء فطلقوهن لعدتهن ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہی عبد یزید نے جو رکانہ اور اوسکی بھائیون کا
باپ تہا ام رکانہ (اپنی بی بی) کو طلاق دیدیا اور ایک عورت سی جو مزینہ کے قبیلے مین سی تہی نکاح کیا وہ آنحضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم آئی اور بولی یا رسول اللہ ابو رکانہ میرے کام کا نہین مگر مثل برابر اور ایک بال اوس نے اپنی سر کا پکڑا (یعنی میری
حاجت روائی اوس سے نہین ہوسکتی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنکر گرم ہوئے اور رکانہ اور اوسکی بھائیون کو
بلا بہیجا پھر اپنے لوگون سے فرمایا کیا تم فلان لڑکے کو دیکہتے ہو کیسا مشابہ ہی ابو رکانہ سے لوگون نے کہا ہان (غرض یہ
ہی کہ عبد یزید کی اولاد موجود ہی پھر کیونکر ہوسکتا ہی کہ وہ اس عورت کے بیان کے موافق نامرد ہو) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا طلاق دیدی اس عورت کو اور رجعت کرلی ام رکانہ سے ابو رکانہ (عبد یزید) بولا یا رسول اللہ مین نے اوسکو تین
طلاق دی تہی آپ نے فرمایا مین جانتا ہون تو اوس سے رجعت کرلی اور یہ آیت پڑہی یا ایہا النبی اذا طلقتم النساء فطلقوہن لعدتہن
ف یعنی اگر سنت کے موافق ہر ہر طہر مین ایک ایک طلاق دیوی تو تین طلاق پڑین گی اور جو تین طلاق ایک ہی بار مین دیدے
تو ایک طلاق پڑیگا یہی مذہب ہی ہمارے ایمہ حدیث کا اور یہی صحیح ہی اور ایمہ اربعہ اسکے خلاف مین ہین اون کے نزدیک
تین پڑجاوینگے بدلیل حدیث عمر کے اور وہ موقوف ہی اور ہماری طرف احادیث صحیحہ مرفوعہ موجود ہین ابوداؤد نے کہا ہر
حدیث کو نافع بن عجیر اور عبداللہ بن علی بن یزید بن رکانہ نے اپنی باپ سے روایت کیا انہون نے اپنے دادا سے کہ رکانہ نے
طلاق دیا اپنی عورت کو پھر رسول اللہ صلعم سے وہ عورت اوسکو لوادی اور یہ زیادہ صحیح ہی کیونکہ رکانہ کے گھر والی اس قصے کو خوب جانتے
ہونگے کہ رکانہ نے اپنی بی بی کو تین طلاق دی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو ایک کیا عن مجاہد قال کنت عند ابن عباس فجاء رجل
فقال انہ طلق امراتہ ثلاثا قال فسکت حتی ظننت انہ رادہا الیہا ثم قال ینطلق احدکم فیرکب الحموقۃ ثم یقول یا ابن عباس
یا ابن عباس وان اللہ قال ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا وانک لم تتق اللہ فلم اجد لک مخرجا عصیت ربک وبانت منک امراتک
وان اللہ قال یا ایہا النبی اذا طلقتم النساء فطلقوہن فی قبل عدتہن ترجمہ مجاہد سے روایت ہی مین عبداللہ بن عباس کے پاس تہا اتنے مین ایک شخص
آیا اور کہا مین نے اپنی عورت کو تین طلاق دیدی ایک ہی بار مین عبداللہ بن عباس یہ سنکر چپ ہوگئے یہان تک مین سمجہا شاید اوس عورت کو پہیر لوادینگے اوس مرد کو پہر انہون نے کہا ایک
شخص تم مین سے چلتا ہی اور حماقت پر دلیل لاتا ہی پہر کہتا ہی اے ابن عباس اے ابن عباس (کوئی مخلصی کی تدبیر بتلاؤ) اللہ فرماتا ہی جو اللہ سے ڈریگا تو اسکو کوئی تدبیکلیگی اور تو اللہ سے
نہین ڈرا (جب خلاف سنت کے تین طلاق ایک ہی دفعہ دیدی) اب مین تیرے لیے کوئی تدبیر نہین پاتا تو نافرمانی کی اپنے پروردگار کی اور بگڑ گئی تیری عورت تجہ سے اللہ
فرماتا ہی اے نبی جب تم طلاق دو عورتون کو تو طلاق دو انکو شروع عدت مین یعنی طہر مین لیحمید اور شعبہ امید یوب اور ابن جریج نے ابن عباس سے ایسا ہی نقل کیا ہی اور حماد بن زید نے روایت کیا
ابن عباس سے جب کسی نے اپنی عورت کو انت طالق ثلثا ایک ہی منہ سے کہہ دیا ایک ہی طلاق دیگا عن محمد بن ایاس ان ابن عباس والی البحرین وعبداللہ بن عمرو وابن

ف ای ان کان علی السنۃ

محمد بن ایاس سے روایت ہی ابن عباس اور عبداللہ بن عمرو

ہوا ایک شخص اپنی بیوی کو تین طلاق دیدی مسئلے کہا پھر وہ اوسکو درست نہین جبتک دوسری
خاوند سے نکاح نکرے کہا ابوداؤد سے مالک نے اس حدیث کو روایت کیا معاویہ بن ابی عیاش سے وہ اس قصے مین موجود تھے
جب محمد بن ایاس ابن بکیر اور عاصم بن عمر پاس یہہ مسئلہ پوچھنے آئے انہون نے کہا ابن عباس اور ابوہریرہ پاس جاؤ مین اونکو
حضرت عائشہ پاس چھوڑ آیا ہون آخر حدیث تک ف طاؤس ان رجلا یقال له ابو الصهباء كان كثير السؤال
لابن عباس قال اما علمت ان الرجل كان اذا طلق امراته ثلاثا قبل ان يدخل بها جعلوها واحدة على عهد
رسول الله صلى الله عليه وسلم وابي بكر وصدرا من امارة عمر قال ابن عباس بلى كان الرجل اذا طلق امراته
ثلاثا قبل ان يدخل بها جعلوها واحدة على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وابي بكر وصدرا
من امارة عمر فلما راى الناس قد تتابعوا فيها قال اجيزهن عليهم ترجمہ طاؤس سے روایت ہے ایک شخص ابوالصہبا
نامی بہت مسئلے پوچھتا تھا ابن عباس سے ایکبار اوس نے پوچھا تم تو جانتے ہو کہ جب کوئی شخص اپنی عورت کو تین طلاق دیتا
دخول سے پہلے تو وہ ایک طلاق گنا جاتا رسول اللہ صلعم کے زمانے اور ابوبکر کی زمانی مین اور شروع عمر کے زمانے مین ابن عباس
نے کہا ہان جب کوئی شخص اپنے عورت کو جماع سے پہلے تین طلاق دیدیتا تو وہ ایک ہی طلاق شمار کیا جاتا رسول اللہ صلعم علیہ وسلم اور
ابوبکر اور عمر کے شروع زمانی تک جب عمر نے دیکھا لوگ بہت تین طلاق دیدینگے تو حکم کیا تینون طلاق اونپر نافذ کرینگا ف
مگر یہہ حکم حضرت عمر کا واجب العمل نہین ہوسکتا جب حدیث صحیح ہے رسول اللہ صلعم کے عہد مین تین کا ایک طلاق ہوجانا ثابت ہوتا
ہے اگرچہ قائل اس قول کے قلیل ہین پر وہ لوگ علم مین بہت جلیل ہین اتباع حق سب پر مقدم ہے عن طاؤس ان ابا الصهباء
قال لابن عباس تعلم انما كانت الثلاث تجعل واحدة على عهد النبي صلى الله عليه وسلم وابي بكر وثلاثا
من امارة عمر قال ابن عباس نعم ترجمہ ابوالصہبا نے ابن عباس سے کہا تین طلاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر
اور عمر کی خلافت مین تین سال تک ایک طلاق شمار کیجاتی تھی ابن عباس نے کہا ہان ف روایت کیا اسکو مسلم نے اپنی
صحیح مین اسی پر عمل ہے ایمہ حدیث اور علمای ظاہر کا **باب** فیما عنی به الطلاق والنیات طلاق کنایہ کا بیان
عن علقمة بن وقاص الليثي قال سمعت عمر بن الخطاب يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما الاعمال
بالنية وانما لامرئ ما نوى فمن كانت هجرته الى الله ورسوله فهجرته الى الله ورسوله ومن كانت
هجرته لدنيا يصيبها او امراة يتزوجها فهجرته الى ما هاجر اليه ترجمہ علقمہ بن وقاص لیثی سے روایت ہے
عمر خطاب سے مین نے سنا وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عملون کا اعتبا نیتون سے ہے اور ہر ایک مرد
کیواسطے وہی ہے جو اوس نے نیت کی - یعنے کوئی عمل بدون نیت کے ٹھیک اور ثواب کے لائق نہین سو جسکی ہجرت اللہ اور رسول
کیواسطے ہوئی تو اوسکی ہجرت خدا اور رسول کیواسطے ہوچکی یعنے اوسکا ثواب پاویگا اور جسکی ہجرت دنیا کیواسطے ہوئی کہ اوسکو
پاوی یا کسی عورت کیواسطے کہ اوس سے نکاح کرے تو اوسکی ہجرت اوسیکی طرف ہوئی جسکے واسطے اوس نے ہجرت کی - یعنے دنیا اور

عورت **ف** بعضی روایت مین یون ہی کہ ایک شخص نے ایک عورت کیواسطے جسکا نام قیس نام تہا مدینہ کیطرف ہجرت کی لوگون نے یہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنے ایسی ہجرت کا کچہ ثواب نہین کہ نیت خالص نہین نیت ارادہ اور قصد دلی کا نام ہی زبان سے کہنے کی کچہ حاجت نہین۔ اگر مثلاً نماز کی نیت دل مین کی زبان سے نہ نکلے یا زبان سے خلاف اوسکی نکلی تو کچہ مضائقہ نہین بلکہ زبان سے نماز مین نیت کرنا ہرگز ضرور نہین لیکن اسمین اختلاف ہے کہ زبان سے کہنا درست ہی یا نہین۔ ہرچند ہجرت دین مین نہایت عمدہ عبادت ہی لیکن بدون خالص نیت کے اوسکی بھی حقیقت نہین اسی طرح علم اور درویشی اور ہر قسم کی عبادت کو قیاس کیا چاہیے اگر محض خدا کیواسطے ہی تو سبحان اللہ اور نہین تو اوسکو قالب بے روح سمجھنا چاہیے اور جب نیت پر مدار ٹہرا تو خوش نیتی سے مباحات مین ثواب ہوتا ہی جیسے کہانا اس نیت سے کہ عبادت کی قوت حاصل ہو اور کپڑا پہنا تا کہ نماز درست ہو اپنی جورو سے صحبت کرنا تا کہ نیک اولاد ہو اور حرام کاری سے بچے بلکہ اگر ایک عمل مین کئی طرح نیت کرے تو ہر ایک نیت کا علیحدہ ثواب پاوے مثلاً مسجد مین بیٹہنا ایک عمل ہی لیکن اوس مین کئی طرح کی نیت ہوسکتی ہی ایک تو یہ کہ دوسری نماز کے انتظار کرنا دوسری یہ کہ آنکہہ اور کان کو گناہون سے روکنا تیسری اعتکاف کرنا چوتھی حضرت پر درود اور سلام کرنا پانچوین علم سیکہنا یا غیر کو سکہلانا نیک بات بتلانا بری کام سے روکنا غرض یہ کہ حدیث اخلاص اور عمل اور درستی نیت مین اصل ہی اور بدنیتی اور ریاکاری کی بیخ کنن ہی اسیواسطے محدثین کا معمول ہے کہ حدیث کی کتابون مین اول اسی حدیث کو لکہتے ہین تا کہ حدیث پڑہنیوالون کی سری نیت درست ہو جاوی خدا ہی کیواسطے علم حدیث پڑہین دنیا کا کسیطرح لگاؤ نہ رکہین امام شافعی سے روایت ہی کہ اس حدیث کو دین مین ثلث جگہ دخل ہی عبادات مین اور معاملات مین اور عادات مین سب علماے حدیث اس حدیث کی صحت مین متفق ہین اور بعضے اسکو متواتر کہتے ہین واللہ اعلم **عن** کعب بن مالک فساق قصۃ فی تبوک حتی اذا مضت اربعون من الخمسین اذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتی فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرک ان تعتزل امراتک قال فقلت اطلقها ام ماذا افعل قال لا بل اعتزلها فلا تقربها فقلت لامرئتی الحقی باهلک فکونی عندهم حتی یقضی اللہ سبحانہ فی هذا الامر **ترجمہ** کعب بن مالک سے روایت ہی اونہون نے قصہ تبوک کا بیان کیا جب پچاس مین سے چالیس دن گزر گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب بن مالک اور ہلال بن امیہ وغیرہ کو جو غزوہ تبوک مین ہمراہ نہ گئے تہے یہ منادی کی کہ لوگ اون سے بات نہ کرین پچاس دن تک (تو رسول اللہ صلعم کا رسول آیا اور کہا رسول اللہ تم کو حکم کرتے ہین اپنی عورت سے جدا رہنے کا مین نے کہا کیا مین اوسکو طلاق دیدون یا جو کہو کرون اوسنے کہا نہین صرف اوس سے جدا رہ اور صحبت نہ کر مین نے اوس سے کہدیا تو اپنے میکے مین چلی جا اور وہین رہ جبتک اللہ اس مقدمے کا فیصلہ کرے **ف** اونہون نے اپنی عورت سے کہا الحقی باهلک یہ بھی ایک طلاق کنایہ کے الفاظ مین سے ہے مگر کنایہ سے اوسی صورت مین طلاق پڑیگا جب نیت کرے **باب الخیار** عورت کو اختیار دینا **عن** عائشة قالت خیرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخترناه فلم یعد ذلک شیئا **ترجمہ**

حضرت عائشہ سے روایت ہی ہم کو اختیار دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ہم نے اختیار کیا آپ کو پھر آپنے ہمکو کچھ شمار نکیا یہی طلاق نہ سمجھا اکثر علما کا یہی قول ہی کہ جب خاوند عورت کو اختیار دی اور عورت خاوند ہی کو اختیار کری تو کچھ نہ پڑیگا اور علی اور زید بن ثابت کے نزدیک ایک طلاق پڑجاویگا **باب** فی امرك بیدك امرک بیدک کا بیان **عن** حماد بن زید قال قلت لایوب هل علم احدا قال یقول الحسن فی امرك بیدك قال لا الا شیء حدثنا قتادة عن کثیر مولی ابن سمرة عن ابی سلمة عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم بنحوه قال ایوب فقدمت علینا کثیر فسالته فقال ما حدثت بهذا قط فذکرته لقتادة فقال بلی ولکنه نسی **ترجمہ** حماد بن زید سے روایت ہی میں نے ایوب سے کہا تم جانتے ہو کسیکو جس نے امرک بیدک مین کچھ روایت کیا ہو حسن سے انہون نے کہا نہین مگر روایت کی قتادہ نے کثیر سے انہون نے ابی سلمہ سے انہون نے ابی ہریرہ سے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایوب نے کہا پھر کثیر میرے پاس آئے میں نے ان سے پوچھا انہون نے کہا میں نے یہ حدیث کبھی بیان نہین کی یہ سنکر میں قتادہ سے کہا انہون نے کہا کثیر نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی تھی مگر وہ بھول گیا **باب** امرک بیدک کے معنی مین تیرا کام تیرے ہاتھ مین ہے یعنی جسکو اختیار ہی بعضونکے نزدیک اس مین ایک طلاق پڑتا ہی بعضون کے نزدیک اگر عورت تین طلاق دی تو تین پڑجاوینگی **عن** الحسن فی امرك بیدك قال ثلاث **ترجمہ** حسن نے کہا امرک بیدک مین تین طلاق پڑجاوینگے **باب** فی البتة تین طلاق کا بیان **عن** رکانة بن عبد یزید طلق امراته سهیمة البتة فاخبر النبی صلی الله علیه وسلم بذلك وقال والله ما اردت الا واحدة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم والله ما اردت الا واحدة فقال رکانة والله ما اردت الا واحدة فردها الیه رسول الله صلی الله علیه وسلم فطلقها الثانیة فی زمان عمر والثالثة فی زمان عثمان **ترجمہ** رکانہ عبد یزید کے بیٹے سے روایت ہی اوسنے اپنی جورو کو جسکا نام سہیمہ تھا طلاق بتہ دیا (طلاق بتہ کہتے ہین اوس طلاق کو جسکے بعد ملاپ نہ ہوسکے وہ تین طلاق ہین) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ کی خبر کیا اوسنے کہا خدا کی قسم مجھین ارادہ کیا میں نے مگر ایک طلاق کا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا خدا کی قسم تو نے نہین ارادہ کیا مگر ایک کا رکانہ نے پھر کہا خدا کی قسم نہین ارادہ کیا میں نے مگر ایک کا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی جورو اوسیکو پھیر دا دی رکانہ نے پہر دوسرا طلاق حضرت عمر کی خلافت کیوقت دیا اور تیسرا طلاق حضرت عثمان کی خلافت کیوقت **وف** اس حدیث سے بھی صاف معلوم ہوتا ہی کہ تین طلاق اکیبار دیدی تو ایک ہی طلاق پڑیگا دوسری روایت مین ہی **عن** عبد الله بن علی بن یزید بن رکانة عن ابیه عن جده انه طلق امراته البتة فاتی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ما اردت قال واحدة قال الله قال الله قال هو علی ما اردت رکانہ نے اپنی عورت کو تین طلاق دی پہر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپنے پوچھا تیرا قصد کیا تہا بولا ایک طلاق کا آپنے فرمایا خدا کی قسم تو بولا خدا کی قسم آپنے فرمایا پہر تو ایک ہی طلاق پڑا **باب** فی الوسوسة بالطلاق دل مین طلاق کا خیال آیا تو طلاق نہین پڑیگا **عن** ابی هریرة رفعه الی النبی صلی الله علیه وسلم قال ان الله تجاوز لامتی عما توسوس به صدورها ما لم تعمل به او تتکلم **ترجمہ**

ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ اللہ تعالی نے میری اُمت سی معاف کیا جو خطری اور خیال دلمین آیا کرتے ہین جبتک اوسکو نہ بولی یا اُسپر عمل نکری **ف** یعنی جس بُری کام کا خطرہ دل مین آوی سو معاف ہے اور اگر اوسکو مونہہ سی نکالا یا ویسا کام کیا تو گناہ ثابت ہوا **باب** فی الرجل یقول لامراتہ یا اختی ایک شخص اپنے جورو کو بہن کہکر پکاری ۵ ابی تمیمۃ الہجیمی انہ جاء قال لامراتہ یا اختیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اختک **ترجمہ** ابوتمیمہ ہجیمی سے روایت ہی اُسشخص نے اپنی عورت سی کہا یا اخیہ ای چھوٹی بہن میری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ تیری بہن ہی آپنے اسکو برا جانا اور اس سی منع کیا **ف** اگرچہ اس کہنی سی وہ اوسکی بہن نہ ہوجاوی گی مگر بری بات کا مونہہ سی نکالنا بُرا ہی گو وہ اوسکی دینی بہن ہووے اور شاید مین بھی بہن ہو مثلاً چچا کی بیٹی یا خالہ کی بیٹی ہو **دوسری روایت مین ہی** فنہاہ آپ نے اوسکو اس سے منع کیا **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ابراھیم صلی اللہ علیہ وسلم لم یکذب قط الا ثلاث اثنتان فی ذات اللہ تعالی قولہ انی سقیم وقولہ بل فعلہ کبیرہم ھذا وبینما ھو یسیر فی ارض جبار من الجبابرۃ اذا نزل منزلا فاتی الجبار فقیل لہ انہ نزل ھھنا رجل معہ امراۃ ھی احسن الناس فارسل الیہ فسالہ عنہا فقال انہا اختی فاتی سارۃ فقال لہا ان ھذا سالنی عنک فاخبرتہ انک اختی واللہ لیس الیوم مسلم غیری وغیرک وانک اختی فی کتاب اللہ فلا تکذبینی عندہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام کبھی جھوٹ نہین بولے مگر تین بار دو بار تو خدا کیواسطے ایک نے سقیم اور دوسرے بل فعلہ کبیرہم **ف** حضرت ابراہیم علیہ السلام کسی شہر کے لوگ باہر میلی مین جانے لگی ان سی بھی کہا اُنہون نی بھانہ کیا اور کہا مین بیمار ہون یہ بہانہ بت توڑنی کیواسطے کیا پھر جب وہ لوگ چلے گئے تو اونہون نی سب بتونکو کلہاڑی سی توڑ کر ڈالدیا اور وہ کلہاڑی بڑی بت کے گلے مین لٹکادی جب لوگ آکر پوچھا یہ بتون کو کس نے توڑا ابراہیم بولے بڑی بت نے توڑا اگرچہ یہ دونون قول جھوٹ تھی پر حکمت سے خالی نتھی خدا کی خامندی کیواسطے تھی **ف** اور ایک بار وہ جارہے تھے ایک ظالم بادشاہ کی ملک مین (جو لوگون کی بی بیان چھین لیتا) ایک مقام مین اُتری وہ ظالم آگیا لوگون نی کہا یہان ایک شخص آیا ہی جسکی بی بی بہت حسین ہے اوس ظالم نے ان کی بلانی کو آدمی بھیجا اُنہون نی جاکر کہا وہ میری بہن ہے جب لوٹ کر آئی تو اونہون نے اپنی بی بی سی کہا اس بادشاہ نے مجھہ سے تمہارا حال پوچھا مین نے کہا میری بہن ہے اور آجکی دن دنیا مین سوا میرے اور تمھاری کوئی مسلمان نہین تو تم میری دینی بہن ہو مجھی مت جھٹلانا اوس ظالم کے روبرو **عن** ابن عباس ان امراۃ ثابت بن قیس اختلعت منہ فجعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عدتہا حیضۃ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی ثابت بن قیس کے بی بی نے اپنی میان سی خلع کیا (یعنی کچھ مال دیکر نکاح توڑوا ڈالا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حیض تک اوسکی عدت مقرر فرمائی **عن** ابن عمر قال اختلعت حیضۃ **ترجمہ** ابن سی جو عورت خلع کری اوسکی عدت ایکحیض ہے **باب** فی الظہار ظہار کا بیان **عن** سلمۃ بن صخر قال ابن العلاء ابنا

البیاضی قد کنت امرأ اصیب من النساء ما لا یصیب غیری فلما دخل شهر رمضان خفت ان اصیب من امرأتی شیئا یتتابع بی حتی اصبح فظاهرت منها حتی ینسلخ شهر رمضان فبینا هی تخدمنی ذات لیلة اذا انکشف لی منها شیء فلم البث ان نزوت علیها فلما اصبحت خرجت حتی اتی قومی فاخبرتهم الخبر وقلت امشوا معی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا لا واللہ فانطلقت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرته فقال انت بذاک یا سلمة قلت انا بذاک یا رسول اللہ مرتین وانا صابر لامر اللہ فاحکم فی ما اراک اللہ قال حرر رقبة قلت والذی بعثک بالحق ما املک رقبة غیرها وضربت صفحة رقبتی قال فصم شهرین متتابعین قال وهل اصبت الذی اصبت الا من الصیام قال فاطعم وسقا من تمر بین ستین مسکینا قلت والذی بعثک بالحق لقد بتنا وحشین ما لنا طعام قال فانطلق الی صاحب صدقة بنی زریق فلیدفعها الیک فاطعم ستین مسکینا وسقا من تمر وکل انت وعیالک بقیتها فرجعت الی قومی فقلت وجدت عندکم الضیق وسوء الرای ووجدت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم السعة وحسن الرای وقد امر لی بصدقتکم

زاد ابن العلاء قال ابن ادریس بیاضة بطن من بنی زریق **ترجمہ** سلمہ بن صخر بیاضی کی روایت ہے میں اسقدر عورتوں سے لگا کرتا تھا کہ کوئی نہ لگتا ہوگا (یعنی بہت کثیر الجماع اور صاحب شہوت اور قوی الباہ تھا) جب رمضان کا مہینہ آیا تو مجھ کو ڈر ہوا ایسا نہ ہو اپنی عورت سے کچھ کر بیٹھوں جسکی برائی صبح تک نہ چھوڑی تو میں نے اوس سے ظہار کر لیا (ظہار کہتے ہیں اپنی عورت سے یوں کہنا تو مجھ پر ایسی ہی جیسی میری ماں کی پیٹ) رمضان کے اخیر تک یکرات وہ میری خدمت کر رہی تھی یکایک اوسکا کچھ بدن کھل گیا تو میں نہ رہ سکا اوپر چڑھ بیٹھا جب صبح ہوئی تو اپنی قوم پاس گیا اور اون سے سب حال کہا اور یہ کہا تم چلو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس میرے ساتھ (انہوں نے کہا قسم خدا کی ہم نہیں جاوینگے (انہوں نے مذمت اور مخالفت کے ڈر سے اسکے ساتھ جانی سے انکار کیا) تو میں خود گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور آپ سے سب حال بیان کیا آپ نے فرمایا کیا تو نے یہ کام کیا ہے ای سلمہ میں نے کہا جی ہاں میں نے کیا ہے دوبارہ (میں صابر ہوں اللہ کے حکم پر اب جو کچھ اللہ کا حکم میری حق میں ہو وہ کیجئے آپ نے فرمایا ایک گردن (بردہ) آزاد کر میں نے کہا قسم اوس شخص کے جسنے آپکو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا سوا اپنی گردن کے میں کسی کا مالک نہیں اور میں نے اپنے گردن پر ہاتھ مارا آپنے فرمایا چھا دو مہینے لگتا تار روزے رکھ میں نے کہا یا وقت تو مجھ پر روزوں ہی سوا آئی آپ نے فرمایا چھا ساٹھ صاع کھجور کے ساتھ مسکینوں کو دی میں نے کہا قسم اوس شخص کی جسنے آپکو سچا پیغمبر کر کے بھیجا ہم رات کو دونوں مرد اور عورت بھوکے ہی کہا نا نہ تھا کہ کہا ہاں آپ نے فرمایا اچھا زریق کے صدقہ دینے والی پاس وہ تجھکو کھجوریں دیگا اوس میں سے ساٹھ مسکینوں کو ساٹھ صاع دے اور باقی تو کھا اور تیری بی بی کھاوے تو میں اپنی قوم پاس لوٹ کر آیا) اور کہا میں نے تمھاری پاس تنگی اور برائی صلاح کو پایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس وسعت اور نیک صلاح پایا اور حکم کیا آپ نے میری

(یہ حدیث کہا ابن العلاء نے زیادہ کیا ابن ادریس نے کہا بیاضہ ایک شاخ ہے بنی زریق میں سے) **ف** جمہور علما کے نزدیک ظہار

مین یہ ضرور نہین کہ اپنی ران ہی سے تشبیہ دیوی بلکہ بہن یا خالہ یا اور سی محرم سے عضو سے تشبیہ دیوی تو بھی ظہار ہوجاتا ہی
مگر یہ قیاس ہی اور قیاس ایسے مقام مین قبول کے لائق نہین ہی اور ظہار ایک عود ہوتا ہی جسمین معیاد نہ ہو تو ان بغیر کفارہ
دی جماع نہین کرسکتا اور ایک موقت جیسی اس حدیث مین ہی یہان قبل وقت کے اوس نے جماع کیا اسپر کفارہ لازم ہوا عن
خویلة بنت مالك بن ثعلبة قالت ظاهر مني زوجي اوس بن الصامت فجئت رسول الله صلى الله عليه وسلم
اشكو اليه ورسول الله صلى الله عليه وسلم يجادلني فيه ويقول اتقي الله فانه ابن عمك فما برحت حتى
نزل القرآن قد سمع الله قول التي تجادلك في زوجها الى الفرض فقال يعتق رقبة قالت لا يجد قال يصوم
شهرين متتابعين قالت يا رسول الله انه شيخ كبير ما به من صيام قال فليطعم ستين مسكينا قالت
ما عنده من شيء يتصدق به قال فاتي ساعتئذ بعرق مر قلت يا رسول الله وانا اعينه بعرق
اخر قال قد احسنت اذهبي فاطعمي بها عنه ستين مسكينا وارجعي الى ابن عمك قالت والعرق ستون صاعا
ترجمہ خویلہ بنت مالک سے روایت ہی مجھ سی ظہار کیا میری خاوند اوس بن صامت نے تو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پاس آئے شکایت کرنیکو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سی جھگڑنے لگے میری خاوند کے بارہ مین اور فرمانے لگے ڈر اللہ سے وہ
تیرے چچا کا بیٹا ہی (جاہلیت مین ظہار طلاق ہوتا تہا اسلام مین یہ امر منسوخ ہوگیا) یہانتک کہ وحی اوتری قد سمع اللہ قول
التی تجادلک فی زوجہا سنا اللہ نے اوس عورت کے بات کو جو جھگڑتے تہے تجھسی اپنی خاوند کے بارہ مین (وہ چاہتی تہی کہ
اپنی خاوند پاس رہے اور تو کہتا تہا کہ حرام ہوگئی تو اوسپر) جب آپ نے فرمایا ایک بردہ آزاد کرے خویلہ نے کہا اسکی طاقت نہین
آپنے فرمایا دو مہینے پے در پے روزے رکہے خویلہ نے کہا یا رسول اللہ وہ بڈہا ہی روزے کی طاقت نہین رکہتا آپنے فرمایا ایہا ساٹھ
مسکینونکو کہانا کہلاوے خویلہ نے کہا اوسکے پاس کچہ نہین جو صدقہ دیوی اتنی دیر مین ایک تہیلہ کہجور کا آیا خویلہ نے کہا
یا رسول اللہ ایک تہیلہ کہجور کا مین اوسکو دونگی آپنے فرمایا بہت اچہا جالیجا اور اوسکو طرف سے ساٹھ مسکینونکو کہلا پہر اپنے
چچا کے بیٹے کے پاس رو راوی نی کہا وہ تہیلہ (جسکو عربی مین عرق کہتے ہین ساٹھ صاع کا ہوتا ہی۔ ابو داؤد نی کہا یہ عورت نے
خاوند کیطرف سے کفارہ دیا بغیر اوس سے پوچہے ہوئے ظاہر حدیث سی یہ درست معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم) دوسری روایت مین
والعرق مكتل يسع ثلاثين صاعا عرق ایک پیمانہ ہی جس مین تیس صاع آتے ہین ابو داؤد نی کہا یہ صحیح زیادہ ہی پہلی روایت
سے عن ابی سلمة بن عبد الرحمن قال العرق زنبيل يأخذ خمسة عشر صاعا ترجمہ ابو سلمہ بن عبد الرحمن
نی کہا عرق سے وہ زنبیل مراد ہی جسمین پندرہ صاع کہجور کے آتے ہین عن سليمان بن يسار بهذا الخبر قال فاتى
رسول الله صلى الله عليه وسلم بتمر فاعطاه اياه وهو قريب من خمسة عشر صاعا قال تصدق بهذا قال
فقال يا رسول الله على افقر منى ومن اهلى فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كله انت واهلك ترجمہ سلیمان
بن یسار سے بھی حدیث مروی ہی اوس مین یہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہجورین آئین آپنے اوسکو وہ کہجورین دیدین اور

پندرہ صاع کی قریب ہونگے فرمایا اسکو صدقہ دیدی وہ بولا یارسول اللہ دون لونکون لو دون جو مجھ سے اور میرے گھر کے لوگون سے بھی زیادہ محتاج ہون آپنے فرمایا اچھا تو کھالی ان کھجورونکو اور تیرے گھر والی ف شاید یہ مرخاص ہوا اوس سے چونکہ وہ خود سب سے زیادہ محتاج تھا تو اور کسی کو ایسا کرنا درست نہ ہوگا **عن** اوس سے عبادۃ بن الصامت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعطا خمسۃ عشر صاعا من شعیر اطعام ستین مسکینا **ترجمہ** اوس سے جو بھائی عبادہ بن صامت کا ہے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو پندرہ صاع جو کے دیے ساٹھ مسکینونکے کھانیکو ف ابوداؤد نے کہا یہ حدیث عطا کی اس سے روایت کی اگر عطا کی ملاقات اوس سے ثابت نہین کیونکہ اوس بدری ہے معلوم گیا تھا تو حدیث منقطع ہے **عن** ھشام بن عروۃ ان جمیلۃ کانت تحت اوس بن الصامت وکان رجلا بہ فاذا اشتد بہ ظاھر من امراتہ فانزل اللہ تعالی فیہ کفارۃ الظھار **ترجمہ** ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ جمیلہ اوس بن صامت کے نکاح مین تھی اور اوس ایک دیوانہ آدمی تھا جب اوسکا جنون زیادہ ہوتا تو وہ اپنی عورت سے ظہار کر لیتا اوس وقت اللہ تعالی نے کفارہ ظہار کا اوتارا ف اور فرمایا والذین یظاھرون منکم من نسائھم ما ھن امھاتھم الآیۃ جو لوگ ظہار کرتی ہین اپنی جورون سے وہ اونکی مان نہین ہین **عن** عکرمۃ ان رجلا ظاھر من امراتہ ثم واقعھا قبل ان یکفر فاتی النبی صلے اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فقال ما حملک علی ما صنعت قال رایت بیاض ساقھا فی القمر قال فاعتزلھا حتی تکفر عنک **ترجمہ** عکرمہ سے روایت ہی کہ شخص نے ظہار کیا اپنی عورت سے پھر اوس سے جماع کیا کفارہ دینے سے پہلے بعد اوسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے بیان کیا آپنے پوچھا تو نے ایسا کیون کیا بولا یارسول اللہ مین نے اوسکی پنڈلی کی سفیدی چاندنی مین دیکھی (مجھسے نہ رہا گیا) آپنے فرمایا اب جدا رہ جبتک کفارہ نہ دی ف یعنی پھر دوبارہ ایسا نہ کرو کوئی کفارہ اسکا نہ فرمایا سوا اس کے کہ توبہ اور استغفار کرے **باب** فی الخلع خلع کا بیان **عن** ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما امراۃ سالت زوجھا طلاقا فی غیر ما باس فحرام علیھا رائحۃ الجنۃ **ترجمہ** ثوبان سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت بی ضرورۃ اپنے خاوند سے طلاق مانگے تو اوسپر جنت کی خوشبو حرام ہی یعنی جبکہ مقربون اور محبوبون کو موقف مین جنت کی خوشبو پہونچیگی تو یہ محروم رہین گی **عن** حبیبۃ بنت سھل الانصاریۃ انھا کانت تحت ثابت بن قیس بن الشماس وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج الی الصبح فوجد حبیبۃ بنت سھل عند بابہ فی الغلس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ھذہ فقالت انا حبیبۃ بنت سھل قال ما شانک قالت لا انا ولا ثابت بن قیس لزوجھا فلما جاء ثابت بن قیس قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذہ حبیبۃ بنت سھل وذکرت ما شاء اللہ ان تذکر وقالت حبیبۃ یا رسول اللہ کل ما اعطانی عندی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لثابت بن قیس خذ منھا فاخذ منھا وجلست ھی فی اھلھا **ترجمہ** حبیبہ بنت سہل کی بیٹی انصاریہ سے روایت ہی وہ ثابت بن قیس بن شماس کے نکاح مین تھین ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کو نکلے دیکھا تو حبیبہ بنت سہل آپکے دروازے پر کھڑی ہی اندھیری مین آپنے فرمایا کون ہی یہ وہ بولی مین حبیبہ بنت سہل

ہوں آپ نے فرمایا کیون کیا حال ہے تیرا ولی یا مین نہین ہون ثابت بن قیس اپنے خاوند کو کہا وہ نہین (کیونکہ ثابت بن قیس عنہ فصیلا آدمی تھا اوسنے مارا تھا حبیبہ کو) حبیبہ ثابت بن قیس آیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسسے کہا یہ حبیبہ بنت سہل ہے جو کچھ اللہ کو منظور تھا اس نے مجھ سے بیان کیا حبیبہ نے کہا یا رسول اللہ ثابت نے جو کچھ مجھکو دیا ہے وہ میرے پاس موجود ہے آپ نے ثابت بن قیس سے کہا جو کچھ اس سے تم لو جو کچھ تمنے دیا ہے ثابت نے وہ لیا پھر حبیبہ اپنے لوگون مین بیٹھ رہین ف اور نکاح فسخ ہو گیا کیونکہ خلع سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے یہ اول خلع تھا جو اسلام مین ہوا اور بعضونکے نزدیک خلع سے ایک طلاق پڑجاتا ہے عورت پر اسپر اوسکی عدت اوسکی مثل عدت طلاق کے تین حیض ہین اگر یہ مذہب قوی نہین صحیح یہ ہے کہ خلع فسخ نکاح ہے اور عدت اسکی ایک حیض ہے جیسا اوپر ابن عباس کی روایت مین گزرا **عن** عائشۃ ان حبیبۃ بنت سہل کانت عند ثابت بن قیس ابن شماس فضربھا فکسر بعضھا فاتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد الصبح فرعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثابتا فقال خذ بعض مالھا وفارقھا فقال ویصلح ذلک یا رسول اللہ قال نعم قال فانی اصدقتھا حدیقتین وھما بیدھا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم خذھا وفارقھا ففعل **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ سے مروی ہے کہ حبیبہ بنت سہل ثابت بن قیس بن شماس کے نکاح مین تھین ثابت نے اونکو مارا یہانتک کہ اونکا کوئی عضو ٹوٹ گیا (نسائی اور طبرانی کی روایت مین ہے کہ اونکا ہاتھ ٹوٹ گیا) وہ رسول اللہ صلعم پاس آئین صبح کے بعد آپنے ثابت کو بلایا اور فرمایا کچھ مال لیکر اوسکو چھوڑ دے اوسنے کہا یا رسول اللہ کیا یہ درست ہے آپنے فرمایا ہان بولا یا رسول اللہ مینے اوسکو باغ جو دیئے ہین اوسکے پاس ہین آپ نے فرمایا اونکو لے اور چھوڑ دے ثابت نے ایسا کیا۔ الحمد للہ تمام ہوا پارہ تیرھوان سنن ابی داؤد کے بعون اللہ سنن ابی داؤد شروع ہوتا ہے پارہ چودھوان اوسکی تائید اور اعانت اور توفیق پر بھروسہ کر کے دسمی ذکر کرتا ہون اور خدا سے توفیق

ثم الجزء الثالث عشر ویتلوہ الجزء الرابع عشر ان شاء اللہ تعالی

فہرست پارہ تیرھوان سنن ابی داؤد رح

۴۸۹	جب ولی نکاح کرنے سے انکار کرے	۴۹۲	مہر کا بیان	۵۰۱	اپنی خاوند کو جماع کا حال اوسکی بی بی کہہ دینا
	آیت کا حاصل یہ ہے کہ زور	۴۹۳	مہر کم سے کم کتنا ہو سکتا ہے	۵۱۱	جو شخص کسی عورت کو خاوند سے پھیر کر لے لیوے
	زبردستی سے عورتون کے	۴۹۴	کسی کلام یا آیت کے اوپر نکاح کرنا	۵۱۲	ایک عورت اپنے خاوند سے دیکھی کہ میری سوت کو طلاق دیدی
	وارث میت اور مورث کر کے نکاح کرنے	۴۹۵	ایک شخص نے نکاح کیا اور مہر مقرر	۵۱۳	طلاق کی برائی کا بیان
	اون سے کچھ نہ دیا گو صحبت کر چکا ہو یا خلوت صحیحہ کی ہو		نہین کیا پھر مر گیا		سنت کے موافق طلاق دینے کے
	آخر آیت تک	۴۹۶	نکاح کے خطبہ کا بیان	۵۱۴	تین طلاق کے بعد رجعت پھر نہین ہو سکتی
۴۹۰	نکاح کیوقت لڑکی سے پوچھنا	۴۹۷	بھوٹی نابالغ لڑکیون کا نکاح	۵۰۰	نکاح کے مختلف مسائل کا بیان
	کنواری لڑکی کا نکاح اوسکا باپ	۴۹۸	کسی عورت کے نکاح کی صحبت پہلے شوہر کو کچھ دے	۵۰۱	حائضہ عورت سے مباشرت کرنا
	تشبیہ کا بیان	۴۹۹	دودھ سے کیا کہنا چاہیے	۵۰۸	جو شخص حیض کی حالت مین اپنی جورو کو طلاق دیوے
	کنکھ کا بیان	۴۹۹	آنکھ نکلوا کر عورت سے نکاح کر کے پھر اوسکو چاہے	۵۰۹	خول کا بیان۔ اسکی تفسیر آگے آتی ہے
	قبل بلوغ کے نکاح کر دینا	۵۰۰	عورتون کی باری مقرر کرنے کا بیان	۵۰۹	آدمی اپنی عورت سے جماع کرنیکا حال پوچھے

(۱۹۰) اگر کسی کے بیان مین تین طلاقون کا بیان ہو تو اوسکے ذیل مین یہ بھی لکھ دیا جاتا ہے کہ تین طلاق کے بعد عورت کے نکاح کرنے کا بیان ہے

(۱۹۱) اگر کسی کے بیان مین تین طلاقون کا بیان ہو تو اوسکے ذیل مین یہ بھی لکھ دیا جاتا ہے کہ تین طلاق کے بعد عورت کے نکاح کرنے کا بیان ہے

(۱۹۲) اگر کسی کے بیان مین تین طلاقون کا بیان ہو تو اوسکے ذیل مین یہ بھی لکھ دیا جاتا ہے کہ تین طلاق کے بعد عورت کے نکاح کرنے کا بیان ہے

الجزء الرابع عشر

پارہ چودھوان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب فی المملوکة تعتق وهی تحت حر او عبد

لونڈی غلام یا آزاد کے نکاح مین ہو پھر آزاد ہوجاوی **عن** ابن عباس ان مغیثا کان عبدا فقال یا رسول اللہ اشفع الیها فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بریرة اتقی اللہ فانه زوجك وابو ولدك فقالت یا رسول اللہ تامرنی بذلك قال انما انا شافع فکان دموعه تسیل علی خده فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للعباس الا تعجب من حب مغیث بریرة وبغض بریرة مغیثا **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ مغیث (بریرہ کا خاوند) غلام تہا وہ بولا یارسول اللہ میری سفارش کیجیے بریرہ سے (تاکہ مجھی نہ چہوڑے کیونکہ بریرہ آزاد ہوگئی تہی اور لونڈی جب غلام کے نکاح مین ہو پھر آزاد ہوجاوے تو اسکا اختیار ہوتا ہے نکاح نہ رکہنے یا توڑ ڈالنے کا اور جو آزاد کے نکاح مین ہو تو اختیار نہ ہوگا نزدیک جمہور علما کے اور ابو حنیفہ کے نزدیک ہوگا) آپ نے فرمایا ہی بریرہ ڈر اللہ سے وہ تیرا خاوند ہے تیری بچی کا باپ ہے بریرہ بولی یارسول اللہ کیا آپ مجھے حکم کرتے ہین اس سے ملے رہنے کا آپ نے فرمایا نہین مین سفارش کرتا ہون تو مغیث کی آنسو ماری ہنکے گالون پر بہہ رہے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس سے کہا تمہین تعجب نہین آتا مغیث کی محبت بریرہ کی ساتھ اور بریرہ کی عداوت مغیث کی ساتھ دیکھہ کر **عن** ابن عباس ان زوج بریرة کان عبدا اسود یسمی مغیثا فخیرها یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وامرها ان تعتد **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ بریرہ کا خاوند ایک کالی رنگ کا غلام تہا جسکا نام مغیث تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو اختیار دیا اپنی خاوند کے پاس رہنے کا یا چہوڑ دینے کا (اوس نے چہوڑ دیا) آپ نے اوسکو حکم کیا عدت کرنیکا **عن** عائشة فی قصة بریرة قال کان زوجها عبدا فخیرها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاختارت نفسها ولو کان حرا لم یخیرها **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی بریرہ کی قصے مین اون کا خاوند غلام تہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو اختیار دیا اوس نے اپنے تئین اختیار کیا (خاوند کو اختیار نہ کیا) اگر آزاد ہوتا تو آپ بریرہ کو اختیار نہ دیتے **عن** عائشة ان بریرة خیرها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان زوجها عبدا

حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ بریرہ کو اختیار دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اوسکا خاوند غلام تہا

باب من قال کان حرا

جسنے کہا بریرہ کا خاوند آزاد تہا **عن** عائشة ان زوج بریرة کان حرا حین اعتقت وانها خیرت فقالت ما احب ان اکون معه وان لی کذا وکذا **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی بریرہ کا خاوند آزاد تہا جب بریرہ آزاد ہوئی اور بریرہ کو اختیار دیا گیا وہ بولی مجھے اوسکی ساتہہ رہنا منظور نہین اگرچہ اتنا اتنا مال دے (ابو حنیفہ کی یہی حدیث دلیل ہے مگر حضرت عائشہ سے اسکی خلاف بہی ثابت ہی) **عن** عائشة ان بریرة اعتقت وهی عند مغیث عبد کان لبنی

فخیرها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال لها ان قربك فلا خیار لك **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ بریرہ جب آزاد ہوئی تو مغیث کی نکاح مین تھی اور مغیث غلام تہا ابو احمد کی اولاد کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو اختیار دیا اور فرمایا اگر مغیث نے تجہسے صحبت کرلی تو پھر تجھے اختیار نہی گا **ف** اب حدیث ابن عباس کے اختیار کرنا بہتر ہی جسمین اختلاف نہین **باب** فی المملوکین یعتقان معا هل یخیر امراته جب خاوند اور جورو ایک ساتہہ آزاد کیے جاوین تو عورت کو اختیار نہ ہوگا **عن** عائشة انها اراد ان تعتق مملوکین لها زوج قال فسالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامرها ان تبدا بالرجل قبل المراة **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی انہون نے قصد کیا اپنی غلام لونڈی کے آزاد کرنیکا جو خاوند جورو تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا آپ نے فرمایا پہلے خاوند کو آزاد کرنا (تاکہ عورت کو نکاح کے فسخ کا اختیار نہ ہوجاوی) **باب** اذا اسلم احد الزوجین جب خاوند یا جورو مسلمان ہوجاوی **عن** ابن عباس ان رجلا جاء مسلما علی عهد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم جاءت امراته مسلمة بعده فقال یا رسول اللہ انها قد کانت اسلمت معی فردها علیه **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ ایک شخص مسلمان ہوکر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانی مین بعد اوسکی عورت مسلمان ہوکر آئی مرد نے کہا یا رسول اللہ وہ میری ساتہہ مسلمان ہوئی ہے آپ نے عورت اوسی کو دلوادی **ف** کیونکہ جب ایک ساتہہ مسلمان ہوئی تو نکاح فسخ نہین ہوا **عن** ابن عباس قال اسلمت امراة علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتزوجت فجاء زوجها الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی قد کنت اسلمت وعلمت باسلامی فانتزعها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من زوجها الاخر وردها الی زوجها الاول **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہی ایک عورت مسلمان ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانی مین اور اوس نے نکاح کرلیا (ایک مسلمان سے) بعد اوسکے اوسکا خاوند آیا اور بولا یا رسول اللہ مین بھی مسلمان ہوچکا تہا اور وہ جانتی تھی میرے اسلام کو (باوجود اسکے اوس نے شرارت سے دوسرا نکاح کرلیا) آپ نے اوس عورت کو دوسرے خاوند سے چہین کر پہلے خاوند کو دلادی **ف** جب عورت خاوند سے پہلے مسلمان ہو تو بعضون کے نزدیک اوسی وقت نکاح فسخ ہوجاویگا بعضون کے نزدیک عدت تک انتظار ہوگا بعضون کے نزدیک خاوند سے کہا جاویگا مسلمان ہوا گر ہوگیا تو بہتر ورنہ نکاح فسخ کیا جاویگا **باب** الامة تعتق وهی تحت عبد او حر جب مرد عورت کے بعد مسلمان ہو تو کب تک وہ عورت اوسکو مل سکتی ہی **عن** ابن عباس قال رد رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ابنته زینب علی ابی العاص بالنکاح الاول لم یحدث شیئا قال محمد بن عمرو فی حدیثه بعد ست سنین وقال الحسن بن علی بعد سنتین **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی زینب کو رد کیا ابو العاص پر پہلے نکاح سے کوئی نئی بات نہین کی چہہ برس کے بعد یا دو برس کے بعد یا کئی برس کے بعد **ف** ابو العاص پہلے شوہر کا نام ہی حضرت زینب کے انکی خاوند پہلے کافر تھی بعد کئی سال کے مسلمان ہوکر آنحضرت کے پاس آئے آپ نے اون کی بی بی زینب کو اون سے ملا دیا **باب** فهن اسلم وعنده

نساء الکر مترجم جو شخص مسلمان ہووے اور اوسکی پاس چار سے زیادہ عورتین ہون **عن** الحارث بن قیس الاسدی قال اسلمت
وعندی ثمان نسوۃ فذکرت ذلک للنبی صلے اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلے اللہ علیہ وسلم اختر منھن
اربعا **ترجمہ** حارث بن قیس اسدی سے روایت ہے مین مسلمان ہوا اور میری پاس آٹھ عورتین تھین مین نے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپنے فرمایا چار اون مین سے چن لے (اور باقی کو چھوڑ دی یہ آٹھہ عورتین زمانہ کفر کی نکاح کی ہوئی
تھین یہ ضرور نہین کہ اون سب سے ایک ساتھہ نکاح کیا ہو) **عن** فیروز قالت قلت یارسول اللہ انی اسلمت وتحتی
اختان قال طلق ایتھما شئت **ترجمہ** فیروز نے کہا یارسول اللہ مین مسلمان ہوا ہون اور میری نکاح مین دو بہنین
ہین آپنے فرمایا اون مین سے ایک کو طلاق دیدی **باب** اذا اسلم احد الابوین مع من یکون الولد جب ماں باپ
مسلمان ہو تو اولاد کس کے پاس رہے **عن** رافع بن سنان انہ اسلم وابت امراتہ ان تسلم فاتت النبی صلے اللہ
علیہ وسلم فقالت ابنتی وھی فطیم او شبہہ وقال رافع ابنتی فقال لہ النبی صلے اللہ علیہ وسلم اقعد ناحیۃ و
قال لھا اقعدی ناحیۃ قال واقعد الصبیۃ بینھما ثم قال ادعواھا فمالت الصبیۃ الی امھا فقال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم اللھم اھدھا فمالت الصبیۃ الی ابیھا فاخذھا **ترجمہ** رافع بن سنان سے روایت ہے وہ
مسلمان ہوئے اور اونکی بی بی نے مسلمان ہونیسے انکار کیا وہ رسول اللہ صلعم پاس آئے اور کہا یارسول اللہ میری لڑکی مجھکو
دلایئے اوسکا دودہ چھٹ چکا تہا یا چھٹنے والا تہا اور رافع نے کہا میری لڑکی مجھکو دلایئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رافع سے کہا تو ایک
کونے مین بیٹھہ اور عورت سے کہا تو ایک کونے مین بیٹھہ اور لڑکی کو اون دونون کی بیچ مین بٹھایا بعد اوسکے دونون سے کہا بلاؤ اوس
لڑکی کو وہ لڑکی اپنی ماں کیطرف جھکنے لگی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اوس کو ہدایت کر پھر وہ اپنے باپ کیطرف چلے
آئی باپ نے اوسکو لیلیا **ف** یہ آپکا معجزہ تہا بعضونکے نزدیک اب بھی یہی حکم ہے بعضون کے نزدیک جو مسلمان ہوگا اوسکی
اولاد میگی **باب** فی اللعان لعان کا بیان **عن** سہل بن سعد الساعدی ان عویمر بن اشقر العجلانی جاء الی عاصم بن
عدی فقال لہ یا عاصم ارایت رجلا وجد مع امراتہ رجلا ایقتلہ فتقتلونہ ام کیف یفعل سل لی یا
عاصم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فسال عاصم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکرہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم المسائل وعابھا حتی کبر علی عاصم ما سمع من رسول اللہ فلما رجع عاصم الی اھلہ جاء ہ عویمر
فقال لہ یا عاصم ماذا قال لک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال عاصم لم تاتنی بخیر قد کرہ رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم المسئلۃ التی سالتہ عنھا فقال عویمر واللہ لا انتھی حتی اسالہ عنھا فاقبل عویمر حتی اتی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو وسط الناس فقال یا رسول اللہ ارایت رجلا وجد مع امراتہ رجلا
ایقتلہ فتقتلونہ ام کیف یفعل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد انزل اللہ فیک وفی صاحبتک
قرآن فاذھب فات بھا قال سہل فتلاعنا وانا مع الناس عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما فرغا

قال عویمر کذبت علیها یا رسول اللہ ان امسکتها فطلقها عویمر ثلثا قبل ان یامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال ابن الشهاب فکانت تلک سنة المتلاعنین ترجمہ سہل بن ساعدی سے روایت ہے کہ عویمر بن اشقر عجلانی
عاصم بن عدی پاس آیا اور بولا ای عاصم اگر کوئی شخص اپنی بی بی کے پاس اکیلا دیکھے پھر وہ اوسکو مار ڈالی تو لوگ
اوسکو مار ڈالینگے اگر نہ مارے تو کیا کرے تم یہ مسئلہ میرے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو عاصم نے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے اس سوال کو برا جانا (کیونکہ آپ سوال کو بلا ضرورت مکروہ جانتے ہیں آپ یہہ سمجھے کہ اس
مسئلے کی ضرورت نہیں پھر بغیر ضرورت کے ایسی مکروہ باتوں کا ذکر لانا کیا ضرور ہے) اور معیوب سمجھا عاصم پر یہ امر بہت
گران گزرا (اسوجہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوئے) جب عاصم اپنے گھر میں لوٹ کر آئے تو عویمر اون کے
پاس آیا اور پوچھا ای عاصم کیا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاصم نے کہا کہ بھی تم سے بھلائی مجھکو نہیں ہوئی رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس سوال کو برا جانا جو میں نے آپ سے کیا عویمر نے کہا قسم خدا کی میں تو کبھی باز نہیں آؤنگا جبتک
یہ مسئلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ پوچھوں گا بعد اوسکے عویمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ لوگوں کی بیچ میں
بیٹھے ہوئے تھے (یعنی سب لوگ آپ کے آس پاس تھے آپ بیچ میں تھی) عویمر نے کہا کہ یا رسول اللہ مجھکو خبر دیجیے اُس شخص کے
حکم سے کہ وہ اپنی عورت کے ساتھ کسی اجنبی شخص کو پاوے (جو اوس عورت کا محرم نہ ہو) - تو کیا اوسکو قتل کرے - یعنی کیا
قتل اوسکا جائز ہے مگر مقتول کی وارث اوسکے عوض میں قاتل کو بھی قتل کرینگے یا کیا صورت کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تیری اور تیری عورت کیمقدمہ میں وحی اوتاری گئی ہے تو اپنی عورت کو جاکر بلا لا پھر سہل نے کہا کہ دونوں نے لعان
کیا اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا معہ اور آدمیوں کے جب کہ دونو لعان سے فارغ ہوئی تو عویمر نے کہا یا
رسول اللہ میں نے اُسپر جھوٹ بولا اگر میں اوسکو پھر اپنی پاس رکھوں پھر عویمر نے اوسکو تین طلاق دیے بغیر رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم سے پوچھے ہوئے ابن شہاب نے کہا پھر یہی طریقہ لعان کرنیوالوں کا ہوگیا ف جب مرد اور عورت دونو لعان
سے فارغ ہوں تو قاضی اون دونوں میں تفریق کردی پھر وہ عورت قیامت تک اُس مرد سے نہ مل سکیگی اور اولاد کا نسب
اپنی ماں سے رہیگا اگر مرد اولاد سے بھی انکار کرے عن سهل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العاصم بن عدی لمساء
المراة عندك حتى تلد ترجمہ سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاصم بن عدی سے
کہا تم عورت کو اپنے پاس رکھو جبتک وہ جنی دوسری روایت میں ہے عن سهل بن سعد الساعدی قال حضرت لعانها
عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابن خمس عشرة سنة وساق الحدیث قال فیه ثم خرجت حاملا
فکان الولد یدعی لامه سہل بن سعد ساعدی نے کہا میں اون دونوں کے لعان کیوقت موجود تھا جب میرا سن پندرہ برس
کا تھا بعد اوسکے وہ عورت پیٹ سے نکلی تو لڑکی کو ماں کیطرف نسبت کرکے پکارتی تھی (کیونکہ باپ اوسکا معلوم نہ تھا) عن
سهل بن سعد فی خبر الملاعنین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابصروها فان جاءت به اد عج

العینین عظیم الالیتین فلا ارادة الا قد صدقوان جاءت به احیمر کانه وحرة فلا اراه الا کاذبا
قال فجاءت به علی النعت المکروہ ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہی اسی لعان کی حدیث مین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم نے فرمایا اگر یہ عورت ایسا بچہ لاوی۔ یعنے جنی سیاہ رنگ بہت کالی انکھین ہون اور کولے بڑی ہون تو مین عویمر کو
جھوٹا نہین سمجھا جاونگا اور جو سرخ رنگ گیری کیطرح ہو تو عویمر جھوٹا ہے پھر اوسکا بچہ بری طرح پیدا ہوا عن سہل بن
سعد الساعدی بھذا الخبر قال فکان یدعی یعنی الولد لامة ترجمہ سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہی اسی حدیث
مین پھر اوسکے بچے کو اوسکی مان کیطرف نسبت دیکر پکارتے تھے عن سہل بن سعد فی ھذا الخبر قال فطلقھا ثلاث
تطلیقات عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانفذہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان ما صنع
عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم سنة قال سہل فحضرت ھذا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمضت السنة
بعد فی المتلاعنین ان یفرق بینھما ثم لا یجتمعان ابدا ترجمہ سہل بن سعد اسی حدیث مین روایت ہی عویمر نے
اُس عورت کو تین طلاق دیدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپنے اوسکو جاری کردیا اور جو چیز رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے سامنے کیجاوی وہ سنت ہوتی ہی (تو معلوم ہوا کہ تین طلاق ایک ہے بار دیدی تو تینون پڑجاتے ہین جمہور
علما کا قول ہے مگر یہ استدلال اس حدیث سے نادرست ہی بس یہی کہ لعان سے خود فرقت ہوجاتی ہی اوس کا طلاق دینا بیکار تھا
اسلیے رسول اللہ صلعم چپ ہورہی) سہل نے کہا مین اوسوقت موجود تھا پھر یہی طریقہ ہوگیا لعان کرنیوالون کا کہ اون
مین تفریق کیجاوی گی اور کبھی وہ مل نہ سکینگے عن سہل بن سعد قال مسدد قال شھدت المتلاعنین عند
عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابن خمس عشرة ففرق بینھما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین
تلاعنا وتم حدیث مسدد وقال الاخرون انه شھد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرق بین المتلاعنین فقال
الرجل کذبت علیھا یا رسول اللہ ان امسکتھا لم یقل بعضھم علیھا ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہی مسدد نے
یون نقل کیا سہل بن سعد نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس موجود تھا لعان کیوقت میرا سن پندرہ برس کا تھا آپنے
اون دونون مین تفریق کردی دوسرون نے اسطرح روایت کیا کہ سہل بن سعد موجود تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپنے تفریق
کی لعان کرنیوالون مین جو بولا اگر مین نے اس عورت کو رکھون تو گویا مین نے جھوٹ بولا اوسپر ف مالک اور شافعی کا
قول ہی کہ لعان سے خود بخود فرقت ہوجاتی ہی جب عورت لعان سے فارغ ہو اور بعضون نے کہا جب مرد فارغ ہوا اور ابو حنیفہ
اور ثوری کے نزدیک حاکم کو تفریق کرنا ضرور ہی عن سہل بن سعد فی ھذا الحدیث وکانت حاملا فانکر حملھا
فکان ابنھا یدعی الیھا ثم جرت السنة فی المیراث ان یرثھا وترث منه ما فرض اللہ عز وجل لھا ترجمہ
سہل بن سعد سے روایت ہی اسی حدیث مین وہ عورت حاملہ تھی عویمر نے اوسکے حمل کا اپنے سے انکار کیا پھر اوسکا لڑکا مان کے
نام سے پکارا جاتا بعد اوسکے سنت میراث مین یون جاری ہوئی کہ وہ لڑکا اپنی مان کا وارث ہوگا اور مان اوس لڑکے کی وارث

بعینہ وسمع باذنہ فلم یہجہ حتی اصبح ثم غدا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی
جئتک عشاء فوجدت عندہم رجلا فرایت بعینی وسمعت باذنی فکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم ما جاء بہ واشتدت علیہ فنزلت والذین یرمون ازواجہم ولم یکن لہم شہداء الا انفسہم
فشہادۃ احدہم الایتین کلتیہما فسری عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابشر یا ہلال قد جعل اللہ
عز وجل لک فرجا ومخرجا قال ہلال قد کنت ارجو ذلک من ربی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ارسلوا الیہما فجاءت فقاما علیہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وذکرہما واخبرہما ان عذاب الاخرۃ اشد
من عذاب الدنیا فقال ہلال واللہ لقد صدقت علیہا فقالت کذب فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لاعنوا بینہما فقیل لہلال اشہد فشہد اربع شہادات باللہ انہ لمن الصادقین فلما کانت
الخامسۃ قیل یا ہلال اتق اللہ فان عذاب الدنیا اہون من عذاب الاخرۃ وان ہذہ الموجبۃ التی
توجب علیک العذاب فقال واللہ لا یعذبنی اللہ علیہا کما لم یجلدنی علیہا فشہد الخامسۃ ان لعنۃ
اللہ علیہ ان کان من الکاذبین ثم قیل لہا اشہدی فشہدت اربع شہادات باللہ انہ لمن الکاذبین
فلما کانت الخامسۃ قیل لہا اتق اللہ فان عذاب الدنیا اہون من عذاب الاخرۃ وان ہذہ الموجبۃ التی توجب
علیک العذاب فتلکأت ساعۃ ثم قالت واللہ لا افضح قومی فشہدت الخامسۃ ان غضب اللہ علیہا ان کان
من الصادقین ففرق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینہما وقضی ان لا یدعی ولدہا لاب ولا ترمی ولا یرمی
ولدہا ومن رمی ولدہا فعلیہ الحد وقضی ان لا بیت لہا علیہ ولا قوت من اجل انہما یتفرقان
من غیر طلاق ولا متوفی عنہا وقال ان جاءت بہ اصیہب اریصیح اثیبج خمش الساقین فہو لہلال و
ان جاءت بہ اورق جعدا جمالیا خدلج الساقین سابغ الالیتین فہو الذی رمیت بہ فجاءت بہ اورق جعدا جمالیا خدلج الساقین سابغ الالیتین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولا
الایمان لکان لی ولہا شان قال عکرمۃ فکان بعد ذلک امیرا علی مصر وما یدعی لاب

ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ ہلال بن امیہ ان تین لوگوں میں سے تھے جنکا اللہ نے قصور معاف کیا تھا غزوہ تبوک میں رجب کے لوگ جہاد سے رہ گئی تھے) تو ہلال بن امیہ اپنی زمین میں سے رات کو آئی اپنی بی بی پاس ایکشخص دیکھا اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اپنے کانوں سے سنا ہلال نے اوسکو نہ ڈانٹا نہ دھمکا یا جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میں شام کو اپنے گھر میں گیا تو بی بی کے پاس ایکشخص دیکھا میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور کانوں سے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہلال کا یہ کہنا برا معلوم ہوا ہلال پر یہ امر سخت گزرا تب یہ آیت اوتری والذین یرمون ازواجہم ولم یکن لہم شہداء الا انفسہم فشہادۃ احدہم الآیۃ (جسکے معنے اوپر گزر چکے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سے وحی کی شدت جاتی رہی اپنے فرمایا اے ہلال خوش ہو جا اللہ جل جلالہ نے تیرے واسطے کشایش کے اور رستہ نکالا ہلال نے کہا مجھ بھی اپنے رب سے یہی امید

ی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلا بھیجو اوس عورت کو وہ آئی اپنی اون دونون میان بیوی کو بھی آیت پڑھکر سنائی اور نصیحت کی
ور بیان کیا اون سے کہ اللہ کا عذاب دنیا کی تکلیف سے زیادہ سخت ہی ہلال نے کہا قسم خدا کی مین نے سچ کہا اسعوت کا حال عورت
ن کہا جھوٹھ بولتا ہی آپنے اپنی اصحاب کو حکم فرمایا کہ اون دونون کو لعان کراؤ پہلے ہلال سے کہا گیا گواہیان دو اوسنے چار
واہیان اسطرح دین اللہ کا نام لیکر کہ مین سچ کہتا ہون جب پانچوان بار ہوا تو ہلال سے کہا گیا ای ہلال ڈر اللہ کے عذاب سے کیون
ہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے بہت آسان ہی اور یہی جنیر گواہی ہی جو عذاب کو تیری اوپر واجب کردی گی اگر تو جھوٹھا
ہی) ہلال بولا قسم اللہ کی اللہ کبھی عذاب نہین کریگا مجھکو اوس عورت جیسی اللہ نے کوڑی نہین ماری مجھکو اوسپر تہمت کرنی
سے **ف** یعنی اگر یہ آیت نہ اوترتی تو مجھ پر بعوض اس تہمت کے حد قذف پڑتی مگر اللہ جل جلالہ نے میری سچائی کے باعث
ہی مجھکو کوڑون سی بچایا اسیطرح میری سچائی کے وجہ سی جہنم کے عذاب سے بھی بچاویگا **ف** پہر بعد اوسکے عورت سے کہا گیا اب تو
گواہیان دی اوس نے چار گواہیان دین اللہ کا نام لیکر کہ خاوند میرا جھوٹھ بولتا ہی جب پانچوان بار ہوا لوگون نی اوس سے
کہا دیکھہ ڈر اللہ سے دنیا کا عذاب سہل ہے آخرت کے عذاب سے اور یہی پانچوین گواہی ہے جو اللہ کا عذاب تجھپر واجب کردی گی یہ سنکر اگیا ہت
تک وہ عورت چپ ہو رہی پہر بولی قسم خدا کی مین اپنی قوم کو رسوا نکرونگی اور پانچوین گواہی بھی دیدی کہ اللہ کا غضب مجھپر اوترے
اگر خاوند سچ کہتا ہو بعد اوسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون دونون مین جدائی کردی اور یہ فیصلہ کیا کہ اسکو پیدا ہونے سے
جو لڑکا پیدا ہوگا اوسکو باپ کیطرف نسبت نہ کیجاوی لیکن اس عورت کو زنا کی تہمت نہ لگائی جاوی نہ اس کے لڑکے کو جو اسکو
یا اسکے لڑکے کو زنا کی تہمت لگاوی اوسپر حد قذف پڑیگی اور یہہ بھی فیصلہ کیا کہ خاوند پر اسکو رہنے کیلئے گھر (مکان) یا خرچ
دینا واجب نہین کیونکہ یہہ دونو جدا ہوتے مین بغیر طلاق کے اور وفات کی اور فرمایا اگر لڑکا بھوری بال والا دبلی پتلی سرین والا
چوڑی پیٹ والا باریک پنڈلیون والا پیدا ہو تو ہلال کا نطفہ ہے اور اگر گندمی رنگ گھونگر والا موٹا بھاری پنڈلیون والا
ٹہڈی سرین والا تو اوس شخص کا نطفہ ہی جسکی ساتھہ اوسکو تہمت لگائی گئی (زنا کی) **ف** یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قیافے
کے رو سے فرمایا ان حدیثون سی ثابت ہوتا ہی کہ علم قیافہ ایک بہتر علم ہی مگر اوسکی اوپر کوئی حکم یقین سے نہین کرسکتے اگرچہ ظن غالب
ہوجاتا ہے **ف** پہر اوس عورت کا بچہ گندم گون گھونگر بال والا موٹی پنڈلیون والا بھاری سرین والا پیدا ہوا۔ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر پہلے گواہیان نہ ہوچکی ہوتین تو مین اوس عورت کو کچھ کرتا (یعنی سزا دیتا تاکہ اون کو عبرت ہوتی)
عکرمہ نے کہا یہہ وہ لڑکا امیر ہوگیا مضر کا لیکن باپ کا نام لیکر نہ بلایا جاتا **ف** نووی نے کہا اختلاف ہے کہ آیت لعان ہلال
بن امیہ کے لیے اوتری یا عویمر عجلانی کے لیے جمہور علما کے نزدیک نزول اس آیہ شریفہ کا ہلال کے لیے ہے اور ہلال کا لعان سب سے
پہلے تہا اسلام مین اور بعضون نی کہا شاید دونون کے حقمین اوتری ہو اسطرح کہ وہ دونون اس مسئلہ کو پوچھہ چکی ہون پہر آیت
اُتری واللہ اعلم **عن** سعید بن جبیر یقول سمعت ابن عمر یقول قال رسول اللہ صہ اللہ علیہ وسلم للمتلاعنین
حسابکما علی اللہ احدکما کاذب لا سبیل لک علیہا قال یا رسول اللہ مالی قال لا مال لک ان کنت

صدقت عليها فهو بما استحللت من فرجها وان كنت كذبت عليها فذلك ابعد لك ترجمہ سعید
بن جبیر سے روایت ہی کہ مین ابن عمر سے سنا ہی وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعان کرنیوالونکو تم دونو
کا حساب خدا پر ہے تم دونون مین ایک ضرور جھوٹا ہی مرد سے فرمایا تجھکو اوس عورت پر کچھ قابو نہین - اوس نے کہا یارسول اللہ
میرا مال آپنے فرمایا اگر تو نے اوسپر سچ کہا ہے تو وہ تیرا مال اوسکی بدلی مین گیا کہ تو نے اوسکی شرمگاہ کو اپنے پر حلال کیا اور
اگر تو نے اوسپر جھوٹ باندھا تو وہ مہر بہت مانگنا تیری لیاقت سے بہت بعید ہی ف ایک شخص نے اپنی جورو کو بدکاری کا
عیب لگایا اوس نے انکار کیا دونون نے آپس مین قسم کھائے جھوٹے کو بددعا کرکے جدا ہوگئے تب حضرت نے یہہ حدیث
فرمائی یعنے دونون مین ایک مقرر جھوٹا ہے اگرچہ شرع مین کسی پر جھوٹھ نہ ثابت ہو لیکن قیامت مین خدا حساب کریگا
پھر مرد نے اپنا مال مانگا جو جورو کو دیا تھا حضرت نے فرمایا تجھکو اب اوسکی دیی مال پر قابو اور اختیار نہین اگر تو سچا ہی تو مال
صحبت واریکی بدلے گیا اور اگر عورت سچی ہی تو مال کا لینا آدمیت سے بعید ہے عن سعید بن جبیر قال قلت لابن عمر
رجل قذف امراته قال فرق رسول الله صلى الله عليه وسلم بين اخوي بني العجلان وقال الله يعلم ان احد
كما كاذب فهل منكما تائب يرددها ثلاث مرات فابيا فرق بينهما ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہی مین نے
ابن عمر سے کہا اگر کوئی شخص اپنی عورت کو زنا کی تہمت کرے انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جدا کردیا عجلان کے
بھائی بھین کو (یعنے عویمر اور اوسکے بے بے کو) آپنے فرمایا اللہ جانتا ہے جو کوئی تم مین سے جھوٹا ہے پھر کیا تم مین سے کوئی توبہ
کرتا ہے تین بار آپنے اسیطرح فرمایا مگر مرد اور عورت دونون مین سے کسینے نہ سنا آپنے اون دونون مین جدائی کردی عن
ابن عمر ان رجلا لاعن امراته في زمان رسول الله صلى الله عليه وسلم وانتفى من ولدها ففرق رسول الله
صلى الله عليه وسلم بينهما والحق الولد بالمراة ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ایک
شخص نے لعان کیا اپنی عورت سے اور اوسکے لڑکی کے نسب کو نفی کیا (یعنی یہ کہا کہ یہ لڑکا میرا نہین ہے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جدائی کردی اوسکے اور عورت کے درمیان مین - ابوداؤد نے کہا اس حدیث کو مالک نے فقط روایت کیا) اور ملا دیا لڑکے کو عورت
سے (یعنے اوسکا نسب ف ماں سے رہا ایک روایت مین ہی انکر حملها فكان ابنها يدعى اليها انکار کیا مرد نے اوسکے حمل کا تو لڑکا
ماں کے نام سے بلایا جاتا تھا اذا شك في الولد جب لڑکے مین شک ہو تو کیا حکم ہے عن ابن سيرين قال
جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال ان امراتي جاءت بولد اسود فقال هل لك من ابل
قال نعم قال ما الوانها قال حمر قال فهل فيها من اورق قال ان فيها لورقا قال فانى ترى قال عسى ان
يكون نزعه عرق قال وهذا عسى ان يكون نزعه عرق ترجمہ ابن سیرین سے روایت ہی ایک شخص نے کہا یارسول اللہ
میری عورت نے ایک لڑکا سیاہ رنگ کا جنا ہی آپ نے فرمایا کیا تیری پاس کچھ اونٹ بھی ہین اوسنے کہا کہ ہان پھر آپنے پوچھا
اون اونٹون کا رنگ کیسا ہی وہ بولا سرخ ہے آپنے فرمایا کیا اوس مین کسی رنگ کا بھی اونٹ ہی وہ بولا ہان ہی آپنے فرمایا کدھر کی

زنگ کا اونٹ کہان سے کہا وہ بولا شاید کسی رگ نے یہ رنگ پھیر لیا ہو آپنے فرمایا شاید تیرے لڑکا بھی رنگ کسی رگ نے کھینچ
لیا ہو **ف** یعنے اوسوقت کسی رگ مین سے جسمین سیاہ دیت زیادہ تھی نطفہ پہونچا اور اوسکی وجہ سے لڑکا کالا ہوا تو
ایسے اختلاف سے دلمین شبہہ کرنا لغو ہے **باب التغلیظ فی الانتفاء** لڑکے کی نسب سے انکار کرنا کیسا ہے **عن ابی**
ھریرۃ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول حین نزلت ایۃ الملاعنۃ ایما امراۃ ادخلت علی
قوم من لیس منھم فلیست من اللہ فی شیء ولن یدخلھا اللہ جنتہ وایما رجل جحد ولدہ وھو ینظر الیہ
احتجب اللہ منہ وفضحہ علی رؤس الاولین والاخرین **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سُنا فرماتے تھے جب آیت لعان کے باب مین اوتری جسعورت نے اپنے شوہر کیطرف غیر قوم مین داخل کیا جس قوم مین سے وہ نہین
ہے یعنے عورت نے زنا کرکے بچہ جنا اور اوسکو اپنے خاوند کیطرف نسبت کیا کہ اوسکی اولاد ہے تو وہ عورت اللہ کے رحمت کے چیزون مین
سے کسی چیز مین داخل نہین ہوگی اور اللہ اوس عورت کو ہرگز اپنی جنت مین داخل کریگا اور جو کوئی مرد ایسا ہو کہ اپنی اولاد ہونے
سے انکار کرے جان بوجھ کر یعنے دیدہ و دانستہ اپنی اولاد کو حرام کا بچہ کہتا ہے اوسکو اللہ تعالی کا دیدار نہ ہوگا قیامت کے روز اللہ تعالی
اوسکو تمام جہان کے اگلے پچھلے مخلوق کے روبرو رسوا کریگا **ف** حاصل یہ کہ نہ عورت کو چاہیے کہ حرام کا بچہ کسی غیر سے جنکر اوسکو
اپنے خاوند کیطرف نسبت کرے اور نہ مرد کو چاہیے کہ دیدہ و دانستہ اپنی بچی کا انکار کرے اور عورت پر زنا کی تہمت رکھے **باب**
فی ادعاء ولد الزنا ولد الزنا کو کوئی اپنا لڑکا کہے **عن ابن عباس** انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا مساعاۃ
فی الاسلام من ساعی فی الجاھلیۃ فقد لحق بعصبتہ فمن ادعی ولدا من غیر رشدۃ فلا یرث ولا یورث **ترجمہ**
عبداللہ بن عباس سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام مین خرچی کھانا نہین ہے (جیسے جاہلیت مین
لوگ اپنی لونڈیون کو خرچی پر چلاتے تھے) اور جس نے خرچی کھائی جاہلیت مین پھر اوس عورت کا لڑکا ہوا تو اوسکا نسب اوسکے
مولی سے ملگیا اب جو شخص دعوی کریگا کسے بچے کی نسب کا بغیر نکاح (یا ملک) کے تو وہ بچہ اوسکا وارث ہوگا نہ وہ بچہ اوسکا -
عن عمر بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضی ان کل مستلحق استلحق بعد ابیہ
الذی یدعی الیہ ادعاہ ورثتہ فقضی ان کل من کان من امۃ یملکھا یوم اصابھا فقد لحق بمن استلحقہ
ولیس لہ مما قسم قبلہ من المیراث وما ادرک من میراث لم یقسم فلہ نصیبہ ولا یلحق اذا کان ابوہ الذی
یدعی لہ انکرہ وان کان من امۃ لم یملکھا او من حرۃ عاھرھا فانہ لا یلحق ولا یرث وان کان الذی
یدعی لہ ھو ادعاہ فھو ولد لزنیۃ من حرۃ کان او امۃ **ترجمہ** عمرو ابن شعیب سے روایت ہے اوس نے اپنے باپ سے
نقل کیا اوسنے اپنے دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا یعنے ارادہ حکم فرمانیکا کیا جو لڑکا اپنے باپ کے مرجانے کے بعد
اوس سے ملایا جاوے یعنے اوس باپ سے جسکے نام سے پکارا جاتا ہے اور باپ کے وارث اوسکو ملانا چاہین تو اوسنے یہ فیصلہ کیا کہ اگر وہ لڑکا
لونڈی سے ہے جسکا مالک تھا اوسکا باپ جماع کیوقت تو اوسکا نسب ملانے والے سے ملجاویگا لیکن جو ترکہ اوسکو ملا ہے جانی سے پیشتر تقسیم ہوگیا

اوس مین اوسکا حصہ نہ ہوگا البتہ جو ترکہ تقسیم نہین ہوا اوس مین اوسکا بھی حصہ ہوگا مرحبت باپ سے اوسکا نسب ثابت ہوتا ہے
جاتا ہے اپنی زندگی مین اسکے نسب کا انکار کرتا ہو تو وارثون کے ملانے سے نہین ملیگا۔ اگر وہ لڑکا ایسے لونڈی سے ہو جسکا
مالک اوسکا باپ نہ تہا یا وہ لڑکا آزاد عورت کے پیٹ سے ہو جس سے اوسکے باپنے زنا کی تھی تو اوس کا نسب نہ ملیگا نہ وہ اوسکا
وارث ہوگا اگرچہ اوسکے باپ نے اپنی زندگی مین اوس کا دعوی کیا ہو کہ یہ میرا بچہ ہے کیونکہ وہ ولد الزنا ہے آزاد کے پیٹ سے ہو
یا لونڈی کے پیٹ سے (اور ولد الزنا کا نسب سے ثابت نہین ہو سکتا اگرچہ اوسی کا نطفہ ہو) دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے

وھو ولد الزنا لاھل امہ من کان حرۃ او امۃ وذلک فیما استلحق فی اول الاسلام فاما قسم من مال قبل الاسلام
فقد مضے یعنی وہ لڑکا ولد الزنا اپنی ماں کے لوگون سے ملجاویگا اور یہ حکم اوس مال مین ہے جو اسلام کے شروع مین تقسیم ہوا ہو اور جو اسلام سے پہلے تقسیم
ہو چکا وہ گزر گیا اوسکا کچھ ذکر نہین **باب** فی القافۃ قیافہ جاننے والے کا بیان **عن** عائشۃ قالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال مسدد وابن السرح یوما مسرورا وقال عثمان یعرف السرور وجھہ فقال ای عائشۃ الم تری ان مجززا نظر آنفا الی زید
واسامۃ قد غطیا رؤسھما بقطیفۃ وبدت اقدامھما فقال ان ھذہ الاقدام بعضھا من بعض **ترجمہ** حضرت عائشہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے ایکدن خوش خوش عثمان نے کہا آپ کے روی شریف مین خوشی کی لکیرین معلوم ہوتی تہین آپنے
فرمایا ای عائشہ تمکو خبر نہین مجزز مدلجی (ایک قیافہ شناس کا نام ہے) نے زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کو دیکہا دونون نے اپنا سر چادر سے چہپا لیا تہا اور
پانو کہلے تہے اور کہا یہ پانون ایک سے ایک ملتی ہین تو آپ کو خوشی ہوئی کیونکہ اسامہ کالی تھی اور زید گورے ہوا اہل عرب اون کے صحت نسب مین گفتگو کرتے
تہے قیافہ شناس کے قول سے اونکا خیال رد ہو گیا اسی واسطے ایہ ثلاثہ کے نزدیک قیافہ شناس کا قول معتبر ہے احکام مین **باب** من قال بالقرعۃ اذا
تنازعوا فی الولد جب ایک لڑکے کی کئی مدعی ہون تو قرعہ ڈالا جاوے **عن** زید بن ارقم قال کنت جالسا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجاءہ رجل
من الیمن فقال ان ثلاثۃ نفر من اھل الیمن اتوا علیا یختصمون الیہ فی ولد وقد قعوا علی امراۃ فی طہر واحد فقال لاثنین طیبا
بالولد لھذا فغلیا ثم قال لاثنین طیبا بالولد لھذا فغلیا ثم قال لاثنین طیبا بالولد لھذا فغلیا فقال
انتم شرکاء متشاکسون انی مقرع بینکم فمن قرع فلہ الولد وعلیہ لصاحبیہ ثلثا الدیۃ فاقرع بینھم
فجعلہ لمن قرع فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی بدت اضراسہ او نواجذہ **ترجمہ** زید بن ارقم
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہم بیٹہے ہتے اتنے مین ایک شخص آیا یمن سے اور بولا کہ یمن مین تین آدمی حضرت علی رض
پاس جہگڑتے ہوئے آئے ایک لڑکے مین اور اون تینون نے جماع کیا تہا اوس عورت سے ایک ہی طہر مین آپ نے اون مین سے دو کو
الگ کر کے کہا تم دونون اس لڑکے کو تیسرے شخص کو دیدو انہون نے نہ مانا اور چنچیا پہر اور دونون کو الگ کر کے اسی طرح کہا
انہون نے نہ مانا اور پکارے چلائے حضرت علی نے کہا تم جہگڑنیوالے شریک ہو مین قرعہ ڈالونگا جس کے نام پر قرعہ نکلے وہ لڑکا
لے لے اور اپنے دونو ساتہیون کو ایک ایک تہائی دیت اوا کریگا پہر آپ نے قرعہ ڈالا اور جسکے نام پر قرعہ نکلا لڑکا اوسی کو دلوادیا
یہہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے یہانتک کہ آپکے کچلیان یا داڑہین کہل گئین **عن** زید بن ارقم قال اتی علی رضی اللہ

عنه بثلاثة وهو بالیمن وقعوا علی امراة فی طهر واحد فسالها فقال بعضهم انت بعلها بالبناء الاول
سالهم جمیعا فجعل کلما سال اثنین قال الاقارب بینهم فالحق الولد بالذی صار علیه القرعة وجعل علیه ثلثی
الدیة قال فذکر ذلک للنبی صلی الله علیه وسلم فضحک حتی بدت نواجذه ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہے
حضرت علی پاس تین آدمی آئے یمن میں جنہوں نے ایک عورت سے جماع کیا تھا ایک ہی طہر میں آپنے دو دو کو الگ کر کے پوچھا
کہ تم تینوں کے لیے اس لڑکے کا اقرار کر دا نہوں نے نہ مانا اسی طرح تینوں سے پوچھ لیا (تین بار میں) پھر قرعہ ڈالا جسکو نام پر قرعہ
نکلا لڑکے کو اوس سے دلا دیا اور ایک ایک ثلث دیت اُس سے اون دونوں کو دلوایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنکر ہنسے یہانتک
کہ داڑھیں آپکے کھل گئیں **ف** استحاق کا عمل اسے حدیث پر ہے اور بعضوں کے نزدیک قیافہ شناس کو بلائینگے اوسکے
قول پر فیصلہ کرینگے بعضوں کے نزدیک جوان ہونے تک اوس لڑکے کو چھوڑ دینگے جب جوان ہو جاوی اوسکو اختیار ہے جس سے
چاہے ملحاوی بعضوں کے نزدیک سب سے اوسکا نسب متعلق رہیگا **باب** فی وجوه النکاح التی کان یناکح بها اهل
الجاهلیة جاہلیت کے نکاحوں کا بیان کس کس طرح ہوتے تھے عائشة علی الذی کان فی اهلیة علی اربعة
انحاء فذکر منها نکاح الناس الیوم یخطب الرجل الی الرجل ولیته او ابنته فیصدقها ثم ینکحها و نکاح اخر کان
الرجل یقول لامراته اذا طهرت من طمثها ارسلی الی فلان فاستبضعی منه ویعتزلها زوجها ولا
یمسها ابدا حتی یتبین حمل ذلک الرجل الذی تستبضع منه فاذا تبین حملها اصابها زوجها
اذا احب وانما یفعل ذلک رغبة فی نجابة الولد فکان هذا النکاح یسمی نکاح الاستبضاع ونکاح اخر یجتمع الرهط
دون العشرة فیدخلون علی المراة کلهم یصیبها فاذا حملت ووضعت ولیال بعد ان تضع حملها
ارسلت الیهم فلم یستطع رجل منهم ان یمتنع حتی یجتمعوا عندها فتقول لهم قد عرفتم الذی کان من امرکم
وقد ولدت وهو ابنک یا فلان فتسمی من احبت منهم باسمه فیلحق به ولدها ونکاح رابع یجتمع الناس
الکثیر لا تمتنع ممن جاءها وهن البغایا کن ینصبن علی ابوابهن رایات تکن علما لمن اراد دخل علیها
فاذا حملت فوضعت حملها جمعوا لها ودعوا لهم القافة ثم الحقوا ولدها بالذی یرون فالتاطه و
دعی ابنه لا یمتنع من ذلک فلما بعث الله محمدا صلی الله علیه وسلم هدم نکاح اهل الجاهلیة کله الا نکاح
اهل الاسلام ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ جاہلیت کے زمانے میں نکاح چار طرح
ہوتا تھا۔ ایک تو ایسا ہی جیسے اب لوگ نکاح کرتے ہیں ہوتا ہے ایک مرد دوسرے مرد کی بیٹی یا بہن سے پیام دیتا وہ مہر مقرر کر کے اوس سے
نکاح کر دیتا اور ایک اسطرح ہوتا کہ آدمی اپنی بی بی سے کہتا جب وہ پاک ہو حیض سے فلان شخص کو بلا بھیجیو اور اوس سے جماع کر دا
پھر خاوند اُس سے الگ رہتا کبھی جماع نہ کرتا جبتک اسکو معلوم نہ ہو جاتا کہ یہ حاملہ ہو گئی ہے اُس شخص سے جب معلوم ہو جاتا کہ حاملہ ہو گئی ہے اُس وقت اگر خاوند چاہتا تو اُس
سے جماع کرتا اور یہ اسواسطے کرتے کہ لڑکا عمدہ قوی اور حسین پیدا ہو (تو کسی شریف اور حسین مرد پاس جو خاندانی اور نجیب ہوتا اپنی عورت

کو جانے کی اجازت دیتی تاکہ اوسکا نطفہ حاصل کرین اور اپنے خاندان مین بھی ویسی اولاد ہونے لگے یہ فضل مشرکان عرب کا تھا دوسرا نکاح مرد یا کبوتر کے انڈے لینے سے کم درجہ کا تھا (لاحول ولا قوۃ الا باللہ) اس نکاح کو نکاح الاستبضاع کہتے تھے اور ایک تیسرا نکاح تھا وہ یہ کہ آٹھ دس آدمی ایکعورت کے پاس آیا جایا کرتے ہر ایک اُس سے صحبت کرتا جب وہ حاملہ ہوجاتی اور جنتی تو جننے کے بعد چند روز اون سب کو بلا بھیجتی پھر نہ ہوسکتا کہ کوئی نہ آوے سب آکر اوسکے پاس جمع ہوتے وہ اون سے کہتی تم اپنا اپنا حال جانتے ہو اب مین جنی ہون اور وہ لڑکا تم مین سے فلانی کا ہے جسکا چاہتی نام لے دیتی پھر وہ لڑکا اوسی کا ہوجاتا اور ایک چوتھی قسم کا نکاح وہ تھا کہ بہت سے آدمی ایک عورت پاس آتے جاتے وہ کسی کو نہ روکتی اور ایسی عورتون کو بغایا کہتے تھے یا جمع ہے بغیہ کے وہ عورت جو زانیہ ہو جسکو کچنی اور کسبی اور رنڈی کہتے ہین) اون کے درواذون پر جھنڈی لگی ہوتی تھی جو چاہتا اون کے پاس جاتا جب وہ حاملہ ہوتی اور جنتی تو اوسکی سب آشنا جمع ہوتے اور قیافہ شناسون کو بلاتی بعد اوسکی وہ جسکا لڑکا کہہ دیتے وہ اوس لڑکے کو ملا دیتی وہ کچھ نہ کہہ سکتا جب اللہ جل جلالہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا پیغمبر کرکے بھیجا انہون نے جاہلیت کی نکاحون کو باطل کردیا اور ڈھا دیا اور وہی نکاح رہ گیا جو آج کل اہل اسلام مین مروج ہے (یعنے پہلے قسم کا نکاح جسمین موقوف ہوتا ہے) **باب الولد للفراش** لڑکا اوسی کا ہوگا جسکی بی بی یا لونڈی ہے **عن** عائشۃ اختصم سعد ابی وقاص وعبد بن زمعۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ابن امۃ زمعۃ فقال سعد اوصانی اخی عتبۃ اذا قدمت مکۃ ان انظر الی ابن امۃ زمعۃ فاقبضہ فانہ ابنہ وقال عبد بن زمعۃ اخی ابن امۃ ابی ولد علی فراشہ فرای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شبہا بینا بعتبۃ فقال الولد للفراش وللعاہر الحجر واحتجبی منہ یا سودۃ فرآہ قط حتی لقی اللہ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ نے جھگڑا کیا زمعہ کی لونڈی کے لڑکے مین سعد نے کہا میرے بھائی عتبہ نے مجھکو وصیت کی تھی جب مکے مین آؤن تو اوس لونڈی کے لڑکے کو لیلون کیونکہ وہ میرا لڑکا ہے عبد بن زمعہ نے کہا وہ میرے بھائی کے میرے باپ کے لونڈی سے پیدا ہوا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس لڑکے کو دیکھا تو کھلم کھلا مشابہ تھا عتبہ سے آپنے فرمایا لڑکا فراش کا ہے (یعنے صاحب فراش کا فراش بچھنے کو کہتے ہین عورت مرد کو بچھونا ہے) اور زناکرنیوالی کے لیے پتھر ہین (یعنے اوسکو رجم کرنا چاہیے) اور آپنے فرمایا اے سودہ تو اوس سے چھپا کر (ہرچند کہ قاعدہ شرع کی بموجب وہ زمعہ کا لڑکا کیا گیا تو بھی سودہ بنت زمعہ کا بھائی ہوا مگر چونکہ عتبہ کا نطفہ تھا آپ نے چھپنے کو فرمایا اور عبد بن زمعہ سے کہا وہ تیرا بھائی ہے **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قام رجل فقال یا رسول اللہ ان فلانا ابنی عاہرت بامہ فی الجاہلیۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا دعوۃ فی الاسلام ذہب امر الجاہلیۃ الولد للفراش وللعاہر الحجر **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا یا رسول اللہ فلانا شخص میرا بیٹا ہے مین نے اوسکی ماں سے جاہلیت مین زنا کی تھی آپنے فرمایا اب اسلام مین اوسکا دعوی نہین ہوسکتا جاہلیت کی رسم مٹ گئی اب تو لڑکا صاحب فراش کا ہے اور زنا کرنے والی کیواسطے پتھر ہین **عن**

رباح قال زوجني اهلي امة لهم رومية فوقعت عليها فولدت غلاما اسود مثلي فسميته عبد الله
ثم وقعت عليها فولدت غلاما اسود مثلي فسميته عبيد الله ثم طين لها غلام لاهلي رومي يقال
له يوحنه فراطنها بلسانه فولدت غلاما كأنه وزغة من الوزغات فقلت لها ما هذا فقالت
هذا ليوحنه فرفعنا الى عثمان احسبه قال مهدي قال فسألهما فاعترفا فقال لهما اترضيان
ان اقضي بينكما بقضاء رسول الله صلى الله عليه وسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى ان الولد
للفراش واحسبه قال فجلدهما وجلدها وكانا مملوكين ترجمہ رباح سی روایت ہی میری گھر کے لوگون نے میرا
نکاح اپنی ایک رومیہ لونڈی سے کردیا مین نے اوس سے جماع کیا تو ایک سانولا لڑکا میرا سا پیدا ہوا مین نے اوسکا نام
عبد اللہ رکھا پھر مین نے اوس سے جماع کیا پھر ایک سانولا سا لڑکا میرا سا پیدا ہوا مین نے اوسکا نام عبید اللہ رکھا پھر
اُسکو ایک غلام نے جو میری گھر کے لوگون کا تھا پہچان لیا وہ بھی رومی تھا اوسکا نام یوحنہ تھا اوس نے اپنی زبان مین
اوس سے کچھ باتین کین پھر ایک اور لڑکا پیدا ہوا گویا ایک گرگٹ تھا گرگٹون مین سی (یعنی سرخ تھا رومیون کی رنگ پر) مین
نی کہا یہ کیسا اوس نے کہا یوحنہ کا ہی ہم نی یہ مقدمہ حضرت عثمان پاس پیش کیا اُنہون نے غلام اور لونڈی کو بلاکر پوچھا دونون
نے اقبال کیا تب اُنہون نی کہا تم راضی ہو مین تمھارا اوسطرح فیصلہ کرون جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا
لڑکا صاحب فراش کا ہے ۔ راوی نے کہا میرے گمان ہی پھر حضرت عثمان نی غلام اور لونڈی دونونکو کوڑے مارے **باب**
من احق بالولد لڑکے کی پرورش کا حقدار کون ہی **عن** عبد الله بن عمر ان امراة قالت يا رسول الله ان ابني هذا
كان بطني له وعاء وثديي له سقاء وحجري له حواء وان اباه طلقني واراد ان ينتزعه مني فقال لها
رسول الله صلى الله عليه وسلم انت احق به مالم تنكحي ترجمہ عبد اللہ بن عمر سی روایت ہی ایک عورت آئی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض کیا یارسول اللہ یہ میرا بیٹا ہی میرا پیٹ اوسکا غلاف تھا اور میری چھاتی اوسکو پینے کا برتن
تھی اور میری گود اوسکا گھر تھی اب اسکے باپ نے مجھے طلاق دی ہی اور چاہتا ہی کہ لڑکا مجھ پاس سے لے آپ نے فرمایا تو اوسکی حقدار
ہی جبتک نکاح نکرے کسی اور سے **عن** هلال بن اسامة ازا بامیمونة سئل عمولی من اهل المدينة رجل صدق
قال بينما انا جالس مع ابي هريرة جاءته امراة فارسية معها ابن لها فادعياه وقد طلقها زوجها
فقالت يا ابا هريرة وطئت بالفارسية زوجي يريد ان يذهب بابني فقال ابو هريرة استهما عليه
وطئ بها بذلك فجاء زوجها فقال من يحاقني في ولدي فقال ابو هريرة ۔ اللهم اني لا اقول هذا الا اني
سمعت امراة جاءت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا قاعد عنده فقالت يا رسول الله ان زوجي
يريد ان يذهب بابني وقد سقاني من بير ابي عنبة وقد نفعني فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
استهما عليه فقال زوجها من يحاقني في ولدي فقال النبي صلى الله عليه وسلم هذا ابوك وهذا امك

فخذ بيد ايهما شئت فاخذ بيد ابنة فانطلقت به ترجمہ ہلال بن اسامہ سے روایت ہی کہ ابا میمونہ جسکا نام سلمی تہا اہل مدینہ کا مولے بولا اور وہ سچا آدمی تہا کہ مین ابو ہریرہ رضہ کے ساتہہ بیٹہا ہوا تہا اتنی مین ایک فارسی عورت آئی اوسکے ساتہہ ایک لڑکا تہا عورت چاہتی تھی وہ لڑکا میرے پاس رہے اور اوسکا خاوند چاہتا تہا میرے پاس رہے اور خاوند نے اوسکو طلاق دیدیا تہا وہ بولی ہی ابا ہریرہ فارسی مین گفتگو کی میرا خاوند چاہتا ہی کہ مجہسے میری بیٹی کو لیلے ابو ہریرہ نے کہا وہ تو اوپر قرعہ ڈالو اور فارسے مین اوسکو سمجہا دیا پہر اوسکا خاوند آیا وہ کہنے لگا کون جہگڑتا ہے مجہسے میری لڑکی مین ابو ہریرہ نے کہا یا اللہ مین نہین کہتا یہ مگر اس وجہ سے کہ مین سنتا تہا ایکعورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور مین آپکے پاس بیٹہا تہا بولی یا رسول اللہ میرا خاوند چاہتا ہی کہ میری بیٹی کو مجہسے چہین لے حالانکہ وہ مجہکو پانی پلاتا ہے کنوئین سے ابو عنبہ کے سولاکر اور نفع پہونچاتا ہی مجہکو (یعنی اس عمر کو پہونچا پال پوس کر بڑا کیا اب خاوند چہیننا چاہتا ہی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دونون قرعہ ڈالو اور سیر خاوندنی کہا کون جہگڑتا ہی مجہسے میری لڑکی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی لڑکی سے فرمایا یہ تیرا باپ ہے اور یہ تیری ماں ہی تجھے اختیار ہی جسکا چاہی ہاتہہ پکڑلے اوس نے اپنی ماں کا ہاتہہ پکڑلیا وہ لیکر چلی گئی ف امام شافعی کی یہی حدیث دلیل ہی اونکے نزدیک لڑکے کو اختیار دینا چاہیے جہان اوسکا جی چاہے رہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک جبتک لڑکا کم سن ہے تو ماں کے پاس رہے جب آپ کہانی پینے پہننے استنجا کرنے لگے تو باپ کے پاس رہے عن علی رضی اللہ عنہ قال خرج زید بن حارثة الی مکة فقدم بابنة حمزة فقال جعفر انا اخذتها انا احق بها ابنة عمی وعندی خالتها وانما الخالة ام فقال علی انا احق بها ابنة عمی وعندی ابنة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهی احق بها فقال زید انا احق بها انا خرجت الیها وسافرت وقدمت بها فخیر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر حدیثا قال واما الجاریة فاقضی بها لجعفر تکون مع خالتها وانما الخالة ام ترجمہ حضرت علی رضہ سے روایت ہی زید بن حارثہ مکہ کو گئے وہان سے حضرت حمزہ رضہ کی بیٹی کو لائے جعفر بن ابیطالب نے کہا مین اسکو لونگا مین اسکا حقدار ہون میری چچا کی بیٹی ہی اور میرے پاس اسکی خالہ ہی خالہ مثل ماں کے ہوتی ہی پہر حضرت علی نے کہا مین اس لڑکے کا زیادہ حقدار ہون کیونکہ میری چچا کے بیٹی ہی اور میری پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹی ہی اور وہ اسکے حقدار ہین (کیونکہ اون کی بہن ہی ہے اس لیے کہ حضرت حمزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دودہ بہائی بھی تھے اور پہپہی بھی ہی) زید نے کہا مین اسکا حقدار ہون اسواسطے کہ مین گیا اور سفر کیا اور اسکو لیکر آیا (دوسری یہ کہ زید اور حمزہ کو آنحضرت نے بہائی بنا دیا تہا تو بہائی کی بیٹی ہی) پہر رسول اللہ صلعم نکلے اور فرمایا یہ لڑکی جعفر پاس رہیگی اپنی خالہ کی پرورش مین کیونکہ خالہ مثل ماں کی ہی (تو بعد ماں کے خالہ کو حق ہے) عن عبد الرحمن بن ابی لیلے بهذا الخبر ولیس بتمامه قال وقضی بها لجعفر وقال ان خالتها عنده ترجمہ دوسری روایت مین یہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا کہ لڑکے جعفر کے پاس رہے کیونکہ اون کے نکاح مین اوسکی خالہ ہے (اور خالہ مثل ماں کے ہی) عن علی قال لما خرجنا من مکة تبعتنا ابنة حمزة تنادی یا عم یا عم فتناولها فاخذ بيد فاطمة

دونك بنت عمك حملتها فخصم الخبر قال فقال جعفر ابنة عمي وخالتها تحتي فقضى بها النبي صلى
الله عليه وسلم لخالتها وقال الخالة بمنزلة الام ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے جب ہم مکہ سے نکلے تو ہمارے پیچھے ہو گئے
حمزہ کی بیٹی پکارنے لگی چچا چچا علیؓ نے اوسکو اٹھالیا اور ماتھہ پکڑ کر حضرت فاطمہؓ کو دیا اور کہا لو اپنی چچا کی بیٹی کو حضرت
فاطمہ کو اوسکو اپنی ساتھہ بٹھالیا بعد اوسکی بھی قصہ بیان کیا جعفر نے کہا وہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور اوسکی خالہ میری نکاحین
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ لڑکی خالہ کو دلادی اور فرمایا خالہ مثل ماں کی ہے **باب** فی عدۃ المطلقۃ مطلقہ
کی عدت کا بیان **عن** اسماء بنت یزید بن السکن الانصاریۃ انہا طلقت علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ولم یکن للمطلقۃ عدۃ فانزل اللہ عزوجل حین طلقت اسماء بالعدۃ للطلاق فکانت اول من
انزلت فیہا العدۃ للمطلقات ترجمہ اسماء بنت یزید سے روایت ہے اونکو طلاق دیگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
زمانے مین اوسوقت مطلقہ کی کوئی عدت نہ تھی تب اللہ تعالی نے عدت کی آیت اتاری والمطلقات یتربصن بانفسہن
ثلثۃ قروء یعنی طلاق والیان اپنے تئین روک کہین تین طہر یا تین حیض تک) تو اسماء وہ عورت ہے جسکی شان مین سب سے
پہلے یہہ آیت طلاق کی عدت کی اتری **باب** فی نسخ ما استثنی بہ من عدۃ المطلقات طلاق کی عدت کے
آیت مین سے جو منسوخ ہوا **عن** ابن عباس قال والمطلقات یتربصن بانفسہن ثلثۃ قروء وقال واللائی
یئسن من المحیض من نسائکم ان ارتبتم فعدتہن ثلاثۃ اشہر فنسخ من ذلک وقال وان طلقتموہن من قبل
ان تمسوہن فما لکم علیہن من عدۃ تعتدونہا ترجمہ ابن عباس نے کہا اللہ نے جو فرمایا طلاق والیان روک
رکہین اپنے تئین تین طہر یا تین حیض تک اسمین سے وہ عورتین نکالی گئین جو حیض سے مایوس ہو جاوین فرمایا جو عورتین ناامید
ہون حیض سے اونکی عدت تین مہینے ہین اسیطرح جنکو حیض نہ آیا ہو یا حاملہ ہون تو اونکی عدت وضع حمل ہے) اور وہ بھی
نکالی گئین جنکو قبل جماع کے طلاق دیا جاوی ایسی عورتون کے لیے فرمایا اون پر کچھ عدت نہین ہے **باب** فی المراجعۃ
رجعت کا بیان **عن** عمران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طلق حفصۃ ثم راجعہا ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین حفصہؓ کو طلاق دیا پھر اون سے رجعت کی **باب** فی نفقۃ المبتوتۃ
جس عورت کو تین طلاق دیجاوین اوسکے نفقہ کا بیان **عن** فاطمۃ بنت قیس ان ابا عمرو بن حفص طلقہا البتۃ وہو
غائب فارسل الیہا وکیلہ بشعیر فتسخطتہ فقال واللہ ما لک علینا من شیء فجاءت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک لہ فقال لہا لیس لک علیہ نفقۃ وامرہا ان تعتد فی بیت ام شریک
ثم قال ان تلک امرأۃ یغشاہا اصحابی اعتدی فی بیت ابن ام مکتوم فانہ رجل اعمی تضعین ثیابک واذا
حللت فآذنینی قالت فلما حللت ذکرت لہ ان معاویۃ بن ابی سفیان وابا جہم خطباني فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اما ابو جہم فلا یضع عصاہ عن عاتقہ واما معاویۃ فصعلوک لا مال لہ انکحی اسامۃ

بن زید قالت فکرهته ثم قال الا تحبی اسامة بن زید فتکحته فجعل الله فیه خیرا واغتبطت

ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہی کہ ابو عمرو بن حفص نے اوسکو تین طلاق دیدی اور وہ کہین گئی ہوئے تہے اون کی وکیل نے اوسکو جو بھیجی کہانے کو فاطمہ نے اوسکو ناپسند کیا وہ بولا قسم خدا کی تمہارا کچہ ہم کو دینا نہین آتا فاطمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا بیشک تیرا خرچ اوسپر نہین ہی اور حکم کیا فاطمہ کو عدت کرنیکا ام شریک کے گہر مین پھر آپ نے کہا وہان اکثر صحابہ آیا جایا کرتے ہین تو عبد اللہ بن ام مکتوم کے گہر مین عدت کر کیونکہ وہ اندہا ہی اگر تو کپڑے اوتاریگی تو پردی کی حاجت نہوگی جب تیری عدت پوری ہوجاوی تو مجہہ سے خبر کرنا جب میری عدت پوری ہوئی مین نے آپ سے بیان کیا کہ معاویہ بن ابی سفیان اور ابو جہم نے مجہہ سے پیام دیا ہی نکاح کا حضرت نے فرمایا کہ ابو جہم تو اپنی لاٹھی کندہی سے نہین اوتارتا۔ یعنی بہت مارا کرتا ہی اور معاویہ تو مفلس قلاش ہے کہ اوسکے پاس کچہہ مال نہین تو اسامہ سے نکاح کر ف یہہ حضرت نے فاطمہ بنت قیس سے کہا جب کہ اوسکے خاوند ابو عمرو بن حفص نے اوسکو تین بار طلاق دی تو ابو جہم اور معاویہ بن سفیان نے اوسکو نکاح کا پیغام دیا فاطمہ بنت قیس نے حضرت سے صلاح چاہی کہ مین ابو جہم سے نکاح کرون یا معاویہ سے تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی۔ معلوم ہوا کہ صلاح دینے مین کسیکا عیب بیان کرنا درست ہی کہ مشورہ پوچہنے والا دہوکا نکہاوی یہہ غیبت مین داخل نہین ت مین نے اسامہ کو ناپسند کیا پہر آپ نے فرمایا اسامہ سے نکاح کر مین نے اوس سے نکاح کیا اللہ نے بہت بہتر کیا اور لوگ مجہپر رشک کرنے لگے عن فاطمة بنت قیس ان اباحفص بن المغیرة طلقها ثلاثا وساق الحدیث فیه وان خالد بن الولید ونفرا من بنی مخزوم اتوا النبی صلی الله علیه وسلم فقالوا یا نبی الله ان اباحفص بن المغیرة طلق امراته ثلاثا وانه ترک لها نفقة یسیرة فقال لا نفقة لها وساق الحدیث وحدیث مالک اتم

ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہی کہ ابا حفص بن المغیرہ نے اونکو تین طلاق دی پہر یہی حدیث بیان کی خالد بن الولید اور چند لوگون نے بنی مخزوم مین سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اگر یا رسول اللہ ابا حفص بن المغیرہ نے اپنی بی بی کو تین طلاق دی اور خرچ ذرا سا چہوڑا سا آپ نے فرمایا اوسکو واسطے نفقہ نہین ہے ف امام احمد کے نزدیک مطلقہ ثلاث کو جو حاملہ ہو نہ نفقہ ہے نہ سکنی ہے حدیث سے اور مالک اور شافعی کے نزدیک سکنی ہے مگر نفقہ نہین ہی اور ابو حنیفہ کے نزدیک نفقہ اور سکنی دونون ہی دلیل اون کی حضرت عمر کا قول ہی جو صحابی کے سامنے تہا۔ فاطمة بنت قیس ان اباعمرو ابن حفص المخزومی طلقها ثلاثا وساق الحدیث وخبر خالد بن الولید قال فقال النبی صلی الله علیه وسلم لیست لها نفقة ولا مسکن قال فیه وارسل الیها النبی صلی الله علیه وسلم ان لا تسبقینی بنفسک ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہی ابا حفص مخزومی نے اون کو تین طلاق دی پہر یہی حدیث بیان کی اور خالد بن الولید کا حال بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ اوسکو واسطے نفقہ ہے نہ سکنی (رہنے کیجگہہ) ہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے کہلا بہیجا کہ بن پوچہے مجہسے کسی سے نکاح نہ کر لیجیو ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ مطلقہ ثلاث کو نہ نفقہ ہی نہ سکنی

عن فاطمة بنت قيس قال كنت عند رجل من بني مخزوم فطلقني البتة ثم ساق نحو حديث مالك قال فيه ولا نفقة لك ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہی مین ایک شخص کے پاس تہی بنی مخزوم مین سے اوس نے مجھے طلاق دیا پھر بھی قصہ بیان کیا کچھ بھی حدیث بیان کی آنحضرت صلعم نے فرمایا مت کہو دیکھو اپنی تئین مجھسے رہنے یا نہ رہنے کو چھ مہینہ گذرنے کے بعد بغیر مجھسے پوچھے نکاح کرتے عن فاطمة بنت قيس ان زوجها طلقها ثلاثا ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہی اون کے خاوند نے اونکو تین طلاق دیے تھے عن فاطمة بنت قيس ان زوجها طلقها ثلاثا فلم يجعل لها النبي صلى الله عليه وسلم نفقة ولا سكنى ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہی اون کے خاوند نے اونکو طلاق دیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو خرچ دلایا نہ مکان رہنے کو عن فاطمة بنت قيس انها كانت عند ابي حفص بن المغيرة وان ابا حفص بن المغيرة طلقها آخر ثلاث تطليقات فزعمت انها جاءت رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستفتته في خروجها من بيتها فامرها ان تنتقل الى ابن ام مكتوم الاعمى فابى مروان ان يصدق حديث فاطمة في خروج المطلقة من بيتها قال عروة انكرت عائشة رضي الله عنها على فاطمة بنت قيس ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہی وہ ابا حفص بن المغیرہ کے نکاح مین تھی اونہون نے اونکو تین طلاق مین سے آخری طلاق یعنی تیسرا طلاق دیا فاطمہ نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئی اور آپ سے پوچھا اوس گہر سے نکلنے کو آپ نے فرمایا ابن ام مکتوم اندہی کے گھر مین جاکر رہ مروان بن الحکم نے جب یہ حدیث سنی تو اوس نے انکار کیا کہ تصدیق کرے فاطمہ بنت قیس کی مطلقہ کو گہر سے نکلنے کے باب مین ف مطلقہ کو عدت کے گہر سے نکل کر اور جگہہ رہنا درست نہین مگر جب کوئی سخت ضرورت لاحق ہو مثلاً کرایہ نہ ہو یا مکان گر پڑے یا مالک مکان جبراً نکال دیوے یہان بھی لوگ کہتے ہین کہ ضرورت تھی فاطمہ بنت قیس بدزبان تہین اپنے پہلے گہر مین لوگ انکا رہنا گوارا نہ کرتے تہے عروہ نے کہا حضرت عائشہ نے فاطمہ بنت قیس کے حدیث کا انکار کیا عبيد الله قال ارسل مروان الى فاطمة فسالها فاخبرته انها كانت عند ابي حفص وكان النبي صلى الله عليه وسلم امر علي ابن ابيطالب يعني علي بعض اليمن فخرج معه زوجها فبعث اليها بتطليقة كانت بقيت لها وارعياش بن ابي ربيعة والحرث بن هشام ان ينفقا عليها فقالا والله ما لها نفقة الا ان تكون حاملا فاتت النبي صلى الله عليه وسلم فقال لا نفقة لك الا ان تكوني حاملا واستاذنته في الانتقال فاذن له فقالت اين اترى يا رسول الله قال عند ابن ام مكتوم وكان اعمى تضع ثيابها عنده ولا يبصرها فلم تزل هناك حتى مضت عدتها فانكحها النبي صلى الله عليه وسلم اسامة فرجع قبيصة الى مروان فاخبره بذلك فقال مروان لم نسمع هذا الحديث الا من امراة فسناخذ بالعصمة التي وجدنا الناس عليها فقالت فاطمة حين بلغها ذلك بيني وبينكم كتاب الله قال الله تعالى فطلقوهن لعدتهن حتى قال ادرى لعل الله يحدث بعد ذلك

امر اقالت فای امر یحدث بعد ذلک امر اقالت فای امر یحدث بعد الثلاث ترجمہ عبید اللہ روایت
ہی کہ مروان نے فاطمہ پاس کسیکو بھیجا یہ پوچھنی کو اوسنے بیان کیا کہ مین ابوحفص کے نکاحمین تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نی علی بن ابیطالب کو امیر بنا کر مین بھیجا تھا اونھی کی ساتھہ میرا خاوند بھی گیا تہا اوسنے ایک طلاق جو باقی رہ گیا تہا تین مین
مجھکو کھلا بھیجا اور حکم کیا عیاش بن ابی ربیعہ اور حارث بن ہشام کو خرچ دینے کا میرا یوسطے اون دونون نے کہا قسم خدا کی اوس کے
واسطے خرچ نہین ہے البتہ اگر حاملہ ہوتے تو اوسکو خرچ ملتا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئی اور آپسے بیان کیا آپنے
فرمایا بیشک تیرا یوسطے خرچ نہین ہے مگر یہہ کہ تو پیٹ سے ہوتے اور مین نے آپ سے اجازت چاہی اوس مکان سے اوٹھنے کی آپنے اجازت
دی تو مین نے پوچھا کہان رہون یارسول اللہ آپنے فرمایا عبداللہ بن ام مکتوم پاس وہ اندہا ہی فاطمہ کہتی ہے اپنے اوتار ڈالی
اوسکو دکھائی نہ دیتا پھر مین رہے عدت گزرنے تک بعد اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکا نکاح اسامہ سے کردیا قبیصہ نے
لوٹ کر یہ حال مروان سے کہا مروان نے کہا ہم نے اس حدیث کو نہین سنا مگر ایکعورت کے منہ سے تو ہم اوسی کے پیروی کرینگے
جسپر لوگ ہون گے فاطمہ بنت قیس کو جب اسکی خبر پہونچی اوسنے کہا ہمارے تمہارے بیچمین اللہ کے کتاب ہی اللہ جل جلالہ فرماتا ہی
یاایھا النبی اذا طلقتم النساء الآیۃ جب تم طلاق دو عورتون کو تو طلاق دو عدت کی شروع ہوتی ہی یعنے طہر مین اور
شمار کرو عدت کو اور ڈرو اللہ سے اور مت نکالو اونکو اپنے گھرون سے نہ وہ نکلین مگر یہہ کہ صریح بیحیائی کا کام کرین یہ اللہ کے حدین
ہین جو اللہ کے حدون سے بڑہ جاوی اوسنے اپنی جان پر ظلم کیا وہ نہین جانتا اللہ بعد اسکے شاید کوئی نئی بات نکالی یعنے
خاوند کا دل پھر جاوی اور طلاق سے رجعت کرلی تو تین طلاق کے بعد کیا نئی بات ہوگی پس معلوم ہوا کہ گھر سے نہ نکالنا اور
نہ نکلنا ایک یا دو طلاق کے بعد ہے عن الزھری ان قبیصۃ بنت ذویب حدثہ یعنی دل علی خبر عبید اللہ بن
عبد اللہ حین قال فرجع قبیصۃ الی مروان فاخبرہ بذلک ترجمہ زہری نے قبیصہ بن ذویب سے ایسا ہی نقل
کیا جیسے عبید اللہ کی حدیث اوپر گزری بعد اوسکے قبیصہ مروان بن الحکم پاس آئے اور اوس سے بیان کیا جو فاطمہ بنت قیس نے
کہا باب من انکر ذلک علی فاطمۃ جس نے فاطمہ بنت قیس کے حدیث کو نہ مانا عن ابی اسحاق قال کنت فی المسجد
الجامع مع الاسود فقال اتت فاطمۃ بنت قیس عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فقال ما کنا لندع کتاب
ربنا وسنۃ نبینا صلی اللہ علیہ وسلم لقول امراۃ لا ندری احفظت ام لا ترجمہ ابو اسحاق سے روایت ہی
مین جامع مسجد مین اسود کے ساتھہ بیٹھا تہا انہون نے فاطمہ بنت قیس حضرت عمر بن الخطاب رضہ کے پاس گئی اور یہی حدیث بیان
کی حضرت عمر نے کہا ہم ایسے نہین جو اللہ کی کتاب کو اور اپنی پیغمبر کی سنت کو ایکعورت کے کہنے سے چہوڑدین معلوم نہین اس
عورت کو یاد رہا یا نہ رہا (کتاب اللہ سے مراد وہی آیت ہی جو اوپر گزری اور سنت سے مراد وہ حدیث ہی جسکو عمر نے روایت کیا کہ مین
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا مطلقہ ثلاث کو سکنی اور نفقہ ملیگا۔ مگر یہہ روایت محفوظ نہین ہی) عن عروۃ قال
لقد عابت ذلک عائشۃ رضی اللہ عنہا اشد العیب یعنے حدیث فاطمۃ بنت قیس وقالت ان فاطمۃ کانت

فی مکان وحش فخیف علی ناحیتها فذالک ارخص لها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ عروہ سے روایت ہے ام المومنین عائشہ رض فاطمہ بنت قیس کی حدیث پر بہت اعتراض کرتے تھے اور کہتی تھیں کہ فاطمہ کو جو اوس گھر سے اوٹھنی کی اجازت ہوئی تو اسوجہ سے کہ وہ ایک ڈھنڈار کھنڈر مکان مین تھین وہان ڈر معلوم ہوتا تھا اسواسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو اوٹھنی کی اجازت دی عن عروۃ بن الزبیر انہ قیل لعائشۃ الم ترای الی قول فاطمۃ قالت اما انہ لا خیر لہا فی ذالک ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہے لوگون نے حضرت عائشہ رض سے کہا آپ نہین دیکھتین فاطمہ بنت قیس کی حدیث کو انہون نے کہا یہ بات اوسکی اچھی نہین کہ لوگون کو اسطرح حدیث بیان کری جس سے مغالطہ ہو) عن سلیمان بن یسار فی خروج فاطمۃ قال انما کان ذلک من سوء الخلق ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ فاطمہ اوس گھر سے اس لیے نکلین کہ بدزبان تھین عن القاسم بن محمد سلیمان بن یسار انہ سمعہما یذکران ان یحیی بن سعید بن العاص طلق بنت عبد الرحمن بن الحکم البتۃ فانتقلہا عبد الرحمن فارسلت عائشۃ رضی اللہ عنہا الی مروان بن الحکم وھو امیر المدینۃ فقالت لہ اتق اللہ وارددالمراۃ الی بیتہا فقال مروان فی حدیث سلیمان ان عبد الرحمن غلبنی وقال مروان فی حدیث القاسم او ما بلغک شان فاطمۃ بنت قیس فقالت عائشۃ لا یضرک ان لا تذکر حدیث فاطمۃ فقال مروان ان کان بک الشر فحسبک ما کان بین ھذین من الشر ترجمہ قاسم بن محمد اور سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ یحیی بن سعید بن عاص نے تین طلاق دیے عبد الرحمن بن حکم کی بیٹی کو (مروان کی بہتیجی کو) عبد الرحمن نے اوس گھر سے اپنی بیٹی کو اوٹھا لیا حضرت عائشہ نے ایک آدمی کو مروان بن حکم پاس بھیجا اور وہ اون دونون حاکم تھا مدینے کا اور کہلا بھیجا کہ اللہ سے ڈر اور عورت کو اپنے پہلے مکان بھیجدی (کیونکہ عدت کے مکان سے عدت ختم ہوئی تک اوٹھنا نہ چاہیے) تو ایک روایت مین ہے مروان نے جواب دیا کہ عبد الرحمن نے مجھکو مجبور کردیا دوسری روایت مین ہے مروان نے کہا کیا آپ کو حدیث فاطمہ بنت قیس کی نہین پہونچی (اونکو حضرت ۲ نے گھر بدلنی کی اجازت دی) حضرت عائشہ نے کہا اگر تو فاطمہ کی حدیث بیان نہ کرتا تو کیا نقصان تھا (یعنے وہان تو ایک مجبوری تھی اسوجہ سے آپ نے اوٹھنی کی اجازت دی) مروان نے کہا اگر تم بھی کہو کہ وہان شر کا خوف تھا تو یہان بھی وہی شر ہے بچو مین اور اون کی بی بی مین (پھر مکان کا بدلنا کیا مضایقہ ہے) عن میمون بن مہران قال قدمت المدینۃ فدخلت الی سعید بن المسیب فقلت فاطمۃ بنت قیس طلقت فخرجت من بیتہا فقال سعید تلک امراۃ فتنت الناس انہا کانت لسنۃ فوضعت علی یدی ابن ام مکتوم ترجمہ میمون بن مہران سے روایت ہے مین مدینے مین آیا تو سعید بن المسیب پاس گیا اور کہا فاطمہ بنت قیس کو طلاق دیا گیا تھا اور وہ اپنے گھر سے نکل گئی تھی سعید نے کہا فاطمہ بنت قیس ایکعورت ہے جسنے لوگون کو فتنے مین ڈال دیا اصل حقیقت یہ ہے کہ وہ بدزبان تھی تو عبد اللہ بن ام مکتوم کے گھر مین رکھی گئی (اسواسطے پہلے گھر سے اوٹھا لی گئی)

باب فی البتۃ تخرج بالنہار جس عورت کو تین طلاق دیے جاوین وہ دن کو نکلا کری عن جابر قال طلقت خالتی

ثلاثا فخرجت تجد نخلا لها فلقيها رجل فرماها فاتت النبي صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك له فقال
لها اخرجي فجدي نخلك لعلك ان تصدقي منه او تفعلي خيرا ترجمہ جابر سے روایت ہے میری خالہ کو تین طلاق دیے
گیے وہ اپنی کھجور کاٹنے نکلے راستے مین ایکشخص بولا اوس نے منع کیا نکلنے کو وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے
پوچھا آپ نے کہا نکلا کر اور اپنی کھجورین کاٹا کر شاید تو اوس مین سے صدقہ دیوے یا اور کوئی نیک کام کرے مگر کام سے فراغت
کرکے رات کو گھر مین آکر رہے **باب** نسخ متاع للمتوفی عنہا بما فرض لها من المیراث جس عورت کا خاوند مرجاوے
اوسکو الیسال کا خرچ دینا منسوخ ہوگیا میراث کی آیت سے **عن** ابن عباس والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا
وصیۃ لازواجهم متاعا الی الحول غیر اخراج فنسخ ذلك بایة المیراث بما فرض لهن من الربع والثمن
ونسخ اجل الحول بان جعل اجلها اربعة اشهر وعشرا ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے اللہ جل جلالہ نے فرمایا
والذین یتوفون منکم الآیۃ جو لوگ تم مین سے مرنے لگین اور بی بیان چھوڑ جاوین تو الیسال کے خرچ کی اون کی لیے وصیت کرین
اور نہ نکالنی کے یہ آیت منسوخ ہوگئی میراث کی آیت سے جب خاوند کی اولاد ہو تو اون کو ثمن ملیگا جب اولاد نہ ہو تو ربع ملیگا اور
ایکسال تک نہ نکلنا منسوخ ہوگیا دوسری آیت سے جسمین اون کی عدت چار مہینے اور دس دن اللہ جل جلالہ نے مقرر کی **باب**
احداد المتوفی عنہا زوجها جس عورت کا خاوند مرجاوے اوسکی عدت کا بیان **عن** زینب دخلت علی ام حبیبة
حین توفی ابوها ابو سفیان فدعت بطیب فیه صفرة خلوق او غیره فدهنت منه جاریة ثم مست
بعارضیها ثم قالت والله مالی بالطیب من حاجة غیر انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا یحل
لامراة تومن بالله والیوم الاخر ان تحد علی میت فوق ثلاث لیال الا علی زوج اربعة اشهر وعشرا قالت زینب
بنت جحش حین توفی اخوها فدعت بطیب فمست منه ثم قالت والله مالی بالطیب من حاجة غیر انی سمعت
رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول وهو علی المنبر لا یحل لامراة تومن بالله والیوم الاخر ان تحد علی
میت فوق ثلاث لیال الا علی زوج اربعة اشهر وعشرا قالت زینب وسمعت ام سلمة تقول جاءت امراة
الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالت یا رسول الله ان ابنتی توفی عنها زوجها وقد اشتکت عینها
أفنکحلها فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا مرتین او ثلاثا کل ذلك یقول لا ثم قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم انما هی اربعة اشهر وعشر وقد کانت احداکن فی الجاهلیة ترمی بالبعرة علی راس الحول قال حمید
فقالت زینب کانت المراة اذا توفی عنها زوجها دخلت حفشا ولبست شر ثیابها ولم تمس طیبا ولا
شیئا حتی تمر بها سنة ثم تؤتی بدابة حمار او شاة او طائر فتفتض به فلما تفتض بشیء الا مات ثم
تخرج فتعطی بعرة فترمی بها ثم تراجع بعد ما شاءت من طیب او غیره ترجمہ زینب بنت ابی سلمہ سے روایت ہے جس
ام حبیبہ پاس گئی جب اون کے باپ ابوسفیان کی گئی اونہون نے خوشبو منگا کر ایک لڑکی کو لگائی پھر اپنی گالون پر لگائی اور کہا مجھکو قسم خدا

کے خوشبو کی حاجت نہین مگر مینے سنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تھے حلال نہین اوس عورت کو جو خدا اور قیامت
کو مانتی ہو کہ تین دن سے زیادہ کسی مردی کے غم مین سوگ کری اور اپنا سنگار چھوڑدی مگر اپنے خاوند کے موت پر چار مہینے اور
دس دن سوگ کری پھر زینب نے کہا مین زینب بنت جحش پاس گئی جب اون کی بہای مرگئی (عبید اللہ بن جحش) انہون نے
خوشبو منگا کر لگائی بعد اوسکے کہا قسم خدا کی مجھے خوشبو کی احتیاج نہین ہی مگر مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
آپ فرماتی تھے منبر پر پہین درست ہی اوس عورت کو جو ایمان لاوی اللہ پر اور پچھلے دن پر سوگ کرنا کسی دی پر تین دن سے زیادہ مگر
خاوند پر چار مہینے دس دن تک کہا زینب نے مین نے اپنی ماں ام سلمہ سے سنا وہ کہتی تہین ایکعورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
آئی اور بولی یا رسول اللہ میری بیٹی کا خاوند مرگیا اور اوسکی آنکھین دکھتی ہین کیا سرمہ لگاوین آپنے فرمایا نہین دو بار فرمایا یا تین
بار فرمایا ہر بار بھی کہا کہ نہین یعنی سرمہ لگانیکی اجازت نہ دی مگر دوسری حدیث مین اجازت ہی رات کو لگالی دن کو پونچھ ڈالی
اور فرمایا کہ اب تو مدت صرف چار مہینے دس دن ہین اور جاہلیت مین تم مین سے ایکسال پورے پر مینگنی پھینکتی حمید راوی نے کہا مین
نی زینب سے پوچھا مینگنی پھینکنی سے کیا مراد ہی اونہون نی کہا جاہلیت کے زمانی مین جب عورت کا خاوند مرجاتا تو ایک گھوسلی مین
گھس جاتے اور بری (پھٹے پرانے گلے کپڑے) کپڑے پہن لیتی نہ خوشبو لگاتی نہ کچھ یہانتک کہ ایکسال پورا ہوتا پھر ایک جانور لایا جاتا
گدھا یا بکری یا پرندہ اوسکو اپنے بدن سے ملتی کم ایسا ہوتا کہ وہ جانور زندہ رہتا بلکہ اکثر مرجاتا بعد اوسکے ایک مینگنی اوسکو دیتی وہ
اوسکو پھینکتی پھر عدت سے باہر آتی اب جو چاہی خوشبو وغیرہ لگاتی **ف** یعنی جاہلیت مین ایسے ایسے سخت تکلیفین اوٹھاتی تہین
میعاد بھی بہت تھی پھر جب کیونکر صبر کرتین تہین۔ اب تو کوئی تکلیف نہین رہی میعاد بھی بہت کم ہوگئی چار مہینے دس دن رہگئے
وہ جانور مرجاتا تہا اس لیے کہ بہت زور سی ملا جاتا ہوگا یا شیاطین کا فریب ہوگا اون کے گمراہ کرنیکے لیے تاکہ وہ جانین کہ ہمارے
بلا اس جانور کے سر پر ہی جیسی اب بھی بعض جاہلون کا یہی اعتقاد ہوتا ہی **باب** فی اللتوفی عنہا تنتقل جبر
عورت کا خاوند مرجاوے وہ بھی عدت تک اوس گھر سے نہ اوٹھے **عن** زینب بنت کعب بن عجرۃ ان الفریعۃ بنت مالک
بن سنان وھی اخت ابی سعید الخدری انہا جاءت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسالہ ان ترجع
الی اھلہا فی بنی خدرۃ فان زوجہا خرج فی طلب عبد لہ ابقوا حتی اذا کانوا بطرف القدوم لحقہم
فقتلوہ فسالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ارجع الی اھلی فانی لم یترکنی فی مسکن یملکہ ولا
نفقۃ قالت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم قالت فخرجت حتی اذا کنت فی الحجرۃ او فی
المسجد دعانی او امر بی فدعیت لہ فقال کیف قلت فردت علیہ القصۃ التی ذکرت من شان زوجی
قالت فقال امکثی فی بیتک حتی یبلغ الکتاب اجلہ قالت فاعتددت فیہ اربعۃ اشہر وعشرا قالت فلما کان
عثمان بن عفان ارسل الی فسالنی عن ذلک فاخبرتہ فاتبعہ وقضی بہ **ترجمہ** زینب بنت کعب بن عجرہ سے
روایت ہی کہ فریعہ مالک بن سنان کی بیٹی جو ابی سعید خدری کی بہن ہی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور

حضرت سے پوچھنے نکلی کہ کیا میں اپنے کنبے میں چلی جاؤں جو قبیلہ بنی خدرہ میں ہے اسلیے کہ خاوند اوسکا اپنے نہالگے ہوئے غلاموں کو ڈھونڈھنے نکلا تھا غلاموں نے اسیکو مارڈالا قدوم میں (ایک جگہ کا نام ہے) فریعہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے پوچھا کہ میرے خاوند نے تو میرے واسطے کوئی مکان اپنے ذات کا نہیں چھوڑا اور نہ نان ونفقہ بھی (یعنے جس مکان میں رہتی ہوں وہ مکان دوسرے کا ہے میری خاوند کی ملک نہیں اور نہ روٹی کپڑا کچھ اوسنے چھوڑا تو اب میں عدۃ اپنی کیونکر اوس مکان میں کرپوری کروں اس صورت میں اپنے کنبے کے لوگوں میں چلی جاؤں فریعہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں چلی جا اپنے کنبے میں فریعہ نے کہا کہ پھر میں وہاں سے نکلکر مسجد میں آئی یا حجرہ میں تو حضرت نے مجھکو بلایا اور فرمایا کیونکر تو نے بیان کیا میں نے پھر سب قصہ اپنے شوہر کے مارے جانیکا (اور مکان نان ونفقہ نہ چھوڑنے کا) بیان کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسی گھر میں رہ جبتک عدت پوری ہو فریعہ نے کہا پھر میں نے اوسی مکان میں چار مہینے دس دن پورے کیے جب عثمان بن عفان کی خلافت ہوئی اُنہوں نے میرے پاس آدمی بھیجا اور مجھ سے پوچھا اس مسئلہ کو میں نے بیان کیا (جیسا آنحضرت نے مجھکو حکم کیا تھا) حضرت عثمان نے اوسکی پیروی کی اور ویسا ہی حکم کیا **باب** من رای التحول جس نے نقل مکان درست کہا ہے **عن** ابن ابی نجیح قال قال عطاء قال ابن عباس نسخت هذه الاية عدتها عند اهله فتعتد حيث شاءت وهو قول الله تعالى غير اخراج قال عطاء ان شاءت اعتدت عند اهله وسكنت في وصيتها وان شاءت خرجت لقول الله تعالى فان خرجن فلا جناح عليكم فيما فعلن قال عطاء ثم جاء الميراث فنسخ السكنى تعتد حيث شاءت **ترجمہ** عطا نے کہا کہ ابن عباس نے کہا یہ آیت جو تھی والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا وصیۃ لازواجھم متاعا الی الحول غیر اخراج منسوخ ہوگئی اب اختیار ہے عورت کو جہاں چاہے عدت کرے۔ عطا نے کہا اگر چاہے اپنی خاوند کے لوگوں پاس عدت کرے وصیت کے گھر میں چاہے نکلجاوے۔ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے فان خرجن فلا جناح علیکم فیما فعلن۔ اگر نکل جاویں تو تم پر کچھ گناہ نہیں ہے۔ عطا نے کہا میراث نے اسکو منسوخ کیا جیسے کہ خیال کا خرچہ دینا منسوخ ہوگیا ویسی ہی اوس مکان میں رہنا منسوخ ہوگیا اب اختیار ہے جہاں عورت کو منظور ہو وہاں عدت کرے **باب** فیما تنبہ المعتدۃ فی عدتھا معتدہ عدت میں کن باتوں سے بچے **عن** ام عطیۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تحد المراۃ فوق ثلاث الا علی زوج فانھا تحد علیہ اربعۃ اشھر وعشرا ولا تلبس ثوبا مصبوغا الا ثوب عصب ولا تکتحل ولا تمس طیبا الا اذا طھرت اذا طھرت من محیضھا بنبذۃ من قسط او اظفار قال یعقوب مکان عصب لا مغسول وزاد یعقوب ولا تختضب **ترجمہ** ام عطیہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی عورت کیسکی مرنی کے بعد تین دن سے زیادہ اوسکے غم میں سوگ نکرے مگر عورت کو خاوند کے مرنیکے بعد چار مہینے اور دس دن سوگ کرنا چاہیے اور سوگ کی مدت میں رنگین کپڑا نہ پہنے مگر یمن کا کپڑا سیاہ ہو۔ اور نہ سرمہ لگاوے اور نہ خوشبو لگاوے مگر جب حیض سے پاک ہو تو ذرہ سا قسط اور اظفار لگالیوے (دونوں خوشبو کا نام ہے بری بو دور کرنیکو واسطے) دوسری روایت میں رنگین

کپڑا نہ پہنی مگر دھویا ہو ابو یعقوب کی روایت مین ہی مہندی بھی نہ لگاوے **عن** ام عطیۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا الحدیث ولیس فی تمام حدیثھا قال السمعی قال یزید ولا اعلمہ الا قال فیہ ولا تختضب وزاد فیہ ھارون ولا تلبس ثوبا مصبوغا الا ثوب عصب **ترجمہ** اس روایت مین وہی ہی ہارون نے زیادہ کیا مت پہنے رنگا ہوا کپڑا مگر مین کا سیاہ یا **ف** مخطط کپڑا حبہرین سفید اور رنگین دونون وضع کی دھاریان ہوتی ہین امام مالک کے نزدیک یہ کپڑا بھی نہ پہنا چاہیے اگر باریک ہو امام احمد سے مختلف روایتین ہین شافعی کا عمل اسی حدیث پر ہو **عن** ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال المتوفی عنہا زوجھا لا تلبس المعصفر من الثیاب ولا الممشقۃ ولا الحلی ولا تختضب ولا تکتحل **ترجمہ** ام سلمہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس عورت کا خاوند مرجاوی وہ عورت نہ کسنبہ کے رنگ کا کپڑا پہنے اور نہ گیرو کا کپڑا پہنے اور نہ زیور پہنے اور نہ ہاتھ پاؤن یا بدن کو مہندی لگاوے اور نہ سرمہ لگاوی **ف** کیونکہ یہ سب کام زینت اور بناؤ کے ہین عدت مین ان سے احتراز کرنا ضرور ہی **عن** ام حکیم بنت اسید عن امہا ان زوجھا توفی وکانت تشتکی عینیہا فتکتحل بالجلاء قال احمد الصواب یکحل الجلاء فارسلت مولاۃ لھا الی ام سلمۃ فسالتھا عن کحل الجلاء فقالت لا تکتحلی بہ الا من امر لا بد منہ یشتد علیک فتکتحلین باللیل وتمسحینہ بالنہار ثم قالت عند ذلک ان ابا سلمۃ دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین توفی ابو سلمۃ وقد جعلت علی عینی صبرا فقال ما ھذا یا ام سلمۃ فقلت انما ھو صبر یا رسول اللہ لیس فیہ طیب قال انہ یشب الوجہ فلا تجعلیہ الا باللیل وتنزعیہ بالنہار ولا تمتشطی بالطیب ولا بالحناء فانہ خضاب قالت قلت بای شیء امتشط یا رسول اللہ قال بالسدر تغلفین بہ رأسک **ترجمہ** ام حکیم بنت اسید کے مان سے روایت ہی کہ اون کے خاوند مرگئے اور اون کے آنکھین درد کرتی تہین تو وہ آنکھ مین جلا لگاتی تہین (جلا ایک قسم کا سرمہ ہی) انہون نے اپنی لونڈی کو ام سلمہ پاس بھیجا پوچھنے کو کہ یہ سرمہ لگاوین یا نہ انہون نے کہا نہین مگر بہت ضرورت ہو تو رات کو لگا دن کو پونچھ ڈال ام سلمہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے جو وقت ابو سلمہ مرگئے - یعنی اون کے خاوند جو حضرت سے پہلے تہے) اور اوسوقت مین نے اپنی آنکھ پر الیوہ لگایا تھا حضرت نے مجھ سے فرمایا یہ کیا ہی - یعنی عدت مین تو نی یہ کیا لگایا ہے مینے کہا کچھ نہین یہ الیوہ ہے یا رسول اللہ اسمین تو خوشبو نہین ہی آپ نے فرمایا یہ تو چہرے کو جوان کردیتا ہی اسکو سوای رات کی نہ لگانا یا کر اور اگر ہووے تو دنکو نکالڈالا کر اور خوشبو یا مہندی لگا کر کنگھی نکیا کر کیونکہ وہ خضاب ہے مینے کہا یا رسول اللہ پھر مین اپنا سر کا ہے سے دھوون آپ نے فرمایا بیری کے پتے سی لتھیڑ کر (یعنی بیری کا پتہ پانی مین جوش کرکے سر دھو ڈالا کر) **باب** فی عدۃ الحامل حاملہ عورت کی عدت کا بیان **عن** عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ ان اباہ کتب الی عمر بن عبد اللہ بن الارقم الزھری یامرہ ان یدخل علی سبیعۃ بنت الحرث الاسلمیۃ فیسالھا عن حدیثہا وعما قال لھا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم حین استفتہ فکتب عمر بن عبد اللہ الی عبد اللہ بن عتبۃ یخبرہ ان سبیعۃ اخبرتہ انہا کانت
تحت سعد بن خولۃ وھو من بنی عامر بن لوی وھو ممن شہد بدرا فتوفی عنہا فی حجۃ الوداع وھی حامل
فلم تنشب ان وضعت حملہا بعد وفاتہ فلما تعلت من نفاسہا تجملت للخطاب فدخل علیہا ابو السنابل
بن بعکک رجل من بنی عبد الدار فقال لہا مالی اراک متجملۃ لعلک ترجین النکاح انک واللہ ما
انت بناکح حتی یمر علیک اربعۃ اشہر وعشر قالت سبیعۃ فلما قال لی ذلک جمعت علی ثیابی حین امسیت
فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسالتہ عن ذلک فافتانی بانی قد حللت حین امسیت فاتیت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسالتہ عن ذلک فافتانی بانی قد حللت حین وضعت حملی وامرنی بالتزویج
ان بدا لی قال ابن شہاب ولا اری باسا ان تزوج حین وضعت وان کانت فی دمہا غیر انہ لا یقربہا
زوجہا حتی تطہر **ترجمہ** عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہے اون کے باپ نے عمر بن عبد اللہ بن ارقم
زہری کو لکھا تم جاؤ سبیعہ اسلمیہ پاس اور اون سے حدیث پوچھو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھی جب انہون نے
مسئلہ پوچھا تھا آپ سے عمر بن عبد اللہ نے عبد اللہ بن عتبہ کو جواب لکھا کہ سبیعہ نے مجھسے بیان کیا میں سعد بن خولہ
کی نکاح مین تھی جو بنی عامر بن لوی مین سے تھا اور جنگ بدر مین حاضر تھا پھر حجۃ الوداع مین اونکا انتقال ہوا اور میں حاملہ
تھی تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ میں جنی اوسکے مرنیکے بعد جب اپنے نفاس سے پاک ہوئی تو میں نے بناؤ کیا پیام دینے والون کے
واسطے میری پاس ابو السنابل بن بعکک (کہ شخص تھا بنی عبد الدار مین سے) آیا اور بولا کیا وجہ ہے جو تم نے بناؤ کیا ہے شاید
تمھین امید ہے نکاح کی قسم خدا کی تم نکاح نہین کر سکتین جبتک چار مہینے دس دن نہ گزرین سبیعہ نے کہا جب مینے یہ سنا
تو اپنے کپڑے شام کو اکٹھا کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا تو حلال ہو گئی جب جنے
(یعنی نکاح تجھ درست ہو گیا) اور حکم کیا مجھ کو نکاح کر لینے کا اگر میں چاہون ابن شہاب نے کہا مجھے کچھ قباحت معلوم نہین ہوتی
اگر عورت جنتی ہی نکاح کری مگر یہ ضرور ہے کہ خاوند اوس سے صحبت نکرے جبتک نفاس سے پاک نہ ہو **ف** پہلے یہ آیت
اوتری تھی والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا تربصن بانفسہن اربعۃ اشہر وعشرا یہ آیت سورہ بقرہ مین ہے یعنے جو لوگ
مرجاوین اور بی بیان چھوڑ جاوین تو وہ اپنے تئین روک رکھین چار مہینے دس دن تک اس مین حاملہ اور غیر حاملہ سب داخل تھین
پھر سورۂ طلاق مین یہ آیت اوتری واولات الاحمال اجلہن ان یضعن حملہن یعنے حمل والی عورتین اونکی عدت یہ ہے کہ حمل سے
جنچین تو حاملہ عورتون کی عدت وضع حمل مقرر ہوئی نہ چار مہینے دس دن البتہ غیر حاملہ کی چار مہینے دس دن عدت پہلی آیت کے
موافق باقی رہی کہ شیعہ علما کا یہی مذہب ہے اور بعض علما کا یہ قول ہے کہ توجیہ تعارض دونون آیتون کی دو نوعدتون مین سے جو دور
ہو عورت اوسکو اختیار کرے **عن** عبد اللہ قال من شاء لاعنتہ لانزلت سورۃ النساء القصری بعد الاربعۃ الاشہر
ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہتے تھے جو چاہے مجھسے لعان کرلے چھوٹی سورہ نسا یعنے سورہ طلاق اربعۃ اشہر وعشرا کے بعد اوتری

تو اوسکی ناسخ ہوگی) **باب** فی عدۃ ام الولد ام ولد کی عدت کا بیان **عن** عمرو بن العاص قال لا تلبسوا علینا سنۃ نبینا صلی اللہ علیہ وسلم عدۃ المتوفی عنہا اربعۃ اشہر وعشرا یعنی ام الولد **ترجمہ** عمرو بن العاص سے روایت ہی کہا ہم پر سنت مت چھپاؤ ابن شہنے کہا ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت یہہ ہی کہ جب لڑکی والی باندی کا خاوند مرجاوے تو عدت اوسکی سدین اور چار مہینے ہین **ف** کیونکہ وہ آزاد ہوجاتی ہی اپنے خاوند کے موت کے بعد **باب** المبتوتۃ لا یرجع الیہا زوجہا حتی تنکح زوجا غیرہ تین طلاق جس عورت کو دی جاوین وہ پہر اپنی خاوند سے مل نہین سکتی بغیر دوسرے سے نکاح کیے ہوئی **عن** عائشۃ قالت یسئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن رجل طلق امراتہ فتزوجت زوجا غیرہ فدخل بہا ثم طلقہا قبل ان یواقعہا اتحل لزوجہا الاول قالت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تحل للاول حتی تذوق عسیلۃ الاخر ویذوق عسیلتہا **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ مسئلہ پوچھا گیا ایک شخص نے اپنی جورو کو تین طلاق دی اور اُس عورت نے دوسرے شخص کے ساتھہ نکاح کرلیا وہ اس پاس گیا۔ لیکن اُس شخص نے جماع کرنیسے پہلے اُس عورت کو طلاق دیدیا تو کیا وہ عورت اپنے اگلے خاوند کے لیے درست ہوجاویگی کہا عائشہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے خاوند پر وہ عورت حلال نہ ہوگی جبتک کہ دوسرا خاوند اوس عورت سے لذت جماع کی حاصل نکرے **ف** یعنے صرف نکاح سے حلالہ نہ ہوگا جبتک جماع نہ کرے اکثر علما کا یہی قول ہی **باب** فی تعظیم الزنا زنا بہت بڑا گناہ ہی **عن** عبد اللہ قال قلت یا رسول اللہ ای الذنب اعظم قال ان تجعل للہ ندا وہو خلقک قال قلت ثم ای قال ان تقتل ولدک مخافۃ ان یاکل معک قال قلت ثم ای قال ان تزنی حلیلۃ جارک قال وانزل اللہ تعالی تصدیق قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم والذین لا یدعون مع اللہ الہا اخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق ولا یزنون الآیۃ **ترجمہ** عبد اللہ سے روایت ہی میں نے پوچھا یا رسول اللہ کونسا گناہ بہت بڑا گناہ ہی آپنے فرمایا بہت بڑا گناہ یہہ ہی کہ تو اللہ کے ساتھہ کسی کو شریک کرے حالانکہ تجھی اللہ نے پیدا کیا ہی (پہر) میں نے اپنے خالق کے برابر کسیکو کرنا کتنا بڑا گناہ ہوگا) میں نے کہا پہر کون سا گناہ آپ نے فرمایا اپنے بچی کو مار ڈالنا اس ڈر سے کہ کہلانا پڑیگا میں نے کہا پہر کونسا گناہ آپنے فرمایا زنا کرنا اپنے ہمسایہ کی بی بی سے راوی نے کہا پہر جو آپنے فرمایا اوسی کی تصدیق یہ آیت اوتری والذین لا یدعون الآیۃ جو لوگ اللہ کے سوا کسی دوسرے خدا کو نہین پکارتے نہ قتل کرتے تین محرم نفس کو ناحق نہ زنا کرتے تین اخیر آیت تک **عن** جابر بن عبد اللہ یقول جدت مسیکۃ لبعض الانصار فقالت ان سیدی یکرہنی علی البغاء فنزل فی ذلک ولا تکرہوا فتیاتکم علی البغاء **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی مسیکہ لونڈی تھی کسی انصاری کی وہ آئی اور بولی میرا مولی زبردستی مجھسے کہتا ہی زنا کرا اور خرچی نما تب یہ آیت اوتری ولا تکرہوا فتیاتکم علی البغاء ان اردن تحصنا الآیۃ **عن** معمر عن ابیہ ومن یکرہہن فان اللہ من بعد اکراہہن غفور رحیم قال قال سعید بن ابی الحسن غفور لہن للمکرہات **ترجمہ** یہہ جو آپنے فرمایا جو اون پر زبردستی

کریگا تو اللہ اون کے زبردستی سے بعد بخشینوالا ہی یعنے بخشدیگا لونڈیون کو کیونکہ اُنہون نے اپنے مالکون کی جبر سے زنا کرایا وہ اپنے اختیار مین نہین مگر مالک قیامت کے دن پکڑے جاوینگے اونکو سزا ہوگی

کتاب الصوم

کتاب روزے کی

باب مبدء فرض الصیام روزہ کیونکر فرض ہوا **عن** ابن عباس رضی اللہ عنہما قال یا ایھا الذین اٰمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم فکان الناس علی عھد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلوا العتمۃ حرم علیھم الطعام والشراب والنساء وصاموا الی القابلۃ فاختان رجل نفسہ فجامع امراتہ وقد صلی العشاء ولم یفطر فاراد اللہ عزوجل ان یجعل ذلک یسرا لمن بقی ورخصۃ ومنفعۃ فقال سبحانہ علم اللہ انکم کنتم تختانون انفسکم وکان ھذا مما نفع اللہ بہ الناس ورخص لھم ویسر

ترجمہ ابن عباس نے کہا اللہ جل جلالہ فرماتا ہی اے ایمان والو فرض کیا گیا تمپر روزہ جیسے فرض کیا گیا اون لوگون پر جو تم سے پہلے تھے تو لوگ آنحضرت کے زمانی مین جب نماز پڑہ چکتے عشا کی حرام ہوجاتا اون پر کہانا پینا جماع کرنا عورتون سے وہ سے شب تک ایکشخص نے بیوی کی تو اوس نے جماع کیا اپنی عورت سے حالانکہ عشا کے نماز پڑہ چکا تہا لیکن روزہ افطار نہین کیا تہا تب اللہ جل جلالہ نے یہ آیت اوتاری اور چاہا کہ لوگون پر آسانی ہوا ور رخصت ہو اور فائدہ ہو تو فرمایا علم اللہ انکم کنتم تختانون انفسکم فتاب علیکم وعفا عنکم فالان باشروھن الآیۃ یعنے جان لیا اللہ نے تمہاری دلون کی چوری کو پھر معاف کردیا قصور تمہارا اور درگذر کی تم سے اب جماع کرو عورتون سے اور کہاؤ پیو جبتک سفید دہاری سیاہ دہاری سے تم کو ظاہر ہوجاوے یعنے فجر ہوجاوے **عن** البراء قال کان الرجل اذا صام فنام لم یاکل الی مثلھا واراد صرمۃ بن قیس الانصاری اتی امراتہ وکان صائما فقال عندک شیء قالت لا لعلی اذھب فاطلب لک فذھبت وغلبتہ عینہ فجاءت فقالت خیبۃ لک فلم ینتصف النھار حتی غشی علیہ وکان یعمل یومہ فی ارضہ فذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فنزلت احل لکم لیلۃ الصیام الرفث الی نسائکم قرا الی قولہ من الفجر

ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہی کہ پہلے جب کوئی سوجاتا (عشا و مغرب کے بعد) تو پھر اوسکو کہانا درست نہوتا دوسری روزے کے افطار تک ایکبار صرمہ بن قیس انصاری اپنی عورت پاس آئے اور روزے سے تہے پوچہا تیرے پاس کچہ کہانے کو ہے وہ بولی نہین مگر مین جاتی ہون کچہ ڈہونڈہ کر لاتی ہون وہ گئے اور اونکی آنکہون مین نیند بہر گئی پھر سوگئے جب آئی تو کہنے لگی محروم ہوا تو کہانے سے پہر دو سے دن دو پھر نہین ہوئی تہی کہ اونکو غش آگیا (بہوک کی شدت سے پہلے دن کے بہوکے تہے پہر دوسرا دن بھی یون ہی گذرا) حالانکہ دن بھر محنت کرتے تھے آنحضرت سے اسکا ذکر ہوا اوسوقت یہ آیت اوتری حلال ہوا تمہارے لیے راتون کو جماع کرنا اپنی عورتون سے **باب** نسخ قولہ وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ یطیقونہ کا منسوخ ہونا **عن** سلمۃ بن الاکوع لما نزلت ھذہ الایۃ وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین کان من اراد منا ان یفطر ویفتدی فعل حتی نزلت الایۃ التی بعدھا فنسختھا

ترجمہ سلمہ بن الاکوع سے روایت ہی جب یہ آیت اوتری وعلی الذین یطیقونہ الآیۃ یعنے جو لوگ طاقت رکہتے ہین روزے کی (مگر مالدار ہین) تو فدیہ دیدین ایک مسکین کا کہانا

پھر ہم مین سے جسکا جی چاہتا روزہ نرکہتا اور فدیہ دیتا یہانتک کہ اس کے بعد کی آیت اوتری فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ اور یہہ اختیار جو پہلے تہا منسوخ ہوگیا (روزہ رکہنا پڑا) **عن** ابن عباس وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین فکان من شاء منہم ان یفتدی بطعام مسکین افتدی وتم لہ صومہ فقال فمن تطوع خیرا فھو خیر لہ وان تصوموا خیر لکم وقال فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ ومن کان مریضا او علی سفر فعدۃ من ایام اخر **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین جب یہ آیت اوتری تو جسکا جی چاہتا ایک مسکین کا کہانا فدیہ دیدیتا اور روزہ لیکا ثواب کما لیتا مگر یہہ فرمایا اللہ تعالی نے جو شخص نیکی مین رغبت کریگا تو بہتر ہے اوسکی لیے اور روزہ رکہنا بہتر ہے تمہاری لیے پھر فرمایا فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ جو شخص تم مین سے ماہ رمضان پاوے تو اوسمین ضرور روزہ رکھے (اب فدیہ جاتا رہا البتہ مریض اور مسافر کی یہی رخصت باقی ہی) اسکے بعد فرمایا ومن کان مریضا او علی سفر فعدۃ من ایام اخر جو بیمار ہو یا مسافر ہو تو اور دنون مین رکھ لے

باب من قال ھی منسوخۃ للشیخ والکبیر والمرضع

بعضون نے کہا وعلی الذین یطیقونہ منسوخ نہین ہوا **عن** ابن عباس قال اثبتت للحبلی والمرضع ابن عباس نے کہا یہ آیت باقی ہی حاملہ اور بوڑہی کی حقمین جن سے روزہ نرکہا جاوی یا روزہ کہنا ضرر کریگی **عن** ابن عباس وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین قال کانت رخصۃ للشیخ الکبیر والمراۃ الکبیرۃ وھما یطیقان الصیام ان یفطرا ویطعما مکان کل یوم مسکینا والحبلی والمرضع اذا خافتا **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین یہہ رخصت تہی بوڑہی مرد اور عورت کی لیے جو طاقت رکہتے تہے روزہ کی اون کو حکم تہا کہ روزہ چاہین تو نہ رکہین اور ہر روزے کے بدلے ایکدن مسکین کو کہانا کہلا دین اسی طرح اگر حاملہ عورت ہو یا دودہ پلانیوالی بچے کی نقصان کا خوف کرین تو روزہ نہ کہین فدیہ دین **باب** الشھر یکون تسعا وعشرین کبھی چھبیس اور تیس دن کا ہوتا ہی **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا امۃ امیۃ لا نکتب ولا نحسب الشھر ھکذا وھکذا وھکذا وخنس سلیمان اصبعہ فی الثالثۃ یعنی تسعا وعشرین وثلاثین **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم امی (یعنی ان پڑہے لکہے) ہین حساب و کتاب نہین جانتے مہینا ایسا اور ایسا اور ایسا تین دفعہ دونون ہاتون کی انگلیون سے بتایا تو دس تیس ہوے اور ایکبار تیسری دفعہ مین ایک انگلی بند کرلی یعنی کبھی انتیس دن کا بھی ہوتا ہی **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشھر تسع وعشرون فلا تصوموا حتی تروہ ولا تفطروا حتی تروہ فان غم علیکم فاقدروا لہ قال کان ابن عمر اذا کان شعبان تسعا وعشرین نظر لہ فان رای فذاک وان لم یر والریح لیلۃ او لیلتین منظرہ سحاب او قترۃ اصبح صائما قال فکان ابن عمر یقطر مع الناس ولا یاخذ بھذا الحساب **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمینا انتیس روز کا ہوتا ہی تو روزہ نرکہو جبتک چاند نہ دیکہو اور روزہ موقوف نکرو جبتک چاند نہ دیکہو پس اگر ابر ہووے تو شمار کرو **ف** یعنی تیس دن پورے کرو جب ابر ہو تو رمضان کے چاند کیواسطے ایک گواہ عادل یا دو گواہ کافی ہین اور شوال کے چاند کیواسطے دو گواہ ضرور ہین یہ ابو حنیفہ اور شافعی کا قول ہی اور امام احمد اور مالک کے نزدیک رمضان کے چاند کیواسطے بھی دو گواہ ضرور ہین **ت** راوی نے

کہا ابن عمر شعبان کی اونتیسویں تاریخ چاند کو دیکھتے اگر دکھائی دیا تو بہتر نہیں تو اگر مطلع صاف ہوتا ابر نہ ہوتا نہ تیرگی ہوتی) تو
دوسری دن روزہ نہ رکھتے اور جو مطلع پر ابر یا غبار ہوتا تو دوسرے دن روزہ رکھتے (یہ یوم الشک ہے جسکی روزی مین بڑا اختلاف ہے
مگر افطار لوگون کے ساتھ ہی کرتے اپنے حساب کا خیال نہ کرتے **ف** کیونکہ عید اور بقرعید سب مسلمانون کے ساتھ کرنا چاہیے علیحدہ کرنا
درست نہین دوسری حدیث مین ہے عید فطر اوسی دن ہے جسدن تم افطار کرو اور عید قربان اوسی دن ہے جسدن تم قربانی کرو **عن**
عمر بن عبد العزیز الی اھل البصرۃ بلغنا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحو حدیث ابن عمر عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم زاد وان احسن ما یقدر لہ اذا رأینا ھلال شعبان لکذا ولکذا فالصوم ان شاء اللہ کذا وکذا الا ان تروا
الھلال قبل ذلک **ترجمہ** عمر بن عبد العزیز نے اہل بصرہ کو ایسا ہی لکھا جیسا ابن عمر کی حدیث مین گزرا اتنا زیادہ ہے کہ جہانتک
اندازہ یہ ہے کہ جب ہم شعبان کا چاند دیکھین فلان فلان روز تو روزہ فلان فلان دن ہوگا مگر جب چاند اوس سے پہلی دکھائی دیوے
تو چاند سے روزی رکھے (کیونکہ شہر عمین رویت کا اعتبار ہے اندازون کا ٹھیک نہین ہے) **عن** ابن مسعود قال لما صمنا مع النبی
صلی اللہ علیہ وسلم تسعا وعشرین اکثر مما صمنا معہ ثلاثین **ترجمہ** ابن مسعود سے روایت ہے ہمارے رمضان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ اونتیسی تیسی سے زیادہ گزرے (یعنی اکثر اونتیس روزے آپکے ساتھ رکھے) **عن** ابی بکرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال شھرا عید لا ینقصان رمضان وذو الحجۃ **ترجمہ** ابوبکرۃ سے روایت ہے فرمایا حضرتؐ نے دو مہینے عید کے ہین رمضان اور ذی الحجہ
کم نہین ہوتے (یعنی دونو اکیسان مین اونتیسی نہین ہوتے یا ثواب مین کم نہین ہوتے) **باب** اذا اخطأ القوم الھلال جب چاند
دیکھنے مین لوگون سے غلطی ہوجاوے **عن** ابی ھریرۃ ذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیہ قال وفطرکم یوم تفطرون واضحاکم
یوم تضحون وکل عرفۃ موقف وکل منی منحر وکل فجاج مکۃ منحر وکل جمع موقف **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اوسدن ہے جسدن افطار کرو اور عید قربان اوسدن ہے جسدن قربانی کرو اور سارا عرفات
وقوف کی جگہ ہے اور ساری منا نحر کے جگہ ہے اور جتنے راستے مکہ مین ہین سب نحر کی جگہ ہے اور سارا مزدلفہ وقوف کی جگہ ہے
باب اذا غمی الشھر جب رمضان کے چاند پر ابر ہو **عن** عبد اللہ بن ابی قیس قال سمعت عائشۃ رضی اللہ عنھا تقول
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتحفظ من شعبان ما لا یتحفظ من غیرہ ثم یصوم لرؤیۃ رمضان فان غم علیہ
عدد ثلاثین یوما ثم صام **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کی تاریخون کو
اچھی طرح یاد رکھتے (اسطرح اور مہینون کے یاد نہ رکھتے پھر رمضان کا چاند دیکھکر روزے شروع کرتے اگر اوسدن ابر ہوتا تو شعبان کے
تیس دن پورے کرلیتے پھر روزے رکھنا شروع کرتے **ف** یعنی یوم الشک مین روزہ نہ رکھتے **عن** حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لا تقدموا الشھر حتی تروا الھلال او تکملوا العدۃ ثم صوموا حتی تروا الھلال او تکملوا العدۃ
ترجمہ حذیفہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت استقبال کرو رمضان کا (یعنی ماہ رمضان کی شروع ہونے سے پہلے
ہی روزے شروع نہ کیا کرو) جبتک چاند نہ دیکھو یا شعبان کے تیس دن پورے نہ کرلو پھر روزے رکھا کرو جبتک چاند دیکھو یا تیس روزے پورے کرلو

باب من قال فان غم علیکم فصوموا ثلاثین اگر شوال کی اونتیسویں کو ابر ہو تو تیس روزے رکھے **عن** ابن عباس رضی
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقدموا الشہر بصیام یوم ولا یومین الا ان یکون شیء یصومہ احدکم
لا تصوموا حتی تروہ ثم صوموا حتی تروہ فان حال دونہ غمامۃ فاتموا العدۃ ثلاثین ثم افطروا والشہر
تسع وعشرون **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا استقبال نہ کرو اوس سے پہلے
ایک یا دو روزے رکھ کر مگر جب اوندنوں کوئی تم مین سے روزہ رکھا کرتا ہو (یعنی عادت کے موافق اگر اتفاق سے وہی دن آجاوے تو
روزہ رکھنا مضائقہ نہین) اور روزہ مت رکھو جبتک چاند نہ دیکھو پھر روزے رکھی جاؤ جبتک شوال کا چاند نہ دیکھو اگر
اوسدن ابر آجاوے تو تیس روزے پورے کرلو پھر افطار کرلو اور مہینہ کبھی اونتیس روز کا بھی ہوا کرتا ہے **باب** فی الله تعالیٰ
رمضان کا استقبال کرنا **عن** عمران بن حصین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لرجل ھل صمت من سرر
شعبان شیئا قال لا قال فاذا افطرت فصم یوما وقال احدھما یومین **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہی
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکشخص سے کیا تو نی شعبان کے اخیر مین روزے رکھے وہ بولا نہین آپنے فرمایا جب رمضان
کے روزے ہوچکین تو ایک روزہ اور رکھ لیو اور رکھ (پھر حکم استحبابی ہی نہ وجوبی) **عن** ابی الازہر المغیرۃ بن فروۃ قال قام
معاویۃ فی الناس بدیر مسحل الذی علی باب حمص فقال یا ایھا الناس انا قد رأینا الھلال یوم کذا وکذا و
انا متقدم بالصیام فمن احب ان یفعل فلیفعل قال فقام الیہ مالک بن ھبیرۃ السبائی فقال یا معاویۃ
اشیء سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام شیء من رایک قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول صوموا لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ **ترجمہ** مغیرہ بن فروہ سے روایت ہی معاویہؓ لوگون مین کھڑے ہوئے دیر مسحل پر جو باب
حمص پر ہی اور کہا ای لوگو ہم نے چاند فلان دن دیکھا ہم تو پہلے سے روزہ رکھینگے جو شخص چاہی وہ بھی رکھی مالک بن
ھبیرہ نے کہا یا معاویہ یہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی یا اپنے دل سے کہتی ہو انہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ
فرماتی تھی روزہ رکھو شروع رمضان مین اور آخر شعبان مین **ف** سرر کے معنے آخر ہین باعتبار لغت کے مگر ابوداؤد نے اوزاعی
اور سعید بن عبد العزیز سے نقل کیا وہ کہتے تھے سرر اول سے شروع کو کہتے ہین اس صورت مین معاویہ کا مطلب حدیث سے نکلنا مشکل ہی کیونکہ
ہو سکتا ہی مراد یہ ہو رمضان کے روز ہی رکھو اور اوسکے آخر مین بھی روزے رکھو ناغہ کرو ابتدا مین رکھو یا شعبان کے شروع مین رکھو
باب اذا رأی الھلال فی بلد قبل الآخر بلیلۃ اگر ایک شہر مین دوسرے شہر کی ایکرات پہلی چاند دکھلائی دیوے
عن کریب ان ام الفضل ابنۃ الحرث بعثتہ الی معاویۃ بالشام قال فقدمت الشام فقضیت حاجتھا
فاستھل رمضان وانا بالشام فرأینا الھلال لیلۃ الجمعۃ ثم قدمت المدینۃ فی آخر الشھر فسألنی ابن عباس
ثم ذکر الھلال فقال متی رأیتم الھلال فقلت رأیتہ لیلۃ الجمعۃ قال انت رأیتہ قلت نعم ورآہ الناس و
صاموا وصام معاویۃ قال لکنا رأیناہ لیلۃ السبت فلا نزال نصومہ حتی نکمل ثلاثین او نراہ فقلت افلا

تکتفی برؤیة معاویة وصیامه قال هکذا امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ کریب سے روایت ہی کہ ام الفضل
بنت الحارث نی انکو بھیجا شام مین معاویہ پاس کریب نے کہا مین شام مین پہونچا اور ام الفضل کا کام پورا کیا پھر رمضان کا چاند ہوگیا
اور مین وہین تہا تو ہم نے چاند جمعہ کی رات کو شام مین دیکہا تہا جب مین رمضان کی اخیر مین مدینہ آیا تو ابن عباس نے مجھسے چاند
کو پوچہا اور کہا تم نے کب چاند دیکہا مین نے کہا ہم نے جمعہ کی رات کو دیکہا ابن عباس نے کہا تم نے اپنی آنکھ سے دیکہا مین نے
کہا ہان مین نے دیکہا اور لوگون نے بھی دیکہا اور سب نے روزہ رکہے معاویہ رضی بھی روزہ رکہا ابن عباس نے کہا ہم نی تو اس
کو ہفتہ کی رات کو دیکہا ہم اسی دن سے روزہ رکہتے رہین مین اور رکہی جاوینگے جبتک تیس روزے پوری ہون یا شوال کا چاند دیکہلائے
دیوے مین نے کہا تم معاویہ کی رویت پر اور ان کے روزے پر اعتبار نہین کرسکتے انہون نے کہا نہین ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ایسا ہی حکم کیا (رویت پر عمل کرنیکا) **باب** کراھیة صوم یوم الشك یوم الشک کو روزہ مکروہ ہی **عن**
صلة قال کنا عند عمار فی الیوم الذی یشك فیه فاتی بشاة فتنحی بعض القوم فقال عما منعك ان تصوم هذا الیوم
فقد عصی ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** صلہ سے روایت ہی ہم عمار کے پاس تھے کہ تک کے روز ایک بکری کا گوشت لایا بعضے
لوگون نے کہا نہین پرہیز کیا عمار نے کہا جس نے اس روز روزہ رکہا اوس نے نافرمانی کی ابوالقاسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی **باب** فین
یصل شعبان برمضان جو شخص شعبان مین روزے رکہکر رمضان سے ملاوے **عن** ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
لا تقدموا صوم رمضان بیوم ولا یومین الا ان یکون صوما یصومه رجل فلیصم ذلك الصوم **ترجمہ** ابوہریرہ سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے رمضان کے آگے ایک روزہ یا دو روزے نہ رکہے لیکن جسکو عادت ہو روزہ
رکہنے کی وہ روزہ رکہہ لیوے **ف** جو شخص پہلے سے نفل روزہ رکہنے کی عادت رکہتا ہو مثلاً پیر جمعرات کے دن روزہ رکہتا ہو اور اتفاقاً
پہلے رمضان کے وہی دن واقع ہو تو اسکو منع نہین اور جسکو عادت نہو تو وہ نہ رکہے **عن** ام سلمة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه
کان یصوم من السنة شهرا تاما الا شعبان یصله برمضان **ترجمہ** ام سلمہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوا
رمضان کے کسی مہینے پوری مہینے بھر روزے نہ رکہتے البتہ شعبان بھر رکہتے رمضان سے ملا دیتے **باب** فی کراھیة ذلك رمضان سے
ملانا مکروہ ہی **عن** عبد العزیز بن محمد قال قدم علینا کثیر المدینة فقال الی مجلس العلاء فاخذ بیده فاقامه ثم قال
اللهم ان هذا یحدث عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا انتصف شعبان
فلا تصوموا فقال العلاء اللهم ان ابی حدثنی عن ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** عبد العزیز بن محمد
مین کہتے ہین کثیر مدینہ مین آئے تو علاء کی پاس گئے اور اونکا ہاتہہ پکڑکر کہڑا کیا بعد اوسکی کہا ای پروردگار حدیث بیان کرتا ہی اپنے باپ سے اوسنے ابوہریرہ سے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شعبان آدہا گذر جاوے تو پھر روزے نہ رکہو جبتک رمضان نہ آوے) علاء نے کہا ای
پروردگار بیشک یہ کہتا ہی ابوہریرہ سے یہ حدیث نقل کی انہون نے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** شهادة
رجلین علی رؤیة هلال شوال دو آدمی گواہی دین شوال کے چاند دیکہنے کی تو صحیح ہی **عن** حسین بن الحر العبدلی

من جديلة قيس ان اميرمكة خطبنا ثم قال عهد الينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ننسك للرؤية
فان لم نره وشهد شاهدا عدل نسكنا بشهادتهما فسالت الحسين بن الحرث من امير مكة قال لا
ادري ثم لقيني بعد قال هو الحرث بن حاطب اخو محمد بن حاطب ثم قال الامير ان فيكم من هو اعلم
بالله ورسوله مني وشهد هذا من رسول الله صلى الله عليه وسلم وامأ بيده الى رجل قال الحسين
فخلت لشيخ الى جنبي من هذا الذي اومأ اليه الامير قال هذا عبد الله بن عمر وصدق وكان اعلم بالله
منه فقال بذلك امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** حسین بن حارث جدلی سے روایت ہے کہ مکہ کی امیر نے
خطبہ پڑہا پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے عہد لیا کہ ہم حج کے ارکان چاند دیکھکر ادا کریں اگر ہم چاند نہ دیکھیں اور
دو معتبر عادل آدمی گواہی دیں تو ان کی گواہی پر ارکان ادا کریں ابو مالک نے کہا میں نے حسین بن حارث سے کہا وہ مکہ کا امیر کون
تہا انہوں نے کہا مجھے نہیں معلوم پھر حسین نے مجھ سے ملکر کہا وہ امیر حارث بن حاطب ہے محمد بن حاطب کے بھائی پھر امیر نے کہا تم
میں وہ شخص موجود ہے جو اللہ اور رسول کو مجھ سے زیادہ جانتا ہے اوسنے گواہی دی ہے اثبات کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور امیر نے
اس شخص کیطرف اشارہ کیا حسین نے کہا میں نے اسشخص سے پوچھا جو میری بازو کہڑا تہا یہ کون شخص ہے جسکی طرف امیر نے اشارہ کیا
وہ شخص بولا یہ عبد اللہ بن عمر ہیں اور سچ کہا اسنے بیشک عبد اللہ بن عمر کو زیادہ جانتے ہیں امیر سے عبد اللہ نے کہا ہم کو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی حکم کیا **عن** ربعی بن حراش عن رجل من اصحاب النبی صلی الله عليه وسلم قال اختلف الناس
في آخر يوم من رمضان فقدم اعرابيان فشهدا عند النبي صلى الله عليه وسلم بالله لاهلا الهلال امس عشية
فامر رسول الله صلى الله عليه وسلم الناس ان يفطروا وان يخرجوا الى عيدهم **ترجمہ** ربعی بن
حراش سے روایت ہے اوس نے ایک شخص سے سنا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تہا لوگوں نے اختلاف کیا
رمضان کی آخری روز میں دو اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے انہوں نے گواہی دی اللہ کا نام لیکر کہ ہمنے کل چاند شام کو دیکھا رسول
اللہ صلعم نے لوگوں کو حکم کیا روزہ کہول ڈالنے کا خلف کے روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ نے یہ بھی حکم کیا کہ دوسرے دن صبح کو لوگ
عیدگاہ کو چلیں **باب** في الشهادة الواحد على رؤية هلال رمضان رمضان اگر رمضان کے چاند پر ایک ہی گواہی گزری
تو روزی رکہیں **عن** ابن عباس قال جاء اعرابي الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال اني رأيت الهلال قال الحسن في
حديثه يعني رمضان اتشهد ان لا اله الا الله قال نعم قال اتشهد ان محمدا رسول الله قال نعم قال يا
بلال اذن في الناس فليصوموا غدا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور بولا
یا رسول اللہ میں نے چاند رمضان کا دیکھا آپنے فرمایا تو گواہی دیتا ہے اثبات کی کہ سوا اللہ کے کوئی سچا معبود نہیں بولا ہاں پھر آپنے
پوچھا تو گواہی دیتا ہے اثبات کی کہ محمد اللہ کے رسول ہیں بولا ہاں آپ نے فرمایا بلال سے کہ بلال پکار دے لوگوں میں کل سے روزہ رکہیں
عن عكرمة انهم شكوا في هلال رمضان مرة فاراد وان لا يقوموا ولا يصوموا فجاء اعرابي من الحرة فشهد

انه رای الهلال فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال تشهد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ قال نعم وشهد انه رای الهلال فامر بلالا ان ینادی فی الناس ان یصوموا وان یصوموا ترجمہ عکرمہ سے روایت ہے لوگوں نے ہلال رمضان کو چاہا تین شخص کیا اونکا قصد ہوا کہ نذرات کو زوج رہیں تو انکو ورنہ رکھیں پھر ایک اعرابی آیا (ایک صحیح بدوی) نبی کے پاس سے آیا اور اس نے گواہی دی چاند دیکھنے کی وہ لایا کہا رسول اللہ صلعم آپ نے پوچھا تو ان بات کی گواہی دیتا ہے کوئی سچا معبود نہیں سوا خدا کے اور میں اللہ کا رسول ہوں بولا ہاں اس گواہی دی اوس نے کہ میں نے چاند دیکھا آپ نے بلال کو حکم کیا کہ لوگوں میں نکار دیں تمہارے پڑھیں اور روزہ رکھو **عن** ابن عمر قال تراءی الناس الهلال فاخبرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی رأیته فصامه وامر الناس بصیامه ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے لوگوں نے چاند دیکھا مگر میں دیکھا نہ دیا میں نے رسول اللہ صلعم سے بیان کیا کہ میں نے چاند دیکھا آپ نے روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم کیا **باب** فی تولید السحور دیر کی کہانی کی تاکید **عن** عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فصل ما بین صیامنا وصیام اهل الکتاب اکلة السحر ترجمہ عمرو بن العاص سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلعم ہمارے روزوں اور اہل کتاب کے روزوں میں فرق یہ کہ وہ سحری نہیں کھاتے اور ہم سحری کھاتے ہیں اس حدیث سے سحری کھانے کی بہت تاکید ثابت ہوئی **باب** من سمی السحور الغداء رمضان میں سحری صبح کا کھانا ہے **عن** العرباض بن سارية قال دعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی السحور فی رمضان فقال هلم الی الغداء المبارک ترجمہ عرباض بن ساریہ سے روایت ہے مجھ کو رسول اللہ صلعم نے بلایا سحری کھانے کو رمضان میں اور فرمایا آؤ صبح کا کھانا کھانے کو جو برکت دیا گیا ہے

الحمد للہ تمام ہوا پارہ چودھواں سنن ابی داؤد کی تبیین پارہ وسی اتبع ہوا پارہ پندرھواں اوسکی فضل اور انعام

تم الجزء الرابع عشر ویتلوه الجزء الخامس عشر انشاء اللہ تعالے

فہرست پارہ چہاردہم سنن ابی داؤد علیہ الرحمۃ

صفحہ	باب	صفحہ	باب	صفحہ	باب
۵۲۵	کونسی غلام یا آزاد کی نکاح میں ہو	۵۳۶	ولد الزنا کوئی اپنا لڑکا کہے	۵۴۶	جس عورت کا خاوند مرجاوے اوسکو
〃	جسنے کہا بریرہ کا خاوند آزاد تھا	۵۳۶	قیافہ جاننے والے کا بیان	۵۴۶	روزہ کیونکر فرض ہوا
۵۲۶	جب خاوند ہو جورو ایک مسلمان آزاد کی دوجا	〃	ایک شخص کی کئی عورتیں ہوں تو وہ عدت کا جاوے	۵۴۷	ایکسال کا خرچ دینا منسوخ ہوگیا میراث کی آیت سے
〃	جب خاوند یا جورو مسلمان ہو جاوے	۵۳۷	جاہلیت کے نکاح کا بیان کس کس طرح ہوتے تھے	〃	یطیقونه کا منسوخ ہونا
〃	جب عورت کے بعد مسلمان ہو تو تک	۵۳۸	لڑکا اوسکا ہو جسکی بی بی یا لونڈی ہو	〃	جس عورت کا خاوند مرجاوے اوسکی عدت کا بیان
〃	عورت انکو مل سکتی ہے	۵۳۹	لڑکی کی پوشش کا حق دار کون ہے	۵۴۸	بعضوں نے کہا علی الذین یطیقونه منسوخ نہیں ہوا
۵۲۹	جو شخص مسلمان ہوا اور اوسکے جورو اوسکے پاس	۵۴۱	مطلقہ کی عدت کا بیان	۵۴۸	جس عورت کا خاوند مرجاوے وہ بھی عدت تک
〃	زیادہ عورتیں ہوں	〃	طلاق کی عدت کی آیت سے جو منسوخ ہوا	۵۴۸	کبھی مہینہ دو مہینہ نکلتا ہوتا ہے
〃	جب باپ یا باپ مسلمان ہو تو اولاد کسکی ہو	۵۴۲	رجعت کا بیان	۵۴۸	اس گھر سے نہ اوٹھے
〃	لعان کا بیان	〃	جس عورت کو تین طلاق دی ہو اوسکا نفقہ کا بیان	۵۴۸	چاند دیکھنے میں لوگوں سے غلطی ہو جاوے
۵۳۲	جب لڑکے میں شک ہو تو کیا حکم ہو	۵۴۳	جسنے فاطمہ بنت قیس کے حدیث کو نہ مانا	۵۴۹	جب رمضان کے چاند پر ابر ہو جاوے
۵۳۵	لڑکے کی نسب کا انکار کرنا کیسا ہے	۵۴۵	جس عورت کو تین طلاق دی جاوے وہ نکلوا سکے	۵۵۰	اگر شوال کی انتیسویں کو ابر ہو تو تیس روزے رکھے
				〃	رمضان کا استقبال کرنا
				۵۵۱	اگر ایک شہر میں دو شہر سے ایک رات پہلے چاند دیکھا جاوے
				۵۵۲	یوم الشک کو روزہ رکھنا مکروہ ہے
				〃	جو شخص شعبان بھر روزہ رکھے پھر رمضان میں ملاوے
				〃	رمضان سے ملانا مکروہ ہے

جزو ثامن عشر

پارہ پندرہوان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب وقت السحری سحری کہانیکا وقت **عن** سمرۃ بن جندب یخطب وھو یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یمنعن من سحورکم اذان بلال ولا بیاض الافق الذی ھکذا حتی یستطیر **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہی کہ وہ خطبہ مین کہتے تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال کے اذان تم کو سحری کہانیسے نہ روکے نہ وہ صبح صادق سے پہلے اذان دیا کرتے اور نہ وہ سفیدی جو آسمان کے کنارہ مین ظاہر ہوکر پھیل جاتی ہی (یعنی صبح کاذب **ف** یعنی صبح دو قسم ہی ایک صبح کاذب جسکی لمبی روشنی ہوتی ہی اوسوقت تک روزہ دار کو کہانا اور پینا حرام نہین اور فجر کے نماز اوسوقت درست نہین دوسری صبح صادق جسکی روشنی چوڑی پھیلی ہوتے ہی اُسوقت روزہ دار کو کہانا پینا حرام ہی) **عن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یمنعن احدکم اذان بلال من سحورہ فانہ یؤذن او قال ینادی لیرجع قائمکم وینبہ نائمکم ولیس الفجر ان یقول ھکذا قال مسدد وجمع یحیی کفیہ حتی یقول ھکذا ومد یحیی باصبعیہ السبابتین **ترجمہ** ابن مسعود سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ روکے کسیکو بلال کے اذان اوسکی سحری کہانیسے اسواسطے کہ بلال اذان دیتا ہے یا راوی نے کہا بانگ دیتا ہی رات ہی تاکہ تم مین سے جو نماز تہجد پڑہتا ہو وہ آرام کرلے اور جو سوتا ہو وہ نماز اور سحری کہانیکو اسطرح جاگی اور فجر کا وقت وہ نہین جو اسطرح اشارہ کری اور بعضی اس حدیث کی راوی نے اپنے دونو ہتھیلیان ملاکر اونچا کرکے دکہلایا یعنی جو لمبی اور اونچی روشنی اول ہوتی ہی اوسکا نام صبح نہین حضرت نے فرمایا جبتک اسطرح نہ اشارہ کری اور حضرت نے اپنے کلمے کے دو انگلیون کو ملاکر پھیلا دہنی اور بائین یعنے صبح وہ ہی جسکی روشنی چوڑی ہو **عن** طلق قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلوا واشربوا لا یھیدنکم الساطع المصعد فکلوا واشربوا حتی یعترض لکم الاحمر **ترجمہ** طلق سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاؤ اور پیو مت روکی تم کو کہانی اور پینے سے وہ روشنی جو چڑہتی چلی آتی ہی (صبح کاذب بلکہ کہاؤ اور پیو جبتک سرخ فجر نہ نکلے (یعنی سفیدی مین سرخی نہ آجاوی مراد یہ ہی کہ اچھی طرح روشنے ہوجاوی **عن** عدی بن حاتم قال لما نزلت ھذہ الایۃ حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود قال اخذت عقالا ابیض وعقالا اسود فوضعتھما تحت وسادتی فنظرت فلم اتبین فذکرت ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضحک فقال ان وسادک اذا لعریض طویل انما ھو اللیل والنھار قال عفان انما ھو سواد اللیل وبیاض النھار **ترجمہ** عدی بن حاتم سے روایت ہی کہ جب قرآن کی یہ آیت اُتری کہ رمضان مین کہایا پیا کرو جبتک کہ سفید ڈورا سیاہ ڈورے سے نمودار ہو تو میرے اونٹ باندہنے کی رسی ایک سیاہ دوسرے سفید اپنے تکیہ کی نیچی رکھی پھر آخر رات

مین مینی اوسکو دیکھا مجھکو صاف نظر نہ آئے صبح کو مینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تب آپ نے ہنسکر فرمایا تیرا
تکیہ بہت لمبا چوڑا ہی یعنی تو احمق ہے خدا کا مطلب سیاہ اور سفید ڈوری سی رات کے سیاہی اور دن کی سفیدی ہے
ف تیرا تکیہ بہت چوڑا لمبا ہی جب تو رات کے اور دن کے ڈوری اوسکو تمی آگئے یعنی آپنے ہنسے سے فرمایا **باب** الرجل
یسمع النداء والاناء علی یدہ کوئی شخص فجر کی اذان سنے اور کھانا اوسکے سامنی ہو **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمع احدکم النداء والاناء علی یدہ فلا یضعہ حتی یقضی حاجتہ منہ **ترجمہ**
ابیھریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی اذان سنے یعنی صبح کی اور باسن اوسکے ہاتھ مین ہو
یعنی کچھ کھانا پینے کا ارادہ رکھتا ہو تو جبتک اپنی حاجت روائی نہ کرلیوی اوس برتن کو نہ رکھے ف شاید مراد اذان سے
وہ اذان ہی جو قبل طلوع فجر کے بلال دیا کرتی تھی - مگر اسصورت مین برتن ہاتھ مین ہونے کے قید کیا ضرور تھی پس مطلب ہوگا
کہ اگر اذان فجر کی ہوجاوی لیکن کھانا منے ہو تو کچھ کھالیوی تاکہ تکلیف مالایطاق نہ اٹھاوی **باب** وقت فطر الصائم
روزہ کسوقت افطار کری **عن** عمر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اجاء اللیل من ھھنا وذھب النھار من ھھنا
فقد افطر الصائم وغابت الشمس فقد افطر الصائم **ترجمہ** حضرت عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جب
پورب کیطرف سے رات کی سیاہی آوی اور جاوی دن پچھم کو اور ڈوبے سورج تو روزہ دار روزہ کھولے **عن** عبداللہ بن ابی اوفی
یقول سرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو صائم فلما غربت الشمس قال یا بلال انزل فاجدح لنا
قال یا رسول اللہ لو امسیت قال انزل فاجدح لنا قال یرسول اللہ ان علیک النھار قال انزل فاجدح
لنا فنزل فجدح فشرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال اذا رایتم اللیل قد اقبل من ھھنا فقد افطر
الصائم واشار باصبعہ قبل المشرق **ترجمہ** عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ
گئے اور وہ روزہ دار تھے جسوقت کہ سورج ڈوب گیا تو آپنے فرمایا ای بلال اوتر کر ہمارے واسطے ستو گھول بلال نے کہا یا رسول اللہ کاش
کہ آپ شام کرتے یعنی شام ہوجانی دیتے آپنے فرمایا اوتر کر ہمارے واسطے ستو گھول بلال نے کہا یا رسول اللہ آپکے اوپر تو دن ہی یعنی
آپ روزہ دار ہین دن ابھی باقی ہی حضرت نی فرمایا اوترا اور ہمارے واسطے ستو گھول پھر وہ اوترا اور ستو گھولی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ستو پیا پھر فرمایا جسوقت تم دیکھو کہ رات ادھر سے آوی یعنی سیاہی پورب سے نمودار ہو تو روزہ دار کے روزہ کھولنے
کا وقت آیا ف راوی سے روایت ہی کہ ہم رمضان مین حضرت کیساتھ سفر مین تھے جب آفتاب ڈوبا تب حضرت نی یہ حدیث فرمائی
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت اول وقت بہت جلد روزہ کھولتے تھی کہ بعضے لوگونکو شبہ رہتا تھا کہ شاید ابھی دن باقی ہے اور آفتاب
ہوا کہ جب آفتاب غروب ہوا اور پورب کیطرف سیاہی چڑہی وہی وقت ہی روزہ کھولنیکا یہ ضرور نہین کہ تارے نکل آوین اور خوب اندھیرا
ہوجاوے **باب** ما یستحب من تعجیل الفطر روزہ جلدی کھولنا مستحب ہے **عن** ابیھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال لا یزال الدین ظاھرا ما عجل الناس الفطر لان الیھود والنصاری یؤخرون **ترجمہ** ابیھریرہ سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ دین غالب رہیگا جبتک لوگ روزہ جلدی کھولا کرینگے کیونکہ یہود اور نصاریٰ روزہ کھولنے مین دیر کیا کرتے ہین **ف** سورج ڈوبتے ہی اول وقت روزہ کھولنا مستحب ہے اور سبب قیام دین وخیر ہے کہ حضرت کی سنت ہی اور دیر کرنا یہود اور نصاریٰ کے عادت ہی بعضی ناواقف جہالت اور شیعون کی صحبت کے سبب سے دیر کرتی ہین یہ مکروہ ہی **عن** ابی عطیۃ قال دخلت علی عائشۃ رضی اللہ عنہا انا ومسروق فقلنا یا ام المومنین رجلان من اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم احدھما یعجل الافطار ویعجل الصلوۃ والاخر یؤخر الافطار ویؤخر الصلوۃ قالت ایھما یعجل الافطار ویعجل الصلوۃ قلنا عبد اللہ قالت کذلک کان یصنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابی عطیہ سے روایت ہی کہ مسروق اور مین حضرت عائشہ پاس گئے اور ہم نی کہا ای مومنون کی مان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے دو شخص ایسے ہین کہ ایک اون مین سے روزہ جلدی افطار کرتا ہی اور نماز بھی جلدی پڑھتا ہی - یعنی اول وقت اور دوسرا روزہ دیر سی کھولتا ہی اور نماز دیر کر پڑھتا ہی حضرت عائشہ نی کہا جو جلدی افطار کرتا ہی اور نماز جلدی پڑھتا ہی وہ کون ہی ہم نے کہا عبد اللہ بن مسعود حضرت عائشہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسیطرح کیا کرتی تھی **ف** عبد اللہ ابن مسعود بڑے عالم اور فقیہ تھے اونھون نے سنت پر عمل کیا اور ابو موسیٰ بھی بڑے صحابی تھے اونھون نے جواز پر عمل کیا یا اونکو کچھ عذر ہوگا اور یا شاید کبھی کبھی کرتے ہون گے **باب** ما یفطر علیہ کس چیز پر روزہ افطار کری **عن** سلمان بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان احدکم صائما فلیفطر علی التمر فان لم یجد التمر فعلی الماء فانہ طھور **ترجمہ** سلمان بن عامر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جب تم مین سے کوئی روزہ دار ہووے تو چاہیے کہ کھجور سے روزہ کھولے اور جو کھجور نہ ملے تو پانی سے افطار کرلی کیونکہ پانی پاک کرنیوالا ہی **ف** یہ امر استحباب کے لیے فرمایا نہ وجوب کے واسطے اور چیزون پر بھی روزہ کھولنا درست ہی **باب** القول عند الافطار افطار کیوقت کیا کہی **عن** ابن سالم المقفع رأیت ابن عمر یقبض علی لحیتہ فیقطع ما زاد علی الکف وقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا افطر قال ذھب الظماء وابتلت العروق وثبت الاجر ان شاء اللہ **ترجمہ** ابن سالم المقفع سے روایت ہی کہ ابن عمر کو مینی دیکھا کہ اپنی ڈاڑھی مٹھی مین پکڑکر جو زیادہ ہوتی اوسکو کتر دیتے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب روزہ افطار کرتی تو فرماتے پیاس گئے اور رگین تر وتازہ ہوگئین اور ثواب ثابت ہوا اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا **ف** یعنی اگر خدا نے روزہ قبول کیا تو ثواب ثابت ہوگیا **عن** معاذ بن زھرۃ انہ بلغہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا افطر قال اللھم لک صمت وعلی رزقک افطرت **ترجمہ** معاذ بن زہرہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب افطار کرتی تو فرماتی ای اللہ تیری ہی لیے مینی روزہ رکھا اور تیری ہی رزق پر مینی افطار کیا **ف** ابن ملک نی کہا کہ حضرت یہ دعا بعد افطار کے پڑھتے تھے اور بعد لک صمت کے جو لوگون نے وبک امنت وعلیک توکلت زیادہ کرلیا ہی اسکو کچھ اصل نہین اگرچہ معنی صحیح ہین اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہی کہ افطار کے نزدیک روزہ دار کیواسطے ایک دعا ہی کہ رد نہین

کیجاتی اور یہہ بھی وارد ہوا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتے تھی یا واسع الفضل اغفرلی اور یہہ بھی پڑہتے تہے الحمد للہ الذی اعانتنی فصمت ورزقنی فافطرت **باب** افطار قبل غروب الشمس اگر آفتاب ڈوبنے سی پہلے روزہ کہول لے **عن** اسماء بنت ابی بکر قالت افطرنا یوما فی رمضان فی غیم فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم طلعت الشمس قال ابو اسامہ قلت لہشام امروا بالقضاء قال وبد من ذلک **ترجمہ** اسما بنت ابی بکر سی روایت ہی کہ رمضان مین ایکدن ہمنے افطار کیا بدلی اور ابر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیوقت مین پھر سورج نکل آیا ابو اسامہ نے کہا مین نے ہشام سی کہا پھر قضا کا حکم ہوا ہوگا انہون نے کہا قضا تو ضرور ہی **باب** فی الوصال تہ سے روزہ کا بیان **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الوصال قالوا فانک تواصل یا رسول اللہ قال انی لست کہیئتکم انی اطعم واسقی **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی تہ کے روزہ رکہنے سی منع کیا (یعنی دو روز یا زیادہ برابر روزہ رکہنا اور رات کو بھی نکہانا) صحابہ نے حضرت سی پوچہا کہ آپ جو تہ کا روزہ رکہتے ہین اسکا کیا سبب ہے آپنے فرمایا کہ مقرر مین تمہاری طرح نہین ہون مجہکو کہانا پانی ملتا ہی (یعنی جسطرح آدمی کو کہانے پینے سی طاقت ہوتی ہی مجہکو بیون اسکی خدا طاقت دیدیتا ہی یا سچ مچ خدا حضرت کو کہانا کہلاتا ہو یہہ حضرت ہی کو خاص تہا دوسرے کو اس روزہ رکہنے سی منع فرمایا) **عن** ابی سعید الخدری انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تواصلوا فایکم ارادان یواصل فلیواصل حتی السحر قالوا فانک تواصل قال انی لست کہیئتکم انی یطعمنی ربی ویسقینی **ترجمہ** ابی سعید خدری ہی روایت ہی سنا انہون نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی تھی کہ تہ کا روزہ نرکہو سو جو تہ کیا چاہی اور روزہ ملانیکا ارادہ کری وہ سحری کے وقت تک ملادی۔ یعنی اگر روزہ دار شام کیوقت نکہاوی اور سحر کہاوی تو البتہ درست ہی اور اگر چاہی برابر دو یا تین روز روزی رکھی اور رات کو کچہ نکہاوی یہہ نہین درست ہی) صحابہ نی کہا یا رسول اللہ آپ جو تہ کا روزہ رکہتے ہین آپنے فرمایا کہ مین تمہاری طرح نہین ہون مقرر میرے لیی کہلانیوالا ہے کہ وہ کہلاتا ہے اور پلانیوالا ہے کہ وہ پلادیتا ہی **ف** یعنی خداوند کریم یہہ غذا بہی روحانی ہوگے **باب** الغیبۃ للصائم روزے مین غیبت کرنا **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للہ حاجۃ ان یدع طعامہ وشرابہ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص نہیودہ باتین بولنا اور بری کام کرنا نہچہوڑی۔ یعنی روزہ مین تو اللہ کو اوسکی کہانا پانی چہوڑدینی کی کچہ حاجت نہین **ف** یعنی صرف فاقہ کرنیسی اللہ خوش نہین ہوتا جبتک بری سے کامون کو بہی نہ چہوڑی **عن** ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الصیام جنۃ اذا کان احدکم صائما فلا یرفث ولا یجہل فان امرؤ قاتلہ او شاتمہ فلیقل انی صائم انی صائم **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ ڈہال ہی تو جب تم مین سی کوئی روزہ دار ہو تو چاہی کہ بیہودہ نہ بکے اور جہالت نکرے اگر کوئی شخص اوس سے لڑے یا گالیان بکے تو کہدے مین روزہ دار ہون مین روزہ دار ہون **ف** روزہ کو ڈہال اسلیے کہا

جیسے وبال کرانیمین صدمون سے بچاتی ہی اسیطرح روزہ گناہون سے بچاتا ہی لیونکہ منھوت محکم کرتا ہی **باب** السواک للصائم روزی مین مسواک کرنا **عن** ربیعة قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستاک وھو صائم لا احصی ما لا اعد و **ترجمہ** ربیعہ سے روایت ہی مینی دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو روزہ مین مسواک کرتی ہوی مسد سے زیادہ کیا سیکڑون مرتبہ کہ مین شمار نہین کرسکتا **باب** الصائم یصب علیہ الماء من العطش ویبالغ فی الاستنشاق روزہ دار کے سر پر پیاس کیوجہ سے پانی ڈالنا اور ناک مین پانی روزہ سے نہ ڈالنا روزی مین **عن** ابی بکر بن عبد الرحمن عن بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر الناس فی سفرہ عام الفتح بالفطر وقال تقووا لعدوکم وصام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو بکر قال الذی حدثنی لقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالعرج یصب علی راسہ الماء وھو صائم من العطش او من الحر **ترجمہ** ابی بکر بن عبد الرحمن نے بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہی مینی دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپنے لوگونکو حکم دیا روزہ افطار کرنیکا سفر مین جس سال مکہ فتح ہوا اور فرمایا آپنے قوت حاصل کرو اپنے دشمنون کیواسطے (یعنی جہاد کا وقت ہے ایسا نہ ہو روزہ سے ضعف ہوجاوی ابوبکر نے کہا اوسی صحابی نے مجھسے بیان کیا کہ مقرر مینی دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو روزہ مین اپنے سر پر پانی ڈالتے تھی عرج مین (نام ایک جگہکا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کے) اسلیے کہ گرمی اور پیاس سے سختی کم ہوجاوی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ روزہ دار کو ٹھنڈک کیواسطے سر پر پانی ڈالنا یا نہانا یا بہیگا کپڑا وغیرہ بدن پر لپیٹنا شدت گرمی مین مکروہ نہین ہے **عن** صبرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالغ فی الاستنشاق الا ان تکون صائما **ترجمہ** صبرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی کے ناک کے اندر ڈالنے مین مبالغہ کیا مگر جب روزہ دار ہو تو مبالغہ نکیا کر (شاید پانی دماغ مین نہ چلا جاوے) **باب** فی الصائم یحتجم روزہ دار پچھنی لگاوی تو کیسا **عن** ثوبان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال افطر الحاجم والمحجوم **ترجمہ** ثوبان سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ توڑا سینگی لگانیوالی نے اور جسکو سینگی لگائی گئی **ف** دونون کا روزہ ٹوٹ گیا یہی قول ہی احمد اور اسحاق کا اور اکثر ائمہ کے نزدیک مطلب یہ ہے کہ روزہ ٹوٹنے کی قریب ہوگیا کیونکہ پچھنی لگانیوالی کے منہ مین خون جانیکا خوف ہی اور جسکی لگائی اوسکو خوف ہی کہ ضعف ہوجاوے اور روزہ توڑ ناپڑی **عن** شداد بن اوس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی علی رجل بالبقیع وھو یحتجم وھو لثمان عشرة خلت من رمضان فقال افطر الحاجم والمحجوم **ترجمہ** شداد بن اوس سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقیع (ایک جگہکا نام ہی) مین ایک شخص کے پاس آئے وہ سینگی لگوا رہا تھا اور حضرت میرا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے رمضان کی اٹھارہوین تاریخ آپنے فرمایا روزہ توڑا سینگی لگانیوالی نے اور جسکو سینگی لگائی گئی **ف** بعضون نے اس حدیث

یہ معنی ہین کہ جسکو سینگی لگائی یا لگوائی منظور ہو تو وہ افطار کرے یعنی روزہ نہ رہے اسلیے کہ روزہ ٹوٹ جانیکا خوف ہی پھر رکھکر توڑنیسے کفارہ کیون ہی **باب** فی الرخصۃ فی ذلک روزی مین پچھنی کے اجازت **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتجم وھو صائم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی روزہ مین سینگی لگوائی (پچھنی لگوائی) یہ حدیث دلیل ہی ابو حنیفہ اور شافعی کے **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتجم وھو صائم محرم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی سینگی لگوائی روزہ مین حالت احرام مین (یعنی آپ روزہ دار بھی تھے اور احرام بھی باندہی ہوئی تھے) **عن** رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الحجامۃ والمواصلۃ ولم یحرمھما ابقاء علی اصحابہ فقیل لہ یا رسول اللہ انک تواصل الی السحر فقال انی اواصل الی السحر وربی یطعمنی ویسقینی ترجمہ ایک شخص صحابی ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا سینگی لگوانیسی اور تہ کا روزہ رکھنیسی لیکن اونکو حرام نہ کیا باقی رکھنیکے لیے اپنے اصحاب پر (کہ اگر کسیکو طاقت ہو وہ کرسکتا ہی) لوگون نے کہا یا رسول اللہ آپ روزہ ملاتے ہین سحر تک آپ نی فرمایا مین روزہ ملاتا ہون سحر تک مجھکو میرا رب کہانا کہلاتا ہی اور پانی پلاتا ہی **عن** ثابت قال قال انس کنا ندع الحجامۃ للصائم الا کراھیۃ الجھد ترجمہ ثابت سے روایت ہی کہ انس نے کہا ہم پچھنی نہین لگانے دیتے تھے روزہ دار کو اس خیال سے کہ کہین ضعف نہ ہوجاوی (نہ اس لحاظ سے کہ روزہ ٹوٹ جاویگا) **باب** فی الصائم یحتلم نھارا فی شھر رمضان جو شخص رمضان مین صبح کو اوٹھی احتلام کیحالت مین **عن** رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یفطر من قاء ولا من احتلم ولا من احتجم ترجمہ ایک شخص اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین روزہ ٹوٹتا اوسکا جسنے قے کی یا احتلام کیا یا پچھنی لگائی (یعنے روزہ مین ان چیزون کے ہونیسی روزہ نہین ٹوٹتا) **باب** فی الکحل عند النوم سوتی وقت سرمہ لگانا **عن** النعمان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ امر بالاثمد المروح عند النوم وقال لیتقہ الصائم ترجمہ نعمان سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا مشک ملا ہوا سرمہ لگانی کا سوتے وقت اور فرمایا روزہ دار اوس سے بچے (استیعاب نہ وجوبا تو سرمہ لگانا مکروہ ہی) **عن** انس بن مالک انہ کان یکتحل وھو صائم ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی کہ وہ روزہ مین سرمہ لگاتے تھے **عن** الاعمش قال ما رایت احدا من اصحابنا یکرہ الکحل للصائم وکان ابراھیم یرخص ان یکتحل الصائم بالصبر ترجمہ اعمش سے روایت ہی کہ مینے نہین دیکھا کسیکو اپنے یارون مین سے کہ وہ روزہ دار کے سرمہ لگانی کو برا جانتا ہو اور ابراھیم نی رخصت دی ہی روزہ دار کو سرمہ لگانیکی ساتھ صبر کے (وہ ایک قسم سرمہ کی) **باب** الصائم یستقیء عامدا روزہ دار قصدا قے کری **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ذرعہ القیء وھو صائم فلیس علیہ قضاء

واز استقاء فلیقض ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسپر قے غلبہ کرے روزہ مین اوسپر روزہ کی قضا نہین اور جسنی از خود قے کیا اوسپر قضا ہے **ف** یعنے جسکو خود بخود روزہ مین قے آجاوی تو اوسکا روزہ نہین ٹوٹتا اور اگر جانکر کوئی شخص قے کرے تو اوسکا روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اکثر علما کے نزدیک اوس روزہ کی قضا اوسپر لازم ہے کفارہ نہین خواہ قے تہوڑی ہو یا بہت **عن** ابی الدرداء ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاء فافطر قال معدان فلقیت ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مسجد دمشق فقلت ان ابا الدرداء حدثنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاء فافطر قال صدق وانا صببت له وضوءه صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** معدان بن طلحہ نے ابی الدرداء سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی اور روزہ کو توڑ ڈالا پھر مجھسے ثوبان جو مولی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہین یعنے حضرت کے آزاد کیے ہوئے غلام دمشق کی مسجد مین ملے تو مینے ان سے پوچھا کہ ابی الدرداء نے مجھسے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی اور روزہ توڑ دیا ثوبان نے کہا کہ ابی الدرداء نے سچ کہا مین نے اوسوقت وضو کا پانی ڈالا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر (یعنی مین پانی ڈالتا جاتا تہا آپ وضو کرتے تہے) —

باب القبلة للصائم روزہ دار بوسہ لیوے تو کیسا **عن** عائشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبل وهو صائم ویباشر وهو صائم ولکنه کان املککم لاربه **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ مین بوسہ لیتے تہے اور مباشرت کرتے تہے **ف** مباشرت عورت سے بدن ملانیکو کہتے ہین اور لپٹنے کو بغیر جماع کیے **ت** ولیکن آپ بہت اختیار رکہتے تہے اپنی حاجت کا (یعنے آپ کو اپنے نفس پر بہت قدرت تہی شہوت بخوبی روک سکتے تہے تو اور کوئی ایسا نہ کرے اگر شہوت کو روک نہ سکتا ہو **عن** عائشة قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقبل فی شهر الصوم **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے مین بوسہ لیتے تہے (اپنی بی بیون کا) **عن** عائشة رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبلنی وهو صائم وانا صائمة **ترجمہ** عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا بوسہ لیتے تہے اور آپ اور مین دونون روزہ دار ہوتی تہے **عن** جابر بن عبد اللہ قال قال عمر بن الخطاب هششت فقبلت وانا صائم فقلت یا رسول اللہ صنعت الیوم امرا عظیما قبلت وانا صائم قال ارایت لو مضمضت من الماء وانا صائم **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب نے کہا مین خوش ہوا اور مین نے بوسہ لیا روزہ مین پھر مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یا رسول اللہ آج مین نے بہت بڑا قصور کیا بوسہ لیا مین نے روزہ مین — آپ نے فرمایا اگر تو کلے کرے روزہ مین عیسے بن حماد کی حدیث مین ہی مین نے کہا کچہ قباحت نہین آپ نے فرمایا پھر

یعنی جو دن ہی سے **باب** الصائم یبلغ الریق روزہ دار رال نگل جاوی **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقبلہا وھو صائم ویمص لسانہا **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم روزہ مین اونکا بوسہ لیتے تہے اور زبان چوستے تہے (تو رال اندر جاتی ہوگی) **باب** کراہیۃ للشاب جوان کے لیے مباشرت مکروہ ہے **عن** ابی ہریرۃ ان رجلا سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن المباشرۃ للصائم فرخص لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واتاہ آخر فسالہ فنہاہ فاذا الذی رخص لہ شیخ والذی نہاہ شاب **ترجمہ** ابی ہریرۃؓ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچہا کہ روزہ دار کو مباشرت کرنا کیسا ہے **ف** مباشرت کہتے ہین عورت کے بدن سے بدن ملانیکو اور لپٹنی کو بغیر جماع کے **ت** آپ نے اوسکو اجازت دی پھر دوسرا شخص آیا اوسنے بھی سوال کیا آپنے اسکو منع کیا جسکو اجازت دی تہی وہ بڈہا تہا اور جسکو منع کیا تہا وہ جوان تہا **عن** عائشۃ وام سلمۃ زوجی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہما قالتا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصبح جنبا قال عبد اللہ لا ادری فی حدیثہ فی رمضان من جماع غیر احتلام ثم یصوم **ترجمہ** حضرت ام المؤمنین عائشہ اور ام سلمہ سے روایت ہے اون دونون نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنب رہتے تہے جماع سے نہ احتلام سے اور صبح ہوجاتی تہی رمضان مین پھر روزہ رکہتے تہے **ف** احتلام پیغمبرونکو نہین ہوتا ہے کیونکہ احتلام شیطان کے زور سے ہی اور پیغمبرون پر شیطان کا زور نہین چلتا اور بعضون کے نزدیک پیغمبرون کو بہی احتلام ہوتا ہی لیکن پہلا مذہب بہت مشہور ہی (زرقانی) **عن** ابی یونس مولی عائشۃ عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رجلا قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو واقف علی الباب یا رسول اللہ انی اصبح جنبا وانا ارید الصیام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا اصبح جنبا وانا ارید الصیام فاغتسل واصوم فقال الرجل یا رسول اللہ انک لست مثلنا قد غفر اللہ لک ما تقدم من ذنبک وما تاخر فغضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال واللہ انی لارجو ان اکون اخشاکم للہ واعلمکم بما اتقی **ترجمہ** ابی یونس مولی (یعنی آزاد کیہوئے غلام) حضرت عائشہ کے عائشہ سے روایت کرتی ہین ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا اور آپ دروازہ پر کہڑے تہے کہ یارسول اللہ مجہکو حالت جنابت مین فجر ہوجاتی ہی اور مین روزہ کی نیت سے ہوتا ہون آپ نے فرمایا کہ مین بہی جنب ہوتا ہون اور صبح ہوجاتی ہے روزہ کی نیت سے تو مین غسل کرکے روزہ رکہتا ہون وہ شخص بولا آپ کا کیا کہنا اور کیا بات آپ ہماری طرح تو نہین ہین آپکے تو اللہ تعالی نے اگلے پچہلے سب گناہ بخشدیا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غصے مین آئے اور فرمایا قسم ہی خدا کی مقدور مین امید رکہتا ہون کہ تم سب سے زیادہ خدا سے ڈرنی والا اور تم سب سے زیادہ جاننے والا عملون کا ہونگا **ف** اسلیے کہ آپ سب سے زیادہ

مقرب ہے اللہ کے اور جتنا آدمی زیادہ مقرب ہوتا ہے اتنا ہی اوسکو احتیاط کرنا ہوتا ہے **باب** کفارۃ من اتی اھلہ فی رمضان جو شخص اپنی بی بی سے رمضان مین جماع کرے تو کیا کفارہ دے **عن ابی ھریرۃ** قال اتی رجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ھلکت فقال ما شانک قال وقعت علی امرأتی فی رمضان قال فھل تجد ما تعتق رقبۃ قال لا قال فھل تستطیع ان تصوم شھرین متتابعین قال لا قال فھل تستطیع ان تطعم ستین مسکینا قال لا قال جلس قال فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعرق فیہ تمر فقال تصدق بہ فقال یا رسول اللہ ما بین لابتیھا اھل بیت افقر منا فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی بدت ثنایاہ قال فاطعمہ ایاھم وقال فی موضع اخر انیابہ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور کہا کہ مین ہلاک ہوگیا آپ نے فرمایا تیرا کیا حال ہے اوسنے کہا کہ مین نے رمضان مین (یعنے روزہ رکھے ہوئے) اپنی بی بی سے جماع کیا ہے آپ نے فرمایا کیا تیرے پاس کوئی غلام ہے کہ اوسکو آزاد کردی اوسنے کہا کہ نہین پھر آپنے فرمایا کیا تو دو مہینے کے روزے متواتر رکھ سکتا ہے اوسنے کہا کہ یہ بھی نہین پھر آپنے اوسکو فرمایا کہ کیا تو ساٹھ مسکینونکو کھانا کھلانیکا مقدور رکھتا ہے تو اوسنے کہا کہ نہین حضرت نے فرمایا کہ بیٹھ جا اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عرق (یعنی کھجور کا بڑا ٹہیلا) کھجورونکا آیا اوس مین سب کھجورین تھین آپنے فرمایا کہ اسکو لیدو اوسنے کہا کہ یا رسول اللہ مدینے کے دونو طرفون مین میرے گھر والون سے زیادہ محتاج کوئی نہین ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہان تک ہنسے کہ آپ کے دانتون کی کچلیان کہل گئین آپنے فرمایا کہ اپنے گھر والون کو کھلا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مرد اور عورت پر ایک ہی کفارہ آیا عورت پر علحدہ دوسرا کفارہ نہین ہوا یہی قول ہے شافعی اور داؤد ظاہری اور اہل حدیث کا اور ابو حنیفہ اور مالک اور ابو ثور کے نزدیک عورت پر علحدہ کفارہ واجب ہوگا اگر اوسنے اپنی خوشی سے جماع کرایا اور جو جبراً یا بہولیسے کرایا تو عورت پر کفارہ نہ ہوگا **عن الزھری** بھذا الحدیث بمعناہ زاد الزھری وانما کان ھذا رخصۃ لہ خاصۃ فلو از رجلا افطر ذلک الیوم لم یکن لہ بد من الکفین **ترجمہ** زہری سے یہی حدیث مروی ہے اتنا زیادہ ہے کہ یہ رخصت خاص اوسی شخص کے لیے تھی اب اگر کوئی ایسا کریگا تو بغیر کفارہ کے بچ نہین سکتا (یعنے تین باتون مین سے کوئی بات کرنا ضرور پڑیگی (خطابی نے کہا یہ منسوخ ہے واللہ اعلم) **عن ابی ھریرۃ** ان رجلا افطر فی رمضان فامرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یعتق رقبۃ او یصوم شھرین متتابعین او یطعم ستین مسکینا قال لا اجد فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجلس فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعرق تمر فقال خذ ھذا فتصدق بہ فقال یا رسول اللہ ما احد احوج منی فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی بدت

اتیا به وقال له کله ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ایک شخص نے افطار کیا رمضان مین (روزہ توڑ ڈالا) رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو حکم کیا ایک بردہ آزاد کرنیکا یا دو مہینے پے در پے روزے رکھنے کا یا ساٹھ مسکینونکو کھانا
کھلانے کا وہ بولا مجھسے یہ نہین ہوسکتا (یعنے ان تینون کامون مین سے کوئی بھی نہین ہوسکتا) رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اچھا بیٹھ اتنے مین ایک ٹوکرا کھجورون کا آپ پاس آیا آپنے فرمایا اسکو لے اور صدقہ کر
وہ بولا مجھسے زیادہ کوئی مفلس نہین آپ ہنسنے لگے یہانتک کہ آپ کی کچیان کھل گئین آپنے فرمایا تو ہی کھالے اسکو
دوسری روایت مین یون ہے فاتی بعرق فیه تمر قدر خمسة عشر صاعا وقال فیه کله انت و
اهل بیتك وصم یوما واستغفر الله ترجمہ آپ پاس ایک تہیلا کھجورونکا آیا جسمین پندرہ صاع کھجور ہونگی - اس روایت مین یہ ہے آپ نے فرمایا تو کہا اوسکو اور تیرے گھر کے لوگ کھاوین اور ایک روز روزہ رکھ لے
(قضا کا) اور استغفار کر اللہ سے عن عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم تقول اتی رجل النبی صلی
الله علیه وسلم فی المسجد فی رمضان فقال یا رسول الله احترقت فقال له النبی صلی الله علیه
علیه وسلم ما شانك فقال اصبت اهلی قال تصدق قال والله مالی شیء ولا اقدر علیه قال
اجلس فجلس فبینما هو علی ذلك اقبل رجل یسوق حمارا علیه طعام فقال رسول الله ﷺ الله
علیه وسلم این المحترق انفا فقام الرجل فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم تصدق بهذا فقال
یا رسول الله علی غیرنا فوالله انا لجیاع مالنا شیء قال کلوه ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت
ہے وہ کہتی تہین ایک شخص مسجد مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا رمضان مین اور بولا یا رسول اللہ مین جل گیا
(یعنی جہنم مین جل گیا مطلب یہ ہے کہ آئندہ جلونگا) آپ نے پوچھا کیون کیا حال ہے وہ بولا مین نے جماع کیا اپنی بی بی سے
(روزے مین) آپ نے فرمایا صدقہ دے وہ بولا قسم خدا کی میرے پاس کچھ نہین نہ مجھے طاقت ہے آپ نے فرمایا بیٹھ وہ
بیٹھ رہا اتنے مین ایک شخص گدہے پر غلہ لادے ہوئے ہانکتا ہوا آیا آپنے پکار کر فرمایا کہان ہے جلنے والا اب وہ کھڑا ہوا آپ
نے فرمایا لے اسکو صدقہ کر وہ بولا یا رسول اللہ کیا کسی اور کو دون قسم خدا کی ہم خود بھوکے ہین ہمارے پاس کچھ نہین ہے آپ
نے فرمایا کھاؤ اوسکو - دوسری روایت مین ہے فاتی بعرق فیه عشرون صاعا آپ پاس ایک تہیلا آیا جس مین بیس
صاع تھے **باب** التغلیظ فیمن افطر عمدا جو شخص قصدا روزہ توڑ ڈالے اوسکی سزا عن ابی هریرة قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم من افطر یوما من رمضان فی غیر رخصة رخصها الله له لم یقض
عنه صیام الدهر ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ایک روزہ رمضان کا
نہ رکھے بغیر رخصت کے جس مین اللہ نے رخصت دی (جیسے بیماری یا سفر) تو ساری عمر کے روزے اوسکو پورا نہ کرسکینگے
گے (یعنے اگر قیامت تک روزے رکھے گا تو وہ ثواب جو ایک روزے مین رمضان کے حاصل ہوتا نہ ہوگا) **باب**

من اکل ناسیا جو شخص روزے مین کہا پی لے ۔ عن ابی ہریرۃ قال جاء رجل الی النبی صلے اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی اکلت وشربت ناسیا وانا صائم فقال اطعمک اللہ وسقاک ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور بولا یا رسول اللہ مین نے بہولکر کہا پی لیا روزے مین آپنے فرمایا اللہ نے تجھکو کہلایا اور پلایا (یعنے روزہ نہین گیا) **باب** تاخیر قضاء رمضان رمضان کی قضا کہنے مین دیر کرنا عن عائشۃ تقول ان کان لیکون علی الصوم من رمضان فما استطیع ان اقضیہ حتے یاتی شعبان ترجمہ حضرت عائشہ کہتی ہین مجھپر روزے ہوتی تہی رمضان کے (قضا رکہنے کے) پر مین اونکو رکہہ نہ سکتی یہان تک کہ شعبان آجاتا ف تو شعبان مین رکہہ لیتی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ کے ساتہہ بہت متوجہ رہتے آپ کو تکلیف ہوگی اس خیال سے حضرت عائشہ قضا نہ رکہتین جب شعبان آتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہی روزے رکہتے حضرت عائشہ بہی رکہ لیتین۔ اگر رمضان مین روزے قضا ہوئین اور دوسرا رمضان آجاوے تو رمضان کے روزے رکھکر پہر قضا کے روزے رکہے اور ہر روزے کے ساتہہ ایکایک مد غلہ مسکین کو دیوے اور ابو حنیفہ کے نزدیک فدیہ دینا ضرور نہین صرف قضا کرلی **باب** فیمن مات وعلیہ صیام جو شخص مرجاوے اور اوسکے ذمے پر روزہ ہون عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من مات وعلیہ صیام صام عنہ ولیہ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مرجاوے اور اوسپر روزے ہون تو اوسکی طرف سے اوسکا ولی روزے رکہے ف یہی قول ہے امام احمد اور اصحاب حدیث کا اور ایمہ ثلثہ کے نزدیک کوئی دوسرا کیطرف سے روزہ رکہہ نہین سکتا۔ عن ابن عباس قال اذا مرض الرجل فی رمضان ثم مات ولم یصح اطعم عنہ ولم یکن علیہ قضاء وان نذر قضی عنہ ولیہ ترجمہ عبد اللہ بن عباس نے کہا جب کوئی شخص بیمار ہوجاوے رمضان مین پہر مرجاوے اور اچہا نہ ہو تو اوسکی طرف سے مسکینون کو کہانا دیا جاویگا اور قضا اوسکی ذمے واجب نہ ہوگی (کیونکہ اوس نے مرض سے صحت ہی نہین پائی) اگر وہ نذر کرگیا تو ولی اوسکی طرف سے پورا کرے **باب** الصوم فی السفر سفر مین روزہ رکہنے کا بیان۔ عائشۃ ان حمزۃ الاسلمی سال النبی صلے اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی اسرد الصوم افاصوم فی السفر قال صم ان شئت وافطر ان شئت ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے حمزہ اسلمی نے پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یا رسول اللہ مین پے در پے روزے رکہا کرتا ہون کیا سفر مین بہی روزے رکہون آپنے فرمایا چاہے روزے رکہہ چاہے افطار کر ف یعنے اختیار ہے مگر روزہ رکہنا بہتر ہے اگر تکلیف اور مشقت نہ ہو اور ضعف کا خوف نہ ہو اور جمعہ باتین ہون تو افطار افضل ہے یہی مذہب ہے محققین اہل حدیث کا اور امام احمد اور اوزاعی کے نزدیک ہر حال مین روزہ نہ رکہنا افضل ہے اور احادیث اسبارہ مین مختلف ہین عن حمزۃ الاسلمی قال قلت یا رسول اللہ انی صاحب ظہر اعالجہ اسافر علیہ واکریہ وانہ ربما صادفنی ہذا الشہر

یعنی رمضان وانا اجد القوۃ وانا شاب فاجد بان اصوم یارسول اللہ اھون علی من ان اخرہ
فیکون دینا افاصوم یارسول اللہ اعظم لاجری او افطر قال ای ذلک شئت یا حمزۃ ترجمہ
حمزہ اسلمی سے روایت ہی مین نے عرض کیا یارسول اللہ مین جانور والا ہون (یعنی سواریون والا) اونکو لیجایا
کرتا ہون سفر کرتا ہون کرایہ دیتا ہون کبھی سفر مین رمضان کا مہینہ آجاتا ہے مجھہ مین طاقت ہے مین جوان ہون
روزے رکھہ لینا مجھے آسان معلوم ہوتا ہی قضا کرنے سے اور قرض کیطرح سر پر رکھنے سے کیا مین روزے رکھہ لیا کرون
اسمین زیادہ ثواب ہے یا نہ رکھون آپ نے فرمایا جیسا تیرا جی چاہے ای حمزہ عن ابن عباس قال خرج النبی
صلی اللہ علیہ وسلم من المدینۃ الی مکۃ حتی بلغ عسفان ثم دعا باناء فرفعہ الی فیہ لیریہ
الناس وذالک فی رمضان فکان ابن عباس یقول قد صام النبی صلی اللہ علیہ وسلم وافطر
فمن شاء صام ومن شاء افطر ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے سے
مکے کو چلے جب عسفان مین پہونچے (ایک منزل کا نام ہے) آپ نے ایک برتن منگوایا اور اپنے منہ تک اوسکو بلند کیا
تاکہ لوگ دیکھہ لین رمضان مین ابن عباس کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر مین روزہ رکھا ہے اور افطار
بھی کیا ہے جسکا جی چاہی روزہ رکھے جسکا جی چاہے افطار کری عن انس قال سافرنا مع رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی رمضان فصام بعضنا وافطر بعضنا فلم یعب الصائم علی المفطر ولا المفطر علی الصائم
ترجمہ انس سے روایت ہی ہم نے سفر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ رمضان مین بعضون نے ہم مین سے روزہ
رکھا بعضون نے نہ رکھا تو روزہ دارنی نہ رکھنے والے پر عیب نہین کیا نہ بے روزہ والے نے روزہ دار پر عیب کیا عن
قزعۃ قال اتیت اباسعید الخدری وھو یفتی الناس وھم مکبون علیہ فانتظرت خلوتہ فلما
خلا سالتہ عن صیام رمضان فی السفر فقال خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان
عام الفتح فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم ونصوم حتی بلغ منزلا من المنازل فقال انکم
قد دنوتم من عدوکم والفطر اقوی لکم فاصبحنا منا الصائم ومنا المفطر قال ثم سرنا فنزلنا
منزلا فقال انکم تصبحون عدوکم والفطر اقوی لکم فافطروا فکانت عزیمۃ من رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال ابوسعید ثم لقد رایتنی اصوم مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل ذلک و
بعد ذلک ترجمہ قزعہ سے روایت ہی مین ابوسعید خدری پاس آیا وہ لوگون کو فتوی دی رہے تھے اور لوگ اون پر
جھکے ہوئے تھے مین فرصت کا منتظر رہا کہ اکیلے ہون تو پوچھون جب اکیلے ہوئے مین نے پوچھا سفر مین رمضان کا روزہ
رکھنا کیسا ہے انہون نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ نکلے جس سال مکہ فتح ہوا آپ بھی روزہ رکھتے تھے ہم
بھی روزے رکھتے تھے یہانتک کہ ایک منزل مین آپ پہونچے آپ نے فرمایا اب تم اپنی دشمن سے قریب ہوگئے اب روزہ نہ رکھنا تمہارے

قوت کا باعث ہوگا پھر دوسری دن بعضون نے ہم مین سے روزہ رکھا بعضون نے نہ رکھا پھر ہم چلے ایک اور منزل مین اترے آپنے فرمایا صبح کو تم دشمن سے ملوگے اب روزہ نہ رکھنا قوت کا باعث ہی پھر سب نے افطار کیا یہی بہتر ہوگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے سے ابوسعید نے کہا مین نے اس سے پہلے اور اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ روزہ رکھہ **باب** لختیار الفطر سفر مین روزہ نہ رکھنا بہتر ہے **عن** جابر بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا یظل علیہ والزحام علیہ فقال لیس من البر الصیام فی السفر ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ اوسپر سایہ کیا گیا ہے اور لوگون کا مجمع ہے آپ نے فرمایا کہ سفر مین روزہ رکھنا نیکی نہین ہے **ف** یعنی سفر مین روزہ سے جب ایسی حالت ہو جاوی تو روزہ رکھنا خوب نہین افطار ہی افضل ہے **عن** انس بن مالک رجل من بنی عبد اللہ اخوۃ بنی فشیر اغارت علینا خیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانتمیت او قال فانطلقت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یاکل فقال اجلس فاصب من طعامنا ھذا فقلت انی صائم قال اجلس احدثک عن الصلوۃ وعن الصیام ان اللہ وضع شطر الصلوۃ او نصف الصلوۃ والصوم عن المسافر عن الراضع او الحبلی واللہ لقد قال ھما جمیعا او احدھما قال فتلھقت نفسی ان لا اکون اکلت من طعام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ انس بن مالک سے جو ایک شخص ہین بنی عبد اللہ بن کعب ہین سے (سوا اون انس بن مالک کے جو خادم تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مشہور صحابی ہین) روایت ہی کہ لوٹنی کو آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوار مین نکلا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ کہانا کہا رہے تھے آپ نے فرمایا بیٹھہ اور کچھہ کہا ہمارے کہانے مین سے مین نے کہا مین روزہ دار ہون آپنے فرمایا بیٹھہ مین تجھے بتاتا ہون نماز اور روزی کا حال اللہ جل جلالہ نے معاف کردی آدہی نماز اور روزہ مسافر کو اور معاف کر دیا روزہ دودہ پلانی والی اور حاملہ عورت کو قسم خدا کی آپنے دونو کا نام لیا (حاملہ اور دودہ پلانی والی کا) یا ایک کا ذکر کیا۔ انس نے کہا مجھے بڑا افسوس ہوا بعد کو کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہانے مین سے نہ کہایا (یعنی روزہ تو نفل تھا پھر رکھہ سکتی تھی مگر یہ برکت اور سعادت پھر ملنا مشکل ہوا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ بیٹھہ کر آپ کے کہانے مین سے کہانا کہا) **باب** من اختار الصیام بعضون نے کہا سفر مین روزہ رکھنا افضل ہے **عن** ابی الدرداء قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض غزواتہ فی حر شدید حتی ان احدنا لیضع یدہ علی راسہ او کفہ علی راسہ من شدۃ الحر وما فینا صائم الا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعبد اللہ بن رواحۃ ترجمہ ابی الدرداء سے روایت ہی کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ نکلے بعضے غزوات (لڑائیون) مین نہایت گرمی کے دنون مین یہان تک کہ ہر ایک شخص ہم مین سے دھوپ کی سختی سے اپنے سر پر ہاتھہ یا ہتھیلی رکھہ لیتا تھا اور سوا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عبد اللہ بن رواحہ کے ہمارے مین کوئی روزہ دار نہ تہا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر طاقت ہو
تو روزہ رکہنا افضل ہے **عن سلمة** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کانت له حمولة یاوی الی
شبع فلیصم رمضان حیث ادرکه **ترجمہ** سلمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکے پاس ایسے سواری
ہو کہ آسانی سے خاطر خواہ منزل کو پہونچا دیوے اور روز پیٹ بہر کر کہانا ملتا ہو تو اوسکو چاہیے کہ جہان رمضان کا مہینا
آجاوے وہین روزہ رکہے **ف** یہہ حکم استحباب اور فضیلت کے لیے ہے ورنہ جائز ہے سب علما کے نزدیک سفر مین افطار کرنا
اگرچہ مشقت نہو راحت ہو کیونکہ اللہ تعالی کا کلام مطلق ہے **فمن کان منکم مریضا او علی سفر فعدة من ایام اخر**
باب متی یفطر المسافر اذا خرج جب مسافر سفر کو نکلے تو کہان سے افطار کری **عن عبید** قال جعفر
بن جبر قال کنت مع ابی بصرة الغفاری صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفینة من الفسطاط
فی رمضان فرفع ثم قرب غداءه قال جعفر فی حدیثه فلم یجاوز البیوت قال ابو بصرة اترغب
عن سنة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال جعفر فی حدیثه اکل **ترجمہ** جعفر بن جبر سے روایت ہے مین
ابو بصرہ غفاری کے ساتہہ تہا جو صحابی تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک کشتی مین جب فسطاط سے نکلے (فسطاط
اوس شہر کو کہتے ہین جہان لوگونکا ہجوم ہو) رمضان کے مہینے مین جب وہ کشتی پر بیٹہے تو صبح کا کہانا آیا ابہی شہر کے
گہرون سے آگے نہین بڑہے تہے کہ انہون نے دسترخوان منگوایا اور مجہسے بہی کہا آؤ کہاؤ مین نے کہا ہم شہر کے گہرون
کو نہین دیکہتے ابو بصرہ نے کہا کیا تو نفرت کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے پہر انہون نے کہایا **ف**
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب سفر کو نکلے تو قصر اور افطار شروع کردے اگرچہ بالکل شہر کی آبادی سے پار نہ ہوا ہو **باب**
مسیرة ما یفطر فیه کتنی مسافت مین روزہ افطار کرے **عن منصور** الکلبی ان دحیة بن خلیفة خرج
من قریة من دمشق مرة الی قدر قریة عقبة من فسطاط وذلک ثلثة امیال فی رمضان ثم انه
افطر وافطر معه ناس وکره اخرون ان یفطروا فلما رجع الی قریته قال واللہ لقد رأیت الیوم
امرا ما کنت اظن انی اراه ان قوما رغبوا عن هدی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم واصحابه
یقول ذلک للذین صاموا ثم قال عند ذلک اللهم اقبضنی الیک **ترجمہ** منصور کلبی سے روایت ہے کہ
دحیہ بن خلیفہ ایک بار دمشق کے گانون سے اتنی دور گئے جیسے عقبہ فسطاط سے (اور یہ تین میل ہے) رمضان مین تو انہون
نے افطار کیا اور اون کے ساتہہ اور لوگون نے بہی افطار کیا مگر بہت سے لوگون نے (اتنی کم مسافت مین) افطار کو برا جانا
جب دحیہ اپنے گانون کو لوٹ کر آئے انہون نے کہا قسم خدا کی مین نے آج وہ بات دیکہی جسکا مجہے دیکہنے کا گمان نہ تہا کہ لوگون
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے سے نفرت کی اور اون کے اصحاب کے طریقے سے مراد وہ لوگ تہے جنہون نے روزہ
رکہا تہا بعد اوسکے کہا یا اللہ اب تو مجہکو اپنے پاس بلالے (اوس زمانے سے پناہ مانگی جس مین لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کی سنت پر عمل چھوڑ دیا اور اوسکی خلاف کرنا بہتر سمجھی **باب** من یقول صمت رمضان کلہ یہ کہنا
نہ چاہیے مین نے پوری رمضان بہر روزہ رکھی **عن** ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا
یقولن احدکم انی صمت رمضان کلہ وقمتہ فلا ادری اکرہ التزکیۃ وقال لابد من نومۃ او
رقدۃ **ترجمہ** ابی بکرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے یہہ نہ کہے مین نے
رمضان بہر روزہ رکھے اور عبادت کی کیونکہ آخر کچہ سویا ہی ہوگا (راوی نے کہا آپ نے برا جانا اپنی خوبی بیان
کرنا دوسرے یہ کہ اس مین تفاخر اور کبر ہے شاید وہ روزہ اور عبادت قبول نہ ہوئی ہو تو دعوی کرنا بیکار ہی دوسرے
یہہ کہ غلط بھی ہے اس لیے کہ رمضان بہر عبادت اور روزہ غیر ممکن ہے آخر کچہ سویا لیٹا آرام بھی کیا ہوگا) **باب**
فی صوم العیدین عید الفطر اور اضحی کے دن روزہ رکھنا **عن** ابی عبید قال شہدت العید مع العمر
فبدأ بالصلوۃ قبل الخطبۃ ثم قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن صیام الھذین
اما یوم الاضحی فتاکلون من لحم نسککم واما یوم الفطر فطرکم من صیامکم **ترجمہ** ابی عبید سے
روایت ہی مین عید مین حضرت عمر کے ساتھہ حاضر ہوا تو خطبہ سے پہلے نماز عید کی پڑہی پہر حضرت عمر نے کہا کہ منع کیا ہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو دن کے روزہ رکھنے سے (یعنی ایک تو عید کے دن دوسرے رمضان کی عید کے
دن) لیکن بقر عید کا دن تو قربانی کے گوشت کہانیکا دن ہی اور فطر کا دن روزون سے افطار کا دن ہے **ف** ان
دو دن مین روزہ رکھنا حرام ہے ایسطرح ایام تشریق یعنی ۱۱ - ۱۲ - ۱۳ - ذیحجہ کو روزہ رکھنا جائز نہین ہی - اور بعضے
علما کے نزدیک صوم الدہر یعنے سدا روزہ رکھنا مکروہ ہے بلکہ ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا جسکو صوم
داؤدی کہتے ہین افضل ہے **عن** ابی سعید الخدری قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صیام
یومین یوم الفطر ویوم الاضحی وعن لبستین الصماء وان یحتبی الرجل فی الثوب الواحد وعن الصلوۃ
فی ساعتین بعد الصبح وبعد العصر **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
منع فرمایا دو دن کے روزہ رکھنے سے ایک تو عید الفطر کے دن اور ایک عید قربان کے دن اور کپڑا ایسا لپیٹ کر اوڑھنے
سے کہ ہاتہہ نکالنی کی گنجایش نہ رہی اور ایک کپڑا اپنے گوٹ مار بیٹھنے سے (کیونکہ اس مین ستر کھلنے کا خوف ہے) اور دو وقت
نماز پڑہنے سے ایک فجر کی بعد (جبتک آفتاب نہ نکلے) دوسرے عصر کے بعد (جب تک آفتاب غروب نہ ہو) **باب**
صیام ایام التشریق ایام تشریق - ۱۱ - ۱۲ - ۱۳ - ذیحجہ کو روزہ رکھنا **عن** ابی المرۃ مولی ام ھانی انہ دخل
مع عبد اللہ بن عمرو علی ابیہ عمرو بن العاص فقرب الیہما طعاما فقال کل قال انی صائم فقال عمرو
کل فھذہ الایام التی کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرنا بافطارنا وینہی عن صیامہا
قال مالک وھی ایام التشریق **ترجمہ** ابی مرہ سے روایت ہی جو مولی العتیق (آزاد کیے ہوئے غلام) ام ہانی کے ہین وہ

عبداللہ بن عمرو بن العاص کے پاس گئے اونہون نے کہا ناسا منے کیا اور عبداللہ بن عمرو سے
کہا کہا وا اونہون نے کہا مین روزہ دار ہون عمرو بن العاص نے کہا کہ کہا و کیون کیہا ایسے دن ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اندنون ہم کو روزہ توڑنیکا حکم فرمایا اور اندنون مین روزہ رکھنے سے منع کیا - امام مالک نے کہا مراد ان
دنون سے ایام تشریق ہین یعنے گیارہوین بارہوین تیرہوین تاریخ ذیحجہ کی **عن** عقبة بن عامر قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم یوم عرفة ویوم نحر وایام التشریق عیدنا اهل الاسلام وهی ایام اکل وشرب
ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفے کا دن اور بقرعید کا دن اور ایام تشریق
کے اہل اسلام کے عید کے دن ہین اور یہ دن کہانے پینے کے ہین **ف** تو ایام تشریق مین اختلاف ہے بعضون کے نزدیک
اگر اندنون مین روزہ رکھے گا درست ہی نہ ہوگا اور یہی قول جدید ہی شافعی کا اور ابوحنیفہ کا اور بعضون کے نزدیک درست
ہوگا **باب** الذهی ان یخص یوم الجمعة بصوم اکیلی جمعے کے روز روزہ رکھنا کیسا ہی
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یصم احدکم یوم الجمعة الا ان یصوم قبله بیوم او بعده
ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی اکیلے جمعے کے دن کو خاص
کرکے روزہ نہ رکھے بلکہ اوسکے ساتھ جمعہ کے اگلے دن کو یا اوسکے پچھلے دن کو بھی ملا لیوے (یعنے جمعہ کے ساتھ جمعرات کا یا ہفتہ
کا بھی رکھہ لیوے اکیلا ایک روز جمعہ کا نہ رکھے) یہ مکروہ **باب** الذهی ان یخص یوم السبت بصوم ہفتے کے
دن روزہ نہ رکھنا **عن** عبدالله بن بسر السلمی عن اخته وقال یزید الصماء ان النبی صلی الله علیه وسلم قال
لا تصوموا یوم السبت الا فیما افترض علیکم وان لم یجد احدکم الا لحاء عنب او عود
شجرة فلیمضغه ترجمہ عبداللہ بن بسر سے روایت ہی اونہون نے اپنی بہن صماء سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا متابعہ رکھو ہفتے کے روز مگر فرض روزہ اور اگر تم مین سے کسیکو ہفتے کے دن کچھ نہ ملے مگر چھلکا انگور کا یا لکڑی
درخت کی تو اوسی کو چبا لیوے (اور روزہ افطار کرے) ابوداؤد نے کہا یہ حدیث منسوخ ہے (جویریہ کی حدیث سے جو
اگلی آتی ہے امام مالک نے کہا یہ حدیث غلط ہی اور کذب ہے مگر ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہی **باب** الرخصة
فی ذلک ہفتے کے دن روزہ رکھنے کی اجازت **عن** جویریة بنت الحارث ان النبی صلی الله علیه وسلم دخل
علیها یوم جمعة وهی صائمة قال اصمت امس قالت لا قال تریدین ان تصومی غدا قالت لا قال
فافطری ترجمہ جویریہ بنت الحارث سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے پاس جمعہ کے دن آئے اور وہ روزہ
دار تہین آپ نے جویریہ سے فرمایا کیا تو نے روزہ کل بھی رکھا تہا اوسنے کہا نہین آپ نے فرمایا کیا تو کل کو روزہ رکھنا چاہتی
ہے اوسنے کہا نہین آپ نے فرمایا پھر تو روزہ افطار کر ڈال (اس سے ہفتے کا روزہ درست ہوا) **عن** ابن شهاب انه کان
اذا ذکر له انه نهی عن الصیام یوم السبت یقول ابن شهاب هذا حدیث حمص ترجمہ ابن شہاب سے روایت

ہے جب اون سے کوئی کہتا کہ ہفتے کے دن روزہ منع ہے وہ ہے بھی یہ حدیث حمصی ہے یعنے ضعیف ہے اہل مدینہ اوسکو نہین جانتے **عن** الاوزاعی قال مازلت له کاتما حتی رایته انتشر یعنی حدیث ابن بسر هذا فی صوم یوم السبت **ترجمہ** اوزاعی سے روایت ہے وہ کہتے تھے مین عبداللہ بن بسر کی حدیث کو چھپاتا رہا یہان تک کہ مین نے دیکھا وہ مشہور ہوگئی۔ مالک نے کہا یہ حدیث جھوٹ ہے **باب** فی صوم الدھر ہمیشہ روزہ رکھنا کیسا ہے **عن** ابی قتادۃ ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یارسول اللہ کیف تصوم فغضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قوله فلما رای ذلک عمر قال رضینا باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا نعوذ باللہ من غضب اللہ وغضب رسوله فلم یزل عمر یردد ها حتی سکن غضب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یارسول اللہ کیف بمن یصوم الدھر کله قال لا صام ولا افطر قال مسدد لم یصم ولم یفطر او ما صام ولا افطر وثنی غیلان قال یارسول اللہ کیف بمن یصوم یومین ویفطر یوما قال او یطیق ذلک احد قال یارسول اللہ فکیف بمن یصوم یوما ویفطر یوما قال ذاک صوم داؤد قال یارسول اللہ فکیف بمن یصوم یوما ویفطر یومین قال وددت انی طوقت ذلک ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ثلث من کل شهر ورمضان الی رمضان فهذا صیام الدھر کله وصیام عرفة انی احتسب علی اللہ ان یکفر السنة التی قبله والسنة التی بعده وصوم یوم عاشورا انی احتسب علی اللہ ان یکفر السنة التی قبله **ترجمہ** ابوقتادہ سے روایت ہے کہ حضرت کے پاس ایک شخص آیا اور کہا کہ تم کسطرح روزہ رکھا کرتے ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے اس کہنے سے غصہ ہوئے حضرت عمر نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غصہ کو دیکھا تو کہا کہ راضی ہوئے ہم اللہ کے ساتھہ اوسکو رب ہونے پر اور اسلام کے ساتھہ دین ہونے پر اور محمدؐ کے ساتھہ نبی ہونے پر اور ہم پناہ مانگتے ہین اللہ کے ساتھہ اللہ کے غضب سے اور اوسکے رسول کے غضب سے پھر کہتے ہے عمر بار بار اسی کلمہ کو یہان تک کہ حضرت کا غصہ تھم گیا پھر حضرت عمر نے پوچھا کہ یارسول اللہ اس شخص کا کیا حال ہے جو ہمیشہ روزہ رکھے آپ نے فرمایا اوس شخص نے نہ افطار کیا نہ روزہ رکھا (مسدد کی روایت مین لم یصم ولم یفطر ہے جسکے معنے یہی ہین) پھر حضرت عمر نے کہا کہ یارسول اللہ اوس شخص کا کیا حال ہے کہ دو دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے حضرت نے فرمایا کیا کوئی اسکی طاقت رکھتا ہے عمرؓ نے کہا یارسول اللہ اوس شخص کا کیا حال ہے جو ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے آپ نے فرمایا یہہ روزہ حضرت داؤد علیہ السلام کا ہے پھر عمر نے کہا کہ یارسول اللہ اوس شخص کا کیا حال ہے کہ ایک دن روزہ رکھے اور دو دن افطار کرے آپ نے فرمایا مین اسکو چاہتا ہون کہ اسکی مین بھی طاقت دیا جاؤن اور آپ نے فرمایا کہ ہر مہینے کے تین روزے اور رمضان سے رمضان تک یہہ ہمیشہ کے روزے ہین یعنی ثواب انکا ایسا ہوتا ہے جیسے ہمیشہ روزہ رکھنیکا اور عرفہ کے دن کا روزہ۔ یعنے جو نکرنیوالے کے واسطے مین اللہ سے امید رکھتا ہون کہ اوسکے ایک برس پہلے کے اور ایک برس

پچھلے کے گناہ بہاڑدی۔ یعنی گناہ کرنے سے اوس سال مین بچاوے یا اگر گناہ ہوجاوین تو بخشے جاوین اور عاشورہ کے دن کا روزہ رکھنا اللہ سے اُمید رکھتا ہون کہ ایک برس پہلے کے گناہ بہاڑدی **ف** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسواسطے غصے ہوئے کہ اوس نے اپنی لیاقت سے بڑہ کر سوال کیا اوسکو چاہیے تہا یہ پوچہنا کہ یارسول اللہ مین کیونکر روزے رکہون اور یہ جو حضرت نے فرمایا کہ نہ اوس نے روزے رکہے نہ افطار کیا مطلب اسکا یہ ہے کہ نہ روزون کا ثواب اوسے حاصل ہوا نہ افطار کا مزا مگر مراد اس سے بھی ہے کہ سال بہر روزے رکہے عیدین اور ایام تشریق مین بھی افطار نہ کرے اور جو ایام ممنوعہ مین افطار کرے تو کچہ قباحت نہین اور بعضون کے نزدیک جب بھی مکروہ ہے **عن** ابی قتادۃ بھذا الحدیث زاد قال یارسول اللہ ارأیت صوم یوم الاثنین والخمیس قال فیہ ولدت وانزل علی القرآن **ترجمہ** ابوقتادہ سے دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے حضرت عمر نے کہا یارسول اللہ کیا پیر کے اور جمعرات کے دن روزہ رکہنا کیسا ہے آپنے فرمایا پیر ہی کو تو مین پیدا ہوا اور اوسدن مجہپر قرآن اوترا **ف** تو آپ نے پیر کے دن روزہ رکہنا بہتر جانا کیونکہ وہ دن مبارک ہے اپنی ولادت باسعادت کا روزہ ہے **عن** عبداللہ بن عمرو بن العاص قال لقینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الم احدث انک تقول لاقومن اللیل ولاصومن النہار قال احسبہ قال نعم یارسول اللہ قد قلت ذاک قال فقم ونم وصم وافطر وصم من کل شہر ثلاثۃ ایام وذاک مثل صیام الدہر قال قلت یارسول اللہ انی اطیق افضل من ذلک قال فصم یوما وافطر یومین قال قلت انی اطیق افضل من ذلک قال فصم یوما وافطر یوما وھو عدل الصیام وھو صیام داؤد قلت انی اطیق افضل من ذلک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا افضل من ذلک **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجہسے ملے اور فرمایا مجہکو خبر ملی ہے کہ تم کہتے ہو مین رات بہر عبادت کرونگا اور دن بہر روزہ رکہونگا عبداللہ نے کہا ہان بیشک یارسول اللہ مین نے یہ کہا آپنے فرمایا عبادت بھی کرا ور سو بھی اور روزہ رکہہ اور افطار بھی کر ہر مہینے مین تین دن روزے رکہا کر (تیرہوین چودہوین پندرہوین کو بھی ایام بیض کہلاتے ہین) اور اسکا ثواب ہمیشہ روزے رکہنے کے برابر ہے مین نے کہا یارسول اللہ مین اس سے بہتر کی طاقت رکہتا ہون آپ نے فرمایا اچہا ایک دن روزہ رکہہ اور دو دن افطار کر مین نے کہا مین اس سے بہتر کی طاقت رکہتا ہون آپنے فرمایا اچہا ایک دن روزہ رکہہ اور ایک دن افطار کر اور یہ عمدہ روزہ ہے حضرت داؤد علی نبینا وعلیہ السلام کا مین نے کہا مین اس سے بہتر کی طاقت رکہتا ہون آپ نے فرمایا اس سے بہتر کچہ نہین ہے **ف** یعنی یہ برابر روزہ رکہی جانے سے بھی بہتر ہے اور دو دن روزہ اور ایک دن افطار کرنیسے بہی بہتر ہے کیونکہ سیر نفس کو نہ روزے کی عادت ہوتی ہے نہ افطار کی تو روزے مین سختی ہوتی ہے نفس پر اور جسقدر عبادت مین سختی ہو اوسی قدر ثواب ہے **باب** فی صوم اشہر الحرام حرام مہینون مین روزہ رکہنا **عن** مجیبۃ الباھلیہ عن ابیہا او عمہا انہ اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم انطلق فاتاہ بعد سنۃ وقد تغیرت

حالته وهيئته فقال يارسول الله اما تعرفني قال ومن انت قال انا الباهلي الذي جئتك عام
الاول قال فما غيرك وقد كنت حسن الهيئة قال ما اكلت طعاما الا بليل منذ فارقتك
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لم عذبت نفسك ثم قال صم شهر الصبر ويوما من كل
شهر قال زدني قال صم من الحرم واترك صم من الحرم واترك وقال باصابعه الثلاثة فضمها
ثم ارسلها **ترجمہ** مجیبہ نے اپنے باپ یا چچا سے روایت کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے راوی کو
باپ یا چچا کا نام معلوم نہین اور اسمین بھی اختلاف ہی کہ مجیبہ مرد ہی یا عورت) پھر چلے گئے بعد اوسکے ایک سال بعد
پھر آئے اور اونکا حال بدل گیا تھا شکل اور ہوگئی تھی انہون نے کہا یارسول اللہ آپ مجھکو پہچانتے ہین آپ نے فرمایا
تم کون ہو انہون نے کہا مین وہی باہلی ہون جو آپ پاس اگلے سال آیا تھا آپ نے فرمایا تمہاری شکل کیون بدل گئی ہر
وقت تو اچھی تھے اُنہون نے کہا مین جب سے آپ پاس سے گیا رات ہی کو کھانا کھایا کیا (یعنی برابر روزے رکھی گیا)
آپ نے فرمایا کیون تونے عذاب مین ڈالا اپنی جان کو بعد اوسکے فرمایا رمضان پھر روزی رکھ پھر ہر مہینے مین ایک دن
روزہ رکھا کر اُنہون نے کہا اس سے زیادہ کیجیے مجھی طاقت ہے آپ نے فرمایا ہر مہینے مین دو دن اُنہون نے کہا اس سے بھی
زیادہ کیجیے آپ نے فرمایا ہر مہینے مین تین دن انہون نے کہا اس سے زیادہ کیجیے آپ نے فرمایا حرام مہینون مین (ذیقعدہ
اور ذیحجہ اور محرم اور رجب) روزی رکھا کر اور چھوڑ دیا کر تین انگلیون سے اشارہ کیا آپ نے پہلے اونکو بند کیا پھر
کھولا (یعنی تین دن روزہ رکھ پھر تین دن افطار کر اسی طرح **باب** فی صوم المحرم محرم کے مہینے مین روزہ
رکھنا **عن** ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم افضل الصيام بعد شهر رمضان شهر
الله المحرم وان افضل الصلوة بعد المفروضة صلاة من الليل لم يقل قتيبة شهر قال رمضان
ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعد رمضان کے روزون کے بہترین روزے
اللہ کے مہینے کے ہین کہ وہ مہینہ محرم کا ہی اور بعد نماز فرض کے بہترین نمازون کی نماز ہے **ف** جسکو چاہے کہ
محرم مین جن جن تاریخون مین چاہے روزہ رکھے دسوین تاریخ عاشوری کا روزہ افضل ہی **عن** ابن عباس ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصوم حتى نقول لا يفطر ويفطر حتى نقول لا يصوم **ترجمہ**
ابن عباس سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسقدر روزی رکھتے تھے کہ ہم کہتے تھے کہ اب آپ افطار ہی
نکرینگے یعنی ہمیشہ روزہ ہی رکھا کرینگے اور کبھی آپ روزی رکھنا چھوڑ دیتے تو اسقدر ہم کہتے کہ اب آپ روزی نہ رکھینگے **ف**
یعنے نفل سے مشقت بھی لیتے اور اوسکو آرام بھی دیتے تاکہ مشقت کی عادت نہ ہوجاوے **باب** فی صوم شعبان شعبان
مین روزے رکھنا **عن** عائشة تقول كان احب الشهور الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يصومه شعبان نم
يصله برمضان **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی روزے رکھنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کے مہینے کو

بہت دوست رکھتے تھے پھر شعبان آپ رمضان سے ملا دیتے تھے کہ ایک دو دن پہلے رمضان سے
شروع کرتے حدیث عبید اللہ بن مسلم القرشی عن ابیہ قال سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
عن صیام الدھر فقال ان لاھلک علیک حقا صم رمضان والذی یلیہ و اربعا وخمیس
ثم انت قد صمت الدھر ترجمہ عبید اللہ بن مسلم القرشی نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ پوچھا میں نے
یا پوچھے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کے روزہ رکھنے سے تو آپ نے فرمایا کہ مقرر تجھ پر تیرے عیال کا حق
ہے تو رمضان کے روزے رکھ اور جو دن کہ رمضان سے متصل ہیں یعنے شعبان کے اور ہر دوشنبہ اور جمعرات کو تو اوس وقت
تو نے گویا ہمیشہ روزے رکھے ف بعضوں نے رمضان سے متصل کے معنے یہ کہے ہیں کہ شوال میں روزے رکھے جسکو
شش عید کہتے ہیں۔ باب فی ستۃ ایام من شوال شش عید کے روزے رکھنے کا بیان عن ابی ایوب صاحب
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من صام رمضان ثم اتبعہ بست من شوال فکانما صام الدھر
ترجمہ ابو ایوب صحابی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت ہے جسنے رمضان کے روزے رکھے اور اوسکے بعد
چھ روزے شوال کے رکھے گویا اوس نے ہمیشہ روزے رکھے ف امام نووی نے صحیح مسلم کی شرح میں کہا ہے کہ مذہب
شافعی اور احمد اور داؤد اور اونکے موافقوں کا یہی ہے کہ یہ چھ روزے رکھنا مستحب ہے اور دلیل اونکی یہی حدیث ہے
اور ان چھ روزوں سے برس دن کے روزوں کا ثواب ملنے کا یہ سبب ہے کہ برس کے تین سو ساٹھ دن ہوتے ہیں اور شرع میں
ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہے تو تیس دن رمضان کے اور چھ دن یہ شوال کے سب چھتیس ۳۶ دن ہوئے اور چھتیس دن کے
تین سو ساٹھ دن ہوئے پس اس حساب سے بعد رمضان کے شوال کے مہینے میں جو شخص چھ روزے رکھیگا اوسکو برس دن کے
روزوں کا ثواب حاصل ہوگا ف امام مالک نے جو ان روزوں کا انکار کیا ہے تو اس سبب سے کہ اونکو یہ حدیث نہیں پہنچی
اور نہ کبھی انکار نہ کرتے اہل حدیث کے نزدیک مستحب ہیں باب کیف کان یصوم النبی صلی اللہ علیہ وسلم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر روزے رکھتے تھے اوسکا بیان عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انھا قالت
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم حتی نقول لا یفطر و یفطر حتی نقول لا یصوم وما رایت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استکمل صیام شھر قط الا رمضان وما رایتہ فی شھر اکثر صیاما
منہ فی شعبان ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے سے یہاں تک رکھتے تھے کہ ہم
کہتے نہ افطار کرینگے اور افطار کرتے تو یہانتک کہ ہم کہتے روزے نہ رکھینگے اور کبھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں
دیکھا کہ آپ نے سوا رمضان کے مہینا بھر کسی مہینے کے روزے رکھے ہوں اور یہ بھی میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نے شعبان
کے سوا کسی مہینے میں اوس سے زیادہ روزے رکھے ہوں ف نفل روزوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عادت
تھی کہ کبھی کتنے دنوں تک متصل روزے رکھتے حتے کہ لوگوں کو گمان ہوتا کہ اب آپ افطار نہ کرینگے اور کبھی اتنا افطار کرتے کہ لوگ یہ

مہینے کہ روزے رکھتے عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعناہ زاد کان یصومہ الا قلیلا بل کان یصوم کلہ ترجمہ ابوہریرہ سے ایسا ہی مروی ہے جیسے عائشہ رضؓ کی حدیث مین ہے اتنا زیادہ ہے کہ آپ شعبان مین اکثر دنون مین روزے رکھتے تھے اور بہت کم ناغہ کرتے تھے بلکہ سارے شعبان مین روزے رکھتے تھے **باب** فی صوم الاثنین والخمیس پیر اور جمعرات کا روزہ عن مولی اسامۃ بن زید انہ انطلق مع اسامۃ الی وادی القری فی طلب مال لہ فکان یصوم یوم الاثنین ویوم الخمیس فقال لہ مولاہ لم تصوم یوم الاثنین ویوم الخمیس فقال ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصوم یوم الاثنین ویوم الخمیس وسئل عن ذلک فقال ان اعمال العباد تعرض یوم الاثنین ویوم الخمیس ترجمہ اسامہ بن زید کے مولے سے روایت ہے وہ اسامہ کے ساتھ گئے وادی القری تک اون کے اونٹ ڈھونڈ ہنے کو تو اسامہ پیر اور جمعرات کو روزہ رکھتے اون کے مولا نے کہا تم کیون ان دنون مین روزہ رکھتے ہو بوڑھے ضعیف ہو کر انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے تھے پیر اور جمعرات کو کئی بار لوگون نے آپ سے پوچھا اسکا باعث آپ نے فرمایا کہ بندون کے اعمال ان دنون مین سامنے لائے جاتے ہین **ف** پیش کئے جاتے ہین خداوند کریم کے سامنے تو بہتر ہے کہ ان دنون مین نیک عمل خدا کے سامنے جاوین دوسری حدیث مین ہے کہ رات کے عمل صبح کے عملون سے پہلے اور صبح کے عمل شام کے عملون سے پہلے اوسکے سامنے پیش کئے جاتے ہین ممکن ہے کہ یہ ہفتہ واری پیشی ہو روزانہ کے بعد اور شعبان مین سالانہ پیشی ہو **باب** فی صوم العشر ذی الحجہ کے دسون تاریخ تک روزے رکھنا عن بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم تسع ذی الحجۃ ویوم عاشورا وثلاثۃ ایام من کل شہر اول اثنین من الشہر والخمیس ترجمہ بعضے بی بیون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے تھے نو دن شروع ذی الحجہ کے اور عاشورا کے دن اور ہر مہینے کے تین دن نو چندی پیر اور جمعرات کو **ف** احمد اور نسائی کی روایت مین ہے کہ نو چندی پیر اور دو جمعراتون مین تاکہ تین روزے پورے ہون یا ۱۳-۱۴-۱۵ تاریخ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من ایام العمل الصالح فیہا احب الی اللہ من ھذہ الایام یعنی ایام العشر قالوا یا رسول اللہ ولا الجہاد فی سبیل اللہ قال ولا الجہاد فی سبیل اللہ الا رجل خرج بنفسہ ومالہ فلم یرجع من ذلک بشئی ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی نیک عمل کسے دن مین اتنا اللہ جل جلالہ کو پسند نہین ہے جتنا ان دنون مین پسند ہے یعنی ذی الحجہ کے دس دنون مین (شروع سے دسوین تاریخ تک) لوگون نے کہا یا رسول اللہ جہاد بھی نہین آپ نے فرمایا جہاد بھی نہین مگر وہ جہاد جسمین آدمی اپنا مال اور جان لیکر نکلے پھر کچھ پھیر کر نہ لاوے راہ مین شہید ہو جاوے مال بھی لٹ جاوے تو البتہ ان دنون کی عبادت کے برابر ہوگا اسی واسطے لوگون نے کہا ہے جو آدمی

بہادر سے عاجز ہو وہ حج کرے واللہ اعلم **باب** فی فطر العشر ذی الحجہ کے دس دنوں میں روزے نہ رکھنا **عن** عائشۃ قالت ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صائما العشر قط **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی میں نے نہیں دیکھا کہ بقرعید کے دس دن آپ نے برابر روزہ رکھا ہو **ف** مراد اس سے دس دن اول بقرعید کے ہیں اور ایک روایت میں آیا ہے کہ روزہ رکھنا ہر روز ان دس دنوں میں یعنی سوائے دسویں کے نویں تک ثواب ہے برابر روزہ برس کے اور قیام کرنا اوس کے ہر شب میں برابر ہے قیام شب قدر کے پس مراد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس حدیث سے یہ ہے کہ حضرت عائشہ نے اپنے علم کی نفی کی کہ میں نے نہیں دیکھا نہ دیکھنا حضرت عائشہ کا دلیل نہیں اس پر کہ حضرت سے نہ کہا ہو اور یا یہ احتمال ہے کہ حضرت نے ثواب روزہ رکھنے اندونوں کا فرمایا اور آپ کو اتفاق روزہ رکھنے کا نہیں ہوا **باب** فی صوم عرفۃ بعرفۃ عرفے کے دن عرفات میں روزہ نہ رکھنا **عن** عکرمۃ قال کنا عند ابی ھریرۃ فی بیتہ فحدثنا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن صوم یوم عرفۃ بعرفۃ **ترجمہ** عکرمہ سے روایت ہے کہ ہم ابی ہریرہ کے گھر میں بیٹھے تھے اونکے پاس تو ابی ہریرہ نے ہم سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے عرفات میں **ف** اسلیے کہ ضعف سے وہاں کے افعال میں قصور ہوگا **عن** ام الفضل بنت الحرث ان ناسا تماروا عندھا یوم عرفۃ فی صوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال بعضھم ھو صائم وقال بعضھم لیس بصائم فارسلت الیہ بقدح لبن وھو واقف علی بعیرہ بعرفۃ فشرب **ترجمہ** ام الفضل بنت الحرث سے روایت ہے کہ لوگ اوکے پاس جھگڑنے لگے عرفہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ کی بقدمہ میں تو بعضوں نے کہا کہ حضرت روزے سے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ نہیں میں نے ایک دودھ کا پیالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا اور آپ اپنے اونٹ پر کھڑے تھے عرفات میں تو آپ نے دودھ پی لیا (معلوم ہوا آپ روزے سے نہ تھے) **باب** فی صوم یوم عاشوراء عاشورا کے دن روزہ رکھنا **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان یوم عاشوراء یوما یصومہ قریش فی الجاھلیۃ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصومہ فی الجاھلیۃ فلما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ صامہ وامر بصیامہ فلما فرض رمضان کان ھو الفریضۃ وترک عاشوراء فمن شاء صامہ ومن شاء ترکہ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے انہوں نے کہا عاشورا (دسویں تاریخ محرم کی مقبول مشہور اور صحیح اور بعضوں نے کہا نویں تاریخ بعضوں نے کہا گیارہویں) وہ دن تھا جس میں لوگ روزہ رکھتے تھے جاہلیت میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی زمانہ جاہلیت میں اسدن روزہ رکھتے جب آپ مدینے میں تشریف لائے تو آپ نے عاشورا کے دن روزہ رکھا اور لوگوں کو اوسدن روزہ رکھنے کا حکم کیا پھر جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو فرض روزے رمضان کے رہے اور عاشورا چھوڑ دیا گیا اب جسکا جی چاہے عاشورا کے دن روزہ رکھے جسکا جی چاہے نہ رکھے **ف** مگر رکھنا مسنون یا مستحب ہے باجماع علمای اہل سنت

قال کان یوما عاشوراء تصومه فی الجاهلیة فلما نزل رمضان قال رسول الله صلی الله علیه وسلم هذا یوم من ایام الله فمن شاء صامه ومن شاء ترکه ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ ایام جاہلیت مین عاشورہ کے دن ہم روزہ رکھتے تھے پھر جب رمضان فرض ہوا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہہ دن اللہ کے دنون مین ایک دن ہے جو چاہے اسمین روزہ رکھے اور جو چاہے چھوڑدی (یعنے عاشورا مین) عن ابن عباس قال لما قدم النبی صلی الله علیه وسلم المدینة وجد الیهود یصومون عاشوراء فسئلوا عن ذلک فقالوا هذا الیوم الذی اظهر الله فیه موسی علی فرعون ونحن نصومه تعظیما له فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم نحن اولی بموسی منکم وامر بصیامه ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین آئے تو عاشورا کے دن یہودیون کو روزہ رکھی ہوئی پایا تو آپ نے یہودسے اوسدن کے روزے کا سبب پوچھا تو یہود نے کہا اسدن مین اللہ نے موسے کو فتح دیا فرعون پر اور ہم روزہ رکھتے ہین اُسکی تعظیم کیواسطے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم تم سے زیادہ نزدیک ہین موسے کے ساتھہ اور حکم فرمایا روزہ رکھنیکا اُس روز عن عبد الله بن عباس یقول حین صام النبی صلی الله علیه وسلم یوم عاشوراء وامر بصیامه قالوا یا رسول الله انه یوم تعظمه الیهود والنصاری فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم فاذا کان العام المقبل صمنا یوم التاسع فلم یات العام المقبل حتی توفی رسول الله صلی الله علیه وسلم ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا عاشورہ کے دن اور ہم کو حکم کیا اوسدن کے روزہ رکھنیکا صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہہ تو وہ روز ہے کہ جسکی تعظیم یہود اور نصاری کرتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مین سال آیندہ تک زندہ رہا تو اگلے سال نوین کو روزہ رکھونگا پھر سال آیندہ آنے سے پیشتر آپ کے وفات ہوگئی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عاشورا کا روزہ نوین تاریخ محرم کے چاہیے عن الحکم بن الاعرج قال اتیت ابن عباس وهو متوسد ردائه فی المسجد الحرام فسالته عن صوم یوم عاشوراء فقال اذا رایت هلال المحرم فاعدد فاذا کان یوم التاسع فاصبح صائما فقلت کذا کان محمد صلی الله علیه وسلم یصوم فقال کذلک کان محمد صلی الله علیه وسلم یصوم ترجمہ حکم بن اعرج سے روایت ہے مین ابن عباس پاس آیا وہ اپنی چادر پر تکیہ لگائے ہوئے مسجد حرام مین بیٹھے تھے مین نے اون سے عاشورہ کے روزے کو پوچھا انہون نے کہا جب تو محرم کا چاند دیکھہ تو شمار کرنا شروع کر جب نوین تاریخ ہو تو روزہ رکھہ مین نے کہا کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسدن روزہ رکھتے تھے اُنہون نے کہا ہان محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسدن روزہ رکھتے تھے ف مگر یہہ حدیث پہلے روایت کے خلاف ہے اسی واسطے جمہور صحابہ اور تابعین کے نزدیک عاشورا محرم کی دسوین تاریخ ہے **باب فی فضل صوم عاشورا**

کے روزے کی تاکید — عن عبدالرحمن بن مسلمة عن عمه ان اسلم اتت النبی صلی الله علیه وسلم فقال صمتم یومکم هذا قالوا لا قال فاتموا بقیة یومکم واقضوه ترجمہ عبدالرحمن بن مسلمہ نے اپنے چچا سے روایت کیا کہ قبیلہ اسلم کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے پوچھا تم نے اس دن (عاشورہ کا) روزہ رکھا انہوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا اچھا جسقدر دن باقی ہے اوسکو پورا کرو پھر اسکی قضا کرو (شاید یہ جب حکم دیا کہ عاشورا کا روزہ فرض تھا) **باب** فی صوم یوم وفطر یوم ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا

عن عبدالله بن عمرو قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم احب الصیام الی الله تعالی صیام داؤد واحب الصلوة الی الله تعالی صلاة داؤد کان ینام نصفه ویقوم ثلثه وینام سدسه وکان یفطر یوما ویصوم یوما ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا سب روزوں مین اللہ کے نزدیک حضرت داؤد علی نبینا وعلیہ السلام کے روزے پسند ہین اور سب نمازون مین اون کی نماز اللہ کو زیادہ پسند وہ پہلی آدہی رات تک سوتے تہے پھر تہائی رات عبادت کرتی تھے پھر چٹہا حصہ رات سوتے تہے اور ایک دن روزہ رکہتے اور ایک دن افطار کرتے (اسی کو صوم داؤدی کہتے ہین) **باب** فی صوم الثلاث من کل شهر ہر مہینے مین تین روزے رکہنا

ف تیرہوین چودہوین پندرہوین جنکو ایام بیض کہتے ہین یا شروع مہینے پہلے دوسری تیسری کو

عن ملحان القیسی قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یامرنا ان نصوم البیض ثلاث عشرة واربع عشرة وخمس عشرة قال وقال هن کهیئة الدهر ترجمہ ملحان القیسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو حکم کرتے تہے کہ ایام بیض کے روزے رکہین — ۱۳ تیرہوین ۱۴ چودہوین — ۱۵ — پندرہوین — آپ نے فرمایا یہ ہمیشہ روزے رکہنے کے برابر ہے (بیض جمع ابیض کی اندنون مین رات کو چاندنی کی سفیدی ہوتی ہے اسواسطے انکو ایام بیض کہتے ہین

عن عبدالله قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصوم یعنی من غرة کل شهر ثلاثة ایام ترجمہ عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے کے شروع سے تین روزے رکہتے (یعنے پہلی دوسری تیسری تاریخ کو) **باب** من قال الاثنین والخمیس پیر اور جمعرات کو روزے رکہنے کا بیان

عن حفصة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصوم ثلاثة ایام من شهر الاثنین والخمیس والاثنین من الجمعة الاخری ترجمہ ام المؤمنین حفصہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہینے مین تین روزے کہتے تہے ایک تو پہلے پیر اور پہلی جمعرات مین پہر ایک اور پیر مین دوسرے ہفتے کے (سب تین روزے ہوئے)

عن هنیدة الخزاعی عن امه قالت دخلت علی ام سلمة فسالتها عن الصیام فقالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یامرنا ان نصوم ثلاثة ایام من کل شهر اولها الاثنین والخمیس ترجمہ ہنیدہ خزاعی نے اپنی ماں سے روایت کیا اوس نے کہا کہ مین ام سلمہ کے پاس گئی اور ان سے روزون کو پوچھا تو اونہون نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھکو حکم کرتے تہے کہ ہر مہینے مین تین دن روزے رکہون پہلا

اون مین پیر کا دن یا جمعرات کا ہو **ف** یعنے نوچندی جمعرات اور نوچندی پیر کو روزے رہے پہلے اور رکھہ لے **باب**
من قال لا یبالی من ایّ الشہر جس نے کہا مہینے مین تین روزے جن دنون مین چاہے کہے **عن معاذۃ** قالت قلت
لعائشۃ اکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم من کل شہر ثلاثۃ ایام قالت نعم قلت من ای
شہر کان یصوم قالت ما کان یبالی من ای ایام الشہر کان یصوم **ترجمہ** معاذہ سے روایت ہے کہ اونے حضرت
عائشہ سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے مین تین دن روزہ رکھا کرتے تھے اونھون نے کہا کہ ہان پھر مین نے
پوچھا کہ مہینے مین کون سے دنون مین کہتے تھے حضرت عائشہ نے کہا کسی دن کے پروا نہ کرتے تھے مہینے مین جسدن چاہتے
رکھہ لیتے (یعنے کوئی ایام خاص مقرر نہ تھے) **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر مہینے مین تین روزے کافی ہین جب چاہے
رکھہ لے کچھ قید تیرہوین چودہوین پندرہوین کی نہین لیکن اکثر حدیثین اور آثار دنون مین بھی واقع ہوئے ہین پس وہ
افضل ہین اور اور بھی کتنی طرحین آئی ہین جو اوپر بیان ہوچکین اب رکھنے والی کو اختیار ہے جسپر چاہے عمل کرے **باب**
النیۃ فی الصیام روزے مین نیت کرنا ضرور ہے **عن حفصۃ** زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال من لم یجمع الصیام قبل الفجر فلا صیام لہ **ترجمہ** ام المؤمنین حفصہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے فجر ہونے سے پہلے روزے کی نیت نہ کی اوسکا روزہ درست نہ ہوگا
ف یہ فرض روزے مین ہے **باب** فی الرخصۃ ذلک روزے مین نیت ضرور نہ ہونا **عن عائشۃ** رضی اللہ عنہا
قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل علی قال ھل عندکم طعام فاذا قلنا لا قال انی
صائم ثم زارنا یوما اخر فقلنا یا رسول اللہ اھدی لنا حیس فخبأنا لک قال
ادنیہ قال طلحۃ فاصبح صائما وافطر **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب
میرے پاس آتے تو پوچھتے کیا تمہارے پاس کچھ کہانیکی چیز ہے جب ہم کہتے کچھ نہین تو آپ فرماتی مین روزے سے ہون وکیے
زیادہ کیا ایک دن آپ ہمارے پاس آئے ہم نے کہا یا رسول اللہ ہمارے پاس تحفہ آیا حیس کا (حیس ایک کہانا ہے عرب مین کھجور
اور گھی اور پنیر ملاکر بناتے ہین) تو ہم نے رکھہ چھوڑا ہے آپ کیلیے آپ نے فرمایا کہان ہی لاؤ طلحہ نے کہا آپ صبح کو روزے
کی نیت کرچکے تھے لیکن آپ نے روزہ توڑ ڈالا (کیونکہ نفل تھا) **عن ام ھانی** قالت لما کان یوم الفتح فتح مکۃ
جاءت فاطمۃ فجلست علی یسار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وام ھانی عن یمینہ قالت فجاءتہ
الولیدۃ بانا فیہ شراب فتناولتہ فشربہ ثم ناولہ ام ھانی فشربت منہ فقالت یا رسول اللہ
لقد افطرت وکنت صائمۃ فقال لھا اکنت تقضین شیئا قالت لا قال فلا یضرک ان کان تطوعا
ترجمہ ام ہانی سے روایت ہے کہ جب فتح مکہ کا دن ہوا تو حضرت فاطمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائین طرف آکر
بیٹھین اور ام ہانی حضرت کے داہنی طرف تھین پس ایک لونڈی ایک برتن لیکر آئی اوس مین کچھ پینے کی چیز تھی لونڈی نے
حضرت فاطمہ کو دیا

وہ برتن حضرت کو دیا حضرت نے اوسمین سے پیا اور وہ برتن حضرت اُم ہانیکو دیا تو اُم ہانی نے بھی اوسمین سے پیا اور کہا یارسول اللہ مین نے افطار کیا کیونکہ مین روزہ دار تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو کچھ قضا کرتی تہی رعینی روزہ قضا رمضان کا یا نذر کا تہا کہا کہ نہین آپنے فرمایا اگر روزہ نفل ہو تو تجھکو کچھ ضرر نہین کرتا **ف** یعنی کچھ گناہ نہین ہوا اب اختلاف ہی کہ قضا نفل روزہ کی جب اوسکو توڑ ڈالی کرنا ضرور ہی یا نہین کثیر کے نزدیک قضا ضرور ہے اور یہی صحیح ہے کیونکہ دوسری حدیث مین ہی اسکی عوض مین ایک روزہ رکہو **باب** من رأی علیہ القضاء جن لوگون کے نزدیک نفل روزہ توڑنیسے قضا واجب ہوگی اون کی دلیل **عن عائشۃ** قالت اھدی لی ولحفصۃ طعاما وکنا صائمتین فافطرنا ثم دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا لہ یارسول اللہ انا اھدیت لنا ھدیۃ فاشتہینا ھا فافطرنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا علیکما صوما مکانہ یوما اخر **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ میری اور حفصہ کے واسطے کہانیکا حصہ آیا اور ہم دونون روزہ دار تہے تو ہمنے روزہ کہولڈالا اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو ہم نے کہا یارسول اللہ ہماری پاس ہدیہ آیا اوسکے کہانے کو ہمارا جی چاہا تو ہم نے روزہ توڑ ڈالا آپنے فرمایا کچھ قباحت نہین اسکی بدلے ایک روزہ رکہ لینا **ف** یعنی روزہ توڑنے مین تمپر گناہ نہین ہوا اب اوسکا تدارک یہہی کہ اوس روزی کی قضا کر لینا یہ قول ابو حنیفہ اور مالک اور اہل حدیث کا ہے اور شافعی اور احمد اور اسحاق کے نزدیک قضا واجب نہین بلکہ مستحب ہے چاہی قضا کری چاہی نہ کرے کیونکہ دوسری حدیث مین ہی نفل روزہ رکہنے والا اپنی نفس کا مختار ہے یعنی چاہے روزہ قائم رکہے چاہے توڑ ڈالے امام مالک اور ابو حنیفہ یہ جواب دیتے ہین کہ یہ حدیث ہمارے مذہب کے منافی نہین کیونکہ مختار ہونے کے یہ معنی ہین کہ روزہ رکہنی یا توڑ ڈالنے مین اوسکو اختیار ہی اور اس سے یہ نہین نکلتا کہ اوسپر قضا نہ آوے گی بالجملہ قضا رکہنا لینا بالاتفاق بہتر اور موجب احتیاط ہی **باب** المراۃ تصوم بغیر اذن زوجھا عورت کو نفل روزہ بغیر اپنے خاوند سے پوچہے درست نہین **عن ابی ھریرۃ** یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصوم المراۃ وبعلھا شاھد الا باذنہ غیر رمضان ولا تاذن فی بیتہ وھو شاھد الا باذنہ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت روزہ نہ رکہی (یعنے نفل) جب خاوند اوسکا موجود ہو بغیر اوسکے حکم کے سوای روزہ رمضان کے اور بغیر اپنے خاوند کی پروانگی کے جب وہ موجود ہو کسی کو اپنے گہر مین آنے کی اجازت نہ دی **ف** یعنی جس عورت کا خاوند موجود ہو اوسکی پاس اوسکو نفل روزہ رکہنا درست نہین بغیر خاوند کے اذن کے خواہ اذن صراحتاً ہو یا دلالتہً اسلیے کہ تکلیف ہوگی اوسکو صحبت کرنیکی طرف سے اور حدیث سے تو مطلق روزہ رکہنا منع معلوم ہوتا ہے پس یہہ حجت ہی شافعیہ پر کہ اونہون نے استثنا کیا ہے عرفہ اور عاشورہ کی روزونکو - اور نہین درست عورت کو کہ اذن دی کسیکو گہر مین آنیکا بغیر اذن خاوند کے آنیوالا خواہ فاجر ہو یا غیر فاجر ہی حتے کہ عورت کو بہی بغیر اجازت خاوند کے نہ اذن دی **عن ابی سعید** قال جاءت امراۃ الی

النبي صلى الله عليه وسلم ونحن عنده فقالت يا رسول الله ان زوجي صفوان بن معطل يضربني اذا صليت ويفطرني اذا صمت ولا يصلي صلاة الفجر حتى تطلع الشمس قال وصفوان عنده قال فساله عما قالت فقال يا رسول الله اما قولها يضربني اذا صليت فانها تقرا بسورتين وقد نهيتها قال فقال لو كانت سورة واحدة لكفت الناس واما قولها يفطرني فانها تنطلق فتصوم وانا رجل شاب فلا اصبر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تصوم امراة الا باذن زوجها واما قولها اني لا اصلي حتى تطلع الشمس فانا اهل بيت قد عرف لنا ذاك لا نكاد نستيقظ حتى تطلع الشمس قال فاستيقظت فصل ترجمہ ابو سعید ہی ایک عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مل درہم آپ کے پاس بیٹھے تھے وہ بولی یا رسول اللہ میرا خاوند صفوان بن معطل مارتا ہے مجھکو جب میں نماز پڑھتی ہوں اور روزہ توڑ ڈالتا ہی میرا جب میں روزہ رکھتی ہوں اور نماز فجر کی نہیں پڑھتا یہانتک کہ آفتاب نکل آتا ہی (یعنے ہر روز نماز میں دیر کرتا ہے اپنی وقت سی اگرچہ یہ تیسرا امر عورت کے حق سے متعلق نہ تھا جیسے پہلے دو امر متعلق تھے مگر شاید اس سے یہ مقصود ہو کہ میرا مرد خود بی احتیاط فاسق ہے اس سبب سے وہ میری روزی نماز میں بھی خلل ڈالتا ہے) اور صفوان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے پوچھا عورت تمہاری کیا کہتی ہے صفوان نے کہا یہ جو وہ کہتی ہے نماز پر مجھ مارتا ہے تو اوسکی حقیقت یہ ہے یا رسول اللہ وہ دو دو سورتین نماز میں پڑھتی ہے میں نے اوسکو منع کیا وہ نہیں سنتی (اسوجہ سی نماز پڑھتا ہوں) آپ نے فرمایا اگر ایک سورت پڑھی جاوے تو کفایت کرتی ہی لوگون کو اور یہ جو وہ کہتی ہے میرا روزہ توڑ ڈالتا ہی تو وہ روزی رکھتی چلی جاتی ہے میں جوان آدمی ہون مجھسی صبر نہین ہوتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو منع کردیا کوئی عورت روزہ نہ رکھے بغیر خاوند سے پوچھے ہوئے (یعنے نفل روزہ) اور یہ جو وہ کہتی ہے میں فجر کی نماز نہیں پڑھتا یہانتک کہ آفتاب نکل آتا ہے اسکی حقیقت یہ ہی کہ میں محنت کرنیوالا آدمی ہون سب جانتی ہین (رات کو پانی بھرتا ہوں) تہائی آنکھ نہین کھلتی یہانتک کہ آفتاب نکل آتا ہی آپ نے فرمایا جب تیری آنکھ کھلے تو نماز پڑھ لیا کر ف کیونکہ سونے والے پر کچھ مواخذہ نہین ہے البتہ جاگنے کے بعد پھر دیر نہ کرے آنکھ کھلتی ہی وضو کرکے نماز پڑھے تو وہ نماز ادا ہوگی نہ قضا باب فی الصائم یدعی الی ولیمة روزہ دار کی دعوت ولیمہ ہووے عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دعي احدكم فليجب فان كان مفطرا فليطعم وان كان صائما فليصل ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی کھانے کیواسطے بلایا جاوی تو قبول کرنا چاہیے اگر روزہ دار نہ ہو تو کھانا کھالیوے اور اگر روزہ دار ہو تو دعوت کرنیوالے کے لیے نیک دعا کرے ف یعنے دعوت کا رد کرنا حرام ہے کہا ہمین اگر عذر ہو تو اختیار ہی اور اگر دعوت مین کچھ بدعت ہو جیسے ناچ اور راگ اگر اسکی جانے سے موقوف ہو جاوے تو ضرور جاوے اور اگر نہ موقوف ہو سکی تو نجاوے ایسی دعوت کا رد کرنا درست ہی اگر یہ شخص مقتدی ہو اور

اسکی لوگ پیروی کرتی ہون اور پہلے سے جانتا ہو کہ یہ تین دن مین **باب** ما یقول الصائم اذا دعی الی الطعام جب روزہ دار کہانیکے لیے بلایا جاوے
تو کیا کہے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دعی احدکم الی طعام وھو صائم فلیقل انی صائم **ترجمہ** ابوہریرہ سے
روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شخص تم مین کہانیکے واسطے بلایا جاوے اور وہ روزہ دار ہو تو چاہیے کہ یون کہے مین روزہ دار ہون **ف** یعنی نفل عبادت کا چھپانا بہتر ہے
لیکن دعوت مین اظہار کرے یعنے روزے کی عذر سے مین معذور ہون نہین تو کہانا کہاتا تاکہ اوسکو رنج نہو **باب** الاعتکاف اعتکاف کا بیان **عن** عائشۃ ان النبی صلی

اللہ علیہ وسلم کان یعتکف العشر الاواخر من رمضان حتی قبضہ اللہ ثم اعتکف ازواجہ
من بعدہ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے تہے رمضان کے آخر
دہے مین یہان تک کہ اون کی روح کو قبض کیا اللہ تعالی نے پہر اعتکاف کیا اون کی بی بیون نے اونکے پیچھے
ف پہر اعتکاف کیا حضرت کی بی بیون نے یعنے اپنے گہرون مین اسلیے فقہا نے کہا ہی کہ مستحب ہے عورتون کو کہ
اعتکاف کرین مسجد البیت مین اور اگر مسجد البیت نہو تو ایک جگہہ کو گہر مین مسجد ٹہراکر اوس مین اعتکاف کرین پس
وہ اونکے حق مین حکم مسجد کا رکہتی ہے بلا ضرورۃ اوس مین سے نہ نکلین **عن** ابی بن کعب ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم کان یعتکف العشر الاواخر من رمضان فلم یعتکف عاما فلما کان العام المقبل اعتکف
عشرین لیلۃ **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت ہی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے تہے رمضان کے اخیر کے دس دن
مین پہر ایکسال اعتکاف نکیا یعنی شاید بسبب کسیے عذر کے پہر جب اگلا سال آیا تو آپ نے بیس رات تک اعتکاف کیا
عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یعتکف صلی الفجر ثم دخل
معتکفہ قالت وانہ اراد مرۃ ان یعتکف فی العشر الاواخر من رمضان قالت فامر ببنائہ فضرب
فلما رایت ذلک امرت ببنائی فضرب قالت وامر غیرہ من ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ببنائہ فضرب فلما صلی الفجر نظر الی الابنیۃ فقال ما ھذہ البر ترون قالت فامر ببنائہ
فقوض وامر ازواجہ بابنیتہن فقوضت ثم اخر الاعتکاف الی العشر الاول یعنی من شوال
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ اعتکاف کرنیکا کرتے تو فجر کی نماز پڑہ
کر اپنے اعتکاف کیجگہہ مین داخل ہوتے ایکبار آپ نے قصد کیا رمضان کے اخیر دہے مین اعتکاف کرنیکا اور حکم کیا خیمہ لگانے
کا تو خیمہ لگایا گیا جب مین نے یہ دیکہا تو مین نے بہی حکم کیا خیمہ لگانے کا میرا بہی خیمہ لگایا گیا آپ نے جب نماز فجر کی پڑہی تو
دیکہا کہ خیمے لگے ہوے ہین آپ نے پوچہا یہ کیا ہے کہا انہون نے نیکی کیواسطے یہ کیا ہے (آپ نے اپنی بی بیون کو فرمایا کہ انہون
نے خیمہ اعتکاف کے لیے خلوص نیت سے لگائے ہین یا میری دیکہا دیکہی ہر ایک نے دوسری کی حرص کی) پہر آپ
نے حکم کیا آپ کا خیمہ توڑا گیا اور اپنی بی بیون کے بہی اوکہروا ڈالے اور اعتکاف نہ کیا جب شوال کا مہینا آیا تو اوسکے پہلے دسے
مین اعتکاف کیا دوسری روایت مین ہی اعتکف عشرین من شوال شوال کی بیس راتون مین اعتکاف کیا۔ اعتکاف

کی نہ کوئی شرط ہے نہ کوئی مدت مقرر ہی) **باب** این یکون الاعتکاف (اعتکاف کہان اور کب کرنا چاہیے)
عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعتکف العشر الاواخر من رمضان قال وقد اراني
عبد اللہ المکان الذی کان یعتکف فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المسجد **ترجمہ** ابن
عمر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتی تھے رمضان کے اخیر دہے مین نافع نے کہا عبد اللہ نے
مجھے وہ مقام تبلایا جہان پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کیا کرتے تہے مسجد نبوی مین **ف** اس سے معلوم
ہوا کہ اعتکاف مسجد مین چاہیے **عن** ابی ہریرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعتکف کل رمضان
عشرۃ ایام فلما کان العام الذی قبض فیہ اعتکف عشرین یوما **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر رمضان کے مہینے مین دس دن اعتکاف کیا کرتے تہے پھر جب وہ سال آیا جس مین آپ
کی قبض روح ہوئی تو آپ نے اوس سال کے رمضان مین بیس دن تک اعتکاف کیا **باب** المعتکف یدنی
الیہ لحاجتہ متعکف گھر مین پاخانہ یا پیشاب کے لیے جاوی۔ **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اذا اعتکف یدنی الی راسہ فارجلہ وکان لا یدخل البیت الا لحاجۃ الانسان **ترجمہ**
حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کرتے تو میری طرف اپنا سر نزدیک کرتے اور
آپ مسجد مین ہوتے تو مین آپ کے سر مین کنگھی کر دیتی اور آپ سوائے حاجت انسانی کے گھر مین نہ آتے **ف** یہہ دلیل ہے
اسپر کہ اگر معتکف نکالے کوئی عضو اپنا مسجد سے تو درست ہے اوسکا اعتکاف باطل نہین ہوتا اور کنگھی کرنا بھی درست
ہے **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون معتکفا فیناولنی راسہ من خلل
الحجرۃ فاغسل راسہ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے تہے تو
اپنا سر حجرہ کے سوراخون سے اندر کر دیتے مین آپکا سر دہو دیتی دوسری روایت مین ہے فارجلہ وانا حائض مین
کنگھی کر دیتی آپکے سر مین حالانکہ مین حائضہ ہوتی **عن** صفیۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معتکفا
فاتیتہ ازورہ لیلا فحدثتہ ثم قمت فانقلبت فقام معی لیقلبنی وکان مسکنہا فی دار اسامۃ
بن زید فمر رجلان من الانصار فلما رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسرعا فقال النبی صلی اللہ علیہ
وسلم علی رسلکما انہا صفیۃ بنت حیی فقالا سبحان اللہ یا رسول اللہ قال ان الشیطان یجری
من الانسان مجری الدم فخشیت ان یقذف فی قلوبکما شیئا او قال شرا **ترجمہ** صفیہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف مین تھے مین اون کے پاس گئی ملاقات کو رات کیوقت اور مین نے آپ سے
باتین کین پھر واپس ہوئی اور لوٹی آپ بھی میرے ساتھہ واپس میرے پہونچانے کو (اور صفیہ کا گھر اون دنون مین
اسامہ بن زید کے مکان مین تہا) راہ مین دو آدمی انصاری ملے انہون نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا

جلد چلنے لگے آپ نے فرمایا اپنی پاس ہو (یعنی بیبی ہے) یہ صفیہ بنت حیی ہے (یعنی تم دونوں اپنے دل مین کچھ گمان فاسد نہ کرو کہ رسول اس وقت اندھیری رات مین ایک عورت کے ساتھ جارہی ہے مین یہ عورت غیر نہین ہے بلکہ میری بیوی ہے) اون دونون نے یہ سنکر کہا سبحان اللہ یارسول اللہ (یعنی ہمارا ہرگز ایسا گمان آپ کی نسبت نہین ہوسکتا آپ اللہ کے رسول ہین تمام برائیون اور گناہون سے معصوم اور پاک ہین) آپ نے فرمایا نہین شیطان مثل خون کی آدمی کے ہر رگ مین حرکت کرتا ہے تو مجھے خوف ہوا کہین تمھاری دل مین بری بات نہ ڈالی (یعنے بدگمانی میری نسبت تمہارے دل مین نہ جاوے) **باب** المعتکف یعود المریض معتکف بیمار پرسی کو نجاوے **عن** عائشۃ قال السنۃ علی المعتکف قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یمر بالمریض وھو معتکف فیمر کما ھو ولا یعرج یسال عنہ وقال ابن عیسی قالت ان کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعود المریض وھو معتکف **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیمار پر گزرتے اور آپ اعتکاف مین ہوتے پس گزرتے جسطرح کہ ہوتے یعنے نہ ٹھہرتے نہ پوچھتے اوس کا حال ابن عیسی کی روایت مین ہے کہ آپ بیمار پرسی کرتے تھے حالت اعتکاف مین **ف** یعنی بیمار پرسی کو جاتے نہ تھے مگر اگر راہ مین چلتے چلتے کوئی مریض مل گیا تو اوسکا حال پوچھ لیتے اس مین کچھ قباحت نہین ہے **عن** عائشۃ انھا قالت السنۃ علی المعتکف ان لا یعود مریضا ولا یشھد جنازۃ ولا یمس امراۃ ولا یباشرھا ولا یخرج لحاجۃ الا لما لا بد منہ ولا اعتکاف الا بصوم ولا اعتکاف الا فی مسجد جامع **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے اعتکاف کرنیوالے کو یہ سنت ہے کہ عیادت نہ کرے مریض کی اور نہ جنازہ کی نماز کے واسطے حاضر ہو (یعنے باہر مسجد کے) اور نہ عورت کو چھوے اور نہ عورت سے مباشرت کرے اور نہ کسی کام کیواسطے نکلے سوائے ضرورت کے کام کے (یعنے پیشاب و پاخانہ وغیرہ کے لیے) اور بغیر روزہ کے اعتکاف درست نہین ہوتا اور نہ بغیر جامع مسجد کے **ف** مراد مس سے مجامعت ہے اور وہ اعتکاف کو باطل کرتا ہے ساتھ اتفاق کے اور نہین ہے مراد مس سے یہان ہاتھ لگانا کیونکہ ہاتھ لگانے سے اعتکاف باطل نہین ہوتا اور بعضون کے نزدیک اگر شہوت سے ہاتھ لگاوے تو اعتکاف باطل ہوگا (اور مسجد جامع کی قید مالک اور شافعی کے نزدیک نہین ہے ہر مسجد مین درست ہے) **عن** ابن عمر ان عمر رضی اللہ عنہ جعل علیہ ان یعتکف فی الجاھلیۃ لیلۃ او یوما عند الکعبۃ فسال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اعتکف وصم **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے کہ عمر نے جاہلیت کے زمانے مین نذر کی تھی ایک رات یا ایک دن اعتکاف کرنیکی کعبے کے پاس اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپنے فرمایا اعتکاف کر اور روزہ رکھ **عن** عبد اللہ بن بدیل باسنادہ نحوہ قال فبینما ھو معتکف اذ کبر الناس فقال ما ھذا یا عبد اللہ قال سبی ھوازن اعتقھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وتلک الجاریۃ فارسلھا معھم **ترجمہ** دوسری روایت مین بھی ایسا ہی ہے اتنا زیادہ

کہ عمر اعتکاف مین تھے یکایک لوگون نے مجھکو آنے عبداللہ سے پوچھا یہ کیا ہی ای عبداللہ عبداللہ نے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوازن کے قیدیون کو آزاد کردیا آپ نے فرمایا اس لونڈی کو بھی بھیجدو سکو بھی اون کے ساتھہ کردیا **باب** المستحاضة تعتکف مستحاضہ اعتکاف کرسکتی ہے **عن** عائشة رضی اللہ عنہا قالت اعتکفت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم امراة من ازواجه فکانت تری الصفرة والحمرة فربما وضعنا الطست تحتها وهی تصلی **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضہ سے روایت ہی کہ ایک عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیون مین سے آپ کے ساتھہ اعتکاف کیا اون کو زردی یا سرخی آتی تھی (استحاضہ سے) تو کبھی ہم اون کے تلے طشت رکھدیتے اور وہ نماز پڑھا کرتین فقط اعتکاف پورا ہوا۔

اوّل تا باب الجہاد

جہاد کا بیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب ماجاء فی الهجرة ہجرت کا بیان **عن** ابی سعید الخدری ان اعرابیا سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الهجرة فقال ویحک ان شان الهجرة شدید فهل لک من ابل قال نعم قال فهل تؤدی صدقتها قال نعم قال فاعمل من وراء البحار فان اللہ لن یترک من عملک شیئا **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہی ایک اعرابی نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کو آپ نے فرمایا ہائی ہجرت بہت مشکل ہی تیری پاس کچھہ اونٹ ہین بولا ہان آپ نے فرمایا تو اون کی زکوٰۃ ادا کرتا ہی بولا ہان آپ نے فرمایا پھر کہین بھی دریاؤن کے اوس پار رہ کر تو عمل کر اللہ تعالی تیری عمل مین سے کچھہ کم نکریگا **ف** یعنی ہجرت اسکا نام تھوڑی ہے کہ فقط اپنا ملک چھوڑدی بلکہ سب گناہون کو چھوڑنا ضرور ہے **عن** شریح قال سالت عائشة رضی اللہ عنہا عن البداوة فقالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکره البداوة وانه اراد البداوة مرة فارسل الی ناقة محرمة من ابل الصدقة فقال لی یا عائشة ارفقی فان الرفق لم یکن فی شیء قط الا زانه ولا نزع من شیء قط الا شانه **ترجمہ** شریح سے روایت ہی مین نے حضرت عائشہ سے پوچھا بداوت کو (بداوت جنگل مین رہنا آبادی سے چلا جانا خلوت اور عبادت کیواسطے) انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگل مین جانے تھے ہمیشہ ان بہاؤن کیطرف (یعنی پانی کے بہاؤ جو پہاڑون کے اوپر سے ہوتے ہین نیچے کو) ایکبار آپ نے جنگل جانے کا ارادہ کیا تو میرے پاس ایک اونٹ بھیجا جسپر سواری نہین ہوتی تھی (یعنے نیا یا بڑھا) صدقے کے اونٹون سے اور آپ نے فرمایا ای عائشہ نرمی کرجہان نرمی ہو وہ چیز عمدہ ہوجاتی ہے اور جس مین سے نرمی نکل جاوی وہ عیب دار ہوجاتی ہے **باب** فی الهجرة

هل انقطعت کیا ہجرت ختم ہوگئی نہین ہرگز نہین **عن** معاویة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لاتنقطع الهجرة حتی تنقطع التوبة ولاتنقطع التوبة حتی تطلع الشمس من مغربها **ترجمہ** معاویہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ہجرت کبھی ختم نہ ہوگی جب تک توبہ ختم نہ ہوگی اور توبہ ختم نہ ہوگی جب تک آفتاب پچھم کیطرف سے نہ نکلیگا **ف** تو ہمیشہ دارالکفر اور دارالمعاصی سے ہجرت کرنا دارالاسلام اور دارالصلاح کیطرف بہتر ہے **عن** ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم الفتح فتح مکة لاهجرة ولکن جهاد ونیة واذا استنفرتم فانفروا **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسدن مکہ فتح ہوا اب ہجرت نہین ہے (کیونکہ مکہ خود دارالاسلام ہوگیا) لیکن جہاد اور نیت کا ثواب باقی ہے جب تم کو حکم جہاد کے لیے نکلنے کا تو نکلو **عن** عامر قال اتی رجل عبدالله بن عمرو وعنده القوم حتی جلس عنده فقال اخبرنی بشیء سمعته من رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول المسلم من سلم المسلمون من لسانه و یده والمهاجر من هجر ما نهی الله عنه **ترجمہ** عامر شعبی سے روایت ہے ایک شخص عبداللہ بن عمرو پاس آیا اور اون کے پاس لوگ بیٹھے تھے وہ بھی بیٹھ گیا اور کہا بتاؤ مجھکو کچھ اوس مین سے جو تم نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُنھون نے کہا مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے مسلمان وہ ہے جسکی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچے رہین (زبان سے بُرا نہ کہے ہاتھ سے تکلیف نہ دیوے) اور مہاجر وہ ہے جو چھوڑ دے اون چیزون کو جن سے اللہ نے منع کیا ہے (نہ وہ جو صرف اپنا ملک چھوڑ دیوے) **باب** فی سکنی الشام شام مین رہنے کی فضیلت **عن** عبدالله بن عمرو قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ستکون هجرة بعد هجرة فخیار اهل الارض الزمهم مهاجر ابراهیم ویبقی فی الارض شرار اهلها تلفظهم ارضوهم تقذرهم نفس الله وتحشرهم النار مع القردة والخنازیر **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قریب ہے کہ اس ہجرت کے بعد (یہ جو رسول اللہ نے اور صحابہ نے مکے سے مدینے کو ہجرت کی) ایک اور ہجرت ہوگی (قیامت کے قریب) اوس وقت مین بہتر وہ لوگ ہون گے جو ابراہیم علیہ السلام کے مہجر کو لازم پکڑینگے (یعنی شام مین رہنا اختیار کرین گے کیونکہ ابراہیم علیہ السلام نے عراق سے شام کیطرف ہجرت کی تھی) اور زمین مین وہ لوگ رہ جاوین گے جو بدترین ہین زمین کے رہنے والے والون مین سے بیہنک دیگی اونکو اون کی زمین (یعنی ایک ملک سے دوسرے ملک جاوین گے بہاگ کر پہر بھی) بُرا جانے گا اونکو اللہ جل جلالہ اور اکٹھا کریگی اون کو آگ بندرون اور سوردن کے ساتھ **ف** شاید آگ سے مراد وہ آگ ہے جو قیامت کے قریب نکلیگی اور لوگون کو بہگا کر شام کو لیجاویگی یا مراد جہنم کی آگ ہے بندر سور خود وہ لوگ ہین جنمین طمع اور حرص اور بیحیائی بھری ہوئی ہوگی یا حشر اونکا ان جانورون کے ساتھ ہوگا اللہ اور

اوسکا رسول خوب جانتا ہے - اس حدیث سے ملک شام کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی **عن** ابن حوالة قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیصیر الامر الی ان تکونوا جنودا مجندة جند بالشام وجند بالیمن و
جند بالعراق قال ابن حوالة خر لی یا رسول اللہ ان ادرکت ذلک فقال علیک بالشام فانها
خیرة اللہ من ارضه یجتبی الیها خیرته من عباده فاما ان ابیتم فعلیکم بیمنکم واسقوا من
غدرکم فان اللہ توکل لی بالشام واهله **ترجمہ** ابن حوالہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے قریب ہے ایسا وقت آویگا تمہاری لشکر جدا جدا ہون گے ایک لشکر شام مین ایک یمن مین ایک عراق مین ابن
حوالہ نے کہا یا رسول اللہ مجھے بتائیے مین کس لشکر مین ہون اگر یہ زمانہ پاؤن آپ نے فرمایا لازم شام کو کیونکہ شام کا ملک
بہتر زمین ہے پروردگار کی (خاصہ رحمانی مین) جمع کریگا اللہ اوس ملک مین اپنے نیک بندونکو اگر نہ مانو تم شام کا رہنا تو
یمن مین رہو اور اپنے حوضون سے پانی پلاؤ کیونکہ اللہ نے کفالت کی ہے میری لیے شام کے ملک اور وہان کے رہنے والونکی
(یعنے) بچاویگا اللہ اوس ملک کو اور وہان کے رہنے والونکو کافرون کے غلبے اور شر سے **باب** فی دوام الجہاد
جہاد ہمیشہ رہیگا **عن** عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزال طایفة من امتی
یقاتلون علی الحق ظاهرین علی من ناواهم حتی یقاتل آخرهم المسیح الدجال **ترجمہ** عمران بن
حصین سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ ایک گروہ میری اُمت کا حق پر لڑتا ہوا رہیگا اپنی
دشمن سے یہان تک کہ آخری اُمت میرے دجال سے لڑیگی **ف** امام مہدی یا عیسی علیہ السلام کے ساتھ ہوکر **باب**
فی ثواب الجہاد جہاد کا ثواب **عن** ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه سئل ای المؤمنین اکمل
ایمانا قال رجل یجاهد فی سبیل اللہ بنفسه وماله ورجل یعبد اللہ فی شعب من الشعاب قد
کفی الناس شره **ترجمہ** ابوسعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا کس مومن کا ایمان کامل
ہے آپ نے فرمایا اوس شخص کا جہاد کرتا ہے اللہ کی راہ مین جان اور مال سے اور اوس شخص کا جو اللہ کی عبادت کرتا ہے کسی
پہاڑ کی گھاٹی مین کسی شخص کو برائی اوس سے نہین پہونچتی **باب** فی النهی عن السیاحة سیاحی کی ممانعت **عن**
ابی امامة ان رجلا قال یا رسول اللہ ائذن لی بالسیاحة قال النبی صلی اللہ علیه وسلم ان سیاحة
امتی الجهاد فی سبیل اللہ عزوجل **ترجمہ** ابوامامہ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجیے
سیر سیاحت کی آپ نے فرمایا میری اُمت کی سیاحت جہاد کرنا ہے اللہ کی راہ مین **ف** تو جو سیاحت کافرون کا ملک دریافت
کرنیکو واسطے ہو اور وہان کے حالات اور اون کی طاقتین پہچاننی کو وہ بہتر ہے بیکار سیاحت منع ہے **باب** فی
فضل القفل فی الغزو **ترجمہ** جہاد سے جب فارغ ہوکر لوٹے اوسکا ثواب یا لوٹتے وقت پہرا کافرون کا پھیرا کرے تو اوسکا
ثواب اسکو قفل اور قفلہ کہتے ہین **عن** عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال قفلة کغزوة

ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قفلہ مثل جہاد کی ہے ثواب میں **باب** فی فضل قتال الروم علی غیرہم من الامم (روم سے لڑنا بہت ثواب ہے) **عن** قیس بن شماس قال جاءت امراۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقال لہا ام خلاد وھی متنقبۃ تسال عن ابنہا وھو مقتول فقال لہا بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم جئت تسالین عن ابنک وانت متنقبۃ فقالت ان ارزء ابنی فلم ارزء حیائی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابنک لہ اجر شہیدین قالت ولم ذاک یا رسول اللہ قال لانہ قتلہ اھل الکتاب ترجمہ قیس بن شماس سے روایت ہے ایک عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جسکا نام خلاد تھا نقاب ڈالی ہوئی اپنے بیٹے کو ڈھونڈتی ہوئی (جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کو گیا تھا) ایک صحابی نے کہا تو بیٹے کو تو ڈھونڈنے نکلی ہے اور نقاب ڈالی ہے (یعنی ایسی مصیبت کیوقت میں پردہ پوشی کیسی) وہ بولی میرا لڑکا جاتا رہا تو میں اپنی حیا بھی کھودوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیری بیٹی کو دو شہید دونکا ثواب ہے وہ بولی کیوں یا رسول اللہ آپنے فرمایا اوسکو اہل کتاب نے مارا (معلوم ہوا کہ اہل کتاب سے لڑنا بہ نسبت اور قوموں کے زیادہ ثواب ہے) **باب** فی رکوب البحر فی الغزو جہاد کے لیے دریا میں سوار ہونا

عن عبداللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرکب البحر الا حاج او معتمر او غاز فی سبیل اللہ فان تحت البحر نارا وتحت النار بحرا ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ سوار ہو دریا میں مگر حج یا عمرہ کی نیت سے یا جہاد کی نیت سے (یہ بھی احتیاطی اور تنزیہی ہے ورنہ تجارت اور سوداگری اور ملاقات احباب کے لیے جہاز میں سوار ہونا درست ہے) کیونکہ سمندر کے تلے آگ ہے اور آگ کے تلے سمندر ہے (یعنی آفت پر آفت ہے خوف کا مقام ہے)۔ **عن** انس بن مالک قال حدثتنی ام حرام بنت ملحان اخت ام سلیم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عندھم فاستیقظ وھو یضحک قالت فقلت یا رسول اللہ ما اضحکک قال رایت قوما من امتی یرکبون ثبج ھذا البحر کالملوک علی الاسرۃ قالت قلت یا رسول اللہ ادع اللہ ان یجعلنی منھم قال فانت منھم قالت ثم نام فاستیقظ وھو یضحک فقال یا رسول اللہ ما اضحکک قال مثل مقالتہ قالت قلت یا رسول اللہ ادع اللہ ان یجعلنی منھم قال انت من الاولین قال فتزوجھا عبادہ بن الصامت فغزا فی البحر فجمل لھا معہ فلما رجع قربت لھا دابۃ لتر کبھا فصرعتھا فاندقت عنقھا فماتت ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے حدیث بیان کی ام حرام نے ملحان (انس کی خالہ نے) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس دن کو سوئے پھر آپ جاگے ہنستے ہوئے ام حرام نے کہا میں نے پوچھا یا رسول اللہ آپ کیوں ہنستے ہیں آپ نے فرمایا میں نے چند لوگوں کو اپنی امت میں سے دیکھا

جو اس دریا پر سوار ہوویں ہیں جیسے بادشاہ تخت پر بیٹھتے ہیں (بڑی شان اور شوکت سے) ام حرام نے کہا یا رسول اللہ دعا کیجیے اللہ مجھکو اون لوگون مین سے کرے آپ نے فرمایا تو اونھی مین سے ہے پھر آپ سو گئے پھر ہنستے ہوئے جاگے ام حرام نے کہا یا رسول اللہ آپ کیون ہنستے ہین آپ نے وہی فرمایا ام حرام نے کہا یا رسول اللہ آپ دعا کیجیے کہ اللہ مجھکو اون مین سے کرے آپنے فرمایا تو پہلے لوگون مین سے ہو چکی انس نے کہا ام حرام سے عبادہ بن صامت نے نکاح کیا پھر اونھون نے جہاد کیا دریا مین (حضرت عثمان کی خلافت مین کفار روم سے) تو ام حرام کو بھی لیگئے جب لوٹی تو ایک خچر آیا اون کی سواری کے لیے اور خچر نے ام حرام کو گرا دیا اون کی گردن ٹوٹ گئی وہ مر گئین (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی سچ ہوئی) **عن** انس بن مالک انه سمعه یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا ذهب الی قباء یدخل علی ام حرام بنت ملحان وکانت تحت عبادة بن الصامت فدخل علیها یوما فاطعمته وجلست تفلی راسه وساق هذا الحدیث ترجمہ دوسری روایت مین یون ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قبا کو جاتے تو ام حرام بنت ملحان کے یہان جاتے وہ عبادہ بن صامت کے نکاح مین تھین ایک دن آپ اون کے پاس گئے آپ کو اونھون نے کھانا کھلایا اور بیٹھ کر آپکے سر کے جوئین دیکھنے لگین پھر بھی حدیث بیان کی تیسری روایت مین یون ہے **عن** اخت ام سلیم الرمیصاء قالت نام النبی صلی اللہ علیه وسلم فاستیقظ وکانت تغسل راسها فاستیقظ وهو یضحک فقالت یا رسول اللہ اتضحک من راسی قال لا وساق هذا الحدیث یزید وینقص ترجمہ ام سلیم کی بہن (ام حرام) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوئے ہی پھر جاگے وہ اپنا سر دھو رہی تھین تو آپ جاگے ہنستے ہوئے اونھون نے پوچھا کیا آپ میری سر پر ہنستے ہین آپنے فرمایا نہین پھر یہی حدیث بیان کی کم و بیش (ام حرام آنحضرت کی خالہ رضاعی تھین یا آپ کے والد کی خالہ تھین پھر حال آپ کی محرم تھین) **عن** ام حرام عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال المائد فی البحر الذی یصیبه القی له اجر شهید والغرقه له اجر شهیدین ترجمہ ام حرام سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دریا مین سوار ہو (حج یا جہاد کے لیے) پھر اوس کا سر گھومی اور قے کرے تو اوسکو ایک شہید کا ثواب ہے اور جو ڈوب جاوے تو دو شہیدون کا ثواب ہے **عن** ابی امامة الباهلی عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال ثلثة کلهم ضامن علی اللہ عز وجل رجل خرج غازیا فی سبیل اللہ عز وجل فهو ضامن علی اللہ حتی یتوفاه فیدخله الجنة او یرده بما نال من اجر وغنیمة ورجل راح الی المسجد فهو ضامن علی اللہ حتی یتوفاه فیدخله الجنة او یرده بما نال من اجر وغنیمة ورجل دخل بیته بسلام فهو ضامن علی اللہ عز وجل ترجمہ ابو امامہ باہلی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمی ہین جنکا اللہ ضامن ہے ایک وہ جو اللہ کے راہ مین جہاد کو نکلا اللہ اوسکا ضامن ہے یا اوسکو مار کر جنت مین داخل کریگا یا زندہ گھر کو پھیر لیگا ثواب اور مال غنیمت دلوا کر دوسرا وہ شخص جو مسجد کو چلا اللہ اوسکا ضامن ہے اگر مر جاویگا تو جنت مین جاویگا

نہیں تو اجر اور ثواب تو ملیگا ہی یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اپنے گھر میں اسلام علیکم کرکے جاوے اسکا اللہ ضامن ہے۔ تمام ہوا بارہ بندہ ہوں بسبب نالی کے اللہ اسکو بخشے اور والدہ اور والد کو بخشے آمین

ترجمہ بہار شریعت حصہ پانزدہم تا حصہ شانزدہم

ہست پارہ یازدہم از داؤد علیہ الرحمۃ

باب		باب		باب	
۵۰۹	سحری کھانیکا وقت	۵۲۷	جسشخص نے بی بی سے رمضان میں جماع کرلیا تو کیا	۵۴۵	شش عید کے روزے کہنیکا
۵۱۰	کوئی شخص فجر کی اذان سنے اور کھانا اسکے سامنے ہو	۵۲۸	کفارہ دیگا جو شخص قصداً روزہ توڑ دے اسکی سزا	۵۴۶	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیونکر روزہ رکھتے تھے روزہ کہتے ہیں اور اسکا بیان
۵۱۱	روزہ کسوقت افطار کرے۔	۵۲۹	جو شخص بھول کر روزہ میں کھا پی لے	۵۴۷	پیر اور جمعرات کا روزہ
۵۱۲	روزہ جلد کھولنا مستحب ہے۔	۵۳۰	رمضان کی قضا کہنے میں دیر کرنا	۵۴۸	ذیحج کی دسویں تاریخ تک روزے رکھنا
۵۱۳	کس چیز پر روزہ افطار کرے	۵۳۱	جو شخص مرجاوے اور اسکے ذمہ روزے ہوں	۵۴۹	ذیحج کے دس دنوں میں روزہ نہ رکھنا
۵۱۴	افطار کے وقت کیا کہے	۵۳۲	سفر میں روزہ کہنے کا بیان	۵۵۰	عرفہ کے دن عرفات میں روزہ نہ رکھنا
۵۱۵	اگر آفتاب ڈوبنے سے پہلے روزہ افطار کرلے	۵۳۳	سفر میں روزہ نہ رکھنا بہتر ہے	۵۵۱	عاشورا کے دن روزہ نہ رکھنا
۵۱۶	ترک روزہ کا بیان	۵۳۴	بعضوں نے کہا سفر میں روزہ رکھنا افضل ہے	۵۵۲	عاشورہ کے روزہ کی تاکید
۵۱۷	روزہ میں حجامت کرنا	۵۳۵	جب سفر نکلے تو کہاں سے افطار کرے	۵۵۳	ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا
۵۱۸	روزہ میں مسواک کرنا	۵۳۶	کتنی مسافت میں روزہ افطار کرے	۵۵۴	ہر مہینے میں تین روزے رکھنا
۵۱۹	روزہ دار کو پیاس کی وجہ پانی دینا اور ناک میں پانی زیادہ ڈالنا روزہ میں	۵۳۷	کیونکر جانے کہ پوری شعبان بھر روزہ رکھے	۵۵۵	پیر اور جمعرات کو روزہ رکھنے کا بیان
۵۲۰	روزہ دار کو پچھنے لگانا کیسا	۵۳۸	ایام تشریق ۱۱ و ۱۲ - ۱۳ ذیحج کو روزہ رکھنا	۵۵۶	جس نے کہا مہینے میں تین روزے رکھے
۵۲۱	روزہ میں پچھنے کی اجازت	۵۳۹	اکیلے جمعے کا روزہ رکھنا کیسا ہے	۵۵۷	روزے جن دنوں میں چاہے رکھے
۵۲۲	جو شخص رمضان میں صبح کو اٹھے اور استمنا کیا ہو	۵۴۰	ہفتے کے دن روزہ نہ رکھنا	۵۵۸	روزہ میں نیت کرنا ضرور ہے
۵۲۳	سوتے وقت سرمہ لگانا	۵۴۱	ہفتے کے دن روزہ رکھنے کی اجازت	۵۵۹	روزہ میں نیت ضرور نہ ہونا
۵۲۴	روزہ دار قصداً قے کرے	۵۴۲	ہمیشہ روزہ رکھنا کیسا ہے	۵۶۰	جن لوگوں کے نزدیک نفل روزہ توڑ دینا
۵۲۵	روزہ دار کو بوسہ لینا کیسا	۵۴۳	حرام مہینوں میں روزہ رکھنا کیسا ہے	۵۶۱	قضا روزے جو ہیں انکی تعیین
۵۲۶	روزہ دار کا رال نگلجانے سے	۵۴۴	محرم کے مہینے میں روزہ رکھنا	۵۶۲	عورت کو نفل روزہ شوہر کے منع کرنے سے
۵۲۷	جو اسکے لیے مباشرت مکروہ ہے	۵۴۵	شعبان میں روزہ رکھنا		

باب	
۵۶۳	روزہ دار کی دعوت قبول کرنا چاہیے
۵۶۴	جب روزہ دار کھانے کے لیے بلایا جاوے تو کیا کہے۔
۵۶۵	اعتکاف کا بیان
۵۶۶	اعتکاف کہاں اور کس جگہ کرنا چاہیے
۵۶۷	معتکف گھر میں پاخانہ یا پیشاب کے لیے جاوے۔
۵۶۸	معتکف بیمار پرسی کو نہ جاوے
۵۶۹	معتکف جنازہ میں جا سکتا ہے
۵۷۰	ہجرت کا بیان
۵۷۱	کیا ہجرت ختم ہوگئی نہیں ہرگز نہیں
۵۷۲	شام میں رہنے کی فضیلت
۵۷۳	جہاد ہمیشہ رہیگا۔
۵۷۴	جہاد کا ثواب
۵۷۵	سیاحی کی ممانعت۔
۵۷۶	جہاد سے جب فارغ ہوکر آوے تو اسکا ثواب
۵۷۷	لوٹتے وقت کچھ کام دھندا نہ کرے تو اسکا ثواب اسکو مفصل در مقالہ ششم میں
۵۷۸	روم سے لڑنا بہت ثواب ہے
۵۷۹	جہاد کا کیسے معاملہ میں سوار ہونا۔

تمت

پہنچے دوستمبر ۱۹۰۶ء

الجزو السادس عشر

پارہ سولھوان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب فی فضل من قتل کافرا جو شخص کسی کافر کو مارے تو کتنا ثواب ہوگا **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایجتمع فی النار کافر وقاتلہ ابدا ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم نہوگا کافر اور اوسکا قتل کرنیوالا مسلمان دوزخ مین **ف** جس مسلمان نے کافر کو جہاد مین مارا وہ خلود دوزخ سے بچا **باب** فی حرمۃ نساء المجاھدین علی القاعدین جہاد کرنیوالونکی عورتونکے ساتھ کیا معاملہ کرنا چاہیے **عن** بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرمۃ نساء المجاھدین علی القاعدین کحرمۃ امھاتھم ومامن رجل من القاعدین یخلف رجلا من المجاھدین فی اھلہ فیخونہ الا نصب لہ یوم القیمۃ فقیل لہ ھذا قد خلفک فی اھلک فخذ من حسناتہ ماشئت فالتفت الینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما ظنکم کان یدع لرجل صالح وکان ابن ابی لیلی اراد نھب علی القضاء فابی علیہ وقال انا ارید الحاجۃ بدرھم فاستعین علیھا برجل قال وابینا لایستعین فی حاجتہ قال اخرجونی حتی انظر فاخرج فتواری قال سفیان بینما ھو متوار اذ وقع علیہ البیت مات ترجمہ بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ غازیون کی بی بیون کی حرمت خانہ نشین لوگون پر ایسی ہے جیسے اون کی ماؤن کی حرمت ہے اور جو خانہ نشین مرد مجاہدین مرد کے گھر بار کی خدمت مین ہو (پہر اون کے اہل مین خیانت کرے یعنے اونکی بی بیون سے برا کام کرے یا اون پر بد نظر ڈالے) تو قیامت کے روز وہ شخص کہڑا کیا جاویگا اور مجاہد سے کہا جاویگا کہ اس شخص نے خیانت کی تیری بی بی کے مقدمہ مین اب تو اسکی نیکیان جتنی چاہے لیلے بعد اوس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا پھر تم کیا سمجھتے ہو **ف** یعنے جب مجاہد کو اختیار دیا جاویگا خائن کی نیکیان لے لینے کا تو وہ کہان تک لیگا یعنے سب لے لیگا کچھ نہ چھوڑیگا (قتنب اس حدیث کا راوی ایک مرد صالح تہا ابن ابی لیلے نے اوسکو قاضی بنانا چاہا قتنب نے انکار کیا اور کہا مین ایک درم کا سوال کرتا ہون تو دوسرے کی مدد سے انہون نے کہا کون ہم مین ایسا ہے جو دوسرے کی مدد کا محتاج نہ ہو پہر وہ ایک مکان مین چھپ گئے اور مکان گر کر مر گئے **باب** السریۃ تخفق جن مجاہدین کو مال غنیمت نہ ملے **عن** عبد اللہ بن عمرو یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من غازیۃ تغزو فی سبیل اللہ فیصیبون غنیمۃ الا تعجلوا ثلثی اجرھم من الاخرۃ ویبقی لھم الثلث فان لم یصیبوا غنیمۃ تم لھم اجرھم ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جماعت غازیون کی اللہ کے راہ مین کافرون سے لڑے اوسکا فروغ کا مال لوٹے تو اون لوگون نے دو تہائیان اپنے

مزدوریون کی پامین اور ایک تہائی آخرت کیلیے ہے اون سے غنیمت نہ ملے تو اونکا پورا بدلہ آخرت میں ملیگا رہتا
ف کیونکہ دنیا مین کچھ لوٹ کا مال اونکو نہ ملا کل ثواب آخرت پر ہا **باب** تضعیف الذکر فی سبیل اللہ تعالیٰ
جہاد مین نماز اور روزہ اور ذکر الٰہی کا ثواب **عن** معاذ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الصلاۃ و
الصیام والذکر تضاعف علی النفقۃ فی سبیل اللہ بسبعمائۃ ضعف **ترجمہ** معاذ سے روایت ہے فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک نماز اور روزہ اور ذکر الٰہی اللہ کے راہ مین خرچ کرنے پر سات سو حصے کا ثواب رکھتا ہے
ف یعنے ایک روزے کا ثواب سات سو روزے کے برابر ہوتا ہے یا سات سو بار دو چند کرتے ہوئے جو حاصل ہو **باب**
فیمن مات غازیا جو شخص جہاد کو نکل کر مرجاوے **عن** ابی مالک الاشعری قال سمعت رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم یقول من فصل فی سبیل اللہ فمات اوقتل فھو شھید او وقصہ فرسہ او بعیرہ
او لدغتہ ھامۃ او مات علی فراشہ بای حتف شاء اللہ فانہ شھید وان لہ الجنۃ **ترجمہ**
ابا مالک اشعری سے روایت ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے جو شخص اللہ کے راہ مین
نکلا (یعنے جہاد کے لیے اور مانند اوسکی) پس مر گیا یا مارا گیا تو وہ شہید ہے یا اوسکے گھوڑے نے اوسکو کچلا یا اوسکی اونٹ
نے یا اوسکو کسی زہریلے جانور نے کاٹا (یعنے سانپ وغیرہ نے یا وہ اپنی بچھونے پر مر گیا کسی موت کے ساتھ جو اللہ نے
چاہا تو مقررہ شہید ہے اور اوسکے لیے بہشت ہے **ف** ہر طرح سے شہادت کا ثواب ہے جب خدا کیواسطے نکل چکا
اگرچہ اپنی موت سے مرجاوے **باب** فی فضل الرباط دشمن کے مقابلے مین مورچہ بندی کرنا **عن** فضالۃ
بن عبید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کل المیت یختم علی عملہ الا المرابط فانہ ینمولہ
عملہ الی یوم القیمۃ ویؤمن من فتان القبر **ترجمہ** فضالہ بن عبید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہر میت کا عمل ختم کیا جاتا ہے (یعنے عمل اوسکا زندگی تک ہے بعد مرنے کے عمل نہین رہتا یعنے اوسکے لیے ثواب جدید
نہین لکھا جاتا) مگر جو کہ بیدار کہ ٹہرایا جاتا ہے اوسکیواسطے عمل اوسکا قیامت تک اور قبر کے فتنے سے امن مین رہتا ہے
ف یعنے خدا کی راہ مین دشمن سے لڑنے کیواسطے جو مورچے مین تیاری کیے مستعد رہے تو اس عمل کا ثواب ہمیشہ ٹہرتا
جاویگا **باب** فی فضل الحرس فی سبیل اللہ تعالیٰ خدا کی راہ مین چوکی پہرہ دینا کتنا ثواب ہے **عن** سھل
بن [illegible] سار وامع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم حنین فاضبوا السیر حتی کانت عشیۃ
فحضرت الصلاۃ عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجاء رجل فارس فقال یا رسول اللہ انی انطلقت
بین ایدیکم حتی طلعت جبل کذا وکذا فاذا انا بھوازن علی بکرۃ ابائھم بظعنھم ونعمھم
وشائھم اجتمعوا الی حنین فتبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال تلک غنیمۃ المسلمین
غدا ان شاء اللہ ثم قال من یحرسنا اللیلۃ قال انس بن ابی مرثد الغنوی انا یا رسول اللہ قال ارکبا

فرجع رجل انصاري الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم استقبل هذا الشعب حتى تكون في أعلاه ولا يغرن من قبلك الليلة فلما اصبحنا خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم الى مصلاه فركع ركعتين ثم قال هل احسستم فارسكم قالوا يا رسول الله ما احسسناه فثوب بالصلاة فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يصلي يلتفت الى الشعب حتى اذا قضى صلاته وسلم قال ابشروا فقد جاءكم فارسكم فجعلنا ننظر الى خلال التبحر في الشعب فاذا هو قد جاء حتى وقف على رسول الله صلى الله عليه وسلم فسلم فقال اني انطلقت حتى كنت في اعلى هذا الشعب حيث امرني رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما اصبحت حتى طلعت الشعبين كليهما فنظرت فلم ار احدا فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم هل نزلت الليلة قال لا الا مصليا او قاضيا حاجة فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم قد اوجبت فلا عليك ان لا تعمل بعدها

ترجمہ سہل بن الحنظلیہ سے روایت ہی وہ ساتھہ گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خبگ حنین مین اور بہت لبنی منزل کی جب تیسرا پہر ہوا تو سہل نے کہا نماز کا وقت آگیا اور مین شریک ہوا نماز مین آپ کے ساتھہ اتنے مین ایک سوار آیا اور بولا یارسول اللہ مین آپکے پاس سے گیا جاتے جاتے ایک پہاڑ پر چڑہا قبیلہ ہوازن کے لوگون کو دیکہا سب ایک جگہہ جمع ہین اپنی عورتون اور اونٹون اور بکریون کو لیے ہوئے آپ نے یہہ سنکر تبسم فرمایا اور کہا وہ سب مسلمانون کی غنیمت ہونگے اگر خدا چاہے پہر آپ نے فرمایا رات کو ہمارا پہرہ کون دیگا انس بن ابی مرثد نے کہا مین دونگا یارسول اللہ آپ نے فرمایا سوار ہوجاو وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوگیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ نے فرمایا جا اس گھاٹی مین یہان تک کہ اوسکی بلندی پر پہونچ جاوی مگر ایسا نہ کرنا کہ تمہاری وجہ سے ہم دہوکہا کہاوین رات کو اور دشمن آجاوے (یعنی اچھی طرح ہوشیاری سے پہرہ دینا یہہ نہ کرنا کہ غافل ہوجاؤ اور دشمن خبیری کیحالت مین اودہر سے چلا آوی) جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو نکلے اور دو رکعتین آپ نے پڑہین پہر فرمایا تم نے اپنے سوار کو بھی دیکہا لوگون نے عرض کیا یارسول اللہ ہم نے اوسکو نہین دیکہا پہر تکبیر ہوئی آپ نماز پڑہنے لگے لیکن نماز پڑہتے مین کبھی گہاٹی کیطرف دیکہہ رہے تہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ التفات ادہر اودہر نماز مین درست ہی بیان اسکا کتاب الصلوۃ مین گزر چکا ت جب آپ نماز پڑہ چکے اور سلام پہیرا تو فرمایا خوش ہوجاؤ تمہارا سوار آگیا ہم دیکہنے لگے درختون کی بیچ مین جو گہاٹی مین تہی یکایک وہی سوار آگیا (یعنی انس بن ابی مرثد) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کہڑا ہوا اور سلام کیا بعد اوسکے عرض کیا یارسول اللہ مین چلا گیا یہان تک کہ گہاٹی کی بلندی پر پہونچ گیا جہان آپنے حکم کیا تہا جب صبح ہوئی تو مین نے دونو گہاٹیونکو دیکہا کسی کو نہ پایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو رات کو گھوڑے پر سے اوترا تہا وہ بولا نہین مگر نماز یا پیشاب کے لیے پیشاب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے وجب کیا اپنے اوپر جنت کو اب تجھے

کچھ ضرر نہ کریگا اگر بعد اسکے کچھ عمل نہ کری ف یہ عمل قبول ہوگیا اور اسکے بدلے جنت تیری لیو قرر پالئی اب اگر کوئی اور عمل نیک تجھہ سے سرزد نہ ہو جب بھی جنت تجھہ ملے گی اور جو اور بھی نیک کام کرے تو بطریق اولے جنت ملے گی - یہہ آپ نے خوشی اور بشارت کے طور پر فرمایا یہہ غرض نہین کہ اور فرائض تجھے معاف ہوگئے - اس حدیث سے خدا کی راہ مین پھیرہ چوکی دینے کی بڑی فضیلت ثابت ہوئے - خیال کرنا چاہیے کہ جب جہاد مین ایسے خفیف خدمتون کا اتنا بڑا ثواب اور درجہ ہے تو لڑکر شہید ہونے کا کچھہ ثواب اور مرتبہ ہوگا یا

باب ۱۰ الغزو جہاد نہ کرنے کی مذمت عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من مات ولم یغز ولم یحدث نفسہ بالغزو مات علی شعبۃ من نفاق ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مر گیا اسطرح پر کہ نہ کبھی اوس نے جہاد کیا اور نہ کبھی راہ خدا مین اوس نے غزا کی نیت کی اپنے دل مین تو وہ منافق کے ڈیری پر مرا ف یعنی جو مسلمان سچا ہوگا وہ دین محمدی کا غلبہ چاہیگا تو کافرون سے اللہ کیواسطے لڑیگا اور اگر سامان نہ ہوگا تو دل مین البتہ اوسکا قصد رکھیگا اور جو دل مین بھی جہاد کا کبھی خیال نہ کریگا تو معلوم ہوا کہ منافق کیطرح اوسکا ایمان زبانی ہی عن ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من لم یغز او یجھز غازیا او یخلف غازیا فی اھلہ بخیر اصابہ اللہ بقارعۃ قال یزید بن عبد ربہ فی حدیثہ قبل یوم القیمۃ ترجمہ ابی امامہ سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے جہاد نہین کیا یا کسی غازی کا سامان بھی درست نکیا یا کسی غازی کی نیابت بھی نہ کی یعنے اوسکے پیچھے اوسکے گھر والون کے خبر گیری بھلائی کے ساتھہ نہ کی تو اللہ تعالی اوسکو کوئی مصیبت سخت پہونچا دیگا قیامت سے پہلے (دنیا مین) اور آخرت مین سخت عذاب ہے) عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال جاھدوا المشرکین باموالکم وانفسکم والسنتکم ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشرکون سے جہاد کرو تم اپنے مالون کے ساتھہ اور اپنے جانون کے ساتھہ اور اپنے زبانون کے ساتھہ ف جہاد کرنا مال اور جان کے ساتھہ یہہ ہی کہ خرچ کرے اپنا مال جہاد مین اور اپنی جان اُسر مین فدا کری اور زخمی ہو اور زبان کا جہاد یہہ ہی کہ مذمت کری اون کے بتون کی اور دین باطل کی اور بد دعا کرے اون پر کہ وہ ذلیل ہون اور شکست پاوین اور ڈراوی اذکو قتل اور قید کرنے کے ساتھہ اور مانند اون کے اور دعا کری مسلمانون کی فتح کی اور غنیمت ہاتھہ لگنے کی اور رغبت دلاوی لوگون کو جہاد کی یا فی نسخ نفیر العامۃ یا الخاصۃ سب آدمیون کا جہاد کے لیے نکلنا منسوخ ہوگیا عن ابن عباس قال لا تنفروا یعذبکم عذابا الیما وما کان لاھل المدینۃ الی قولہ یعلمون نسختھا الایۃ التی تلیھا وما کان المؤمنون لینفروا کافۃ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی یہہ جو اللہ نے فرمایا اگر تم نہ نکلوگے جہاد کیواسطے (سب کے سب) تو تم کو عذاب کریگا

[illegible] اور مدینہ والون کو درچا ہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر پیچھے رہ جا[illegible] سب آپ کی ساتھ جہاد کرین
کرین) شروع ہو گیا اس آیت سے مسلمان سب نہین نکل سکتے ایکوقت مین **نجدۃ بن نفیع** قال سالت ابن عباس
عن ھذہ الایۃ الا تنفروا یعذبکم عذابا الیما قال فامسک عنھم المطر وکان عذابھم **ترجمہ** نجدہ
بن نفیع سے روایت ہی مین نے ابن عباس سے پوچھا اس آیت کو اگر تم نہ نکلوگے جہاد کو تو اللہ تم کو عذاب کریگا دیکھا کا
کیا عذاب ہی ابن عباس نے کہا عذاب یہی تہا کہ بارش رک گئی اون سے اور قحط ہو گیا گرانی ہو گئی لوگ بھوکون کے مارے
مرنے لگے) **باب** فی الرخصۃ فی القعود من العذر اگر کسیکو عذر ہو تو جہاد کو نہ جانا درست ہی **عن زید بن ثابت**
قال نزلت الجنب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فغشیتہ السکینۃ فوقعت فخذ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم علی فخذی فما وجدت ثقل شیء اثقل من فخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم
سری عنہ فقال لتب فکتبت فی کتف لا یستوی القاعدون من المؤمنین والمجاھدون فی سبیل اللہ
الی اخر الایۃ فقام ابن ام مکتوم وکان رجلا اعمی لما سمع فضیلۃ المجاھدین فقال یا رسول اللہ فکیف بمن لا
یستطیع الجھاد من المؤمنین فلما قضی کلامہ غشیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السکینۃ فوقعت
فخذہ علی فخذی ووجدت من ثقلھا فی المرۃ الثانیۃ کما وجدت فی المرۃ الاولی ثم سری عن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اقرأ یا زید فقرأت لا یستوی القاعدون من المؤمنین فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم غیر اولی الضرر الایۃ کلھا قال زید فانزلھا اللہ وحدھا فالحقتھا واللذی نفسی
بیدہ لکانی انظر الی ملحقھا عند صدع فی کتف **ترجمہ** زید بن ثابت سے روایت ہی مین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پہلو مین بیٹہا تہا ناگاہ آپ پر وحی اوترنے لگی آپ کے ران میری ران پر گری مجھ کبہی اتنا بوجہ معلوم نہین ہوا
جتنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ران کا بوجہ معلوم ہوا **ف** شاید وحی کیوقت اعضا آپ کے گران ہو جاتے
تھے اور عرق آپ کی پیشانی پر آجاتا تہا بوجہ شدت اور سختی کے جو وحی آتے وقت ہوتی **ت** پہر یہ حالت آپ کی جاتی رہی
(یعنی وحی اوترنا موقوف ہوا) تو آپ نے فرمایا لکھ مین نے بحری کی شانے پر لکھا لا یستوی القاعدون من المؤمنین والمجاہدون
فی سبیل اللہ اخیر آیت تک یعنی نہین برابر ہو سکتی بیٹہنے والے اور جہاد کرنیوالے اللہ کے راہ مین درجے مین یعنی جہاد کرنیوالون کا
درجہ گھر مین بیٹہنے والون سے زیادہ ہی) عبداللہ بن ام مکتوم اندہے تھے انہون نے جب مجاہدین کی فضیلت سنی تو عرض
کیا یا رسول اللہ جو مومنین جہاد کی طاقت نہین رکہتے (مثلاً معذور مین جیسے اندہے لولے لنگڑے) اتنا کہنا تہا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پر پہر وحی کی حالت طاری ہو گئی اور آپ کی ران مبارک میری ران پر گری مین نے پہر اتنا ہی بوجہ پایا
جیسا پہلے پایا تہا بعد اوسکے وحی اوترنا موقوف ہوا اور آپ نے فرمایا پڑہ اے زید مین نے پڑہا لا یستوی القاعدون من
المؤمنین آپ نے فرمایا غیر اولی الضرر پہر اخیر آیت تک وہی آیت رہی تو غیر اولی الضرر علیحدہ اوترا لیکن مین نے اوسکو اپنے مقام

پرلگا دیا قسم خدا کی میں اب دیکھتا ہوں اسکو ہری ہری ہر ار پر جہان ہی نے اس کو کاٹا تھا فقیر ہیں
پہنچی ہوئی تھی اوسکی شکاف پر یہ لفظ بڑھا تھا غیر اولی الضرر یعنی وہ لوگ جو معذور ہین اس سے مستثنی ہین یعنے انکو
درجہ مجاہدین کے برابر ہوگا کیونکہ وہ عذر کے سبب سے جہاد کو جا نہین سکتے برخلاف اون لوگون کے جو تندرست
اور ہوکر نہین جاتے عن انس رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لقد ترکتم
بالمدینۃ اقواما ما سرتم مسیرا ولا قطعتم من وادا الا وھم معکم
فیہ قالوا یا رسول اللہ وکیف یکونون معنا وھم بالمدینۃ فقال حبسھم العذر ترجمہ انس
بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک جہاد مین) فرمایا تم مدینے مین ایسے لوگون کو
چھوڑ آئے ہو جو تمہارے ساتھ ہین چلنے مین اور خرچ کرنے مین اور جنگل کاٹنے مین لوگون نے کہا یا رسول اللہ بھلا وہ
ہمارے ساتھ کیونکر ہوسکتے ہین ان کامون مین حالانکہ وہ مدینے مین ہین آپنے فرمایا وہ عذر کے سبب سے
رک گئے (تو گویا شریک ہین) باب ما یجزی من الغزو مجاہدین کی خدمت بھی جہاد ہے
زید بن خالد جھنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من جھز غازیا فی سبیل اللہ فقد غزا ومن
خلفہ فی اھلہ بخیر فقد غزا ترجمہ زید بن خالد جھنی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو راہ خدا مین لڑنیوالے کا سامان درست کردی تو بیشک وہ بھی غازی ہوا اور جو غازی کے پیچھے اوس کے
گھر کی اچھی طرح خبر لیا کرے تو وہ بھی معتبر غازی ہوا (یعنے غازی کے برابر ثواب پاویگا) ابی سعید الخدری
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث الی بنی لحیان وقال لیخرج من کل رجلین رجل ثم قال
الاجر بینھما یخلف الخارج فی اھلہ ومالہ بخیر کان لہ مثل نصف اجر الخارج ترجمہ ابی
سعید خدری سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی لحیان کیطرف ایک لشکر کو بھیجا۔ اور فرمایا کہ ہر دو
شخصون مین سے ایک نکلے (یعنے ہر قبیلے مین سے آدھے رہ جاوین اور پس ماندون کی اہل و عیال وغیرہ کی خبر گیری
کرین) پھر آپنے فرمایا رہ جانیوالے سے اگر وہ نکلنے والے کی بابر کی اچھی طرح خبر گیری کریگا تو اوسکو نکلنے والے
کا آدھا ثواب ملیگا عن ابی ھریرۃ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول شر ما فی رجل
شح ھالع وجبن خالع ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہی کہ مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے
تھے سب سے بری آدمی مین دو خصلتین ہین۔ ایک تو بخیل رولانے والی دوسری نامردی خالی کرنیوالی باب
فی قولہ تعالی ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ یہ جو اللہ نے فرمایا مت ڈالو اپنی جانون کو ہلاکت مین
اسکی کیا سنے مین عن ابی عمران قال غزونا من المدینۃ نرید القسطنطینیۃ وعلی الجماعۃ عبد
الرحمن بن خالد بن الولید والروم ملصقو ظھورھم بحائط المدینۃ فحمل رجل علی العدو

فقال الناس مه لا اله الا الله يلقي بيده الى التهلكة فقال ابو ايوب انما نزلت هذه الآية فينا
معشر انصار لما نصر الله نبيه واظهر الاسلام قلنا هلم نقيم في اموالنا ونصلحه فانزل الله
تعالى وانفقوا في سبيل الله ولا تلقوا بايديكم الى التهلكة فالالقاء بالايدي الى التهلكة
ان نقيم في اموالنا ونصلحها وندع الجهاد قال ابو عمران فلم يزل ابو ايوب يجاهد في سبيل
الله حتى دفن بالقسطنطينية ترجمہ اسلم ابو عمران سے روایت ہی ہم نے جہاد کیا مدینہ سی قسطنطینیہ کا
قصد رکہتی تھی (جو دار السلطنت تہا روم کا اور اب تک دار الخلافت ہی سلطان روم کا اوسکو استنبول۔ اور
اسلامبول بھی کہتی ہین) اور جماعت اسلام کی سردار عبد الرحمن بن خالد بن ولید تہے اور کفار روم اپنی پشت لگائی
ہوئی تہے شہر کی دیوار سے (یعنی منتظر کہڑی تہے ہماری آنے کے اور حملہ کرنے کے اتنے مین ایک شخص نے ہم مین سے
دشمن پر تلوار اٹہانا چاہا لوگون نے کہا ماہ ماہ لا الہ الا اللہ اپنی جان کو ہلاکت مین ڈالتا ہے اوسوقت ابو ایوب
نے کہا یہ آیت تو ہماری قوم انصار کے شان مین اوتری ہے جب اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر کو مدد دی اور اسلام کو غالب
کیا تو ہم نے اپنے دلون مین کہا اب جہاد کی کیا ضرورت ہی اپنی مالون مین رہین (اونٹون اور باغون مین) اور اونکو
درست کرین جہاد چہوڑ دین تب اللہ جل جلالہ نے یہ آیت اوتاری وانفقوا فی سبیل اللہ ولا تلقوا بایدیکم الی التهلكة
خرچ کرو اللہ کی راہ مین اور مت ڈالو اپنی جانون کو ہلاکت مین تو ہلاکت مین جانون کو ڈالنا یہ ہے کہ اپنے مالون مین مصروف
رہین اون کی فکر کرین جہاد چہوڑ دین (نہ یہ کہ جہاد کرنا ہلاکت ہی یہ تو حیات ابدی ہی) ابو عمران نے کہا پہر ابو ایوب جہاد
کرتے رہے اللہ جل جلالہ کی راہ مین یہانتک کہ دفن ہوئی قسطنطینیہ مین **باب** فی الرمی تیر مارنیکا بیان **عن**
عقبة بن عامر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الله عز وجل يدخل بالسهم الواحد
ثلثة نفر الجنة صانعه يحتسب في صنعته الخير والرامي به ومنبله وارموا واركبوا
احب الي من ان تركبوا ليس من اللهو الا ثلاث تاديب الرجل فرسه وملاعبته اهله ورميه
بقوسه ونبله ومن ترك الرمي بعد ما علمه رغبة عنه فانها نعمة تركها او قال كفرها ترجمہ عقبہ
بن عامر سے روایت ہی کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تہے تحقیق اللہ عزوجل داخل کرتا ہی ایک
تیر کے سبب سے (یعنی کفار کیطرف پہینکنے کے سبب سے) تین شخصون کو بہشت مین ایک تو اوسکو بنانے والے کو جو اپنی
پیشہ مین ثواب کی امید رکھے (یعنے اس نیت سے بناوی کہ جہاد مین کام آوے دوسرے تیر پہینکنے والیکو (یعنی جہاد مین) اور
تیسری تیر دینے والیکو تیر اندازکے ہاتہہ مین خواہ اپنا تیر دی خواہ اوسکا خواہ نیا تیر دی یا نشانے پر اوٹہا کر لاوی پس تیر
اندازی کرو اور گہوڑون پر سواری کرو یعنے سیکہو تیر اندازی اور سواری لیکن بہت پیاری ہی مجہکو تیر اندازی سواری
سے (کیونکہ تیر اندازی پیادہ بہی کر سکتا ہی) ہماری دین مین کوئی کہیل نہین مگر تین۔ ایک ادب سیکہانا آدمی کا اپنے گہوڑیکو

اور اپنی بی بی سے کھیلنا اور تیر اندازی کرنا اپنے لڑکے سے اور تیر سے (یعنی اسی مین مشغول رہنا) اور جو شخص تیر انداز سیکھکر چھوڑ دے اوس سے بیزار ہو کر تو مقرر وہ تیر اندازی ایک نعمت تھی جسکو چھوڑ دیا اوس نے یا فرمایا کہ اوس نعمت کا کفر کیا (ناشکری کی) ف اس حدیث سے تیر اندازی کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اب تیر کے بدلے بندوق اور توپ ہے ہر مسلمان کو گولی لگانا گولہ مارنا سیکھنا اور اوسکی مشق کرنا ضرور ہے اسیطرح جتنی سامان حرب اور جنگ مین اونکا سیکھنا اور حاصل کرنا اور اسلیے سفر کرنا جہاد مین داخل ہے عن عقبة بن عامر الجهني يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو على المنبر يقول واعدوا لهم ما استطعتم من قوة الا ان القوة الرمي الا ان القوة الرمي ترجمہ عقبہ بن عامر جہنی سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ منبر کے اوپر فرماتے تھے کافرون کے جنگ کیواسطے تیار کرو جتنے تم مین طاقت ہو قوت کو خبردار ہو جاؤ کہ قوت تیر اندازی ہے خبردار ہو جاؤ کہ قوت تیر اندازی ہے ف یعنی کلام اللہ مین جو آیا ہے واعدوا لهم ما استطعتم من قوة مراد قوت سے تیر اندازی ہے شاید اس لیے کہ یہہ اقوی و اسہل ہے بہ نسبت اور چیزون کے۔ (اب اس زمانے مین قوت سے مراد بندوقین اور توپین اور کارتوس اور ٹوپیان ہین) عن معاذ بن جبل ان رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال الغزو غزوان فاما من ابتغى وجه الله واطاع الامام وانفق الكريمة ويسر الشريك واجتنب الفساد فان نومه ونبهه اجر كله واما من غزا فخرا ورياء وسمعة وعصى الامام وافسد في الارض فانه لم يرجع بالكفاف ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاد دو طرح پر ہے ایک وہ جہاد جو اللہ کی رضامندی کیواسطے کیا جاتا ہے اور امام کی فرمانبرداری کیجاتی ہے اور عمدہ سے عمدہ مال اوس مین خرچ کیا جاتا ہے اور رفیق کے ساتھہ نرمی اور محبت کیجاتی ہے اور فساد سے پرہیز رہتا ہے تو اس قسم کا جہاد تو سونا اور جاگنا سب عبادت ہے اور جو جہاد اپنی بڑائی اور اپنا درجہ دکھانے اور سنانے کیواسطے ہو اور اپنے افسر کی نافرمانی اور زمین مین فساد منظور ہو تو یہہ جہاد ایسا ہے اسمین جو کوئی جاوے ثواب تو کیا اوسکو خالی لوٹنا مشکل ہے ف یعنی ایسے جہاد مین اگر گناہ سے بچ جاوے تو بھی غنیمت ہے ثواب کا کیا ذکر عن ابي هريرة ان رجلا قال يا رسول الله رجل يريد الجهاد في سبيل الله وهو يبتغي عرضا من عرض الدنيا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا اجر له فاعظم ذلك الناس وقالوا للرجل عد لرسول الله صلى الله عليه وسلم فلعلك لم تفهمه فقال يا رسول الله رجل يريد الجهاد في سبيل الله وهو يبتغي عرضا من عرض الدنيا فقال لا اجر له فقالوا للرجل عد لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال له الثالثة فقال له لا اجر له ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے ایک شخص نے حضرت سے کہا یا رسول اللہ ایک شخص جہاد فی سبیل اللہ کا ارادہ رکھتا ہے حالانکہ وہ اوس سے دنیا کے مال و اسباب چاہتا ہے تو رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسکو کچھ ثواب نہ ہوگا تو لوگون نے یہہ بڑی بات سمجھی اور دوبارہ اوس شخص سے کہا تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکو پھر پوچھہ شاید کہ تو اس بات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھی طرح سمجھا
نہ سکا تو پھر اوس نے کہا یا رسول اللہ ایک شخص اللہ کے راہ مین جہاد کرنے کا ارادہ رکھتا ہی اور وہ اوس سے دنیا کی مال
و اسباب چاہتا ہی پھر آپ نے فرمایا اسکو کچھ ثواب نہ ہوگا پھر تیسری بار لوگون نے اوس شخص سے کہا تو پھر اسکو رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم سے پوچھہ تو اوسنے تیسری بار پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپنے فرمایا اوسکو کچھ ثواب نہ ہوگا **ف**
اسلیے کہ اوس نے جہاد اللہ کے راہ مین نکیا بلکہ مقصود مال و متاع دنیا ہی کا تھا اور اگر جہاد اللہ کے لیے کرے اور مقصود غنیمت
کا حاصل ہونا ہی ہو تو ثواب پاتا ہے لیکن اُس سے کم جو محض اللہ ہی کے لیے جہاد کرے اور اوسکو غنیمت مقصود نہ ہو۔

عن ابی موسی ان اعرابیا جاء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان الرجل یقاتل للذکر
ویقاتل لیحمد ویقاتل لیغنم ویقاتل لیری مکانہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من
قاتل حتی تکون کلمۃ اللہ ھی العلیا فھو فی سبیل اللہ عزوجل ترجمہ ابی موسے سے روایت ہی ایک شخص رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا ایک شخص لڑتا ہی اپنے ذکر کیواسطے یعنے آوازہ اور شہرت کیواسطے جسکو سمعہ کہتے ہین
اور ایک شخص لڑتا ہے اپنی تعریف اور نام آوری کیواسطے اور ایک شخص لڑتا ہی غنیمت مانہہ لگنی کیواسطے اور ایک شخص
لڑتا ہے تاکہ اوسکا مرتبہ دکھایا جاوے یعنے اپنی شجاعت اور بہادری دکھانے کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص اسواسطے لڑتا ہے کہ اللہ کا دین بلند ہو تو وہ شخص اللہ عزوجل کی راہ مین لڑتا ہے (اوسکو جہاد کا ثواب ہی)
اور جو ملک اور دنیا کے لیے لڑتا ہے وہ جہاد نہین ہے۔

عبداللہ بن عمرو یا رسول اللہ اخبرنی عن الجہاد و
الغزو فقال یا عبداللہ بن عمرو ان قاتلت صابرا محتسبا بعثک اللہ صابرا محتسبا وان قاتلت مرائیا
مکاثرا بعثک اللہ مرائیا مکاثرا یا عبداللہ بن عمرو علی ای حال قاتلت او قتلت بعثک اللہ علی
تیک الحال ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہی اُنہون نے کہا یا رسول اللہ مجھکو جہاد سے خبر دیجیو یعنے کسطرح کا جہاد
موجب ثواب کا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبداللہ بن عمرو اگر لڑے تو اس حال پر کہ صبر کرنیوالا اور ثواب
چاہنے والا ہو تو اللہ تعالی تجھکو صبر کرنیوالا اور ثواب چاہنے والا اوٹھاویگا اور اگر تو لڑیگا اپنی بہادری دکھلانی کے
لیے اور زیادتی کیواسطے یعنے لوگون مین فخر کے لیے کہ مین تم سے شجاعت اور بہادری مین زیادہ ہون) تو اللہ تجھکو اوسی
حال پر اوٹھاویگا اے عبداللہ بن عمرو تو جس حالت پر لڑیگا یا مارا جاویگا تو اللہ تجھکو اوسی حال پر اوٹھاویگا (اگر نیت خالص
ہی تو مخلصون مین حشر ہوگا نہین تو ریاکارون مین ہوگا **باب** فی فضل الشہادۃ شہادت کی فضیلت کا بیان

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما اصیب اخوانکم باحد جعل اللہ ارواحھم
فی جوف طیر خضر ترد انھار الجنۃ تاکل من ثمارھا وتاوی الی قنادیل من ذھب معلقۃ فی ظل العرش

[illegible] وجدوا طیب [illegible] ربھم و [illegible] یبلغ اخواننا عنا انا احیاء فی الجنۃ
نرزق لئلا یزھدوا فی الجھاد ولا ینکلوا عند الحرب فقال اللہ سبحانہ انا ابلغھم عنکم قال
فانزل اللہ ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ الی اخر الایۃ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمھاری بھائی احد کے دن شہید کیے گیے تو اللہ نے اونکی روحون کو سبز چڑیون
کے پیٹ مین کر دیا (یعنے رکھدیا) وہ بہشت کی نہرون پہ پھرتی ہین اور اوسکے میوے کھاتی ہین اور سونیکی قندیلون مین
بسیرا وٹھکانا کرتی ہین عرش کے سایہ مین جب اون روحون نے اپنی کھانے اور پینے اور سونے کی خوشی حاصل کی تو
کہا کون ہے جو ہماری طرف سے ہماری بھائیون کو یہہ خبر پہونچاوی کہ ہم بہشت مین زندہ ہین اور کھانے کھاتے ہین
تاکہ وہ بھی بہشت کے حاصل کرنیمین بے رغبتی نہ کرین اور لڑائی کیوقت سستی نہ کرین تو اللہ تعالی نے فرمایا مین پہنچاؤنگا
اونکو تمہاری خبر پس نازل کیا اللہ تعالی نے یہہ آیت جو لوگ اللہ کی راہ مین ماری گئی اون کو مردہ مت سمجھو بلکہ وہ جیتے ہین
اپنے رب کے پاس کھانے کھلائے جاتے ہین ف خوش ہین اون نعمتون پر جو اللہ نے اونکو دین اور خوشخبری دیتے ہین اون
لوگون کو جو ابھی اون تک نہین آئے کہ تم ہرگز غمناک ڈر و نہ رنجیدہ ہو عن حسنا بنت معاویۃ الصریمیۃ قالت
حدثنا عمی قال قلت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم من فی الجنۃ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم النبی فی
الجنۃ والشھید فی الجنۃ والمولود والوئید ترجمہ حسنا بنت معاویہ اپنے چچا سلم بن سلیم سے روایت
کیا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا بھشت مین کون ہوگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہشت مین نبی ہونگے
اور بہشت مین شہید ہونگے اور لڑکے اور جیتے گاڑے گیے ف مراد شہید سے مومن ہے موجب قول اللہ تعالی کے والذین
آمنوا باللہ ورسولہ اولئک ہم الصدیقون والشہداء عند ربھم حاصل یہ ہے کہ شہید عام ہے اس سے کہ ہو حقیقۃً یا
حکماً اور لڑکا مومن کا ہو یا کافر کا داخل ہوگا بہشت مین اور لڑکے مین داخل ہے کچا بچا بھی اور جیتے گاڑے گیے اگرچہ
عادت کافرون کی تھی کہ جیتی لڑکیونکو گاڑ دیتے تھے اور بعضے مسلمون کو بھی گاڑ دیتے تھے تکلیف اور تنگی کیوقت اگرچہ
اس حدیث مین لڑکا مطلق ہے مومن کا ہو یا کافر کا مگر کفار کے لڑکون مین بڑا اختلاف ہے اور اون کے باب مین علما کی پندیدہ
قول ہین مگر صحیح توقف ہے **باب** فی الشہید یشفع شہید کی شفاعت کا بیان عن نمران بن عتبۃ
الذماری قال دخلنا علی ام الدرداء ونحن ایتام فقالت ابشروا فانی سمعت ابا الدرداء یقول
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشفع الشہید فی سبعین من اھل بیتہ ترجمہ نمران بن عتبہ
ذماری سے روایت ہے ہم ام الدرداء پاس گئے اور ہم یتیم تھے اونہون نے کہا خوش ہو جاؤ مین نے ابو الدرداء سے سنا وہ
کہتے تھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہید کی شفاعت قبول کیجاویگی اوسکے گھر کے والون کے لیے ف
بعضون نے کہا مراد شہید سے وہ شہید ہے جو اللہ کی راہ مین قتل کیا جاوی نہ جو طاعون یا اسہال سے مجاوی۔ اور بعضون نے

کہا مراد مطلق شہید ہے کیونکہ خود آپ نے شہید کو دوسری حدیث مین عام فرمایا **باب** فی النور یری عند قبر الشہید شہید کی قبر پر نور دکھائی دینے کا بیان **عن** عائشۃ قالت لما مات النجاشی کنا نتحدث انہ لا یزال یری علی قبرہ نور ترجمہ حضرت عائشہ نے کہا جب نجاشی (بادشاہ حبش) مرگیا تو ہم سے لوگ کہا کرتے تھے کہ اوسکی قبر پر ہمیشہ ایک نور برستا ہے **ق** شاید وہ شہید مراد ہوگا **عن** عبید بن خالد السلمی قال اخی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین رجلین فقتل احدھما ومات الآخر بعدہ بجمعۃ او نحوھا فصلینا علیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما قلتم فقلنا دعونا لہ وقلنا اللھم اغفرلہ والحقہ باصحابہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاین صلوتہ بعد صلوتہ وصومہ بعد صومہ شک شعبۃ فی صومہ وعملہ بعد عملہ ان بینھما کما بین السماء والارض ترجمہ عبید بن خالد سلمی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو شخصون مین بھائی چارہ کردیا تھا (یعنی ایک کو دوسرے کا بھائی بنا دیا تھا) تو ایک تو اون مین سے قتل کیا گیا۔ اور دوسرا کوئی ایک ہفتہ یا ایسی ہی کچھ اوسکے بعد مرگیا ہم نے اوس پر نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے کیا کہا تم نے اوسکے لیے دعا کی اے اللہ بخشدے اوسکو اور ملادے اوسکو اپنے ساتھی سے (یعنی پہلے بھائی سے جو قتل کیا گیا تھا اللہ کی راہ مین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (یہ تم نے کیا کہا) اوسکی نمازین کدہر گئین جو اوس نے اپنے ساتھی کے قتل کے بعد پڑہین اور اوسکی روزے کدہر گئے جو اوس نے اپنے ساتھی کے بعد رکھے اور اوسکے اعمال کدہر گئے جو اوس نے اوسکے بعد کئے بیشک ان دونون مین اتنا فرق ہے جتنا آسمان زمین مین فرق ہے (ایک کا رتبہ زیادہ دوسرے کا کم ہے) **باب** فی الجعائل فی الغزو مزدوری پر جہاد کرنیکا بیان **عن** ابی ایوب الانصاری انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ستفتح علیکم امصار و ستکون جنود مجندۃ تقطع علیکم فیھا بعوث فیکره الرجل منکم البعث فیھا فیتخلص من قومہ ثم یتصفح القبائل یعرض نفسہ علیھم یقول من اکفیہ بعث ذا من اکفیہ بعث کذا الا وذلک لاجیر الی اخر قطرۃ من دمہ ترجمہ ابی ایوب انصاری سے روایت ہے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے فتح کیے جاوین گے تم پر شہر یعنے بڑے بڑے شہر اور ہونگے یعنی پائے جاوین گے اور واقع ہون گے لشکر جمع کیے گئے معین کیے جاوینگے تم پر اون لشکرون مین فوجین یعنی ہر ایک قوم اور قبیلے کو اپنی مین سے ایک حصہ لشکر کا دینا پڑیگا تو برا جانے گا ایک شخص پہنچنے امام کے کو اوس کے تئین یعنے ہمراہ فوج کی جہاد کے لیے بغیر اجرت کے پس نکلیگا اور بہاگے گا اپنی قوم مین سے یعنی تا بچے جہاد سے پھر تلاش کریگا قبیلون کو در حالیکہ پیش کریگا اپنے تئین اوپر کہتا ہوا کون ہے کہ کفایت کرون مین اوسکو لشکر سے یعنی کون مجھ کو نوکر رکھے گا تا محنت لشکر کی اوس سے اپنی ذمی لون مقصود یہ ہے کہ یہ شخص راضی نہین ہے کہ بغیر اجرت کے للہ جہاد کرے پس حضرت نے برائی اوس کی بیان کرتے ہین خبردار ہو یہ شخص مزدور ہے آخر قطرہ خون

تلک **ف** معین کیے جاوینگے الخ یعنی لازم کرینگے امام یہ تین معین فوجین ہر قوم مین سے طرف جہاد کی یعنے جب پہونچیگا اسلام
ہر جانب مین تو محتاج ہوگا امام طرف اوسکی کہ بھیجے ہر جانب فوج تاکہ لڑے اون کفار سے کہ قریب اوس جانب کے ہین اور نہ
غالب ہون کفار اون مسلمانون پر کہ اوس جانب مین ہین **عن** عبداللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال للغازی اجرہ وللجاعل اجرہ واجر الغازی **ترجمہ** ابن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا واسطے جہاد کرنیوالیکے اجر اوسکا ہی یعنے ثواب اوسکا کامل کہ خاص کیا گیا ہے ساتھ اوسکے اور واسطے دینے والے
مال کے اجر اوسکا ہے اور جہاد کرنیوالیکا بھی **ف** یعنے جو کوئی مال دیتا ہے اور مدد کرتا ہی غازی کی تاکہ وہ جہاد کرے تو
اوسکو دوہرا ثواب ہوتا ہے ایک ثواب خرچ کرنے مال کا راہ خدا مین اور دوسرا ثواب ہونے اوسکیکا سبب جہاد اور غازیکا
پس مراد ساتھ جعل کے اسباب تیار کردینا غازی کا ہے اور جائز ہونا اوسکا اور فضیلت اوسکی متفق علیہ علماء کی ہے **باب** فی الرجل
یغزو باجیر یخدم کوئی اپنے ساتھ جہاد مین خدمت کو لیکر کسیکو اُجرت پر لیجاوے **عن** یعلی بن منیۃ قال آذن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالغزو وانا شیخ کبیر لیس لی خادم فالتمست اجیرا یکفینی و
اجری له سهمه فوجدت رجلا فلما دنا الرحیل اتانی فقال ما ادری ما انسهمان وما یبلغ سهمی
فسم لی شیئا کان السهم اولم یکن فنمیت له ثلاثة دنانیر فلما حضرت غنیمة اردت ان اجری
له سهمه فذکرت الدنانیر فجئت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت له امره قال ما اجد لک فی
غزوة هذه فی الدنیا والاخرة الا دنانیرک الثلثة **ترجمہ** یعلی بن منیہ سے روایت ہی خبردار کیا لوگون کو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کے نکلنے کے لیے اور مین بوڑھا تھا نہایت اور کوئی خادم میرے پاس نہ تھا کہ میری خدمت
کری تو مین نے مزدور تلاش کیا کہ مجھکو کفایت کری اور مین نے اوسکیواسطے اوسکا حصہ بھی جاری کرنا چاہا **ف** یعنی جو مال
غنیمت ملے اوس مین سے ایک حصہ اوسکا دینا چاہا یا کل حصہ اوسی کو دینا چاہا مین نے صرف آخرت کے ثواب پر قناعت کی **ف**
آخر ایک مزدور مجھے ملا جب کوچ کا وقت قریب آیا تو وہ میرے پاس آیا اور بولا مین نہین جانتا کتنے حصے ہون اور میرا حصہ مین
کیا آوے تم میری مزدوری کچھ معین کردو حصے ہون یا نہ ہون (یعنے مال غنیمت ملے یا نہ ملے) مین نے تین دینار اوسکے
لیے مقرر کردیے جب مال غنیمت آیا تو مین نے اوسکا حصہ دینا چاہا پھر مجھے خیال آیا اسکے تو تین دینار مقرر ہوئی ہے
مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور سب حال بیان کیا آپ نے فرمایا اس جہاد کا بدلہ اوسکے لیے دنیا اور آخرت
مین وہی تین دینار ہین **باب** فی الرجل یغزو وابواہ کارہان کوئی شخص بدون مرضی والدین کے جہاد کرے
عن عبداللہ بن عمرو قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال جئت ابایعک علی
الهجرة وترکت ابوی یبکیان فقال ارجع علیهما فاضحکهما کما ابکیتهما **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو
سے روایت ہی ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ مین آپ سے ہجرت کی

بیعت کرنیکو آیا ہون اور اپنے ماں باپ کو روتا ہوا چھوڑ آیا ہون آپ نے فرمایا جاؤن کے پاس اور ہنسا اونکو جیسا رلایا تہا تو نے اونکو **عن** عبد اللہ بن عمرو قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ اجاہد قال الک ابوان قال نعم قال ففیہما فجاہد **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی ایکشخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ مین جہاد کرون آپنے فرمایا کیا تیری ماں باپ ہین اوسنے کہا کہ ہان آپنے فرمایا پس تو ہیہ اونہین کے جہاد کر (یعنے اونہین کیخدمت مین کوشش کر کہ حکم جہاد کا رکہتا ہی **عن** ابی سعید الخدری ان رجلا ہاجر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الیمن فقال ہل لک احد بالیمن قال ابوای قال اذن الک قال لا قال ارجع الیہما فاستاذنہما فان اذنا لک فجاہد والا فبرہما **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہی ایکشخص یمن سے ہجرت کرکر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپنے اُس سے فرمایا کیا یمن مین کوئی تیرا ہے اوسنے کہا ماں باپ ہین آپنے فرمایا کیا اونہون نے تجہکو اذن دیا ہے اوسنے کہا نہین آپ نے فرمایا کہ تو اونہین کے پاس پہر جا اور اون سے اجازت مانگ اگر وہ تجہکو اجازت دیوین تو جہاد کر اور نہین تو اونہین کے ساتہہ نیکی کر یعنے خدمت کر اون کی **باب** فی النساء یغزون عورتین جہاد مین جا سکتی ہین **عن** انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغزو بام سلیم ونسوۃ من الانصار لیستقین الماء ویداوین الجرحی **ترجمہ** انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیم کو جہاد مین لیجاتے تہے اور انصار کی کئی عورتون کو بہی اپنے ساتہہ لیجاتے تہے جب حضرت اور صحابہ جہاد کرتے تو یہہ عورتین اونکو پانی پلاتین اور زخمیون کی دوا کرتین **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتون کا جہاد مین ہمراہ جانا درست ہی لیکن بیضرورت لڑائی بہڑانی نہ کرین زخمیونکے مرہم پٹی کرین پیاسونکو پانی پلادین اگر ضرورت ہو تو جنگ بہی کرین **باب** فی الغزو مع ائمۃ الجور ظالم حاکمونکے ساتہہ جہاد کرنا درست ہے **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ من اصل الایمان الکف عمن قال لا الہ الا اللہ ولا تکفر بہ بذنب ولا تخرجہ من الاسلام بعمل والجہاد ماض منذ بعثنی اللہ الی ان یقاتل اخر امتی الدجال لا یبطلہ جور جائر ولا عدل عادل والایمان بالاقدار **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتین ایمان کے جڑ مین ایک تو یہ جو لا الہ الا اللہ کہے اوسکو قتل اور ایذا سے باز رہنا اور کیسا ہے وہ گناہ کرے اوسکو کافر نہ بنانا اور اسلام سے باہر نہ کرنا **ف** یعنے جب آدمی لا الہ الا اللہ کہتا ہو اور کسی اسلام کے رکن کا انکار کرتا ہو تو گناہ کرنیسے وہ کافر نہ ہوگا البتہ اوس گناہ سے کافر ہوگا جو ایمان کو دور کردی جیسے شرک کرنا **ف** اور جہاد جاری رہیگا جسدن سے اللہ تعالی نے مجہکو پیغمبر کیا۔ یہانتک کہ اخیر اُمت میری دجال سے لڑیگی جہاد باطل نہین ہو سکتا کسی ظالم کے ظلم سے اور نہ عادل کے عدل سے (یعنے بادشاہ مسلمان خواہ ظالم ہو یا عادل جہاد اوسکے ساتہہ درست ہے) اور ایمان لانا چاہیے تقدیر پر **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلے

اللہ علیہ وسلم الجہاد واجب علیکم مع امیر برا کان او فاجرا والصلاۃ واجبۃ علیکم خلف
مسلم برا کان او فاجرا وان عمل الکبائر والصلوٰۃ واجبۃ علی کل مسلم برا کان او فاجرا وان
عمل الکبائر **ترجمہ** ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد فرض ہے تمپر ہر امیر (حاکم) کے
ساتھہ نیک ہو یا فاسق اور نماز فرض ہے تمپر ہر مسلمان کے پیچھے نیک ہو یا بد اگرچہ کبیرے گناہ کرے اور نماز فرض ہے ہر مسلمان
پر نیک ہو یا بد اگرچہ کبیرے گناہ کرے **ف** یہ حدیث صحیح نہین ہے مگر متعدد طریقون سے مروی ہے اور سب طریقے ضعیف ہین۔
اسی واسطے امام کا صالح اور نیک ہونا بہتر ہے اور بدعتی اور فاسق کے پیچھے نماز جائز ہونی مین اختلاف ہے بعضون کے نزدیک جائز
ہے لیکن مکروہ ہے بعضون کے نزدیک جائز ہی نہین مگر بادشاہ ظالم کے ساتھ جب وہ مسلمان ہو بالاتفاق جہاد کرنا درست ہے
باب الرجل یحمل بمال غیرہ یغزو ایک آدمی دوسرے کے سواری پر جہاد کرے **عن** جابر بن عبد اللہ حدث
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ اراد ان یغزو فقال یا معشر المہاجرین والانصار ان من
اخوانکم قوما لیس لہم مال ولا عشیرۃ فلیضم احدکم الیہ الرجلین او الثلاثۃ فما لاحد نا من ظہر
یحملہ الا عقبۃ کعقبۃ یعنی احدہم فضممت الی اثنین او الثلاثۃ قال ما لی الا عقبۃ کعقبۃ
احدہم من جملے **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کا قصد کیا تو فرمایا ای گروہ مہاجرین
اور انصار کے بعضے تمہارے بھائی ایسے ہین جنکے پاس مال نہین ہے نہ کنبہ ہے تو ہر ایک تم مین سے دو تین آدمیونکو اپنے ساتھہ شریک
کرلے اسطرح پر ہم مین سے کسی کے پاس سواری نہ ہو مگر باری ہی جیسے اونٹ کی باری ہوتی ہے جابر نے کہا تو مین نے اپنے ساتھہ
دو یا تین آدمیونکو ملا لیا اور مین بھی صرف باری ہی اپنی اونٹ پر چڑھتا تھا جیسے وہ چڑھتے تھے **ف** یعنی ہر چند اونٹ
میرا تھا لیکن چونکہ اونکو اپنے ساتھہ شریک کرلیا تھا تو سب باری باری اوسپر چڑھتے حساب سے **باب** فی الرجل یغزو
یلتمس الاجر والغنیمۃ کوئی شخص جہاد کرے ثواب اور غنیمت کیواسطے **عن** ضمرۃ ان ابن زغب الایادی حدثہ
قال نزل علی عبد اللہ بن حوالۃ الازدی فقال لی بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لنغنم
علی اقدامنا فرجعنا فلم نغنم شیئا وعرف الجہد فی وجوہنا فقام فینا فقال اللہم لا تکلہم الی
فاضعف عنہم ولا تکلہم الی انفسہم فیجزعوا عنہا ولا تکلہم الی الناس فیستاثروا علیہم ثم
وضع یدہ علی راسی او قال علی ہامتی ثم قال یا ابن حوالۃ اذا رأیت الخلافۃ قد نزلت ارض
المقدسۃ فقد دنت الزلازل والبلابل والامور العظام والساعۃ یومئذ اقرب من الناس
منی یدی ہذہ من راسک **ترجمہ** ابن زغب سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن حوالہ ازدی اوتری میری پاس اور مجھسے کہا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو بھیجا پیادہ غنیمت حاصل کرنے کے واسطے (یعنی سواری ہماری پاس نہ تھے پانون
پیدل آپ نے روانہ کیا) ہم گئے کچھہ کما کے نہ لائے (یعنی مال غنیمت نہ ملا) اور آپ نے ہمارے چہرون پر رنج دیکھا تو آپکھڑے ہوئے

اور فرمایا بہتر ہے سونپ دے ان لوگون کو مجھے پھر مین ان کے خبر گیری سے عاجز ہو جاؤن اور نہ سونپ دے اونکو اونھی کے کہ وہ عاجز ہو جاوین اور نہ سونپ دے اونکو اور لوگون کے کہ وہ اپنے تئین مقدم کرین اونپر **ف** بلکہ تو خود اون کی خبر گیری کر اور اون کی حفاظت اپنے سے متعلق رکھ **ت** پھر آپ نے اپنا ہاتھ میری سر پر رکھا اور فرمایا ای ابن حوالہ جب تو دیکھے خلافت کو زمین مقدس یعنے شام مین اترتے ہوئے (مراد خلافت سے خلافت نبوت ہے یا امامت مہدی علیہ السلام) تو تزدیک ہو گئے زلزلے اور بلبلے (زلزلے سے مراد زلزلہ قیامت ہے اور بلبلہ رنج اور غم) اور بڑی بڑی واقعات (علامات کبری) اور قیامت اون دنون مین قریب ہو گی لوگون سے اس سے بھی زیادہ جتنا میرا ہاتھ تیری سر سے نزدیک ہے (یعنے قیامت بہت قریب ہو جاوے گی) **باب** فی الرجل یشری نفسه آدمی اپنی جان خدا کے ہاتھ بیچ ڈالے **عن** عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلے الله علیه وسلم عجب ربنا من رجل غزا فی سبیل الله فانهزم یعنی اصحابه فعلم ما علیه فرجع حتی اهریق دمه فیقول الله تعالی لملائکته انظروا الی عبدی رجع رغبة فیما عندی وشفقة مما عندی حتی اهریق دمه **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارا پروردگار تعجب کرتا ہے اوس شخص سے جو جہاد کو گیا اللہ کی راہ مین پھر اوسکے ساتھی سب بھاگ نکلی اور وہ گناہ کے ڈر سے لوٹا یہانتک کہ مارا گیا۔ اوسوقت اللہ جل جلالہ اپنے فرشتون سے فرماتا ہے دیکھو میرے بندے کو لوٹ آیا میری ثواب کی رغبت کر کے اور میری عذاب سے ڈر کے یہانتک کہ اوسکا خون بہایا گیا **ف** دوسری حدیث مین ہمارا رب ہنستا ہے اس سے معلوم ہوا کہ ضحک اور تعجب اون صفات مین سے ہین جو پروردگار کے لیے ثابت ہین **باب** فیمن یسلم ویقتل مکانه فی سبیل الله عزوجل جو شخص مسلمان ہو اور اوسیوقت مارا جاوے خدا کی راہ مین **عن** ابی هریرة ان عمرو بن اقیش کان له ربا فی الجاهلیة فکره ان یسلم حتی یاخذه فجاء یوم احد فقال این بنو عمی قالوا باحد قال این فلان قالوا باحد قال فاین فلان قالوا باحد فلبس لامته ورکب فرسه ثم توجه قبلهم فلما راه المسلمون قالوا الیک عنا یا عمرو قال انی قد امنت فقاتل حتی جرح فحمل الی اهله جریحا فجاء سعد بن معاذ فقال لاخته سلیه حمیة لقومك او غضبا لهم ام غضبا لله فقال بل غضبا لله ورسوله فمات فدخل الجنة وما صلے لله صلاة **ترجمہ** ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ عمرو بن اقیش کو سود لینا تھا لوگون سے جاہلیت کے زمانے مین اونہون نے اسلام کو برا جانا جبتک اپنا سود وصول نہ کرین (کیونکہ اسلام لانے سے سود ساقط ہو جاویگا) پھر وہ جنگ احد کے دن آئے اور پوچھا میرے چچا کے بیٹے کہان ہین لوگون نے کہا احد مین پوچھا فلان کہان ہے لوگون نے کہا احد مین پوچھا فلان کہان ہے لوگون نے کہا احد مین پھر اونہون نے اپنی زرہ پہنی اور اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر اونکے متوجہ ہوئے اونکیطرف جب مسلمانون نے اونکو دیکھا تو کہا الگ رہو اونہون نے کہا ایمان لایا پھر وہ لڑے یہانتک کہ زخمی ہو کر

اور لوگ اونکو اوٹھالے گئے وہاں [illegible] بہنوں سے اون کی بہن نے کہا بھائی بھائی سے تم لیون لڑی اپنی
قوم کی عزت ہی یا غضبی یا اللہ کیواسطے غصہ کرکے اونہون نے کہا اللہ کیواسطے غصہ کرے اور اوسکے رسول کے لیے پھر وہ
مرگئی اور جنت مین گئی حالانکہ اونہون نے ایک نماز بھی نہین پڑہی **باب** فی الرجل یموت بسلاحہ جو شخص اپنے
ہتہیار سے آپ مجاوے **عن** سلمۃ بن الاکوع قال لما کان یوم خیبر قاتل اخی قتالا شدیدا فارتہ
علیہ سیفہ وقتلہ فقال اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک وشکوا فیہ رجلا
مات بسلاحہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مات جاھدا مجاھدا قال ابن شہاب ثم
سالت ابنا لسلمۃ بن الاکوع فحدثنی عن ابیہ بمثل ذلک غیر انہ قال فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لذبوا مات جاھدا مجاھدا فلہ اجرہ مرتین **ترجمہ** سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے
جب خیبر کا دن ہوا تو میرا بہائی خوب لڑا اتفاقا اوسکی تلوار اوسیکو لگ گئی اور وہ مرگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے صحابہ نے اسمین گفتگو کی اور اوسکی شہادت کو تسلیم نہ کیا بلکہ یون کہا اسکیشخص تہا جو اپنی ہتہیار سے مرگیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے یہہ سنکر فرمایا نہین وہ مرا ہے اللہ کے راہ مین کوشش کرکے مجاہد ہوکر ابن شہاب جو اس حدیث کی اسناد مین ایک
راوی ہین اونہون نے کہا پھر مین نے سلمہ بن الاکوع کے ایک بیٹے سے پوچہا اونہون بھی اپنے باپ سے ایسی ہی حدیث بیان
کی مگر اتنا کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنکر فرمایا جہوٹ بولے وہ (اسباب مین کہ وہ شہید نہین ہی) وہ مرا ہی جہاد کرکے
مجاہد ہوکر اوسکو دوہرا ثواب ہی) اگرچہ وہ اپنی ہتہیار کی چوٹ سے مرگیا **عن** ابی سلام عن رجل من اصحاب النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال اغزنا علی حی من جہینۃ فطلب رجل من المسلمین رجلا منہم فضربہ
فاخطأہ واصاب نفسہ بالسیف فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لخوکم یا معشر المسلمین
فابتدرہ الناس فوجدوہ قد مات فلفہ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بثیابہ ودمائہ وصلی
علیہ ودفنہ فقالوا یا رسول اللہ اشہید ہو قال نعم وانا لہ شہید **ترجمہ** ابو سلام سے
روایت ہی اونہون نے سنا ایک شخص سے جو صحابی تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ کہتا تہا ہم نے حملہ کیا جہینہ کے ایک
قبیلے پر تو ایک مسلمان نے قصد کیا ایک آدمی کے مارنے کا اون مین سے پہر مارا اوسکو تلوار سے لیکن تلوار نے خطا کی اور
خود اوسیکو لگ گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای لوگو اوٹہو اور خبر لو اپنی بھائی مسلمان کے لوگ جلدی سے
دوڑے اوسیکطرف دیکھا تو وہ مرگیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو اوسی کے کپڑون اور زخمون مین لپیٹا اور اوسپر
نماز پڑہی پھر اوسکو دفن کیا لوگون نے کہا یا رسول اللہ کیا یہ شہید ہوا آپ نے فرمایا ہان اور مین اسپر گواہ ہون **ف**
یعنی اسکی شہادت پر مین گواہی دونگا قیامت کے روز۔ اس حدیث سے شہید پر نماز پڑہی جانیکا ثبوت ہی جیسے ابو حنیفہ کا قول ہی
باب الدعاء عند اللقاء جنگ شروع ہوتے وقت دعا کا قبول ہونا۔ **عن** سہل بن سعد قال قال

رسول الله صلى الله عليه وسلم ثنتان لا ترد ان او قل ما ترد ان الدعاء عند النداء وعند البأس
حين يلحم بعضهم بعضا قال موسى وحدثني رزق بن سعيد بن عبد الرحمن عن ابي حازم عن سهل
بن سعد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ووقت المطر **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے دو دعائین نہین رد کیجاتین یا بہت کم رد کی جاتی ہین) یعنی ہمیشہ قبول ہوجاتین ہین یا اکثر قبول ہوتی ہین) یعنی جب
اذان کہے) دوسری لڑائی کیوقت جب ایکدوسرے سے بھڑ جاتے ہین دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے اور مینہ برسنے وقت

ف یعنی جب بارش شروع ہو کیونکہ اوسوقت خدا کی رحمت اوترتی ہے امید ہی کہ دعا بھی اوسکی رحمت اور کرم سے قبول ہو جاے

باب فیمن سال الله تعالى الشهادة جو شخص اللہ سے شہادت مانگے **عن** معاذ بن جبل انه سمع رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقول من قاتل في سبيل الله فواق ناقة فقد وجبت له الجنة ومن سأل
الله القتل من نفسه صادقا ثم مات او قتل فان له اجر شهيد زاد ابن الصفي من هنا ومن
جرح جرحا في سبيل الله او نكب نكبة فانها تجئ يوم القيامة كاغزر ما كانت لونها اون
الزعفران وريحها ريح المسك ومن خرج به خراج في سبيل الله فان عليه طابع الشهداء
ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہے اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص اللہ کی راہ مین لڑا
اونٹنی کے فواق کے موافق تو مقرر اوسکے لیے بہشت واجب ہوئی (ایکبار اونٹنی کا دودہ دہوکر پھر دوسری بار دودہ اترنے تک
جتنا وقت ہوتا ہی اوسکو فواق کہتے ہین) اور جسنے شہادت مانگی اللہ تعالی سے سچے دل کے ساتھہ پھر وہ مرگیا یا مارا گیا تو اوسکو
شہید کا ثواب ہوگا **ف** معلوم ہوا کہ ہر کام مین سچی نیت کو دخل ہی اگر نیت ٹھیک نہ ہو تو جہاد کا بھی ثواب کچھ نہین ملتا
اور جو شخص زخمی کیا گیا زخمی کرنا یعنے دشمن کے ہتیارون سے اللہ کے راہ مین یا مصیبت زخم کی پہونچایا گیا غیر دشمن سے یعنے
کہین گر پڑا یا چوٹ کہائی مصیبت پہونچا پس تحقیق وہ زخم آویگا قیامت کے دن مانند اکثر اوسچیز کے جو پایا جاتا تہا دنیا مین (یعنے
اوسحالت مین جیسیکہ وہ زخم بہت تازہ تہا دنیا مین) اوسکا رنگ زعفران کا ہوگا اور بو اوسکی مشک کی اور وہ شخص جو نکلا
اوسکے پھوڑا اللہ کی راہ مین پس تحقیق اوس پھوڑی پر یا پھوڑے والی پر مہر ہوگی شہیدون کی) یعنی علامت شہید کی ہوگی
تاکہ پہنچانا جاوے جو اسی ترقی دین مین سعی کی تھے پس دیا جاویگا ثواب مجاہدین کا) **باب** فی کراهية جز
نواصي الخيل واذنابها گھوڑے کی پیشانی اور دم کے بال نہ کترنا **عن** عتبة بن عبد السلمي وهذا
لفظه انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تقصوا نواصي الخيل ولا معارفها ولا
اذنابها فان اذنابها مذابها ومعارفها دفاؤها ونواصيها معقود فيها الخير **ترجمہ**
عتبہ بن عبد السلمی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونہون نے سنا آپ فرماتے تھے گھوڑون کی پیشانی کے
بال نکترو اور نہ اونکی یالین اور دم مین کترو اسلیے کہ اون کی دمین اون کی چوریان ہین اور سے مکہیان اوڑاتے ہین اور

ابالیں اونکی سبب گرم ہونے اوسکے کے ہیں اور اونکی پیشانیون کے بالون ہیں بندہے ہی بھلائی **ف** یعنے برکت ہی اوسکے رہنے ہیں اور بہتری ہی اور زینت بھی ہے **باب** فی مایستحب من الوان الخیل کون سی قسم کا گھوڑا بہتر ہی **عن** ابی وھب الجشمی وکانت لہ صحبۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بکل کمیت اغر محجل او اشقر اغر محجل او ادھم اغر محجل **ترجمہ** ابی وہب جشمی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لازم ہے تم کو گھوڑا کمیت سفید پیشانی کا اور سفید ہاتھہ پانونکا یا اشقر سفید پیشانی اور سفید ہاتھہ پانون کا۔ یا سیاہ سفید پیشانی اور سفید ہاتھہ پانونکا **ف** اشقر کہتے ہیں گھوڑی سرخ رنگ کو اور فرق کمیت اور اشقر میں یہہ ہی کہ کمیت کی دم اور ایال سیاہ ہوتی ہے اور اشقر کی سرخ **عن** ابی وھب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بکل اشقر اغر محجل او کمیت اغر فذکر نحوہ قال محمد یعنی ابن مہاجر سالتہ لم فضل الاشقر قال لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث سریۃ وکان اول من جاء بالفتح صاحب اشقر **ترجمہ** ابو وہب سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو تم اپنے اوپر ہر ایک اشقر سفید پیشانی اور سفید ہاتھہ پانون کو یا کمیت سفید پیشانی اور سفید ہاتھہ پانون کو محمد بن مہاجر نے کہا میں نے عقیل سے پوچھا اشقر کو کیون فضیلت ہوئی انہون نے کہا اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا تو سب سے پہلے جو سوار فتح کی خبر لیکر آیا وہ اشقر پر سوار تہا **ف** بہتر قسمیں گھوڑون کی لیے ہیں کمیت پنچکلیان مشکی پنچکلیان اشقر پنچکلیان انھی کے فضیلت ہے نے بیان فرمائی **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمن الخیل فی شقرھا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برکت گھوڑون کی سرخ رنگ کے گھوڑون میں ہی **ف** یعنے اون میں تو الد تناسل زیادہ ہوتا ہے **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یسمی الاناث من الخیل فرسا **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مادیان کو بھی گھوڑا شمار کرتی تھے **باب** ما یکرہ من الخیل جو گھوڑے منحوس ہیں اونکا بیان **عن** ابی ھریرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یکرہ الشکال من الخیل والشکال یکون الفرس فی رجلہ الیمنی بیاض وفی یدہ الیسری او یدہ الیمنی وفی رجلہ الیسری **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے میں شکال کو مکروہ رکھتے تھے اور شکال یہہ ہے جو ایسا گھوڑا ہو جسکی داہنی پانون اور بائیں ہاتھہ میں سفیدی ہو یا اوسکی داہنی ہاتھ اور بائیں پانون میں سفیدی ہو **ف** راوی نے تو تفسیر شکال کے اسطرح کی اور شکال نزدیک صاحب قاموس اور تمام اہل لغت کے گھوڑون میں یہ ہی کہ تین پانو گھوڑی کے سفید ہون اور ایک ہمرنگ تمام بدن کے یا بالعکس یعنے ایک پانون سفید ہو اور باقی ہمرنگ بدن کے اور شکال اصل میں اوس رسی کو کہتے ہیں کہ جس سے چارپائی کو باندہتے ہیں پس اسطرح گھوڑی کو تشبیہ دی ساتھہ اوسکے اور اسطرح کی گھوڑی کو مکروہ رکھا اور وجوہ قول کے کہ وہ بصورت شکول کے

ہی اور ممکن ہے کہ تجربے سے معلوم ہوا ہو [illegible] اصیل نہ ہوتا ہو بعضون نے کہا کہ اگر یاد جو اصیل سفید
پیشانی پر ہو تو دور ہو جاتی ہی کراہت گھوڑی والون کے نزدیک بھی ارجل اور اشکل گھوڑا منحوس ہے ایک شاعر کہتا ہی ؎
ارجل و اشکل و ستارہ پیشانی ÷ گر بہ مفت دہند نستانی **باب** مایؤمر بہ من القیام علی الدواب والبہائم
جانورون کی خدمت اور خبر گیری اچھی طرح کرنا چاہیے **عن** سہل بن الحنظلیۃ قال مر رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم ببعیر قد لحق ظہرہ ببطنہ فقال اتقوا اللہ فی ھذہ البہائم المعجمۃ فارکبوھا
صالحۃ وکلوھا صالحۃ **ترجمہ** سہل بن حنظلیہ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ دیکھا
جسکے پیٹ پیٹ سے لگ گئے تھے **ف** بوجہ بھوک اور تکلیف **کہ** آپنے فرمایا خدا سے ڈرو ان بے زبان جانورون
کی باب مین ان پر سواری کرو اچھی طرح اور انکو کھلاؤ اچھی طرح **ف** یعنی خوب خدمت اور خبر گیری کرو **عن** عبد اللہ
بن جعفر قال ارد فنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلفہ ذات یوم فاسر الی حدیثا لا احدث
بہ احدا من الناس وکان احب ما استتر بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحاجتہ ھدفا او حائش
نخل قال فدخل حائطا لرجل من الانصار فاذا جمل فلما رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم حن وذرفت
عیناہ فاتاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فمسح ذفراہ فسکت فقال من رب ھذا
الجمل لمن ھذا الجمل فجاء فتی من الانصار فقال لی یا رسول اللہ فقال افلا تتقی اللہ فی ھذہ البہیمۃ التی
ملکک اللہ ایاھا فانہ شکی الی انک تجیعہ وتدئبہ **ترجمہ** عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی ساتھہ سوار کیا ایک دن اور آہستہ سے مجھہ ایکبات کہی اور کہا کسی سے نہ کہنا اور رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کو حاجت ضروری کیواسطے چھپنے کے جگہون مین دو جگہین بھت پسند تہین یا تو کوئی اونچا مقام ہو یا درختون کا
جھنڈ ہو ایکبار کسی انصاری کے باغ مین آپ تشریف لیگئی ادہر سے ایک اونٹ آیا اوس نے آپ کو دیکھکر رونا شروع کیا (یعنی
آواز درد ناکی سے نکالی) اور آنکھون سے آنسو بہانا شروع کیے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اوسکے پاس گئے اور اوسکے سر پر ہاتھ
پھیرا وہ چپ ہو رہا بعد اوسکے پوچھا یہ اونٹ کسکا ہی ایک جوان انصار مین سے آیا اور کہنے لگا میرا ہی یا رسول اللہ آپ نے
فرمایا تو خدا سے نہین ڈرتا اس جانور مین جسکا اللہ نے تجھے مالک کیا اوس اونٹ نے مجھسے شکایت کی تیری تو اوسکو مارتا ہی اور
تہکاتا ہے **ف** سبحان اللہ آپ رحمۃ للعالمین تھے اونٹ بھی آپ کو دیکھکر اپنے فریاد سامنی لایا اور آپکے ہاتھ پھیرنے سے
چپ ہو گیا **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بینما رجل یمشی بطریق فاشتد
علیہ العطش فوجد بئرا فنزل فیہا فشرب ثم خرج فاذا کلب یلھث یاکل الثری من العطش
فقال الرجل لقد بلغ ھذا الکلب من العطش مثل الذی کان بلغ فنزل البئر وملا خفہ
فامسکہ بفیہ حتی رقی فسقی الکلب فشکر اللہ لہ فغفر لہ فقالوا یا رسول اللہ وان لنا فی البہائم

لاجر لاقال فی کل ذات کبد حبة اجر ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ایک شخص راہ خدا مین جارہا تہا اوسکو بہت پیاس معلوم ہوئی ایک کنوان دیکہا اوس مین اُترکر پانے پیا جب کنوے مین سے نکلا
تو دیکہا ایک کتا ہانپ رہا ہی اور پیاس کے ماری کیچڑ چاٹ رہا ہی اوسنے دل مین کہا اس کتے کا بہی پیاس کے مارے وہی حال ہوگا
جو میرا تہا پھر کنوئین مین اُترکر اپنے موزی مین پانے بہرا اور موٹہ مین اوسکو داب کر اوپر چڑہا ف کیونکہ کنوان ایسا ہوگا
جسمین چڑہنا دشوار ہوگا اسوجہ سے موزہ ہاتہ مین نہ لاسکا منہ مین داب لیا ف اور کتے کو پانی پلایا اللہ جل جلالہ اوس سے
خوش ہوگیا اور اوسکو بخشدیا صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ ہمکو جانورون کے پانی پلانے مین بہی ثواب ہے آپنے فرمایا
کیون نہین ہر جاندار جگر مین ثواب ہے ف مسلمان ہو یا کافر آدمی ہو یا جانور راحت رسانی اور رحم اور مہربانی ایسی چیز
ہی جو اللہ جل جلالہ کو نہایت پسند ہین وہ کبہی بے کار نہ جاوے گی مگر ان مین سے وہ جانور مستثنی ہین جو موذی ہون یا واجب القتل
ہون عن انس بن مالک قال کنا اذا نزلنا منزلا لا نسبح حتی نحل الرحال ترجمہ انس بن مالک سے روایت
ہی ہم جب منزل مین اوترتے تو نماز نہ پڑہتے جبتک کجاؤن کو اونٹون پر سے اوتار نہ لیتے (تاکہ اونٹون کو تکلیف نہ ہو) باب
فی تقلید الخیل بالاوتار جانورون کے گلے مین تانت کے گنڈے ڈالنا عن ابی بشیر الانصاری کان مع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض اسفارہ فارسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رسولا قال عبد اللہ
بن ابی بکر حسبت انہ قال والناس فی مبیتہم لا تبقین فی رقبة بعیر قلادة من وتر ولا قلادة
الا قطعت ترجمہ ابی بشیر انصاری ہی روایت ہی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ تہے بعضے سفرون مین رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے کسیکو بہیجا اور لوگ سوہی تہے اوس نے کہا نہ باقی رہے اونٹ کی گردن مین تانت کا گنڈا یا کوئی گنڈا
مگر کاٹ ڈالا جاوے۔ کہا مالک نے یہ گنڈا نظر نہ لگنے کیواسطے باندہتے ہین آپنے اس سے منع کیا کہ گنڈا کچہ مؤثر نہین ہوسکتا
سب آفتون سے اللہ جل جلالہ بچانے والا ہی عن ابی وہب الجشمی وکانت لہ صحبة قال قال رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم ارتبطوا الخیل وامسحوا بنواصیہا واعجازہا وقال اکفالہا وقلدوہا ولا
تقلدوہا الاوتار ترجمہ ابی وہب جشمی سے روایت ہی وہ صحابی تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گہوڑون کو
باندہ رکہو اور اونکے پٹہون اور پیشانیون پر ہاتہ پہیر کرو یا یہ کہے اعجازہا کے اکفالہا فرمایا یعنی دونون کے ایک ہین اور اونکے
گردنون مین گنڈی باندہو اور اونکی گردنون مین کمان کیطرح نہ باندہو ف گہوڑی باندہ رکہنے سے کنایہ یہہ ہی کہ اون کو
جہاد کے لیے فربہ کرو اور ہاتہ پہیرنے سے مقصود گرد وغبار سے اونکو صاف کرنا ہی اور اونکی فربہی کا حال معلوم کرنا ہی اور اس سے
اُنس و راحت بہی حاصل ہوتی ہی اور جاہلیت کی عادت تہی کہ کمان کی چلہ گہوڑون کے گردنون مین باندہتے تہے تا نظر نہ لگے
آپنے تنبیہ کے لیے اس سے منع فرمایا کہ گہوڑی کا گلا نہ گہوٹے اور نہ یہہ تقدیر کو رد کرسکتا ہے باب فی تعلیق الاجراس
جانورون کے گلے مین گہنڈا لٹکانے کا بیان ۰۰ امر حبیبة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تصحب

الملائکۃ رفقۃ فیہا جرس ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ساتھ نہیں دیتے رحمت کے فرشتے اون لوگونکا جنمیں گھنٹا ہوتا ہے عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصحب الملائکۃ رفقۃ فیہا کلب او جرس ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحمت کے فرشتے ساتھ نہیں دیتے اون لوگونکا جنمیں کتا اور گھنٹا ہو عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی الجرس مزمار الشیطان ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھنٹی مین شیطان کا باجا ہے ف گھنٹا اونٹ وغیرہ کی گردن مین اسواسطے منع ہوا کہ دشمن آواز سے خبردار ہوجاتا ہے وہ اپنا بچاؤ کرلیتا ہے تو مسلمان اوسپر غالب نہین ہوسکتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند تہا کہ دشمن کو بالکل اپنی خبر نہ ہو ایکایکی اوپر پہونچ جاوین باب فی رکوب الجلالۃ جلالہ (جو جانور گوہ کہاوی) اوسپر سواری کی ممانعت عن ابن عمر قال نھی عن رکوب الجلالۃ ترجمہ عبداللہ بن عمر نے منع کیا جلالہ پر سوار ہونے سے عن ابن عمر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الجلالۃ فی الابل ان یرکب علیھا ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلالہ اونٹ پر چڑہنے سے منع کیا (کیونکہ وہ بخس ہے اور گوشت اوسکا حرام ہے تو پسینا بھی اوسکا بخس ہے ہوگا باب فی الرجل یسمی دابتہ آدمی اپنے جانور کا نام رکہے عن معاذ قال کنت ردف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی حمار یقال لہ عفیر ترجمہ معاذ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تہا ایک گدہے پر جسکو عفیر کہتے تہے باب فی النداء عند النفیر یا خیل اللہ ارکبی کہ بوقت مجاہدین کو یون پکارنا ای اللہ کے لوگو سوار ہوجاؤ عن سمرۃ بن جندب اما بعد فان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سمی خیلنا خیل اللہ اذا فزعنا وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرنا اذا فزعنا بالجماعۃ والصبر والسکینۃ واذا قاتلنا ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری جماعت کا نام خیل اللہ کہکر پکارتے جب ہم گہبراتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو حکم کرتے تہے گہبراہٹ کیوقت اکٹہا ہوجانیکا اور صبر اور تحمل کا اسیطرح لڑائی کیوقت ف ہر چند خیل اصل مین گھوڑون کو کہتے ہین مگر یہان مراد خیل سے جماعت ہے مجاہدین کی وہ اللہ کے گروہ ہین باب النہی عن لعن البھیمۃ جانور پر لعنت کرنیکے ممانعت عن عمران بن حصین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان فی سفر فسمع لعنتہ فقال ما ھذہ قالوا ھذہ فلانۃ لعنت راحلتھا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ضعوا عنھا فانھا ملعونۃ فوضعوا عنھا قال عمران فکانی انظر الیھا ناقۃ ورقاء ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر مین تھے آپ نے لعنت کی آواز سنی (یعنے کوئی کسی کو لعنت کرتا ہے) آپنے پوچہا یہ کیا ہے لوگون نے کہا فلان عورت ہے اوس نے لعنت کی اپنی اونٹ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوتار لو

پالان اوس وقت پر سے لیونکہ وہ ملعون ہی لوگون نے اوسکو خالی کر دیا عمران نے کہا گویا مین دیکھ رہا ہون اوس اونٹ
کو وہ سیاہی مائل تہا **ف** مقصود اوس سے زجر تہا اوسعورت کو کہ جب تو نے اوسپر لعنت کی تو ملعون پر سوار ہونا کیا
ضرور ہے **باب** فی التحریش بین البہائم چوپایہ جانورون کو لڑانے کی ممانعت **عن** ابن عباس قال
نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن التحریش بین البهائم **ترجمہ** روایت ہی منہ کیا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے چوپایہ جانورون کو لڑانے سے (جیسے مینڈہے وغیرہ کو **باب** فی وسم الدواب جانورون کو داغ
دینا **عن** انس بن مالك قال اتیت النبی صلی الله علیه وسلم باخ لی حین ولد لیحنکه فاذا هو
فی مربد یسم غنما احسبه قال فی اذانها **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اپنی بہائی کو لیکر آیا جو پیدا ہوا تہا تحنیک کے لیے (یعنے کچہ چباکر آپ اوسکے منہ مین ڈالدین) دیکہا تو آپ جانورون
کے تہان پر تہے اور بکریونکے کانون پر داغ دے رہے تہے نشانی کیواسطے (تاکہ اپنی بکریان پہچانی جاوین) **عن**
جابر ان النبی صلی الله علیه وسلم مر علیه بحمار قد وسم فی وجهه فقال اما بلغکم انی قد
لعنت من وسم البهیمة فی وجهها او ضرب بها فی وجهها فنهی عن ذلك **ترجمہ** جابر سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گدہا دیکہا جسکے منہ مین داغ تہا آپ نے فرمایا تم کو خبر نہین مین نے
لعنت کی ہی اوس شخص پر جو جانور کو داغ دیوے منہ پر یا اوسکے منہ پر مارے پھر آپنے اس سے منع کیا **ف** منہ کے
سوا اور جگہہ مارنا یا داغنا درست ہی پہلی حدیث سے **باب** فی کراهیة الحمر تنزی علی الخیل گدہونکا چڑہانا
گہوڑون پر کیسا ہے **عن** علی بن ابی طالب رضی الله عنه قال اهدیت رسول الله صلی الله علیه
وسلم بغلة فرکبها فقال علی لو حملنا الحمیر علی الخیل فکانت لنا مثل هذه فقال رسول الله
صلی الله علیه وسلم انما یفعل ذلك الذین لا یعلمون **ترجمہ** حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے ایک خچر تحفہ آیا آپ اوس پر سوار ہوئے حضرت علی نے کہا کاش ہم بہی گدہون کو گہوڑیون
پر چڑہائین تو خچر ہمارے پاس بہی ہون آپنے فرمایا یہ کام وہ کرتے ہین جو نہین جانتے **ف** گہوڑون کی منفعت تو کم
وہ جہاد مین کام آتا ہے اوسکو حصہ ملتا ہی اور قیمت بہی گہوڑی کی زیادہ ہوتی ہے خچر سے بعضون نے ظاہر حدیث سے
گدہونکا جفتی کرانا گہوڑیون پر مکروہ رکہا ہی بعضون کے نزدیک جائز ہے اور یہ حدیث محمول ہی اوپر استحباب کے واسطے
بڑہانے گہوڑون کے نسل کے کیونکہ وہ آلہ ہین جہاد کا **باب** فی رکوب ثلاثة علی دابة تین آدمیونکا ایک ہی جانور
پر چڑہنا **عن** عبد الله بن جعفر کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا قدم من سفر استقبل بنا فاینا
استقبل او لاجعله امامه فاستقبل بی فحملنی امامه ثم استقبل بحسن او حسین فجعله خلفه
فدخلنا المدینة وانا لکذلك **ترجمہ** عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبوقت سفر سے

آتے تو ہم کو آپ کے استقبال کے لیے [redacted] پہونچتا آپ اوسکو اپنے آگے بٹھا لیتے تو پہلے میں پہونچا آپ نے مجھکو اپنے آگے بٹھا لیا پھر امام حسن رضہ پہونچے یا امام حسین آپ نے اونکو اپنے پیچھے بٹھا لیا بعد اوسکے ہم مدینہ کو آئے اسی طرح بیٹھے ہوئے **باب** فی الوقوف علی الدابۃ جانور پر بیکار بیٹھے رہنے کی ممانعت **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایای ان تتخذوا ظھورد وابکم منابر فان اللہ انما سخرھا لکم لتبلغکم الی بلد لم تکونوا بالغیہ الا بشق الانفس وجعل لکم الارض فعلیھا فاقضوا حاجتکم **ترجمہ** ابوہریرۃ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم اسبات سے کہ اپنی جانوروں کے پیٹھوں کو منبر بناؤ (بیضرورت اوسپر بیٹھے رہو) کیونکہ اللہ تعالی نے اونکو تابع کردیا تمہارے اسواسطے کہ تم ایک شہر سے دوسرے شہر کو پہنچو جہاں نہ پہونچ سکتے تھے مگر دل توڑکر (یعنے تکلیف اوٹھاکر اگر سواری نہ ہوتی) اور تمہارے لیے زمین بنائی ہے اوسپر اپنے کام کیا کرو **باب** فی الجنائب کوتل اونٹوں کا بیان **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکون ابل للشیاطین وبیوت للشیاطین فاما ابل الشیاطین فقد رأیتھا یخرج احدکم بجنیبات معہ قد اسنمتھا فلا یعلوا بعیرا منھا ویمر باخیہ قد انقطع بہ فلا یحملہ واما بیوت الشیاطین فلم ارھا کان سعید یقول لا اراھا الا ھذہ الاقفاص التی یستر الناس بالدیباج **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹ ہوتے ہیں شیطانوں کیواسطے اور گھر شیطانوں کے لیے پس جو شیطانوں کے اونٹ ہیں میں اونکو دیکھا کوئی تم میں سے اپنے ساتھ کوتل اونٹ (زیب وزینت کے لیے) لیکر نکلتا ہے جسکو اوس نے موٹا بنایا ہے اوپر سواری نہیں کرتا اور راہ میں اپنے بھائی کو دیکھتا ہے کہ وہ چلنے سے عاجز ہوگیا لیکن اوسکو سوار نہیں کرتا اور شیطانوں کے گھر ہیں نہیں دیکھے **ف** اب شیطانوں کے گھر بھی موجود ہیں کسی کے پاس بہت سے مکانات ہوتی ہیں جو آراستہ پیراستہ فرش فروش سے ہوتے ہیں لیکن خالی اون میں کوئی نہیں رہتا اور اپنی بھائی مسلمان کو دیکھتے ہیں اوسکو گھر نہیں راہ میں پڑا ہے مینہ اور دھوپ کی تکلیف اوٹھاتا ہے پر رہنے کو اوسکو جگہ نہیں دیتے **ت** سعید نے کہا میں تو شیطانوں کا گھر انھی ہودوں کو سمجھتا ہوں جنکو پردی ریشمی ہوتے ہیں (مترجم نے کہا میں تو شیطانوں کا گھر اونھی گھروں کو جانتا ہوں جنکا اوپر بیان کیا **باب** فی سرعۃ السیر جلدی چلنے کا بیان **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سافرتم فی الخصب فاعطوا الابل حقھا واذا سافرتم فی الجدب فاسرعوا السیر فاذا اردتم التعریس فتنکبوا عن الطریق **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب زمانی میں تم سفر کرو تو دو اونٹوں کو حق اونکا (یعنے اونکو چارہ کھانے چھوڑ دیا کرو تا خوب چریں اور تیز چلیں) اور جب تم قحط سالی میں سفر کرو تو جلدی چلو (یعنی راہ میں تاخیر نکرو تا ضعیف ہونے سے پہلے تم کو منزل

مقصود کو پہونچاوین) اور جب تم رات کو اوتر و تو راہ سے بچو۔ یعنی راہ مین مت اوترو وہان سانپ بچھو موذی جانور
وغیرہ کا اندیشہ ہے **عن** جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عوهذه قال بعد قوله
حقها ولا تعدوا المنازل **ترجمہ** دوسری روایت مین جابر سے بھی ایسا ہے مروی ہے مگر اسمین اتنا زیادہ ہے
کہ منزل سے آگے نہ بڑہو رتا کہ جانور کو تکلیف نہ ہو) **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علیکم بالدلجة فان الارض تطوی باللیل **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا رات کو چلنا اپنے پر لازم پکڑو اسلیے کہ زمین رات کو طی ہو جاتی ہے **ف** یعنے دن کے چلنے پر ہی قناعت نہ کرو
بلکہ رات کو بھی کچھ چلا کرو اسلیے کہ چلنا آسان ہوتا ہے رات کو خصوصًا عرب کے ملک مین جہان ذمکو آفتاب کی تپش
بہت ہوتی ہے رات کو جلد لیسے زمین طے ہو جاتی ہے **باب** ربالدابة احق بصدرها جو جانور کا مالک ہو
وہ آگے بیٹھنے کا حقدار ہے **عن** ابی بریدة یقول بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمشی جاء
رجل ومعه حمار فقال یا رسول اللہ ارکب وتاخر الرجل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه
وسلم لا انت احق بصدر دابتك منی الا ان تجعله لی قال فانی قد جعلته لك فرکب
ترجمہ ابو بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جارہے تھے اتنے مین ایک شخص آیا گدہے پر سوار ہو کر وہ بولا
یا رسول اللہ سوار ہو جائی اور پیچھے سرکا آپنے فرمایا نہین تو زیادہ حقدار ہے آگے بیٹھنے کا اپنے جانور پر مجھسے البتہ اگر
تو یہ جانور مجھے دیدی تو مین آگے بیٹھونگا وہ بولا یا رسول اللہ مین نے یہ آپ کو دیدیا پھر آپ اوسپر سوار ہوئے **ف**
یعنے آگے بیٹھ گئے کیونکہ اب وہ جانور آپکے ملک مین آگیا **باب** فی الدابة تعرقب فی الحرب جانور کے
کونچین کاٹ ڈالنا لڑائی مین **عن** عبد اللہ بن الزبیر حدثنی ابی الذی ارضعنی وهو احد
بنی مرة بن عوف وکان فی تلك الغزاة غزاة مؤتة قال واللہ لکانی انظر الی جعفر حین
اقتحم عن فرس له شقراء فعقرها ثم قاتل القوم حتی قتل **ترجمہ** عبد اللہ بن الزبیر سے روایت ہے
میری باپ رضاعی نے جو بنی مرہ بن عوف مین سے تہا مجھسے بیان کیا وہ جہاد مین تہا یعنے موتہ (ایکموضع ہے شام مین)
کی لڑائی مین کہا مین گویا دیکھ رہا ہون جعفر بن ابی طالب کو جب وہ کود پڑے اپنے اشقر گدہے سے اور اوسکی کونچین
کاٹ دین پھر لڑے کافرون سے یہانتک کہ قتل کیے گئے **ف** کونچین کاٹ دین تاکہ کافرون کے کام نہ آوے اس حدیث
سے معلوم ہوا لڑائی مین اگر جانور یا سامان کا خوف ہو کہ وہ دشمن کے ہاتھ مین آکر باعث اوسکی تقویت کا ہوگا تو اوس
کا تلف کر ڈالنا درست ہے۔ ابو داؤد نے کہا یہ حدیث قوی نہین ہے **باب** فی السبق آگے بڑہنے کی شرط
کا بیان **عن** ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا سبق الا فی خف او فی حافر
او نصل **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال نہین ہے مال کا لینا مسابقت کے

ساتھ گراونٹ یا گھوڑی دوڑانے مین یا تیر چلانے مین **ف** سبق اوس مال کو کہتے ہین کہ گھوڑ دوڑ وغیرہ مین شرط کیا جاوے اور اس حدیث کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ مسابقت کے ساتھ مال لینا روا نہین سوائے ان تین چیزون کے اور بعضے فقہانے لاحق کیا ہے ان کے ساتھ اون چیزونکو بھی جو جہاد کے اسباب ہی ہین جیسے گدھا اور خچر گھوڑے کے حکم مین داخل ہی اور فیل اونٹ کے حکم مین اور جو چیز جہاد کے اسباب سے ہے اوسکی مسابقت مین شرط کرنا مال کا جہاد کے رغبت دلانیکو واسطے ہی بخلاف اون چیزون کے جو جہاد کے اسباب سے نہین مانند کبوتر بازی وغیرہ کے اوس مین مسابقت اور مال لینا اوسپر جائز نہین **عن** عبد اللہ بن عمران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سابق بین الخیل التی قد اضمرت من الحفیاء وکان امدھا ثنیۃ الوداع وسابق بین الخیل التی لم تضمر من الثنیۃ الی مسجد بنی زریق وان عبد اللہ کان ممن سابق بھا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شرط لگائی آگے بڑھنے کی اون گھوڑون مین جو تیار کیے گیے تھے گھوڑ دوڑ کے لیے حفیا ہی (ایک مقام ہی باہر مدینہ کے) ثنیۃ الوداع تک (پانچ میل ہے حفیا سی) اور جو گھوڑی تیار نہین کیے گیے تھے اونکی حد ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک (ایک میل ہی) مقرر کی اور عبد اللہ بھی گھوڑ دوڑ مین شریک تھے **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یضمر الخیل فیسابق بھا **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑون کو گھوڑ دوڑ کے لیے اضمار کرتے تھے **ف** اضمار اسکو کہتے ہین کہ گھوڑی کو خوب گھاس کھلاتے ہین تاقوی وفربہ ہو بعد ازان کم کرتے جاتے ہین گھاس کو اور اوسکی خوراک پر لاٹھراتے ہین اور ایک مکان مین بند کرکر گردنیان ڈالتے ہین کہ وہ گرم ہوتا ہے اور عرق لے آتا ہے اور جب وہ عرق خشک ہوتا ہی تو سبک ہو جاتا ہے اوسکا گوشت اور وہ قوی ہوتا ہے راہ چلنے مین **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سبق بین الخیل وفضل القرح فی الغایۃ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑ دوڑ کی اور جو گھوڑا پانچوین برس مین لگ چکا تھا اوسکا پٹہ دور مقرر کیا **باب** فی السبق علی الرجل پانون پانون دوڑنے کا بیان **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا انہا کانت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر قالت فسابقتہ فسبقتہ علی رجلی فلما حملت اللحم سابقتہ فسبقنی فقال ھذہ بتلک السبقۃ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھین سفر مین انہون نے کہا ہم اور آپ دوڑی تو مین آگے نکل گئی پھر جب مین موٹی ہو گئی تو ہم اور آپ دوڑے آپ آگے نکل گئے آپ نے فرمایا یہ اوسکا بدلہ ہے جو تو پہلے آگے نکل گئی تھی (یعنے اب ہم اور تم برابر ہو گئے) **باب** فی المحلل گھوڑ دوڑ مین محلل کا شریک ہو جانا **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ادخل فرسا بین فرسین یعنی وھو لا یؤمن ان یسبق فلیس بقمار ومن ادخل فرسا بین فرسین وقد امن

ان یسبق فھو قمار **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک گھوڑا داخل کرے
درمیان دو گھوڑون کے اور وہ گھوڑا ایسا ہو کہ اوسکے بڑھ جانے کا یقین نہو بلکہ پیچھے رہ جانیکا بھی احتمال ہو تو
وہ قمار نہین اور جو شخص کہ داخل کرے ایک گھوڑیکو درمیان دو گھوڑون کے اور وہ یقین رکھتا ہو اوسکے آگے بڑھ جانے
کا پس وہ قمار ہے **ف** حاصل یہ ہے گھوڑ دوڑ مین اگر شرط حاکم کی طرف سے ہو یا ایک طرف ہو تو درست ہے اور جو دونون
طرف سے ہو تو محلل کا ہونا ضرور ہے یعنے ایک تیسرے شخص کا جسکے جیت جانی یا ہار جانے کا یقین نہ ہو بلکہ ہارنے کا
بھی اور جیتنے کا بھی احتمال ہو اگر جیتیگا تو دونون کی شرط کا روپیہ بھیجے گا ہاریگا تو کچھ نہ دیگا اور جو اُس محلل کے جیتنے
یا ہارنے کا یقین ہو تو اوسکا شریک ہونا کچھ مفید نہ ہوگا **باب** فی الجلب علی الخیل فی السباق گھوڑ دوڑ مین
کسیکو اپنے گھوڑے کے پیچھے رکھنا **عن** عمران بن حصین عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا جلب ولا جنب
زاد یحیی فی حدیثہ فی الرھان **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جلب نہین
ہے اور نہ جنب ہے یحیے نے اپنی حدیث مین زیادہ کیا ہے فے الرہان کے لفظ کو یعنے لا جلب ولا جنب فی الرہان اور مراد رہان سے
بھی شرط کرنا ہے اور مسابقت کرنا ہے گھوڑ دوڑ مین **ف** زکوۃ مین جلب یہ ہے کہ زکوۃ لینے والا دور اوتری زکوۃ دینے والونسے
اور اونکو یہ حکم کرے کہ مواشی میری پاس یہان لاؤ اور جنب یہ ہے کہ مال والے اپنی موضع سے دور جا بیٹھین اور زکوۃ لینے والیکو
مشقت مین ڈالین تا وہ وہین جاوے تو یہ دونو مکروہ و ممنوع ہین - اور جلب گھوڑ دوڑ مین یہ ہے ایک شخص کو اپنی گھوڑی کے
پیچھے لگا لیوے کہ وہ گھوڑی کو ڈانٹتا رہے تا کہ وہ آگے بڑھ جاوے - اور جنب یہ ہے کہ اپنے گھوڑی کے پہلو مین اور ایک گھوڑا
رکھے اسلیے کہ جب سوار یکا گھوڑا تھک جاوے تو اوس گھوڑے پر سوار ہو لے یہ بھی منہی **عن** قتادۃ قال الجلب
والجنب فی الرھان **ترجمہ** قتادہ نے کہا جلب اور جنب گھوڑ دوڑ مین ہوتے ہین یہ جنکے معنے ابھی بیان ہوئی **باب**
للسیف یحلی تلوار پر چاندی لگانا **عن** انس قال کانت قبیعۃ سیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضۃ
ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تلوار کے قبضہ کی ٹوپی چاندی کی تھی **ف** اسمین
دلیل ہے اسپر کہ جائز ہے تلوار پر چاندی کا زیور لگانا قلیل ہو یا کثیر اسی طرح کمربند چاندی کا اور ٹوپے چاندی کی کیونکہ چاندی
کا استعمال مردون کے لیے درست ہے **عن** سعید بن ابی الحسن قال کانت قبیعۃ سیف رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فضۃ قال قتادۃ وما علمت احدا تابعہ علی ذلک **ترجمہ** سعید بن ابی الحسن سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کے قبضہ کی ٹوپی چاندی کے تھے قتادہ نے کہا مین نہین جانتا کہ
سعید بن ابی الحسن کے متابعت کسی اور شخص نے کی ہو اسحدیث کی روایت مین **باب** فی النبل یدخل بہ المسجد
تیر لیکر مسجد مین جانیکا بیان **عن** جابر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ امر رجلا کان یتصدق
بالنبل فی المسجد ان لا یمر بھا الا و ہو اخذ بنصولھا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم کیا جو تیر بانٹ رہا تھا مسجد مین کہ جب وہ تیرون کو لیکر نکلے تو اون کی پیکان مین پکڑ رہی رہے تاکہ وہ تیر کسیکو لگ نہ جاوے اگر لگے بھی تو لکڑی کیجانب سے جس سے صدمہ نہ ہو **عن** ابی موسے عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال اذا مر احدکم فی مسجدنا او فی سوقنا ومعہ نبل فلیمسک علی نصالھا او قال فلیقبض کفہ او قال فلیقبض بکفہ ان یصیب احدا من المسلمین **ترجمہ** ابو موسے سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم مین سے ہماری مسجد یا بازار مین آوے اور اوسکے ہاتھ مین تیر ہون تو اون کے پھالنی (پیکان) ہاتھ مین پکڑی رہے یا مٹھی مین دبائے رہے ایسا نہ ہو کسی مسلمان کو لگ جاوے **ف** اسی حکم مین ہے بندوق یا پستول کا بھرا ہوا دونون پائے چڑھا کر مجمع مین نچانا کیونکہ اکثر خاہ مخاہ ہو جاتی ہے **باب** فی النہی ان یتعاطی السیف مسلولا ننگی تلوار دینے کی ممانعت **عن** جابر ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم نھی ان یتعاطی السیف مسلولا **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ننگی تلوار دینے سے منع کیا (ایسا نہ ہو لگ جاوے اگر کسیکو تلوار دیوے تو غلاف مین کر کے دیوے) **باب** النہی ان یقعد المسیر بین اصبعین تلی اوپر اوگلیان رکھکر کسی چیز کو کاٹنا **عن** سمرۃ بن جندب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان یقعد السیر بین اصبعین **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا چمڑے کو کاٹنے سے دونو اوگلیون کے بیچمین (ایسا نہ ہو کہ چمڑا کٹ کر اوگلیونکو صدمہ پہونچے) **باب** فی لبس الدروع کی زرہ مین پہننے کا بیان **عن** السائب بن یزید عن رجل قد سماہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر یوم احد بین درعین او لبس درعین **ترجمہ** سائب بن یزید نے ایکشخص سے روایت کیا جسکا انہون نے نام لیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد کے دن دو زرہ تلے اوپر پہن لین تھین **ف** کمال احتیاط اور بچاؤ کیواسطے پس اس زمانہ کے جنگ مین زرہ کا پہننا چندان مفید نہین ہے **باب** فی الرایات و الالویۃ جھنڈے اور نشان کا بیان **عن** یونس بن عبید مولی محمد بن القاسم قال بعثنی محمد بن القاسم الی البراء بن عازب یسالہ عن رایۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کانت فقال کانت سوداء مربعۃ من نمرۃ **ترجمہ** یونس بن عبید مولے محمد بن قاسم سے روایت ہے کہ مجھکو بھیجا محمد بن قاسم نے براء بن عازب کیطرف درحالیکہ محمد پوچھتا تھا براء سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نشان کا حال تو براء نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نشان کا رنگ سیاہ تھا اور کپڑا اوسکا چوکور تھا نمرہ کی قسم سے **ف** سیاہ رنگ سے مراد یہ ہے جو دور سے سیاہ معلوم ہوتا تھا نہ خالص سیاہ رنگ کیونکہ نمرہ کی قسم جو کہا تو نمرہ اوس کملے کو کہتے ہین کہ خط سیاہ اور سفید دس مین ہوتے ہین اسلیے کہ اوسکا مشابہت نمرہ کے ساتھ یعنی جدیت کے **عن** جابر یرفعہ الی النبی صلے اللہ علیہ وسلم انہ کان لواؤہ یوم دخل مکۃ ابیض **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین داخل ہوئے جس روز آپکا

نشان اوسدن سفید تہا **عن** سماک عن رجل من قومہ عن اخر منہم قال رایت رایۃ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم صفراء **ترجمہ** سماک نے سنا ایک شخص اپنے قوم والے سے اوس نے اور ایک شخص سے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نشان مین نے دیکہا تو زرد رنگ کا تہا **باب** فی الانتصار بذل الخیل والضعفۃ
ضعیف بیکس آدمیون کے وسیلے سے مدد مانگنا **عن** ابی الدرداء یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول ابغونی الضعفاء فانما ترزقون وتنصرون بضعفاءکم **ترجمہ** ابی الدرداء سے
روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ فرماتے تھے تلاش کرو میری لیے ضعیف لوگون کو (جیسے بوڑہے
مرد بیوہ عورتین بیکس لاوارث بچے معذور اپاہج لولے لنگڑے) اسواسطے کہ تم روزی دیے جاتے ہو یا مدد کیے جاتے ہو
ضعیف لوگون کیوجہ سے (یعنے اون کی طفیل سے تو اون کی خبر لیا کرو) **باب** فی الرجل ینادی بالشعار
پرول کو پکار کر کہنے کا بیان **عن** سمرۃ بن جندب قال کان شعار المہاجرین عبد اللہ وشعار
الانصار عبد الرحمن **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے مہاجرین کی علامت عبد اللہ تہے اور انصار کی علامت
عبد الرحمن تہے **ف** یعنے جنگ مین اپنے آدمیون کے پہچاننے کے لیے بھی پرول (اصطلاح) تھی **عن** ایاس بن
سلمۃ عن ابیہ قال غزونا مع ابی بکر رضی اللہ عنہ زمن النبی صلے اللہ علیہ وسلم فکان
شعارنا امت امت **ترجمہ** ایاس بن سلمہ نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ جہاد کیا ہمنے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ
ہوکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تو ہمارے علامت یعنے اپنے لوگون کی پہچان کلمہ امت امت تہا (یعنے مار
ای خداوند دشمنون کو یہ گویا نیک فال ہے اپنے لیے اور بد ہی دشمنون کیواسطے **عن** المہلب بن ابی صفرۃ اخبر نی
من سمع النبی صلے اللہ علیہ وسلم ان بیتم فلیکن شعارکم حم لا ینصرون **ترجمہ** مہلب بن ابی صفرہ
نے صحابی سے روایت کیا آپ نے فرمایا اگر دشمن تمہارے پر شبخون کرین تو چاہیے کہ تمہاری علامت ہووے لفظ حم لا ینصرون
ف علامت الخ پہچانا جاوی کہ مسلمان کون ہی اور کافر کون ہے اور یہ قرار داد سپاہیون کا ہے جو ایک بولی اپنی مقرر
کر لیتے ہین تا علامت ہو اور اشتباہ نہ ہو کہ کس جانب کا ہی خصوصاً شبخون کے وقت کہ اکثر اوسمین اشتباہ ہوتا ہے حاصل یہہ ہے
کہ اپنے لوگون کو کہدیتے ہین کہ جب ہم پوچہین کون تو تم یہہ بولی بولنا اسطرح کی بولی کو انگریزی زبان مین پول کہتے ہین
اور مفہم حم لا ینصرون کے یہہ ہین ای حم کے اوتارنیوالے کافر مدد نہ دیے جاوین **باب** ما یقول الرجل اذا سافر
سفر کیوقت آدمی کیا دعا پڑہے **عن** ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا سافر قال
اللہم انت الصاحب فی السفر والخلیفۃ فی الاہل اللہم انی اعوذ بک من وعثاء السفر وکآبۃ المنقلب و
سوء المنظر فی الاہل والمال اللہم اطوِ لنا الارض وہون علینا السفر **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم جب سفر کو جانی لگتے تو فرماتے ای اللہ تو سفر مین رفیق ہے اور اہل مین خلیفہ ہے ۱ اللہ تجہسے پناہ مانگتا ہون سفر

کے شر سے اور حق کے ساتھ ٹھہرنے سے اور بری نظر سے اہل مین اور مال مین اے اللہ ہمارے لیے زمین کو لپیٹ ڈال اور ہم پر سفر آسان کر دے **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان اذا استوی علی بعیرہ خارجا الی سفر کبر ثلثا ثم قال سبحان الذی سخر لنا ھذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون اللھم انی اسئلک فی سفرنا ھذا البر والتقوی ومن العمل ما ترضی اللھم ھون علینا سفرنا ھذا اللھم اطو لنا البعد اللھم انت الصاحب فی السفر والخلیفۃ فی الاھل والمال واذا رجع قالھن وزاد فیھن آئبون تائبون عابدون لربنا حامدون وکان النبی صلے اللہ علیہ وسلم وجیوشہ اذا علوا الثنایا کبروا واذا ھبطوا سبحوا فوضعت الصلاۃ علی ذلک **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی انہون نے بتلایا۔ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی اونٹ پر سوار ہوتی سفر کو جانے کے لیے تو اللہ اکبر تین بار فرماتے پھر فرماتے پاک ذات ہے وہ جسنے اسکو ہمارے بس مین دیا اور ہم نہ تھے اوسکو قابو مین لانیوالے اور ہم کو اپنے رب کیطرف پھر جانا ہی اے اللہ ہم مانگتے ہین تجھسے اپنے اس سفر مین نیکی اور پرہیزگاری اور تیری رضامندیکے کام الٰہی آسان کر ہم پر یہ ہمارا سفر اے اللہ لپیٹ دے ہماری واسطے اوسکی دوری الٰہی تو رفیق ہے سفر مین اور خلیفہ گھر والون پر اور مال پر اور جب سفر سے لوٹ کر آتی تو بھی فرماتے اتنا زیادہ رجوع کرنیوالے توبہ کرنیوالے عبادت کرنیوالے اپنے رب کی تعریف کرنیوالی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے لشکر کے لوگ جب چڑھائیون پر چڑھتے تکبیر کہتے جب اوترتی نیچے کو تو تسبیح کہتے پھر نماز بھی اسی قاعدے پر کہے گئے (کہ اونٹھنی بیٹھتے اوسمین تکبیر ہے) **باب** الدعاء عند الوداع رخصت کے وقت کیا کہے **عن** قزعۃ قال قال لی ابن عمر ھلم اودعک کما ودعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم استودع اللہ دینک وامانتک وخواتیم عملک **ترجمہ** قزعہ سے روایت ہی مجھکو ابن عمر نے کہا آمین تجھکو رخصت کرون جیسے کہ مجھکو رخصت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سو کہتا ہون اللہ کو تیرا دین اور تیری امانت اور تیری انجام کار کو **عن** عبد اللہ الخطمی قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یستودع الجیش قال استودع اللہ دینکم وامانتکم وخواتیم اعمالکم **ترجمہ** عبد اللہ خطمی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبوقت لشکر کے رخصت کرنیکا ارادہ فرماتے تو فرماتے سو کہتا ہون اللہ کو دین تمہارا اور امانت تمہاری اور انجام کام تمہاری **باب** مایقول الرجل اذا رکب سواری پر چڑھتے وقت کیا کہے **عن** علی بن ربیعۃ قال شھدت علیا رضی اللہ عنہ اتی بدابۃ لیرکبھا فلما وضع رجلہ فی الرکاب قال بسم اللہ فلما استوی علی ظھرھا قال الحمد للہ ثم قال سبحان الذی سخر لنا ھذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون ثم قال الحمد للہ ثلاث مرات ثم قال اللہ اکبر ثلاث مرات ثم قال سبحانک انی ظلمت نفسی فاغفر لی انہ لا یغفر الذنوب الا انت ثم ضحک

فقیل یا امیر المؤمنین مم ذاک شیء ضحکت قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فعل کما فعلت ثم ضحک فقلت یا رسول اللہ مم ذاک شیء ضحکت قال ان ربک یعجب من عبدہ اذا قال اغفر لی ذنوبی یعلم انہ لا یغفر الذنوب غیری **ترجمہ** علی بن ربیعہ سے روایت ہی علی رضی اللہ عنہ کیواسطے سواری حاضر کی گئی تاکہ اوسپر سوار ہون پھر جب آپ نے اپنا پانون رکاب مین رکھا تو فرمایا بسم اللہ پھر جب اوسکی پیٹھ پر بیٹھ گئے تو کہا الحمد للہ پھر کہا پاک ہے وہ ذات جسنے ہمارے بس مین دیا ان جانورونکو اور نہ تھے ہم اونکو تابع کرنیوالے اور بیشک ہم اپنے رب کیطرف البتہ پھر جانیوالے ہین - پھر کہا سب تعریف اللہ کو ہے تین بار - پھر کہا اللہ اکبر تین بار - پھر کہا پاک ہے تو بیشک مین نے ظلم کیا اپنی جان پر بخشدے مجھکو بیشک بات یہ ہی کہ کوئی نہین بخشتا گناہونکو سوا تیری - پھر ہنس پڑے تو کہا گیا کہ کس چیز کے سبب آپ ہنسے یا امیر المؤمنین تو کہا مینے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اونہون نے ایسا ہی کیا جسطرح مینے کیا پھر ہنسے تو مین نے پوچھا البتہ خوش ہوتا ہے بندہ سے جسوقت بندہ کہتا ہی میری گناہ بخشدے کہ وہ جانتا ہے میری سوائی کوئی گناہونکو نہین بخشتا - **ف** یعنی بندی کے اس اعتقاد پر کہ اوسکے گناہون کو سوا اوسکے پروردگار کے اور کوئی نہین بخشتا خوش ہوجاتا ہے خداوند بخشندی گناہ ہمارے سوا تیری کوئی ہمارے گناہ نہین بخشتا **باب** ما یقول الرجل اذا نزل المنزل جب آدمی منزل مین اوترے تو کیا کہے **عن** عبد اللہ بن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سافر فاقبل اللیل قال یا ارض ربی وربک اللہ اعوذ باللہ من شرک وشر ما فیک وشر ما خلق فیک وشر ما یدب علیک واعوذ بک من اسد واسود من الحیۃ والعقرب ومن ساکن البلد ومن والد وما ولد **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے اور رات ہوجاتے تو آپ فرماتی اے زمین میرا رب اور تیرا رب اللہ ہی مین اللہ کی پناہ چاہتا ہون تیری بدی سے اور اوسمین کے بدی سے جو تجھ مین ہے اور بدی سے اوسمین کے جو پیدا ہوی ہی تجھ مین اور بدی سے اوسمین کے جو چلتی ہے تجھ پر اور پناہ چاہتا ہون اللہ کی شیر سے اور کالی سے یعنی سانپ سے اور بچھو سے اور شہر کے رہنے والی کے بدی سے اور بدی جننے والی کی سے اور جو کو اوسنے جنا **باب** فی کراھیۃ السیر اول اللیل مکروہ ہے رات مین چلنا بیان تعلیل **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ترسلوا فواشیکم اذا غابت الشمس حتی تذھب فحمۃ العشاء فان الشیاطین تغیث اذا غابت الشمس حتی تذھب فحمۃ العشاء **ترجمہ** جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت چھوڑو اپنی جانورون کو آفتاب ڈوبنے کے بعد جبتک رات کی سیاہی آجاوے کیونکہ شیطان چھوڑتے ہین آفتاب ڈوبنے کے بعد جبتک سیاہ شام کی آوے **ف** اوسطے سفر مین مغرب کیوقت ٹھہرجانا چاہیے پھر اندھیری ہوے پر چلنا چاہیے **باب** فی ای یوم یستحب السفر کس دن سفر کرنا بہتر ہے **عن** کعب بن مالک قال قلما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج فی سفر الا یوم الخمیس **ترجمہ** کعب بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت کم ایسا ہوتا تھا کہ سفر کو کسی دن نکلیں سوا جمعرات کو (اکثر جمعرات کو نکلتے) **باب** فی الابتکار فی السفر سفر کو صبح کیوقت نکلنا مستحب ہے **عن** صخر الغامدی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اللھم بارک لامتی فی بکورھا وکان اذا بعث سریۃ

ف یعنی جسنے سبب آپ ہنسے یا رسول اللہ تو آپ نے فرمایا تعجب کرتا ہے تیرا رب

او جیشا بعثهم من اول النهار وکان صخر رجلا تاجرا وکان یبعث تجارته من اول النهار فاثرا وکثر ماله **ترجمہ** صخر غامدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الٰہی برکت دے میری امت کے لیے اون کے اول روز میں (یعنے اول روز میں طلب کریں یا کسب یا سفر وغیرذلک تو برکت حاصل ہو) اور حضرت جسوقت چھوٹا یا بڑا لشکر بھیجتے تھے تو اوسکو اول روز میں بھیجتے تھے اور صخر سوداگر تھا اور اپنی تجارت کا مال اول روز میں بھیجا کرتا تھا تو مالدار ہوگیا اور اوسکا مال بہت ہوگیا **باب** فی الرجل یسافر وحده تنہا سفر کرنیکی ممانعت **عن** عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الراکب شیطان والراکبان شیطانان والثلاثة رکب **ترجمہ** عمرو بن شعیب سے روایت ہے اوسنے اپنے باپ سے اوسنے اپنے دادا سے نقل کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک سوار ایک شیطان ہے اور دو سوار دو شیطان ہیں اور تین سوار سوار ہیں **ف** یعنے تین سوار مستحق اسکے ہیں کہ اونکو سوار کہیں اس لیے کہ وہ شیطان سے محفوظ ہیں اور آپنے ایک سوار یا دو سوار کو سفر کرنیسے منع فرمایا اسلیے کہ ایک کے ہونی میں تو جماعت فوت ہوتی ہے اور عند الحاجت کوئی مددگار نہیں ہوتا اور ہر امر میں درماندہ ہوتا ہے اور اگر دو ہوں تو اون میں سے اگر ایک بیمار ہو یا مر جاوی تو مضطر ہوتا ہے دوسرا اور شیطان خوش ہوتا ہے یا مراد یہ ہے کہ اونکے ساتھ شیطان ہے جو شر کا حکم کرتا ہے اور مبالغۃً اونکو نفس شیطان فرمایا غرض اسحدیث سے معلوم ہوا کہ سفر میں تین آدمی چاہییں تاکہ جماعت سے نماز پڑھیں اور اگر ایک کچھ کام کو جاوی تو دو باقی رہیں اور آپس میں اُنس پکڑیں اور اگر اوسکے آنے میں تاخیر ہووے تو ایک اون دونوں میں سے جاکر خبر لاوے اور ایک اسباب پاس بیٹھے **باب** فی القوم یسافرون یؤمّرون احدهم جب تین یا زیادہ آدمی سفر کو نکلیں تو ایک کو امیر کرلیں **عن** ابی سعید الخدری ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا خرج ثلاثة فی سفر فلیؤمروا احدهم **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سفر میں تین شخص ہوں تو ایک شخص کو چاہیے کہ اپنا امیر بنالیویں یعنے دو شخص ایک کو اپنا سردار ٹھہرالیں **ف** امیر کرنیکو اسلیے حکم فرمایا کہ اگر کسی امر میں نزاع واقع ہو تو اوسکیطرف رجوع کریں اور امیر کو چاہیے کہ خیر خواہی کرے اور خادم اور مہربان ہو جیسیکہ اور حدیث میں آیا ہے۔ کہ سید القوم خادمهم **عن** ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا کان ثلاثة فی سفر فلیؤمروا احدهم قال نافع فقلنا لابی سلمة فانت امیرنا **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تین شخص سفر میں ہوں تو چاہیے کہ اپنمیں ایک کو سردار ٹھہرالیویں۔ نافع نے کہا ہم ابوسلمہ سے بولے تم ہماری امیر ہو (سفر میں) تاکہ نزاع نہ ہو اگر ہو تو ہم فیصلہ کر دیوے **باب** فی المصحف یسافر الی ارض العدو کلام اللہ کو دار الحرب میں لیجانا **عن** عبد الله بن عمر قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یسافر بالقرآن الی ارض العدو قال مالك واظنه ذلك مخافة ان یناله العدو **ترجمہ**

عبداللہ بن عمر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن شریف کو دشمن کے ملک مین لیجانی سے مالک نے کہا کہ اسواسطے منع کیا تا ایسا نہ ہو کہ دشمن قرآن شریف کو لیکر اوسکی توہین کرے **ف** ابن عبدالبر نے کہا کہ تمام فقہا نے اجماع کیا اس امر پر کہ مصحف کو چھوٹی فوج کی ہمراہ جسکی شکست پانیکا خوف ہو نہ لیجاوین اور بڑی فوج کے ساتھ لیجانا بھی مختلف فیہ ہے مالک کے نزدیک ممنوع ہے اور ابوحنیفہ کے نزدیک جائز ہے **باب** **یما یستحب من الجیوش والرفقاء والسرایا** لشکر اور رفقا اور سرایا کی تعداد کا بیان کہ کسقدر تعداد بہتر ہے **عن** ابن عباس عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال خیر الصحابۃ اربعۃ وخیر السرایا اربعمائۃ وخیر الجیوش اربعۃ الاف ولن یغلب اثنا عشر الفا من قلۃ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین مصاحبون اور رفیقون مین چار رفیق ہین اور چھوٹے لشکرون مین بہتر چار سو کا لشکر ہے اور بڑے لشکرون مین چار ہزار کا لشکر بہتر ہے اور بارہ ہزار قلت کے سبب ہرگز مغلوب نہین ہوتے **ف** چار اسلیے بہتر ہین کہ اگر ایک بیمار ہو اور وصیت کرنا چاہے کسی رفیق کو تو دو گواہ ہو جاوین۔ اور علما نے لکھا ہے کہ چار سے پانچ بہتر ہین بلکہ جسقدر زیادہ ہون گے بہتر ہونگے اور حدیث مین مرتبہ اقل کو بیان کیا۔ اور ہرگز مغلوب نہین ہوتے یعنی بارہ ہزار مغلوب نہین ہوتے اور اگر مغلوب بھی ہونگے تو کمی کے سبب نہ ہون گے کہ یہ حد کمی سے نکل گیا ہے بلکہ بسبب کسی اور امر کے مغلوب ہون گے یعنی عجب اور غرور نامردی وغیرہ ذلک سے **باب** **فی دعاء المشرکین** مشرکون کو اسلام کی دعوت کرنا **عن** سلیمان بن بریدۃ عن ابیہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا بعث امیرا علی سریۃ او جیش اوصاہ بتقوی اللہ فی خاصۃ نفسہ وبمن معہ من المسلمین خیرا وقال اذا لقیت عدوک من المشرکین فادعہم الی احدی ثلاث خصال او خلال فایتہا اجابوک الیہا فاقبل منہم وکف عنہم ادعہم الی الاسلام فان اجابوک فاقبل منہم وکف عنہم ثم ادعہم الی التحول من دارہم الی دار المہاجرین واعلمہم انہم ان فعلوا ذلک ان لہم ما للمہاجرین وان علیہم ما علی المہاجرین فان ابوا واختاروا دارہم فاعلمہم انہم یکونوا کاعراب المسلمین یجری علیہم حکم اللہ الذی یجری علی المؤمنین ولا یکون لہم فی الفیء والغنیمۃ نصیب الا ان یجاہدوا مع المسلمین فان ہم ابوا فادعہم الی اعطاء الجزیۃ فان اجابوا فاقبل منہم وکف عنہم فان ابوا فاستعن باللہ تعالی وقاتلہم واذا حاصرت اہل حصن فارادوک ان تنزلہم علی حکم اللہ تعالی فلا تنزلہم فانکم لا تدرون ما یحکم اللہ فیہم ولکن انزلہم علی حکمکم ثم اقضوا فیہم بعد ما شئتم **ترجمہ** سلیمان بن بریدہ سے روایت ہے انہون نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کو چھوٹے یا بڑے لشکر کا امیر کرکے بھیجتے تو آپ اوسکو وصیت فرماتے اللہ سے ڈرنیکی

پہلے اپنے خاص نفس کے لیے پھر ساتھ والے مسلمانون کے ساتھ بھلائی کرنے کے اور فرماتے جب تو اپنی دشمن مشرکون کا سامنا کری تو انکو دعوت کر تین خصلتون کے یا کہا تین خلال کے (یہہ شک راوی کا ہی کہ لفظ خصال کا فرمایا یا خلال کا فرمایا یعنی دونون کے ایک ہین) پھر جو چیز ان تینون چیزون مین سے مشرک قبول کرلین تو تو بھی اسنے قبول کر اور اوسسے باز نہ رہ یعنے اونکو زیادہ تکلیف نہ دی پھر اونکو بلا نقل کیطرف یعنے چلے آونیکے اپنی ملک سے یعنے دار الحرب سے مہاجرین کے ملک کیطرف یعنے دار الاسلام کی اور خبر دی اون کو یہہ کہ اگر وہ اسکو کرلیوین یعنے اپنی ملک سے دار الاسلام مین چلی آوین تو اون کیواسطے وہ چیز ہے جو مہاجرین کیواسطے ہے اور اونپر وہ چیز ہے جو مہاجرین پر ہے پھر جو اگر وہ نہ قبول کرین یعنے اپنی ملک سے اوٹھ آنا تو اونکو یہہ خبر دی کہ وہ گنوار مسلمانون کی مانند ہونگے اور اونپر خدا کا وہ حکم جاری کیا جاویگا جو مسلمانون پر جاری کیا جاتا ہے (یعنے واجب ہونا نماز اور زکوۃ وغیرہما اور قصاص اور دیت اور جو اونکی مانند ہو اور اون کے واسطے فیئے اور غنیمت مین کچھ حصہ نہوگا مگر یہہ کہ وہ مسلمانون کے ساتھ ہو کر جہاد کرین (یعنے جیسا مہاجرون کے لیے بغیر جہاد کے بھی حصہ مقرر تہا تو یہہ اون کے مثل نہونگے) اور جو وہ اگر اسکو قبول نہ کرین یعنے اسلام کو نہ مانین تو اونسے جزیہ کا سوال کرو پھر جو اونہون نے تیرطرف سے قبول کیا تو تو بھی اون سے قبول کرلے یعنے صلح کرلے اور بازو اونسے اور جو وہ نہ مانین تو اللہ سے مدد مانگ اور لڑاون سے اور جسوقت قلعہ والون کو گھیرے تو یعنے کفار کو اور وہ تجھ سے چاہین کہ اوتارے تو اون کو اللہ کے حکم پر تو تو اونکو مت اوتار اسلیے تو نہین جانتا کہ اون کے باب مین اللہ کا کیا حکم ہی ولیکن تم اون کو اپنے حکم پر نکالو پھر تم اونکا فیصلہ کرو جسطرح چاہو **ف** یعنے جب کفار قلعے مین محصور ہون اور وہ تم سے چاہین کہ ہمکو قلعے کے باہر نکلنے دو اس شرط پر کہ جو اللہ کا حکم ہماری باب مین ہو بجالاؤ تو اس کو نہ ماننا کیونکہ ہم کو معلوم نہین ہو سکتا کہ اللہ کا حکم انکے باب مین کیا ہی برخلاف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آپ پر وحی آتی تہی اللہ کا حکم معلوم ہو جاتا تہا بلکہ ہم کو یہہ شرط کرنا چاہیے کہ جو ہمارا حکم ہو اوسکو تسلیم کرین خواہ قتل یا اخراج یا جزیہ یا ایمان وغیر ذلک **عن** سلیمان بن بریدۃ عن ابیہ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال اغزوا باسم اللہ وفی سبیل اللہ وقاتلوا من کفر باللہ اغزوا ولا تغدروا ولا تغلوا ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولیدا **ترجمہ** سلیمان بن بریدہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے راہ مین لڑو اللہ کے نام ساتھ اور جو خدا کو نہ مانے اوسکو مارو لڑو لیکن قول نہ توڑو یا دغا مین چوری نہ کیجیو اور ناک کان نہ کاٹیو اور لڑکے کو نہ مارو **ف** یعنے نابالغ کو نہ عورتون کو نہ بوڑہے ضعیف مردونکو جو لڑائی کے قابل نہین ہین نہ لڑائی کا مشورہ دیتے ہین **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال انطلقوا باسم اللہ وباللہ وعلی ملۃ رسول اللہ ولا تقتلوا شیخا فانیا ولا طفلا صغیرا ولا امرأۃ ولا تغلوا وضموا غنائمکم واصلحوا واحسنوا ان اللہ یحب المحسنین **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنے مجاہدون کو بہیجکر کیوقت

جہاد کیو اسطے اللہ کے نام کے ساتھ روانہ ہو اور تائید اور توفیق الہی کے ساتھ اللہ کے رسول کے دین پر اور جہاد کرو
ہو اوسکو نہ مارنا اور نہ چھوٹے لڑکے کو اور نہ عورت کو اور نہ تم غنیمت مین خیانت کرنا اور غنیمت کے مال کو جمع کرنا اور تم آپسمین
تنازع کے ترک کرنے پر صلح کرو یا کفار سے اگر مصلحت دیکھو یا سنوارو اپنے امورات کو اور نیکی کرو یعنی آپسمین اسلیے کہ خدای تعالے
نیکی کو دوست رکھتا ہے **ف** بہت بوڑہی سی بھی مراد ہے کہ کسی کام کا نہ ہو اور جو اگر لڑنے والا ہو یا صاحب تدبیر و رای ہو
تو اس صورت مین اسکو بھی مارو اور ظاہر یہ ہے کہ لفظ صغیر مدل ہو یا بیان ہو لفظ طفلا کا یعنے وہ لڑکا جو حد بلوغ کو نہ پہنچا
ہو اور استثنا کیا گیا ہے اسی سے وہ لڑکا جو باوشاہ ہو یا لڑنے والا ہو اور نہ عورت کو یعنی وہ جبکہ لڑنے والی نہ ہو اور نہ وہ
لڑائی مین صاحب رای ہو **باب** فی الحرق فی بلاد العدو دشمنون کی زراعت اور اشجار کو جلانا **عن** ابن عمر ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرق نخل النضیر وقطع وھی البویرۃ فانزل اللہ عزوجل ما قطعتم
من لینۃ او ترکتموھا **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کی کھجور کے درختون کو
جلادیا اور کاٹ ڈالا موضع بویرہ مین تب اللہ تعالے نے یہ آیت اوتاری ما قطعتم من لینۃ الآیۃ جو کاٹ ڈالا تم نی کھجور کا پیڑ یا
رہنے دیا کھڑا اپنی جڑ پر سو اللہ کے حکم سے اور تا رسوا کرے بے حکمون کو **عن** اسامۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کان عھد الیہ فقال اغر علی ابنی صباحا وحرق **ترجمہ** اسامہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اون سے کہا لوٹ لی ابنی کو صبح کیوقت اور جلادی (ابنی ایک گانون ہو فلسطین مین عسقلان اور رملہ کی بیچمین) **عن**
عبد اللہ بن عمرو الغزی سمعت ابا مسہر وقیل لہ ابنی قال نخل علمہ ھی بینی فلسطین **ترجمہ**
عبد اللہ بن عمرو غزی سے روایت ہو اونہون نے سنا ابو مسہر سے اور اون سے ابنا کا ذکر ہوا اونہون نے کہا ہم جانتے ہین اوسکو
وہ بنی ہو فلسطین مین (شام مین) **باب** فی بعث العیون جاسوس (گوینده) بھیجنے کا بیان **عن** انس قال
بعث یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بسیسۃ عینا ینظر ما صنعت عیر ابی سفیان **ترجمہ** انس سے روایت
ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بسیسہ کو جاسوس بنا کر بھیجا تا کہ دیکھے ابو سفیان کا قافلہ کیا کرتا ہے **باب** فی ابن
السبیل یاکل من التمر ویشرب من اللبن اذا مر بہ جب مسافر کھجور کے درختون یا دودہ والے جانورون پر گزرے
تو کھجور کھالیوے اور دودہ پی لیوے اگرچہ مالک کی اجازت نہ ہو **عن** سمرۃ بن جندب ان نبی اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال اذا اتی احدکم علی ماشیۃ فان کان فیھا صاحبھا فلیستاذنہ فان اذن لہ فلیحلب
ولیشرب فان لم یکن فیھا فلیصوت ثلاثا فان اجابہ فلیستاذنہ والا فلیحتلب ولیشرب ولا
یحمل **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی جانورون پر گزرے تو اگر
اونکا مالک موجود ہو تو اوس سے اجازت لیکر دودہ پیوے نکوڑ کر اور جو مالک نہ ہو تو تین بار اوسکو آواز دیوے اگر جواب دیوے تو
اوس سے اجازت لیکر ورنہ بی اجازت دودہ نکوڑے اور پیوے لیکن اپنے ساتھ نہ باندہے **ف** یعنی جسقدر خواہش ہو

پی لیوے ساتھہ نہ لیوے - خطابی نے کہا یہ حدیث مضطر مین ہی جسکو بہانا نہ ملے اور خوف ہو ہلاکت کا - اور بیہقی نے
سنن مین کہا کہ حسن کے روایتین سمرہ سے ثابت نہین ہین بعضون کے نزدیک **عن** عباد بن شرجیل قال
اصابتنی سنة فرحلت حائطا من حیطان المدینة فرکشت بنلا فاکلت وحملت فی ثوبی فجاء
صاحبه فضربنی واخذ ثوبی فاتیت رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال لم اعلمت اذ کان
جاهلا ولا اطعمت اذ کان جائعا او قال ساغبا وامره فرد علی ثوبی واعطانی وسقا او
نصف وسق من طعام **ترجمہ** عباد بن شرجیل سے روایت ہی مجھہ قحط نے ستایا مین ایک باغ مین گیا مدینہ کے غلہ
مین سے اور ایک بالی کو ملکر مین نے کہایا اور اپنے کپڑے مین باندہا اتنے مین باغ کا مالک آیا اوسنے مجھہ مارا اور میرا کپڑا
چھین لیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا - آپ نے باغ کا مالک سے کہا یہ جاہل تہا تو نے اسکو مسئلہ نہ سکہایا اور بہوکا
تہا تو نے اسکو نہ کہلایا آپ نے حکم کیا اوس نے میرا کپڑا پہیر دیا اور ساٹھہ صاع یا تیس صاع اناج کے مجھے دیے) یعنی اوسکو مارنا کیا
ضرور تہا مسئلہ بتانا چاہیے تہا کہ تو نے کہا لیا ہوتا پر یا ندہ لیجانا درست نہین ہی) **عن** عم ابی رافع بن عمرو الغفاری
قال کنت غلاما ادمی نخل الانصار فاتی بی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا غلام لم ترمی
النخل قال اکل قال فلا ترمی النخل وکل مما یسقط فی اسفلها ثم مسح راسه فقال اللهم اشبع
بطنه **ترجمہ** ابی رافع کے چچا سے روایت ہی مین لڑکا تہا انصار کے کہجور کے درختون پر ڈہیلے مارا کرتا تہا لوگ مجھہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے آپ نے فرمایا اے لڑکے تو کیون ڈہیلے مارتا ہی درختون پر مین نے کہا مین کہاتا
ہون (کہجور گرا کر) آپ نے فرمایا ڈہیلے مت مارا کر جو نیچے گرا ہوا اوسکو کہالیا کر پہر میری سر پہ ہاتہہ پہیرا اور دعا کی -
یا اللہ اسکا پیٹ بہر دے **باب** فیمن قال لا یحلب بعضون کے نزدیک بی اجازت دودہ نہ نچوڑے **عن**
عبد الله بن عمران رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یحلبن احد ماشیة احد بغیر اذنه ایحب
احدکم ان توتی مشربته فتکسر خزانته فینتشل طعامه فانما تخزن لهم ضروع مواشیهم
اطعمتهم فلا یحلبن احد ماشیة احد الا باذنه **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے دوسرے کی جانور کا دودہ نہ نچوڑے بی اوسکی اجازت کے کیا تم مین سے کوئی اسکو
پسند کرتا ہی کہ اوسکی کھڑکے مین کوئی آن کر اوسکا خزانہ توڑ کر غلہ نکال لیجاوے (نہین کوئی اسکو پسند نہین کرتا) اسی
طرح جانوردن کے تہن اونکے کہانی ہین کوئی کسی کے جانور کا دودہ نہ نچوڑے بے اوسکی اجازت کے **باب**
فی الطاعة پادشاہ یا حاکم کی اطاعت کا بیان **عن** ابن جریج یا ایها الذین آمنوا اطیعوا الله واطیعوا
الرسول واولی الامر منکم فی عبد الله بن قیس بن عدی بعثه النبی صلی الله علیه وسلم فی سریة
اخبرنیه یعلی عن سعید بن جبیر عن ابن عباس **ترجمہ** ابن جریج سے روایت ہی یا ایہا الذین آمنوا اطیعوا اللہ

الآیۃ ای ایمان والو تابعداری کرو اللہ کی اور اوسکے رسول کی اور جو تم مین صاحب حکومت ہو یہ آیت عبداللہ بن قیس بن عدی کے شان مین اوتری ہی جب اونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کا سردار کرکے بھیجا خبر دی اسکی مجھکو یعلے نے انہون نے سعید جبیر سے انہون نے ابن عباس سے **عن** علی رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث جیشا وامر علیھم رجلا وامرہم ان یسمعوا لہ ویطیعوا فاجج نارا وامرھم ان یقتحموا فیھا فابی قوم ان یدخلوھا وقالوا انما فررنا من النار وارادقوم ان یدخلوھا فبلغ ذالک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لو دخلوا فیھا لم یزالوا فیھا وقال لا طاعۃ فی معصیۃ اللہ انما الطاعۃ فی المعروف **ترجمہ** حضرت امیرالمومنین علی رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور اوسکا سردار ایک شخص کو بنایا اور حکم دیا اوسکی اطاعت کرنیکو اوس نے آگ سلگائی اور حکم کیا اون کو آگ مین گھس جانیکا تو بعض لوگون نے انکار کیا اس سے انہون نے کہا ہم آگ سے بھاگے نہ دشمن سے۔ اور بعضون نے گھسنا چاہا۔ یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے فرمایا اگر آگ مین چلے جاتے تو پھر اوسمین ہمیشہ رہتے (یعنی مرجاتے یا آخرت مین جہنم مین جاتے) اور آپ نے فرمایا نہین اطاعت ہی کسی کی اللہ کی نافرمانی مین بلکہ اطاعت اوسکا م مین چاہیے جو دستور کے موافق ہو **ف** اور شرع کی موافق اگر بادشاہ کا حکم شریعت کے خلاف ہو تو محض لغو ہی اوسکی اطاعت کرنا ہرگز نہ چاہیے **عن** عبداللہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال السمع والطاعۃ علی المرء المسلم فیما احب وکرہ مالم یؤمر بمعصیۃ فاذا امر بمعصیۃ فلا سمع ولا طاعۃ **ترجمہ** عبداللہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سننا اور ماننا مسلمان پر خواہ وہ راضی ہو یا ناراض جبتک واجب ہی کہ گناہ کا حکم نہ ہو اگر گناہ کا حکم کیا جاوی تو نہ سننا چاہیے نہ ماننا چاہیے **ف** اگر بادشاہ اسلام کا فرض کا حکم کرے ماننا فرض ہے واجب کا کرنا ماننا واجب ہے سنت کا کرنا ماننا سنت ہے۔ مستحب کا مستحب ہے (مرقاۃ الصعود) **عن** عقبۃ بن مالک قال بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم سریۃ فسلحت رجلا منھم سیفا فلما رجع قال لو رأیت ما لامنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اعجزتم اذ بعثت رجلا فلم یمض لامرہ ان تجعلوا مکانہ من یمضی لامرہ **ترجمہ** عقبہ بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ٹکڑی بھیجی مین نے اون مین سے ایک شخص کو ایک تلوار دی جب وہ لوٹا تو اوس نے مجھسے بیان کیا کاش تو دیکھتا جیسی ملامت کی ہی ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے فرمایا کیا تم سے نہین ہو سکتا جب مین نے ایکشخص کو بھیجا وہ میرا حکم بجا نہین لایا تو تم اوسکے بدلے اوس شخص کو مقرر کرو جو میرا حکم بجالاوے (اور اوسکو نکال دو جو میری حکم کی تعمیل نہ کرے **باب** مایؤمر من انضمام العسکر بشکر کے لوگونکو ملا رہنا چاہیے **عن** ابی ثعلبۃ الخشنی قال کان الناس اذا نزلوا منزلا قال عمر وکان الناس اذا نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منزلا تفرقوا فی الشعاب والاودیۃ فقال رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تفرقکم فی ھذہ الشعاب والاودیۃ انما ذلکم من الشیطان فلم
یترل بعد ذلک منزلا الا انضم بعضہم الی بعض حتی یقال لو بسط علیہم ثوب لعمہم ترجمہ ابی
ثعلبہ خشنی سے روایت ہی کہ حضرت کے صحابہ جب منزل مین اوترتے تو متفرق ہوکر پہاڑون کے درون اور نالون مین
اوترتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا یہہ تفرقہ درون اور نالون مین نہین مگر شیطان کیطرف سے جو
تم کو ایکدوسرے سے جدا کرتا ہے تاکہ دشمن تمپر قدرت پاوی اور تم کو تکلیف پہونچاوی) آپ کے اس فرمانے کے بعد پھر کسی
منزل مین لوگ کبھی متفرق نہ اوترے بلکہ بعضے ایسے باہم ملکر اوترتے کہ اونکو دیکھکر کہا جاتا کہ ایک کپڑا اگر اون پر پہلایا جاوے
تو البتہ سب کو ڈھانک لیوی **عن** انس الجھنی عن ابیہ قال غزوت مع نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۃ
کذا وکذا فضیق الناس المنازل وقطعوا الطریق فبعث نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منادیا
ینادی فی الناس ان من ضیق منزلا او قطع طریقا فلا جھاد لہ ترجمہ انس جھنی نے اپنے باپ سے
روایت کیا ہی کہ ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوکر جہاد کیا فلان جہاد اور فلان جہاد اور لوگون نے اکمنزل
مین جگہہ کو تنگ کیا یعنی بعضون نے بلا حاجت زیادہ مکان کو روک لیا تو اس سبب سے اورون پر جگہہ تنگ ہوگئی اور بعضون
نے راہ زنی کی یعنے راہ لوٹی ڈکیتی کے مسافرون کو مارا اوسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک منادی کو بھیجا جو پکار
آوی یہ بات جو منزل کو تنگ کری لوگونپر (یعنی حاجت سے زیادہ جگہہ گھیر لیوی) یا راہ ماری ڈکیتی کری تو اوسکو جہاد کا ثواب
نہوگا **ف** جہاد وہی ہی جسمین افسر کے اطاعت ہو انتظام ہو کوئی کام ظلم وستم کا خلاف شرع نہ ہونے پاوی ورنہ
وہ غدر ہے **باب** فی کراھیۃ تمنی لقاء العدو دشمن سے ملنے کی آرزو نہ کرنا چاہیے **عن** سالم
ابی النضر مولی عمر بن عبید اللہ وکان کاتبا لہ قال کتب الیہ عبد اللہ بن ابی اوفی حین
خرج الی الحروریۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض ایامہ التی لقی فیہا العدو
قال یا ایھا الناس لا تتمنوا لقاء العدو وسلوا اللہ تعالی العافیۃ فاذا لقیتموھم
فاصبروا واعلموا ان الجنۃ تحت ظلال السیوف ثم قال اللھم منزل الکتاب مجری
السحاب وھازم الاحزاب اھزمھم وانصرنا علیھم ترجمہ سالم ابو النضر سے روایت ہی جو کاتب تھے
عمر بن عبید اللہ کے کہ عبد اللہ بن ابی اوفے نے اونکو لکھا جب وہ خارجیون کیطرف نکلے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے
دنون مین جب دشمنون سے (غالباً) لڑنے کے لیے ہوتے فرمایا ای آدمیون دشمنون سے ملنیکی آرزو نہ کرو یعنے نہ چاہو کہ کافرون سے قتال واقعہ
اسلیے کہ اوس مین بلا کا طلب کرنا ہی اور یہہ منع ہے اور اللہ سے عافیت مانگو پھر جب دشمنون سے مقابلہ ہو ہی جاوے تو پھر صبر کرو
اور یہہ جان لو کہ بہشت تلوارون کے سایے کے نیچے ہی یعنے بہت ہی قریب ہی پھر آپنے دعا کیا یا اللہ کتاب کے اوتارنیوالے اور بادل
کے چلانیوالے اور کافرون کی جماعت کے شکست دینے والے اونکو شکست دے اور ہمکو کافرون پر مدد دے **ف** مطلب یہی

کہ خواہ مخواہ دشمن سے ٹھہرنے کی آرزو نا بیفائدہ ہی شاید عین وقت پر صبر نہ ہو سکے تو نیکی برباد گناہ لازم ہو بلکہ جب دشمن سے مڈبھیڑ ہو جاوے اوسوقت صبر کرے اور اللہ پر بھروسا کرکے جنگ کرے **باب** مایدعی عند اللقاء جب دشمن سے ملاقات ہو تو کیا کہے **عن** انس بن مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا غزا قال اللھم انت عضدی ونصیری بک احول وبک اصول وبک اقاتل **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد مین نکلتے تو فرماتے اے اللہ تو ہی میرا بازو اور میرا مددگار ہی مین تیری مدد سے چلتا پھرتا ہون اور تیری ہی مدد سے حملہ کرتا ہون اور تیری ہی مدد سے جہاد کرتا ہون **باب** فی دعاء المشرکین مشرکون کو لڑائی کیوقت اسلام کیطرف بلانا **عن** ابن عون قال کتبت الی نافع اسالہ عن دعاء المشرکین عند القتال فکتب الی ان ذلک کان فی اول الاسلام وقد اغار نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بنی المصطلق وھم غارون وانعامھم تسقی علی الماء فقتل مقاتلتھم وسبی سبیھم واصاب یومئذ جویریۃ بنت الحارث حدثنی بذلک عبد اللہ وکان فی ذلک الجیش **ترجمہ** ابن عون سے روایت ہی مین نے لکھا نافع کو پوچھتا تھا مین اون سے مشرکون کے بلانے کو لڑائی کیوقت اسلام کیطرف انہون نے لکھا کہ یہ شروع اسلام مین تھا بعد اوسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غارت کیا بنی المصطلق کو (جو خذیمہ کا لقب ہی اور وہ ایک شاخ ہی قبیلہ خزاعہ سے اسی غزوی مین حضرت عائشہ کا ہار گم گیا تھا اور آیت تیمم کی اوتری تھی) اور وہ غافل تھے اون کے جانور پانی پی رہے تھے آپ نے اون مین سے جو لڑنے والے تھے اونکو قتل کیا اور باقیماندہ کو گرفتار کیا اور جویریہ بنت الحارث کو اوسی دن آپ نے پایا نافع نے کہا۔ مجھسے یہ عبد اللہ نے بیان کیا جو اوس لشکر مین شریک تھا **ف** پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جویریہ سے نکاح کر لیا سنہ ہجری مین اونکا انتقال ہوا **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یغیر عند صلوۃ الصبح وکان یستمع فاذا سمع اذانا امسک والا اغار **ترجمہ** انس سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حملہ کیا کرتے تھے صبح کی نماز کیوقت اور سنا کرتی تھے اگر اذان کی آواز آتی تو حملہ نہ کرتے نہین تو حملہ کرتی **ف** کیونکہ جب اذان کی آواز ہوتی تو معلوم ہوتا کہ وہ لوگ مسلمان ہین ورنہ کافر ہونا اونکا یقین ہو جاتا پس آپ حملہ کرتے **عن** ابن عصام المزنی عن ابیہ قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سریۃ فقال اذا رأیتم مسجدا وسمعتم مؤذنا فلا تقتلوا احدا **ترجمہ** ابن عصام مزنی نے اپنے باپ سے روایت کیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک چھوٹے لشکر مین بھیجا۔ یعنی ہمراہ تو آپ نے فرمایا جب تم مسجد مین دیکھو یا مؤذن کو اذان کہتے سنو تو کسی کو مت قتل کرو **ف** یعنی جب تم شعائر اسلام کے کوئی علامت پاؤ ظنی ہو یا قولی تو کسی کو مت قتل کرو یہانتک کہ مومن اور کافر کی تمیز کر لو **باب** المکر فی الحرب لڑائی مین مکر کرنیکا بیان **عن** جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الحرب خدعۃ **ترجمہ** جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لڑائی داؤن گھات کا نام ہی **ف** یعنی لڑائی صرف شمشیر زنی پر موقوف نہین فریب اور تدبیر بھی ضرور چاہیے **شعر**
کار ہا راست کند عاقل کامل بسخن + کہ بصد لشکر جرار میسر نشود + لیکن بعد عہد و پیمان کے فریب سے عہد توڑنا درست
نہین **عن** مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد غزوۃ وری غیرھا وکان یقول الحرب
خدعۃ **ترجمہ** مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کہین لڑائی کا ارادہ کرتے تو لوگون سے اور کچھ
بتاتے اور فرماتے تھے لڑائی داؤن گھات کا نام ہی **باب فی البیات** رات کو چھاپا مارنے کا بیان **عن** سلمۃ قال غزا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابابکر رضی اللہ عنہ فغزونا ناسا من المشرکین فبیتناھم فقتلناھم
کان شعارنا تلک اللیلۃ امت امت قال سلمۃ فقتلت بیدی تلک اللیلۃ سبعۃ اھل ابیات من المشرکین
ترجمہ سلمہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق کو حاکم بنا کر بھیجا تو ہم نی جہاد کیا مشرکون سے
پھر رات کو ہم نے اونپر چھاپا مارا اوس رات کو ہمارا شعار (پتول) امت امت تہا سلمہ نے کہا اوس رات کو مین نی اپنے ہاتھ سے
سات گھر کے مشرکون کو قتل کیا **ف** اس حدیث سے چھاپا مارنے کا جواز معلوم ہوا اور اسی حکم مین ہی ہر طرح کا فریب
و مکر جو کفار سے کیا جاوی **باب** فی لزوم الساقۃ ساقہ کے ساتھ امام کا رہنا **عن** جابر بن عبد اللہ قال
قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتخلف فی المسیر فیزجی الضعیف ویردف ویدعو لھم
ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر مین پیچھے رہا کرتے ساقی مین تو ساتھ لیجاتے ضعیف کو
اور سوار کر لیتے اور دعا کرتی اون کے لیے **ف** ساقہ لشکر کے اوس ٹکڑی کو کہتے ہین جو پیچھے رہا کرتا ہی اکثر ضعیف مجروح
بیمار لوگ اوسی مین رہا کرتے ہین **باب** علی ما یقاتل المشرکون کس بات پر مشرکون سے لڑین **عن** ابی ھریرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ فاذا قالوھا منعوا
منی دماءھم واموالھم الا بحقھا وحسابھم علی اللہ تعالی **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین حکم کیا گیا ہون یہہ کہ لوگون سے لڑون جبتک کہ وہ گواہی دین اسکی کہ سوائے اللہ کے کوئی
معبود نہین پھر جب کہ وہ اسکا اقرار کرین تو مجھسے بچایا اونہون نے اپنے مالون کو اور اپنے خونون کو مگر بسبب اوسکے حق کے (یعنی
اگر وہ کسیکا مال لین یا خون کرین تو اونکا مال اور خون لیا جاویگا اوسکے بدلے مین) اور حساب اونکا اللہ پر ہوگا **عن**
انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یشھدوا ان لا الہ الا اللہ
وان محمدا عبدہ ورسولہ وان یستقبلوا قبلتنا وان یاکلوا ذبیحتنا وان یصلوا
صلاتنا فاذا فعلوا ذلک حرمت علینا دماؤھم واموالھم الا بحقھا لھم ما للمسلمین وعلیھم
ما علی المسلمین **ترجمہ** انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مین لوگون سے لڑنیکا حکم کیا گیا ہون جبتک
کہ گواہی دین اسکی کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہین اور محمد اوسی کے رسول اور بندے ہین اور ہمارے قبلے کیطرف

منہہ کرکے نماز پڑہین اور ہمارا حلال کیا جانور کہاوین اور نماز پڑہین ہماری نماز کیطرح پھر جب وہ یہہ سب کرلین تو اونکا
مال اور خون ہمارے پر حرام ہین مگر کسی حقکی وجہسے اون کے لیے وہ حق ہونگے جو مسلمانون کے لیے ہین اور اون پر وہ حق
ہونگے جو مسلمانون پر ہین **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل
المشرکین بمعناہ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم ہوا مجہکو مشرکون سے
لڑنیکا پہر ویسا ہی ذکر کیا جو اوپر کی حدیث مین بیان ہوا **عن** اسامۃ بن زید قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سریۃ الی الحرقات فندرنا بنا فہربوا فادرکنا رجلا فلما غشیناہ قال لا الہ
الا اللہ فضربناہ حتی قتلناہ فذکرتہ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال من لک بلا الہ
الا اللہ یوم القیامۃ فقلت یا رسول اللہ انما قالہا مخافۃ السلاح قال افلا شققت عن
قلبہ حتی تعلم من اجل ذلک قالہا ام لا من لک بلا الہ الا اللہ فما زال یقولہا حتی وددت انی
لم اسلم الا یومئذ **ترجمہ** اسامہ بن زید سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چہوٹی لشکر مین بہیجا
ہم کو حرقات (چند قبیلونکا نام ہے) کیطرف اونہون نے ہماری خبر سن لی اور بہاگ گئے ایک آدمی کو اون مین سے
ہم نے پالیا جب ہم نے اوسکو پکڑ لیا تو وہ لا الہ الا اللہ کہنے لگا۔ مگر ہم نے اوسکو مارا یہانتک کہ مار ڈالا پہر مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپنے کہا کون تیری مدد کریگا قیامت کے روز لا الہ الا اللہ کے سامنے (یعنے
لا الہ الا اللہ اوسکی حجت ہوگی اور تیرا جواب کچہ نہوگا) مین نے کہا یا رسول اللہ اوس نے ہتہیار کے ڈر سے لا الہ الا اللہ
کہدیا آپنے فرمایا کیا تونے اوسکا دل چیر کر دیکہا کہ تجہے یہ معلوم ہوگیا اوس نے ہتہیار کے ڈر سے لا الہ الا اللہ کہا یا نہین
کون تیری مدد کریگا لا الہ الا اللہ کے سامنے قیامت کے روز پہر آپ یہی فرماتے جاتے تھے یہانتک کہ مین نے آرزو کی کاش
مین آج ہی مسلمان ہوا ہوتا (تو اس گناہ سے محفوظ رہتا کیونکہ اسلام کفر کے گناہونکو مٹا دیتا ہے) **عن** المقداد
بن الاسود انہ اخبرہ انہ قال یا رسول اللہ ارایت ان لقیت رجلا من الکفار فقاتلنی
فضرب احدی یدی بالسیف ثم لاذ منی بشجرۃ فقال اسلمت للہ افاقتلہ یا رسول اللہ
بعد ان قالہا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقتلہ فقلت یا رسول اللہ انہ قطع یدی
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقتلہ فان قتلتہ فانہ بمنزلتک قبل ان
تقتلہ وانت بمنزلتہ قبل ان یقول کلمتہ التی قال **ترجمہ** مقداد بن الاسود سے روایت ہی
اونہون نے کہا یا رسول اللہ اگر کسی کافر سے ... ن وہ مجہسے لڑے اور میرا ایک ہاتہہ کاٹ ڈالے تلوار سے بعد اوسکے
چہپ جاوے درخت کی آڑ مین اور کہے مین اسلام لایا خدا کیواسطے کیا مین اوسکو قتل کرون یہ کہنے کے بعد آپنے فرمایا نہین
مت قتل کر اوسکو اگر تو اوسکو قتل کریگا تو وہ تیرے مثل ہوجاویگا قتل سے پہلے (یعنے معصوم الدم ہوجاویگا اور تو اوسکے

قصاص مین قتل کے لایق ہوگا) اور تو اوس کی مثل ہوجاویگا جبتک اوس نے یہ کلمہ نہ کہا تہا) یعنی اسلام کا اقرار نہ کیا تہا تو وہ کافر حلال الدم تہا اسی طرح تو اوسکے خون کرنے سے حلال الدم ہوجاویگا اور تیرا مارنا اوسکے بدلے مین مباح ہوجاویگا **ف** اگرچہ اسلام اور کفر مین اللہ کے نزدیک خلوص قلبی معتبر ہی پر لوگون کے نزدیک ظاہر مین زبان کا اقرار اور انکار معتبر ہے جو زبان سی اسلام کا اقرار کریگا لوگونکے نزدیک مسلمان شمار کیا جاویگا اگرچہ اوسکے دل مین کچہہ ہی بہرا ہو۔ **عن** جریر بن عبد اللہ قال بعث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سریۃ الی خثعم فاعتصم ناس منهم بالسجود فاسرع فیهم القتل قال بلغ ذلک النبی صلے اللہ علیہ وسلم فامر لهم بنصف العقل وقال انا بریئ من کل مسلم یقیم بین اظهر المشرکین قالوا یا رسول اللہ لم قال لا ترآیا ناراهما **ترجمہ** جریر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک چہوٹا لشکر قبیلہ خثعم کیطرف بہیجا چند لوگون نے اون مین سی (جو مسلمان ہوچکے تہے لیکن اونہی کافرون کے ساتہہ رہتے تہے) سجدہ کرکے بچنا چاہا لوگون نے اونکو مارڈالا جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر پہونچی آپنے اونکے وارثون کو نصف دیت دلائی (آدہی دیت کافرون کے یہان رہنے سی ساقط ہوگئی) اور آپ نے فرمایا مین جدا ہون اوس مسلمان سی جو کافرون کے بیچ مین رہی لوگون نے کہا کیون یارسول اللہ آپنے فرمایا اسواسطے کہ اسلام کے آگ اور کفر کے آگ ایک ساتہہ نہین رہ سکتین **باب فی التولی یوم الزحف** کافرونکے مقابلے سے بہاگنا **عن** ابن عباس قال نزلت ان یکن منکم عشرون صابرون یغلبوا مائتین فشق ذلک علی المسلمین حین فرض اللہ علیهم ان لا یفروا من عشرۃ ثم انه جاء تخفیف فقال الان خفف اللہ عنکم فرأی بوتویۃ الی قوله یغلبوا مائتین قال فلما خفف اللہ تعالی عنهم من العدۃ نقص من الصبر بقدر ما خفف عنهم **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی جب یہ آیت اتری اگر تم مین سی بیس آدمی صبر کرنیوالے ہون تو دوسو کافرونپر غالب ہون مسلمانونپر بہت شاق گزرا اللہ کا یہہ حکم کہ ایک آدمی دس کے مقابلے سی نہ بہاگے پہر تخفیف ہوئے اور اللہ جل جلالہ نے اوتارا اب اللہ نے تخفیف کی تمہاری اوپر اور جانا کہ تم ضعیف ہے اگر تو آدمی تم مین سی ہون تو دوسو پر غالب ہون اور جو ہزار ہون تو دو ہزار پر غالب ہون راوی نے کہا جب اللہ نے تخفیف کے تعداد مین تو اوسے قدر صبر مین کمی ہوگئی) کیونکہ پہلا صبر اس صبر سے پانچ گنا زیادہ تہا جب ایک کا دس سے مقابلہ تہا اور اب ایک کا دو سے رہ گیا **عن** عبد اللہ بن عمر حدثه انه کان فی سریۃ من سرایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فحاص الناس حیصۃ فکنت فیمن حاص قال فلما برزنا قلنا کیف نصنع وقد فررنا من الزحف وبؤنا بالغضب فقلنا ندخل

المدينة فنثبت فيها ونذهب ولا يرانا أحد قال فدخلنا فقلنا لو عرضنا
انفسنا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فان كانت لنا توبة اقمنا وان كان
غير ذلك ذهبنا قال فجلسنا لرسول الله صلى الله عليه وسلم قبل صلوة الفجر فلما
خرج قمنا اليه فقلنا نحن الفرارون فاقبل الينا فقال لا بل انتم العكارون
قال فدنونا فقبلنا يده فقال انا فئة المسلمين **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت
ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لشکرون مین سے ایک لشکر مین وہ تھے انہون نے
کہا لوگ بھاگ نکلے (کفار کے مقابلے سے) مین بھی اون لوگون مین تھا جو بھاگ نکلے جب پھیر
ہم لوگ تھے تو ہم نے صلاح کی اب کیا کرین ہم کافرون کے مقابلے سے بھاگے اور اللہ کے غصے کے
لائق ٹھہرے پھر ہمنے کہا چلو مدینے مین چلین۔ اور وہان ٹھہرے رہین دوسری بار جب جہاد
ہو تو چل نکلین اور ہم کو کوئے دیکھنے نہ پاوے خیر ہم مدینے گئے۔ وہان ہم نے کہا کاش ہم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس چلین اور اپنے تئین آپ کے سامنے پیش کرین اگر ہمارے توبہ قبول ہو تو ہم
ٹھہرے رہین اور اگر کچھ اور ہو تو چلدین۔ یہانتک کہ ہم گئے اور بیٹھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا انتظار کرتے ہوئے فجر کے نماز سے پہلے جب آپ نکلے تو ہم کھڑے ہو گئے اور آپ پاس جاکر عرض کیا
یارسول اللہ ہم بھگوڑے لوگ ہین آپ ہمارے طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا نہین تم پھیر لڑائی مین آنیوالے ہو
عبداللہ نے کہا یہ سنکر (ہم خوش ہو گئے) اور آپ کے نزدیک گئے اور آپ کا ہاتھ چوما آپ نے فرمایا
مین مسلمانون کے پناہ کے جگہہ ہون **ف** یعنے اونکا مجار اور منجا ہون میرے سوا اور مسلمان کہان جاوینگے
خواہ قصور کرین یا کچھ **عن ابی سعید** قال نزلت فی یوم بدر ومن یولهم یومئذ
دبرہ **ترجمہ** ابوسعید سے روایت ہے یہ آیت ومن یولهم یومئذ دبرہ جو شخص اپنے
پیٹھ موڑی لڑائی سے اوسپر اللہ کا غضب ہوا بدر کے دن اوتری **تمام ہوا** پارہ سولہوان سنن
ابی داؤد کے بتیس پارون مین سے اور پورا ہوا ربع ثانے اور
نصف اول اس کتاب مستطاب کا اللہ جل شانہ
اسی طرح نصف ثانی کو بھی کامل کرے آمین

تم الجزء السادس عشر ويتلوه الجزء السابع عشر انشاء الله تعالى

فہرست ابواب پارہ شانزدہم سنن ابوداؤد علیہ الرحمۃ

صفحہ	باب
۵۹۵	جو شخص کسی کافر کو مارے تو کتنا ثواب ہوگا
//	جہاد کرنیوالوں کی عورتوں کے ساتھ کیا معاملہ کرنا چاہیے
//	جن مجاہدوں کو مال غنیمت نہ ملے
//	جہاد میں نماز اور روزہ اور ذکر الٰہی کا ثواب
۵۹۶	جو شخص جہاد کو نکل کر مرجاوے ۔
//	دشمن کے مقابلہ میں مورچہ بندی کرنا
//	خدا کی راہ میں چوکی پہرہ دینا کتنا ثواب ہے ۔
۵۹۸	جہاد نہ کرنے کی مذمت ۔
//	سب آدمیوں کا جہاد کے لیے نکلنا منسوخ ہوگیا
۵۹۹	اگر کسیکو عذر ہو تو جہاد کو نہ جانا درست ہے
۶۰۰	مجاہدین کی خدمت بھی جہاد ہے ۔
//	یہ جو اللہ نے فرمایا ہے ڈالو اپنے جانوں کو ہلاکت میں اسکی کیا تفسیر ہے
۶۰۱	تیر مارنے کا بیان
۶۰۳	شہادت کی فضیلت کا بیان
۶۰۴	شہید کی شفاعت کا بیان
۶۰۵	شہید کی قبر پر پوزہ کہای دینی کا بیان
//	مزدوری پر جہاد کرنے کا بیان
۶۰۶	کوئی اپنے ساتھ جہاد میں خدمت کے لیے کسیکو اجرت پر لیجاوے
//	کوئی شخص بغیر رضی والدین کے جہاد کرے
۶۰۷	عورتیں جہاد میں جاسکتی ہیں
//	ظالم حاکم کے ساتھ جہاد کرنا درست ہے

صفحہ	باب
۶۰۸	ایک آدمی دوسری کی سواری پر جہاد کرے
//	کوئی شخص جہاد کرے ثواب اور غنیمت کے واسطے
۶۰۹	آدمی اپنی جان خدا کے ہاتھ بیچ ڈالے
//	جو شخص مسلمان ہو اور اُسی وقت مارا جاوے خدا کی راہ میں
۶۱۰	جو شخص اپنے ہتیار سے آپ مرجاوے
//	جنگ شروع ہوتے وقت دعا کا قبول ہونا ۔
۶۱۱	جو شخص اللہ سے شہادت مانگے
//	گھوڑی کی پیشانی اور دم کے بال نہ کترنا
۶۱۲	کون سے قسم کا گھوڑا بہتر ہے ۔
//	جو گھوڑے سے منحوس ہیں اونکا بیان ۔
۶۱۳	جانوروں کی خدمت اور خبرگیری اچھی طرح کرنا چاہیے ۔
۶۱۴	جانوروں کے گلے میں تانت کے گنڈے ڈالنا ۔
//	جانوروں کے گلوں میں گھنٹے لٹکانے کا بیان
۶۱۵	حلالہ (جو جانور گوہ کھاوے) اوسپر سواری کی ممانعت
//	آدمی اپنے جانور کا نام رکھے ۔
//	کوچ کیوقت مجاہدین کو یون پکارنا چاہیے ای اللہ کے لوگو سوار ہو جاؤ ۔
۶۱۵	جانور پر لعنت کرنے کی ممانعت
۶۱۶	چوپایہ جانور کو لڑانے کی ممانعت
//	جانوروں کو داغ دینا
//	گدھوں کا چڑانا گھوڑیوں پر کیسا ہے

صفحہ	باب
۶۱۶	تین آدمیونکا ایک ہی جانور پر چڑھنا
۶۱۷	جانور پر سوار بیٹھے رہنے کی ممانعت
//	کونسی دفعہ تک بیان
//	جلد کی چلنے کا بیان
۶۱۸	جو جانور کا مالک ہو وہ آگے بیٹھنے کا حقدار ہے
//	جانورون کے کونچنے کاٹنا لڑائی مین۔
//	آگے بڑھنے کی شرط کا بیان
۶۱۹	پانون پانون دوڑنے کا بیان
//	گھوڑدوڑ مین [illegible] ہوجانا
۶۲۰	گھوڑدوڑ مین کسیکو اپنے گھوڑے کے پیچھے رکھنا۔
//	ملوار پر چاندی لگانا۔
//	تیر لیکر مسجد مین جانے کا بیان
۶۲۱	ننگی تلوار دینے کی ممانعت
//	تیر اوزنگلیان رکھکر کسی چیز کو کاٹنا۔
//	کچی زرہ مین پھنسنے کا بیان
//	جھنڈے اور نشان کا بیان
۶۲۲	ضعیف بیکس آدمیونکی وسیلے سے مدد مانگنا
//	پرول کو پکار کر کہنے کا بیان
//	سفر کے وقت آدمی کیا دعا پڑھے
۶۲۳	رخصت کرتے وقت کیا کہے۔
//	سواری پر چڑھتے وقت کیا کہے۔
۶۲۴	جب اونچی زمین اوترے تو کیا کہے۔
//	شروع رات مین چلنے کی ممانعت
//	کسدن سفر کرنا بہتر ہے۔

صفحہ	باب
۶۲۴	سفر کو صبح کیوقت نکلنا بہتر ہے۔
۶۲۵	تنہا سفر کرنے کی ممانعت
//	جب تین یا زیادہ آدمی سفر کو نکلین تو ایک کو افسر کرلین
//	کلام اللہ کو دارالحرب مین لیجانا۔
۶۲۶	لشکر اور رفقا اور سرایا کے تعداد کا بیان کہ کس قدر تعداد بہتر ہے۔
//	مشرکون کو اسلام کی دعوت کرنا
۶۲۸	دشمنون کی زراعت اور اشجار کو جلانا
//	جاسوس کو بھیجنے کا بیان۔
//	جب مسافر کھجور کے درخت یا دودھ والے جانور پر گزرے تو کھجور کھالیوے اور دودھ پی لیوے اگرچہ مالک کا اجازت نہ ہو
۶۲۹	بعضونکے نزدیک بے اجازت دودھ نہ پیوے
//	بادشاہ یا حاکم کی اطاعت کا بیان
۶۳۰	سب لشکر کے لوگون کو ملا رہنا چاہیے
۶۳۱	دشمن سے ملنے کی آرزو نہ کرنا چاہیے
۶۳۲	جب دشمن سے ملاقات ہو تو کیا کہے۔
//	مشرکون کو لڑائی کیوقت اسلام کیطرف بلانا
//	لڑائی مین کمر کرنے کا بیان۔
۶۳۳	رات کو چھاپہ مارنے کا بیان۔
//	ساتھ کے ساتھ امام کا رہنا۔
//	کس بات پر مشرکون سے لڑین۔
۶۳۵	کافرونکے مقابلے سے بھاگنا۔

اس رسالہ کا چھاپنا لیتھو پر ٹائی جسکی بدولت ہی چھاپی بدون اجازت راقم اسکے کوئی نہ چھاپے
محمد الدین تاجر کتب لاہور کشمیری بازار